بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

ھوالقادر

سیدی ضیاء الدین احمد القادری رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی

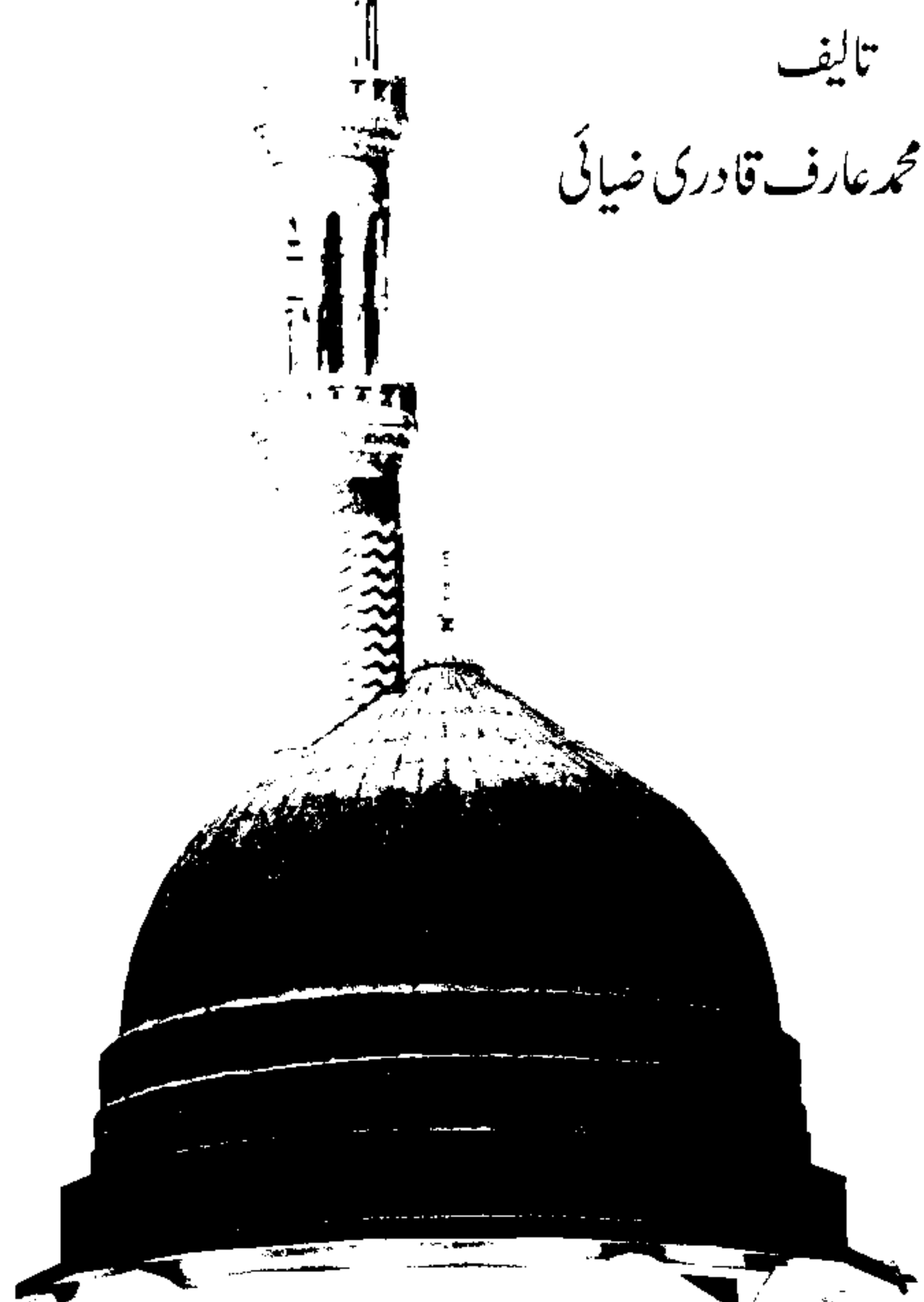

جلد اول

حزب القادریہ۔ لاہور۔ پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

ھوالقادر

سیدی رضی اللہ عنہ

تالیف

عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی

جلد اول

حزب القادریہ۔ لاہور ۔ پاکستان

Marfat.com

84025

تسلسل نمبر ------ ۲۲

نام کتاب ------ سیدی ضیاءالدین احمد القادری رضی اللہ عنہ

مولف ------ عبدالمصطفی محمد عارف قادری ضیائی عفی عنہ

جلد ------ اول

کاتب ------ ابوحمزہ عبدالرؤف عثمان قادری

تعداد ------ ۱۱۱۲

طباعت اول ------ ۴ ذوالحجۃ ۱۴۲۶ھ

طباعت ثانی ------ ۴ ذوالحجۃ ۱۴۲۸ھ

باھتمام ------ بدر سبحانی سیدی محمد عامر پردیسی قادری

ھدیہ ------ دعائے خیر بحق معاونین حزب القادریہ

ناشر ------ عبدالعزیز خان قادری

حزب القادریہ۔ لاہور۔ پاکستان

۲۲۲، جی بلاک گلشن راوی لاہور

Marfat.com

فہرست

		صفحہ
(۱)	فہرست	۵
(۲)	دعاء	۱۹
(۳)	شرف انتساب	۲۰
(۴)	برائے ایصال ثواب	۲۱
(۵)	مصنف کے مختصر حالات زندگی	۲۳
(۶)	مکتوب شاہ انس صدیقی	۳۷
(۷)	حرف اول	۳۹
(۸)	اظہارِ تشکر	۸۱
(۹)	گزارش	۸۷
(۱۰)	تقدیمات	
۱۔	فضیلۃ الشیخ علامہ فضل الرحمٰن قادری مدنی مدظلہ العالی	۸۹
۲۔	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی دامت برکاتہم	۹۴
۳۔	علامہ محمد حسن علی رضوی میلسی مدظلہ العالی	۱۰۴

Marfat.com

۴۔	مفتی سید محمد مقبول حسین قادری حبیبی زید مجدہ	۱۰۹
۵۔	حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف مدظلہ العالی	۱۱۵
۶۔	حضرت علامہ سید محمد حسینی اشرفی مدظلہ العالی	۱۱۹
۷۔	حضرت علامہ افتخار احمد قادری مدظلہ العالی	۱۲۲
۸۔	مفتی محمد اسماعیل رضوی ضیائی زید مجدہ	۱۳۰
۹۔	مفتی جان محمد نعیمی زید مجدہ	۱۳۳
۱۰۔	علامہ مولانا ڈاکٹر محمد خالد صدیقی زید مجدہ	۱۳۷
۱۱۔	علامہ حضرت سید مظفر شاہ قادری مدظلہ العالی	۱۴۲
۱۲۔	علامہ حضرت مفتی عبدالعزیز حنفی مدظلہ العالی	۱۴۵
۱۳۔	شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی	۱۴۷
۱۴۔	دکتور محمد سعید بن ولید طولہ مدنی زید مجدہ (عربی)	۱۵۲
۱۵۔	دکتور محمد سعید بن ولید طولہ مدنی زید مجدہ (ترجمہ اردو)	۱۵۷
(۱۱)	**سوانحی خاکہ**	
	قطبِ مدینہ ماہ وسال کے آئینہ میں	۱۶۵
(۱۲)	**مختصر تعارف**	۱۷۱
(۱۳)	**مختصر حالاتِ زندگی**	۱۷۵
۱۔	سیالکوٹ	۱۷۷
۲۔	آفتاب پنجاب علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی	۱۸۰
۳۔	ولادت	۱۸۴
۴۔	سلسلۂ تعلیم	۱۸۷

Marfat.com

(۱۴) بحضور مجدد اعظم

۱۔ رشک بریلی ۱۹۱

۲۔ حاضری مرشد ۱۹۳

(۱۵) بحضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

۱۔ بغداد مقدس ۱۹۷

۲۔ سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز ۲۰۰

۳۔ عزم بغداد ۲۴۵

۴۔ قیام بغداد ۲۴۷

(۱۶) فضائل مدینہ منورہ ۲۵۳

۱۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ ۲۷۹

۲۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سفرِ مدینہ ۲۸۱

۳۔ اغوات الحرم النبوی ۲۸۶

(۱۷) بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ آغاز سفر ۲۹۱

۲۔ کردبابا رحمتہ اللہ علیہ ۲۹۲

۳۔ سفرِ طیبہ ۲۹۴

۴۔ مودب سلطان ببارگاہ خیر الانام ۲۹۴

۵۔ مشائخِ کرام ۲۹۵

۶۔ حضرت علامہ نبہانی اور علامہ بدرالدین محدث کا مقام ۲۹۸

۷۔ مشائخِ قطبِ مدینہ ۲۹۹

Marfat.com

۵۳۔	علماء مکہ کی طرف رسالہ	۵۰۰
۵۴۔	گنگھو ہی صاحب کا فتویٰ	۵۰۱
۵۵۔	بعض اہل طریقت رجعت کی زد میں	۵۰۲
۵۶۔	کیا نجدی حنبلی مذہب پر نہیں ہیں؟	۵۰۳
۵۷۔	کیا جمال الدین افغانی بے دین تھا؟	۵۰۳
۵۸۔	ڈاکٹر پروفیسر حمید اللہ	۵۰۳
۵۹۔	ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے	۵۰۴
۶۰۔	حضرت نورالدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ	۵۰۵
۶۱۔	خاک شفا	۵۰۶
۶۲۔	حرمین شریفین میں آذانیں	۵۰۷
۶۳۔	ترکی ایام میں حرم نبوی کی تعمیر	۵۰۸
۶۴۔	اسطوانۂ عائشہ	۵۱۰
۶۵۔	ستون توبہ	۵۱۰
۶۶۔	اسطوانہ حنانہ	۵۱۱
۶۷۔	سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ	۵۱۲
۶۸۔	نبی بوٹی کیا ہے؟	۵۱۲
۶۹۔	مصر کے حاکم حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا جسد مبارک مدینہ شریف سے منتقل کرنا چاہتے تھے	۵۱۳
۷۰۔	شیعہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے جسد مبارک کو مدینہ شریف سے نکالنا چاہتے تھے	۵۱۴
۷۱۔	ظہور سیدنا امام مہدی علیہ السلام	۵۱۵
۷۲۔	دجال کے متعلق ارشاد	۵۱۷
۷۳	نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام	۵۱۸

Marfat.com

۷۴۔	سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی قبر	۵۱۸
۷۵۔	سیدنا حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ کی قبر	۵۱۹
۷۶۔	ارباب حکومت سے دوری	۵۱۹
۷۷۔	دنیا سے لاتعلقی	۵۲۰
۷۸۔	سیدی کے برادر محترم کا بیان	۵۲۰
۷۹۔	میزانِ شعر	۵۲۱
۸۰۔	دیکھو شیطان کس کس رنگ میں آتا ہے	۵۲۲
۸۱۔	قبۃ الخضراء کی ٹی۔وی پر تصویر	۵۲۳
۸۲۔	شیخ عبدالعزیز کا سیدنا کہنا	۵۲۳
۸۳۔	ذکر کی برکت	۵۲۳
۸۴۔	مخلوق کا خیال	۵۲۴
۸۵۔	شومیِ قسمت	۵۲۵
۸۶۔	مرشد کا کرم	۵۲۶
۸۷۔	مرشدی کا احسان عظیم	۵۲۷
۸۸۔	خداداد ذہانت	۵۲۷
۸۹۔	حضور مجاہدِ ملت کی عنایت	۵۲۸
۹۰۔	حضرت اشرف المشائخ کا فقیر پر کرم	۵۲۸
۹۱۔	حضرت مہر محمد صوبہ کا تذکرہ	۵۳۳
۹۲۔	مفتی اعظم کی مجلس	۵۳۳
۹۳۔	حضرت علامہ سید ابوالحسنات کی دعوت	۵۳۵
۹۴۔	فضائل جبلِ احد	۵۳۷
۹۵۔	عم النبی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ	۵۴۵

Marfat.com

۹۶۔	حضرت سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی کرامات	۵۵۳
۹۷۔	حضرت مجاہدِ اعظم رضی اللہ عنہ کا واقعہ	۵۶۸
۹۸۔	جبل عینین	۵۷۱
۹۹۔	خطاب قطب مدینہ رضی اللہ عنہ	۵۷۳
۱۰۰۔	سندات، دستخط ومواہیر	۵۷۷
(۱۸)	**عادات وخصائل**	۵۸۹
۱۔	رحم دلی	۵۹۲
۲۔	سیدی اعلحضرت کے نائب حقیقی	۵۹۲
۳۔	مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی کا بیان	۵۹۴
۴۔	ذوق نعت	۵۹۵
۵۔	مولانا بدر القادری کا بیان	۶۰۷
۶۔	معمولات ضیاء	۶۰۹
۷۔	کسی پر بوجھ بننا پسند نہ تھا	۶۱۰
۸۔	دعا جو	۶۱۰
۹۔	کھانے پینے کے آداب	۶۱۱
۱۰۔	احسان کا بدلہ	۶۱۲
۱۱۔	غیبت سے نفرت	۶۱۲
۱۲۔	آپ یار بد کی صحبت سے نہ بچ سکے	۶۱۳
۱۳۔	ہمارے دیوان صاحب کا کیا حال ہے؟	۶۱۴
۱۴۔	سلام وداع	۶۱۵
۱۵۔	اپنی ذات کی نفی	۶۱۵
۱۶۔	اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان سے ملا دے	۶۱۶

Marfat.com

۱۷۔	ہماری حاجت پوری نہیں ہوئی	۶۱۶
۱۸۔	دونوں آنکھوں سے کریم ہیں	۶۱۶
۱۹۔	ہمیں نہ انکار ہے اور نہ اقرار	۶۱۷
۲۰۔	وہ تسبیح ہماری نہیں	۶۱۷
۲۱۔	کیا گنہگار نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہوتے؟	۶۱۸
۲۲۔	تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے	۶۱۸
۲۳۔	حاضری مدینہ منورہ میں تاخیر	۶۱۹
۲۴۔	محبتِ اولیاء	۶۲۰
۲۵۔	غنیۃ الطالبین اور فقہ اکبر	۶۲۶
۲۶۔	حکایت مولانا روم	۶۲۷
۲۷۔	نماز میں سیدنا کا اضافہ	۶۲۸
۲۸۔	حاجیوں آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو	۶۲۹
۲۹۔	جدہ کے ڈاکٹر	۶۳۱
۳۰۔	حافظ سردار احمد مدنی	۶۳۱
۳۱۔	مولانا کوثر نیازی	۶۳۲
۳۲۔	بیعتِ ثانی	۶۳۳
۳۳۔	مدینہ طیبہ میں مقیم احباب	۶۳۳
۳۴۔	کشمیری دھسا کا نذرانہ	۶۳۴
۳۵۔	گھی آپ کو بہت مرغوب تھا	۶۳۴
۳۶۔	مستری نور محمد اور شہد	۶۳۵
۳۷۔	عکس مکتوب حکیم محمد موسیٰ	۶۳۶
۳۸۔	اغراضِ دنیا سے بے رغبتی	۶۳۷

Marfat.com

۳۹۔	احترام سادات	۶۳۷
۴۰۔	احترام نسبت	۶۴۰
۴۱۔	نام پاک مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم	۶۴۰
۴۲۔	مرشدزادے کا احترام	۶۴۲
۴۳۔	حج	۶۴۴
۴۴۔	طریقۂ بیعت	۶۴۴
۴۵۔	اورادووظائف	۶۴۵
۴۶۔	السلسلۃ العالیہ القادریۃ الضیائیہ	۶۵۰
۴۷۔	شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ قادریہ ضیائیہ	۶۵۵
۴۸۔	سلام	۶۵۸
۴۹۔	دعاء سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ	۶۵۹
(۱۹)	**الاجازات الرضویہ**	۶۶۷
(۲۰)	**الاجازات السنوسیہ**	۷۰۹
(۲۱)	**اقوال قطبِ مدینہ رضی اللہ عنہ**	۷۳۵
(۲۲)	**حلیہ مبارک**	۷۴۱
(۲۳)	**لباس**	۷۴۲
(۲۴)	**کشف وکرامات**	۷۴۳
۱۔	دو عظیم بشارتیں	۷۴۵
۲۔	فقیر قادری کے لئے بشارت	۷۵۶

Marfat.com

۳۔	حکیم موسیٰ صاحب کے خطوط	۷۵۹
۴۔	معلوم ہوتا ہے دستگیر آپ کو بلا رہے ہیں	۷۶۳
۵۔	جناب مسعود احمد کے لئے بشارت	۷۶۶
۶۔	مستجاب الدعوات	۷۶۷
۷۔	مولانا حشمت علی خان کی مدینہ طیبہ حاضری	۷۶۷
۸۔	کھانے میں برکت	۷۶۸
۹۔	تبلیغی جماعت والے کے لڈو	۷۶۹
۱۰۔	حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی	۷۷۰
۱۱۔	نیامت علی	۷۷۰
۱۲۔	دل کے خطرہ پر اطلاع	۷۷۱
۱۳۔	فقیر کے دلی خطرہ پر ارشاد	۷۷۱
۱۴۔	معمولات کی حفاظت	۷۷۲
۱۵۔	عنایات	۷۷۳
۱۶۔	مستری نور محمد	۷۷۵
۱۷۔	حاجی آدم	۷۷۵
۱۸۔	لنگر میں برکت	۷۷۶
۱۹۔	دو ریال کی روٹیاں	۷۷۶
۲۰۔	حدیث شریف بیان فرمانے کی برکات	۷۷۷
۲۱۔	قرض سے نجات	۷۷۹
۲۲۔	جامعہ اسلامیہ میں داخلہ	۷۷۹
۲۳۔	غوث اعظم کی فضیلت	۷۸۱
۲۴۔	امیر دعوت اسلامی کے لئے بشارت	۷۸۲

Marfat.com

(۲۵) حواشی

۱۔	۱	حضرت علامہ شہاب الدین رضوی کا فرمان	۷۸۷
۲۔	۲	خانقاہ عالیہ رضویہ کا عظیم الشان اجتماع	۷۸۷
۳۔	۳	مولانا مبین الدین رضوی فرماتے ہیں۔	۷۸۸
۴۔	۴	عمر بوقت بیعت وخلافت اعلیٰ حضرت	۷۸۹
۵۔	۵	وقتِ وصال اعلیٰ حضرت	۷۸۹
۶۔	۶	محمود احمد قادری کا سہو	۷۸۹
۷۔	۸	عکس مکتوب مولانا الیاس عطار	۷۹۰
۸۔	۹	لاہور	۷۹۰
۹۔	۱۰	پیلی بھیت	۷۹۳
۱۰۔	۱۵	نسب نامہ شریف غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر محی الدین رضی اللہ عنہ جیلانی من طرف والد ماجد	۷۹۶
۱۱۔	۱۶	نسب نامہ شریف غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر محی الدین رضی اللہ عنہ جیلانی من طرف والدہ ماجدہ	۷۹۷
۱۲۔	۱۷	سند سلسلہ عالیہ قادریہ ۔ (۱)	۷۹۸
۱۳۔	۱۸	سند سلسلہ عالیہ قادریہ ۔ (۲)	۷۹۹
۱۴۔	۳۰	حضرت سعدی شیرازی	۸۰۰
۱۵۔	۳۵	غوث اعظم کو دیکھنے والے کے لئے خوشخبری	۸۰۰
۱۶۔	۳۶	سلسلہ معمرہ منوریہ	۸۰۱
۱۷۔	۴۴	سید احمد شیخ جمال اللیل	۸۰۶
۱۸۔	۴۵	الشریف علی عبداللہ	۸۰۷
۱۹۔	۴۶	ابوسعد شیخ عتیق مخرج الحیدری	۸۰۷

Marfat.com

۲۰۔	۵۰	فقیہ العصر مولانا مفتی اعجاز ولی خاں علیہ الرحمہ	۸۰۸
۲۱۔	۷۱	شریف حسین بن علی	۸۱۲
۲۲۔	۹۱	مناخہ	۸۱۴
۲۳۔	۹۲	مرشد طریقت حضرت خواجہ غلام محی الدین گولڑوی رضی اللہ عنہ	۸۱۵
۲۴۔	۹۴	مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمتہ اللہ علیہ	۸۱۹
۲۵۔	۹۵	شیخ نابی افندی رحمتہ اللہ علیہ	۸۲۰
۲۶۔	۹۷	حضرت خواجہ خاں محمد تونسوی رحمتہ اللہ علیہ	۸۲۱
۲۷۔	۹۸	حضرت خواجہ نور جہانیان مہاروی رحمتہ اللہ علیہ	۸۲۱
۲۸۔	۱۱۹	جمال الدین افغانی	۸۲۳
۲۹۔	۱۳۴	جوانی قائم رکھنے کا ورد	۸۲۶
۳۰۔	۲۳۷	عبدالعزیز خاں قادری ضیائی	۸۲۷
۳۱۔	۱۳۸	میاں محمد فیاض قادری حبیبی	۸۲۸
۳۲۔	۱۳۹	مہر محمد صوبہ نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ	۸۲۸
۳۳۔	۱۴۵	مسجد المستراح	۸۲۹
۳۴۔	۱۴۸	سید احمد حسین امجد حیدر آبادی	۸۳۰
۳۵۔	۱۴۹	اشعار اعلیحضرت رحمتہ اللہ علیہ	۸۳۱
۳۶۔	۱۵۰	رؤف احمد نوشاہی و ڈاکٹر اختر حسین	۸۳۱
۳۷۔	۱۵۱	تواتیہ رباط	۸۳۲
۳۸۔	۱۵۲	پناہ دینے والا انسان	۸۳۲
۳۹۔	۱۶۸	غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے مجدد صاحب کا فیض حاصل کرنا	۸۳۴
۴۰۔	۱۶۹	طریقہ قادریہ میں لمعانِ انوار بہت ہے	۸۳۴
۴۱۔	۱۷۰	حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ واکابرینِ اُمت	۸۳۵
۴۲۔	۱۷۵	حافظ سردار احمد مدنی	۸۴۱

Marfat.com

۴۳۔	۱۷۶	مستری نور محمد مہاجر مدنی	۸۴۱
۴۴۔	۱۷۸	سند دلائل الخیرات	۸۴۲
۴۵۔	۱۷۹	ستار بنو	۸۴۳
۴۶۔	۱۸۱	سلسلہ قادریہ	۸۴۴
۴۷۔	۱۸۳	حکیم وحید احمد	۸۴۴
۴۸۔	۱۸۴	مکتوب میاں زبیر احمد صاحب	۸۴۵
۴۹۔	۱۸۴	مکتوب جناب امجد رضا قادری	۸۴۸
۵۰۔	۱۸۷	سید سلیمان بن اسماعیل الوعظ رضی اللہ عنہ	۸۵۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هو القادر

دعا

یا الٰہی (جل جلالہ) رحم فرما مصطفٰے کے واسطے
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کرم کیجئے خدا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر (رضی اللہ عنہ) قدرت نما کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

ہو مدینہ طیبہ میں میرا مدفن اے خدا (جل جلالہ)
شاہ ضیاء الدین (رضی اللہ عنہ) قطب اولیا کے واسطے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

شرفِ انتساب

نو سالہ شہزادہ ۔ منبع علم وحلم ۔ معلم و مودب

پیکرِ اخلاق ۔ مہمان نواز ۔ کریم ابن کریم

سیدی ضیاء بن سیدی رضوان

بن

فضیلت الشیخ فضل الرحمٰن قادری مدظلہ

سگ غوث و معین
فقیر قادری عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

برائے ایصال ثواب

اس سالک مجذوب کے نام

جو نہایت متّقی و پرہیز گار اور سنتوں کا پابند تھا۔
جس کی زبان تلاوتِ قرآن اور تلاوت دلائل الخیرات سے ہمیشہ تر رہتی تھی۔
جو قطبِ مدینہ منورہ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھا۔
جسے مرحبا یا سیدی۔۔یا حبیبی۔۔یا قرۃ عینی۔۔فرماتے۔
جس کے جذب کو اپنے جذب کے مثل فرماتے۔
جس کو بڑی شفقت سے اپنے ساتھ سجادہ پر بٹھانے کا شرف عطا فرماتے۔
دوپہر کا کھانا تناول نہ فرماتے جب تک آپ تشریف نہ لے آتے۔
ایسا مجذوب جو حفظ مراتب کا نگہبان تھا۔
جو بے حد سخی اور مہمان نواز تھا۔

حضرت سیدی **حبیب الرحمٰن** قادری ضیائی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

سگ غوث و معین
فقیر قادری عفی عنہ

Marfat.com

مسجد مسشربة أم ابراهيم ولد الرسول صلى الله عليه وسلم بالعوالي

84025

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

☆

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

تعارف مصنف

حضرت عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی زید مجدہ

از

ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

فصلِ گل رضوی میں وصلِ قادری حاصل رہے
میرے حمزہ عارف و شیخ ضیاء کے واسطے

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

انسان پیدا ہوتا ہے پھر بنتا سنورتا ہے۔۔خالق و مالک پروان چڑھاتا ہے۔۔ جس کو کوئی نہیں دیکھتا تھا۔۔اس کو سب دیکھنے لگتے ہیں۔۔وہ کریم اپنا محبوب بنالیتا ہے۔۔ پھر محبوب رب العالمین ﷺ کا جوار مقدس نصیب ہوتا ہے۔۔ یہ نصیب والوں ہی کو نصیب ہوتا ہے۔۔

مژدہ اے دل کہ بہرِ استقبال
رحمتش بے قرار می آید

فقیر کے محبّ ومخلص اور کرم فرما حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی مدنی رحمتوں کے سائے میں جی رہے ہیں۔ بہت خوش قسمت ہیں، اکسٹھ سال کی عمر میں زندگی کے بہت سے نشیب وفراز دیکھے۔

وہ ۱۴ شعبان ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۴ جون ۱۹۴۶ء بروز جمعۃ المبارک صبح صادق کے وقت لاہور میں ایک آرائیں زمیندار کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام قمرالدین تھا۔اور نومولود کا نام محمد عارف رکھا گیا۔حضرت مفتی عبدالعزیز مزنگوی رحمتہ اللہ علیہ نے تاریخی نام غلام فرید تجویز کیا۔آپ ہی سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور آپکے صاحبزادے حضرت علامہ عبدالرشید سے صرف ونحو کی کتابیں پڑھیں۔ حضرت حافظ عبدالنبی علیہ الرحمہ رامپوری (تلمیذِ رشید حضرت علامہ شاہ سلامت اللہ رامپوری علیہ الرحمہ) سے قرآن کریم پڑھا۔حافظ محمد اعظم سے خوش نویسی بھی سیکھی۔اور حضرت علامہ سید محمد علی شاہ (تلمیذِ رشید صدرالافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ) سے حدیث شریف کے اسباق پڑھے۔حضرت علامہ ڈاکٹر محمد علی خان طالب عزیزدانی (تلمیذِ خاص حضرت علامہ محمد عالم امرتسری علیہ الرحمہ) سے کسبِ فیض کیا۔اور

Marfat.com

حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری قدس سرہ العزیز (خلیفہ امام احمد رضا محدث بریلوی و مفتی اعظم پاکستان) سے عرصہ دراز تک علمی اور روحانی فیض حاصل کیا اور دل کی دنیا بدل گئی۔

حضرت ابوالبرکات سید احمد علیہ الرحمہ اہل سنت و جماعت کے اکابرین میں تھے۔ فقیر پر بہت ہی مشفق و مہربان تھے۔ طالبِ علمی کے زمانے میں جب بھی لاہور جانا ہوتا۔ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتا۔ اپنے پاس بٹھاتے اور چائے سے تواضع فرماتے۔ ۱۹۴۱ء میں جب حضرت والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ لاہور تشریف لائے۔ تو حضرت ابوالبرکات سید احمد علیہ الرحمہ ائرپورٹ پر استقبال کیلئے موجود تھے۔ حضرت سید ابوالبرکات علیہ الرحمہ کا دارالعلوم حزب الاحناف پاک و ہند میں اہل سنت و جماعت کا مرکز و مرجع تھا۔ محبی مخلصی شیخ محمد عارف ضیائی نے آپ ہی کی خدمت اقدس میں برسوں گزارے۔ تصلب فی الدین آپ ہی کی توجہات عالیہ کا فیض ہے۔ حضرت سید صاحب علیہ الرحمہ مذاہبِ باطلہ اور بے دینوں کا ہمیشہ رد فرماتے رہتے تھے۔ آپ ہی حضرت شیخ محمد عارف قادری زید لطفہٗ کے حقیقی مربی اور ملجا و ماوا ہیں۔ آپ ہی کی وساطت اور تعارفی خط کے ذریعے حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی صغر سنی میں قطبِ مدینہ حضرت مفتی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی قدس سرہ العزیز کی بارگاہ میں مدینہ منورہ حاضر ہو کر شرف بیعت سے سرفراز ہوئے اور بعد میں خلافت اور اجازت سے بھی نوازے گئے۔

الحمدللہ شیخ محمد عارف قادری ضیائی مدنی کو ہر سال حج بیت اللہ شریف اور زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل رہی، وہ رمضان میں حاضر ہوتے اور صفر میں واپس آتے، کبھی کبھی مقامات مقدسہ کی زیارت کرتے ہوئے خشکی کے راستہ بھی حاضر ہوتے۔ ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء میں مستقل قیام کے ارادے سے حاضر ہوئے لیکن حضرت شیخ فضل الرحمٰن علیہ الرحمہ کے حکم سے واپس ہوئے۔ پھر ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء اسی ارادے سے حاضری ہوئی لیکن اس مرتبہ بھی قطب مدینہ حضرت مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کے حکم

Marfat.com

سے واپسی ہوئی۔ پھر ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء میں اقامہ حاصل ہوا اور مدینہ منورہ میں قیام کی سعادت حاصل ہوئی۔ لیکن ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء میں واپس ہوئے اور ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء میں پھر حاضری ہوئی۔ عرصہ دراز کے بعد ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء میں کراچی آنا ہوا، کراچی کے احباب مستفیض ہوئے۔ چند ماہ قیام کے بعد مدینہ منورہ واپس تشریف لے گئے۔

مدینہ منورہ میں حاضری اور قیام بڑی سعادت کی بات ہے۔ حبیب کریم ﷺ کا قرب اور معیت بڑے فخر کی بات ہے۔ ہاں۔

کافی ہے بس اک نسبتِ سلطانِ مدینہ

علم کی فضیلت اپنی جگہ، مگر صحبت کی بات ہی کچھ اور ہے۔ حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی علماء وعرفاء کے فیض سے مستفید و مستفیض ہوئے اور صحبت کی دولت سے مالا مال، یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہے۔ ۱۹۹۱ء میں جب فقیر حجِ بیت اللہ شریف اور زیارت حرمین شریفین کیلئے حاضر ہوا تو مدینہ منورہ میں مجی شیخ محمد عارف قادری ضیائی نے بہ اصرار اپنے ہاں قیام کرایا۔ اور وہ خدمت کی جس کے بیان سے زبان وقلم دونوں عاجز ہیں۔ پھر دو تین بار دوبارہ بھی ان کے دولتکدے پر قیام رہا اور صحبت کا لطف اُٹھایا۔ ۱۹۹۱ء میں پہلی بار مخلصی شیخ محمد عارف قادری ضیائی کی معیت میں حضرت مفتی ضیاء الدین احمد قادری مدنی قدس سرہ العزیز کے خلفِ اکبر اور جانشین شیخ فضل الرحمٰن قادری صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ حاضری سے قبل حضرت شیخ علیہ الرحمہ دعوت دینے کیلئے ازراہ شفقت وکرم خود تشریف لائے۔ جب حاضر ہوا تو حضرت کی مسرت کا عالم نہ پوچھئے۔ کئی بار حاضری ہوئی، جسکی تفصیلات اپنی کتاب ''یادوں کے دریچے'' میں دے دی ہیں۔ آخری بار حاضری ہوئی تو حضرت علیل تھے، اور تنہا تشریف فرما تھے۔ جب فقیر نے الوداعی مصافحہ کیا اور عرض کیا کہ آپ کو فقیر کی وجہ سے تکلیف ہوئی، زور دیکر فرمایا۔

''نہیں، نہیں آپکا آنا ہمارے لئے باعثِ فخر ہے''

اللہ اکبر! کیسا کرم فرمایا، حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی کے ہمراہ حضرت شیخ سید محمد علوی مالکی کی خدمت میں بھی مدینہ منورہ میں حاضری ہوئی۔ مجی جناب

Marfat.com

فخر الدین اویسی بھی فقیر کے ساتھ تھے۔ حضرت شیخ سید محمد علوی مالکی نے بڑا کرم فرمایا۔ اپنے ہاتھ سے کنوفہ کھلایا، خرقۂ لباس پہنایا، اور بہت سی تصانیف عنایت فرمائیں۔ حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی کی صحبت کی برکتوں سے حضرت شیخ فضل الرحمٰن قادری علیہ الرحمہ اور شیخ سید محمد علوی مالکی علیہ الرحمہ کی خدمتِ اقدس میں حاضری کی سعادت حاصل ہوگئی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

شیخ محمد عارف قادری ضیائی عاشقِ رسول علیہ التحیۃ والتسلیم ہیں۔ انہوں نے عشق و محبت کی منزلوں میں بڑی سختیاں جھیلی ہیں، ہمت نہیں ہاری، کامیاب و کامران لوٹے۔

اے دل بہ ہوس بر سرِ کارے نہ رسی
تاغم نہ خوری بہ غم گسارے نہ رسی
تاسودہ نہ گردی چو حنا درتہہِ سنگ
ہر گز بکفِ پائے نگارے نہ رسی

جنت ابقیع میں تدفین ان کے دل کی آرزو ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کی یہ آرزو پوری فرمائے۔ وہ عشقِ رسول (ﷺ) کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

نازم بچشم خود کہ جمال تو دیدہ است
رفتم بپائے خود بہ کویت رسیدہ است
درد عشق اے میہمانِ جانِ من
باش وجہہ رونقِ ایں خانہ باش

شیخ محمد عارف قادری ضیائی زید عنایتہٗ کو بلند نسبتوں نے اور بلند کر دیا۔

گرچہ خردیم نسبتے است بزرگ
ذرۂ آفتاب تابانیم۔۔۔۔۔۔۔

حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی کو قطبِ مدینہ حضرت مفتی ضیاء الدین احمد قادری اور ان کے خلف اکبر اور جانشین حضرت شیخ فضل الرحمٰن قادری قدس سرہم العزیز

Marfat.com

سے اجازت وخلافت ہے۔(حضرت علامہ فضل الرحمٰن نے حضرت شیخ محمد عارف قادری کو اپنا وکیل بھی مقرر فرمایا تھا۔)

مندرجہ ذیل مشائخ کرام سے بھی اجازت وخلافت کا شرف حاصل ہے۔

۱۔ حضرت مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری قدس سرہ العزیز

۲۔ مجاہد ملت حضرت علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری علیہ الرحمہ
(آپ نے حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی کو اپنا وکیل بھی مقرر فرمایا تھا۔)

۳۔ حضرت علامہ غلام قادر اشرفی ضیائی علیہ الرحمہ

۴۔ حضرت مفتی تقدس علی خاں قادری رضوی علیہ الرحمہ

۵۔ حضرت علامہ شیخ عبدالکریم علیہ الرحمہ مدرس حضرہ قادریہ بغداد شریف

۶۔ حضرت پیر سید محمد حسین قادری نوری مدظلہ العالی

۷۔ حضرت شیخ مصطفیٰ عبدالکریم کاکا علیہ الرحمہ۔عراق
(آپ نے حضرت محمد عارف قادری کو اپنا وکیل بھی مقرر کیا)

۸۔ حضرت شیخ سید احمد یمانی مدنی علیہ الرحمہ

۹۔ حضرت علامہ غلام جیلانی اعظمی علیہ الرحمہ

۱۰۔ حضرت علامہ ریحان رضا خاں قادری علیہ الرحمہ (اپنا وکیل بھی مقرر فرمایا)

۱۱۔ زبدۃ الحکماء حکیم محمد عظیم قادری علیہ الرحمہ

۱۲۔ حضرت پیر سید نواب شاہ قادری مدظلہ

۱۳۔ فقیر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی عفی عنہ

مندرجہ بالا مشائخ کرام کے علاوہ جن حضرات عالیہ کی صحبت بابرکت کی سعادت نصیب رہی اور جن سے علمی وروحانی استفادہ کرتے رہے ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ نقیب الاشرف حضرت سید یوسف گیلانی قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد شریف

۲۔ حضرت سیدی کامل مہدی مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۳۔ حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ جیلانی قادری نوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

۴۔ شیخ الدلائل علامہ ملک یوسف باشلی مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۵۔ محدث کبیر علامہ سید علوی مالکی مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۶۔ قطبِ مکہ سید امین کتبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۷۔ عاشق النبی علامہ سیدی نور سیف مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۸۔ قطبِ جدہ سید عبدالقادر سقاف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۹۔ شیخ القرآن حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۰۔ حضرت پروفیسر علامہ سید شریف حسین شاکر پشاوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۱۔ مناظرِ اعظم مولانا محمد عمر اچھروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۲۔ شیخ القراء شیخ حسن شاعر مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۳۔ حافظ الملت علامہ عبدالعزیز مبارکپوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۴۔ بلبلِ مدینہ محمد عبدالرحمٰن نجار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۵۔ مداح النبی سید حسین ہاشم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۶۔ شیخ محمد علاؤالدین بکری مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

جن علمائے کرام اور مشائخِ عظام سے قریبی تعلقات رہے ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ
۲۔ مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ
۳۔ مفتی اعجاز ولی خان رضوی علیہ الرحمہ
۴۔ علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ
۵۔ علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ
۶۔ پیر سید حیدر حسین شاہ علی پوری علیہ الرحمہ
۷۔ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمہ
۸۔ پیر سید محمد حسن گیلانی قادری نوری
۹۔ علامہ غلام رسول سعیدی

Marfat.com

۱۰۔ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
۱۱۔ مفتی جمیل احمد نعیمی
۱۲۔ حافظ خیر محمد مہاجر مدنی علیہ الرحمہ
۱۳۔ شیخ عبدالہادی مدنی علیہ الرحمہ
۱۴۔ سید علی یمانی (بواب وجاروب کش حرم نبوی شریف)
۱۵۔ جناب عبدالمجید خاں قادری (موذن حضرت میاں میر قادری علیہ الرحمہ)
۱۶۔ سید علی عینوسہ (موذن حرم نبوی شریف)
۱۷۔ سید یوسف عینوسہ (موذن حرم نبوی شریف)
۱۸۔ علامہ اقبال احمد فاروقی مکتبہ نبویہ لاہور
۱۹۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ
۲۰۔ مستری نور محمد مہاجر مدنی علیہ الرحمہ
۲۱۔ حاجی لال دین مہاجر مدنی علیہ الرحمہ
۲۲۔ حکیم سلطان بخش مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ
۲۳۔ حکیم امجد حسین حیدرآبادی مدنی رحمتہ اللہ علیہ
۲۴۔ شیخ محمد علی حلبی مدنی (استاد حرم نبوی شریف)
۲۵۔ مولانا عبدالوہاب اچھروی رحمتہ اللہ علیہ
۲۶۔ میاں محمد قادری (سجادہ نشین سیدنا داتا گنج بخش علیہ الرحمہ)
۲۷۔ پیر رؤف احمد نوشاہی خلیفہ مجاز سید محمد معصوم قادری گیلانی رحمتہ اللہ علیہ
۲۸۔ سید محمد انور شاہ بغدادی

حضرت شیخ محمد عارف ضیائی قادری نے علمائے کرام، مشائخ عظام کے فیض و صحبت کے علاوہ طب کی تعلیم بھی حاصل کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ علم دو ہیں علم الادیان اور علم الابدان۔ طب میں شیخ محمد عارف ضیائی قادری کے مندرجہ ذیل اساتذہ تھے۔

Marfat.com

۱۔ حکیم انقلاب دوست محمد صابر ملتانی علیہ الرحمہ

۲۔ حکیم محمد عظیم قادری علیہ الرحمہ

۳۔ ڈاکٹر اختر حسین نوری رحمتہ اللہ علیہ

۴۔ حکیم شمس الدین چشتی نظامی علیہ الرحمہ

چھوٹی عمر میں دلائل الخیرات شریف حفظ کی، بڑی عمر میں نصف قرآن کریم حفظ کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا فضل ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنے فضل و کرم کے سائے میں رکھے۔

حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی زید مجدہٗ نے جو ایک یادگار اور تاریخ ساز کام کیا، وہ یہ کہ ۱۹۶۸ء میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مشورے سے مرکزی مجلس رضا کی بنیاد رکھی۔ اور اس کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ مرکزی مجلسِ رضا کا پہلا دفتر آپ ہی کے دولتکدے (روشن اسٹریٹ ۲، نیا مزنگ لاہور) میں قائم کیا گیا۔ ۱۹۶۸ء تک فقیر کا شیخ محمد عارف قادری ضیائی سے تعارف نہ تھا۔ نہ فقیر ان کے نام سے واقف تھا۔ اس زمانے میں فقیر گورنمنٹ ڈگری کالج کوئٹہ میں پروفیسر تھا۔ حضرت شیخ محمد عارف ضیائی قادری نے علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ کے ایماء پر فقیر کے نام پہلا مکتوب ارسال فرمایا۔ جس میں امام اہل سنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ پر تحقیقی مقالہ لکھنے کی فرمائش کی گئی تھی۔ علامہ موصوف حضرت والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ سے بیعت تھے۔ اور اہل سنت و جماعت کے مشہور و معروف قلم کار تھے، بعد میں موصوف نے فقیر سے اجازت و خلافت حاصل کی۔ بہر حال شیخ محمد عارف قادری ضیائی اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ کی تحریک پر فقیر نے پہلا تحقیقی مقالہ ''فاضلِ بریلوی اور ترک موالات'' ۱۹۷۰ء میں قلمبند کیا۔ جس کو مرکزی مجلس رضا لاہور نے شائع کیا۔ بعد میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے فقیر کو ضروری مواد فراہم کیا، اور رضویات پر فقیر کی نگارشات کو عالمگیر بنایا۔ امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ پر کام کرتے ہوئے آج ۳۵ سال ہو گئے۔ الحمد للہ! پوری دنیا میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا چرچا ہے۔ جنھوں نے توحید کا پرچار

Marfat.com

کیا، جنھوں نے سنت کا احیاء کیا، جنھوں نے بدعتوں کا استیصال کیا، جنھوں نے کفر وشرک کی یلغار کے خلاف اسلام کا علم بلند کیا، عالمِ اسلام خصوصاً دنیائے عرب میں انہیں تسلیم کیا گیا۔ اللہ اکبر! حضرت شیخ محمد عارف ضیائی قادری کی تحریک نے وہ کام کیا جو صدیوں ہونا مشکل تھا۔ ہم خادموں اور کارکنوں کو بھول جاتے ہیں، امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر کام کے حوالے سے کوئی شیخ محمد عارف قادری ضیائی کا ذکر نہیں کرتا، سب نے اُن کو بھلا دیا مگر اللہ نے اپنے محبوب کے قدموں میں جگہ دی۔ سبحان اللہ۔

روئے مبنیش صُبحِ تجلی
لوحِ جبینش ماہ تمامے

الحمدللہ شیخ محمد عارف قادری ضیائی کو ۹ برس حرم نبوی شریف کی جاروب کشی کی سعادت نصیب ہوئی اور تین برس حضرت مستری نور محمد مہاجر مدنی علیہ الرحمہ کی وساطت سے اور آپ ہی کے ساتھ رات کو مسجد نبوی شریف میں مزدوری کی عزت نصیب ہوئی۔ مدینہ منورہ حاضری کی برکت سے متعدد بار نجف اشرف، کربلائے معلّٰی، بارگاہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ، دربار سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، مشہد مقدس اور دیگر مقامات مقدسہ پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

ذریعہ معاش کیلئے شیخ محمد عارف قادری ضیائی نے تجارت شروع کی، زراعت کا پیشہ بھی اختیار کیا، مویشیوں کی تجارت بھی کی، اب علم طب سے مخلوق کی خدمت میں مصروف ہیں۔

آپ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی زوجہ سے چار بیٹیاں ہوئیں۔ آمنہ، فریدہ، آسیہ اور مدیحہ۔ فریدہ بچپن میں انتقال کر گئیں۔ دوسری زوجہ سے دو بیٹیاں اور تین بیٹے ہوئے۔ محمد احمد، زینب، حبیب الرحمٰن، عائشہ اور عبدالقادر۔ محمد احمد بچپن میں انتقال کر گئے۔ مولائے کریم شیخ محمد عارف قادری ضیائی مدنی کی اولاد کو دونوں جہان میں سرفراز فرمائے اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے لگائے رکھے۔ آمین۔

شیخ محمد عارف قادری ضیائی کا حلقۂ احباب کافی وسیع ہے، احباب میں پاکستانی

Marfat.com

اور مدنی کے علاوہ مندرجہ ذیل ممالک میں بھی بکثرت احباب ہیں۔ ہند، افغانستان، عراق، امارات، امریکہ، برطانیہ، بنگلہ دیش، سوئیزرلینڈ وغیرہ۔

شیخ محمد عارف قادری ضیائی مدنی نے ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء میں لاہور میں حزب القادریہ کی بنیاد رکھی، جس کے عمید عبدالعزیز خاں قادری ضیائی مقرر ہوئے۔ اس ادارے نے متعدد عربی اور انگریزی کتابیں شائع کیں جو مختلف ممالک میں پہنچ چکی ہیں اور یہ کتاب ''سیدی ضیاالدین احمد القادری'' جو حضرت شیخ محمد عارف قادری ضیائی زیدلطفہٗ کی انتھک کاوشوں کا نتیجہ ہے، حزب القادریہ ہی کی وساطت سے طبع ہوکر آپ کے ہاتھوں میں آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین۔ اور اس کی برکت سے تمام دین و دنیا کی مشکلات آسان فرمائے اور اپنے محبوب بندوں میں شمار فرمائے اور اپنا بنالے۔

آمین ثم آمین !

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۱۱/ جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ

۱۹/ جولائی ۲۰۰۵ء

(کراچی۔ پاکستان)

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

هو القادر

الحمد لله والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين سيدنا ونبينا ومولانا محمد صلى الله عليه وسلم . وبعد ،

فقد طلب مني الابن الصالح ابو الهلال عبدالروف حماد ي الإجازة بقراءة دلائل الخيرات والبردة الشريفة فأجزته لقراءتهما ابتغاء ثواب الله ورضوانه وأوصيته بالمواظبة عليهما ولو قليلا لنيل الخيرات والبركات وطلبت منه ان لا ينسى من الدعاء لي ولأولادي .

والله ولي التوفيق ...

الفقير إليه سبحانه

أبي محمد محمد عارف القادري الضيائي

في ٩ / ٦ / ١٤٢٠هـ

فقیر محمد عارف قادری ضیائی غفرلہ

محمد عارف قادری

طیبہ میں مدفن کا طالب ہے خدا، عبدالرؤف

مرشدی عارف، ضیاء، غوث و رضا کے واسطے

Marfat.com

Shah Muhammad Anas Siddiqui
World Islamic Mission

wim

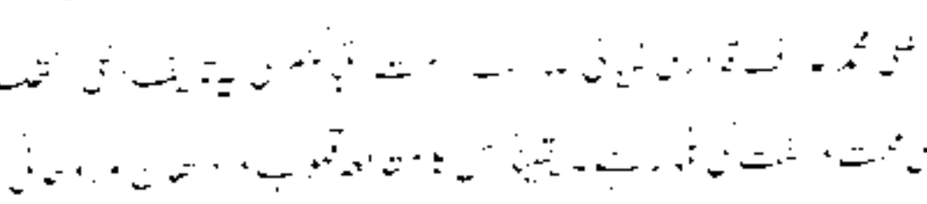

سیدی شاہ محمد انس صدیقی کا مکتوب
علامہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجدی کے نام

Marfat.com

حقوق الطبع محفوظة لـ صلاح الصعدي Copy Right for Salah Al Saady TEL 0506118945 P.O. BOX 3271	مسجد نبوی شریف کا مشہور دروازہ باب السلام	BABUL SALAM DI MASJID AN-NABAWI AS-SYARIF 1326H	BABUSSELAM KAPISI - MESCIDI NEBEVI 1326H	BAB AL-SLAM 1326H	باب السلام بالحرم النبوي الشريف ١٣٢٦هـ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

حرف اول

Marfat.com

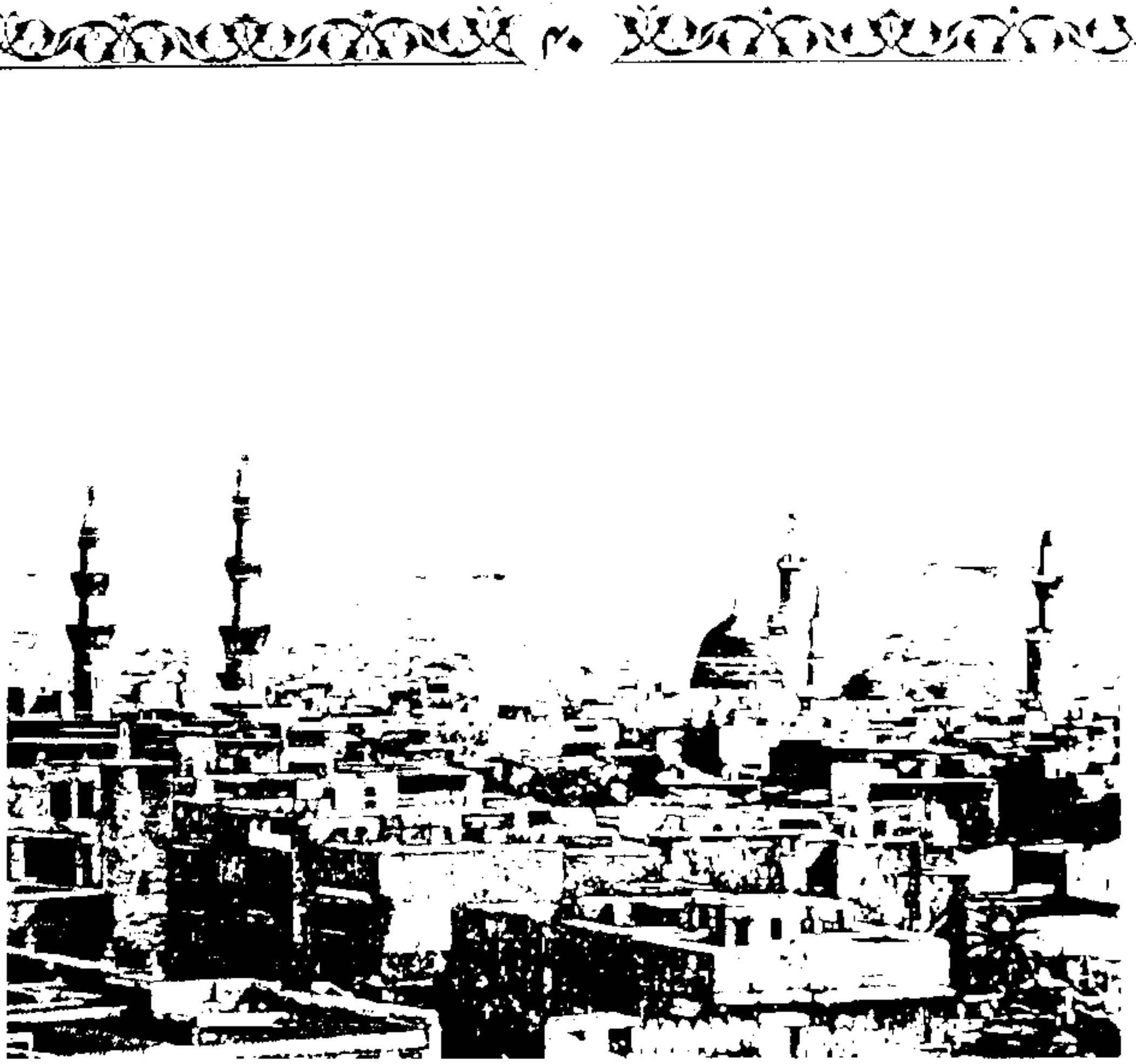

مدینہ عالیہ کا قدیم فوٹو

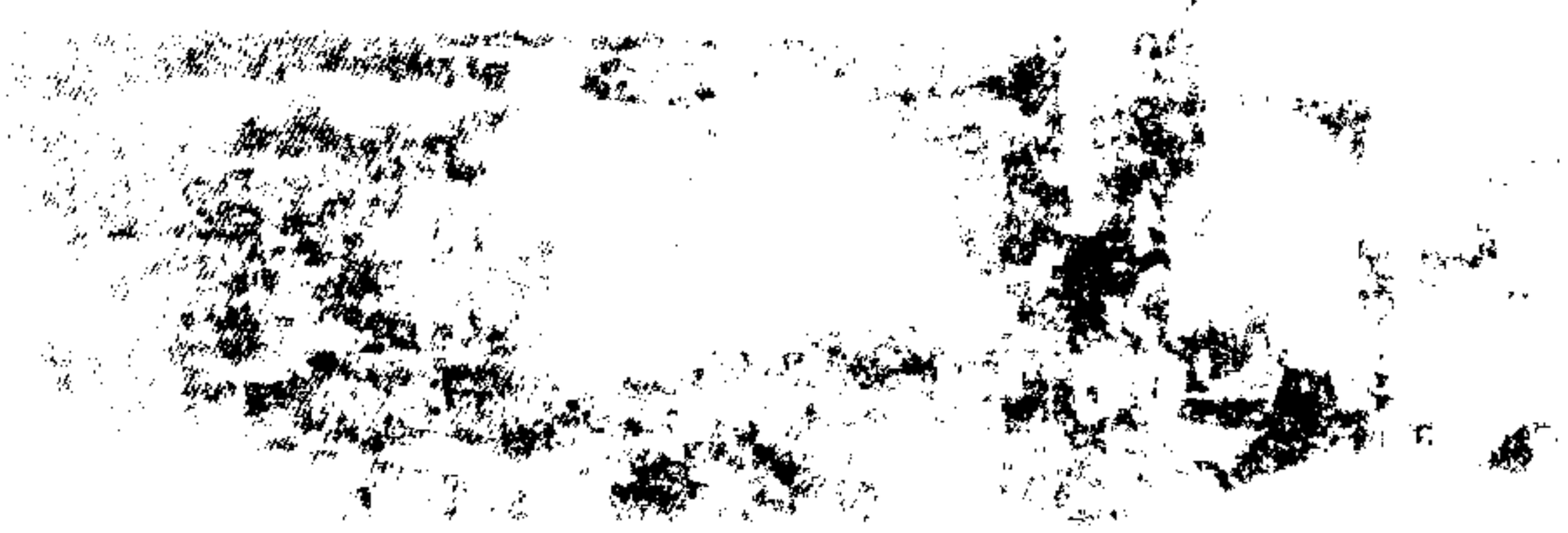

بقیع شریف کا قدیم فوٹو

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

یوں تو حضرت شیخ الشیوخ ضیاء الملت والدین سیدی ضیاء الدین احمد قادری مدنی قدس سرہ العزیز پر اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے جدید تذکرہ کی ضرورت کو اس لئے محسوس کیا گیا کہ مطبوعہ تذکروں میں تاریخی و واقعاتی اغلاط و اخطاء موجود ہیں۔ اور کہیں ایسے واقعات بیان کئے گئے ہیں جن کا سیرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ سے کچھ تعلق نہیں۔ ایسی باتیں بھی بیان کی گئی ہیں جن کا آپ کی ذات والا صفات سے صدور نہ ہوا اور نہ ہی وہ آپ کی ذات سے ممکن ہیں۔ خلاف حقیقت واقعات بھی موجود ہیں۔ بعض حضرات نے اپنے حالات و واقعات، ذاتی مصروفیات اور سفرنامے وغیرہ قطب مدینہ کی سوانح کے کھاتے میں ڈال دیئے۔ ان حالات میں حضرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحیح سیرت سے روشناس کرانے کی ضرورت تھی۔ مگر یہ کسی محقق کا کام تھا اس موضوع پر قلم اٹھانا مجھ ایسے بے بضاعت کے بس میں نہ تھا۔

احقر راقم الحروف جانشین قطب مدینہ فضیلۃ الشیخ سیدی حافظ فضل الرحمٰن قادری کی بارگاہ میں حاضر ہوتا رہتا۔ ان مطبوعہ تذکروں میں سے کچھ پڑھ کر سنانے کا گاہے بگاہے حکم فرماتے۔ جب کبھی غیر حقیقی واقعہ سامنے آتا تو افسوس فرماتے اور اصل واقعہ بیان کرتے۔ اگر اس بارے میں کچھ فقیر کے علم میں ہوتا تو بیان کرتا تو آپ فرماتے:

"بھائی آپ کیوں کوشش نہیں کرتے؟"

اور کبھی سختی سے بھی حکم دیتے فقیر اپنی بے بسی و بے بضاعتی کا اظہار کرتا تو ڈانٹ بھی پڑتی کہتے:

"اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو حضرت سیدی والد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے قرب کی نعمت سے نوازا ہوا ہے اس کی ناشکری کرتے ہو۔ اگر آپ

Marfat.com

نے یہ کام انجام نہ دیا تو میں سمجھوں گا کہ اس میں، میں بھی برابر کا مجرم ہوں۔"

کبھی کبھی سیدی قطب مدینہ کی بیٹی سیدہ آمنہ بھی اسی طرح کا حکم فرماتیں۔ ام حبیب حضرت سیدی کے سلسلہ میں منسلک ہیں، کبھی ان سے بھی فرماتے کہ ہمارے بھائی صاحب سیدی والد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے قریب رہے ہیں۔ آپ کے حالات سے خوب واقفیت رکھتے ہیں مگر دوسروں کو محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ گھر سے بھی تقاضا ہوتا رہتا۔

ایک دن حضرت سیدی کے کمرے کی صفائی میں مصروف تھا کچھ پرانے بوسیدہ اوراق اور اہم دستاویزات خستہ حالت میں ملیں۔ آپ کو پیش کیں ملاحظہ فرماتے ہی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ فرمایا:

"یہ اور جو کچھ بھی تم چاہو یہاں سے لے جاؤ۔ آفات زمانہ میں بہت قیمتی سرمایہ ضایع ہو گیا اب جو بھی ہے اگر یہ ضایع ہو گیا تو اس کی ذمہ داری تم پر آئے گی۔ کوئی ایسی چیز مجھے نہیں دکھاؤ، بس لے جاؤ، میری حالت وصحت آپ کے سامنے ہے، میں مجبور ہوں، معذور ہوں، میں یہ کام نہیں کر سکتا، اب یہ ذمہ داری آپ پر ہے۔ ہمارا اور تمھارا مقام برابر ہے۔ میں بھی والد صاحب کا خلیفہ ہوں اور تم بھی والد صاحب کے خلیفہ ہو۔"

کچھ عرض کرنے کی ہمت نہ کر سکا، گزرے ہوئے دن آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے۔ حضرت سیدی ومرشدی قطب مدینہ کا نورانی چہرہ نظروں کے سامنے تھا، اپنے میں استعداد نہ پاتے ہوئے بھی، دلگیر آواز میں عرض کیا حضرت! آپ دعا فرمائیں انشاءاللہ تعالیٰ میں پوری کوشش کروں گا۔ آپ نے گلے لگاتے ہوئے داد وتحسین کے کلمات سے نوازا اور بہت دعا فرمائی۔

ایک دن سیدی مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا حضرت سیدی قطب

Marfat.com

مدینہ ﷺ کی کتب دیکھنے کی اجازت عنایت فرمائیں۔

فرمایا۔

''میں بھی وہ ہی کہتا ہوں جو سیدی والد صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ آپ کے لئے فرمایا کرتے تھے۔ تمہیں اس گھر پر پورا اختیار ہے جو چاہو لے جاؤ، اگر فقیر کو قتل بھی کر دو تو تم پر قصاص نہیں۔''

سیدی و مرشدی کے کرم کا تذکرہ آپ ہی کے الفاظ میں اور آپ کے جانشین کی زبان سے، سنتے ہی جسم پر کپکپی سی طاری ہوگئی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کچھ دیر سکتے کا عالم رہا۔

اسی دن سے کام کا آغاز ہوا جو کچھ احاطہ تحریر میں آتا حضرت سیدی فضل الرحمٰن کے گوش گزار کر دیتا۔ تصحیح طلب امور کی طرف خصوصی طور پر متوجہ رہے۔ الحمدللہ چلتے چلتے منزل قریب آ گئی۔ آخر میں مسودہ حضرت مولانا علامہ افتخار احمد قادری مدظلہ العالی نے کئی مجلسوں میں گوش گزار کیا آخر میں نگاہ کرم فرماتے ہوئے تصدیق وتقریظ عنایت فرمائی۔

یہ دستاویز آپ کے ہاتھوں میں ہے، مجھ سے زیادہ بہتر آپ اس کے حسن وقبیح کو جانچ سکیں گے۔ خطاؤں سے مطلع فرمائیں اور دعا میں یاد رکھیں۔ قادری مروں اور مدینہ طیبہ میں مرشد کے قدموں میں مٹی نصیب ہو جائے۔ آمین۔

خلاف حقیقت واقعات کی فہرست تو بہت طویل ہے اس میں سے چند شواھد اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

(۱)

﴿ ابتدائی دور میں حضرت ضیاء الملت نے نہایت عسرت اور تنگدستی کا وقت گزارا اور سرکار دو عالم ﷺ کی محبت کے امتحان میں کامیاب و کامران ہوئے۔ ان دنوں آپ یک وتنہا تھے۔ اور زیادہ تر وقت مسجد نبوی شریف (ﷺ) میں گزارتے تھے۔ لوگوں کو درس دیتے تھے مگر کسی سے کچھ لیتے نہیں تھے۔ انہی دنوں حکومت نے مسجد شریف کے مدرسین کی تنخواہوں کا انتظام کیا۔ حکومت کے اہل کاروں نے تمام مدرسین کی فہرست

Marfat.com

تیار کی اوران کے متعلق کاغذی کاروائیاں مکمل کیں، مگر آپ نے اس سلسلہ میں کوئی کوشش نہیں کی، بلکہ اگر کسی مخلص نے آپ کی طرف سے تنخواہ کی کوشش کرنی بھی چاہی تو آپ نے سختی سے منع کر دیا اور اپنی اسی تنگدستی کے ساتھ حضور آقا و مولا ﷺ پر تکیہ کئے رہے۔ ﴾

(ضیائے مدینہ: ضیاء الملت کی دو اہم باتیں صفحہ ۴۳)

☆ جہاں تک کچھ نہ لینے کی بات ہے، حضرت سیدی قدس سرہ العزیز فرمایا کرتے:

''نہ طمع، نہ منع، نہ جمع۔''

کبھی فرماتے:

''کسی سے طلب نہ کرو، کسی کی جیب پر نظر نہ رکھو اور اگر کوئی خود بخود کچھ دے تو یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے تمھارے لئے رزق ہے، انکار مت کرو۔''

اور جہاں تک تنخواہ کا انتظام، اور کسی مخلص کا آپ کی طرف سے کوشش کرنا اور آپ کا سختی سے منع کرنا یہ کیونکر درست ہوسکتا ہے؟

حضرت ضیاء الملت والدین رضی اللہ عنہ فرماتے:

''ترکی دور حکومت میں سلطان کی طرف سے حرم نبوی شریف (ﷺ) کے تمام خدمت گاروں، اساتذہ، جاروب کشوں اور اغوات کے وظائف ہر ماہ پابندی کے ساتھ ترکیا سے سلطان کی طرف سے آتے تھے۔

(حضرت رحمتہ اللہ علیہ کو اس وقت پچیس اشرفی ہر ماہ وظیفہ ملتا تھا۔ اور اس وقت یہ وظیفہ سب سے زیادہ تھا۔) پھر شریف مکہ رحمتہ اللہ علیہ کے ایام میں ایک دفتر حرم شریف کا مدیر ہر ماہ لے کر آتا جو کسی کا وظیفہ مقرر تھا اسے دیتا اور رجسٹر پر اس سے مہر ثبت کرالیتا۔''

(۲)

﴿ آپ کے قریبی احباب میں سے ایک بے تکلف دوست جو بذات خود متمول

Marfat.com

اور خوشحال تھے۔ان سے یہ حالات دیکھے نہ گئے۔انھوں نے بضد ہوکر آپ کواس بات پر مجبور کیا کہ اپنے لئے گھر کی ضرورت کے سامان مہیا کریں اوراپنی طرف سے ایک رقم آپ کودی۔آپ نے پوچھا میرے پاس اس قرض کی ادائیگی کا بظاہر کوئی ذریعہ نہیں۔انہوں نے فرمایا ہوتو دے دیجئے گا نہ ہوتو میری طرف سے کوئی مطالبہ نہیں۔۔۔۔۔بہرحال اس طرح ان سے ملے ہوئے پیسوں سے آپ نے کچھ سامان خریدا۔مگر دوسرے دن سارا سامان چوری ہوگیا۔دوست کومعلوم ہوا تو انھوں نے دوبارہ پیسے دے کر سامان خریدا، دوبارہ پھر سامان چوری ہوگیا اور سارا سامان چلا گیا۔اسی طرح تین بار چوری کا واقعہ ہونے پر حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمتہ اس دوست سے جا کر ملے اور اس سے قطع تعلق فرما لیا۔اور کہا۔'' آج سے آپ نہ مجھ سے ملیں اور نہ میں آپ سے۔خوامخواہ آپ نے مجھے قرض کے بوجھ تلے دبایا۔جب قدرت کو یہ منظور نہیں ہے کہ یہ سب ہوتو آپ زبردستی میری ہمدردی کر کے مجھے زیر بار کیوں کرتے ہو؟ بس اب آج سے میری آپ کی دوستی ختم!''

(ضیائے مدینہ: ضیاء الملت کی دو اہم باتیں صفحہ ۴۴)

☆ ''اسی طرح تین بار چوری کا واقعہ ہونے پر حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمتہ اس دوست سے جا کر ملے اوراس سے قطع تعلق فرمالیا۔''

کیا یہ کسی مومن کی شان ہوسکتی ہے؟ کہ جواس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے وہ اس کے ساتھ قطع تعلق کرے، اوراحسان کے بدلے میں کہے کہ آج سے میری آپ کی دوستی ختم، کیا یہی اخلاص کا بدلہ ہے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا یَدُ خُلُ الجنة قاطع

(مشکوۃ شریف)

قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

Marfat.com

من قطع رحما فليس مِنا

(معجم کبیر طبرانی)

جس نے صلہ رحمی کو قطع کیا وہ ہم میں سے نہیں۔

لایحل لمسلم ان یھجراخاہ فوق ثلاث فمن ھجر فوق ثلاث فمات دخل النار

(احمد وابوداؤد)

مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن رات سے زیادہ قطع تعلق کرے، پس جس نے ایسا کیا اور مر گیا وہ جہنم میں داخل ہوا۔

پھر آپ خیال فرمائیں کہ جن کو قطب مدینہ، ضیاء الملت، فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول (ﷺ)، اور محمد رسول اللہ ﷺ کی پاک ڈیوڑھی کی دربانی کا فریضہ انجام دینے والا لکھا جا رہا ہے۔ کیا اس میں یہ صفات ممکن ہیں؟

آپ کے اس دوست نے آپ کو یہ رقم بطور قرض نہیں بلکہ ھدیہ پیش کیا تھا۔ اس میں زیر بار ہونے والی تو کوئی بات ہی نہیں تھی۔ تیسری مرتبہ چوری ہونے پر جب آپ کے دوست آپ کے گھر تشریف لائے اور اپنی بقایا تمام رقم آپ کو پیش کی تو آپ نے گوارا نہ کیا کہ اپنے دوست پر بوجھ بنیں۔ چونکہ ان کا رقم دینے کے لئے اصرار بڑھ رہا تھا اس وجہ سے آپ نے ان کو کہا کہ آپ تشریف لے جائیں اور جب تک میں خود آپ کو نہ بلاؤ آپ اس وقت تک میرے پاس نہ آنا۔ وہ اس لئے کہا کہ اگر وہ دوست آئیں اور آپ کو تنگ دستی میں ملاخطہ کریں، تو پریشان ہو کر رقم دینے کی کوشش کریں گے اور آپ نہ چاہتے تھے کہ آپ کے دوست کا مال خرچ ہو کیونکہ وہ صاحب ھدیہ دیتے تھے، اگر قرض ہوتا تو آپ قبول فرما لیتے۔ اور یہ واقعہ حرم نبوی شریف (ﷺ) میں حدیث شریف کی خدمت پر متین ہونے سے پہلے کا ہے۔

Marfat.com

(۳)

﴿ حضرت ضیاء الملت یہ کہہ کر گھر تشریف لائے اور پھر حسب سابق تنگدستی اور فاقہ کشی کے ساتھ گزارنے لگے۔ ایک روز کی بات ہے ایک باوقار شخص نے آپ کے دروازے پر دستک دی، دروازہ کھلا، سلام اور جواب ہوا سلام کے بعد پوچھا۔ کیا تمہیں روٹی پکانے کا ڈھنگ ہے۔ آپ نے کہا جی ہاں! نووارد شخصیت کے ہاتھ میں آٹے کی بھری ہوئی بوری اور گھی کا برتن تھا، آپ کو دیا اور فرمایا دو آدمیوں کے لئے روٹیاں تیار کرو، اور میرا انتظار کرو۔ ضیاء الملت رحمۃ اللہ علیہ نے روٹیاں تیار کر لیں اور تادیر انتظار کرتے رہے۔ مگر وہ نووارد شخصیت پھر دوبارہ نہیں آئی۔ اسی اثناء میں غور کرتے کرتے حضرت ضیاء الملت کو اپنے اس دوست کا خیال آیا۔ آپ اس کے پاس گئے، سارا ماجرا سنایا اور اسے اپنے گھر لائے اور دیر بعد دونوں نے کھانا کھایا۔ آٹے کی بوری کو جب خالی کر کے آٹا ڈبوں میں منتقل کرنے لگے تو اس کے اندر سے ایک وزنی پوٹلی برآمد ہوئی جس میں دینار ودرہم تھے۔

حضور سید عالم ﷺ کے اس مقرب دربان تک رزق اور دولت لے کر تشریف لانے والے وہ بزرگ کون تھے؟ یہ اس خانوادہ ضیائی کا راز ہے۔ دیکھئے حضور سرور عالم ﷺ قاسم نعم پر تکیہ کرنے والا کیسے نوازا جاتا ہے۔ امام اہل سنت کی زبان میں ؎

تیری چوکھٹ پہ پلے غیر کی ٹھوکر میں نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے ٹکڑا تیرا ﴾

(ضیائے مدینہ: ضیاء الملت کی دو اہم باتیں صفحہ ۴۵)

☆ ایک باوقار شخص کا آنا۔ مگر وہ نووارد شخصیت کا پھر دوبارہ نہیں آئی۔ دوست کا خیال آنا۔ آپ اس کے پاس گئے۔ سارا ماجرا سنایا اور اسے اپنے گھر پر لائے اور دیر بعد دونوں نے کھانا کھایا۔ آٹے کی بوری سے وزنی پوٹلی برآمد ہونا۔ اور اس میں دینار و درھم کا ہونا۔

یہ سب باتیں توڑ موڑ کر حقیقت کے خلاف بیان کی گئی ہیں۔

Marfat.com

(ملاحظہ ہو ''حضرت سید الشہد اسیدنا امیر حمزہ ﷺ کی کرامات صفحہ ۵۶۴'')
اور امام اہل سنت کا شعر اس طرح ہے۔

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

(۴)

﴿ قاری امانت رسول مدظلہ بیان کرتے ہیں ایک دن حضرت نے فرمایا کہ میرے لڑکے فضل الرحمٰن میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا ابا جان آپ مجھے مرید فرمالیں، میں نے کہا بیٹا میں اعلحضرت قبلہ کے مسلک کی پابندی کرتا ہوں، کیونکہ اعلحضرت قبلہ نے اپنے دونوں شہزادگان یعنی فرزند اکبر حجۃ الاسلام ابو محمد حامد رضا اور شہزادہ اصغر مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا نوری کو اپنا مرید نہیں کیا بلکہ اپنے شیخ کے یہاں مارہرہ شریف (ضلع ایٹہ، بھارت) میں عارف باللہ مولانا سید شاہ ابوالحسین نوری نور اللہ مرقدہٗ سے بیعت کرایا، اس کے بعد اعلحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے دونوں شہزادوں کو اپنی خلافت اور جملہ اجازتوں سے نوازا، لہذا ابھی تو شہزادہ اعلحضرت مفتی اعظم ہند قبلہ بریلی شریف میں موجود ہیں، تم فوراً ہندوستان جاؤ اور بریلی شریف حاضر ہو کر مفتی اعظم ہند قبلہ سے بیعت ہو جاؤ۔ چنانچہ مولانا فضل الرحمٰن بریلی شریف حاضر ہوئے اور مفتی اعظم قبلہ کے دستِ مبارک پر بیعت ہو کر داخل سلسلہ ہوئے بعد میں حضرت مدنی علیہ الرحمتہ نے بھی اجازت وخلافت سے نوازا۔ ﴾

(حضرت مدنی علیہ الرحمتہ کا مفتی اعظم علیہ الرحمتہ سے عقیدت واحترام۔
انوار قطب مدینہ صفحہ ۳۶۵۔ ۳۶۶)

☆ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی قادری مدظلہ العالی ۱۳۴۴ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۵۲ھ میں آٹھ برس کی عمر میں اپنے والدِ ماجد سیدی ضیاء الدین احمد قادری

Marfat.com

مہاجر مدنی ﷺ کے ہمراہ بغرض علاج حیدرآباد دکن گئے۔ واپسی پر ۱۳۵۳ھ کو نو (۹) برس کی عمر میں قرآن شریف مکمل حفظ کر لیا۔ اور اپنے والدِ ماجد سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کا شرف پایا۔ ۱۳۵۴ھ میں دس (۱۰) سال کی عمر میں حضرت شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی قدس سرہ العزیز نے خلافت واجازت سے نوازا۔ ۱۳۶۴ھ میں بیس (۲۰) سال کی عمر میں شہزادہ اعلیٰحضرت سیدی مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خاں نوری نور اللہ مرقدہ نے مدینہ طیبہ کی حاضری کے وقت مولانا فضل الرحمٰن مدنی کو مجاز و ماذون فرمایا اور دوبارہ مکہ شریف کی حاضری پر بیت اللہ شریف میں میزاب رحمت کے نیچے کھڑے ہو کر علماء ومشائخ کی موجودگی میں خلافت واجازت کے الفاظ کا اعادہ فرماتے ہوئے اپنی دعاؤں سے نوازا۔

مدینہ منورہ میں حضرت مولانا ابوداود کے صاحبزدگان کی موجودگی میں حضرت مولانا محمد حفیظ نیازی ایڈیٹر ماہ نامہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ نے حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری زیدمجدہ سے سوال کیا، جو کہ انہوں نے ٹیپ کر لیا تھا۔

'' حضرت آپ کس سے اور کتنی عمر میں بیعت ہوئے؟ ''

فرمایا:

'' عمر تو اب مجھے یاد نہیں رہی، چھوٹی عمر ہی میں حضرت والد صاحب نے مجھے اپنا مرید کر لیا تھا۔ ''

آپ پہلی مرتبہ ۱۳۵۲ھ میں آٹھ (۸) سال کی عمر میں علاج کی عرض سے حیدرآباد دکن گئے اور دوسری مرتبہ ۱۳۹۲ھ میں اڑتالیس (۴۸) برس کی عمر میں بمعہ اہل و عیال اجمیر شریف اور بریلی کا سفر کیا۔

اگر آپ اشرف زمان حضرت شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی ﷺ کے خلافت عطا فرمانے کے وقت تک کسی سے مرید نہ ہوئے تھے تو حضرت اشرفی میاں رحمتہ اللہ علیہ سے نوازے جانے کا کیا معنیٰ ومطلب ہوا؟

حضرت سیدی مفتی اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے مرید ہونے کو کس نے اور کب کہا؟ یہ

Marfat.com

افسانے کے علاوہ اور کیا ہے؟

حضرت سیدی مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ کیسے مرید ہوئے ملاحظہ فرمائیں:

سید المشائخ حضرت شاہ ابوالحسین نوری علیہ الرحمہ نے اگر چہ آپ کی پیدائش کے وقت ہی اپنے سلسلے میں داخل کرلیا تھا، مگر جب آپ بریلی تشریف لائے تو چھ ماہ کے آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خان کو گود میں لیا پیشانی کو بوسہ دیا اپنی انگشت شہادت آپ کے منہ میں ڈالی اور نہ صرف سلسلے میں داخل فرمایا بلکہ تمام سلاسل میں اجازت وخلافت سے بھی نوازا۔

(خلفائے اعلحضرت)

(۵)

﴿ ۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۱ء میں حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں قدس سرہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو انہوں نے قبلہ مولانا فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ کو تحریری خلافت عطا فرمائی۔ ﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۲۳۳)

☆ حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ رضی اللہ عنہ ۱۳۷۱ھ میں حج کے لئے حاضر نہیں ہوئے تھے۔ یہ سن درست نہیں۔ سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز ۱۳۶۴ھ ہی کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔

(۶)

﴿ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت مدنی علیہ الرحمتہ سے مرید ہونے آیا جبکہ وہاں حضرت مفتی اعظم ہند بھی موجود تھے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمتہ نے اسے فرمایا شہنشاہ کے ہوتے ہوئے مجھ سے طالب ہوتے ہو۔ ﴾

(حضرت مدنی علیہ الرحمتہ کا مفتی اعظم علیہ الرحمتہ سے عقیدت واحترام۔
انوار قطب مدینہ صفحہ ۳۶۵ ۔ ۳۶۶)

Marfat.com

☆ درست نہیں ہے کیونکہ انہی ایام میں سیدی قطب مدینہ ضیاء الملت والدین مرید کرتے رہے۔ اور احقر راقم الحروف عینی شاھدین میں سے ہے۔

(۷)

﴿ ان ہی صاحب نے ایک پمفلٹ میں حضرت مفتی اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مدینہ شریف حاضر ہونے کے ضمن میں کچھ اس طرح تحریر کیا۔ قطب مدینہ عمر رسیدہ اور بیمار ہونے کے باوجود، شہزادہ اعلحضرت کے استقبال کے لئے تیس (۳۰) میل تک پیدل چل کر گئے۔ ﴾

☆ حضرت سیدی ومرشدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کے گھٹنوں میں شدید درد رہتا تھا۔ وضو کے لئے آپ بدقت جاتے اور نماز بیٹھ کر ہی پڑھتے تھے۔ اختتام مجلس پر صلاۃ وسلام بھی بیٹھے بیٹھے ہی عرض کرتے، سال میں ایک مرتبہ حضرت سیدالشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے اکثر سترہ (۱۷) رمضان المبارک کو حاضری دیتے۔ ان حالات میں تیس (۳۰) میل کا سفر پیدل کرنا کیسے ممکن ہے؟

جب حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمتہ مدینہ طیبہ کی حاضری کے لئے آرہے تھے تو حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ گاڑی پر سوار ہوکر ابیار علی (میقات ذوالحلیفہ) جو کہ شہر طیبہ سے پندرہ، سولہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے پہنچے۔ سخت گرمی تھی، دھوپ میں سڑک کے کنارے آپ کے انتظار میں چند گھنٹے کرسی پر تشریف فرما رہے۔

(تفصیل مرشدزادے کا احترام صفحہ ۶۴۲ پر دیکھیں)

(۸)

﴿ کسی نے اپنا سفرنامہ لکھ کر قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کی سوانح میں شامل کردیا۔ ﴾

(انوار قطب مدینہ: باتیں ان کی یاد رہیں گی! صفحہ ۳۲۴ تا ۳۳۲)

Marfat.com

(۹)

﴿ نماز فجر کے دو گھنٹے بعد مسجد نبوی شریف سے باہر نکلا اور آپ کے در دولت پر پہنچا۔ دروازہ کھٹکھٹایا، کھلا تو دو عظیم شخصیتیں محو گفتگو تھیں ایک قطب مدینہ حضرت مولا ضیاء الدین احمد قادری اور دوسری شخصیت پیر طریقت مظہر امیر ملت حضرت الحاج الحاف پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری ..... معاً پیر حیدر حسین شاہ صاحب فرمانے لگے منشا میاں ..... بڑی عجیب بات ہے تم بھی آ گئے۔ حالانکہ اس وقت تو کسی کے لئے بھی دروازہ نہیں کھولا جاتا ..... جناب رضوان صاحب بالا خانہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے کھانے کا حکم دیا، کھانا آیا میری خوش بختی کہ دو بزرگ ہستیوں نے اس خطا کار تابش قصوری کو کھانے میں اپنے ساتھ شامل فرمایا۔ ﴾

(ضیائے مدینہ: ایک متواضع شخصیت صفحہ ۸۵۔۸۶)

☆ منشا میاں بڑی عجیب بات ہے تم بھی آ گئے۔ حالانکہ اس وقت تو کسی کے لئے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔

حضرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کے متعلقین تو اس حقیقت کو خوب جانتے ہیں کہ آپ دروازہ کبھی بھی اور کسی کے لئے بھی بند ہی نہیں کرتے تھے۔

نماز فجر کے دو گھنٹے بعد مسجد نبوی شریف سے نکلا اور آپ کے در دولت پہنچا ..... جناب رضوان صاحب بحکم سیدی بالا خانہ سے کھانا لائے ..... میری خوش بختی کہ دو بزرگ ہستیوں نے اس خطا کار تابش قصوری کو کھانے میں اپنے ساتھ شامل فرمایا۔

نماز فجر کے دو گھنٹے بعد کھانا؟ اور ان کی خوش بختی کہ دو بزرگوں نے انہیں کھانے میں شامل فرمایا۔ مگر جو خوش بخت حضرات، حضرت سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کی مجالس میں حاضری کا شرف حاصل کرتے رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ عام دنوں میں بھی حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے دستر خوان پر کس قدر مہمانانِ رسول مقبول (ﷺ) کی حاضری

Marfat.com

ں تھی اور حضرت خوش بخت منشا صاحب فرمارہے ہیں کہ ہم فجر کی نماز کے دو گھنٹے بعد
م حج میں کھانے پر صرف تین ہی حضرات تھے۔ کیونکر درست تسلیم کیا جا سکتا ہے؟
ن ہے یہ منشا صاحب ہی کی خوش نصیبی ہو۔

(

﴿ حضرت مولانا (قطب مدینہ) اپنی مسند پر تشریف نہیں رکھتے تھے۔ ایک
وب صفت انسان بیٹھے ہوئے تھے اور زبان سے کوئی بات نہیں کرتے تھے، میں نے
رت کی مسند کے نیچے سے ڈاک نکالی اور چیک کر کے فقہیہ اعظم کے خطوط لے آیا۔ ﴾
(ضیائے مدینہ: ایک متواضع شخصیت صفحہ ۸۵)

حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ اپنی مسند پر تشریف نہیں رکھتے تھے .....
رت کی مسند کے نیچے سے ڈاک نکالی ..... فقہیہ اعظم کے خطوط لے آیا۔ حضرت مسند پر
ود نہیں تھے مگر دروازہ پھر بھی کھلا تھا اور جب آپ چاہیں خوش بختی کے اظہار کے لئے
ی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ مسند پر تشریف بھی رکھتے ہوں تو بھی دروازہ بند کر دیں۔

﴿ آپ (فقہیہ اعظم رحمتہ اللہ علیہ) کے ارشاد پر میں نے حضرت سے اپنی جلد
ا پر معذرت طلب کر لی۔ میرے کلمات کے ساتھ ہی فقیہہ اعظم نے قطب مدینہ
کہا آج منشا سے شدید غلطی ہوئی کہ آپ کی عدم موجودگی میں خطوط نکال لایا۔ فقیہہ اعظم
ان کلمات پر قطب مدینہ نے ارشاد فرمایا کوئی بات نہیں اس نے بہت اچھا کیا کہ آپ
امانت کو جلد پہنچایا، میرے اس کمرے میں چار صاحبان کو تصرف کا اختیار ہے۔ ایک
ج الحافظ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری دوسرے الحاج صاحبزادہ میاں جمیل
صاحب شرقپوری، تیسرے الحاج محمد عارف ضیائی لاہوری اور چوتھے یہ آپ کے شاگرد

Marfat.com

رشید محمد منشا تابش قصوری۔ ﴾

(ضیائے مدینہ: ایک متواضع شخصیت صفحہ ۸۵۔۸۶)

☆ یہ مقالہ جناب منشا صاحب نے ۱۹۷۲ء ہی میں فقیر کو عنایت فرمایا تھا۔ اس کے دوسرے نمبر پر بغیر سابقہ ولاحقہ کے حاجی لال دین صاحب لاہوری درج تھا۔ نہ جانیں کس مصلحت کے تحت آپ نے تبدیلی شخصیت کی ذمہ داری قبول فرمائی اور جناب الحاج لال دین صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام کی بجائے کسی دوسرے کا نام لے آئے۔

حضرت الحاج لال دین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں قطب مدینہ فرماتے:

''جس نے زندہ ولی کو دیکھنا ہو وہ بھائی لال دین صاحب کو دیکھ لے۔''

اس سلسلہ میں موصوف، احقر کے نام ایک مکتوب میں تحریر کرتے ہیں۔

'' محترم آپ یقین کریں جس مضمون کے متعلق آپ نے شکر نجی کا اظہار فرمایا ہے اس میں قصداً میں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اگر پہلے شائع کردہ مضمون میں کسی نام کی زیادتی یا کمی ہوئی تو میرے ارادے کو اس میں قطعاً کوئی دخل نہیں سہواً ہوا ہے۔ تو اس کی تصحیح کی جاسکتی ہے۔''

مزید فرمایا:

'' رہی بات حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ سے کسی معاملہ میں آپ کا دل غبار آلود ہوا تو اس سلسلہ میں دعا کے سوا کیا کیا جا سکتا ہے۔ مولوی محمد احمد بصیر پوری نے جو دل آزار کتاب لکھی ہے اس کی اشاعت سے حضرت میاں صاحب مدظلہ کا کوئی تعلق نہیں .....آپ تو ناراض تب ہوتے جب آپ کا نام درج نہ ہوتا۔ یوں بھی میرے مضمون لکھے جانے سے قبل اس روایت کو کسی اور نے قولاً یا فعلاً کبھی ظاہر نہیں کیا حالانکہ حضرت قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے جو قرب آپ کو حاصل رہا بڑا مثالی

Marfat.com

ہے۔ لہذا اگر ایسے اعتماد کا اظہار حضرت علیہ الرحمتہ نے مختلف اوقات میں جس جس رنگ میں فرمایا ہو تحریر کر کے کتاب کو مزید تابناک بنائیں۔ نیز حضرت شیخ المشائخ مولانا فضل الرحمٰن مدنی دامت برکاتہم العالیہ کو جو بھرپور اعتماد آپ سے ہے انہیں بھی زیب قرطاس کریں۔''

آئندہ صفحہ پر مولانا محمد منشا تابش صاحب کے مکتوب کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

MUHAMMAD MANSHA TABISH KASURI

○ محمد منشا تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

Jamia Nezamia Rizvia inside Lahori gate, Lahore Pakistan. Phone. 7657314

مکتبہ اشرفیہ : ریگل چوک لاہور

Marfat.com

شاید حضرت منشا کو یہ یاد نہیں رہا کہ اس مضمون کی نقل وہ احقر کو عنایت فرما چکے
ں۔ اس لئے تحریر فرمایا۔ اگر پہلے شائع کردہ مضمون میں کسی نام کی زیادتی یا کمی ہوئی تو
رے ارادے کو اس میں کوئی دخل نہیں۔

مگر یہاں کسی نام کی کمی یا زیادتی نہیں بلکہ تبدیلی ہوئی ہے نہ جانیں کس بنا پر ایسا
گیا؟ اور حقیقت سے منہ موڑتے ہوئے جمیل احمد صاحب سے احقر کا دل غبار آلود اور
احمد بصیر پوری کی دل آزار کتاب کا ذکر فرمایا جس کا مذکور کے مقالہ سے کیا تعلق؟ اور نہ
یں میرے دل کے غبار آلود ہونے کا آپ کو کس طرح علم ہوا اور آپ نے کس مقصد کے
نے اس کا تعلق بصیر پوری کی دل آزار کتاب سے جوڑ دیا۔ رہی یہ بات کہ اس کے قبل اس
یت کا کسی نے قولاً یا فعلاً کبھی ظاہر نہیں کیا۔ تو احقر نے مذکور کو ان ہی کے مقالہ کا عکس
کی خدمت میں ارسال کر دیا تھا۔

ملاحظہ فرمائیں

(مقالہ جلد دوم میں ملاحظہ فرمائیں)

Marfat.com

(۱۲)

﴿ اور مولانا الحاج الحافظ فیض الرحمٰن کوثر علیہ الرحمۃ نے ناچیز پر قطب مدینہ کا یہ کریمانہ برتاؤ دیکھا تو فرمانے لگے آپ قطب مدینہ سے مجھے دلائل الخیرات شریف کی اجازت لے دیں۔ میں نے کہا کہ یہ کام آپ کے لئے قطعاً مشکل نہیں۔ آپ فقیہ اعظم کے داماد ہیں۔ اور فقیہ اعظم سے قطب مدینہ بڑے متاثر ہیں۔ تمھاری نسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے، حضرت اجازت مرحمت فرمائیں گے۔ ﴾

(ضیائے مدینہ: ایک متواضع شخصیت صفحہ ۸۶)

☆ حضرت قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ سے اگر کبھی کوئی دلائل الخیرات شریف کی اجازت طلب کرتا تو آپ فوراً اجازت عنایت فرما دیتے۔ آپ فرمایا کرتے:

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے تو صلاۃ وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ بد بخت ہے وہ جو اس سے منع کرے۔ اگر کسی سے اجازت طلب کی جائے اور وہ اجازت نہ دے تو اس سے بڑھ کر دنیا میں اور کون بخیل ہو سکتا ہے؟''

اگر آپ سے کوئی وظیفہ پڑھنے کے لئے پوچھتا تو آپ کہتے:

''سب سے بڑی چیز جو ہے وہ پانچ وقت کی نماز ہے، سب سے بڑا وظیفہ یہ ہی ہے۔ نماز نہ تو ضائع ہو اور نہ ہی ضائع ہونے کا خدشہ ہو۔ قرآن پاک کی تلاوت جس قدر ممکن ہو روزانہ اپنے اوپر لازم کر لو اس کے بعد جو سب سے بڑا وظیفہ ہے وہ ہفت ھیکل ہے۔ اور درود شریف تو ہر مسلمان کو محبوب اور مومن کے ایمان کی جان ہے، ہر وقت صلاۃ وسلام عرض کرتے رہو اور دلائل الخیرات شریف سے جس قدر ہو سکے روزانہ پڑھ لیا کرو۔''

آپ سے درود شریف پڑھنے کی اجازت لینے میں قطعاً کسی قسم کی کوئی مشکل نہ

Marfat.com

تھی۔ بلکہ درود پاک پڑھنا پڑھانا تو آپ کا مقصد حیات تھا اسلئے ان کے ہاں فقہیہ اعظم قدس سرہ العزیز کے وسیلہ کی قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی۔ سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف اشارۃً بھی ایسی بات منسوب کرنا کہ آپ سے دلائل الخیرات شریف پڑھنے کی اجازت لینے میں کچھ بھی مشکل تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی توہین ہے۔

(۱۳)

﴿ شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالیٰ کا ایک عربی مقالہ کمپوز شدہ (غیر مطبوعہ) بذریعہ عبدالرؤف قادری (کراچی) جو کہ آپ کو لاہور سے ہمایوں صاحب نے ارسال کیا تھا کی زیارت سے فقیر مشرف ہوا۔ اس میں اور باتوں کے علاوہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کو حضرت سیدی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی رضی اللہ عنہ کے خلفاء میں شمار کیا گیا۔ جناب الحاج حافظ محمد فیاض احمد قادری (ادارہ معارف نعمانیہ لاہور) سے ذکر ہوا تو آپ نے شرف صاحب سے عرض کیا۔ تو شرف صاحب نے فرمایا میں خود ہی اسے مطلع کر دوں گا تقریباً پانچ برس کا عرصہ گزرنے کو ہے ابھی تک حضرت شیخ الحدیث صاحب نے کرم نہیں فرمایا۔ نہ جانیں وہ مقالہ ابھی تک منظر عام پر آیا ہے یا کہ نہیں۔ اوران غیر واقعی امور جن کی طرف حضرت شیخ الحدیث صاحب کی توجہ دلائی گئی تھی کی تصحیح ہوئی یا کہ نہیں۔

نہ جانے وہ کون سا اندرون خانہ گٹھ جوڑ ہے جس کی وجہ سے کچھ حضرات ایسے کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ ایک مرتبہ میاں جمیل احمد صاحب نے احقر سے کہا کہ حضرت قطب مدینہ رضی اللہ عنہ سے مجھے خلافت لے دو۔ فقیر نے حضرت قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا:

"وہ پہلے کس کی خلافت پر مرید کرتا ہے۔"

فقیر نے عرض کیا حضرت مجھے خبر نہیں اور یہ واقعہ میاں جمیل احمد صاحب سے بیان کر دیا تھا۔

Marfat.com

حضرت علامہ مدظلہ تحریر فرماتے ہیں:

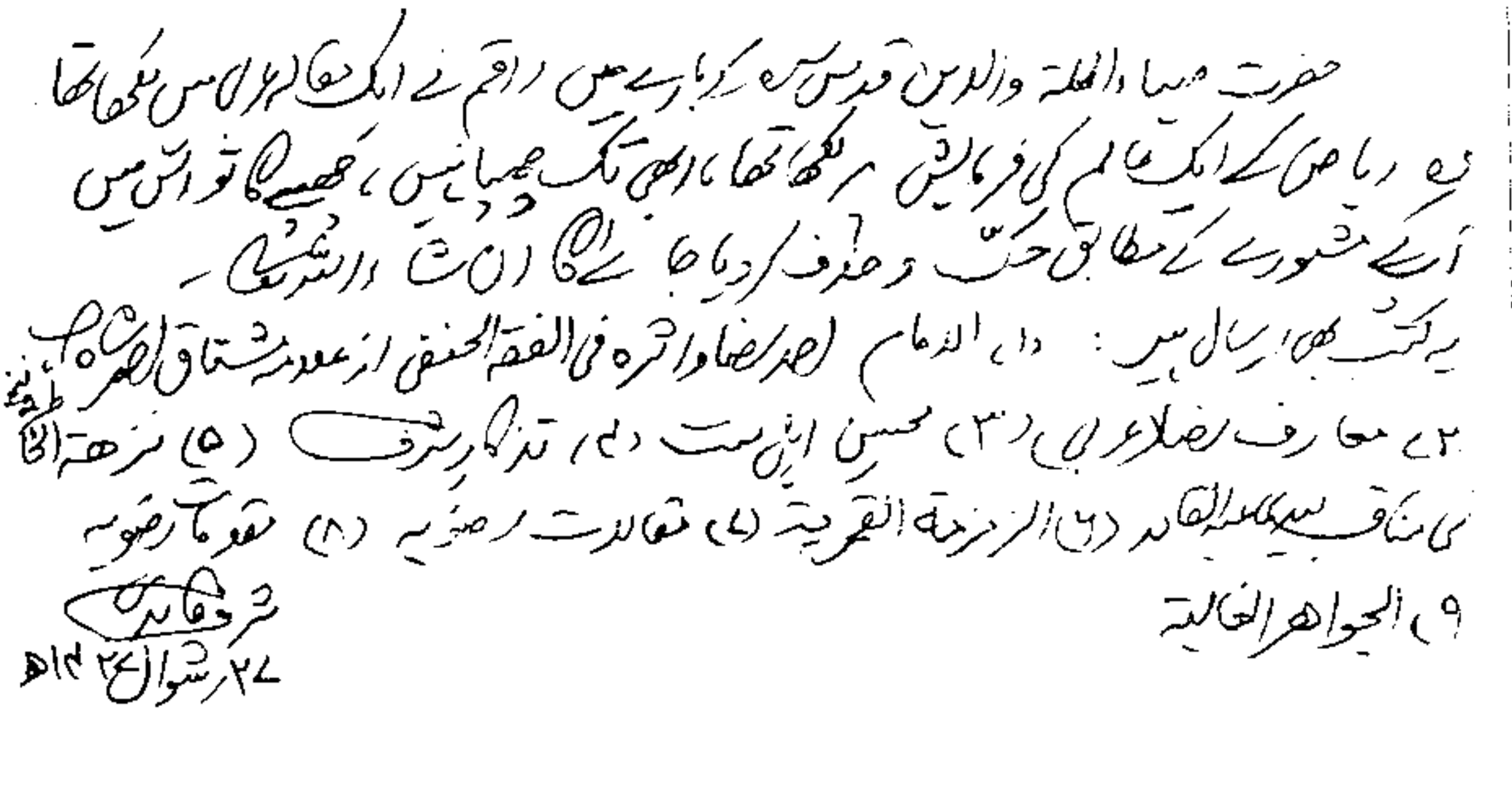

حضرت ضیاء الملۃ والدین قدس سرہ کے بارے میں راقم نے ایک مقالہ میں لکھا تھا جو ریاض کے ایک عالم کی فرمائش پر لکھا تھا ابھی تک چھپا نہیں، چھپے گا تو اس میں آپ کے مشورے کے مطابق حک و حذف کر دیا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

یہ کتب ہیں رسائل ہیں: (۱) الدمام لصد رضاد اثرہ فی الفقہ الحنفی از علامہ مشتاق احمد شاہ طاہر (۲) معارف رضا عربی (۳) محسن اہل سنت (۴) تذکار شرف (۵) نزھۃ الخاطر الفاتر (۶) مناقب سیدنا خالد (۷) الزبدۃ الفقریۃ (۸) مقالات رضویہ (۹) مقدمات رضویہ (۱۰) الجواہر الغالیۃ

شرف فاتر
۲۷ شوال ۱۴۲۲ھ

عرصہ ہوا حضرت علامہ شرف صاحب نے ایک قلم کار کے لئے احقر سے کچھ مواد طلب کیا تھا۔ فقیر نے انکار کر دیا۔ علامہ موصوف کا چھ ماہ تک مطالبہ جاری رہا اور ہر مرتبہ فرماتے کہ مواد آپ ہی کے حوالہ سے چھپے گا۔ ایک دن دوپہر کے وقت احقر کے ساتھ فقیر خانہ پر تشریف لائے اور بضد کچھ نایاب مواد لے گئے، کتاب منظر عام پر آئی، وہ مواد موجود تھا مگر .....۔

آئندہ صفحہ پر مولانا محمد منشا تابش قصوری کے مکتوب کا عکس ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

۷۸۶/۹۲

مکرمی جناب الحاج محمد عارف ہم صہبائی زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ - مزاج اقدس ؟

آپ کا عنایت نامہ مع نسخہ خطی کتاب ہائے حضرت شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ ملا ہوا۔ جزاکم اللہ
کی خدمت میں پیش کر دیا۔

"قلب مدینہ" کی کتابت کا کام شروع ہو گیا ہے ہو سکتا ہے کہ ۱۵ دن میں ختم ہو جائے۔ اس سلسلہ میں اگر آپ
کوئی خصوصی مواد ارسال فرمانا چاہیں تو بہت اچھا رہے گا۔

مجلس رضا کی طرف سے انوار قلب مدینہ شائع ہونے پر مبارکباد کا پیغام آیا ہے۔

دستی رسالہ کروانا ہے

تاہم "قلب مدینہ" کے سلسلہ میں حضرت شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کوئی مخطوطہ نظر سے گزرے
تو اس کا عکس ارسال فرمائیں۔ اور اپنے تاثرات بھی تحریر فرمائیں۔ تاکہ بیک ٹائٹل پر شائع کیا جا سکے

مکتوب عربی کتاب میں حضرت قلب مدینہ علیہ الرحمۃ کے متعلق کوئی مخطوطہ نظر سے گزرا ہو تو اس کی
نقل بھی منسلک ہو جائے۔

آپ کی طرف سے نوادرات جو انوار قلب مدینہ میں شائع ہوئے ہیں ان میں
آپ کا ذکر نہیں کیا گیا۔ ہم ان تصاویر کو شائع کرتے ہوئے آپ کا نام
بطور تشکر ضرور درج کریں گے۔ لہٰذا اگر حضرت کی یادگار میں کوئی مخطوطہ
دستیاب ہو تو بھیج کر عنایت فرمائیں۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا حافظ الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی درخواست کر رہے ہیں
کہ ماہنامہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں باریابی کا شرف حاصل ہو۔

آپ بھی حاضری کے وقت ہمارے سلام پیش کریں۔ [illegible]

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

خیر اندیش

(سید صابر شاہ)

Marfat.com

Marfat.com

(۱۴)

﴿ حضرت علامہ الحاج محمد ضیاء الدین احمد صاحب فرمانے لگے کہ ایک بار مجھ پر فالج کا اثر ہوا، ہاتھ پاؤں لنج ہوگئے۔ میں ہر وقت لیٹا رہتا۔ مجھے سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں اعلحضرت نے اپنی طرف سے خادم بنا کر بھیجا تھا۔ میں نے ایک شب رو رو کر بارگاہ مصطفیٰ (ﷺ) میں عرض کیا۔ ''یارسول اللہ ﷺ'' مجھ کو میرے مرشد نے آپ کی بارگاہ میں خادم بنا کر بھیجا تھا۔ ﴾

(ضیائے مدینہ صفحہ ۹۲۔)

﴿ بغداد سے حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی کے ارشاد پر حضرت مولانا مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ ﴾

(ضیائے مدینہ صفحہ ۲۱۱۔)

☆ ارشاد فرمایا:

'' ایک عرصہ ہوا کہ فقیر بعارضہ فالج صاحب فراش ہوگیا۔ اس حالت میں ایک رات میں نے بحال زار سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں عرض کیا۔ کہ اے میرے آقا و مولا ﷺ مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے۔ جس کی یہ سزا ہے۔ میرے پیر و مرشد کے صدقے مجھے معاف فرمایا جائے۔ اور اپنے در پاک کی حاضری کا شرف عطا کیا جائے۔ اور اسی طرح سرکار غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے بھی استغاثہ کیا۔ ''

(ملاحظہ فرمائیں ''مقام رضا'' صفحہ نمبر ۳۰۱)

ہاتھ پاؤں لنج ہوگئے۔ میں ہر وقت لیٹا رہتا، کہاں سے لے آئے۔؟؟

حضرت سیدی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی رضی اللہ عنہ ۱۳۱۶ھ میں پیلی بھیت سے اپنے آبائی شہر سیالکوٹ واپس ہوئے۔ اپنے چچا کی ناراضگی کے سبب کلاس والا سے سیالکوٹ آئے۔ فرمایا:

Marfat.com

"میں نے باوجوہ بچپن ہی سے ارادہ کرلیا تھا کہ اب اس ملک
(متحدہ ہندوستان) میں نہیں رہوں گا۔"

سیالکوٹ سے سفر کا آغاز ہوا، بزرگانِ دین کی زیارتیں کرتے اور اولیا اللہ کے مقابر حاضری دیتے ہوئے کراچی پہنچے۔ اور ۱۳۱۸ھ میں عازم بغداد مقدس ہوئے۔ ساڑھے برس قیام رہا، چار سال کا طویل عرصہ مجذوبانہ اطوار میں گزرا۔ ۱۳۲۷ھ میں مدینہ طیبہ حاضری ہوئی۔

"مجھے سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں اعلحضرت نے اپنی طرف سے خادم بنا کر بھیجا ..... یارسول ﷺ مجھ کو میرے مرشد نے آپ کی بارگاہ میں خادم بنا کر بھیجا تھا؟؟"

۱۳۱۶ھ تا ۱۳۱۸ھ اس دو سال کے عرصہ کے درمیان سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کی سیدی اعلحضرت عظیم البرکت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں نہ ہی آپ مدینہ طیبہ کی ہجرت کی نیت سے اپنے وطن سے نکلے، تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ

"یارسول اللہ ﷺ مجھ کو میرے مرشد نے آپ کی بارگاہ میں خادم بنا کر بھیجا تھا۔"

فرمایا:

"سیالکوٹ سے اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا فرمائے اور میں بزرگانِ دین کی زیارتیں کرتا ہوا کراچی پہنچ گیا۔ بحری جہاز میں ٹکٹ لے کر بیٹھ گیا۔ کراچی سے بصرہ جا کر جہاز ٹھہرا..... بصرہ میں بزرگانِ دین کی زیارتیں کرنے کے بعد، اس وقت دریائے دجلہ میں سٹیمر چلتے تھے..... اس میں بیٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بغداد شریف میں لے آیا۔"

(عرصہ ساڑھے نو (۹ ۱/۲) سال بعد)

"اب مدینہ طیبہ کی حاضری کا جذبہ غالب ہوا۔ حضرت حسین الحسنی الکردی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں اظہار کیا اور اجازت طلب کی۔

Marfat.com

اجازت عطا فرماتے ہوئے تین نصیحتیں فرمائیں۔''

(ملاحظہ فرمائیں عزم بغداد صفحہ ۲۵۲)

اہل بصیرت کے لئے سبق

حضرت امام اہل سنت سیدنا اعلیحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی نور اللہ مرقدہ نے حضرت مولانا غلام احمد فریدی سنبھلی رضی اللہ عنہ کو سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کی خلافت واجازت سے نوازا۔ جس دن سند تحریر کی گئی اس روز ۱۹/ ذوالحجہ تھی لیکن سند دوسرے دن عنایت فرمائی تو ۱۹/ ذوالحجہ کاٹ کر ۲۰/ ذوالحجہ اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔ ایسا اس لئے کیا تا کہ جھوٹ نہ ہو۔

ڈاکٹر پروفیسر علامہ محمد مسعود احمد مجددی مدظلہ العالی کو یہ واقعہ حضرت مولانا رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادہ حضرت مولانا غلام محی الدین رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا۔ اس سند کا عکس اور حضرت ڈاکٹر صاحب قبلہ کے قلم سے یہ بیان اسی تذکرہ میں سیدی اعلیحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کے مندرجہ حالات کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

سنوسی الہند مجاہد اعظم امام الاتقیاء سیدی محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری نور اللہ مرقدہ ۱۹۷۳ء میں حج کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوئے، ایک دن ساتھیوں کے ہمراہ سید الشہداء عم النبی المصطفیٰ (ﷺ) سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ بچے جمع تھے ریال طلب کرنے لگے، سیدی مجاہد ملت نے سب بچوں کو ریال ریال عنایت فرمایا۔ سلام عرض کرنے کے بعد جب واپس ہونے لگے تو وہی بچے پھر آ گئے اور ریال طلب کرنے لگے تو ایک ساتھی نے کہا بکرہ، بکرہ یعنی کل کل، آپ رحمتہ اللہ علیہ وہیں رک گئے اور اس ساتھی سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

'' آپ کی نیت کل آنے کی نہیں ہے اور اگر آپ کل آ بھی جائیں تو ان بچوں کو کیسے پاؤ گے؟ یہ جھوٹ ہے''

بچوں سے معذرت طلب کی اور پھر ان میں ایک ایک ریال تقسیم فرمایا۔

Marfat.com

(۱۵)

﴿ میاں تمہارے پیرومرشد اعلحضرت کے جانشین ہیں ان کے شہزادے ہیں اپنے وقت کے عارف ہیں، قطب ہیں، تم نے ان کو کیا سمجھا کہ حضرت مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ قدسیہ کے چہرے پر علمائے ظاہرین نے محض مفتی اعظم ہند، کی نقاب ڈال رکھی تھی۔ مگر ایک ولی کامل کا چہرہ کہیں چھپانے سے بھی چھپتا ہے، خوشبو نہیں چھپتی۔ ﴾

(ضیائے مدینہ صفحہ ۹۳)

☆ خیرالرسل ﷺ کا فرمانِ ذیشان:

من یردِ اللهُ بِه خیراً یَفَقَهْهُ فی الدین

(شکوۃ المصابیح: کتاب العلم صفحہ ۳۲)

اللہ تبارک وتعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین خصوصاً سید الائمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کو اس خیر ''یفقھہ فی الدین'' کے تاج سے مزین فرمایا۔ اور ان ہی پاک نفوس کی برکات سے سیدی اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کو سرفراز فرما کر آپ کو اپنے ہمعصروں میں ممتاز مقام عطا فرمایا۔ اور اس بحرِ بے کنار میں سے چند بوندیں ''وقت کے عارف وقطب'' قدس سرہ العزیز کو نصیب ہوئیں اور آپ ''مفتی اعظم'' کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے خیر فرمائی تو تاجدار مارہرہ مطہرہ سید شاہ ابوالحسن نوری قدس سرہ العزیز کی دعاؤں وسیدی مجدد اعظم امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ کی شب وروز کی محنتوں اور خود شہزادہ اعلحضرت ''وقت کے عارف وقطب'' کی مسلسل مشقتوں نے آپ کے چہرے پر مفتی اعظم ہند کی نقاب ڈال رکھی تھی۔

اب نہ جانے یہ مولف اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا کردہ ''خیر'' سے بڑھ کر شہزادۂ اعلحضرت کو اور کیا عنایت فرمانا چاہتا ہے۔ اور ایک ولی کامل کے چہرے سے ''خیر'' کی نقاب اتارنے کی ناکام کوشش میں کیوں مصروف ہے؟ اور نہ جانے اس کے راوی کو اس

Marfat.com

میں کیا ''خیر'' نظر آئی۔

شہر خیر کے باشندے، خیر کے طالب، خیر چاہنے والے، خیر تقسیم کرنے والے، طلب خیر میں زندگی گزار دینے والے خیر خواہ اور پابند شریعت مطہرہ سیدی مفتی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی ﷺ پر یہ اتہام کیوں ثبت کیا جارہا ہے؟

''علمائے ظاہرین نے محض مفتی اعظم ہند کی نقاب ڈال رکھی ہے''

ان علمائے ظاہرین میں سے یہ شریعت وطریقت کے آفتاب ومہتاب بھی ہیں۔

مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا خاں قادری[1]۔ قطب مدینہ مفتی ضیاء الدین احمد قادری۔ حجۃ اسلام علامہ حامد رضا خاں قادری[2]۔ صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی۔ صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی[3]۔ پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری۔ علامہ مفتی سید دیدار علی شاہ الوری۔ حضرت عبدالسلام جبل پوری۔ مفسر قرآن علامہ ابراھیم رضا خاں بریلوی۔ محدث اعظم مکہ علامہ سید علوی عباس مالکی۔ مفتی اعظم فلسطین امین الحسینی۔ حضرت علامہ برہان الحق جبل پوری۔ شیر بیشۂ اہل سنت علامہ حشمت علی خاں لکھنوی۔ ابوالمساکین علامہ ضیاء الدین پیلی بھیتی۔ مجاہد اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری۔ محدث اعظم علامہ سید محمد اشرفی کچھوچھوی۔ مبلغ اسلام علامہ عبدالعلیم صدیقی قادری۔ عارف حقانی پیر سید محمد معصوم شاہ گیلانی۔ محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد۔ حضرت علامہ مفتی عبدالعزیز چشتی مزنگوی۔ مجاہد ملت علامہ عبدالحامد بدایونی۔ مفتی اعظم پاکستان علامہ ابو البرکات سید احمد قادری۔ غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی۔ شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی۔ حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی۔ حافظ الملت علامہ عبدالعزیز مبارکپوری۔ اشرف المشائخ علامہ غلام قادر اشرفی۔ علامہ مفتی تقدس علی خان رضوی۔ علامہ ابوالحسنات سید محمد قادری۔ علامہ عبدالمصطفی ازہری۔ حضرت مفتی اعجاز ولی خاں رضوی۔ علامہ مفتی عبدالعزیز بدایونی۔ علامہ غلام جیلانی میرٹھی۔ حضرت قاری مصلح الدین صدیقی قادری۔ قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی۔ معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ علی پوری۔ فقیہ اعظم علامہ نور اللہ بصیر پوری۔ جانشین قطب

Marfat.com

مدینہ سیدی فضل الرحمٰن قادری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

(۱۶)

﴿سفید ڈاڑھی اور چھوٹی تیز آنکھیں۔﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۲۲۳)

☆ مضمون نگار نے ۱۹۷۲ء میں تواتیہ میں منعقد ہونے والی مجلس کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا۔

جب کے ان دنوں سیدی ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہ العزیز کی ڈاڑھی کے بال سفید وسیاہ ملے جلے تھے۔

اور ''چھوٹی تیز آنکھیں'' اسی کتاب میں آپ کے حفیظ نفوس کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔(صفحہ ۱۸۵)

(۱۷)

﴿۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء میں تولد ہوئے۔''یا غفور'' سے سن پیدائش نکلتا ہے۔﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۱۹۲)

☆ ''یا غفور'' سے عدد ۱۲۹۴ھ نہیں بلکہ ۱۲۹۷ھ نکلتے ہیں۔آپ کا نام ''احمد مختار'' تھا۔اور اسی سے مادۂ تاریخ ولادت باسعادت ۱۲۹۴ھ برآمد ہوتا ہے۔بعد میں آپ کے دادا رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کا نام ضیاء الدین رکھا۔(حفیظ نفوس کا عکس صفحہ ۱۸۵)

(۱۸)

﴿بوجوہ گھر سے نکلنا پڑا اور لاہور آ گئے، حضرت مولانا غلام قادر بھیروی رحمتہ

Marfat.com

اللہ علیہ سے ڈیڑھ سال تک اخذ علوم کیا اور لاہور سے دہلی تشریف لے گئے۔تقریباً چار (۴) سال قیام کے بعد آپ پیلی بھیت میں حضرت مولانا قبلہ وصی احمد محدث سورتی رحمتہ اللہ علیہ سے حصول علم حدیث کے لئے حاضر ہوئے۔

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۱۹۲)

☆ ''بوجوہ گھر سے نکلنا پڑا'' درست نہیں، آپ ۱۲۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔اپنے جدِ کریم قطب الدین قادری المعروف میاں جی ذیلدار صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ایما پر ۱۳۱۱ھ میں لاہور حضرت علامہ غلام قادر بھیروی قدس سرہ العزیز کی بارگاہ میں اخذ علوم کے لئے حاضر ہوئے۔اور لاہور ہی سے ۱۳۱۳ھ میں حضرت علامہ رحمتہ اللہ علیہ ہی نے آپ کو پیلی بھیت حدیث شریف کے دورے کے لئے بھیجا۔

فرمایا:

''ہمارے پنجاب سے حدیث شریف کے دورے کے لئے لوگ پیلی بھیت میں بھیجے جاتے تھے۔وہاں حضرت شاہ وصی احمد محدث سورتی رحمتہ اللہ علیہ ایک بہت بڑے بزرگ اور کامل اولیاء اللہ میں سے تھے۔میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہو کر حدیث شریف کے دورے میں شریک رہا۔''

لاہور سے دھلی تشریف لے گئے۔تقریباً چار (۴) سال قیام کے بعد پیلی بھیت..... گئے۔

درست نہیں اگر آپ نے دہلی میں چار سال قیام کیا تو اس چار (۴) سال کے طویل عرصہ میں دہلی میں کہاں قیام کیا تھا؟ اور آپ کی کیا مصروفیات رہیں؟ اور اگر دہلی میں قیام کیا ہوتا تو پیلی بھیت ۱۳۱۳ھ میں نہیں بلکہ ۱۳۱۷ھ میں پہنچتے جب کہ ۱۳۱۶ھ میں آپ علوم کی تکمیل کے بعد سیالکوٹ واپس تشریف لے آئے تھے۔

Marfat.com

(۱۹)

الف) ﴿ آپ (قطب مدینہ قدس سرہ) نے کچھ تعلیم حضرت ابوالمساکین (حضرت مولانا وصی احمد) جو پیلی بھیت کے رہنے والے تھے ان سے حاصل فرمائی۔

ب) بغداد سے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر حضرت مولانا مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور حج سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

ج) اسی طرح مولانا سید بدرالدین حسنی جو شام کے قطب کے بیٹے ہیں، وہ مولانا کی خدمت میں دوزانو ہوکر بیٹھتے ہیں اور بار بار حضرت سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں۔

د) مولانا کے پاس وہ کتاب بھی موجود ہے جو اعلحضرت نے ''الدولۃ المکیہ'' کے نام سے لکھی تھی۔ اور کتاب کے دس ایڈیشن اعلی حضرت کی موجودگی میں شائع ہوئے تھے، اور اعلحضرت نے اس پر دستخط فرمائے تھے۔ ﴾

(ضیائے مدینہ صفحہ ۲۱۱ تا ۲۱۳)

☆ حضرت قاری مصلح الدین صدیقی قادری قدس سرہ العزیز

آپ ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے۔ حافظ الملت علامہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ حضرت حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں قادری رضی اللہ عنہ، صدر الشریعہ سیدی امجد علی اعظمی قدس سرہ ایسے اکابر سے اخذ علوم فرمائے۔ حضرت صدر الشریعہ رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت وخلافت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مفتی اعظم ہند سیدی مصطفیٰ رضا خاں نوری نور اللہ مرقدہ اور قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی رضی اللہ عنہ سے بھی خلافتیں عطا ہوئیں۔ ۱۹۵۴ء میں پہلی مرتبہ زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء کو وصال فرمایا۔

مندرجہ بالا روایات کسی نے حضرت سیدی علامہ قاری مصلح الدین صدیقی قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب کر دیں ہیں۔ حضرت قاری صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ ایک

Marfat.com

بلند مقام، باوقار، سنجیدہ، اور نہایت ہی محتاط شخصیت کے مالک تھے۔ آپ سے ایسی بے احتیاطی کسی طرح بھی ممکن نہیں۔

(الف) ابوالمساکین حضرت علامہ ضیاء الدین احمد قادری پیلی بھیتی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۶۴ھ) اعلحضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ العزیز کے مرید اور قطب مدینہ سیدی ضیاءالدین احمد قادری مہاجر مدنی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ووکیل تھے۔

حضرت سیدی ومرشدی رحمتہ اللہ علیہ کے استاد محترم حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ پیلی بھیت میں آپ کے دورہ حدیث شریف میں شامل ہوکر اخذ علوم کی سعادت سے بہرا ور ہوئے۔

(ب) حضرت سیدی ومرشدی رضی اللہ عنہ بغداد شریف سے ۱۳۲۷ھ میں دمشق پہنچے اور وہاں سے بذریعہ ریل گاڑی مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ ۱۳۲۸ھ میں مکہ معظّمہ کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت علامہ شاہ عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی رضی اللہ عنہ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ آپ سے خلافت واجازت اور خصوصی طور پر سند دلائل الخیرات شریف سے نوازے گئے۔

(ج) حضرت علامہ سید بدرالدین محدث رضی اللہ عنہ بن یوسف بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالوھاب المغربی قطب شام، حضرت سیدی قطب مدینہ ضیاء الدین احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ کے مشائخ میں سے تھے۔ سیدی قطب مدینہ کو آپ سے سند حدیث اور خلافت واجازت حاصل تھی۔ آپ کی پیدائش ۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۱ء کو دمشق میں ہوئی۔ اور وفات ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۹ء میں ہوئی۔ جبکہ اس وقت حضرت قاری صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر اٹھارہ برس تھی، اور آپ پہلی مرتبہ ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۴ء میں محدث شام قدس سرہ العزیز کی وفات کے ۱۵ سال بعد مدینہ عالیہ حاضر ہوئے۔

حضرت محدث شام رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت علامہ سید تاج الدین حسنی رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ کی پیدائش ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء میں ہوئی اور وفات ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء میں ہوئی۔ یعنی حضرت قاری صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی مدینہ شریف حاضری سے گیارہ (۱۱) برس قبل۔ قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں دیکھے گئے عالم نہ تو حضرت علامہ بدرالدین محدث الحسنی قطب شام رحمتہ اللہ علیہ تھے، نہ ہی آپ کے والد کریم علامہ سید یوسف بن عبدالرحمٰن ﷺ تھے اور نہ ہی آپ کے خلف الرشید حضرت علامہ سید تاج الدین ﷺ ہو سکتے ہیں۔

وہ عالم دین حضرت محدث شام قدس سرہ العزیز کے پوتے حضرت علامہ سید فخرالدین بن ابراھیم الحسنی ﷺ ہیں، جو ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء میں دمشق میں پیدا ہوئے۔ اپنے جدِ کریم اور ان کے تلمیذ شیخ محمود عطار رحمتہ اللہ علیہ سے علوم اخذ کئے۔ دادا کے وصال فرما جانے کے بعد آپ کو آپ کے چچا حضرت علامہ سید تاج الدین الحسنی رحمتہ اللہ علیہ صدر جمہوریہ سوریہ نے اپنی کفالت میں لیا۔ اور اپنے دادا کے تلمیذ شیخ زینتا لمکتبی رحمتہ اللہ علیہ سے علوم کی تکمیل فرمائی۔ ۱۹۲۹ء میں مسند افتاء سنبھالی۔ ۱۹۴۷ء میں مفتی اعظم کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ بروز پیر ۱۹/ شوال ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء میں وفات پائی۔ آپ ہی حضرت سیدی قطب مدینہ مفتی ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہ العزیز کی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ سیدی قطب مدینہ ﷺ آپ کی بے حد تعظیم وتوقیر فرماتے تھے۔ فقیر قادری راقم الحروف متعدد مرتبہ آپ کی زیارت کا شرف حاصل کر چکا ہے۔

حضرت علامہ سید تاج الدین الحسنی قدس سرہ العزیز نے، سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی ﷺ کی کتاب الدولۃ المکیہ پر ۱۳۳۱ھ میں تقریظ تحریر فرمائی۔ جو کہ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

(د) الدولۃ المکیہ پر ۱۳۳۴ھ تک تقاریظ لکھی گئیں۔ اور حضرت علامہ سید احمد علی قادری رحمتہ اللہ علیہ رامپوری نے اعلحضرت کی خدمت میں ارسال فرمائی۔

سیدنا اعلحضرت ﷺ کا وصال مبارک ۱۳۴۰ھ میں ہوا چھ (۶) سال کے عرصہ

Marfat.com

میں اس کتاب کے دس ایڈیشن شائع ہونا کیسے ممکن ہے؟

غالباً پہلا ایڈیشن جو حضرت سیدی مجدد اعظم رضی اللہ عنہ شائع کرنا چاہتے تھے وہ آپ کی حیات طیبہ میں منظر عام پر نہ آسکا خیال کیا جاتا ہے کہ آپ کے وصال کے بعد اس کی طباعت حضرت مفتی اعظم سیدی مصطفیٰ رضا خاں نوری قدس سرہ العزیز کے ہاتھوں ہوئی۔

تفصیل صفحہ نمبر ۴۳۱ تا ۴۴۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۰)

﴿ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے مدینہ منورہ میں قیام کے بعد حجاج کرام کو دوران حج سہولتیں فراہم کرنے کی جانب خصوصی توجہ فرمائی، قیام وطعام سے لے کر آمد ورفت کی دشواریوں کے سدِ باب کے لئے فنڈز جمع کئے۔ اور تجارت سے حاصل ہونے والی آمدنی اس مقصد کے لئے وقف کر دی، خصوصاً حجاز ریلوے لائن کی تعمیر کے سلسلے میں آپ کی خدمات کو عالم اسلام میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۲۰۵)

﴿ حضرت قطب مدینہ رضی اللہ عنہ ۱۳۲۷ھ میں دمشق سے بذریعہ ریل گاڑی مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ چند سال بعد حضرت علامہ سید تاج الدین بن حضرت علامہ سید بدرالدین الحسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کوشش سے حرم نبوی شریف میں حدیث پاک کے استاد مقرر ہوئے۔ ۱۳۳۳ھ میں بوجوہ ترکیا گئے، چند ماہ کے بعد ۱۳۳۴ھ میں مدینہ طیبہ واپسی ہوئی۔ خدمت حدیث کے منصب پر بحال رہے۔ ۱۳۴۴ھ میں سعودی حکومت قائم ہونے کے چند ماہ بعد، قبہ جات گرانے کے فتویٰ کی تصدیق نہ کرنے کے جرم میں حدیث شریف کی خدمت سے حکومت نے علیحدہ کر دیا۔

حضرت مدنی نے فرمایا کہ شروع شروع میں بڑی سختی ہوئی۔ میرے خلاف پروپیگنڈے لگ گئے، مجھے بدعتی اور مشرک مشہور کیا گیا۔ ﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۲۰۵)

Marfat.com

﴿ نجدیوں نے جب اہل بیت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات مسمار کرنے اور قبہ جات گرانے کا منصوبہ بنایا اور بعض مفتیوں سے اس حرکت کے جواز میں فتویٰ بھی حاصل کرلیا تو بعض لوگ دستخط کروانے کے لئے حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آئے مگر آپ نے تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔ جب ایک لاکھ ریال کا نذرانہ پیش کیا گیا تو فرمایا میں فتویٰ فروش نہیں ہوں۔ پھر دھمکی دی گئی کہ دستخط نہ کیئے تو مکان جلا دیا جائے گا۔آپ نے فرمایا مشیت ایزدی کے بغیر آگ نہیں لگ سکتی..... دستخط نہ کیئے تو یہاں سے نکال دیئے جاؤ گے..... ﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۲۰۷)

﴿ مجھ سے لوگوں کا ملنا جلنا بند کرتے رہے۔ ﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۲۰۷)

☆ ان حالات و واقعات میں فنڈز جمع کرنا اور تجارت کرنا کیسے ممکن تھا؟ اور فنڈز کی رقم سے تجارت کرنا بھی محلِ نظر ہے۔

''یہ کذب ہے، بہتان ہے، اختراع ہے''

حضرت سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ زندگی بھر چندے کے چکر میں نہیں پڑے، اہل مدینہ منورہ کی خدمت کی کوششیں آخری دم تک جاری رہیں۔اپنے احباب کو ترغیب دیتے رہے اور جو کوئی اہل مدینہ منورہ کی خدمت کرنا چاہتا حضرت سیدی رحمتہ اللہ علیہ اسی کے ہاتھوں اہل مدینہ کی خدمت کروا دیتے۔

۱۳۶۳ھ میں حضرت بخشی مصطفیٰ علی خاں رحمتہ اللہ علیہ کو ایک خط ارسال کیا جس میں اہل مدینہ طیبہ کے حالات درج کیئے۔

حاجی سلیمان سیٹھ صاحب و حاجی داؤد سیٹھ صاحب نے مدینہ طیبہ میں اہل مدینہ طیبہ کی صحیح طور پر خدمت کی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین ..... مدینہ طیبہ میں تقسیم خیرات کی حکایت خود حاجی سلیمان صاحب و حاجی داؤد صاحب بیان فرمائیں گے۔

Marfat.com

یہ مکتوب ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ محرّمہ ۱۳۶۳ھ میں شائع ہوا۔ اور یہ سعودی حکومت کے دور حکومت کا انیسواں سال تھا۔

''خصوصاً حجاز ریلوے لائن کی تعمیر کے سلسلے میں آپ کی خدمات کو عالم اسلام میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔''

۱۳۲۷ھ میں آپ بغداد مقدس سے دمشق آئے اور وہاں سے بذریعہ ریل گاڑی مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ حضرت سیدی نے فرمایا:

'' اس وقت ترکی کی حکومت امن وراحت کی حکومت تھی۔ کوئی خرابی نہیں تھی۔ میں بغداد شریف سے دمشق آیا، حکومت نے یہاں ایک دائرہ قائم کر رکھا تھا، جو کوئی طالب علم یا علماء ومشائخ میں سے ہو اور وہ مدینہ شریف حاضری کو جانا چاہے تو جو دائرہ تھا، اس کو ریل کا ٹکٹ اور چار دن کے کھانے کا سامان دیتا تھا۔ جبکہ گاڑی تین دن میں مدینہ شریف پہنچ جاتی تھی۔''

حضرت سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو ریلوے لائن تعمیر ہو چکی تھی، آپ اسی ریل گاڑی میں سوار ہو کر مدینہ عالیہ پہنچے۔ تو آپ نے کس حجاز ریلوے لائن کی تعمیر کی خدمات انجام دیں۔ ریل گاڑی سعودی حکومت کے شروع دور ہی میں ختم کر دی گئی۔ اب ریلوے لائن کے نشانات بھی ختم ہو گئے ہیں۔ باب العنبریہ میں ریلوے اسٹیشن کی عمارت موجود ہے۔

۱۳۲۷ھ / ۱۹۱۰ء میں بغداد شریف سے براستہ دمشق (شام) بذریعہ ریل گاڑی مدینہ منورہ پہنچے۔

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۱۹۷)

(۲۱)

﴿ حضرت شیخ سیدی عبدالرحمٰن سراج مکی مفتی حنفیہ قدس سرہ (مکہ مکرمہ)

Marfat.com

حضرت شیخ محمد ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت شیخ احمد الحریری۔ عاشق رسول (ﷺ) شیخ امین قطبی رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت شیخ نور سیف رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت شیخ علوی رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت شیخ صباغی رحمتہ اللہ علیہ۔ ﴾

(انوار قطب مدینہ صفحہ ۱۹۹)

☆ مندرجہ بالا مشاہیر کو بھی حضرت سیدی قطبِ مدینہ ضیاء الدین احمد قادری ﷺ کے شیوخ میں شمار کیا گیا ہے۔

مفتی مکہ مکرمہ سیدی **عبدالرحمٰن** عبداللہ سراج قدس اللہ سرہ العزیز

۱۲۳۹ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد حضرت علامہ عبداللہ سراج ﷺ مفتی مکہ مکرمہ اور استاذ العلماء علامہ شیخ جمال عبداللہ سے علوم حاصل کئے۔ آپ نے تقریباً ایک سو مشائخ سے سند حدیث حاصل کی۔ اپنے بیٹے عبداللہ کو ساتھ لیتے ہوئے مصر چلے گئے ۱۳۱۴ھ میں پچھتر (۷۵) سال کی عمر میں وہاں ہی وصال فرمایا۔

سیدی حضرت علامہ عبدالرحمٰن سراج ﷺ اعلحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی ﷺ کے مشائخ میں سے تھے۔

شیخ الاسلام سیدی ضیاء الدین احمد القادری رحمتہ اللہ علیہ ۱۲۹۴ھ میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۱۴ھ میں سیدی عبدالرحمٰن سراج ﷺ کا مصر میں انتقال ہوا تو اس وقت آپ پیلی بھیت میں حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی ﷺ کی خدمت میں خوشہ چینی فرما رہے تھے۔

شیخ محمد ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ سے کبھی آپ کا ذکر نہیں سنا۔ حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا حضرت سیدی والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مشائخ میں یہ نام پہلی مرتبہ سن رہا ہوں اور نہ ہی اس

Marfat.com

نام کے کسی شیخ سے میری معرفت ہے۔

حضرت شیخ احمد الحریری رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ کے قیام مدینہ منورہ کے دوران اس نام کے کوئی شیخ موجود نہ تھے۔ حضرت شیخ سید محمد القادری الحریری ﷺ سے حضرت سیدی ضیاء الدین قادری ﷺ کا تعلق تھا۔

حضرت علامہ سید امین کتبی ﷺ، حضرت شیخ الاسلام رحمتہ اللہ علیہ آپ کو قطب مکہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ سیدی قطب مدینہ سے فیض یافتہ ہیں۔ آپ کو حضرت سیدی و مرشدی سے سندِ حدیث حاصل تھی اور شہزادۂ اعلحضرت مفتی اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔

حضرت علامہ **نور سیف** الحمیری رحمتہ اللہ علیہ

آپ ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں ایک علم و فضل والے گھرانے میں، امارات، دوبئ کے قصبہ الراس میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان شہسواری میں معروف تھا۔ آپ کی عمر بارہ (۱۲) برس تھی کہ آپ کے والد بمعہ اہل و عیال مکہ مکرمہ ہجرت کر آئے۔ مدرسہ الفلاح میں تعلیم حاصل کی۔ آپ بڑے خوش خلق، نہایت متقی و پرہیزگار، عابد و زاہد اور بڑے سخی انسان تھے۔ مدرسہ الفلاح اور حرم مکہ شریف میں درس و تدریس میں مشغول رہے۔ آپ شیخ عیسیٰ مانع الحمیری رئیس کلیہ امام مالک و سابقہ مدیر اوقاف دبئ کے ماموں اور شیخ طریقت ہیں۔ آپ کے والد علامہ سیف بن ھلال رحمتہ اللہ علیہ سیدی قطب مدینہ ضیاء الدین احمد قادری قدس اللہ سرہ العزیز کے خلیفہ شیخ ابوبکر رحمتہ اللہ علیہ (الاحساء) کے مرید تھے۔ آپ حضرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہے۔ بروز منگل یکم ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء میں مکہ مکرمہ میں وصال فرمایا۔

Marfat.com

محدث کبیر علامہ سید علوی بن عباس بن عبدالعزیز مالکی مکی ﷺ

۱۳۲۸ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ تکمیل علوم کے بعد ۱۳۴۷ھ میں مسجد الحرام میں درس کا سلسلہ شروع کیا۔ حضرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ سے خصوصی تعلقات تھے۔ آپ سے فیوض و برکات حاصل کئے۔ شہزادہ اعلحضرت مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں نوری قدس سرہ العزیز اور سیدی مجاہد اعظم علامہ حبیب الرحمٰن عباسی قادری ﷺ کے خلفاء میں سے تھے۔ شیخ علامہ محمد علوی عباس مالکی مدظلہ العالیٰ آپ کے فرزندِ ارجمند عالم اسلام کے عظیم مبلغ سیدی قطب مدینہ ﷺ کے خلفاء میں سے ہیں۔ ۱۳۹۱ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شیخ صباغی رحمتہ اللہ علیہ

اس نام کے کسی بزرگ سے سیدی قطب مدینہ ﷺ کا رابطہ نہ تھا۔ البتہ سیدی احمد السباعی جو کہ حضرت علامہ سیدی عبدالرحمٰن سراج قدس سرہ العزیز مفتی احناف مکہ مکرمہ کے ساتھیوں میں سے تھے، تاریخ مکہ کے مولف شیخ احمد کے دادا تھے۔ ۱۲۹۵ھ میں جب سیدی اعلحضرت امام احمد رضا خاں قادری ﷺ پہلی مرتبہ حج کے لئے حاضر ہوئے تو آپ سے سیدی احمد السباعی رحمتہ اللہ علیہ کی متعدد مرتبہ ملاقات ہوئی۔ اور سیدی قطب مدینہ ﷺ آپ سے فیض یافتہ ہیں۔

(۲۲)

بابا غلام رسول (بلیاں والے) علیہ الرحمہ ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۴۵ء سے قبل کئی سال حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہے اور آپ کے خلف الرشید مولانا فضل الرحمٰن قادری علیہ الرحمہ کے تو بہت ہی قریب رہے اور ان کی زمین پر کاشت بھی

Marfat.com

کرتے رہے۔ بعض حضرات نے باباجی کے حوالے سے حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمہ کے بارے میں غیر واقعی اور غیر تاریخی باتیں لکھدی ہیں، مثلاً:

۱۔ حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمہ نے کسی صاحب سے فرمایا کہ باباجی سے کہنا کہ ضیاء الدین قادری جنت دیکھنا چاہتا ہے اس کو جنت دکھا دیں، بیداری میں یا خواب میں۔

۲۔ حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمہ نے باباجی سے فرمایا کہ مہمان آنے والے ہیں کسی صاحب سے روپے قرض لے آؤ تا کہ انتظام کیا جا سکے۔

یہ ساری باتیں بے اصل اور بے بنیاد ہیں۔ یہ فقیر برسوں حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہا اس لئے ان کی عادات اور مزاج سے بخوبی واقف ہے اس کے علاوہ یہ حقیقت بھی قابل توجہ ہے کہ حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمہ اور اُن کے خاندان سے باباجی کا تعلق خادمانہ تھا..... امید ہے کہ یہ حضرات اپنی نگارشات میں اصلاح فرمالیں گے۔

سقیفہ بنی ساعدہ — جہاں حضرت ابوبکر صدیق خلیفۃ الرسول منتخب ہوئے

Marfat.com

باب سيدنا جبرائيل قديماً وحديثاً حيث لم يطرأ عليه أي تغيير

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

اظہار تشکر

Marfat.com

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے خط کا عکس جو انہوں نے سنہ ۶۱ھ نبوی میں کوفہ کے سرداروں کے نام لکھا تھا۔ اس خط میں سورۃ یٰسین کی چند آیات تحریر فرمائی ہیں۔

Marfat.com

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَ زِیْدَ نَّکُمْ

(ابراھیم ۷)

اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا

وَ مَنْ شَکَرَ فَاِنَمَا یَشکُرُ لِنَفْسِہٖ

(سورۃ نمل:۴۰)

اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے۔

مَنْ لَمْ یَشکُر النّاس لَم یَشْکُر الله

(کنز العمّال)

جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا۔

تمام خوبیاں اور شکر اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے اپنے اولیاء کو تعظیم و تکریم کے قابل بنایا۔ اور صلاۃ وسلام اس کے حبیب کریم ﷺ پر جو غوث وغیث اور غیاث ہیں سید المرسلین سیدنا ومولانا محمد وآلہٖ واصحابہ وازواجہ وا بنہٖ سیدنا غوث الاعظم عبدالقادر الجیلی و بارک وسلم۔

ازاں بعد فقیر حقیر عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی غفراللہ ذنوبہ سراپا متشکر ہے، مخدومی و مطاعی، مربی و مرشدی جانشین قطب مدینہ فضلیۃ الشیخ سیدی علامہ حافظ فضل الرحمٰن قادری مدنی دامت برکاتہم العالیہ کا، جن کے فضل ومجد نے اس ناکارہ کو اس لائق کیا کہ حضرت قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز کی سوانح نگاری کے عظیم شرف سے مشرف ہو اور نہ

من آنم کہ من دانم

Marfat.com

اوراس سے بڑھ کراور کیا ناشکری ہوگی اگر شیخ الاسلام سیدی قطب مدینہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ آمنہ مدظلھا کے حضور عاجزی وانکساری سے ھدیہ شکر پیش نہ کروں۔آپ نے نہایت ہی کریمانہ کرم فرماتے ہوئے سیدی ومرشدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق بڑی اہم معلومات اوراپنے بہن بھائیوں کے حالات سے آگاہی فرمائی۔

حضرت ڈاکٹر پروفیسر علامہ محمد مسعود احمد مجددی دامت برکاتہم العالیہ کا تعاون اور مشورہ برابر شریک رہا۔حضرت علامہ افتخار احمد قادری مدظلہ العالی کا تعاون اور سیدی فضل الرحمٰن قادری کو اس تصنیف کا کئی نشستوں میں پڑھ کر سنانا قابل داد ہے۔محبّ مکرم جناب عبدالعزیز خاں قادری ضیائی زید مجدہ ومحترم حافظ محمد فیاض احمد قادری سلمہ الرحمٰن نے اہم دستاویزات کیسٹ اور دیگر ضروری معلومات احقر کے کتب خانہ سے تلاشِ بسیار کی مشقت اٹھاتے ہوئے مسلسل فراہم کرتے رہے۔تصنیف کے سلسلہ میں جوان دونوں حضرات نے خدمات انجام دیں وہ ان ہی کا حصہ ہے۔محبّ النبی شیخ عبدالرؤف قادری زید مجدہ نزیل جدہ نے حضرت قطب مدینہ سیدی ومرشدی ﷺ کی آواز مبارک میں ٹیپ شدہ کیسٹ اور مطلوبہ کتب فراہم کیں، اورمتواتر تعاون جاری وساری ہے، انعزیز نعمت غیر مترقبہ کا درجہ رکھتے ہیں۔محبّ مکرم جناب بلال احمد خاں زید مجدہ (سویزرلینڈ) کی خدمات وعنایات بے مثال ہیں۔محبی وحبیبی مصطفیٰ بن عبدالمجید پردیسی زید مجدہ کی خدمات قابلِ داداور بے نظیر ہیں۔جناب محمد امین برکاتی زید مجدہ وسیدی محمد عارف برکاتی مدظلہ العالی اورآپ کے ابن کریم مخلصی محمد شہزاد برکاتی سلمہ الرحمٰن ومحترمی محمد وسیم برکاتی زید مجدہ کی اعانت مسلسل فقیر کی کمر بندی پر رہی۔محترمی سیدی محمد ناصر قادری نزیل الریاض اور مکرمی محمد ناصر فلک نزیل دوبئ کا کرم خاص شاملِ حال رہا، پروف ریڈنگ کی خدمت حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف مدظلہ العالی اورحضرت علامہ مفتی محمد حسن علی رضوی دامت برکاتہم اورڈاکٹر ماجد بن ولید طولہ المدنی نے فرمائی۔ترسیل اوراق کی ذمہ داری جناب محترم اعجاز حسین بن محمد امین نزیل مدینہ منورہ نے پوری فرمائی۔ مخلصی ومحبی مظہر عباس قادری زید حفظہ کے تعاون اور خدمات کا بیان مجھ سے ممکن نہیں۔پیر طریقت ابوعمر محمد فیصل قادری زید مجدہ المعروف بابا

Marfat.com

جان کے زیر سایہ تصنیف کے آخری مراحل طے ہوئے۔ طبع ثانی قرۃ عینی بدر سبحانی سیدی محمد عامر پردیسی قادری دامت فیوضھم کی تحریک کا ثمرہ ہے۔ محبی ومخلصی جناب عاصم اعظم چوہدری المعروف بابو بھائی قادری سلمہ الرحمٰن نے طباعتِ ثانی کی نگرانی اور بھرپور تعاون فرمایا۔

محبی ومخلصی جناب عبدالرؤف عثمان قادری ضیائی سلمہ الرحمٰن نزیل مدینہ منورہ کے نصیب میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ عزت لکھ دی کہ یہ دستاویز ان ہی کے وسیلہ سے آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے، ورنہ دینِ جدید کے پرستاروں کے ہاتھوں ظلم کا نشانہ بن چکی تھی۔ ان ہی کو اس کتاب کی کمپوزنگ کا شرف حاصل ہے۔

آخر میں ام حبیب فاطمہ کی خدمت میں ھدیۃ تبرک پیش کرتا ہوں، جن کے شب وروز کے تعاون سے فقیر تصنیفی مراحل طے کرتا رہا۔ اور جب بلاؤں کے طوفان میں معمولی سا ٹھہراؤ پیدا ہوا اور ہمارا آمنا سامنا ہوا تو پہلا سوال یہ تھا۔

''حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب کا کیا بنا؟''

جب انہیں یہ خوشخبری ملی کہ وہ ہمارے کریم النفس محبی ومخلصی عبدالرؤف عثمان قادری ضیائی زید مجدہ نزیل مدینہ منورہ کے پاس محفوظ ہے، تو غم کے پہاڑ تلے دبی ہوئی مصیبت زدہ کے چہرے پر مسرت کا اظہار نمایاں تھا اور زبان پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وشکر کے کلمات جاری تھے۔

اللہ تعالیٰ اسے اور اس کی اولاد کو رنج والم اور مصیبتوں سے نجات عطا فرمائے۔ حبیب کریم ﷺ اپنی پناہ میں رکھیں۔ طیبہ محبوبہ میں خیر وسلامتی سے زندگی گزارنے اور جنت البقیع شریف میں دفن ہونے کی عزت وشرف سے نوازے آمین، آمین، آمین

یارب العالمین۔

ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرنے سے اپنے آپ کو عاجز پاتا ہوں۔ رب کریم جلشانہ سے التجا ہے کہ انہیں ان کی حیات میں حبیب کریم سیدنا طہ ویسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وانبہ وبارک وسلم کی زیارت مبارکہ کے شرف سے مشرف اور رحمتہ للعالمین ﷺ

Marfat.com

کے دست کرم سے حوض کوثر سے سیراب فرمائے۔

اپنا شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

التماس ہے کہ اگر اس کتاب میں فقیر قادری عفی عنہ راقم الحروف سے کوئی لفظی، معنوی، خطا ہوگئی ہو یا غیر تحقیقی واقعہ ہو تو مطلع کرنے پر نہ تو ضد کروں گا اور نہ ہی کسی قسم کی عار محسوس کی جائے گی بلکہ تہہ دل سے متشکر ہوتے ہوئے اصلاح کر دی جائے گی۔

والسلام مع الاکرم
سگ غوث و معین
عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری عفی عنہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا:

"من علم عبدا آیة من کتاب الله تعالیٰ فهو مولاه"
جس نے کسی آدمی کو قرآن مجید کی ایک آیت سکھائی وہ اس کا آقا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

گزارش

واضح رہے کہ فقیر جب، ظالم قزاقوں کے ہاتھوں تاراج ہوا تو اس کتاب کا اکثر مسودہ بھی غارت گری میں لٹ پٹ گیا تھا، پھر جو بچا اور جو حاصل ہوسکا وہ مرتب کر کے طباعت کرا دیا گیا تھا۔ الحمدللہ

اب اس میں سے جو مزید حاصل ہوسکا وہ طبع جدید میں شامل کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ مریدین ومحبین قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری قدس اللہ سرہ العزیز کے لئے مزید فرحت وانبساط کا باعث ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

دعا جو
فقیر قادری عفی عنہ

Marfat.com

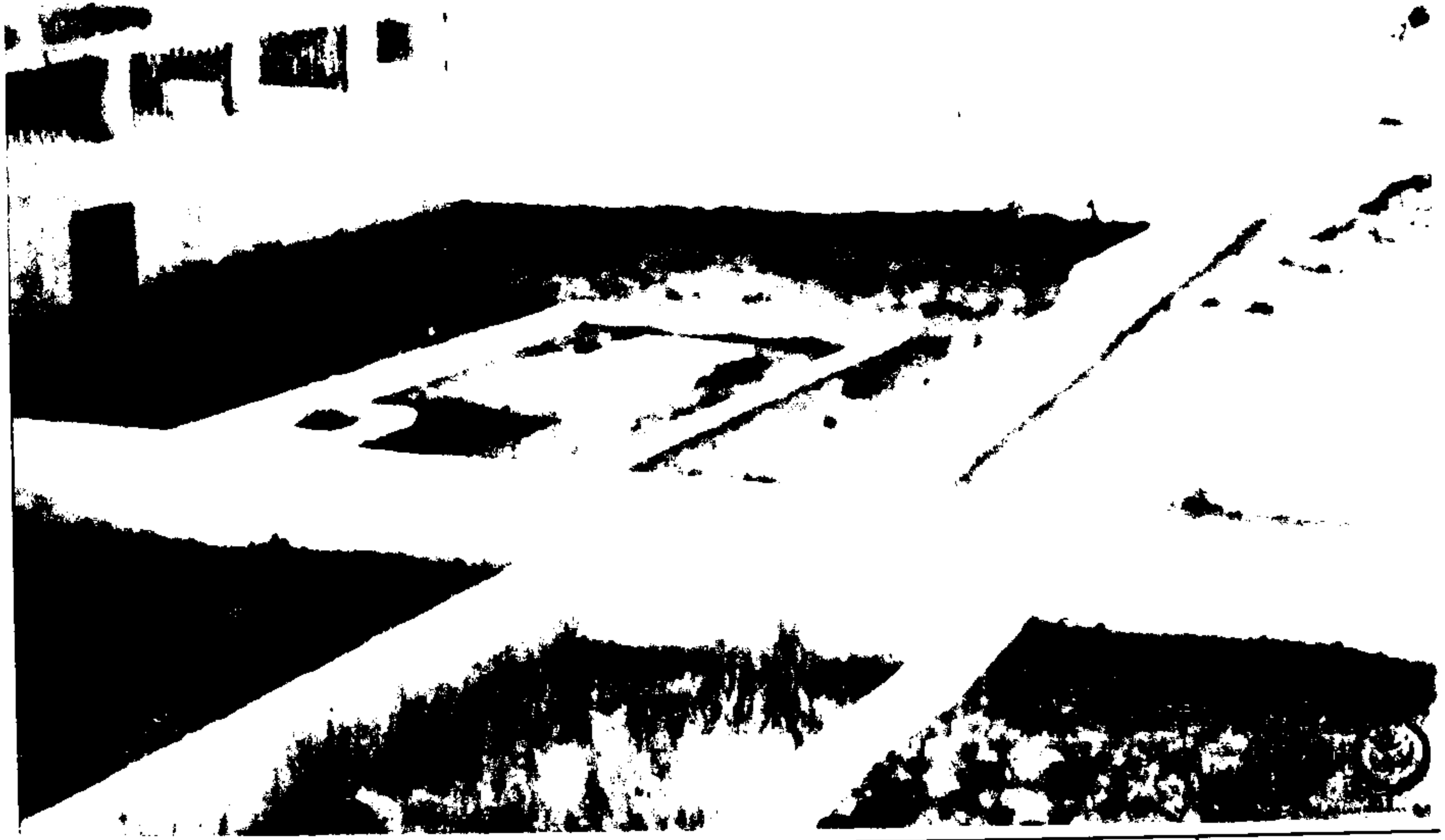

حقوق الطبع محفوظة لـ صلاح الصاعدي Copy Right for Salah Al-Saedy TEL: 0508338946 P.O. BOX: 3271.	جنت المعلیٰ میں سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کی قبر مبارک	KUBUR SAIDATI KHADIGA.	HZ.HATICE(R.A) ANAMIZIN CENNETUL MUALLADAKI KABRI.	AL-SAYDAH KHADEGAH GRAVE.	قبر السیدة خدیجة الکبری بجنة المعلی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

نگاہ کرم

حضرت مولانا فضیلۃ الشیخ

علامہ فضل الرحمٰن مدنی قادری مدظلہ العالی

جانشین قطب مدینہ (رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

حقوق الطبع محفوظة لـ صلاح الصعدي Copy Right for Salah Al-Saady TEL 0508338945 P.O BOX 3271	مدينة منورة من عليه رود	JALAN DUA MATA DI AL-MADINAH AL-MUNAWWARAH 1326H	AYNIYYE CADDESI IN MEDINEI MUNEVVERE 1326H	AL AYNE A STREET 1326H	شارع العينية بالمدينة المنورة ١٣٢٦هـ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بنعمة ربک فحدث

میرے والد ماجد سیدی حضرت ضیاء الملت و الدین علیہ الرحمۃ والرضوان آقائے نعمت تھے، صرف میرے لئے ہی نہیں بلکہ سارے اہل ایمان کے لئے، ان کے فیوض و برکات شب و روز تقسیم ہوتے، انھوں نے یہ فیوض حبیب پاک صاحبِ لولاک ﷺ سے کسب کئے تھے۔

ان کے حالات و خدمات پر متعدد چھوٹی بڑی کتابیں شائع ہو چکی ہیں، جس جس نے بھی اس موضوع پر جو کچھ لکھا ہے سب کو رب تعالیٰ ان کی کوششوں کا صلہ مرحمت فرمائے۔

لیکن ان کتابوں میں محبّ مکرم جناب محمد عارف ضیائی دام بالفضل نے ایک طویل کوشش اور بڑی کاوش کی جس کا بہت سا حصہ میں نے خود سنا، یہ کاوش پچھلی سب کاوشوں سے زیادہ جامع اور زیادہ وزنی اور وقیع ہے۔ محبی بھائی عارف ایک طویل عرصہ سے سیدی والد ماجد علیہ الرحمۃ سے وابستہ رہے ہیں ان کو جس قدر والد جلیل سے صحبت رہی یہ شرف کم ہی افراد کو نصیب ہوا، ان کی جلوتوں اور خلوتوں کو انھوں نے بھرپور دیکھا ہے، اس لئے انھیں کو زیادہ حق تھا، کہ ان جلوتوں اور خلوتوں کو دنیا کو دکھائیں۔ بلا شبہ سیدی والد ماجد علیہ الرحمہ ایک عظیم شخصیت تھے، اسکا تقاضا تھا کہ حلقہ احباب میں سے کوئی اس موضوع پر پوری تگ و دو و کد و کاوش اور لگن اور محبت کے ساتھ اٹھتا اور اس موضوع کا حق ادا کرتا۔ الحمد للہ محبّ مکرم بھائی عارف نے

Marfat.com

یہ فریضہ انجام دیا۔

اس کتاب میں جسقدر رمواد ہیں وہ صحیح ہیں، جو واقعات وحقائق درج کئے گئے ہیں وہ میرے علم ودانست میں حق اور درست ہیں۔

سیدی والد ماجد علیہ الرحمۃ والرضوان ایک ایسے ہمہ گیر اور نافع شخصیت تھے جن سے دنیا بھر کے حجاج ومعتمرین ان کی خدمت میں حاضر ہوکر مستنیر ومستفید ہوتے، برصغیر کے حجاج بھی ہوتے، عرب ممالک کے حجاج بھی اور امریکہ ویورپ سے آنے والے حجاج بھی اور یہ سب اپنی سعادت مندیوں سے ان کے فیوض سے بہرہ ور ہوکر واپس جاتے۔

اس کتاب میں اس کے بہت سے شواھد پیش کئے گئے ہیں۔سیدی والد ماجد علیہ الرحمۃ والرضوان شبانہ روز خدمتِ خلق میں مصروف ہوتے، جس وقت بھی کوئی حاضر ہوتا خالی ہاتھ نہ جاتا، ان کی مستجاب دعاؤں نے بہت سے زخمی دلوں پر مرہم رکھا اور بہت سے دکھی افراد کو شادشاد کیا، ان کی صالح دعاوں سے بے شمار افراد کی حاجتیں پوری ہوتیں، ان کی عظیم تربیت سے بہت سے افراد صالح بنے اور بہت سے راستے سے منحرف لوگ صراط مستقیم پر گامزن ہوگئے۔اس کتاب کے بہت سے صفحات سے ان پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔

علمی دنیا کے بہت سے علمی کاموں میں سیدی والد ماجد علیہ الرحمۃ نے حکمت وتدبر کے ساتھ ایسا تعاون کیا جو انھیں کا حصہ تھا، کتاب کے بہت سارے صفحات اس پر براھین ودلائل فراہم کرتے ہیں۔

محبی بھائی عارف کو رب تعالیٰ اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کے صدقہ وطفیل میں اس بڑی خدمت کا صلہ عطا فرمائے اور دارین کی برکتوں سے ان کو مالا مال فرمائے۔اور اس کام میں جس جس نے تعاون کیا ان سب کو بھی مولیٰ ﷻ اپنی رحمتوں سے نوازے اور اپنے حبیب ﷺ کی شفاعت سے بہرہ ور

Marfat.com

فرمائے اور دارین میں سب کو کامران اور سرخرو فرمائے۔

اپنا شرف دعاء سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

۶ رمضان ۱۴۲۱ھ بروز شنبہ، المدینہ المنورہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تقدیم

ماہر رضویت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مجددی مدظلہ العالی

فاضلِ مؤلف شیخ محمد عارف ضیائی زید مجدہ، ضیاء الملّت حضرت مفتی محمد ضیاء الدین قادری مدنی علیہ الرحمۃ کے لاڈلے مرید اور خلیفہ ہیں، بچپن سے جو تعلق ہوا وہ قوی سے قوی تر ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ ضیاء الملت نے اپنے دامن سے وابستہ فرما کر ''ضیائی مدنی'' بنا دیا۔ ان کی زندگی غرور و ریاء سے پاک ہے، حق گوئی ان کی پہچان ہے ؎

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رو باہی

شیخ محمد عارف قادری کی بے باکانہ گفتگو سن کر وہ مشائخ کرام جو مریدوں کے لاڈ پیار اور ان کی جھرمٹ میں رہنے کے عادی ہو گئے ہیں، سناٹے میں آجاتے ہیں مگر سچی بات کہنے میں کسی کی رعایت نہیں کرتے یقیناً یہ

Marfat.com

بات سوانح نگاری میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے جس سے بغیر لاگ لپیٹ سچی بات قاری تک پہنچ جاتی ہے۔

۱۹۶۸ء میں شیخ محمد عارف قادری سے راقم کے مراسم شروع ہوئے جب بقول حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ وہ مرکزی مجلس رضا کے بانی تھے۔ موصوف ہی نے فقیر کو امام احمد رضا کی طرف متوجہ کیا پھر مراسم بڑھتے گئے اور دائمی محبت کا نقش قائم ہوگیا۔ چند سال بعد وہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور یہیں کے ہوکر رہ گئے، اللہ تعالیٰ نے ان کی خدمت کا صِلہ عطا فرمایا۔ ایک عرصے تک فقیر سے مراسلت مسدود رہی۔ ۱۹۹۱ء میں جب فقیر حج بیت اللہ شریف اور زیارت حرمین شریفین کے لئے حاضر ہوا تو مدینہ منورہ میں انہیں کے یہاں قیام کیا، پھر مراسم دوستانہ اور مراسلت کی تجدید ہوئی جو الحمد للہ قائم و دائم ہے اور انشاء اللہ قائم و دائم رہے گی۔ شیخ محمد عارف قادری دوستوں اور محسنوں سے منہ نہیں پھیرتے کوئی ان سے منہ پھیر لے تو پھیر لے۔ عاجزی و انکساری ان کی فطرت ہے مگر بدگو کو نہیں بخشتے جو کچھ کہنا ہوتا ہے منہ پر کہہ دیتے ہیں۔ ان کا دسترخوان بڑا وسیع ہے۔ محبت سے بلاتے ہیں، شوق سے کھلاتے ہیں، کھانے والا کھاتے کھاتے تھک جائے مگر وہ کھلاتے کھلاتے نہیں تھکتے۔ جنت البقیع میں تدفین کی آرزو رکھتے ہیں۔ ایک ایک سے دعائیں کراتے ہیں، مولیٰ تعالیٰ ان کی آرزو پوری فرمائے آمین۔ اس کریم سے جو جیسا گمان رکھے گا، انشاء اللہ ویسا ہی پائے گا۔

شیخ محمد عارف قادری کی رفاقت میں ۱۹۹۱ء میں پہلی بار حضرت ضیاء الملت کے فرزند اکبر اور فاضلِ جلیل حضرت شیخ فضل الرحمٰن قادری دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ جس والہانہ محبت سے فقیر کی پذیرائی فرمائی کس زبان سے اس کا بیان کیا جائے، حضرت کی شفقت و محبت فقیر کے لئے باعث سعادت ہے، اب بھی مدینہ منورہ حاضری ہوتی ہے فقیر

Marfat.com

حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفیض ہوتا ہے، مولائے کریم حضرت کا مبارک سایہ قائم و دائم رکھے۔ آمین:

ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا ؎

ضبط کن تاریخ را زندہ شو!
از نفس ہائے رمیدہ پائندہ شو!

اہل سنت و جماعت نے اپنی تاریخ سے غفلت برتی جس سے اغیار نے فائدہ اٹھایا اور اپنے اکابر کو مبالغہ آرائی سے متعارف کرایا اور اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے مگر حق، حق ہے، باطل، باطل ہے۔ حق کو دبایا جا سکتا ہے مگر وہ دبا نہیں رہتا اس کی فطرت میں اُبھرنا ہے وہ اُبھر کر رہتا ہے ؎

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

حضرت ضیاء الملت مفتی محمد ضیاء الدین قادری مدنی علیہ الرحمۃ کی سوانح کی تدوین اہل سنت و جماعت کا عظیم فریضہ تھا سب سے پہلے جناب خلیل احمد رانا نے محنت سے ''انوار قطب مدینہ'' کے عنوان سے سوانح مرتب کی جو عرصہ ہوا شایع ہو چکی ہے اس کے بعد حافظ محمد طاہر قادری نے ''ضیائے مدینہ'' کے عنوان سے اس کو لاہور سے شایع کیا، اب یہ دوسری سوانح فاضل مولف شیخ محمد عارف قادری ضیائی پیش کر رہے ہیں، جس میں بہت سا مواد ایسا ہے جو پچھلی سوانح میں نہ آسکا اس لیئے یہ نقشِ ثانی، نقشِ اول سے بہتر اور مکمل کہا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

اس سوانح میں ابتداء میں ماہ و سال کے عنوان سے حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کے سوانح شماریات میں پیش کیے گئے ہیں جو نہایت مفید ہیں پھر مدینہ منورہ کے فضائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حالات، حضرت ضیاء الملت کے اجداد اور ابتدائی حالات، تعلیم و تعلم، بیعت و ارشاد، اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضری، حضور انور ﷺ کے دربار میں حاضری، آداب و اخلاق، کشف و کرامات، اکابرین [1] سے ملاقات، معاصرین علماء، اولاد و امجاد، عرب و عجم کے خلفائے کبار، اسفار [2]، مناقب، تاریخی مادے، خطوط، ملفوظات اور نوادرات اور بہت سی جزئیات اور راز و نیاز کی باتیں ہیں۔

سوانح نگاروں نے جو غلطیاں کی ہیں، شیخ محمد عارف نے ان کی اصلاح بھی کر دی ہے، انہوں نے حقائق کو سچائی کے ساتھ نہایت سادہ زبان میں بیان کر دیا ہے۔ ہمارے ادب میں بناوٹ بہت ہے، خود ساختہ معیار بھی بہت ہے، قلم اِدھر اُدھر ہوا نہیں زنجیر لٹکتی نظر آنے لگتی ہے، شیخ محمد عارف قادری نے سچی باتیں سادگی سے بیان کر دی ہیں، آپ اُن کی تحریر کی تعریف کریں یا نہ کریں مگر حضرت ضیاء الملت کے بارے میں ان کی باتیں دل پر اثر کرتی چلی جاتی ہیں اور شخصیت کے بہت قریب لے جاتی ہیں، جہاں ہم اس عظیم شخصیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ خامیاں کس میں نہیں ہوتیں اپنوں کی خوبیوں پر نظر رکھنی چاہیے، یہ سنت الٰہی ہے یہ حزب اللہ کی عادت ہے۔ اپنوں کی عیب جوئی اور خوردہ گیری حزب الشیطان کی بد عادت ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین!

شیخ محمد عارف قادری حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کے بہت قریب رہے ہیں اور ایک عرصے ان کی صحبت سے مستفید ہوتے رہے۔ اس لئے اس کتاب میں آنکھوں دیکھی باتیں ہیں، یہی اس کتاب کا وہ عظیم امتیاز ہے جس نے دوسری سوانح سے اس کو ممتاز کر دیا ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ

Marfat.com

اخلاف کے سامنے سچی سیرتیں پیش کی جائیں، وہ مثالی سیرتوں سے محروم ہوتے جارہے ہیں، ان کے انتشار فکر کا یہی سب سے بڑا سبب ہے۔ ان کے سامنے دنیا ہے جس کی چمک دمک نے اُن کی آنکھیں خیرہ کر رکھی ہیں۔ اگر وہ سچی سیرتوں کی چمک دمک دیکھ لیں تو ان کو دنیا ہیچ نظر آنے لگے۔ شیخ محمد عارف قادری مدنی کا ہم کو ممنون ہونا چاہیے کہ انہوں نے سچی مثالی سیرت پیش کر کے دماغ کو روشن کر دیا۔ انشاء اللہ یہ روشنی سامانِ آخرت بن جائے گی۔

حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کے جد اعلیٰ علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی تھے جو عہد مغلیہ کے مشہور و معروف عالم تھے۔ آپ ہی نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے قافلہ سالار شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کو اپنے ایک مکتوب میں پہلی بار مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد فرمایا جو ایسا مقبول ہوا کہ آپ کو اب اسی لقب سے پکارا جاتا ہے۔

حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو اپنے سر کا تاج کہتے، اور مکتوبات امام ربانی کا مطالعہ فرماتے۔ ایسے ہی کاملین مکتوبات شریف کے اسرار و رموز کو سمجھ سکتے ہیں اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مقامات عالیہ کا ادراک رکھتے ہیں۔

حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم تھے مگر انہوں نے اپنے علم و عرفان کو پوشیدہ ہی رکھا اور عاجزی و انکساری کو پسند فرمایا۔ آپ نے زندگی میں بہت سے سفر کئے۔ سفر محض اللہ کے لئے ہوں تو سیرت میں پختگی پیدا ہوتی ہے، نظر وسیع ہوتی ہے، تنگ دلی دور ہوتی ہے، تحمل و بردباری اور صبر کے جوہر پیدا ہوتے ہیں، پھر تراش خراش سے شخصیت چمکتا دمکتا ہیرا بن جاتی ہے۔

حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کے آداب و اخلاق میں سنت کی جھلک اور چمک نظر آتی ہے۔ دنیا سے بے رغبتی، عیب پوشی، وسیع القلبی دریا دلی، خلوص وللہیت اور اسی قسم کی بہت سی خوبیوں سے آپ کی سیرت مالا مال تھی۔ کسی بھی عارف کی نشانی یہ ہے کہ وہ ظاہر و باطن میں متبع رسول علیہ التحیۃ والتسلیم ہو۔

Marfat.com

بغیر اتباع کامل نہ کوئی عارف، عارف بن سکتا ہے اور نہ کوئی ولی، ولی بن سکتا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عمامہ سر پر رکھ لیا، یک مشت داڑھی رکھ لی، ٹخنوں سے پاجامہ اوپر کرلیا، بس سنت پر عمل ہوگیا اور نصیحت کرنے کے قابل ہو گئے، نہیں نہیں ایسے عمامے والے، داڑھی والے، ٹخنوں سے اوپر پاجامے والے بہت پھرتے ہیں مگر محبت رسول (ﷺ) اور سنت کی لذت سے محروم ہیں۔ جب تک باطن سنت کے انوار سے منور نہ ہو سنت پر عمل کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ عادات، خیالات، جذبات، احساسات اور احوال و مواجید کا سنت کے سانچے میں ڈھلنا ضروری ہے، تب انقلاب آتا ہے اور وہ انسان بنتے ہیں۔ جو انسان بناتے ہیں، ماحول بدل جاتا۔ ''من الظلمات الی النور'' کا سفر شروع ہوجاتا ہے، دیکھتے دیکھتے ماحول پر رنگِ عرفاں چڑھ جاتا ہے، انسان اللہ کے رنگ میں رنگ جاتا ہے اور اس کے رنگ سے بڑھ کر کونسا رنگ ہے؟

حضرت ضیاء الملت کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت کیا ہے؟

یہ وہ حضرات ہیں جن کی زندگی میں سنتیں چمکتی دمکتی نظر آتی ہیں۔ اتباع سنت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ حضرات ''فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی'' کے مستحق ہوگئے، محبوب کریم ﷺ سے اسی عشق و محبت کی وجہ سے حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ سادات کرام کے ادب و احترام میں مستعد تھے، احترام کرتے وقت وہ شخصیت کو نہیں نسبت کو دیکھتے تھے، وہ مرشد کریم امام احمد رضا محدث بریلوی کے عکسِ جمیل تھے۔ اسی احترام سے عشق و محبت کی سچائی کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کی شخصیت کا بڑا امتیاز یہ ہے کہ آپ نے دنیا کو اہل دنیا کے سامنے ذبح کر دیا۔ شیخ محمد عارف قادری فرماتے ہیں، ایک روز میں نے رات گئے نذر میں آنے والے روپے، ریال، ڈالر، پونڈ وغیرہ جمع کر کے حضرت کے سامنے پیش کئے۔ فرمایا ان کو پھاڑ دو، میں نے

Marfat.com

اسی وقت سب کو پھاڑ دیا۔ پھر فرمایا گلی میں پھینک آؤ۔ میں نے ریزہ ریزہ کر کے گلی میں پھینک دیا۔ پھر کیا ہوا؟ شیخ محمد عارف قادری فرماتے ہیں اسی روز میرے دل سے دنیا کی محبت نکل گئی۔ بیشک ''قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا''، دورِ جدید کے بعض علماء دنیا کے پیچھے دوڑتے ہیں مگر یہ حضرات عالیہ دنیا سے بھاگتے تھے۔ اور دنیا ان کے پیچھے دوڑتی تھی۔ یہ وہی دنیا ہے، حبیب کریم ﷺ نے جس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور فرمایا تو یہی فرمایا،

''لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی'' محبوب کریم ﷺ نے ہم سے محبت مانگی ہم نے یہ بھی نہ دی، حیف پھر ہم نے کیا دیا!

آپ کی مجلس میں کوئی غیبت نہ کرسکتا تھا، اگر کوئی جرأت کرتا تو آپ بلند آواز سے درود شریف پڑھنے لگتے اور کسی نہ کسی طرح اس کو غیبت سے روک دیتے۔ ہماری محفلوں میں غیبت کا راج ہے، اپنوں کی غیبتیں، محسنوں کی غیبتیں، غیروں کی غیبتیں، گویا غیبت اوڑھنا بچھونا ہوگیا، خود بگڑتے ہیں، دوسروں کو بگاڑتے ہیں۔ حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کا دامنِ عصمت غیبت سے بالکل پاک تھا، نہ غیبت سنتے، نہ غیبت کرتے۔

وہ ملتے بھی تھے، ملاتے بھی تھے، ہم اپنوں سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں اور دور کرتے چلے جاتے ہیں ع

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

کسی سے کام نہ لینا، سب کے کام کرنا، کسی کا احسان نہ لینا، سب پر احسان کرنا۔ آپ کی عادت شریفہ تھی کہ ''ان اللہ یحب المحسنین'' انتہائی ضعف و نقاہت کے باوجود اٹھتے بیٹھتے کسی کا سہارا نہ لیتے۔ راقم کے والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ کا بھی یہی عالم تھا، یہ حضرات عالیہ سہارا بن کر آتے ہیں پھر کسی کا سہارا کیوں لیں؟

Marfat.com

جب راقم نے حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کے حالات پڑھے تو حضرت والد ماجد علیہ الرحمۃ کی یاد تازہ ہوگئی۔ آپ کو حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ سے بڑی محبت تھی۔ جو عالم مدینہ منورہ حاضر ہوتا اس کو آپ کی خدمت میں حاضری کی ہدایت فرماتے۔ جب اللہ اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ تو فرشتے اس کی محبوبیت کا اعلان کر دیتے ہیں۔ اور زائرین جوق در جوق چلے آتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ ایسے محبوب کا دنیا سے اٹھ جانا ایک عظیم المیہ ہے۔ اسی لئے فرمایا ''موت العالم موت العالم''۔ وصال کے وقت حضرت غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ارواح شریف آتی رہیں اور آپ استقبال فرماتے رہے۔ پھر کلمہ طیبہ پڑھتے پڑھتے جانِ عزیز جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

دل تو جاتا ہے اس کے کوچہ میں
جا مری جاں، خدا حافظ

دربار رسالت مآب (ﷺ) کے اس غلام کا شاہانہ آن بان سے جنازہ اٹھا، لاکھوں جاں نثار، ان کے لئے جنت البقیع کے دروازے کھول دیے گئے، اس سے پہلے کسی جنازے کے لئے نہیں کھولے گئے۔ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مبارک قدموں میں جگہ ملی، یہیں آپ کو آغوش لحد میں لٹایا گیا۔ یہ کمال محبوبیت، مقبولیت کی نشانی ہے کہ جگہ ملی تو کہاں ملی۔

اللہ نے جسم اطہر بھی محفوظ رکھا کہ جو عشق مصطفیٰ ﷺ کا خزینہ ہے۔ مولی تعالیٰ حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمۃ کی قبر شریف کو نور سے معمور رکھے۔ آمین

Marfat.com

Marfat.com

۱ اکابرین میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں، خواجہ شمس الدین سیالوی، خواجہ اللہ بخش تونسوی، شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، شیخ عمر المختار، سید عبدالرحمٰن، سید حسام الدین جیلانی، شیخ محمد سعید نقشبندی، علامہ غلام رسول ہندی، شیخ ابرہیم الرابی، سید العبلی، حضرت پیر محمد ابرھیم خان مجددی سرھندی جن کی حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمہ نے پرتکلف دعوت کی۔ یہ بات حضرت صاحب قبلہ نے ۷رفروری ۲۰۰۱ء کو ایک ملاقات میں خود فرمائی۔

۲ اسفار کے ذیل میں امام احمد رضا اور آپ کے تحقیقی رسالے ''الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ'' کا تفصیلی ذکر ہے، علمائے عرب کی طرف سے بکثرت تقاریظ کا عکس بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ حواشی میں بہت سی شخصیات کے حالات اور بہت سی معروف اور غیر معروف معلومات بھی آگئی ہیں جو اپنی جگہ اہم ہیں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

امیر المومنین سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''من علمنی حرفا فقد صیرنی عبدا ان شاء باع او ان شاء اعتق''

جس نے مجھے ایک حرف سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنا لیا، چاہے مجھے فروخت کردے یا چاہے تو آزاد کردے۔

Marfat.com

تقدیم

اثر خامہ حضرت مولانا علامہ مفتی محمد حسن علی رضوی بریلوی مدظلہ العالی

جنکو کہتے ہیں ضیاء الدین احمد عالمانِ باوقار
اہل حق کے رہنما تھے سنیوں کے تاجدار

دیار حبیب مدینہ طیبہ مقدسہ ومنورہ میں یہ نوید مسرت روحانی فرحتوں کا باعث ہوئی کہ خلیفۂ سیدنا اعلیٰ حضرت بحرِ شریعت وطریقت شیخ العرب والعجم قطب العالم قطب مدینہ السیدنا الشیخ محمد ضیاء الدین احمد صاحب مدنی قادری رضوی قدس سرہ العزیز کی جامع ومفصل سوانحیات مبارکہ مخلصم محبّ محترم حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد عارف صاحب قادری رضوی ضیائی اطال اللہ عمرہ مرتب فرما رہے ہیں۔ محبّ وفا شعار سراپا خلوص وایثار الحاج عبدالرؤف عثمان قادری کراچوی مقیم دیار حبیب مدینہ طیبہ نے زیرنظر کتاب "سیدی ضیاء الدین احمد القادری" کا کمپیوٹر شدہ مسودہ بھی بغرض تصحیح ونظر ثانی پیش کیا۔ فقیر سگ بارگاہ رضوی محمد حسن علی القادری نے والہانہ دلچسپی

Marfat.com

کے ساتھ اس کے اکثر و بیشتر مندرجات کو پڑھا اور پھر جوں جوں دیکھتا گیا قلبی، روحانی، کیف وسرور پیدا ہوتا گیا۔ مکمل تو نہیں مگر اس کتاب کے اکثر و بیشتر مقامات کو بار بار پڑھا۔ واقعی کتاب کے مرتب ممدوح حضرت مولانا حکیم محمد عارف صاحب قادری زید علمہ وفضلہ نے نہ صرف حسن صلاحیت و مہارت سے حق تصنیف ادا فرمایا بلکہ دنیائے اہل سنت کے عظیم المرتبت مسلمہ شیخ الشیوخ عارف کامل خلیفۂ اعلیٰ حضرت قطب مدینہ ﷺ کی عقیدت ومحبت و نیازمندی کا حق ادا کر دیا۔ فقیر کی نظر میں یہ مجموعہ ایک یادگار ولافانی شاہکار رہے گا۔ محترم مرتب ممدوح فقیر کی نظر میں اس عنوان اور اس موضوع پر توقع سے بڑھ کر کامیاب ہوئے۔ ان کی روح پرور جامع تحریر میں حقیقت و واقعیت بھی ہے اور اسلوب سخن میں غضب کی جاذبیت اور کشش بھی ہے۔

حضرت مصنف حضور سیدنا قطب مدینہ علیہ الرحمۃ سے شرف بیعت و خلافت بھی رکھتے ہیں اور طویل ترین نیازمندی اور خدمت کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب ہذا کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب کے اکثر و بیشتر مندرجات کا ماخذ خود حضور قطب مدینہ ﷺ کی ذات گرامی ہے اور یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ حضور قطب مدینہ خود پسندی، ریا و نمود وغیرہ سے کس قدر دور ونفور تھے اور کبھی اپنی شخصیت کو شہرت سے عبارت نہ ہونے دیا۔ سراپا اخلاص و نیاز وایثار ہی سے رہے۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد فقیر کی سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ یہ ایک ایسی جامع کتاب ہے جس سے سیدنا مجدد اعظم ممدوح علماء عرب وعجم امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الامام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی ایک اور مفصل سوانح عمری از سرنو مرتب کی جاسکتی ہے اور ایک دو دس بیس واقعات نہیں بکثرت واقعات ایسے سامنے آئے ہیں جن کا آج تک عام سنی رضوی اہل قلم مصنفین کو پتہ ہی نہیں۔ مولانا محمد عارف قادری رضوی سلمہ کا یہ کمال لازوال ہے کہ

Marfat.com

حضور قطب مدینہ کے قلب انور میں چھپا ہوا یہ مخفی خزانہ نکال کر رکھ دیا۔ یہ کتاب جہاں سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت اور آپ کے خلیفہ اجل و برحق کا ناقابل فراموش غیر معمولی تعارف کرائے گی وہاں عرب و عجم کے قدیم اکابر علماء اہل سنت اعاظم شیوخ طریقت اور ان سب کی مجدد اعظم امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے عقیدت و محبت اور کمال نیاز مندی بھی ثابت کرے گی۔ یہاں مبالغہ کا کیا کام؟ یہ کتاب اگرچہ حضور سیدنا قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کی حقیقی واقعی کرامتوں سے بھرپور ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ خود سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی کرامتوں کا جلوہ بھی قدم قدم پر نظر آتا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ یہ کوئی ایسی کتاب نہیں جیسا کہ عموماً آج کل کے مصنفین کرتے ہیں کہ اِدھر اُدھر کی کتابوں سے اپنے الفاظ میں نقل کر کے مصنف بن گئے۔ یوں تو ہمارے ذوق مند سنی رضوی اہل قلم نے اپنی محدود معلومات کی حد تک اس موضوع پر چھوٹے موٹے کتابچے شائع کئے ہیں۔ یہ ان کی سعادت مندی ہے لیکن اس طویل وضخیم سوانح عمری "سیدی ضیاء الدین احمد" کا نہ کوئی جواب ہے نہ کوئی مثال ہے اور معتبر و مستند واقعات و روایات اس میں شامل کی گئیں ہیں۔ شیخ العرب والعجم حضور قطبِ مدینہ قدس سرہ کا علمی روحانی فیضان عالمگیر تھا۔ تقریباً ہر ملک خطہ و علاقہ کے عوام تو عوام خواص علماء و مشائخ اس بحر فیض سے فیض یاب ہوئے اور آپ کی ذات گرامی "عالم مطاع" کی حیثیت رکھتی تھی۔ آپ کا دامن کرم و شفقت اس قدر وسیع تھا کہ نہ صرف قادری برکاتی رضوی حضرات بلکہ حسن عقیدت، محبت و مؤدت کے ساتھ چشتی، سہروردی، نقشبندی سبھی حضرات جملہ سلاسل کے علماء و مشائخ عوام اہل سنت اور پھر نہ صرف حنفی بلکہ شافعی، مالکی، حنبلی آپ کی شفقتوں، عنایتوں اور مہمان نوازی سے شرفیاب و سرفراز ہوتے تھے۔ اور ہر کوئی آپ کو خود پر سب سے زیادہ شفیق و مہربان و کرم بار پاتا تھا۔ ایسی عظیم و جلیل محبوب و مقبول شخصیت مقدسہ

Marfat.com

کی سوانح حیات کس قدر جامع و مستند ہونی چاہیئے تھی یہ حق اور یہ فرض مرتب نے حسن صلاحیت اور ذمہ داری سے ادا فرمایا ہے۔

عام تقدیم نگار کتاب سے دو چار واقعات لے کر اپنی لفاظی و حاشیہ آرائی سے تقدیم رقم کرتے ہیں مگر فقیر سگ بارگاہ قادری رضوی نے بالقصد ایسا نہیں کیا ورنہ یہ تقدیم بہت طویل وضخیم ہو جاتی اور پھر راوی و مرتب کے اپنے الفاظ میں جو ملاحت و جاذبیت ہوتی ہے وہ باقی نہ رہتی۔

یہاں اس حقیقتِ واقعی کا اظہار و بیان بھی یقیناً برمحل ہوگا کہ حضور قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا علمی، روحانی اور فقہی تعلق جس سواد اعظم احناف اہل سنت و جماعت اور مسلک مجدد اعظم اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے تھا اس پر غیرت ایمانی اور تصلب دینی و مستقل مزاجی سے قائم رہتے ہوئے اس مقدس سرزمین پر سکونت پذیر رہنا اور اپنے مسلکی و روحانی معمولات بجالانا بلاشبہ آپ کی سب کرامتوں سے بڑی کرامت ہے جس سے ثابت و ظاہر ہوتا ہے کہ آپ سرکار رسالت کی محافظت میں تھے اور بفضلہٖ تعالیٰ آقا و مولیٰ ملجاء و ماویٰ ﷺ کی ہمہ گیر نصرت و اعانت آپ کو حاصل تھی۔ ع

وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو

آہ! کل تک ہم گدایان سرکار رضا جس عظیم و جلیل ہستی پر فخر و ناز کرتے ہوئے عرض گزار ہوتے تھے کہ

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
طیبہ میں ان کی ذات سلامت رہے کہ جو
تیری امانتوں کا نگہباں ہے آج بھی

ہمارے لئے یقیناً مشعل راہ ہے۔

Marfat.com

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

مولیٰ عزوجل اپنے حبیب ومحبوب حضور جان نور آقائے اکرم آقائے دوعالم شافع محشر مالک کوثر ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اس کاوش کو کامیاب، مقبول خاص وعام فرمائے اور فاضل وعاشق کامل مرتب کو بہتر سے بہتر جزائے خیر مرحمت فرمائے اور سرکار ابد قرار کے دامن رحمت میں بعافیت سلامت باکرامت رکھے۔ ع

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه سیدنا و مولانا و ملجانا و ماوٰنا محمد واله واصحابه اجمعین

الفقیر عبدالنبی الولی محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی غفرلہ الولی
خادم اہل سنت وخادم مسلکِ اعلیٰ حضرت

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

تقدیم

حضرت علامہ مفتی سید محمد مقبول حسین قادری

حبیبی مدظلہ العالی (الہ آباد)

خلیفۂ اعظم حضرت سیدی مجاہدِ اعظم محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری (رضی اللہ عنہ)

سراپا انکسار و خلوص و محبت کے پیکر عاشقِ مدینہ ساکن مدینہ ''زادھا اللہ شرفاً و تکریما'' حضرت شاہ محمد عارف صاحب ضیائی رضوی حبیبی دامت فیوضھم کا تذکرہ اس فقیر بے توقیر غفرلہ القدیر کے شیخ امام المجاہدین رئیس التارکین قائد اہل سنت آقائے نعمت محمد حبیب الرحمٰن صاحب قادری عباسی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کبھی ان الفاظ میں کہ میرا عارف میرا عارف فرما کر ان کے حالات و واقعات ساتھ گذرے ہوئے واقعات بیان فرماتے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں حرمین شریفین ''زادھا اللہ شرفاً وتکریما'' میں میری دوسری حاضری ہوئی۔ آنے سے قبل سرکار مجاہدِ ملت رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میرے عارف سے ملنا اور میری جانب سے سلام و دعا کہنا۔ چونکہ اس سفر میں فقیر اکیلا تھا دوسرا کوئی شخص شریک نہ تھا میرا قیام مولانا غلام محمد صاحب چشتی کے ساتھ حرہ شرقیہ میں تھا۔ ایک روز میں مسجد اجابہ کی جانب سے حرم شریف کی طرف آرہا تھا کہ راستے میں ایک جواں صالح سے ملاقات ہوئی۔ سلام و جواب سلام کے بعد فرمایا کہ کہاں سے آنا ہوا؟ فقیر نے جواب میں عرض کیا

Marfat.com

ہندوستان سے۔ کس شہر سے؟ تو عرض کیا الہ آباد سے، الہ آباد میں کیا مشغلہ ہے؟ تو فقیر نے اپنا تعارف اپنے آقائے نعمت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذریعے کرایا اور کہا کہ میں سرکار مجاہدِ ملت دامت فیوضھم کا ایک ادنی غلام اور ان کا کفش بردار ہوں۔ سرکار مجاہدِ ملت کا نام سنتے ہی بے چین ہو کر سینے سے لگ گئے اور کرید کرید کر سرکار مجاہدِ ملت کے حالات دریافت فرمانے لگے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت اپنا بھی تعارف فرمائیں۔ فرمایا کہ مجھے محمد عارف رضوی قادری کہتے ہیں تو اب میری باری تھی میں لپٹ گیا کہ یہ مجاہدِ ملت کے ''میرے عارف'' ہیں جناب عارف صاحب کا سرکار مجاہدِ ملت کے ساتھ کیسا تعلق ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ صاحبزادے کا نام محمد حبیب الرحمٰن رکھا۔ اور سرکار مجاہدِ ملت قدس سرہ العزیز کا محمد عارف صاحب سے کیا تعلق تھا؟

وہ حضرت قطب مدینہ دامت فیوضھم کی گفتگو سے اندازہ کر سکتے ہیں۔

قطب مدینہ : بیٹے عارف روٹی لے آؤ۔ آٹے والی ہو تو بابا اچھا ہے۔

مستری نور محمد : اس وقت جو ملے وہ ہی لے آؤ۔ تفتیش میں نہ پڑنا۔ جو سامنے آئے لے آنا۔

قطب مدینہ : عارف ہم سے زیادہ بھیتی ہو گیا ہے، مدینہ منورہ کا۔ یہ جن جن جگہوں کے نام لیتا ہے۔ میں جانتا بھی نہیں ہوں۔

مستری نور محمد : عارف تے مدنی ہے جی۔ ہے جو عارف تو اس کا کوئی کیا مقابلہ کرے؟

قطب مدینہ : اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح کرے۔

مستری نور محمد : اللہ تعالیٰ نے اسے بصیرت عطا فرمائی ہوئی ہے۔

Marfat.com

ہندوستان سے ایک عالم حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب آتے ہیں۔ اچھے بندے نوں عارف خوب پہچانتا ہے۔ دن رات ان کے ساتھ ہی رہتا ہے۔

قطب مدینہ : وہ بھی عارف کے عاشق ہیں۔ سال گذشتہ آئے تھے اور انہوں نے کئی دفعہ پوچھا عارف نہیں آیا، عارف نہیں آیا۔[1]

یہ حضرت شاہ محمد عارف صاحب ضیائی قادری سے میری پہلی ملاقات تھی۔ اس وقت حضرت صاحب کا قیام رباط حضرت پیر جماعت علی صاحب رحمۃ اللہ میں تھا، ساتھ لے گئے، جب تک میرا قیام رہا اکثر بیشتر ملاقات کرتا رہا، پھر جب بھی شرف نیاز حاصل ہوتا کرم پر کرم فرماتے رہے۔ اللہ رب العزت ان کے سایۂ عاطفت کو اہل سنت پر دراز فرمائے اور انہیں صحت کاملہ وشفائے عاجلہ مرحمت فرمائے۔

میرے شیخ امام المجاہدین رئیس التارکین قائد اہل سنت مجاہدِ ملت حضرت مولانا علامہ شاہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے شیوخ سے جمیع سلاسل کی اجازت حاصل تھی مگر آپ پر نسبت قادریت غالب تھی۔ سرکار غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنہ وارضاہ عنا سے لگاؤ کا یہ حال تھا کہ فرماتے تھے کہ میرا اسم اعظم تو ''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیا للہ'' ہے۔ اس اعتبار سے فقیر کے ذہن میں یہ بات آئی کہ حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کو جتنے طرق سے سلسلہ عالیہ قادریہ کی اجازت ہے ان سب کو جمع کروں۔ جہاں تک سلاسل قادریہ کے شجرے دستیاب ہو سکے ان سب کو جمع کر لیا۔ چونکہ مقتدائے اہل سنت ضیاء ملت حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی ﷺ نے سرکار مجاہد ملت

Marfat.com

علیہ الرحمۃ والرضوان کو سارے سلاسل کی بالخصوص سلسلہ قادریہ معمریہ حبشیہ کی اجازت فرمائی تھی مگر وہ سندیں حاصل نہ تھیں۔

امسال ۲۰۰۱ء میں مدینہ منورہ ''زادھااللہ شرفاً وتکریما'' میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ جناب الحاج الشاہ محمد عارف صاحب قادری رضوی ضیائی حبیبی سے شرف نیاز حاصل ہوا، چونکہ موصوف قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت قریب رہے حضرت قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ان پر بے پناہ کرم تھا۔ ذہن میں یہ بات آئی کہ شائد آپ سے میری مراد حاصل ہو جائے۔ لہذا سلاسل کے بارے میں تذکرہ کیا تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کو معمریہ حبشیہ کی اجازت کئی سندوں سے تھی اور فرمایا کہ میں قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب لکھ رہا ہوں جو عنقریب شائع ہو کر منظر عام پر آجائیگی۔ اس سے آپ کو سب کی تفصیل مل جائے گی۔ میں نے کہا کہ حضرت سلاسل کی نقل عطا فرما دیتے تو اس فقیر پر نیز دیگر احباب پر کرم ہوتا۔ لہذا حضرت شاہ محمد عارف صاحب رضوی ضیائی حبیبی دامت فیوضھم القدسیہ نے مذکورہ کتاب کے مسودہ سے شجرے نقل کرا دیئے، اور مزید یہ ارشاد فرمایا کہ اس کتاب پر تم اپنے کچھ تاثرات تحریر کر دو۔

کتابوں پر تقریظات وغیرہ تحریر کرنا تو اہل علم کے شایان شان ہے اور وہی اسکے اہل ہیں۔ یہ فقیر بے توقیر اس کا اہل کہاں۔ مگر حکم کے تحت فقیر صرف اتنا عرض کرتا ہے کہ بقیۃ السلف سید العارفین امام العاشقین قطب مدینہ حضرت مولانا الحاج الشاہ ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات عالم اسلام میں عموماً اور ارباب اہل سنت میں خصوصاً تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ جن حضرات کی اپنی خوش بختی سے انکی زیارت نیز ان کی مجلسوں میں حاضری کی سعادت حاصل ہوتی تھی۔ (الحمد للہ یہ فقیر دو بار

Marfat.com

حضرت کی زیارت سے مستفیض ہو چکا ہے)۔

وہ بھی اب رفتہ رفتہ رخصت ہوتے جارہے ہیں جو بعد والے ہیں جن کو حاضری و زیارت کی سعادت حاصل نہیں ہوئی۔ وہ کیا جانیں گے اور انکی برکتوں سے کیسے فیضیاب ہونگے۔ جناب الحاج الشاہ محمد عارف صاحب دامت فیوضھم القدسیہ کا آنے والے ہر صحیح العقیدہ سنی پر احسان عظیم ہے کہ انھوں نے اس اہم کام کے کرنے کا ارادہ فرمایا۔ انکا یہ فعل یقیناً سیدی علامہ عبدالوھاب شعرانی رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کے مصداق ہے جو انھوں نے اپنی مشہور زمانہ کتاب الطبقات الکبری کے ابتداء میں کتاب مذکور کے تالیف کرنے کے فائدے کے بیان میں فرمایا:

”ثم اعلم یا أخی ان کل من طالع فی هذا الکتاب علی وجه الاعتقاد و سمع مافیه فکانه عاصر جمیع الاولیاء المذکورین فیه سمع کلامهم و ذلک لان عدم الاجتماع بالشیخ لا یقدح فی محبته و صحبته فانا نحب رسول الله ﷺ والصحابة ،والتابعین والائمة المجتهدین وما رأیناهم ولا عاصرناهم،وقد انتفعنا بأقوالهم و اقتدینا بأفعالهم کما شاهد ناهُم.“

ترجمہ: پھر اے بھائی جان لو کہ ہر وہ شخص جو اس کتاب کا حسنِ اعتقاد کی صورت میں مطالعہ کرے گا اور جو اس میں سے سنے گا، تو گویا کہ اس نے ان تمام اولیا مذکورین کی مجالس میں وقت گذارا جن کا اس کتاب میں ذکر خیر ہے۔ اور ان کے ارشادات سنے، اور یہ اس لئے کہ شیخ کے ساتھ اجتماع نہ ہونے سے محبت اور صحبت سے فیضیاب نہیں ہوسکتا۔ بس بے شک ہم رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام و تابعین اور ائمہ مجتھدین رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین سے محبت کرتے ہیں اور ہم نے ان کی زیارت کا شرف نہ پایا اور نہ ان کی

Marfat.com

صحبت سے مستفیض ہوئے لیکن ہم نے ان کے اقوال سے نفع حاصل کیا اور ان کے افعال کا اقتداء کیا گویا کہ ہم ان کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں۔

لہذا ہر وہ خوش عقیدہ اہل سنت کثر اللہ سوادھم جو حضرت قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی سعادت سے مستفیض نہیں ہوا تھا وہ یقیناً اس کتاب کے مطالعہ سے اپنے کو قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی رضی اللہ عنہ کی محفل میں حاضر پائے گا۔ اور ان کے فیوض و برکات سے اپنے آپ کو یقیناً مستفیض پائے گا۔

حضرت شاہ محمد عارف صاحب رضوی ضیائی حبیبی دامت فیوضھم القدسیہ کا یقیناً سارے معتقدین ومحبین پر احسان عظیم ہے۔ رب قدیر بطفیل حبیبہ علیہ الصلوۃ والتسلیم حضرت الحاج الشاہ محمد عارف صاحب رضوی دامت فیوضھم القدسیہ کو اس کا دارین میں بہتر سے بہتر اجر وصلہ عطا فرمائے۔ اور ان کا مدینہ منورہ ''زادھا اللہ شرفا وتکریما'' میں قیام کا جو قصد ہے اس میں انھیں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ تسلیماً کثیرا کثیرا دائما ابدا۔ ع

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

اور رب کریم اس کتاب کی اشاعت کا غیب سے جلد از جلد انتظام فرمادے: آمین

فقیر سید محمد مقبول حسین حبیبی غفرلہ
مفتی وخطیب وامام
جامع مسجد شہر الہ آباد یو۔ پی ہند
نزیل مدینہ ۵ محرم ۱۴۲۲ھ
مطابق ۳۰ مارچ ۲۰۰۱ء روز جمعہ
کیسٹ مملوکہ عبدالرؤف عثمان قادری نزیل مدینہ منورہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۸۶

۹۲

تقریظ

حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف
قبلہ مدظلہ العالی

الحمد لولیہ، والصلاۃ والسلام علی نبیہ، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین.

اما بعد

مورخہ ۵ محرم ۱۴۲۲ھ مطابق ۳۰ مارچ ۲۰۰۱ء بروز جمعہ مبارکہ فرائض حج سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ منورہ سرکار ابد قرار علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ بیکس پناہ کی آستاں بوسی کی غرض سے حاضری ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذلک تین روز بعد دوشنبہ کو عزیز مکرم حضرت مولانا افتخار احمد صاحب قادری زید مجدہ سے ملاقات ہوئی، دوران گفتگو موصوف نے جناب شیخ حکیم محمد عارف صاحب قادری ضیائی زید مجدہ کا ذکر خیر فرماتے ہوئے فرمایا کہ شیخ ضیائی صاحب آپ سے ملاقات کے خواہش مند ہیں، انشاء اللہ تبارک وتعالی ہم لوگ آج ہی بعد نماز عشاء آپ کی قیام گاہ پر آئیں گے، حسب وعدہ یہ دونوں حضرات فقیر کی قیام گاہ پر تشریف لائے دیر تک ہم لوگ مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کرتے رہے، دوران گفتگو جناب شیخ محمد عارف

Marfat.com

صاحب ضیائی نے اپنی تالیف ''سیدی ضیاء الدین احمد القادری'' علیہ الرحمۃ کا ذکر فرمایا جو قطب مدینہ حضرت الشاہ علامہ ضیاء الدین احمد صاحب خلیفہ و تلمیذ مجدد اعظم اعلیحضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے حالات پر مشتمل ہے۔ جناب شیخ ضیائی صاحب نے فقیر سے فرمایا کہ آپ بھی اس کتاب کو دیکھ لیں اور اپنے تاثرات بھی تحریر کر دیں۔ میں نے منظور کر لیا۔ ضیائی صاحب دوسرے روز صبح سویرے کتاب کا مسودہ لے کر آنے کا وعدہ فرما کر تشریف لے گئے۔ حسب وعدہ دوسرے روز آپ تشریف لائے اور مسودہ میرے حوالہ فرما دیا جو تقریباً ایک ہزار (۱۰۰۰) سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے۔

مدینہ منورہ میں حکومت وقت کی طرف سے حجاج کو ۹ یا ۱۰ یوم قیام کی اجازت ہے۔ ظاہر ہے کہ اس مختصر قیام میں دوسری مصروفیات کے ساتھ اس ضخیم کتاب کا مسودہ بغور مطالعہ کرنا مشکل تھا۔ جبکہ ہمارے قیام کی مدت صرف پانچ روز باقی رہ گئی تھی۔ بہر حال کتاب کے ضروری مندرجات کو سرسری نظر سے دیکھنا شروع کیا۔ کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضرت شیخ محمد عارف صاحب ضیائی قادری زید مجدہ نے عقیدت کے گلہائے رنگا رنگ کو تحقیق کے ہاتھوں حقیقت کے مضبوط دھاگے میں پرو کر اپنے شیخِ طریقت، روحانی مربی قطبِ مدینہ ضیاء الملت والدین علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ پر ضیاء میں اپنی نیاز مندی کا پر خلوص نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی مقدس سعادت حاصل کی ہے۔ آپ کی یہ مبارک اور حسین کوشش یقیناً اپنے شیخ معظم کے ساتھ سچی وارفتگی اور حقیقی وابستگی کی کھلی دلیل ہے۔

جناب شیخ محمد عارف صاحب قبلہ کو میں بہت پہلے سے جانتا تھا۔ مگر بحیثیت مصنف اور قلم کار پہلی بار متعارف ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک مصنف اور مؤلف میں جو تصنیفی اور تالیفی خصوصیات ہونی چاہیے۔ ان میں سے بہت

Marfat.com

کچھ موصوف کے اندر موجود ہیں۔ آپکی یہ تالیف بے سر و پا قصوں، من گھڑت روایتوں، اور مبالغہ آرائیوں سے پاک ہے۔ یہ کتاب سوانح نگاری، تاریخ نویسی، سیرت بیانی، اور ادب و تصوف کا ایک حسین گلدستہ ہے۔ جس سے انشاء اللہ مشام جاں معطر ہوگی اور روح عقیدت کو فرحت و سکون حاصل ہوگا۔

زینت مدینہ، شیخ العرب والعجم، قطب دیار حبیب سیدی و مولائی حضرت العلام المفتی، الشاہ محمد ضیاء الدین احمد قادری رضوی علیہ الرحمۃ و الرضوان کی ذات بابرکات چودھویں صدی کی عبقری شخصیت تھی۔ جس کے علمی وقار اور روحانی فیوض و برکات سے جہان اہل سنت مستنیر و مستفیض ہوا۔ اس مرکزی ہما گیر شخصیت پر تحقیقی اور تفصیلی کام کی ضرورت تھی۔ الحمد للہ جو شیخ محمد عارف صاحب قبلہ ضیائی کے حصہ میں یہ مبارک کام آیا اور انہوں نے بڑی محنت، عرق ریزی اور ذمہ داری کے ساتھ اس کو انجام دیا۔ جس میں حضرت قبلہ گاہی ضیاء الملت و دین سرکار قطب مدینہ کی بافیض علمی و روحانی شخصیت کے اہم اور ضروری گوشوں کو سمیٹ لیا ہے۔

جزاھم اللہ خیرا الجزا۔

اب تک جن خوش نصیب حضرات نے اس سلسلہ میں جو کوششیں کی ہیں اور حضرت قطب مدینہ کے سوانحی خاکہ پر چھوٹی بڑی کتابیں شائع کی ہیں وہ تمام حضرات کو بفحوائے الدال کفاعلہ علی الخیر۔۔۔ اجر و ثواب کے مستحق ہیں اور ان کے کارنامے سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان حضرات کی تمام مساعی جمیلہ مستحق داد و تحسین بھی ہیں۔ مگر اس سلسلہ میں اب تک جتنے کام ہوئے ہیں ان میں سب سے عظیم اور وقیع کام جناب شیخ ضیائی صاحب قبلہ کا ہے۔ آپ نے ایک تفصیلی علمی، روحانی، معلوماتی، مستند دستاویز کتابی شکل میں اہل علم کے ہاتھوں دیدی ہے۔ رب کریم سے دعا ہے کہ مؤلف کے علم و عمل

Marfat.com

میں توانائی اور عمر میں ایمانی برکتیں عطا فرمائے۔اور آپکی اس عظیم کاوش کو شرف قبول بخشے۔آمین آمین

بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

فقط

محمد مجیب اشرف عفی عنہ
بانی ومہتمم الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ
ناگپور مہاراشٹر الھند
نزیل حال مدینہ منورہ

مورخہ ۱۳ محرم ۱۴۲۲ھ
مطابق ۱۷ اپریل ۲۰۰۱ء روز شنبہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

حضور سرور عالم ﷺ کی مقدس اور نورانی آنکھیں بہت ہی خوبصورت تھیں، قدرت الٰہی سے سرگیں، کہ سُرمہ کے بغیر معلوم ہوتا کہ سُرمہ لگا ہوا ہے۔آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے تھے جن کو علامات نبوت میں شمار کیا گیا۔پلکیں نہایت خوشنما اور دراز تھیں۔

سُرگیں آنکھیں حریمِ حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لا مکاں تک جن کا رمنا نور کا

(ذکرِ جمیل۔۔حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تقدیم

حضرت علامہ سید محمد حسینی اشرفی مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ اشرفیہ۔ ناگپور

بحمدہ تعالیٰ امسال ۱۴۲۱ھ میں اپنی اہلیہ کے ساتھ چوتھی بار حج بیت اللہ و زیارت روضہ نبوی ﷺ سے مشرف ہوا۔ بعد حج بیت اللہ بتاریخ ۳۰ مارچ ۲۰۰۱ء کو ہمارا قافلہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مجیب اشرف مدظلہ العالی کی قیادت میں ٹھیک ۱۱ بجے دن مدینہ منورہ پہنچا۔ ۳ اپریل ۲۰۰۱ء کو بعد نماز عشاء جبکہ ہم اپنے اپنے کمروں میں پہنچ چکے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد کرم فرما الحاج علی محمد کھتری پور بندر والے آئے اور مجھ سے کہا کہ حضرت کے کمرے میں مدینہ کی دو اہم شخصیتیں تشریف لائی ہیں، آپ کو بلوا رہی ہیں، میں حاضر ہوا، وہ دو اہم شخصیتیں کون ہیں، حضرت علامہ افتخار احمد صاحب اعظمی مصباحی اور دوسری شخصیت حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی کی تھی۔ پہلی بار میں نے نام بھی سنا اور صورت بھی دیکھی، شخصیت بہت متاثر کن ہے، ماشاء اللہ صورت اور سیرت سے سنت نبوی ﷺ کا پیکر ہیں۔ پہلی ملاقات میں حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی نے جس

Marfat.com

پر تپاک انداز میں ملاقات فرمائی اور جس حسنِ اخلاق کو پیش فرمایا میں متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ ایسا محسوس ہوا کہ یہ میری پہلی ملاقات نہیں ہے بلکہ میرے دیرینہ کرم فرما ہیں۔ حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی سے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی، درمیانِ گفتگو میں حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی نے اپنی تصنیف کا ذکرفرمایا جو ایک ہزار (۱۰۰۰) سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔

حضرت استادمکرم مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ سے فرمایا کہ آپ اس کو ضرور دیکھیں اور اس کے حسن وقبیح پر گہری نظر ڈالیں، حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی نے مجھ سے بھی فرمایا کہ آپ بھی ضرور دیکھیں اور اپنی رائے تحریر کریں، حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی اپنی تصنیف حسبِ وعدہ استادمکرم کی خدمت میں دوسرے دن صبح ساڑھے سات بجے پہنچا گئے، حضرت استاد محترم نے ۴/اپریل ۲۰۰۱ء کو دوپہر میں وہ کتاب مجھے عنایت فرمائی اور فرمایا کہ آپ یہاں سے یہاں تک دیکھئے۔ حکم کے مطابق میں نے اسی وقت بعض مقامات پر گہری نظر اور بعض بعض جگہوں کو سرسری طور پر دیکھا ماشاءاللہ تصنیف کو خوب سے خوب تر پایا۔ حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی نے بڑی گہرائی و گیرائی سے تصنیف کا کام انجام دیا ہے۔

حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی کی تصنیف میں جابجا عشق رسول (ﷺ) کا جلوہ صاف چھلکتا نظر آتا ہے جو جماعت اہل سنت کا طرۂ امتیاز ہے، اعلحضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ اور آپ کے خلیفۂ اجل حضرت سیدی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے تذکرۂ جمیل کو جس انداز سے ذکرفرمایا ہے اس میں آپ کی عقیدت کی جولانی صاف دکھائی دیتی ہے، اس کے ساتھ ''زیارت اکابر'' کے عنوان سے ایک

Marfat.com

طویل مقالہ تحریر فرمایا ہے اس میں بھی خوب تحقیق وتدقیق کی ہے۔ ہر صورت میں آپ نے صحت اور عقیدت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا، اس میں آپ کی عرق ریزی اور حسنِ عقیدت قابل لحاظ ہے، اہل علم کے لئے یہ بہت بڑا سرمایا ہے، زندہ قومیں اپنے بزرگوں کو ایسے ہی علمی کارناموں سے زندہ رکھتی ہیں۔ حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی نے اہل سنت کے لئے بڑا علمی سرمایا عطا کیا ہے، یقیناً آپ اپنی اس علمی کاوش سے قدر کی نگاہوں سے دیکھے جاتے رہیں گے۔ اس پر میں سیر حاصل تبصرہ تو نہیں لکھ سکتا، اس لئے کہ میں سفر میں ہوں، معمولات اور دیگر مصروفیات کی وجہ سے میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ اس پر طویل تبصرہ لکھ سکوں۔ جبکہ حضرت استاذی النعیم مدظلہ العالی نے اس پر جاندار و شاندار تبصرہ فرمایا ہے وہ بہت اہم اور کافی ہے۔

انشا اللہ المولیٰ تعالیٰ جب یہ علمی ذخیرہ زیور طباعت سے آراستہ ہوگا تو میں اس پر ضرور تبصرہ اپنے رسالے ''ماہنامہ سنی آواز'' ناگ پور میں شائع کروں گا۔ خدائے تعالیٰ حضرت علامہ الشاہ محمد عارف صاحب قادری ضیائی کی اس سعی کو قبول فرمائے اور نجات اخروی کا سبب بنائے۔ آمین

سید محمد حسینی اشرفی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ اشرفیہ
رائچور (کرناٹک) و چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز و
ٹرسٹی دارالعلوم امجدیہ
محلّہ گانجرکھیت ناگپور ۴۴۰۰۰۸
۱۷/ اپریل ۲۰۰۱ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت علامہ افتخار احمد قادری مدظلہ

قطب مدینہ کا عالمانہ وقار

من یؤت الحکمة فقد أوتی خیرا کثیرا

(آیۃ ۲۶۹ سورۃ البقرۃ)

جسے علم وحکمت عطا ہوتے ہیں اسے بہت زیادہ خیر عطا ہوتی ہے۔

شیخ الاسلام والمسلمین "مرشد العرب والعجم" قدوۃ السلف فضیلت مآب حضرت علامہ مفتی ضیاء الدین مدنی قدس سرہ العزیز کی شخصیت عالم عرب وعجم میں محتاجِ تعارف نہیں۔ ۱۹۷۴ء میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی میں جب میں نے تدریس کا کام شروع کیا اسی وقت سے حضرت کی شخصیت سے غائبانہ تعارف کا آغاز ہوا اور اکثر علماء کرام وحجاج ومعتمرین زیارت مدینہ منورہ کے بعد آتے تو حضرت کا ذکر خیر ضرور کرتے۔ حضرت حافظ ملت جلالۃ العلم علامہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی قدس سرہ مؤسس الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور سفر حج سے جب واپس تشریف لاتے تو سفر حج کی جب تفصیل بتاتے تو اس کا ایک حصہ یہ بھی ضرور ہوتا کہ مدینہ منورہ میں ماشاء اللہ تعالیٰ اہل سنت کی مایہ ناز شخصیت حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین قادری مرجع خلائق ہیں۔ ان کی زیارت سے بھی سرفراز ہوا۔ اس طرح اب

Marfat.com

جہاں میری روح وجسم وقلب وذہن حرمین شریفین کے لئے بے قرار تھے وہیں حضرت کی زیارت کے لئے میری بے چینی بھی بڑھ رہی تھی۔ مگر میری بدقسمتی اور قضا وقدر کا معاملہ یہ رہا کہ پہلی مرتبہ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھجری میں حرمین طیبہ کی حاضری کی سعادت ملی تو حضرت اس سے تقریباً ۹ ماہ قبل اپنے مالکِ حقیقی سے واصل ہو چکے تھے۔ (قدس سرہ العزیز)

ان کے وارث حقیقی حضرت شیخ علامہ فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ صدیقِ مکرم حضرت مولانا محمد یسین صاحب مصباحی بھی رفیقِ ملاقات تھے۔ حضرت علامہ حافظ شیخ فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ نے جس انداز سے استقبال اور کرم ضیافت سے نوازا وہ بھی ایک ناقابل فراموش یادگار ہے۔

فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء وابقاہ لخدمۃ الاسلام والمسلمین

حضرت ضیاء الملۃ والدین علیہ الرحمۃ والرضوان کا یہ کاشانہ جو باب مجیدی سے متصل ہی تھا۔ سارے اہل سنت اور جمیع اہل حق کے لئے ایک عظیم مرکز تھا۔ دس دن کے دوران قیام میں ہمارا مشاہدہ رہا کہ اس مرکز پر ہندوستانی بھی ہیں اور پاکستانی و بنگلہ دیشی بھی۔ ایشیائی بھی ہیں، افریقی بھی، یورپین بھی ہیں اور امریکن بھی۔ حضرت کی یہ منزل نہ صرف تربیتی مرکز ہے بلکہ روحانی بھی ہے اور علمی بھی۔ تربیت وروحانیت کے فیوض بھی اس در سے بٹتے ہیں اور علمی انوار و برکات بھی تقسیم ہوتے ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ ضیاء الدین مدنی کی خدمت میں علم ومعرفت کے پیاسے آتے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے۔

آپ کی عالمانہ شان یہ ہوتی کہ لایعنی گفتگو کبھی نہ فرماتے جیسا کہ حدیث میں آیا

Marfat.com

من حسن اسلام المرء ترک ما لایَعنِیہ

انسان کا اچھا اسلام یہ ہے کہ لایعنی باتوں کو ترک کردے

آپ کا علمی تواضع بھی اس آیت کریمہ کے مطابق تھا

تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین

(سورۃ القصص آیۃ ۸۳)

ہم دار آخرت کی کامرانی ان کے لئے مقرر کرتے ہیں جو زمین میں اپنا سر اونچا نہیں کرتے اور نہ فساد چاہتے ہیں اور بہتر انجام اہل تقویٰ کے لئے ہے۔

مجلس میں جب حاضرین کسی موضوع پر استفسار کرتے تو آپ جواب میں پہل نہ کرتے، مجلس کے علماء سوالوں کے جوابات دیتے، کبھی ایسا ہوتا کہ موجودہ علماء میں کوئی جواب نہ دیتا تو آپ افادات کا سلسلہ شروع فرماتے۔ اور علوم و معارف کے دریا بہا دیتے اور مجلس کے علماء ان افادات پر حیران وششدر رہ جاتے۔ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی سیرت کا بھی یہ روشن باب ہے کہ آپ کلام نہ فرماتے تھے۔ جب سوالات ہوتے تو گفتگو شروع کرتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ علم کا ایسا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے جس کا کوئی ساحل نہیں۔

شیخ الاسلام حضرت ضیاء الدین مدنی قدس سرہ کا کاشانہ ہی صرف قاسم علوم نہ تھا بلکہ ایک طویل عرصہ تک آپ حرم نبوی شریف میں بھی محدث کی حیثیت سے درس حدیث بھی دیتے رہے۔ اس دوران نہ جانے کتنے طالبان حدیث نے اپنی علمی تشنگی بجھائی ہے۔

آپ کی علمی شخصیت کا یہ باب تو ایسا روشن ہے جس میں آپ منفرد نظر آتے ہیں کہ دنیا بھر کی عظیم شخصیتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور علمی

Marfat.com

استفادہ اور اکتساب فیض کرتیں۔ ان میں سے چند شخصیات کا ذکر یہاں فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

(۱) فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ سید علوی عباس الحسنی المالکی محدث کبیر مکہ مکرمہ

(۲) حضرت مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت علامہ مصطفیٰ رضا خان نوری

(۳) حضرت مجاہد ملت علامہ شاہ حبیب الرحمٰن عباسی قادری رئیس اڑیسہ

(۴) قطب مکہ حضرت علامہ سید امین کتبی مکہ مکرمہ

(۵) عاشق النبی حضرت علامہ نور سیف مکہ مکرمہ

(۶) نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ شاہ محمد ابراہیم رضا خان قادری

(۷) حضرت علامہ سید ابوالبرکات سید احمد قادری مفتی اعظم پاکستان

(۸) فضیلت مآب السید سلیمان اسماعیل الواعظ نقیب حضرۃ جیلانیہ بغداد

(۹) غزالی زمان حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی

(۱۰) حضرت سید شریف تاج الدین ابن ہمام القدوۃ حافظ الحدیث الشیخ بدرالدین مغربی

(۱۱) فضیلۃ الشیخ حضرت محمد سامی آفندی استنبول

(۱۲) حضرت علامہ مولانا سردار احمد محدث اعظم پاکستان

(۱۳) حضرت شیخ علامہ عبدالحیٔ بن عبدالکریم الکتانی

(۱۴) حضرت شیخ قاسم بن احدالقیسی بغدادی

(۱۵) حضرت شیخ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم غلایینی دمشقی

(۱۶) حضرت علامہ سعداللہ الحریری دمشقی

(۱۷) حضرت علامہ عبدالکریم مدرس وخطیب حضرۃ جیلانیہ بغداد شریف

(۱۸) حضرت علامہ سید فخرالدین بن ابراھیم الحسنی

Marfat.com

وغیرہم قدس اللہ اسرارہم

یہ ساری شخصیتیں علوم و معارف کے اساطین عباقرۂ علم وفن اور کبار علماء میں سے ہیں۔ یہ حضرات حضرت شیخ ضیاء الدین قدس سرہ کی خدمت میں آ کر استفادہ علمی اور اکتساب فیض کرتے اور بلا شبہ یہ علمی استفادہ آپ کی جلالت شان اور جلالت علمی کا شاہدِ عادل ہے۔ کتاب کے آئندہ صفحات میں یہ حقائق قدرے تفصیل سے پیش کئے گئے ہیں۔

اس مقام پر آپ کا وہ علمی مباحثہ پیش کرنا مناسب ہوگا جس میں آپ نے گورنر مدینہ منورہ سے وسیلہ کے موضوع پر بصیرت افروز گفتگو فرمائی ہے۔

واقعہ کی تفصیل آگے کے صفحات میں ملاحظہ کریں۔ میں صرف وسیلہ سے متعلق سوالات و جوابات کا اختصار ذیل میں پیش کرتا ہوں جس سے آپ کی جلالت علمی پر بھرپور روشنی پڑتی ہے۔

گورنر نے سوال کیا: ما ذا تقول فی الوسیلة ؟

وسیلہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

قال الشیخ : لا یوجد اختلاف بنینا و بین علماء نجد فی الوسیلة اساساً

قال الامیر : وھو غضبان : کیف ھذا؟

قال الشیخ : ان الشیخ محمد بن عبدالوھاب یقول بقوله عزوجل 'وابتغواالیه الوسیلة'

قال الامیر : المرادُ بالوسیلة الاعمال الصالحة.

قال لشیخ : الاعمال الصالحة خالق ام مخلوق ؟

لم یرد الامیر علی ذلک

ثم اعاد الشیخ سواله

ولم یرد علیه الامیر

Marfat.com

فقال الشیخ : ان قلت: انها خالق،خرجت من الدین

قال الامیر : انها مخلوقة.

قال الشیخ : هل هی مقبولة عند الله أم مردودة ؟

قال الامیر : لا ادری والله یعلم بقبولها وردها.

قال الشیخ : هذا هو الاختلاف فی الوسیلة بیننا و بین علماء نجد

ہمارا اور علما نجد کا بس اسی نقطہ پر اختلاف ہے۔ وہ وسیلہ اس مخلوق (اعمال صالحہ) کو بتاتے ہیں جن کے بارے میں ان کو مقبول اور مردود ہونے کا علم نہیں اور ہم ان حضرات کا وسیلہ لاتے ہیں جو اللہ عزوجل کے یہاں ایسے مقبول ہیں کہ اگر ان کی مقبولیت کے بارے میں کسی کو شک ہو جائے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

جب حضرت شیخ نے یہ نکتہ پیش کیا گورنر مدینہ کی شدت نرمی سے بدل گئی۔ ملاطفت کے انداز میں۔ باتیں کرنے لگا اور کہنے لگا یہ خبثاء و شیاطین مجھ تک اس قسم کی باتیں پہنچاتے ہیں۔ پھر اس نے حضرت شیخ مدنی کی خدمت میں چائے پیش کی اور جانے کی اجازت دی۔

سبحان اللہ! اس علمی نکتہ نے امارت کی شوکت وسطوت اور غرور تعلّی کے پندار کو پاش پاش کر دیا۔ اس کے بنائے ہوئے شیش محل کو چکنا چور کر دیا اور زبان سے نہ سہی دل سے اعتراف کرلیا گیا کہ وسیلہ شخصیات حق ہے۔ نہ صرف حق ہے بلکہ اسی میں قوت ہے۔ اسی میں سطوت ہے اور یہی جلوت ہے۔ امام رازی کے سامنے یہ نکتہ آتا تو ان کی زبان پر أجـــــدت و أبـــدعـــت کے بے ساختہ کلمات آفریں ادا ہوتے۔ امام غزالی یہ نکتہ سنتے تو نہ جانے کلمات تحسین کے کیا کیا الفاظ ادا فرماتے۔ امام ذہبـــی کے کانوں تک یہ نکتہ پہنچتا تو ان کی روح پھڑک اٹھتی اور امام سیوطی کی فکر تک یہ

Marfat.com

نکتہ پہنچتا تو حضرت شیخ علامہ ضیاء الدین کو اپنا محبوب بنا لیتے۔

حق تو یہ ہے کہ یہ وہ علمی نکتہ ہے جس کے سامنے اس موضوع پر آنے والے باطل کے سارے نکتے بے معنی ہو کر رہ گئے ہیں اور انکار وسیلہ کا قصر عالی زمین بوس ہو گیا ہے۔

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

(سورۃ اسراء آیۃ ۸۱)

حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل کو تو مٹنا ہی تھا۔

اور ایسا کیوں نہ ہو کہ حق کی فطرت ہے کہ وہ سر بلند ہوتا ہے۔

الحق یعلو ولا یعلی

حق سر بلند ہوتا ہے اور باطل اس کے آگے سرنگوں ہو جاتا ہے۔

اسی طرح رفیق مکرم برادرم محمد عارف ضیائی صاحب نے اس کتاب میں حضرت ضیاء الملۃ والدین قدس سرہ العزیز کی رائے سے صادر ہونے والے نہ جانے کتنے حقائق و دلائل اور واقعات پیش کئے ہیں۔

دراصل مکرم عارف ضیائی صاحب نے ان کی شخصیت کا بھرپور مطالعہ کیا اور ایک طویل عرصہ تک عمیق نظروں سے انہیں دیکھتے رہے ان کے شب و روز دیکھے، ان کی شامیں، ان کی صبحیں دیکھیں، ان کے علوم و معارف کے فیوض و برکات دیکھے، ان کی عبادت و ریاضت دیکھی، ان کے اخلاق و کردار کا مشاہدہ کیا، ان کی عزیمت اور ان کا احقاق حق اور ابطال باطل کا جلوہ دیکھا تو ان کی روح بے قرار ہوئی کہ جو دیکھا ہے اسے دوسرے کو بھی دکھائیں کہ ان مشاہدات میں عالم کے لئے اور اہلِ حق کے لئے بہت کچھ سامان ہدایت ہے۔ ان کی حیات رشد و اصلاح کا پیکر ہے تو اس سے دوسرے افراد بھی مستفید ہوں۔ ان کی زندگی استقامت و عزیمت کا کوہ

Marfat.com

گراں ہے تو عزیمت واستقامت کے جوہر دوسروں میں بھی پیدا ہوں۔اس لئے مؤلف کتاب مکرم شیخ عارف ضیائی صاحب قابلِ صد مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اس راہ میں ایک طویل سفر کیا اور سعی مسلسل و جہد پیہم سے کام لیا۔ اور شخصیت کے صحیح خدوخال اور حقائق و واقعات قلمبند کئے۔ میں نے کتاب کا بیشتر حصہ دیکھا ہے، اور پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس میں جو کچھ پیش کیا گیا ہے وہ تحقیق کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

رب قدیر اپنے حبیب عزیز علیہ الصلوۃ والتسلیم کے صدقہ وطفیل ان کی جہود ومساعی کو قبول فرمائے اور دارین کی برکتوں اور رحمتوں سے انہیں اور ان کے اہل خانہ اور احباب ومخلصین ومعاونین سب کو سرفراز فرمائے اور مزید ایجابی کاموں کی توفیق بخشے۔آمین

اپنا شرف دعاء سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

افتخار احمد قادری

المجمع الاسلامی مبارکپور، اعظم گڑھ

۲۲ صفر ۱۴۲۲ھ

Marfat.com

تقریظ

استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب رضوی ضیائی

دامت برکاتہم العالی

شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کراچی

حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی صاحب نے اپنے پیرومرشد حضرت علامہ مولانا حافظ ضیاء الدین احمد القادری علیہ الرحمۃ ورضوان کی سوانح حیات پر ایک جامع کتاب تالیف فرمائی ہے اوراس کتاب کو اپنے پیر و مرشدہی کے نام سے یادگار کے طور پرلکھا ہے۔ اس کتاب میں آپ کے پیدائش تا وصال ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ ویسے تو ایک دو کتابیں آپ کی سوانح پر پہلے بھی بازار میں آگئیں ہیں لیکن کتاب مذکور نے آپ کی زندگی کے کسی بھی گوشہ کونہیں چھوڑا اس اعتبار سے یہ کتاب جامع ہے۔ میں نے مختلف مقامات سے کتاب کا مطالعہ کیا ہے واقعی کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ کتاب مواد کے لحاظ سے نہایت عمدہ اور جامع ہے، کتاب کی عبارت نہایت سلیس اور عام فہم ہے۔ اردو ادب میں ایک نئی کتاب کا اضافہ ہے۔ حضرت مولانا عارف قادری صاحب نے کتاب کی تصنیف میں نہایت عرق ریزی کی ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ موصوف نے اس کی تحریر میں بہت محنت کی ہے اوران سلسلوں کا تسلسل بھی بیان کردیا ہے جوآپکے پیر و مرشدکوحاصل ہیں، یہ ایک نہایت عمدہ اوراچھا کام ہے کہ آپکے مریدوں کیلئے نہایت آسان کردیا ہے، کتاب موصوف میں نہ صرف پیر و مرشد کے حالات ہیں بلکہ کئی پاکیزہ ہستیوں کا تذکرہ بھی اس میں شامل ہے اس کتاب کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ بزرگوں کی جائے ولادت اور وطن مالوف کو بھی خوب وضاحت کے ساتھ جغرافیائی اعتبار سے بیان کر دیا ہے۔

تصنیف و تالیف کا کام کس قدر مشکل ہے یہ انہیں کو معلوم ہے جو اس

Marfat.com

کار خدمت کو انجام دیتے ہیں ۔ کتاب مذکور تقریباً ایک ہزار (۱۰۰۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ اتنی بڑی کتاب کا لکھنا اور مکمل تحقیق کے ساتھ کام کرنا اس مشقت کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جو کہ کرتا ہے۔ معلوم نہیں مولف نے اس کی تالیف میں کئی راتیں صرف کردی ہوں گی یہ سب مولف موصوف پر پیرومرشد کا فیض اوران کی کرامت ہے۔ پیرومرشد اسی خراجِ تحسین کے مستحق تھے۔

حضرت ممدوح نے پوری زندگی دیار حبیب (ﷺ) میں گذاری یہ ان کے سچے عشق اور محبت کی دلیل ہے۔ حضرت ممدوح کی روضۃ الرسول (علیہ السلام) سے اس قدر محبت تھی کہ کہیں مدینہ طیبہ سے باہر بھی گئے تو فوراً واپس آگئے اس خوف سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ محبوب کے شہر کے علاوہ کہیں اور جگہ مدفن بن جائے۔ کتاب کے مطالعہ سے کئی نئی چیزیں سامنے آئیں جو بہت سے لوگوں کو معلوم نہیں ہوں گی ۔ مثلاً حضرت پیر طریقت قطب مدینہ علیہ الرحمہ کا سلسلہ صرف چند واسطوں سے سرکار بغداد رضی اللہ عنہ تک پہنچ جاتا ہے۔ مجھے اس کتاب کے پڑھنے کے بعد یہ معلوم ہوا حالانکہ میں خود قطب مدینہ علیہ الرحمہ کا مرید ہوں ۔ ۱۹۷۲ء میں شرف حاضری نصیب ہوا اور عرصہ دو ماہ سے زیادہ آپکی خدمت میں رہنے کا موقع نصیب ہوا نہ میں نے آپ سے پوچھا نہ ایسا کوئی تذکرہ اس وقت سامنے آیا۔ ضیائی برادران کے لئے بڑا مژدہ ہے کہ ان کا سلسلہ اپنے پیرومرشد کے واسطے سے سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کے قریب تر ہوگیا۔

مولانا عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری صاحب صد مبارک کے مستحق ہیں کہ انہوں نے خصوصاً اہل طریقت اورعوام الناس کیلئے ایک نہایت مفید کتاب تالیف فرمائی۔

مولف موصوف نے سرکار بغداد کے حالات زندگی تفصیل کے ساتھ

Marfat.com

ذکر کیے ہیں اور پیر طریقت علیہ الرحمہ والرضوان کو جن سے عقیدت ومحبت وقربت تھی اسے بھی سہل طریقہ پر بیان کیا پیر طریقت جہاں سادات حضرات سے تعظیم وتکریم سے ملتے اور محبت والفت کا اظہار فرماتے اسی طرح اعلحضرت علیہ الرحمہ کے ساتھ بھی ان کا یہی طریقہ اور ان کے خانوادوں کے ساتھ بھی اسی جذبے اور محبت سے ملتے۔ پیر طریقت علیہ الرحمۃ کے ان تمام اوصاف اور خوبیوں کو جو حضرت میں پائی جاتی تھیں مؤلف موصوف نے تمام ہی کو نہایت آسان انداز میں لیکن جامعیت کے ساتھ بیان کیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاگوں ہوں کہ موصوف کی تصنیف کو مقبول عام وخاص بنائے اور آپ کی سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ہر فرد کیلئے یہ کتاب خیر جلسیں فی الزمان کتاب کا مصداق بن جائے۔

فقط

محمد اسماعیل خادم مدرسہ امجدیہ

۱۳ رجب ۱۴۲۵ھ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

قطب مدینہ قدس سرہ العزیز:

''بہار شریعت تھی مگر اب نظر نہیں آتی ہو سکے تو لے آنا۔ صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی قبلہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہار شریعت ایسی جامع کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ اس وقت اس کی نظیر پیش کرنا دشوار ہے۔ اکثر مسائل آپ کو اس میں مل جائیں گے۔ جو لوگ عربی نہیں جانتے ان کے لئے تو یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے''

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

تقریظ

حضرت علامہ مفتی محمد جان نعیمی
قبلہ مدظلہ العالی

الحمدلله وحده والصلاة والسلام على من لانبى بعده وعلى آله وصحبه اجمعين. اما بعد

مؤلف کتاب سیدی ضیاء الدین احمد القادری، حضرت صوفی کامل شیخ محمد عارف ضیائی مدنی زید عنایہ کا ذکر خیر، مسعود ملت و دین شیخ کامل پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی نقشبندی لازالت شمس فیوضہ بازغہ سے ہمیشہ سنا کرتا تھا اور بالخصوص رمضان میں جب حریم ناز کی حاضری کے لئے مدینہ منورہ (**زادها الله شرفاً و تعظيما**) جانا ہوتا تو آپ سے ملاقات کے بارے میں تاکید فرماتے تھے۔ لیکن شومی قسمت وہاں ملاقات نصیب نہ ہوئی، چند ماہ قبل حضرت شیخ محمد عارف مدنی زید عنایہ کراچی تشریف فرما ہوئے۔ حضرت مسعود ملت و دین کے تعارف وتوسل سے دارالعلوم تشریف لائے، پہلی ہی ملاقات سے دل نے گواہی دی کہ واقعی آپ حضرت قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کے فیض یاب ہیں، جس کے آثار آپ کے پُرکشش چہرے

Marfat.com

سے نمودار تھے۔ پھر جب تک حضرت کا کراچی میں قیام رہا شرف ملاقات جاری رہا، راقم السطور کے ساتھ آپ کی شفقت ومحبت سرمایہ زندگی ہے۔

حضرت ضیاء الملت والدین شیخ العرب والعجم قطب مدینہ سیدنا ضیاء الدین قادری مدنی قدس سرہ العزیز کے پاکیزہ حالاتِ زندگی پر متعدد رسائل وکتب لکھی گئی ہیں، لیکن فقیر کی نظر میں زیرِ نظر کتاب بایں موضوع تمام کتابوں کی تفسیر وتکملہ ہے۔ کیونکہ حضرت قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کے لیل ونہار، خلوت وجلوت کو اس کے خلیفۂ خاص حضرت شیخ محمد عارف مدنی زید عنایہ نے بالمشافہ حالات زندگی کو قلم بند کر کے طالبان راہ ھدیٰ کے لئے آسانی فرمائی۔ حضرت مؤلف زید عنایہ نے فقیر کو بھی حضرت قطب مدینہ اور زیرِ نظر کتاب کے بارے میں کچھ کلمات لکھنے کو فرمایا، یقیناً یہ میری سعادتوں کی معراج ہے۔

حضرت ضیاء الملت والدین قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کی زیارت نہ کر سکا لیکن بحمدہ تعالیٰ ان کے دیدار پُر انوار سے مستفیض ہونے والی آنکھوں کو دیکھ کر اور ان کے حسن گفتار وکردار کی گواہی دینے والوں کی گفتگو سن کر اپنی زندگی کے ان لمحات پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ ؎

غالب ندیم دوست سے آتی ہے بوئے دوست

بچپن میں حضرت ضیاء الملت والدین قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کا ذکر خیر اپنے والد گرامی حضرت فقیہ العصر شیخ طریقت وشریعت مفتی محمد عبداللہ نعیمی شہید قدس سرہ العزیز سے سنا کرتا تھا، اور اکابرینِ اسلام کی تحریرات وتقریرات سے بھی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بارے میں پڑھا سنا، جس کا خلاصہ یہ سامنے آیا کہ حضرت ضیاء الملت والدین قدس سرہ العزیز کی

Marfat.com

ذات گرامی نہ صرف گوناگوں صفات سے متصف تھی، بلکہ مجمع الصفات حسنہ تھی، آپ کی شخصیت عالم اسلام کے لئے سرچشمہ انوار نبوت اور تنویر مہر رسالت تھی، اور تعلیمات اسلام کا مجسمۂ پیکر تھی۔ آپکی ذات گرامی اسوہ نبوی (ﷺ) کا جیتا جاگتا نمونہ تھی، اور آپ کی حیات مبارکہ پر عشق الٰہی اور عشق مصطفیٰ (ﷺ) غالب تھا، یقیناً یہ کمال ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتا اسی کو حاصل ہوتا ہے جس کو عطاء خاص سے نوازا جاتا ہے۔

للہ در القائل۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

اور آپ کا ہر پہلو سنت مصطفیٰ (ﷺ) پر محیط تھا۔

نعم ما قیل۔

شریعت کا جو حامل ہے طریقت میں جو کامل ہے
رسول ﷺ کی سچی محبت جس کی منزل ہے

آخیر میں فقیر دعا گو ہے کہ مولاء کریم بطفیل حبیب کریم ﷺ مؤلف کتاب کی اس عظیم خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور تمام ناظرین مخلصین کو اس سے نفع تام حاصل کرنے کی توفیقِ رفیق عنایت فرمائے اور اس کتاب مستجاب کو ذریعۂ فلاح و نجات، رافع درجات بنائے نیز حضرت

Marfat.com

مؤلف زید عنایہ کو دارین میں اس کا بہترین صلہ اور اجر عظیم عطاء فرمائے
(آمین)

بجاہ سید المرسلین ﷺ

کتبہ:
الفقیر الی عفو ربہ الکریم عبدہ
محمد جان نعیمی غفرلہ المنان
بحرمت سید المرسلین ﷺ
۲۷ محرم ۱۴۲۶ھ
امیر مرکزی جماعت اہل سنت سندھ
مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ
ملیر کراچی۔ پاکستان

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

۱۱۰

تقریظ

علامہ مولانا **ڈاکٹر خالد صدیقی** القادری چشتی تاجی
امتیازی (پی ایچ ڈی) المعروف خالد بابا
خلیفہ اولاد غوث الاعظم الشیخ عبدالقادر منصور الدین گیلانی بغدادی
سرپرست اعلیٰ حلقہ قادریہ امتیازیہ
ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کراچی

مدینہ منورہ کی حاضری عشاق کی سب سے بڑی آرزو ہوتی ہے۔ سچ کہا کسی نے ؎

ایں سعادت بزور باز ونیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

سرکار ﷺ نے پہلی مرتبہ کرم بسلسلۂ حاضری ۱۹۹۴ء میں فرمایا، پھر سال دو سال بعد جب آپکی مرضی ہوئی آپ کرم فرماتے رہے اور تاحال فرما رہے ہیں۔ امید ہے آئندہ بھی فقیر پر سرکار کی یہ عنایت جاری رہے گی۔ انشاء اللہ اب ربیع الاول کے مہینے میں یہ ساتویں حاضری ہوگی۔

تیسری یا چوتھی حاضری پر مدینہ منورہ کے ایک ساتھی محمد ظفر اقبال جو بہاولپور کے رہنے والے ہیں، یہاں مسجد نبوی (ﷺ) میں بن لادن کمپنی میں الیکٹریشن ہیں۔ انہوں

Marfat.com

نے تذکرہ کیا کہ خالد بابا، مدینے میں کئی بزرگوں سے مل چکے ہیں۔خاص طور پر حضرت فضل الرحمٰن مدنی رحمتہ اللہ علیہ، پیر عباسی، بابا عبدالحمید صاحب رحمتہ اللہ علیہ، شیخ ذکریا رحمتہ اللہ علیہ مگر آپ کی حضرت عارف ضیائی صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات نہیں ہوئی۔آج باب العوالی چلتے ہیں اور حضرت عارف ضیائی صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات کرتے ہیں۔فقیر فوراً تیار ہوگیا۔جب سیڑھیاں چڑھ کر حضرت صاحب کے یہاں پہنچے تو پتہ چلا کہ گھر پر تشریف نہیں رکھتے۔دیدار کی حسرت لئے واپس آگئے۔پانچویں حاضری میں پھر شوق ملاقات نے دل میں چٹکیاں لیں۔مدینے کے ساتھیوں سے تذکرہ کیا، انہوں نے ایک دلخراش حادثے کا ذکر کردیا۔جس کی وجہ سے پھر ملاقات نہ ہوسکی۔ اب تشنگی اور بڑھ گئی۔

۲۰۰۴ء میں یہ فقیر کراچی کے دارالعلوم نعیمیہ کے ناظم تعلیمات استاد الاساتذہ حضرت مفتی جمیل احمد نعیمی کی خدمت میں حاضر تھا۔کہ اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی، مفتی صاحب نے فون پر جو بات کی اسکا لب لباب یہ تھا کہ ہاں مدینے والے محمد عارف ضیائی صاحب کراچی تشریف لائے ہوئے ہیں۔یہ خوشخبری سن کر دل قابو میں نہ رہا۔حضرت مفتی صاحب قبلہ سے عرض کیا کہ حضور، عارف ضیائی صاحب کا قیام کہاں ہے؟ آپ نے پوچھا آپ جانتے ہیں؟ فقیر نے عرض کیا جانتا ہوں، پہچانتا نہیں ہوں آپ کرم فرمائیں گے تو پہچان بھی لوں گا۔مفتی صاحب نے تبسم فرمایا اور پھر آپ کی قیام گاہ کا پتہ بتا کر آپکی باتیں کرنے لگے۔اسی دن دارالعلوم سے فارغ ہوکر فقیر گھر نہیں گیا سیدھا حضرت محمد عارف صاحب ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔وہ جو کسی نے کہا ہے کہ'' کچھ لوگ پہلی ملاقات میں اپنا گرویدہ کر لیتے ہیں'' بس ایسا ہی ہوا۔حضرت کی شخصیت، آپ کی مدینہ منورہ، سرکار مدینہ ﷺ اور غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ سے محبت اور عقیدت دیکھ اور سن کر آپکے اخلاق، آپکی عاجزی انکساری اور محبت آنے والوں کے ساتھ رویہ اور بار بار مدینہ منورہ کے ذکر پر نمناک ہوجانا، مدینے میں موت کی آرزو کا اُٹھتے بیٹھتے دہرانا، سب دل پر نقش ہوکر رہ گیا۔پھر جب جب موقع ملا فقیر حضرت کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر ہوتا رہا۔ اور آپکی صحبت بابرکت سے فیض پاتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک گیارہویں شریف کی محفل پر حضرت سے فقیر نے فقیر خانے پر آنے کی درخواست کی جسے حضرت نے خندہ پیشانی سے قبول فرما کر فقیر کی عزت افزائی فرمائی۔

پھر ایک روز حضرت پھر عازم حرمین شریفین ہوئے اور یوں یہ وقتی جدائی صحبتوں اور زیارتوں میں حائل ہوگئی۔ لیکن حضرت مدینہ منورہ کی مست اور خوشبو سے معطر فضاؤں سے اس فقیر کی خبر گیری مواصلاتی ذریعے سے گاہے بگاہے فرماتے رہتے ہیں۔ اسی اثناء میں حضرت نے فرمایا کہ بھائی عبدالرؤف کے پاس کراچی میں کتاب ''سیدی ضیاء الدین احمد القادری رضی اللہ عنہ'' کا مسودہ ہے۔ دیکھ لیں اور تقریظ بھی لکھ دیں۔ فقیر کو اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا بخوبی احساس ہے مگر حضرت کا حکم اور ضیائی فیض کے خوانِ نعمت سے خوشہ چینی کے تصور نے فقیر کو خامہ فرسائی پر اکسایا۔ یوں یہ تحریر سینہ قرطاس پر منتقل ہوئی۔

مسودہ کو جوں جوں پڑھتا گیا ذہن روشن سے روشن ہوتا چلا گیا، حضرت کے اخلاق کریمانہ اور عادت شریفانہ کا تو دل سے قائل تھا۔ اب صحبت ولی کے حوالے سے قلمکاری کی ضیاء جو دیکھی تو بے ساختہ زبان سے نکلا کہ درحقیقت عارف ضیائی نے اپنے قلب ونظر کو اتنی جلا دی ہے کہ وہ ضیاء الدین کی ضیاء سے چمکنے لگا۔ واقعات کا انداز بیاں نہایت سادہ وآسان ہے نہ تصنع ہے نہ بناوٹ، حضرت عارف ضیائی لگی لپٹی نہیں رکھتے۔ دانستہ یا نادانستہ جس کسی سے بھی حضرت ضیاء الدین مدنی کے واقعات وحالات لکھنے میں غلطی ہوئی ہے ٹوکتے روکتے اور سمجھاتے ہیں پھر اصل واقعہ بیان کر دیتے ہیں۔ شیخ العرب والعجم حضور قطب مدینہ قدس سرہٗ کوئی غیر معروف ہستی نہیں۔ آپکی شہرت دراصل اللہ رب العزت کے اس قول کے مطابق ہے کہ ''پس تم میرا ذکر کرو میں تمارا چرچا کرونگا'' (القرآن)۔ اب اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ولی کے چرچے کو عام کرنے میں سیدی محمد عارف ضیائی کو بھی شامل کرلیا ہے۔ یہ ضروری تھا کہ اللہ جل شانہ کے اس ولی (قطب مدینہ) کا ایک جامع اور مستند تذکرہ حیات سامنے آئے۔ اور یہ کام اللہ جل شانہ نے اپنے ایک نیک بندے سیدی محمد عارف ضیائی سے لے لیا۔ قابلِ مبارکباد ہیں وہ مریدین ومحبین جو اپنے

Marfat.com

بزرگوں کے واقعات کو دنیا کے سامنے تحریری شکل میں جمع کر کے پیش کرتے ہیں۔اور یہ تذکرے مولفین ومرتبین کو بھی امر کر دیتے ہیں۔

ذکر اتنا تیرا کیا ہم نے
قابل ذکر ہوگئے ہم بھی

سیدی محمد عارف ضیائی صاحب نے قطب مدینہ کے جو حالات وواقعات قلمبند فرمائے ہیں انکے پڑھنے سے روح میں ایک خاص کیف وسرور پیدا ہو جاتا ہے۔ پڑھنے والا بے خودی میں خود کو حضرت قطب مدینہ کی محفلِ پُر انوار میں محسوس کرنے لگتا ہے۔اور یہی مولَف و مُرتب کا کمال ہوتا ہے کہ قاری مطالعے کے دوران صاحبِ تذکرہ کے انوار وتجلیات سے مستفیض ہونے لگے۔

سیدی محمد عارف ضیائی صاحب نے ''سیدی ضیاء الدین احمد القادری'' مرتب فرما کر حق نعمت ادا کر دیا، اللہ کرے زورِ قلم اور بھی زیادہ۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ وجہ تخلیق کون مکاں کے صدقے اور سرکار پیرانِ پیر دستگیر سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل حضرت سیدی محمد عارف ضیائی مدنی دامت برکاتہم العالیہ کی اس سعی بابرکت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس تالیف لطیف کو مولَف و قارئیں کی مغفرت کا سبب بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

Marfat.com

طالب غبار راہ مدینہ

۱۲ ربیع اوّل ۱۴۲۶ھ

۲۲ اپریل ۲۰۰۵ء

کراچی۔ پاکستان

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

زانوئے مقدس اور پائے مبارک (ﷺ)

انبیاء تہ کریں زانو اِن کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
ساق اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم
شمعِ راہ اصابت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

(حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

تقریظ

شعلہ بیاں حضرت علامہ سید مظفر شاہ

اختر القادری

قبلہ مدظلہ العالی

الحمد للہ رب العالمین

والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ الہٖ و صحبہ وسلم

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں تحمیدی جملے عرض کرنے ،اوراس کے حبیبِ کریم رؤف رحیم صاحب صد صلاۃ وتکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی بارگاہ بابرکت میں ھدیۂ درود وسلام عرض کرنے کے بعد

اس پُرفتن دور میں جبکہ ہر جگہ بد مذہبیت کی یلغار ہے۔ دینِ متین کی بنیاد کو کمزور کرنے کی ناکام کوششیں کی جارہی ہیں۔ چاہے وہ پیغام کلام الٰہی کی تبلیغ میں معنوی تحریف ہو یا احادیث مبارکہ کی تشریح میں۔

جب بھی اسلام پر ایسا دور آپڑتا ہے تب ہی خالق بحر وبر دینِ اسلام کی بقا و سلامتی کے لئے اپنے محبوب کریم علیہ الصلاۃ و التسلیم کی شریعت کے تحفظ کے لئے عقائد باطلہ اور فکر سوقیانہ کی تردید کے لئے ،دجل وفریب اور لادینیت اور بد مذہبیت کے گھٹاٹوپ سیاہ بادلوں کو چاک کرنے کے لئے ایک مردِ حق کو پیدا فرماتا ہے۔ جو مسافران حق اور

Marfat.com

متلاشیانِ صراط مستقیم کو گمراہی کے عمیق گھڑوں سے بچا کر ساحل ہدایت پر مستقیم کر دیتا ہے اسلامی رہبران کی اصطلاح میں ایسے مظہر انوار الٰہیہ کے ممبع اور حق وانصاف کی کامل تصویر کو مجدد کہا جاتا ہے۔ ہر صدی پر مجدد تشریف لائے اور اعانت الٰہی کے طفیل دین کے پرچم کو بلند رکھا۔

موجودہ صدی کے افق علم پر جس عظیم مجدد کا وجود طلوع ہوا دنیا نے انہیں شیخ الاسلام امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے نام سے جانا اور مانا۔

فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے تجدیدی کارنامے کس ذی علم کی نظر سے اوجھل ہیں؟ مگر آپ نے تلامذہ اور مریدین کی تربیت بھی اس حوالے سے فرمائی کہ اگر اس صدی میں ان کو مجدد کہا جائے تو ہرگز مبالغہ غیر حق نہ ہوگا بلکہ مبالغہ حق ہوگا۔

فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے مریدین اور تلامذہ میں سے ایک شیخ العرب والعجم قطب مدینہ حضرت ضیا الملت والدین محمد ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کی شخصیت علوم شریعہ اور علوم روحانیہ میں بہت ظاہر ومشہور ہے۔ دراصل قرآن مجید فرقانِ حمید نے تحفظ ایمان واعمال اور دخول جنت کا ذریعہ جو بیان فرمایا اسکا ذکر سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۱۹ میں اس طرح پر ہوا۔

یأیھاالذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین یعنی اہل ایمان، ایمان لا چکے اچھے اعمال کر چکے اب ایمان اور عمل صالحہ کی بقاء وتحفظ کے لئے سچوں کے ساتھ ہو جاؤ یعنی محض ایمان اور اعمال صالحہ سے ہی نجات بالخیر ہو جائے؟ نہیں بلکہ ارشاد ہوا اس کو بچانے کے لئے ہمارے پیاروں کے دامن سے جڑ جاؤ اور سورۃ فاتحہ پر یہی واضح اشارہ ہے کہ سیدھا راستہ تو سب بتائیں گے مگر سیدھا راستہ وہی ہوگا جس کو ہمارے محبوب بندوں نے اپنایا ہوگا تو ثابت ہوا کامل روشنی وہی ہے جو اللہ کے محبوبوں کے نہج سے حاصل ہو۔

اس پُرفتن دور میں اپنے عقائد اور ایمان کے تحفظ کے لئے ایک مشہور ومعروف نصیحت، حضرات علماء ربانین وصوفیاء کاملین نے بیان کی ہے گو وہ حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں مگر اسکے معنی میں اسقدر پختگی ہے کہ اپنا لیا جائے تو وہ یقیناً صراط الذین انعمت علیھم کی عملی تفسیر بن سکتا ہے۔ اس عظیم نصیحت کو حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے احیاء العلوم

Marfat.com

اور علامہ سید محمود آلوسی رحمتہ اللہ علیہ، علامہ امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی اپنی تفاسیر میں نقل کیا اور میرے امام فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے الامن والعلیٰ میں نقل فرمایا کہ **اذا تحیرتم بالامورِ فاستعنوا باھل القبور** کہ جب تم پر ایسے دور آجائیں کہ ہر شخص بظاہر قرآن وسنت کا لبادہ اوڑھ کر تمہیں گمراہ کر رہا ہو تو خبردار اس وقت ان کو چھوڑ کر ان صلحاء کا مسلک اور جواب دیکھو جو اپنی قبروں میں آرام فرما رہے ہیں۔ یقیناً یہ عظیم کتاب کے مطالعہ سے ہمیں اپنے اسلاف کا مسلک اور ان کا تصلب فی الدین معلوم ہوتا ہے۔ اس کتاب کے اہم مقامات سے سر دست اتنا عرض کر دوں کہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ تمام عالم اسلام کے صوفیاء اور علماء حضرت قطب مدینہ ﷺ کی کس قدر تعظیم اور آپ سے بے حد عقیدت رکھتے تھے۔ بالخصوص حضرت قطب عالم پیر سید مہر علی شاہ علیہ الرحمہ کے صاحبزادے حضرت بابو جی علیہ الرحمہ کو فاضل بریلوی اور ان کے خلفاء بالخصوص حضرت قطب مدینہ سے بے پناہ عقیدت تھی۔

یہ فقیر حضرت شیخ الاسلام عالم باعمل صوفی کامل عارف باللہ حضرت عبد المصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ بے پناہ محنت اور تحقیق سے یہ عظیم علمی اور روحانی سرمایہ اہلسنت کو عطا فرمایا۔ اللہ رب العزت حضرت کے حسنات میں مزید ترقی اور برکتیں عطا فرمائے اور مجھ حقیر فقیر سراپا پُر تقصیر کو بھی فیضانِ قطبِ مدینہ ﷺ سے بہرہ مند فرمائے

امین بجاہ طہ ویٰسین علیہ السلام

ابو حفص سید مظفر شاہ اختر القادری

۲۱ شوال ۱۴۲۶ھ

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

تقریظ

حضرت علامہ مفتی عبدالعزیز حنفی

دارالعلوم امجدیہ کراچی

قبلہ مدظلہ العالی

باسمہ تعالی

الحمدلله رب العالمین والصلاة والسلام علی سیدنا محمد ابن عبدالله رحمة للعالمین وعلی له واصحابه اجمعین

بحمدللہ یہ ناچیز حج بیت اللہ کی ادائیگی سے جب فارغ ہوا تو مدینہ منورہ کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی جو کہ بہت اہم ہے اس لئے کہ بقول میرے اعلحضرت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا عاشق مصطفے (ﷺ) محدث و محقق بریلوی رضی اللہ عنہ ؎

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

شہر مصطفے ﷺ میں عرصہ دراز سے مقیم قطب مدینہ شیخ العرب والعجم خلیفۂ اعلحضرت قبلہ ضیاء الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ الرحمۃ والرضوان کے مرید باصفا مکرم و محترم

Marfat.com

محمد عارف ضیائی مدظلہ العالی سے بھی ملاقات ہوئی۔ حضرت قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کے یہ وہ مرید ہیں جنہوں نے اپنے شیخ طریقت کی خدمت میں ایک طویل عرصہ گزارا اور اپنے شیخ اور ان کے معمولات و مشاغل کو بہت قریب سے دیکھا ہے اور ان سب کو قلمبند کیا، اب کتاب کی صورت میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کا مسودہ اس ناچیز کو بھی دکھایا میں نے اس کے چیدہ چیدہ مقامات کے کچھ حصہ کا مطالعہ کیا۔ یہ ایک بہت اچھی کوشش ہے جس میں انہوں نے حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمۃ کی زندگی کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے جس قدر بھی لکھا گیا ان سب میں یہ تفصیل نہ ہو۔ مکرم و محترم جناب محمد عارف ضیائی صاحب کی یہ سعادت ہے کہ انہوں نے اپنے قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوانح عمری کو اس انداز سے پیش کیا ہے کہ پڑھنے والے کی دلچسپی بھی قائم رہے اور اس کو حضرت کی زندگی سے متعلق معلومات کا خزینہ بھی حاصل ہو جائے۔ اللہ رب العزت سے دعاء ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے طفیل اس کتاب کے مؤلف محترم محمد عارف قادری ضیائی صاحب کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس کے قارئین کو زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق لبیب عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین۔

عبدالوزیر خزدق
نزیل مدینۃ المنورہ
بتاریخ ۹ محرم الحرام ۱۴۲۷
مطابق ۸ فروری ۲۰۰۶
سہ روزہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

بانی مکتبہ قادریہ لاہور

عربی کا مشہور شعر ہے۔

ما کل ما یتمنی المرءُ یدرکه
تجری الریاح بمالا نشتهی السفن

ضروری نہیں کہ آدمی کی ہر خواہش پوری ہو جائے (یہ تو خالق کائنات کی صفت ہے کہ وہ جو کچھ چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے) ہوائیں عموماً کشتیوں کی خواہش کے برعکس چلا کرتی ہیں۔

راقم کی بڑی آرزو تھی کہ اہلسنت کے تین علماء و مشائخ کی زیارت ہو جائے۔

۱۔ حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی فرزند اصغر امام احمد رضا بریلوی

۲۔ حضرت ضیائے مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی

۳۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن، رئیس اعظم اڑیسہ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

لیکن بقول شخصے ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

Marfat.com

دوسری کئی آرزوؤں کی طرح یہ آرزو بھی تشنہ اور نا تمام رہی، پہلی مرتبہ جب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی تو ابھی مکہ معظّمہ ہی میں تھا کہ حضرت قطب وقت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس اللہ سرہ العزیز کی رحلت کی خبر ملی کفِ افسوس مل کر رہ گیا، ایک تو اس خطہ پاک میں نووارد اور ناواقف تھا، دوسرا یہ کہ کوئی راہنمائی کرنے والا نہیں تھا اور تیسرا یہ کہ پاسپورٹ معلم کے پاس تھا اور وہ ہم جیسے لوگوں سے کب ملتا تھا، اس کا نمایندہ کبھی کبھار دکھائی دے جاتا تھا، اس طرح راقم حضرت کی زیارت اور نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت سے محروم رہا، مدینہ طیبہ حاضری ہوئی تو آپ کے فرزند ارجمند اور جانشین حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی سے ملاقات ہوئی، ان کے پاس تعزیت کی اور حضرت کی روح اقدس کے لئے ایصال ثواب کیا۔

واپسی پر ہوائی جہاز پر سوار ہوا، جہاز کے عملے نے پاکستانی اخبارات تقسیم کئے، میرے حصے میں روزنامہ جنگ آیا، میں نے دل میں سوچا کہ اللہ خیر کرے، کوئی خیر کی خبر دیکھنا نصیب ہو، تقریباً ایک ماہ بعد پاکستانی اخبار دیکھ رہا ہوں، اچانک آخری صفحے پر ایک بیان پر نظر پڑی تو میں کئی لمحوں تک سناٹے میں رہ گیا، وہ مولانا شاہ فرید الحق کا کراچی سے حضور مفتی اعظم ہند کی وفات پر تعزیتی بیان تھا، اور مجاہد ملت تو چند ماہ پہلے رحلت فرما گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی قدس اللہ سرہ العزیز سیالکوٹ، پاکستان کے رہنے والے تھے مجلس رضا لاہور نے ایک ضخیم کتاب ''قطب مدینہ'' کے نام سے شائع کی جو مختلف حضرات کے مقالات پر مشتمل تھی، پھر رضا اکیڈمی لاہور نے ایک کتابچہ ''ضیائے قطب مدینہ'' کے نام سے شائع کیا، اس کے باوجود ضرورت تھی کہ حضرت ضیاء الملت والدین قدس اللہ سرہ العزیز کے بارے میں ایک جامع اور مبسوط کتاب لکھی جاتی جس میں حضرت کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کی جاتی، ان کے حالات زندگی، تعلیمی سفر، اساتذہ اور مشائخ کا تذکرہ، بغداد شریف کی حاضری، پھر مدینہ منورہ حاضری، وفات، اولاد اور خلفاء، معمولات، نظریات، ملفوظات اور کرامات سب کچھ بیان کیا جاتا۔

Marfat.com

اس سال رمضان المبارک میں اہلیہ محترمہ کے ہمراہ عمرہ ادا کرنے اور اس کے بعد مدینہ طیبہ حاضر ہونے کی سعادت ملی تو وہاں ایک ہزار چار سو صفحات پر مشتمل دو جلدوں کا حامل تذکرہ ''سیدی ضیاء الدین احمد القادری'' رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے دیکھنے کے لئے ملا جسے حضرت کی بارگاہ میں سالہا سال حاضر رہنے کی سعادت اور آپ کی اجازت وخلافت حاصل کرنے والے راقم کے دیرینہ دوست اور کرم فرما جناب عبدالمصطفی محمد عارف قادری ضیائی مدظلہ العالی نے ترتیب دیا ہے۔ یہ کتاب حزب القادریہ لاہور سے جناب محترم عبدالعزیز خاں مدظلہ العالیٰ نے چھپوائی ہے اور راقم کو مل گئی ہے۔ بلاشبہ اس کتاب کے مرتب کرنے والے اور شائع کر کے فری تقسیم کرنے والے سب ہدیۂ تبریک کے مستحق ہیں کہ انہوں نے امت مسلمہ کو اپنے وقت کے ایک قطب کے مستند حالات، ان کی استقامت، عقیدے کی پختگی، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم ﷺ کی ذات اقدس پر ناقابل شکست ایمان سے روشناس کرایا ہے۔

ان کی زندگی امام احمد رضا بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز کے اس شعر کی عملی تصویر تھی۔

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جمادئے ہیں

وہ کھانے کی کسی دعوت پر تشریف نہیں لے جاتے تھے چاہے ارباب حکومت کی طرف سے دعوت ہوتی یا کسی پیر طریقت کی طرف سے، فرماتے میں سرکار دو عالم ﷺ کے دروازے پر پڑا ہوں جو ٹکڑا آپ عنایت فرماتے ہیں کھا لیتا ہوں، کھانے کے لئے کہیں نہیں جاتا۔

یہ بھی امام احمد رضا بریلوی کا شعر ہے۔

جان ہے عشقِ مصطفیٰ، روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ، ناز دوا اٹھائے کیوں

حضرت ضیاء الاسلام والدین اس شعر کی بھی عملی تفسیر تھے، ہر روز باب مجیدی

Marfat.com

کے سامنے واقع اپنے گھر (اب وہ جگہ مسجد نبوی شریف میں شامل کی جا چکی ہے) محفل میلاد منعقد کرتے اور محفل کے آخر میں حاضرین کو کھانا کھلاتے، نجدیوں کا حرمین شریفین پر تسلط آپ کے سامنے ہوا، ان کی حکومت کے دور میں بھی آپ نے طویل عرصہ مدینہ منورہ میں اس طرح گزارا کہ ہر روز آپ کے دولت کدے پر محفل میلاد ہوتی تھی، جس میں پاکستان اور ہندوستان ہی نہیں دوسرے ممالک کے لوگ بھی شریک ہوتے تھے، حد یہ کہ جب آپ آخری دنوں میں ہسپتال میں داخل تھے تب بھی محفل میلاد کا سلسلہ جاری رہا، بعض حضرات نے کچھ نجدیوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ

''ان کی رگوں میں خون کی جگہ میلاد شریف رواں دواں ہے۔''

حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی امام احمد رضا بریلوی کے مرید اور خلیفہ تھے گو کہ انہیں حضرت مولانا وصی احمد سورتی، علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی، حضرت شاہ علی حسین کچھوچھوی، محدث اعظم دنیائے عرب علامہ شیخ بدرالدین حسنی اور دیگر بہت سے مشائخ سے خلافت و اجازت حاصل تھی لیکن ان پر مرشد کا رضوی رنگ غالب تھا، وہ فرمایا کرتے تھے باپ ایک ہی ہوتا ہے، البتہ چچے متعدد ہو سکتے ہیں۔

مولانا محمد عارف قادری ضیائی نے اس کتاب میں بہت سے آنکھوں دیکھے اور کانوں سنے واقعات بیان کئے ہیں، پھر انہوں نے لکھنے کے بعد حضرت صاحبزادہ سیدی فضل الرحمٰن کو بھی یہ کتاب سنادی تھی، اس لئے اس کی استنادی حیثیت بڑھ جاتی ہے۔

ایک قابل داد کام اس کتاب کے ذریعے سے یہ ہو گیا ہے کہ الدولۃ المکیۃ کی کئی ایسی تقریظات اس میں شامل کر دی گئی ہیں جو اس سے پہلے شائع نہیں ہوئیں، یہ حضرت ضیاء الحرمین کے پاس محفوظ الدولۃ المکیۃ کے نسخے پر لکھی گئی تھیں۔

اس کتاب کے بعد جناب مولانا محمد عارف قادری ضیائی نے حضرت مجاہد ملت مولانا محمد حبیب الرحمٰن قادری، رئیس اعظم اڑیسہ کے حالات پر بھی ایک کتاب لکھ دی ہے، ان دونوں کاموں پر وہ تمام اہلسنت کی طرف سے شکریئے کے مستحق ہیں۔

مولائے کریم ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، اپنی حفاظت میں رکھے، انہیں اور

Marfat.com

ہمیں ایمان کی سلامتی کے ساتھ جنت البقیع میں سرکار دو عالم کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔آمین

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۲۵/ شوال ۱۴۲۷ھ

۱۸/نومبر ۲۰۰۶ء

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : گناہ صغیرہ وکبیرہ میں کیا فرق ہے۔

ارشاد : گناہ کبیرہ سات سو ہیں ان کی تفصیل بہت طویل، اللہ کی معصیت جس قدر ہے سب کبیرہ ہے۔ اگر صغیرہ وکبیرہ کو علیحدہ شمار کرایا جائے تو لوگ صغائر کو ہلکا سمجھیں گے وہ کبیرہ سے بھی بدتر ہو جائے گا جس گناہ کو ہلکا جان کر کرے وہی کبیرہ ہے ان کے امتیاز کے لئے صرف اس قدر کافی ہے کہ فرض کا ترک کبیرہ ہے اور واجب کا صغیرہ جو گناہ بے باکی اور اصرار سے کیا جائے کبیرہ ہے۔

(ملفوظات۔امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

تقريظ
الدكتور محمد سعيد بن وليد بن محمد سعيد طوله المدني زيد مجده

اللهم اني أقدم اليک بين يدي كل نفس ولمحة و طرفة يطرف بها أهل السموات وأهل الأرض، وكل شيئ هو في علمک كائن، أوقد كان، أقدم اليک بين يدي ذلک كله.

اللهم لک الحمدحمداً كثيرا دائمامثل ماحمدت به نفسک وأضعاف ماتستوجبه من جميع خلقک كما ينبغي لجلال وجهک وعظيم سلطانک في كل لمحة ونفس عدد يا مولانا العظيم ما في علمک.

اللهم اني أسألک بنور وجه الله العظيم، الذي ملأ أركان عرش الله العظيم، وقامت به عوالم الله العظيم، أن تصلي على مولانا محمد ذي القدر العظيم، وعلى آل نبي الله العظيم، بقدر عظمة ذات الله العظيم في كل لمحة ونفس عدد مافي علم الله العظيم، صلاة دائمة بدوام الله العظيم، تعظيما لحقک يا مولانا يا محمد يا ذ الخلق العظيم، وسلم عليه وعلى آله مثل ذلک، وبعد:

فقد جرت عادةالعلماء والأولياء والمريدين تسطير أخبار شيوخهم ومن له فضل عليهم وذلک من باب شكر النعمة كما ورد في

Marfat.com

الحديث:

"من لم يشكر الناس لم يشكر الله."

ومن أولئك الامام العلامة الشمس محمد بن عبدالرحمن السخاوي حيث ألف في شيخه العلامة محدث الدنيا الحافظ أحمد بن حجر العسقلاني كتاب (الجواهر والدرر في ترجمة شيخ الاسلام ابن حجر)، ومنهم العلامة الفقيه الشيخ أحمد بن المبارك اللمطي الذي سطر أخبار شيخه العارف بالله قطب العارفين سيدي عبد العزيز الدباغ ﷺ في كتابه الشهير (الابريز في أخبار سيدي عبدالعزيز)، وكذلك فعل سيدي القطب عبد الوهاب الشعراني في شيخه العارف علي الخواص، ومثله سيدي السيد جعفر بن حسن البرزنجي ﷺ حيث ألف في العارف سيدى أحمد القشاشي ﷺ كتاب (البرود المحبرة الحواشي في مناقب سيدي أحمد القشاشي)، وهكذا تتابع التلامذةالمخلصون على تسطير أخبار هؤلاء الأولياء العارفين رضوان الله عليهم.

وقد أسعدني الحظ بالتعرف على سيدنا ومولانا العارف الصفي الوفي الصابر الذاكر الشيخ عبد المصطفى محمد عارف بن قمر الدين القادري الضيائي مسلكا ومشربا، الحنفي فقها ومذهبا، الماتريدي عقيدة ومنهجا، العثماني نسبا، المدني موطنا وقدم الي هذا الكتاب، فوجدته قد نهج منهج العلماء السابقين بتأليفه هذا الكتاب المانع الجامع لأخبار وأنوار قطب المدينة المنورة العارف بالله الولي الكامل والامام الزاهد والمسند المعمر البركة محمودالسكون والحركة سيدي ومولاي ضياء الملة والدين ضياء الدين احمد بن عبد العظيم بن قطب الدين الشيخ القادري الحنفي الماتريدي الصديقي السيالكوتي المدني المولود سنة ١٢٩٤ هـ، والمتوفى سنة ١٤٠١ هـ عن ١٠٧ سنوات تقريباً، رضي الله

Marfat.com

عنه وأرضاه ونفعنا بأنواره وأسراره.

وقد تصفحت هذا السفر العظيم الذي قارب الألفي صفحة، وسرحت فيه نظري على عدم معرفتي باللغة الأوردية الا أني استفدت منه استفادة عظيمة جمة بعد ترجمة ما احتجت الى ترجمه باللغة العربية، فوجدت في هذا الكتاب ما سلب لبي، وأخذ بمجامع قلبي، من تاريخ صحيح لحياة الامام ضياء الدين ورحلاته اضافة الى ما حواه هذا السفر العظيم من تاريخ الأحداث حدثت في المدينة المنورة كا لسفر الشهير لدى أهل المدينة بسفر برلک، حيث قام والي المدينة من قبل الحكومة العثمانية بترحيل أهل المدينة المنورة ترحيلا اجبار يا ففرقوابين الأم وولدها، والرجل وزوجته، والأخ وأخيه، ولم يبق في المدينة المنورة سوى ١٢٥ شخصا ولاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم.

كما حوى هذا الكتاب الحافل على تراجم مهمة نادرة لمشايخ سيدي ضياء الدين احمد القادري رضوان الله عليه الذين قرأعليهم الكتب الحديثية ونال منهم الاجازات العامة والخاصة، ومن أولئک شيخه وشيخ فتحه الامام العلامة العبقري المفتي أحمد رضا خان البريلوى الحنفي القادري، والشيخ المحدث وصي أحمد السورتي الذي قرأ عليه الكتب الستة.

واخذ رضي الله عنه في الشام عن المحدث العلامة الشيخ الأكبر سيدي بدرالدين الحسني، وفي المدينة المنورة أخذ فيها عن العلامة المحدث محمد عبد الباقي الأيوبي اللكنوي، والسيد المسند عباس بن محمد رضوان المدني، والسيد علوي بن أحمد بن عبدالله بافقيه شيخ السادة فيها، وغيرهم.

وقد التقى هذا الامام الهمام بعُمَد الطريقة السنوسية الادريسية

Marfat.com

ورؤسائهاوأخذعنهم ومنهم الامام العلامةالقطب الرباني و الغوث الصمداني سيدي محمد المهدي بن سيدي محمد بن علي السنوسي رضي الله عنه حيث تلقى عنه الشيخ ضياء الدين الطريقة السنوسية القادرية، كما أخذ عن العلامة المعمر سيدي عمران بن بركةالفيتوري الحسني وتلقى عليه المسلسلات العشرة،وأخذ عن سيدي القطب أحمد بن عبدالقادر الريفي المازوني، وأخذ عن شيخ الطريقة في وقته المجاهد العظيم القطب سيدي أحمد الشريف بن محمد الشريف بن محمد بن علي السنوسي و كانت بينهماصلات ورسائل وأسرار رضي الله عنهما.

كما اجتمع الامام سيدي ضياء الدين بالمجاهد العظيم فخر الأمة سيدي عمر المختار رضي الله عنه، وغير هؤلاء ممن اجتمع بهم في رحلاته الى بغداد وتركيا وسوريا والهند وأسماء تلامذته وخلفائه كل هذا وغيره تجده مرقوما في هذا السفر المبارك.

ثم عرج شيخنا عبد المصطفى حفظه الله بجاه سيدنا المصطفى، الى ترجمة بعض العلماء ممن لهم صلة بهذاالعالم المفضال، وأتبعه بأخبار سيديالعالم العارف فضل الرحمن بن الضياء القادري رحمه الله تعالى وأخبار شيوخه وتلامذته.

ومما تميز به هذا السفر المبارك هو ما حواه في ثناياه من المراسلات والمكتوبات التي زادت هذه الصفحات رونقة وبهاء .

وكلما مضيت على تنسيم هذه الروضة الغناء، والتمتع بشميم ورودها الفيحاء، أسفت وزاد أسفي أني لا أتقن اللغة الأوردية، وأسأل الله أن يسخرمن يستطيع أن يترجم هذاالكتاب الى اللغة العربية حتى يستفيد منه العرب والعجم والحاضر والباد.

وجزى الله سيدي العارف عبد المصطفى محمد عارف القادرى

Marfat.com

خير الجزاء على هذا التاريخ العلمي الموثق لعارف من أكابر الأولياء في عصره سيدي ضياء الدين والملة، والذي جمع فيه وأوعى وأبدع فيه وأمتع، وقد قلت في هذا السفر الجليل:

اذا ما رمت أخبارا تطل عليک من حُلَة
وأنواراً تدل على حقائق هذه الطّلة
عليک بسفر (عارفنا) ضياء الدين والملَة

واني وان كنت قد كتبت هذه السطور عجلا مستعجلا الا أني رجوت مايرجوه العبد الفقير من ادراک شيء من هذه النفحات الالهية والأسرار الربانية.

لعل المامةً بالجزع ثانية
يهب منها نسيم البرء من عللي

هذا وصلى الله وسلم على سيدنا محمد بجميع حقائق الكمال، وبالعظمة الجامعة للجلال والجمال، صلاة لا يحصرها الغدو والآصال، وعلى جميع الأصحاب والآل.

٥ محرم الحرام ١٤٢٨هـ

وكتبه الفقير الى ربه الغني
محمد سعيد بن وليد بن محمد سعيد طوله المدني
٥/ مُحَرَّمْ سنة ١٤٢٨
المدينة المنورة

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ تقریظ

حضرت ڈاکٹر محمد سعید بن ولید بن محمد سعید طولہ المدنی زید مجدہ العالی

اے اللہ میں تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں، تیری طرف، ہر سانس اور ہر وقت اور ہر پلک جھپکنے میں کہ جھپکتے ہیں اس کو آسمان والے اور زمین والے، اور ہر وہ چیز کہ تیرے علم میں، ہونے والی ہے یا ہو چکی، ان سب کو تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں سب اوقات میں۔

اے اللہ تیرے لئے حمد ہے، حمدِ کثیر، اور ہمیشگی کی جو تو نے خود اپنے لئے فرمائی، اور کئی گنا حمد، جس کا تو اپنی جمیع مخلوق کی جانب سے مستحق ہے۔ جیسا کہ تیری پُر جلال اور عظیم بارگاہ میں مناسب ہے، ہر لمحہ اور ہر سانس، وہ عدد اے میرے مولیٰ عظیم جو تیرے علم میں ہیں۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بوسیلہ نور وجہ اللہ العظیم کے۔ وہ نور جس نے عظیم عرش الٰہی کے ارکان کو بھر دیا اور جس نور سے عظمت والے خدا کے سب عالم قائم ہیں۔ یہ کہ رحمت بھیجے تو ہمارے سردار محمد ﷺ، صاحبِ قدر عظیم پر، اور اللہ تعالیٰ کے عظیم نبی کی اولاد پر، بقدر بزرگی اللہ عظیم کے، ہر لمحہ اور ہر سانس میں، شمار اس کا خدائے عظیم کے علم میں ہے۔ ہمیشہ رہنے والی رحمت کے ساتھ، ہمیشگی خدائے بزرگ و برتر کے واسطے۔ تعظیم اور حرمت آپ کے حق میں اے ہمارے سردار، یا محمد ﷺ، اے خلق عظیم والے، سلام آپ

Marfat.com

پر اور آپ کی اولاد پر، اسی کے مثل، اور اس کے بعد۔

علماء واولیاء اور مریدین کی عادت جاری ہے کہ وہ اپنے شیوخ اور ارباب فضل جن کا ان پر احسان ہوتا ہے ان کے حالات وسوانح قلم بند کرتے ہیں۔ اور نعمت کے متعلق جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

''جس نے بندوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا۔''

اور انہیں میں سے امام محدث آفتاب علم ومعرفت محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی ہیں، جنہوں نے اپنے شیخ العلامہ فقیہ محدث الدنیا حافظ احمد بن حجر العسقلانی کی سوانح پر کتاب (الجواہر والدرر فی ترجمۃ شیخ الاسلام ابن حجر) تالیف کی۔ اور انہی میں سے العلامہ الفقیہ الشیخ احمد بن المبارک اللمطی ہیں، جنہوں نے اپنے شیخ العارف باللہ قطب العارفین سیدی عبد العزیز الدباغ ﷺ کی مشہور سوانح پر (الابریز فی اخبار سیدی عبد العزیز) کتاب تحریر فرمائی۔ اور اسی طرح سیدی القطب عبد الوھاب الشعرانی ﷺ نے اپنے شیخ العارف علی الخواص کے حالات ضبط کئے ہیں۔ اور اسی طرح سیدی السید جعفر بن حسن البرزنجی ﷺ نے اپنے شیخ العارف سیدی احمد القشاشی ﷺ کے احوال پر کتاب (البرود المحبرۃ الحواشی فی مناقب سیدی احمد القشاشی) اور اسی طرح مخلص تلامذہ ان مشائخ کی اتباع کرتے ہوئے الاولیاء العارفین راضوان اللہ علیھم کے حالات محفوظ کرتے ہیں۔

میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے سیدنا ومولانا العارف الصفی الوفی الصابر الذاکر الشیخ عبد المصطفی محمد عارف بن قمر الدین القادری الضیائی مسلکا ومشربا، الحنفی فقھا ومذھبا، الماتریدی عقیدۃ ومنھجا، العثمانی (ارائیں) نسبا، المدنی موطنا سے تعارف ہوا۔ جنہوں نے مجھے یہ کتاب پیش کی، پس میں نے ان کی تالیف میں علمائے سابقین کا روشن وکشادہ راستہ اور طور طریقہ پایا۔ یہ بے مثل کتاب جامع معلومات اور انوار قطب المدینہ المنورہ العارف باللہ الولی الکامل والامام الزاھد والمسند المعمر البرکۃ محمود السکون والحرکہ سیدی ومولائی ضیاء الملت والدین ضیاء الدین احمد بن عبد العظیم بن قطب الدین الشیخ القادری الحنفی الماتریدی

Marfat.com

الصدیقی السیالکوٹی المدنی، آپ کی ولادت ۱۲۹۴ھ میں ہوئی اور وفات ۱۴۰۱ھ میں تقریباً ایک سو سات (۱۰۷) برس کی عمر میں ہوئی رضی اللہ عنہ وارضاہ ونفعنا بانوارہ واسرارہ۔

اوراس فصاحت وبلاغت والے سفر عظیم میں جو دو ہزار صفحات کے قریب ہیں، کی ورق گردانی کی۔اور میں اسے دیکھتے دیکھتے حیرت میں ڈوب گیا، مگر اردو زبان پر عبور نہ ہونے کی وجہ سے میرے دل پر ہجوم ہوا۔ پس اس کے عربی ترجمہ کے بعد، میں نے اس کتاب سے وہ سب کچھ پالیا جو چھن گیا تھا، اور وہ حاصل کیا جس نے میرے دل پر ہجوم کر لیا تھا، یعنی صحیح تاریخ سوانح حیات الامام ضیاء الدین۔مزید آپ کے سفر، خصوصاً مدینہ منورہ کا وہ واقعہ جو اس عظیم سفر کے حوادث کی تاریخ سے وجود میں آیا۔

مدینہ منورہ کا مشہور پرانا سانحہ عظیمہ، جسے اہل مدینہ منورہ کا سفر برلک (جنگ اور قحط کے زمانہ میں اہل مدینہ کا ترکیہ اور شام کی طرف سفر کرایا گیا) ہے۔والی مدینہ منورہ جو حکومت عثمانیہ کی طرف سے متعین تھا، نے جبراً اہل مدینہ کو سفر کرایا، تو سب بچھڑ گئے، ماں اپنے بیٹے سے، اور مرد اپنی بیوی سے، اور بھائی اپنے بھائی سے، پس مدینہ منورہ میں سوائے ایک سو پنتالیس (۱۴۵) اشخاص کے علاوہ کوئی نہ بچا۔ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

جیسا کہ یہ کتاب سیدی ضیاء الدین احمد القادری رضوان اللہ علیہ کے شیوخ کے اہم اور نادر حالات سے بھرپور ہے، جس سے آپ نے کتب حدیث پڑھیں اور اُن سے عام وخاص اجازتیں حاصل کیں، اوران مشائخ میں سے آپ کے شیخ، شیخ فتحہ الامام العلامہ العبقری احمد رضا خان البریلوی الحنفی القادری، اور الشیخ المحدث وصی احمد السورتی، جن سے آپ نے کتب صحاح ستہ پڑھیں۔اور آپ رضی اللہ عنہ نے شام میں المحدث العلامہ الشیخ الاکبر سید بدرالدین الحسنی سے اخذ فرمایا۔اور مدینہ منورہ میں، حاصل کیا العلامہ المحدث محمد عبدالباقی الایوبی الکھنوی اور السید المسند عباس بن رضوان مدنی، اور السید علوی بن عبداللہ بافقیہ جو اس وقت شیخ السادہ تھے، اوران کے علاوہ دوسروں سے بھی۔

اوراس الامام الھمام نے عزم والے الطریقۃ السنوسیۃ الادریسیہ کے سرداروں

Marfat.com

سے ملاقاتیں کیں اوران سے اخذ کیا، ان میں سے الامام العلامہ القطب الربانی الغوث الصمدانی سید محمد المہدی بن سیدی محمد بن علی السنوسی ﷺ سے فیوض حاصل کئے اوران سے الشیخ ضیاء الدین نے الطریقۃ السنوسیۃ القادریہ حاصل کیا۔ اوراس طرح حاصل کیا سیدی العلامہ المعمر سید عمران بن برکۃ الفیتوری الحسنی سے، اورآپ سے المسلسلات العشرہ کی روایت حاصل کی، اورسیدی القطب احمد بن عبدالقادرالریفی المازونی سے حاصل فرمایا۔

اوراس وقت کے شیخ الطریقت المجاہد العظیم القطب سیدی احمد الشریف بن محمد الشریف بن محمد بن علی السنوسی سے مجاز وماذون ہوئے۔ نیز آپ سے ملاقاتیں رہیں اور خط وکتابت اوراسرار کا سلسلہ جاری رہا رضی اللہ عنہما۔

سیدی ضیاء الدین کی ملاقات ہوئی المجاہد العظیم فخر الامۃ سیدی عمر المختار ﷺ سے اوران کے علاوہ بغدادو ترکیہ اور سوریاو ھند کے سفروں میں جن حضرات سے آپ کی ملاقاتیں ہوئیں اورآپ کے تلامذہ اورآپ کے خلفاء کے اسماء اورچھپی ہوئی خوبیاں اس سفرمبارک میں مرقوم ہیں۔

پھراس سے بڑھ کرہمارے شیخ عبدالمصطفی حفظہ اللہ بجاہ سیدنا المصطفی، نے بعض ان علماء کا تذکرہ لکھا جن کا اس العالم المفضال (سیدی ضیاء) سے تعلق تھا۔ اوراسی طرح حالات بیان کئے سیدی العالم العارف فضل الرحمٰن بن الضیاء القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے اورحالات قلم بند کئے آپ کے مشائخ اورآپ کے تلامذہ کے۔

اوراس سفرمبارک (تالیف) کوممتاز کردیا، ان خوبیوں نے جواس میں پنہاں ہیں، ان میں سے، مراسلات اورمکتوبات نے اس کے صفحات کی رونق کو بڑھادیا اورضیاً بخشی۔

اور جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، صبح کی معطر ہوا اوراس نغمہ والے باغ سے فائدہ حاصل کیا اوراس کے کھلے ہوئے پھولوں کی مہک سونگھی۔ افسوس بے حد افسوس کہ مجھے پوری طرح اردوزبان پرعبور حاصل نہیں، اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ کسی ایسے کوتوفیق دے جسے اس کتاب کا عربی زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہو، تاکہ عرب وعجم اور شہری ودیہاتی مستفید ہوں۔

Marfat.com

اوراللہ تعالیٰ جزادے سیدی العارف عبدالمصطفی محمد عارف القادری کوخیرالجزاء، اس ٹھوس علمی تاریخ پر، جس سے اکابر اولیاء کی معرفت حاصل ہوئی جوسیدی ضیاء الملت کے ہمعصر تھے۔ اوراس میں آپ نے انمول چمکنے والے موتیوں کواحسن خلق اور اطیب طریقہ سے جمع کیا ہے۔

اورکہامیں نے اس سفرِ جلیل کے لئے:

اگر بلندیوں سے آنے والی معلومات کودیکھنا چاہو، ایک غنچہ میں، تو
تم پرلازم ہے کہ ہمارے عارف کے ساتھ سفرِ ضیاءالدین والملت۔

اورمیں ان سطور کے لکھنے میں نہایت ہی عجلت میں تھا، مگراس بندۂ فقیر نے نہایت کوشش کی جو میں کرسکتا تھا، تاکہ اس میں سے انوارالھیہ اوراسرار ربانیہ کا کچھ ادراک حاصل کر سکوں۔

تاکہ ان بکھرے ہوئے موتیوں کوایک لڑی میں جمع کروں
جس سے مہکنے والی نسیم چلے تو میری بیماریاں جاتی رہیں

یہ ہےاورصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد بجمیع حقائق الکمال وبالعظمۃ الجامعۃ للجلال والجمال، صلاۃ لایحصرھا الغدووالآصال، وعلی جمیع الاصحاب والآل۔

اورلکھااس کوجواپنے غنی رب کا فقیر ہے
محمد سعید بن ولید بن محمد سعید طولہ المدنی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

قطبِ مدینہ منورہ

سیدی ضیاءالدین احمد قادری قدس سرہ العزیز واعلی اللہ مقامہ

کا

سوانحی خاکہ

وہ جو تیرے فقیر ہوتے ہیں

آدمی بے نظیر ہوتے ہیں

Marfat.com

المدينة المنورة
الماضى والحاضر

المدينة المنورة في أوائل القرن الرابع عشر الهجري

● فى المدينة المنورة أنشئت اول بلدية فى العالم الاسلامى

طابع البريد عام ١٣٢٩هـ

صورة لجزء من المسجد النبوى زمان سنة ١٣٢٦هـ

باب الرحمة من عمارة الدولة العثمانية

صورة لباب السلام بالمسجد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

قطب مدینہ رضی اللہ عنہ ماہ وسال کے آئینہ میں

۱۔	ولادت باسعادت۔کلاس والا ضلع سیالکوٹ پاکستان (متحدہ بھارت) بروز دوشنبہ ربیع النور	۱۸۷۷ء/ ۱۲۹۴ھ
۲۔	نزول لاہور، مدت قیام ڈیڑھ برس	۱۳۱۱ھ
۳۔	آمد پیلی بھیت۔عمر ۱۹ برس، مدت قیام چار برس	۱۳۱۳ھ
۴۔	زیارت حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی	۱۳۱۳ھ
۵۔	بیعت از سیدنا اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ بعمر بیس برس	۱۳۱۴ھ
۶۔	حاضری مارہرہ شریف بغرض زیارت سیدنا ابوالحسین نوری	۱۳۱۴ھ
۷۔	خلافت واجازت از سیدنا اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ بعمر اکیس برس ؎	۱۳۱۵ھ
۸۔	خلافت از حضرت وصی احمد محدث سورتی رضی اللہ عنہ بعمر بائیس برس	۱۳۱۶ھ
۹۔	خلافت از حضرت علامہ عبدالسلام جبل پوری رضی اللہ عنہ	۱۳۱۶ھ
۱۰۔	خلافت از قطب پنجاب علامہ غلام قادر بھیروی	۱۳۱۸ھ
۱۱۔	حاضری بغداد مقدس، مدت حاضری نو برس و چند ماہ	۱۳۱۸ھ
۱۲۔	خلافت واجازت از حضرت سید شیخ مصطفیٰ قادری کلیدار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	۱۳۱۹ھ
۱۳۔	حضرت سید مصطفیٰ قادری کلیدار سلطان الاولیاء کا وصال	۱۳۱۹ھ
۱۴۔	الامام محمد المہدی السنوسی رضی اللہ عنہ سے خلافت	۱۳۱۹ھ
۱۵۔	وفات الامام محمد المہدی السنوسی رضی اللہ عنہ	۱۹۰۲ء ۱۳۲۰ھ

Marfat.com

۱۶۔ خلافت واجازت از سید احمد شرف الدین کلیدار غوث الاعظم ۱۳۲۱ھ

۱۷۔ حالت جذب عرصہ چار سال ۱۳۲۲ھ تا ۱۳۲۵ھ

۱۸۔ خلافت واجازت از حضرت سید حسین الحسنی الکردی ۱۳۲۶ھ

۱۹۔ سیدنا اعلیحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنی تصنیف حسام الحرمین علماء سے تقاریظ حاصل کرنے کے لئے ارسال فرمائی ۱۳۲۶ھ

۲۰۔ سید حسین الحسنی الکردی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری مدت ڈیڑھ سال ۱۳۲۶ھ و ۱۳۲۷ھ

۲۱۔ مدینہ طیبہ میں حاضری ۱۳۲۷ھ

۲۲۔ زیارت سیدی محمد مصطفےٰ ماالعنین الشنقیطی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۲۷ھ

۲۳۔ قطب پنجاب حضرت علامہ غلام قادر بھیروی کی رحلت ۱۳۲۷ھ

۲۴۔ پہلا حج وحضرت علامہ شاہ محمد عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی قدس سرہٗ سے اجازت سلاسل و دلائل الخیرات ۱۳۲۸ھ

۲۵۔ وفات سیدی ماءالعینین قدس سرہٗ ۱۹۱۰ء ۱۳۲۸ھ

۲۶۔ قیام مقام القبرین (بقیع شریف کی مشرقی جانب) ۱۳۲۸ھ

۲۷۔ خلافت واجازت از الشیخ المعمر السید احمد بن عبدالقادر المازونی الریفی ۱۳۲۸ھ

۲۸۔ خلافت واجازت از حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہ ۱۳۲۹ھ

۲۹۔ حضرت علامہ شاہ عبدالسلام جبلپوری قطب ایم-پی کی وفات ۱۳۲۹ھ

۳۰۔ الشیخ المعمر السید احمد بن عبدالقادر المازونی الریفی کا ''التاج'' میں انتقال ۱۳۲۹ھ

۳۱۔ خلافت از علامہ شیخ احمد شمس القادری المالکی المدنی ۱۳۳۰ھ

۳۲۔ قیام باب السلام زقاق الزرندی ۱۳۳۱ھ

۳۳۔ حضرت امام اہل سنت اعلیحضرت رضی اللہ عنہ نے الدولۃ المکیہ ارسال فرمائی ۱۳۳۲ھ

۳۴۔ پہلا سفر ترکیہ ۱۳۳۳ھ

Marfat.com

۳۵۔	شیخ الدلائل حضرت علامہ شاہ محمد عبدالحق مہاجر مکی کی رحلت	۱۳۳۳ھ
۳۶۔	حضرت علوی بافقیہ علیہ الرحمہ کا انتقال	۱۳۳۳ھ
۳۷۔	واپسی مدینہ منورہ ترکیہ میں چندہ ماہ قیام کے بعد	۱۳۳۴ھ
۳۸۔	نکاح اول از سیدہ فاطمہ بنت عبدالرحمٰن اکبر (بیت الاشراف)	۱۳۳۴ھ
۳۹۔	استادمحترم حضرت شاہ وصی احمد محدث سورتی کا وصال	۱۳۳۴ھ
۴۰۔	خلافت واجازت از شیخ سید محمد القادری الحریری قدس سرہ	۱۳۳۴ھ
۴۱۔	خلافت واجازت از مجاہد فی سبیل اللہ سید احمد شریف السنوسی	۱۳۳۵ھ
۴۲۔	خلافت واجازت از علامہ بدرالدین محدث شامی حسنی	۱۳۳۷ھ
۴۳۔	وفات شیخ سید محمد القادری الحریری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۳۳۷ھ
۴۴۔	دوسرا سفر حاضری اجمیر شریف و بریلی شریف قیام دو ماہ دو دن	۱۳۳۹ھ
۴۵۔	پیرومرشد سیدنا اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں قادری کا وصال	۱۳۴۰ھ
۴۶۔	محدث مدینہ ابی العباس علامہ شیخ احمد شمس کا انتقال	۱۹۲۳ء ۱۳۴۲ھ
۴۷۔	تیسرا سفر عراق	۱۳۴۳ھ
۴۸۔	حضرت علامہ ابوالخیر محمد بن احمد بن عابدین دمشقی کا وصال	۱۳۴۳ھ
۴۹۔	پیدائش سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہٗ باب السلام زقاق الزرندی	۱۹۲۵ء ربیع الآخر ۱۳۴۴ھ
۵۰۔	قیام باب السلام سقیفۃ الرصاص	۱۳۴۴ھ
۵۱۔	حضرت علامہ سید عباس رضوان علیہ الرحمہ کا وصال	۱۳۴۶ھ
۵۲۔	مجاہد فی سبیل اللہ السید احمد شریف السنوسی کی وفات	۱۳۵۱ھ
۵۳۔	چوتھا سفر حیدرآباد دکن بغرض علاج سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہٗ جب کہ ان کی عمر ۸ برس تھی	۱۳۵۲ھ
۵۴۔	خلافت از شبیہ غوث الاعظم شاہ علی حسین جیلانی اشرفی	۱۳۵۴ھ
۵۵۔	سیدی فضل الرحمٰن کو خلافت از حضرت شاہ علی حسین جیلانی اشرفی	۱۳۵۴ھ

Marfat.com

۵۶۔	محدث اعظم علامہ شیخ بدرالدین حسنی کا سانحہ ارتحال	۱۳۵۴ھ
۵۷۔	غوث زماں حضرت شاہ علی حسین اشرفی کی رحلت	۱۳۵۵ھ
۵۸۔	طلبی امیر مدینہ منورہ عبدالعزیز بن ابراھیم	۱۳۵۶ھ
۵۹۔	پیدائش صاحبزادی جنابہ آمنہ	۱۳۵۷ھ
۶۰۔	تیسری صاحبزادی فضیلت کی پیدائش	۱۳۵۸ھ
۶۱۔	وفات ام فضل سیدہ فاطمہ بنت عبدالرحمٰن اکبر (بیت الاشراف)	۱۳۵۹ھ
۶۲۔	نکاح ثانی از سیدہ فاطمہ (بیت الطاہر)	۱۳۶۰ھ
۶۳۔	صاحبزادی فضیلت کی وفات	۱۳۶۱ھ
۶۴۔	حضرت سیدی فضل الرحمٰن کا نکاح	۱۳۶۲ھ
۶۵۔	حجتہ الاسلام علامہ حامد رضا خاں کا وصال	۱۳۶۲ھ
۶۶۔	حضرت علامہ عبدالباقی لکھنوی مہاجر مدنی کا وصال	۱۳۶۴ھ
۶۷۔	حضرت مفتی اعظم سیدی مصطفیٰ رضا قادری نوری کی معیت میں حج	۱۳۶۴ھ
۶۸۔	مولانا فضل الرحمٰن کو حضرت مفتی اعظم سے خلافت	۱۳۶۴ھ
۶۹۔	پہلے پوتے سیدی حبیب الرحمٰن کی ولادت	۱۳۶۵ھ
۷۰۔	خطاب قطب مدینہ منورہ (۱۹۵۱ء)	۱۳۷۰ھ
۷۱۔	حضرت علامہ مولانا محمد حسین پسروری کا وصال	۱۳۷۰ھ
۷۲۔	دوسرے پوتے سیدی رضوان قادری کی ولادت باب السلام سقیفۃ الرصاص	۱۳۷۳ھ
۷۳۔	حضرت مبلغ اعظم علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی کا انتقال ۲۳ ذوالحجہ	۱۳۷۴ھ
۷۴۔	قیام باب المجیدی زقاق ضروان (مدت قیام ۲۷ برس)	۱۳۷۴ھ
۷۵۔	وفات زوجہ ثانی سیدہ فاطمہ (بیت الطاہر)	۱۳۷۵ھ
۷۶۔	تیسرے پوتے سیدی خلیل الرحمٰن کی پیدائش باب المجیدی	۱۳۷۷ھ
۷۷۔	سیدی السید کامل بن مہدی مغربی مدنی کا وصال	۱۳۸۴ھ

Marfat.com

۷۸۔ آخری حج ۱۳۸۶ھ

۷۹۔ برادر اصغر جناب مقبول احمد کا انتقال رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

۸۰۔ وفات مجاہد اعظم محمد حبیب الرحمٰن قادری رضی اللہ عنہ ۱۳/ مارچ ۱۹۸۱ء ۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

۸۱۔ وصال بوقت اذان جمعہ ۲/ اکتوبر ۱۹۸۱ء ۴ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

۸۲۔ عمر شریف ۱۰۷ برس

۸۳۔ کل مدت قیام مدینہ منورہ ۷۴ برس

۸۴۔ مفتی اعظم شاہ مصطفیٰ رضا خاں قادری کا وصال ۱۴/ محرم ۱۴۰۲ھ

۸۵۔ وفات سیدی حبیب الرحمٰن بن سیدی فضل الرحمٰن ۱۴۱۳ھ

۸۶۔ وفات جنابہ حفصہ زوجہ سیدی فضل الرحمٰن ۱۴۱۵ھ

۸۷۔ وفات حضرت علامہ سیدی فضل الرحمٰن قادری قدس سرہٗ ۱۴۲۳ھ

۸۸۔ وفات قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی قدس سرہٗ

۱۱/ دسمبر ۲۰۰۳ء ۱۷/ شوال ۱۴۲۴ھ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : کیا صف اول میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے؟

ارشاد : حدیث میں فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ صف اول میں نماز پڑھنے کا اس قدر ثواب ہے تو ضرور اس پر قرعہ اندازی کرتے یعنی ہر ایک صف اول میں کھڑا ہونا چاہتا اور جگہ کی تنگی کے سبب قرعہ اندازی پر فیصلہ ہوتا سب سے پہلے امام پر رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے پھر صف اول میں جو اس کے محاذی کھڑا ہو اس محاذی کے دائیں جانب پھر بائیں اسی طرح دوسری صف میں پہلے محاذی امام پر پھر دائیں پر یوں ہی۔ آخر صفوف تک۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

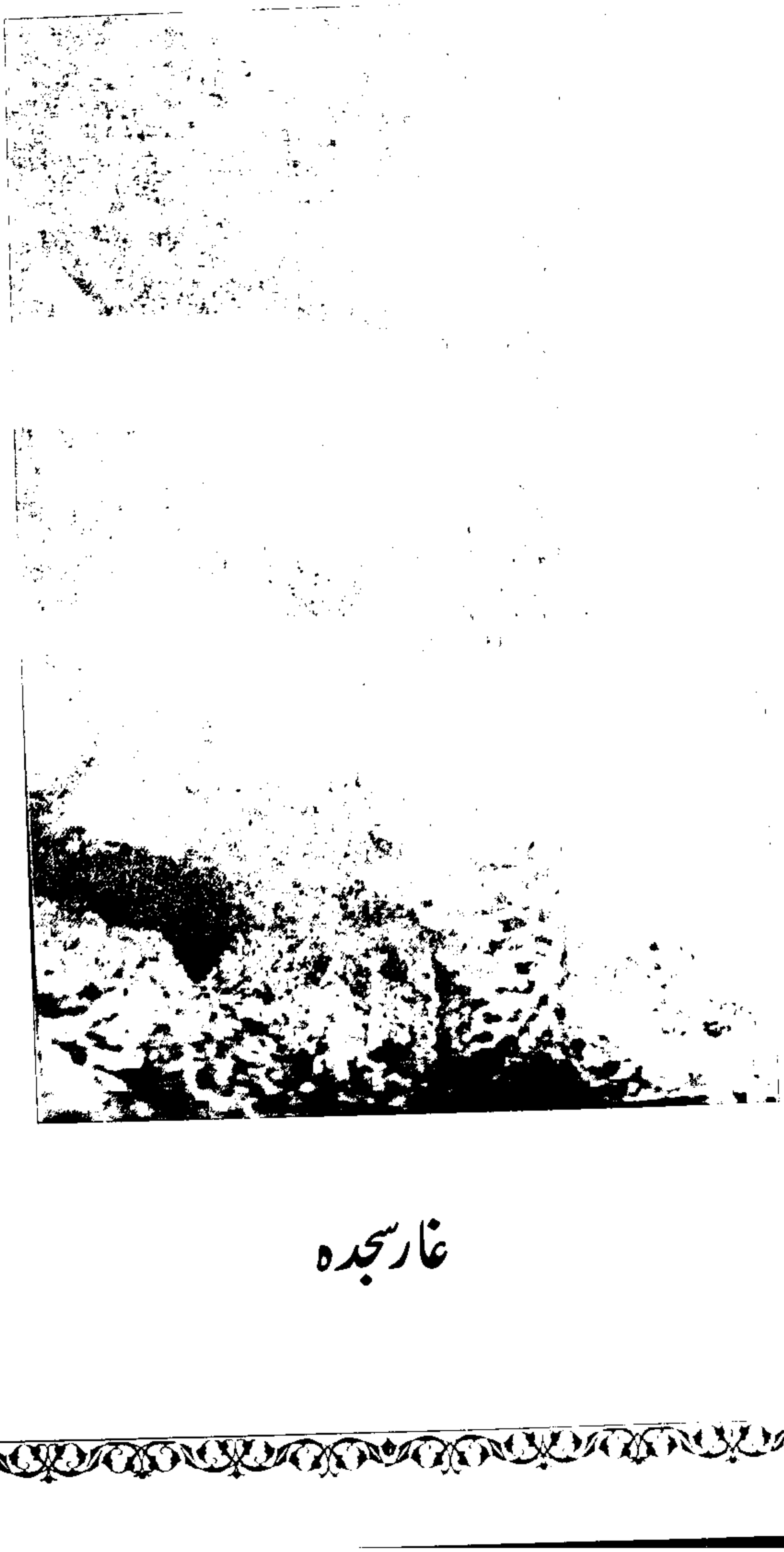

غار سجدہ

کہف نبی حرام

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

ھوالقادر

مختصرتعارف

مصطفےٰ (ﷺ) جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ھدایت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

حضرت سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کے کمرہ کی تصویر مسند کے ساتھ الماری اور اس کے اوپر لٹکی ہوئی پان کے لوازمات والی تھیلی جو کہ ہمیشہ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا اپنے ہاتھوں سے تیار فرماتیں اور حضرت سیدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش فرماتیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقا در

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم (ﷺ)

بس رہا ہے میری آنکھوں میں وہی جان بہار
جس کا ہم رنگ کوئی پھول ، چمن بھر میں نہیں

اس دور قحط الرجال میں ایک نمونہ سلف صالحین ہستی جو، جود وسخا، حلم وحیا، علم و عمل، زہد وتقویٰ، عبادت وریاضت، صبر واستقامت اور عشقِ مصطفیٰ (ﷺ) میں اپنی نظیر نہیں رکھتی تھی۔ جن کا ایک ایک سانس یادخدا ویادحبیب خدا (جل جلالہ و ﷺ) میں گزرتا تھا۔ اور جوذکر محبوب رب ذوالمنن کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں گزار سکتے تھے۔ جن کی محفل مجلس ذکر رسول مقبول (ﷺ) تھی۔ جن کی مجلس اہل صفا کی مرجع تھی۔ جن کی محفل میں دنیا بھر کے اتقیا واصفیاء علما وفضلاء کھنچے چلے آتے تھے۔ اوران کی صحبت کوغنیمت جانتے تھے۔ جوریاو سمعہ سے بالکل نا آشنا تھے۔ جن کا دسترخوان نہایت وسیع تھا۔ اور جوحضور پُرنور سرکار دو جہاں ﷺ کے مہمانوں کی خدمت کو باعث فخر وعزت سمجھتے تھے۔ اوراس میں کسی واقف و ناواقف کی تخصیص نہیں کرتے تھے۔ اُن کے نزدیک حضور پرنور ﷺ کے مہمانوں میں کوئی بھی بیگانہ نہیں، سب یگانہ تھے جوحضور پرنورآقائے نامدار ﷺ کے عشق میں اپنے وطن کو خیر باد کہہ کر چوہتر (۷۴) برس درحضور (ﷺ) پرحاضر رہے۔ اورحیات ابدی پاگئے۔

جو تقلیل طعام، تقلیل کلام اور تقلیل منام کے اصول پر پورے طور پر کاربند تھے۔ جن کی مجلس میں کسی کی غیبت وبرائی نہیں ہوتی تھی۔ اوروہ اپنے عقیدت کیشوں اوردامن

Marfat.com

گرفتگان کو اتباع شریعت اور پردہ پوشی کی پُر زور تلقین فرماتے تھے۔ یعنی ستار العیوب جل شانہ کی صفت ستاری کا مظہر بننے کی ہدایت کرتے تھے۔

جن کے مریدین حجاز مقدس کے علاوہ ترکی، سوریا، انڈونیشیا، مصر، عراق، ایران، یمن، لیبیا، المغرب، الجزائر، سوڈان، متحدہ عرب امارات، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)، پاکستان، افغانستان، بھارت، برطانیہ، امریکہ وافریقہ وغیرہ میں لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔

اور جن کے صدہا خلفاء اطراف واکناف عالم میں رشد وھدایت میں مصروف ہیں۔ جو زبردست فقیہ اور محدث تھے۔ اور امام اہل سنت مجدد اعظم اعلحضرت عظیم البرکت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی قدس سرہ کے مرید وخلیفہ تھے۔ اور جنہیں دیگر متعدد مشاہیر وشیوخ سے اجازت وخلافت کا شرف حاصل تھا۔ جن کی زندگی مسلسل جہاد تھی۔ مگر وہ بایں ہمہ کمالاتِ عالیہ اپنے آپ کو چھپائے بیٹھے تھے۔ اور اپنے آپ کو صرف اور صرف سید الانبیاء حبیب کبریا ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ کا ادنیٰ گدا سمجھتے تھے۔

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاج دار پھرتے ہیں

اور در محبوب خدا (جل جلالہ و ﷺ) کے گداؤں کی یہ شان ہے۔

تمہارے در کے گداؤں کی شان عالی ہے
وہ جس کو چاہتے ہیں تاجدار کرتے ہیں

اس عالم ربانی وعارف حقانی، شیخ العرب والعجم کا نام نامی واسم گرامی

حضرت مولانا علامہ مفتی حافظ شیخ ضیاء الدین احمد قادری رضوی مہاجر مدنی رضی اللہ عنہ

ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

مختصر حالاتِ زندگی

Marfat.com

مزارِ مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمہ

آپ نے پہلی بار حضرت شیخ احمد سرھندی کو "مجدد الالف الثانی" تحریر فرمایا

سیالکوٹ۔ پاکستان

Marfat.com

سیالکوٹ

پاکستان کا ایک مشہور شہر، صوبہ پنجاب کا ضلع، اس ضلع کا کل رقبہ تقریباً ۲۰۶۷ مربع میل ہے۔ سیالکوٹ ضلع کی آبادی تقریباً ۳۰ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ سیالکوٹ کا اصل شہر سطح سمندر سے ۸۰۰ فٹ کی بلندی پر ہے۔ مشرق اور شمال کی جانب اس کی حدیں بھارت اور کشمیر سے جا ملتی ہیں۔ ضلع سیالکوٹ دریائے راوی اور چناب کے درمیانی علاقے میں واقع ہے۔ اس کا بالائی علاقہ بہت زرخیز ہے۔ یہاں پر سالانہ بارش کا اوسط ۳۶ انچ کے قریب ہے۔ گندم، چاول، جو، جوار اور گنے کی فصلیں بہت اچھی ہوتیں ہیں۔

صرف سیالکوٹ شہر کی آبادی ۲ لاکھ (موجوہ آبادی تیس لاکھ سے زیادہ ہے) سے زیادہ ہے۔ اس شہر کا محلِ وقوع سیاسی اور فوجی اعتبار سے بہت اہم ہے۔ یہ شہر صنعت و حرفت کا بہت اہم مرکز بن چکا ہے۔ اس کا بنا ہوا کھیلوں کا سامان، آلات جراحی اور آلات موسیقی بہت مشہور ہیں۔ تمام دنیا میں ان چیزوں کی بہت مانگ ہے۔

اس شہر کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کی بنیاد راجہ سکل (یا سکلا) نے رکھی تھی، وہ یانڈوؤں کا ماموں تھا۔ اس نے یہاں ایک قلعہ بھی بنوایا تھا۔ اور اس بستی کا نام اپنے نام کی مشابہت سے سکلکوٹ رکھ دیا تھا۔ بعد میں بکرماجیت کے عہد میں ایک ہندو راجہ سالی ورہن نے اس پر قبضہ جما لیا تھا۔ آج کل اس کے بارے میں ایک نیا نظریہ بھی سننے میں آتا ہے کہ سیالکوٹ ایک قدیم شہر ''سکالا'' کے کھنڈرات پر آباد ہے۔ اور یہ کہ یونانی بادشاہوں کے زمانے میں یہ شہر یوتھی ڈی مسکس (EUTHYDEMUS) خاندان کے بادشاہوں کا دارالحکومت بھی بنا رہا۔ لیکن بعد میں پرہن قبائل نے اپنا قبضہ جما لیا۔

شہر سیالکوٹ میں ایک گوردوارہ جو ''بابے کی بیری'' کے نام سے مشہور ہے، موجود ہے۔ یہاں ہر سال میلہ لگتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک مشہور صوفی بزرگ حضرت علی الحق کا مزار بھی یہاں موجود ہے۔ جسے دیکھنے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔

Marfat.com

مغلوں کے زمانے میں سیالکوٹ شہر تمام ہندوستان کے علمی مرکزوں میں خاصہ اہم مرکز شمار ہوتا تھا۔ پاکستان کے قومی شاعر حضرت علامہ اقبال اور آج کل کے مشہور شاعر فیض احمد فیض اسی شہر میں پیدا ہوئے۔[۶]

حضرت قطبِ مدینہ قدس سرہ کے جدِ اعلیٰ حضرت علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (المتوفی ۱۰۶۷ھ) ہی کی وجہ سے مغلوں کے دور میں اہم علمی مرکز رہا۔ آپ کا مزار مبارک سیالکوٹ میں ہے۔ حضرت کے استادِ محترم محمد حسین پسروری (المتوفی ۱۳۷۰ھ) کا مزار شریف جامع مسجد حنفیہ محلّہ رنگ پورہ سیالکوٹ میں ہے۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

مجدد اعظم **امام احمد رضا خاں** قادری قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اساتذہ و شیوخ علوم شرعیہ بلاشبہ آبائے معنوی و آبائے روح ہیں۔ جن کی حرمت و عظمت آبائے جسم سے زیادہ ہے، کہ وہ پدر آب و گل ہیں اور یہ پدر جان و دل ہیں"

Marfat.com

Marfat.com

آفتاب پنجاب علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ
قطب مدینہ قدس سرہٗ کے جدِ اعلیٰ

عہد جلال الدین محمد اکبر کے، درخشندہ مہتاب، آفتاب پنجاب امام العصر حضرت علامہ عبدالحکیم قادری نوشاہی قدس سرہٗ ۹۶۸ھ میں حضرت شیخ شمس الدین کے ہاں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن خلیفۃ الرسول امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملتا ہے۔

ابتدائی تعلیم گھر پر اور پھر مقامی مدرسہ میں حاصل کی۔اس وقت سیالکوٹ کی عنان حکومت راجہ مان سنگھ کے ہاتھ میں تھی۔اس دور میں کشمیر کے ایک متبحر، نامور عالم حضرت مولانا کمال الدین کشمیری اوران کے بھائی مولانا جمال الدین باوجوہ کشمیر سے سیالکوٹ آئے۔سیالکوٹ میں ایک انتہائی متمول، اور بہت بڑا جاگیردار میاں محمد وارث نامی تھا۔اس نے سیالکوٹ کے کشمیری محلّہ میں ایک بہت بڑی مسجد اور دینی علوم کا مدرسہ قائم کیا ہوا تھا۔مولانا کمال الدین کشمیری قدس سرہٗ نے اس درس گاہ سے درس وتدریس کا آغاز فرمایا۔ ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے علم کے متلاشی ان کی بارگاہ میں آنے لگے۔معروف ہے کہ جنات بھی آپ کے حلقۂ درس میں شامل تھے۔حضرت علامہ کو تفسیر، حدیث، فقہ، علم الکلام، فلسفہ اور منطق پر کامل عبور تھا۔

حضرت علامہ عبدالحکیم قادری سیالکوٹی قدس سرہ نے اسی بحر بے کنار سے فیض حاصل کیا۔علامہ موصوف کے علاوہ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ اور نواب سعداللہ خاں وزیراعظم شاہ جہاں بھی مولانا کمال الدین کے شاگردوں میں سے تھے۔حضرت شیخ احمد سرہندی کو مجدد الف ثانی کا خطاب آپ ہی کا عطا کردہ ہے۔

آفتابِ پنجاب قدس سرہٗ عہد اکبر میں لاہور کے مدرسہ عالیہ میں مدرسِ اعلیٰ کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے۔لاہور میں آپ اکثر حضرت میاں میر قادری رضی اللہ عنہ سے ملاقات

Marfat.com

کرتے رہتے۔

۱۰۱۴ھ کو مغل بادشاہ جہانگیر تخت کا وارث ہوا۔ بادشاہ حضرت علامہ کا بے حد قدر دان تھا۔ مغل بادشاہ شاہجہان علماء و مشائخ کا بہت احترام کرتا تھا۔ حضرت علامہ کا بھی دلی معتقد تھا اور بے پناہ تعظیم و تکریم سے پیش آتا تھا۔ آپ کو آگرہ کے شاہی مدرسہ کا مدرسِ اعلیٰ مقرر کر دیا۔ جہاں اس زمانے کا مشہور شاعر محمد جان قدسی بھی ایک استاد تھا۔

حضرت علامہ قدس سرہٗ کا ایک ہم مکتب سعد اللہ خاں شاہ ہند کا وزیر اعظم تھا۔ اس نے حضرت علامہ کی تصنیف ''حاشیہ درہ ثمینہ'' بادشاہ کو پیش کی۔ اس کتاب سے بادشاہ اس قدر متاثر ہوا کہ آپ کو سونے اور چاندی کے رائج الوقت سکہ میں تولوایا۔ اور دو مرتبہ چھ، چھ ہزار روپیہ پیش کیا۔ اور چند دیہات مرفوع القلم عنایت کئے۔ جو برطانوی دور اقتدار تک آپ کے خاندان میں رہے۔

آپ کا بہت بڑا ذاتی کتب خانہ تھا۔ جو کمیاب و نایاب کتب سے بھرا ہوا تھا۔ جو کہ مخطوطوں کا ایک عظیم شاہکار تھا۔ جس کا شمار ہندوستان کے بڑے کتب خانوں میں ہوتا تھا۔ سکھوں کے دور اقتدار میں جہاں مسلمانوں کی دیگر نادر و قیمتی یادگاروں کو تباہ و برباد کیا گیا۔ ان ہی کے ساتھ یہ عظیم خزانہ فنا ہوا۔

حضرت علامہ رضی اللہ عنہ بہت ہی سخی تھے ۱۰۵۲ھ میں اپنی جاگیر واقع محلّہ ''میانہ پورہ'' میں ایک مسجد اور مدرسہ تعمیر کروایا۔ طلبہ کے قیام و طعام کا مکمل بندوبست کیا۔ انسانوں کی خدمت کے لئے مسافر خانہ تعمیر کروایا۔ جہاں کھانے پینے کا معقول انتظام بڑی نفاست سے کیا۔ اسی علاقہ میں ایک خوبصورت باغ بھی بنوایا۔ سلطان وقت ایک لاکھ روپیہ ماہوار آپ کے آخری ایام تک ارسال کرتا رہا۔

حضرت علامہ رضی اللہ عنہ اپنے زمانے کے سربرآوردہ علماء کرام میں سے تھے۔ فقہ، حدیث و تفسیر میں کامل دسترس رکھتے تھے، مگر معقولات میں امامت کے درجہ پر فائز تھے۔ آپ کے تلامذہ میں حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ کے صاحبزادہ محمد ہاشم دریا دل کے علاوہ علامہ سید فیض اللہ نوری بن سید صالح محمد قادری رحمتہ اللہ علیہ (مرید و خلیفہ حضرت

Marfat.com

نوشہ گنج بخش قادری) وعلامہ عبدالرحیم مرادآبادی اور سید محمد اسمعیل بلگرامی معروف ہیں۔

آپ کے ایک ہی صاحبزادہ محمد عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ تھے، جو علم وعمل اور زہد و تقویٰ میں والد کا نمونہ تھے۔

آپ نے تمام زندگی درس و تدریس اور تالیف وتصنیف میں بسر کی۔آپ کی تصانیف میں سے کتب ذیل مشہور ہیں۔

۱۔ حاشیہ تفسیر بیضاوی	۲۔ حاشیہ مطول
۳۔ حاشیہ کتاب مشہور	۴۔ حاشیہ مقدمات اربعہ تلویح
۵۔ حاشیہ شرح مواقف	۶۔ حاشیہ شرح عقائد دوانی
۷۔ حاشیہ شرح علی القطب، علی الشمسیہ	۸۔ حاشیہ شرح کافیہ
۹۔ حاشیہ برحاشیہ خیالی	۱۰۔ حاشیہ شریفیہ
۱۱۔ حاشیہ شرح عقائد تفتازانی	۱۲۔ حاشیہ شرح مطالع
۱۳۔ حاشیہ قطبی	۱۴۔ حاشیہ عبدالغفور
۱۵۔ حواشی برہوامش شرح حکمت العین	۱۶۔ حواشی برہوامش ہدایۃ الحکمۃ میبذی
۱۷۔ حواشی برہوامش مراۃ الارواح	۱۸۔ تکملہ حاشیہ عبدالغفور بر فوایدضیائیہ
۱۹۔ الدرالثمینہ فی اثبات الواجب تعالیٰ	۲۰۔ ترجمہ فارسی غنیۃ الطالبین
۲۱۔ دلائل التجدیہ	۲۲۔ سیلکوتی علی التصورات
۲۳۔ تلکمہ عبدالحکیم شرح جامی	۲۴۔ شرح تہذیب محشی
۲۵۔ القول المحیط	۲۶۔ حاشیہ خیالی
۲۷۔ حاشیہ درۃ ثمینیۃ فی اثبات علم واجب	۲۸۔ زبدۃ الأفکار

Marfat.com

۲۹۔ حاشیہ علی الجرجانی

۳۰۔ حاشیہ علی شرح العقائد النسفی

۳۱۔ عقائد السیالکوتی

۳۲۔ حاشیہ علی شرح تصریف العزی للسعد

علامہ موصوف کی تصنیف ''سیلکوتی علی التصورات'' جو علم منطق پر معرکۃ الآرا تصنیف تھی اسے ''جامعہ الازہر'' کے نصاب میں شامل کیا گیا اور متعدد مرتبہ مصر سے طبع ہوئی۔

طبعیت میں بہت زیادہ عجز وانکسار تھا۔ مخلوق خدا کی خدمت سے بہت محبت تھی۔ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ اس عالم و عارف کی جلالت علمی پر پنجاب ہمیشہ ناز کرتا رہے گا۔

علامہ زمان، آفتاب پنجاب حضرت عبدالحکیم قادری سیالکوٹی قدس سرہٗ ۹۹ سال کی عمر پا کر ۱۸ ربیع اول ۱۰۶۷ھ میں رحلت فرما گئے۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بندۂ پروردگارم اُمّتِ احمد نبی ﷺ

دوستدارم چار یار تابع اولاد علی

مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت خلیل

خاک پائے غوث اعظم زیر سایہ ہر ولی

Marfat.com

ولادت

آفتاب پنجاب حضرت علامہ عبدالحکیم قادری سیالکوٹی کے دود مانِ جلیلہ میں قطبِ مدینہ ضیاء الملت والدین سیدی و مرشدی حافظ علامہ ضیاء الدین احمد القادری الرضوی قدس سرہٗ بن شیخ عبدالعظیم بروز پیر ربیع الاول ۱۲۹۴ھ میں بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ''احمد مختار'' مادہء تاریخ ولادت باسعادت ہے۔ بچپن ہی میں سیالکوٹ شہر کے محلّہ خراسیاں [1] میں اپنے جدامجد حضرت شیخ قطب الدین قادری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس مقیم ہو گئے۔

بعض مؤلفین کو سہو ہوا، اور انہوں نے حضرت سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ کی تاریخ ولادت ۱۲۹۷ھ اور مادۂ تاریخ ولادت ''یاغفور'' تحریر کیا ہے۔

حضرت شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ اپنی تاریخ پیدائش ۱۲۹۴ھ بیان فرمایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام ''احمد مختار'' ہے اور اسی سے مادۂ تاریخ ولادت نکلتا ہے۔ میرے دادا حضرت شیخ قطب الدین قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعد میں میرا نام ضیاء الدین رکھ دیا تھا۔

نیز حضرت قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ فقیر کی عمر حضرت شہزادے میاں (حضور مفتی اعظم رضی اللہ عنہ) سے سولہ برس زیادہ ہے۔ سیدی مصطفیٰ رضا خان نوری رضی اللہ عنہ کی پیدائش ۱۳۱۰ھ کی ہے۔ تو قطب مدینہ قدس سرہٗ کی ولادت ۱۲۹۴ھ ہوئی۔

حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ کے حفیظۃ النفوس سے تاریخ ولادت ۱۲۹۴ھ کی تصدیق وتائید ہوتی ہے۔

Marfat.com

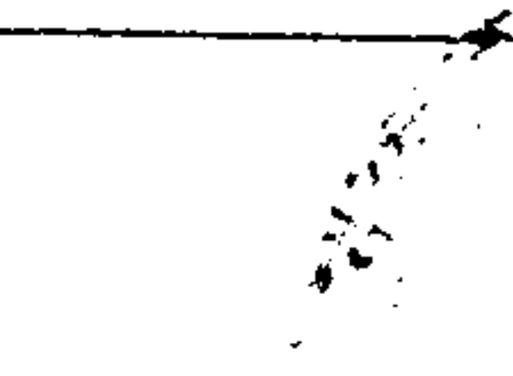

حفیظۃ النفوس کا عکس ۸

Marfat.com

آپ کے مورث اعلیٰ میں حضرت شیخ عبداللہ قادری قدس سرہٗ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آج سے دوسو برس پہلے مدینہ طیبہ میں ہجرت کر کے آ گئے تھے۔ مدینہ طیبہ میں ''شیخ ساکت'' (چپ شاہ) کے نام سے معروف تھے۔ قطب مدینہ فرماتے تھے کہ اہل مدینہ ان کی کرامات کا ذکر کرتے تھے۔ آپ کے اجداد میں سے دوسرے حضرت شیخ عبدالحلیم قادری رحمتہ اللہ علیہ جید عالم اور باکمال صوفی تھے۔ قطب مدینہ قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ میرے اجداد تمام ہی قادری تھے۔ اور مادری اجداد اکثر چشتی تھے۔

حضرت سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میرے جدِ امجد کے دو بھائی اور تھے، ان میں سے چھوٹے دادا کا نام علی گوہر قادری اور بڑے دادا کا نام عبدالمعین قادری تھا۔ آج سے تقریباً ڈیڑھ سو برس قبل حج پر آئے تھے اور پھر مدینہ طیبہ ہی میں رہ گئے، اللہ تعالیٰ نے بقیع شریف ان کے نصیب میں کر دی۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک

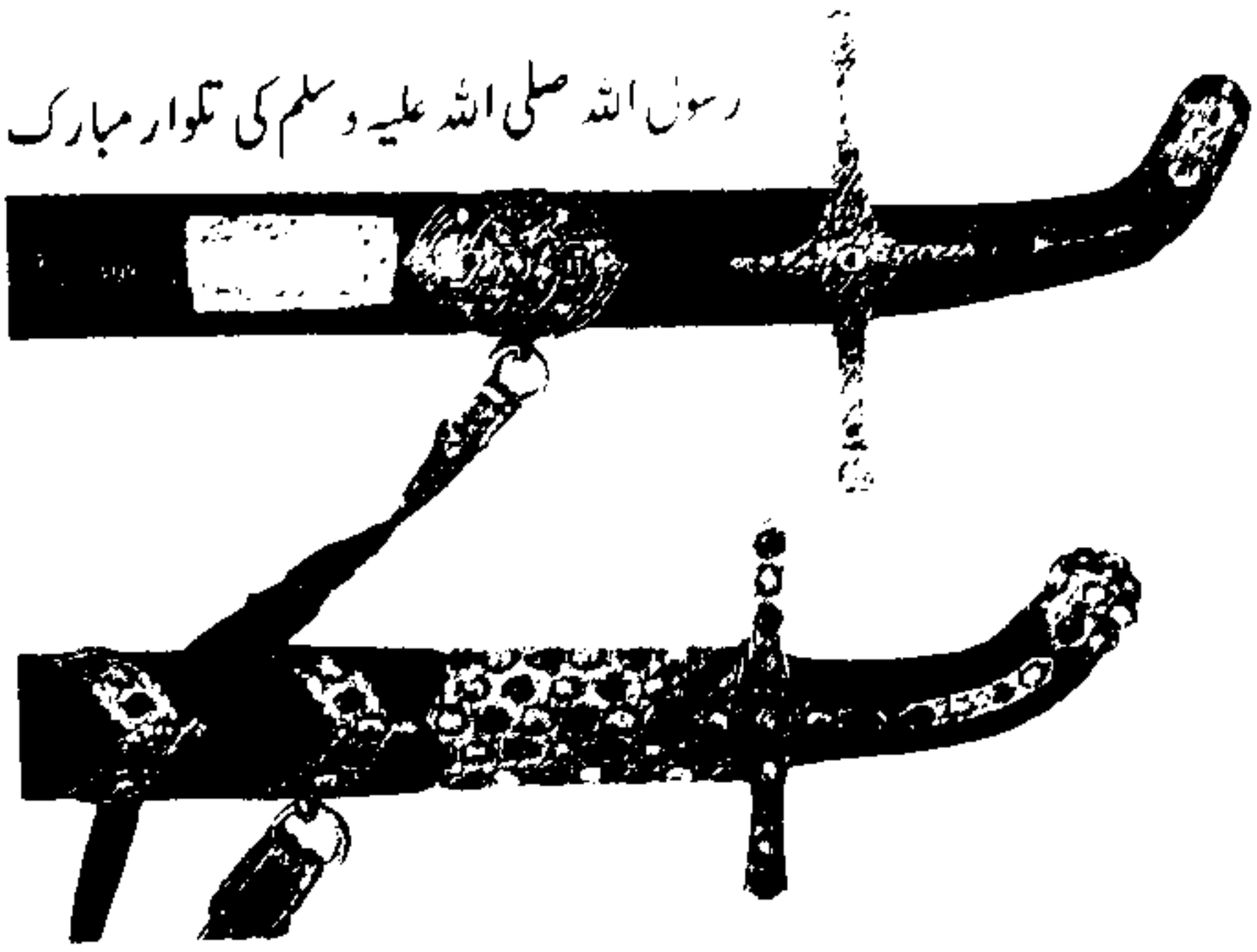

حضرت خالد بن ولیدؓ سیف اللہ کی تلوار

Marfat.com

سلسلہ تعلیم

ابتدائی تعلیم جدِ مکرم سے حاصل کی۔ پھر سیالکوٹ کے مشہور و متبحر عالم و عارف حضرت علامہ مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۰ھ) کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔

اس کے بعد لاہور[9] میں شیخ العرفاء مفتی اعظم حضرت علامہ غلام قادر ہاشمی چشتی نظامی بھیروی قدس سرہ (۱۲۶۵ھ تا ۱۳۲۷ھ)۔ خطیب مسجد بیگم شاہی کی خدمت اقدس میں تقریباً ڈیڑھ سال رہ کر اکتساب فیض کیا (اور بعد میں اجازت و خلافت سے نوازے گئے)۔ علوم وفنون کے اس بحر زخار میں غواصی کے بعد پیلی بھیت[10] (بھارت) تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت مولانا علامہ وصی احمد محدث سورتی مرحوم و مغفور (المتوفی ۱۳۳۴ھ) کے حلقۂ درس میں شامل ہو گئے۔ تقریباً چار سال ان کے خرمنِ فیض سے خوشہ چینی کرتے رہے۔

فرمایا:

> ”ہمارے پنجاب سے حدیث شریف کے دورے کے لئے لوگ پیلی بھیت میں بھیجے جاتے تھے۔ وہاں حضرت شاہ وصی احمد محدث سورتی رحمتہ اللہ علیہ ایک بہت بڑے بزرگ اور کامل اولیاء اللہ میں سے تھے، میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہو کر حدیث شریف کے دورے میں شریک رہا۔“[11]

درس نظامی کی تکمیل کی اور دورہ حدیث کے بعد سند فراغت حاصل کی۔ حضرت مجدد اعظم شاہ احمد رضا خان قادری محدث بریلوی قدس سرہٗ نے اپنے دست کرم سے دستار بندی فرمائی۔ بعد میں حضرت محدث سورتی سے خلافت کا شرف بھی پایا۔ (سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے اجازت و خلافت کے بعد۔)

Marfat.com

حضرت مولانا علامہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمتہ کو اجازت وخلافت کا شرف حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی قدس سرہٗ بن شاہ اہل اللہ رضی اللہ عنہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ ونقشبندیہ میں حاصل تھا۔ ۱۲

یہاں آپ کے ہم سبق طلباء میں پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (المتوفی ۱۳۵۳ھ) خلیفہ مجاز حضرت مجدد اعظم سیدنا اعلحضرت (رضی اللہ عنہ) صدر شعبۂ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ وحضرت سید خادم حسین (۱۹۰۲ء) بن حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہما۔ اور مولانا فضل حق رحمانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی) بھی شامل تھے۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

حیاتُ النبی (ﷺ)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

مُوئے مبارک (ﷺ)

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہوجائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو
ہم سیہ کاروں پہ یارب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

(حدائق بخشش۔ اعلحضرت احمد رضا خاں بریلوی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

بحضور مجدِد اعظم قدس سرہ

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفیٰ (ﷺ)
حکمت اعلحضرت (رضی اللہ عنہ) پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

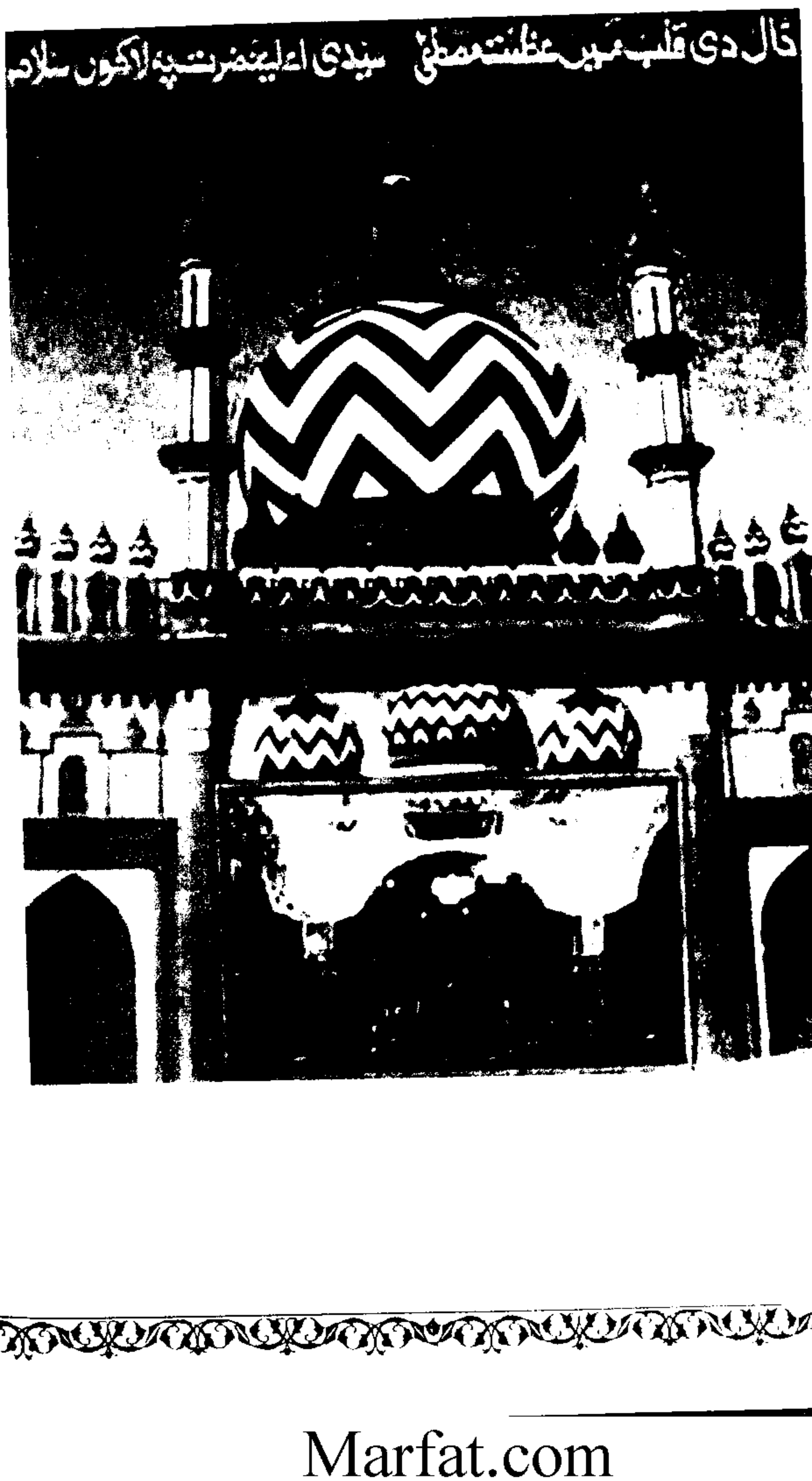

Marfat.com

رشکِ بریلی

بریلی ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کا مشہور شہر ہے۔ جہاں اعلحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قادری نے اپنے مدرسہ ''جامعہ منظر اسلام'' کی بنیاد ڈالی۔

بریلی شہر دھلی سے ایک سو تیس میل جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔ یہ روہیل کھنڈ ڈویژن اور ضلع بریلی کا صدر مقام ہے۔ ۱۹۷۱ء میں یہاں کی آبادی سوا تین لاکھ تھی۔ جہاں ہندوں کی اکثریت ہے۔

بریلی کی بنیاد ۹۴۴ھ/ ۱۵۳۷ء میں رکھی گئی۔ مغل بادشاہ اکبر نے یہاں ایک قلعہ بنوایا تھا۔ بعد میں اس قلعہ کے گرد لوگ بسنا شروع ہوگئے اور یہ ایک قصبے کی شکل اختیار کر گیا۔ شاہ جہاں کے دور میں اسے روہیل کھنڈ کا درالحکومت بنا دیا گیا۔ اورنگ زیب کے بعد ہندوں نے یہاں سے مغلوں کے صوبے دار کو نکال کر خود حکومت سنبھالی مگر بہت جلد ان میں پھوٹ پڑ گئی اور حکومت کی بھاگ دوڑ ایک روہیلہ سردار علی محمد خان کے ہاتھ آ گئی۔ ۱۱۶۲ھ/ ۱۷۴۹ء میں حافظ رحمت خان اس کا جانشین بنا۔ ۱۱۸۶ھ/ ۱۷۷۴ء میں سعادت یار خاں وزیر اودھ کے ماتحت اس شہر کا صوبیدار مقرر کیا گیا۔

۱۲۱۶ھ/ ۱۸۰۱ء میں یہ شہر انگریزوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ ۱۲۵۳ھ/ ۱۸۳۷ء اور ۱۲۵۷ھ/ ۱۸۴۲ء میں یہاں زبردست ہندو و مسلم فسادات ہوئے اور ۱۸۵۸ء تک یہ شہر انگریزوں کی عملداری سے باہر رہا۔ ۱۹۴۷ء میں یہاں کی اکثر مسلمان آبادی پاکستان ہجرت کر گئی۔

بریلی کی قابل ذکر عمارات میں جامع مسجد (تعمیر شدہ ۱۶۶۷ء)، مقبرہ رحمت خاں (۱۷۷۵ء) ، کمپنی باغ اور مرزائی باغ اہم ہیں۔

بریلی سڑکوں اور ریل کے ذریعے اردگرد کے تمام شہروں سے ملا ہوا ہے۔ یہ دہلی سے لکھنو جانے والی ریلوے لائن کا جنکشن ہے۔ یہاں کی اہم صنعت شکر سازی ہے۔ اس

Marfat.com

کے علاوہ یہاں ماچس، کپڑے اور کپڑوں سے بننے والی مصنوعات خصوصاً ٹنٹ اور دریاں بنانے کی فیکٹریاں بھی کام کر رہی ہیں۔

ضلع بریلی ہمالیہ کے دامن میں واقع ہے جو جنوب کی طرف بتدریج ڈھلوان ہوتا جاتا ہے۔ ضلع کی کل آبادی ۱۹۷۱ء میں بیس لاکھ کے قریب تھی جو ۱۵۹۱ مربع میل پر آباد ہے۔ یہاں کی زمین زرخیز ہے۔ اور گنگا سے نکلنے والی نہروں سے سیراب ہوتی ہے۔ اہم فصلیں گندم، چاول اور گنا ہیں۔

روہیل کھنڈ ڈویژن بجنور، بدایوں، مراد آباد، پیلی بھیت، رام پور، شاہجہان پورہ، اور بریلی کے ضلعوں پر مشتمل ہے۔ اس کی کل آبادی ۱۹۷۱ء میں ایک کروڑ کے لگ بھگ تھی۔ [۱۳]

بریلی کو امام اہل سنت مجدد اعظم مفتی احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ کا مولد و مسکن اور مدفن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ فاضل بریلوی کے جدِ امجد حضرت علامہ رضا علی خان قادری و والد محترم امام المحققین حضرت علامہ نقی علی خان قادری، برادر محترم مولانا حسن رضا خان و مولانا محمد رضا خان کے مزارات بھی اسی شہر بریلی کے سٹی قبرستان میں واقع ہیں۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

سَقَانِی الْحُبّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ

فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

Marfat.com

حاضری مرشد

حضرت محدث وصی احمد سورتی ﷺ کو امام اہل سنت مجدد اعظم محدث بریلوی قدس سرہ سے غایت درجہ محبت ومودت بلکہ عقیدت تھی اور وہ ہر جمعرات کو اعلحضرت قدس سرہ کی ملاقات کے لئے بریلی شریف جاتے اور اعلحضرت ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ ادا کر کے آپ کے ساتھ کھانا تناول فرما کر پیلی بھیت واپس تشریف لے جاتے۔ حضرت محدث سورتی قدس سرہٗ کی معیت میں ان کے دوخوش بخت شاگرد بھی بریلی شریف حاضر ہوتے۔ ایک سیدی ومرشدی حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری ﷺ، دوسرے حضرت مولانا عبدالرحمٰن، اعظم گڑھی علیہ الرحمتہ تھے۔

حضرت شیخ فرماتے :

''آپ (حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی رحمتہ اللہ علیہ) کی عادت مبارک تھی کہ ہر جمعرات ظہر کی نماز پڑھی کھانا کھایا، عصر کے قریب ریل کا وقت ہوتا جو بریلی جاتی اس گاڑی میں بیٹھ جاتے اور مغرب سے پہلے بریلی شریف پہنچ جاتے جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن اعلحضرت ﷺ کی خدمت میں رہتے، نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور پھر پیلی بھیت واپس آجاتے اس طرح تین برس سے زیادہ اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ کی زیارت ہوتی رہی۔''

ان حاضریوں کے دوران حضرت شیخ العالم سیدی ومولائی ضیاء الدین احمد قادری ﷺ، اعلحضرت مجدد اعظم مفتی شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی ﷺ سے ۱۳۱۴ھ میں بیعت ہوگئے اور اس ہفتہ واری حاضری میں سلوک کی منازل طے کرتے رہے۔ اور مرشدِ ارشد کی نظر کیمیا اثر نے آپ کو اوجِ کمال تک پہنچا دیا۔ بالآخر ۱۳۱۵ھ میں شرف خلافت

Marfat.com

سے نوازے گئے۔اس وقت آپ کی عمر مبارک صرف اکیس برس کی تھی۔(یادرہے کہ سیدنا اعلحضرت امام اہل سنت ﷺ بھی اکیس برس کی عمر میں خلافت واجازت سے سرفراز ہوئے تھے۔)اورابھی تحصیل علوم سے فارغ بھی نہیں ہوئے تھے۔اعلحضرت عظیم البرکت مجدداعظم ﷺ سے شرف خلافت سے مشرف ہونے والوں میں حضرت سیدی ومولائی ﷺ کی ذات گرامی غالبًا گیارہویں نمبر پرتھی۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

چہرہ انور (ﷺ)

شش جہت روشن زتاب روئے تو
ترک و تاجیک و عرب ہندوئے تو
ماہ را مہر رخت نور و بہا
مہر را تنویر قلب و ضیاء
ک گیسو، ہٗ دہن، یٰ ابرو آنکھیں ع ص
کھیٰعص ان کا ہے چہرہ نُور کا

(حدایق بخشش۔امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

بحضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیا

اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

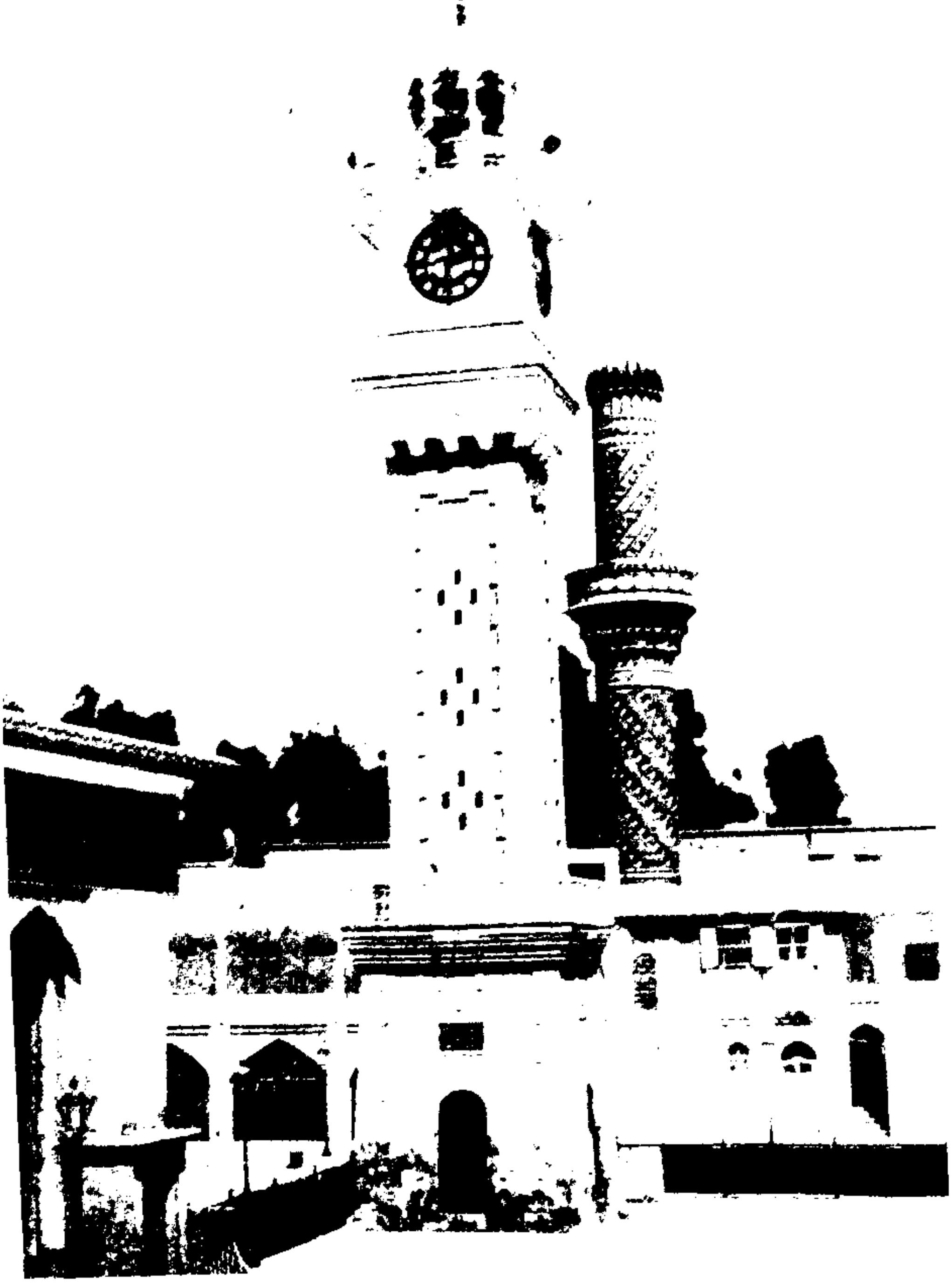

حضرہ کیلانیہ حضرت غوث اعظم (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

بغداد مقدس

تمہاری مہک سے گلی کوچے مہکے
ہے بغداد رشکِ ارم غوث اعظم رضی اللہ عنہ

بغداد شریف عراق کا سب سے بڑا شہر اور ملک کا دارالحکومت ہے۔ میسو پوٹمیا نامی میدان میں آباد ہے۔ دریائے دجلہ شہر کے درمیان سے گزرتا ہے۔ دریائے فرات بغداد شریف سے ۲۵ میل کے فاصلے پر بہتا ہے۔ یہ شہر انتظامی تجارتی، ثقافتی ہر لحاظ سے ملکِ عراق کا مرکز ہے۔ شہر بغداد شریف سے تھوڑی دوری پر ہی حکومتِ عراق نے تیل صاف کرنے کی بہت بڑی ریفائنری لگائی ہے۔ یہ شہر قدیم اقوام میں سے سومری اور بابلی تہذیب کے آثار کا مرکز ہے۔ چنانچہ بابیلون، اور سلوشیا جیسے شہر بغداد ہی کے نواح میں آباد تھے۔ بغداد کو ۷۶۲ء میں عباسی خلیفہ منصور نے آباد کیا۔ اس کا نام ''مدینۃ الاسلام'' رکھا۔ اور اسے خلافت عباسیہ کا دارالخلافہ قرار دیا۔ اس شہر نے خلیفہ منصور، مہدی، ہادی، ہارون رشید، امین رشید اور مامون رشید کے ادوار ۷۶۶ء تا ۸۳۴ء میں بے انتہا ترقی کی اور دنیا بھر میں عروس البلاد کہا گیا۔

خلیفہ المعتصم نے دارالخلافہ بغداد سے ''سامرہ'' منتقل کیا، تو اس کی رونق کچھ پھیکی پڑ گئی۔ وہ ۸۳۶ء کا زمانہ تھا۔ مگر پھر ۸۹۲ء میں دارالخلافہ بغداد منتقل کیا گیا تو اس کی بہاریں دوبارہ لوٹ آئیں، علمی، ثقافتی، صنعتی، تجارتی ہر لحاظ سے بغداد اپنی مثال آپ ہو گیا۔

۱۲۵۸ء میں ہلاکو خاں نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور اسے برباد کر ڈالا۔ اور اس کی عظمت داستانِ پارینہ بن گئی۔ تیمور لنگ نے بھی ۱۴۰۰ء میں بغداد کو

Marfat.com

نقصان پہنچایا۔ ترکوں کے عہد میں اس شہر کو کوئی خاص ترقی نہیں ملی۔ حتی کہ ۱۹۲۱ء میں اس شہر کو عراق کا دارالحکومت قرار دیا گیا۔ اور اس کی رونق میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔

شہر بغداد انتظامی لحاظ سے چھ حصوں پر منقسم ہے۔ بغداد، الاعظمیہ، الکاظمیہ، المحمودیہ، تکریت، سامرّہ۔ بغداد شہر کی آبادی تین ملین ہے۔ بغداد شریف میں چلنے والی ٹیکسیوں کی تعداد پچاس ہزار ہے۔ کاریں اس پر مستزاد۔ اسلامی آثار اور نشانیوں سے یہ شہر منور ہے۔ سلطان الاولیاء غوث الاعظم الشیخ سید عبدالقادر جیلانی، امام اعظم ابوحنیفہ، امام کاظم، حضرت جنید بغدادی اور ان کے علاوہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے پندرہ مشائخ اسی شہر مبارک میں آرام فرما ہیں۔ رضی اللہ عنہم، المدرستہ المستنصریہ، قصرِ عباسی، قبر زبیدہ خاتون اور متعدد مساجد و مقابر اور معابد سے اس شہر کو رونق حاصل ہے۔ [۱۴]

علاوہ ازیں حضرت سیدنا یوشع علیہ السلام، سیدنا السید امام موسیٰ کاظم۔ سیدنا السید امام محمد تقی، حضرت امام غزالی، سیدنا امام احمد بن حنبل، امام ابو یوسف، حضرت بشر حافی، شیخ ابوبکر شبلی، حضرت حبیب عجمی، حضرت ابوالحسن سری سقطی، حضرت سیدنا داود طائی، سیدی ذوالنون مصری، سیدی ابراھیم خواص، سیدنا معروف کرخی، حضرت خواجہ عمر شہاب الدین سہروری، سیدنا السید اسماعیل و سیدنا السید ابراھیم بن سیدنا السید امام موسیٰ کاظم، حضرت بہلول دانا، شیخ ابوالحسن نوری، حضرت منصور حلاج، حضرت علامہ محمود آلوسی، حضرت جمال الدین جمال، حضرت سیدی محمد الہندی، سیدنا السید عبدالوھاب و قطب الآفاق سیدنا السید عبدالرزاق بن غوث الثقلین سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ و دیگر کئی اکابرین رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات ہیں۔

Marfat.com

ھوالقادر

یا رب بجمالِ نام عبدالقادر
یا رب بنوالِ عام عبدالقادر
منگر بقصور و نقصِ ماقادریاں
بنگر بکمالِ تامِ عبدالقادر

(سیدی مجدد اعظم رضی اللہ عنہ)

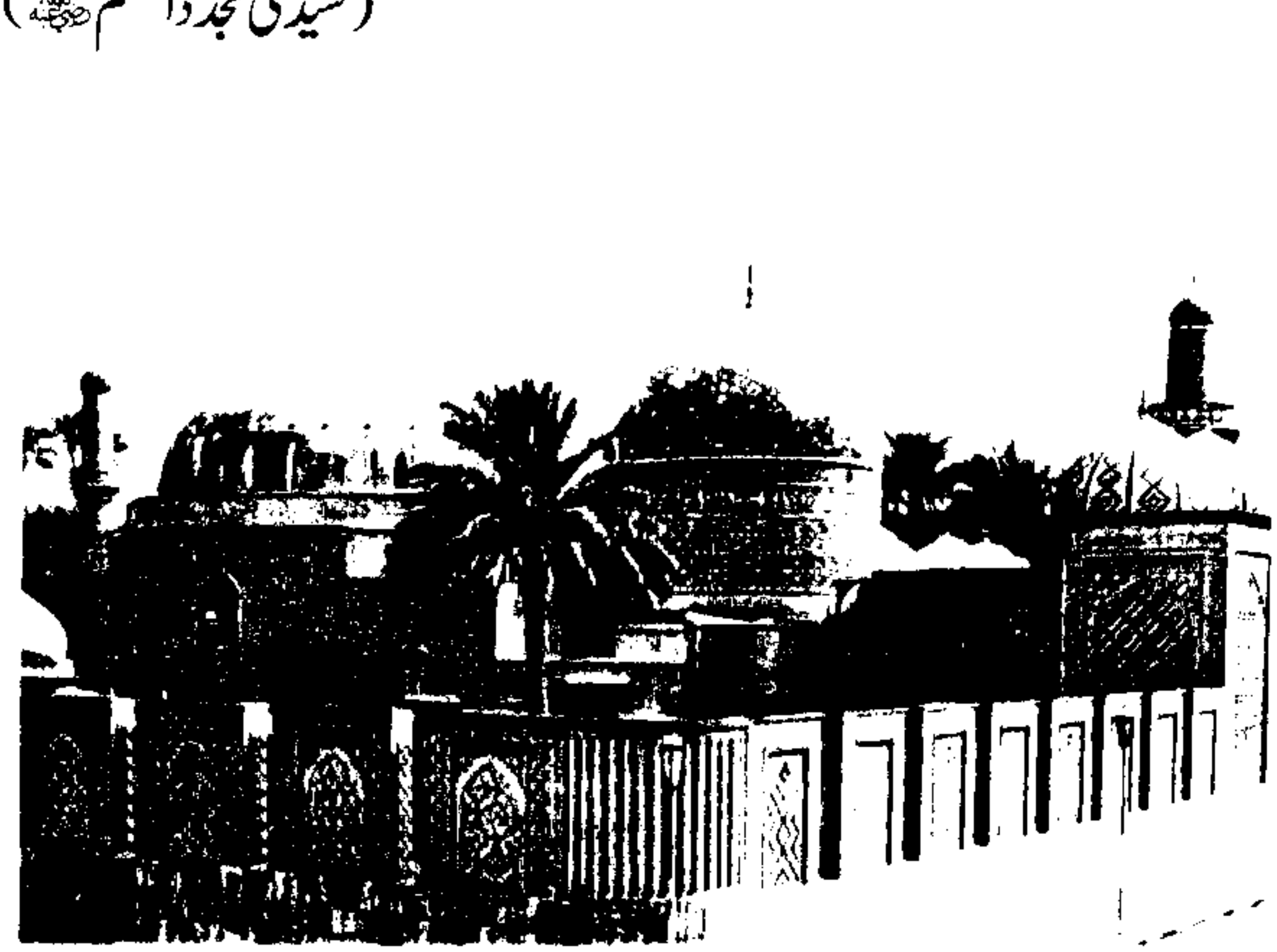

عکس الحضرة الکیلانیة بغداد مقدس

Marfat.com

سیدنا السید عبدالقادر الجیلانی قدس سرہٗ

شہ جیلاں مجھے بس ہے، مجھے بغداد کافی ہے
زمانے کا نہیں محتاج میں مولیٰ کی رحمت سے
گدا کو بھیک میں دیتے ہیں وہ دولت ولایت کی
بڑی قدرت خدانے دی ہےان کواپنی قدرت سے

نام مبارک عبدالقادر، کنیت ابومحمد، لقب محی الدین اورغوث اعظم رضی اللہ عنہ۔آپ نے ۴۷۰ھ/ ۱۱۶۶ء ایران کے شہر گیلان میں ولادت پائی۔ ماں اور باپ حسنی ۱۵ حسینی ۱۶ سادات کے چشم و چراغ تھے، والدگرامی کا اسمِ گرامی سیدابوصالح موسیٰ، اوروالدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی سیدہ ام الخیر تھا۔ جومشہور عارف باللہ حضرت ابی عبداللہ صومعی کی اکلوتی نورنظر تھیں۔ سیدابو صالح عنفوانِ شباب میں، رہ نوردِ راہ خدا تھے۔ بھوک کی شدت میں دریا سے اٹھا کر بہتا سیب کھالیا۔ پھر فکرِ عقوبت نے انھیں حضرت ابی عبداللہ صومعی تک پہنچایا۔ انھوں نے، اپنے باغ سے دریا میں گرکر بہہ جانے والے ایک سیب کی خورش کے احساس سے بوجھل نوجوان کی صالحیت کو پہلی نظر میں پرکھ لیا۔ اوراپنی پارسا صاحبزادی ان کے عقد نکاح میں دے دی۔ اس قران السعدین کے بطن سے حضورغوث الاعظم رضی اللہ عنہ تولد ہوئے۔ ایام رضاعت کی کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں روزے کے اوقات میں آپ دودھ نوش نہیں فرماتے تھے۔ عام بچوں کے ہمراہ کھیل کود کے لئے نکلتے تو غیب سے آواز آتی کہ

''لہوولعب سے باز رہوتم اس لئے نہیں پیدا کئے گئے ہو۔''

عمر کچھ زیادہ ہوئی تو والدہ ماجدہ کی اجازت سے، حصول علم کے لئے بغداد کا سفر کیا، اسی سفر میں احمد نامی ڈاکو اوراس کے چالیس ساتھیوں کا واقعہ پیش آیا۔ اورسب نے

Marfat.com

آپ کے ہاتھ پر توبہ کر کے راہ مولیٰ پالی۔

بغداد شریف پہنچ کر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت حماد بن مسلم رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی۔ شیخ حماد عالم کے ساتھ عارف وقت بھی تھے۔ انھیں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے تابناک مستقبل کا علم تھا۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا پرتپاک خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا۔

''فرزند عبدالقادر! فقر و معرفت کی دولت آج جو ہمارے پاس ہے کل تمھارے پاس آئے گی''۔

پھر آپ سرزمین عراق کی خوش نصیبی پر اسے مخاطب کرتے ہیں۔

''اے ارضِ عراق! تجھ پر اس وجود مقدس کا آنا مبارک، اب تجھ پر رحمت کے بادل چھائیں گے، علم و عرفان کی موسلا دھار بارش ہوگی جس سے اہل عالم کے قلوب سرسبزی و شادابی پائیں گے۔''

حضرت شیخ حماد اور مشاہیرِ بغداد سے آپ نے علوم شرعیہ کی تکمیل کی۔ شیخ ابو سعید مخزومی ۱۷ھ، ۱۸ھ سے بیعت ہوئے۔ طالب علمی کا زمانہ مجاہدے اور ریاضت کا زمانہ تھا۔ کبھی بیس، بیس روز تک مسلسل فاقہ کی کیفیت رہتی۔ کبھی نواحِ بغداد کی ہری گھاس اور درخت کے پتوں پر گزر فرماتے۔ مگر اللہ رب العزت کے سوا کسی کے سامنے اپنی حاجت لے جانا استغناء غوثیت کے خلاف تھا۔ ظاہری علوم سے فراغت کے بعد عراق کے بیابانوں میں ریاضت اور مجاہدے کا دور شروع ہوا۔ خود فرماتے ہیں۔

''میں عراق کے صحراؤں اور ویرانوں میں پچیس برس اس طرح پھرتا رہا کہ نہ میں مخلوق کو جانتا تھا نہ مخلوق مجھے جانتی تھی، جنات اور رجال الغیب آتے اور میں انہیں سلوک کی تعلیم دیتا۔ عراق میں آتے وقت ہی سے حضرت خضر (علیہ السلام) میرے رفیق بن گئے تھے۔ باوجودیکہ میں ان سے واقف نہیں تھا۔ اس وقت میرا ان کا یہ معاہدہ

Marfat.com

ہوا کہ میں ان کے کسی حکم کی مخالفت نہ کروں"

(قلائدالجواہر مترجم، صفحہ ۳۷-۳۸)

قرب الٰہی کے مراحل طے کرتے ہوئے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ حفاظت الٰہیہ اور خاص ربانی نگرانی میں منازل روحانیت طے کرتے جاتے۔ دنیا بار بار عورت کی شکل میں ظاہر ہوتی۔ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر اپنا قابو نہ پا کر پیچ وتاب کھاتی۔ شیاطین سے جنگیں ہوتیں۔ تو محافظِ حقیقی کی جانب سے ندا آتی۔

"اے عبدالقادر! مقابلہ پر ڈٹ جا، ہم تجھے ثابت قدمی دیں گے۔
تیری اعانت کریں گے۔"

عالم شیاطین ونفس پر غلبہ پانے کے بعد ولایتِ عظمیٰ اور غوثیتِ کبریٰ کی مسند حاصل ہوئی تو قدرت الٰہیہ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ذریعے "احیائے دین" کا عظیم کام لیا۔ ایک دن نماز ظہر سے قبل سرکار ابد قرار سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آقا ومولیٰ ﷺ نے فرمایا۔

"اے میرے فرزند! تم لوگوں کو وعظ کیوں نہیں کہتے؟"

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے عجمی ہونے کا عذر کیا۔ تو آقا ومولیٰ ﷺ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دہن شریف میں اپنا لعاب مبارک سات بار ڈالا۔ اس وقت لعاب مبارک کی برکت سے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر، پُر کیف وجدانی کیفیت طاری ہوئی۔ نماز ظہر کے بعد باب مدینۃ العلم مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے منہ میں اپنا لعاب دہن شریف چھ بار ڈالا۔ اس کے بعد سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے خطبہ کا آغاز فرمایا۔ تو علوم شریعت وطریقت کے لعل وجواہر برسر عام لٹنے لگے۔ عرفانِ الٰہی کے دروازے وا ہونے لگے۔ اور بغداد کی سرزمین پر اسلام کے احیاء کا فتح باب ہوا۔ آپ نے ۵۲۱ھ میں سلسلہ وعظ شروع کیا۔

غلامانِ غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کے لئے خوش خبری ہو کہ ہمارے آقا رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں۔

Marfat.com

''میں نے اللہ تعالیٰ سے ستر عہد لئے جن میں سے دو یہ تھے۔

(۱) مجھے کبھی مکر میں مبتلا نہ کیا جائے۔

(۲) میرا کوئی مرید بغیر توبہ نہ مرے۔

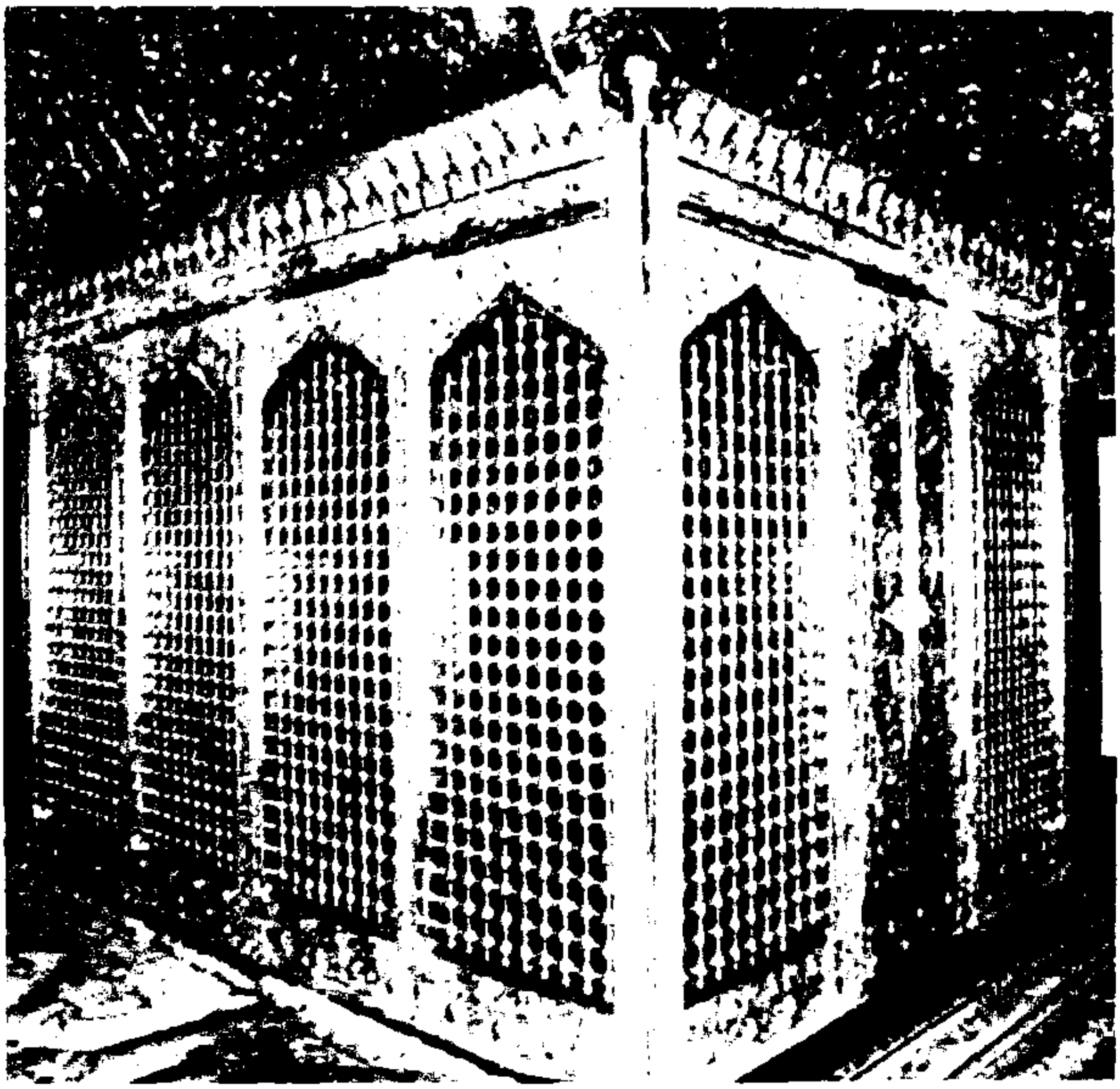

مقام سیدنا عبدالقادر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

قدم مبارک کی کرامت

قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

گردنیں جھک گیں، سر بچھ گئے، دل لوٹ گئے
کشف ساق کہاں ؟ یہ تو قدم تھا تیرا

سرورانبیاء ﷺ نے حضورغوث اعظم رضی اللہ عنہ کوخلعت پہنا کرفرمایا۔ یہ تیری ولایت کی خلعت ہے جواولیاءاوراقطاب کے لئے خاص ہے۔اور بغدادکی اسی سرزمین پرایک وہ دن بھی آیاجب آپ نے رب تعالیٰ کی مرضی سے **قدمی هٰذهٖ علیٰ رقبة کل ولی الله** (میرایہ قدم تمام اولیاءاللہ کی گردن پر ہے) کا اعلان فرمایا۔اورتمام روئے زمین کے اولیاء، اوتاد، اقطاب، نجباء، رقبا، اہلِ روحانیت اوررجال الغیب نے آپ کے اس اعلان پر لبیک کہا۔اورادب سے غوثیتِ کبریٰ کی بارگاہ میں سرِتسلیم خم کردیا۔اس عظمتِ شان کی پیشین گوئی حضرت شیخ حمادعلیہ الرحمہ اورمتعدداولیاء کبار پہلے ہی کر چکے تھے۔اورشیخ حماد نے یہ بھی فرمایا تھا۔

''تم اپنے دورمیں عارفین کے سردارہو۔اور بیشک تمہارا علم مشرق سے مغرب تک لہرائے گا۔اہل زمانہ کی گردنیں تمہارے آگے جھک جائیں گیں۔اوراپنے تمام ہم عصروں میں تمہارا رتبہ بلند ہوگا۔'' [19]

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہٗ السامی فرماتے ہیں:

حضرت شیخ ابوسعد قیلوی کہتے ہیں کہ جب حضرت شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا کہ'' میرایہ قدم تمام اولیاءاللہ کی گردن پر ہے۔'' اس وقت حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کے دل پرتجلی فرمائی اوررسول اللہ ﷺ نے ملائکہ مقربین کی ایک جماعت

Marfat.com

کے ہاتھ آپ کے پاس ایک خلعت ارسال فرمائی جو اولیاء متقدمین ومتاخرین، زندہ اولیاء اللہ تو اپنے اجسام کے ساتھ اور جو انتقال فرما چکے تھے اپنی ارواح کے ساتھ حاضر تھے۔ آپ کو خلعت پہنائی گئی، اور اس وقت ملائکہ ورجال غیب نے اس مجلس کو گھیرے میں لیا ہوا تھا اور ہوا میں صف بستہ کھڑے تھے۔ روئے زمین کا کوئی ایسا ولی نہ تھا، جس نے اپنی گردن نہ جھکائی ہو۔ اور بعض نے کہا کہ ایک عجمی نے تواضع نہ کیا تو اس کا حال محو ہو گیا۔ (اس کی ولایت ختم کر دی گئی) [۲۰]

سلسلہ مجددیہ کے شیخ طریقت حضرت شاہ فقیر اللہ علوی شکار پوری رحمتہ اللہ علیہ (متوفی - ۱۱۹۵ھ) افضلیت حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس سرہ العزیز کے بارے میں اپنے ایک مکتوب میں رقمطراز ہیں:

پس یہ حکم کشف قطعی سے ثابت ہے کہ سلطان الاولیاء رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک تمام اولیاء کرام اولین وآخرین قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی گردن پر ہے۔ اور تم نے جان لیا ہوگا کہ اس سردار کا ذکر تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔ [۲۱]

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہونگے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں آقا تیرا
بقسم کہتے ہیں شاہانِ صریفین [۲۲] و حریم [۲۳]
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا [۲۴]

خواجہ غریب نواز چشتی علیہ الرحمہ کا سر جھکانا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان دنوں خراسان کے پہاڑوں میں مجاہدات وریاضات میں مشغول تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی روحانی طور پر جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد گرامی سن کر اپنی گردن اس قدر خم کی کہ پیشانی زمین کو چھونے لگ گئی، اور عرض کی: قَدَ مَاکَ عَلیٰ رَاسِی وَعَینِي (آپ رضی اللہ عنہ کے دونوں قدم میرے سر اور آنکھوں پر ہوں) حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے اس اظہار نیاز

Marfat.com

سے متاثر ہوکر مجلس میں فرمایا کہ سید غیاث الدین کے صاحبزادے نے گردن جھکانے میں سبقت کی ہے جس کے باعث عنقریب ولایتِ ہند سے سرفراز کیے جائیں گے۔ [۲۵]

شیخ صنعان علیہ الرحمہ کا انکار وتوبہ

اصفہان کے ایک ولی اللہ شیخ صنعان علیہ الرحمہ جناب غوث الاعظم ﷺ کے ہم عصر تھے۔ دریائے علم وعرفان کے زبردست شناور تھے اور کرامات وخوارق ان سے بکثرت سرزد ہوتے تھے۔ غوث الاعظم ﷺ کا مذکورہ بالا فرمان روحانی طور پر انہوں نے بھی سنا، مگر آں جناب ﷺ کا مرتبہ کمال پہچاننے میں ٹھوکر کھا جانے کے باعث گردن خم کرنے میں متامل ہوئے، جس پر اسی وقت ان کی ولایت وبصیرت سلب ہوگئی اور تہی دامن ہو جانے کی وجہ سے ایمان بھی خطرے میں پڑ گیا، بالآخر ان کے ایک ارادت مند کی عاجزی و خدمت گزاری کے باعث جناب غوث الاعظم ﷺ نے متوجہ ہوکر انہیں کفر سے بچالیا۔ اور توبہ کرنے پر منصب بحال ہوا۔ (اقتباس الانوار) [۲۶]

جس طرح معجزات سید المرسلین (ﷺ) بکثرت ہیں۔ قدم رسول (ﷺ)، پر رہ کر حضور غوث اعظم ﷺ کی کرامات بھی بکثرت ہیں۔ مردوں کو زندہ کرنا۔ پانی اور ہوا کا مسخر ہونا۔ طَیّ ارض اور طرح طرح کی بے شمار کرامات سے تذکرۂ غوثِ اعظم (ﷺ) کی کتابیں لبریز ہیں۔ اور تاہنوز مزار پُر انوار کے گرداگرد اور تمام روئے زمین پر شیدائیانِ غوث ہزاروں کرامات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

حضور غوثِ اعظم ﷺ محی الدین ہیں آپ نے اپنے تجدیدی واصلاحی کارناموں سے دین اسلام کو زندہ فرمایا۔ دنیا بھر سے روحانیت کے پیاسے حضور غوث اعظم ﷺ کی بزم میں آتے۔ ایک نگاہ توجہ میں آپ لوگوں کو ولی بنا دیتے۔ اور جسے آپ کی صحبت مبارکہ کا آب زلال میسر آجاتا اس کے رگ وپے سے اخلاق نبوی کے انوار جگمگانے لگتے سلوک ومعرفت کے تشنہ کاموں کو آپ صرف سیراب نہیں فرماتے تھے بلکہ انھیں ساقی عرفاں بنا دیا کرتے تھے۔ بڑے بڑے مدعیانِ علم، غوث پاک کی مجلس میں آتے تو ان کا پندار خودی

Marfat.com

دھل جاتا۔اور وہ علمِ خداداد کے جلووں میں گم ہو جاتے۔عباسی خلفاء کا دور تھا۔امراء اور رؤسا میں بدکاریوں اور عیش کوشیوں کی وبا پھیل چکی تھی۔آپ نے سیف الٰہی سے تمام مفسدات کا قلع قمع کر ڈالا۔آپ کی اصلاحی مساعی اور روحانی قوت سے ہزاروں یہود و نصاریٰ داخلِ اسلام ہوئے، گمراہ راہ راست پر آئے۔دنیا پرست دین دار بن گئے۔ بیمارانِ دل، مسیحائے قلوب ہو گئے۔آپ کا سلسلہ وعظ ۵۲۱ھ سے شروع ہو کر چالیس سال جاری رہا۔وعظ شریف کی اثر انگیزی کا یہ حال تھا کہ مجلسوں میں کئی لوگ جاں بحق ہو جاتے۔کتنے دامن چاک کر کے جنگل کی راہ لیتے۔پانچ سو اور کبھی کئی کئی ہزار جید علماء آپ کے خطبات کو قلم بند کیا کرتے تھے۔آپ اکثر ہوا میں پرواز فرماتے ہوئے لوگوں کے سروں سے گزر کر منبر پر تشریف لاتے تھے۔

خلفاء، سلاطین اور امراء خدمتِ غوث پاک میں آتے تو آستانہ بوسی کرتے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پاؤں کو چومتے، اگر کبھی آپ خلیفہ یا امیر کو خط لکھتے تو ان الفاظ سے مخاطب فرماتے۔

> ''یہ مکتوب عبدالقادر کی طرف سے ہے جو تمہیں فلاں فلاں بات کا حکم دیتا ہے۔اس کا حکم تم پر نافذ ہے۔اور اس کی اطاعت تم پر لازم ہے۔کیونکہ وہ تمہارا مقتدیٰ ہے۔اور تم پر اس کی حجت قائم ہے۔''

خلیفہ یا امیر اس خط کو پاتے تو بوسہ دیتے، سر پر رکھتے۔اور کہتے حضرت شیخ نے سچ فرمایا۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے محاسن اخلاق، آئینہ سیرت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی طرح تھے۔اتباع سنت آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔عبادت و ریاضت، تلاوت و تسبیح، تعلیم و تعلم، رشد و ہدایت، ایثار و کرم، تبلیغ و اشاعتِ اسلام، احیائے دین، انقلاب ایمانی پیدا کرنا، اور لوگوں کو مالک الملک سے وابستہ کرنا، یہی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مشن تھا جسے آپ نے بحسن و خوبی پورا کیا۔انسانی قلوب اور دنیا و مافیہا پر اللہ تعالیٰ نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو تصرف کا بے مثال کمال عطا فرمایا تھا۔آپ کی حیات مبارکہ اور کرامات دلوں میں ایمان کی شمعیں جگمگا دیتی ہیں۔

Marfat.com

کراماتِ غوثُ الثقلین

قلوب پر تصرف

جمعہ کا دن ہے خُدّام بارگاہ، حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جامع مسجد جارہے ہیں۔ مگر ہمیشہ کے معمول کے خلاف نہ کوئی آ کر آپ کی دست بوسی کرتا ہے۔ نہ لوگ مصافحہ اور قدم بوسی کے لئے بھیڑ لگاتے ہیں۔ حضرت عمر بزاز اسی خیال میں تھے کہ کیا بات ہے آج کوئی آپ کے پاس نہیں آرہا ہے۔ اتنے میں آپ ان کی جانب متوجہ ہوئے اور تبسم فرمایا۔ چند لمحوں بعد کیا دیکھتے ہیں کہ چاروں طرف سے لوگ سلام وقدم بوسی کے لئے ٹوٹ پڑے۔ اور اتنا ازدحام ہوگیا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور عمر بزاز کے درمیان لوگوں کی بھیڑ حائل ہوگئی۔ آپ نے عمر بزاز سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ تم اسی کے خواہش مند تو تھے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ لوگوں کے قلوب میرے قبضہ میں ہیں۔ چاہوں تو انہیں پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں۔ (تحفہ قادریہ صفحہ ۸۰)

تری قدرت تو فطریات سے ہے
کہ قادر نام میں داخل ہے یا غوث

المدد یاسیّدنا الشیخ! میرے باغی وطاغی قلب کو بھی اپنی جانب کھینچ کر لذت عرفانی سے نوازیئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنک)

پوری کتاب بدل گئی

منصور بن مالک واسطی علمِ فلسفہ سے بہت شغف رکھتے تھے، حاضر دربار غوث

Marfat.com

ہوئے بغل میں ایک اہم کتاب فلسفہ دبی ہوئی ہے۔غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ مخاطِب ہوئے۔ منصور! یہ کتاب بہت بری ہے۔اسے محو کر ڈالو۔منصور یہ سن کر رنجیدہ ہوئے اور خیال کیا کہ آئندہ یہ کتاب لے کر کبھی حاضر دربار نہ ہوں گا۔مجلس شریف سے اٹھنے کا ارادہ کیا تو گویا زمین نے باندھ لیا۔ارشاد غوث ہوا۔کتاب مجھے تو دکھاؤ۔کتاب کھولی گئی تو محض سادہ اوراق تھے۔کہیں کوئی تحریر نہیں۔حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے سادہ اوراق کو چند بار الٹا پلٹا اور فرمایا یہ تو فضائل قرآنی کی اچھی کتاب ہے۔کتاب منصور کو دے دی۔اور فرمایا جو دل میں نہ ہو وہ زبان سے کبھی نہ کہنا۔اللہ کی بارگاہ میں استغفار کرو۔منصور بن مالک نے توبہ کی، اور حضور غوث پاک نے ان کے قلب پر توجہ فرمائی تو فلسفہ اور اس کی ساری محبت یک دم محو ہوگئی۔اور عمر بھر کبھی یاد نہیں آیا۔

(زبدۃ الآثار، صفحہ ۷۵)

یا شیخ لِلّٰہ ہمارے قلب پر بھی
خدائی نقش باندھ دیجئے

اِدھر خیال، اُدھر زیارت

شیخ محمد بن الحض اپنے والد گرامی کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مجلسِ غوثیہ میں حاضر تھے۔اسی دوران اشتیاق ہوا کہ شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوتی۔حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فوراً فرمایا لیجئے ان کی زیارت کر لیجئے، کیا دیکھتے ہیں کہ شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ ان کے دائیں طرف تشریف فرما ہیں۔انھوں نے فرمایا۔حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی زیارت کے بعد میری ملاقات کی کیا حاجت تھی۔میں تو خود ان کا ماتحت ہوں۔یہ فرمایا اور نگاہوں سے غائب ہوگئے۔

اے سلطانِ ولایت رضی اللہ عنہ میری پُر گناہ نگاہوں کو بھی لائق دیدار بنا دیجئے۔

وہ گھیرا رشتۂ شرک خفی نے
پھنسا زنار میں یہ دل ہے یا غوث

Marfat.com

اصفہان کی عارفہ

حضور غوث اعظم دست گیر رضی اللہ عنہ رونق آرائے منبر ہیں۔ خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ اسی دوران عمامہ شریف کا پیچ کھل جاتا ہے۔ ادب آشنا اہلِ بزم، احتراماً اپنے اپنے عمامے سروں سے اتار کر منبر شریف کے نیچے ڈال دیتے ہیں۔ وعظ ختم ہوا۔ آپ نے حکم فرمایا۔ سب کے عمامے انہیں دے دیئے جائیں۔ سارے حاضرین کے عمامے انھیں مل گئے مگر ایک سر بند باقی رہ گیا۔ آپ نے اسے اٹھایا اور اپنے دوش مبارک پر رکھ لیا۔ اور پھر وہ دوش سے ازخود غائب ہو گیا۔ لوگ متحیر تھے۔ آپ نے فرمایا۔ ہماری ایک بہن اصفہان میں ہے۔ اہل مجلس نے عمامے اتار کر پھینکے تو اس نے بھی اپنا سر بند اتار کر میرے قدموں میں ڈال دیا تھا۔ جواب اس نے میرے کندھے سے لے لیا۔

(زبدۃ الآثار، صفحہ ۷۵)

بار الٰہا! مجھے بھی بزم غوثیہ کے حاضر باشوں کے آداب کا صدقہ عطا کر، اور مقربانِ حق کا ادب شناس بنا۔ آمین۔

خدا را مرہم خاک قدم دے
جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث

شیخِ کامل

حضرت ابو عثمان ازدی کا بیان ہے۔ میں اپنے وطن میں مکان کے باہر کھلے آسمان کے نیچے لیٹا ہوا تھا۔ اس وقت پانچ کبوتر میرے اوپر سے گزرے جو سب کے سب اللہ کی تسبیح کر رہے تھے۔ پروردگار عالم نے ان کبوتروں کی زبان کا مجھ پر انکشاف فرمایا۔

ایک کبوتر پڑھ رہا تھا۔

سُبْحٰنَ مَنْ عَنْدَہٗ خَزَائِنُ کُلِّ شَیٍٔ وَمَا اَنْزَلَہٗ اِلا بِقَدَرٍ مَعْلُوْمٍ.

پاک ہے وہ اللہ جس کے پاس ہر شے کے خزانے ہیں اور وہ معین اندازے کے

Marfat.com

مطابق ہی اتارتا ہے۔

دوسرا کبوتر رطب اللسان تھا۔

سُبْحٰنَ مَنْ اَعْطٰی کُلّ شَیٍّ خَلْقَهٗ ثُمّ هَدٰی.

پاک ہے وہ ذات جس نے ہر شے کو تخلیق عطا کی پھر اسے ہدایت سے نوازا۔

تیسرا کبوتر اس تسبیح میں سرمست تھا۔

سُبْحٰنَ مَنْ بَعَثَ انْبِیَاَ ہٗ حُجَةً عَلٰی خَلقِه وَفَضّلَ عَلَیهِم مُحَمّدً صَلّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلّمَ.

پاک ہے وہ ذات جس نے انبیائے کرام کو مخلوق پر حجت بنا کر بھیجا اور ان سب پر محمد ﷺ کو فضیلت بخشی۔

چوتھے کبوتر کی زبان اس تسبیح سے معمور تھی۔

کُلُ مَا کَانَ فِی الدّ نُیَا بِا طِلُ اِلا مّا کَانَ لِلّٰهِ وَرَسَولِه.

دنیا کی ہر شے حرف غلط ہے سوائے اس شے کے کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے۔

پانچواں کبوتر ان کلمات مبارکہ کے ذریعہ محوِ ثناء تھا۔

یَا اَهْلَ الْغَفْلَة مِنْ مَوْ لاَ کُمْ قُومُوا اِلٰی رَبّکُمْ رَب کَرِیمٍ یُعْطِی الجَزِ یلَ وَ یَغْفِرُ الذّ نْبَ العَظِیمَ.

اے غافلو! اٹھو اپنے رب کریم کی طرف جو بہت کچھ دینے والا ہے، پروردگار ہے اور بڑے سے بڑے گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

اس تسبیح کی ہیبت وجلال سے میں بے ہوش ہو گیا۔ ہوش آیا تو گویا میرا قلب آلائش دنیوی سے صاف ہو رہا تھا، میں نے اپنے رب سے عہد کیا کہ جلد کسی عارف حق کے ہاتھ پر بیعت کروں گا۔ اسی روز میں گھر سے بلا تعینِ منزل نکل پڑا۔ سرِ راہ مجھے ایک بزرگ ملے میں نے باادب سلام عرض کیا۔ انھوں نے جواب سلام کے ساتھ میرا نام لیا تو میں حیران ہوا فرمایا۔ عثمان حیران نہ ہو، میں خضر ہوں۔ میں ابھی ابھی بغداد شریف کے اندر شیخ عبدالقادر

Marfat.com

جیلانی رضی اللہ عنہ کی بزم میں موجود تھا۔ انھوں نے فرمایا۔ راستے میں ایک طالبِ معرفت بھٹک رہا ہے اسے میری محفل تک لائیے۔ اے عثمان! بشارت ہو کہ حضرت الشیخ اس دور میں سردار اولیاء ہیں اور تم کو ان سے حصول فیض کا موقع میسر ہوگا۔ عثمان ازدی کہتے ہیں میں حضرت خضر علیہ السلام سے راستہ چلتے باتیں کر رہا تھا، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں بغداد معلّٰی میں خانقاہ شیخ کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ اور حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے۔ میں اندر حاضر ہوا۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔

"ایسے شخص کو مرحبا۔ جسے پروردگار عالم نے اپنی معرفت پرندوں کی زبان سے عطا فرمائی۔"

اس کے بعد حضور پیرانِ پیر نے اپنی کلاہ مبارک میرے سر پر رکھ دی جس سے میں نے دل و دماغ میں سخت سردی کا احساس پایا اور مجھ پر تمام عالمِ ملکوت روشن ہو گیا، قریب تھا کہ میں ہوش کھو بیٹھوں۔ حضرت نے اپنی ردائے مقدس مجھے اڑھا دی جس میں چھپ کر میں گویا عظیم پناہ میں پہنچ گیا۔ پھر حضور غوث پاک نے مجھے اعتکاف کا حکم فرمایا۔ اور میں کئی ماہ تک تزکیہ نفس میں مشغول رہا۔ یہاں تک کہ میں اپنی منزلِ مقصود تک جا پہنچا۔

یا سیّدی الشیخ کرم ہو کرم ۔
طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث
مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث

عصا منور ہو گیا

شیخ عفیف الدین بغدادی کا بیان ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مدرسے میں موجود تھا اتنے میں آپ اپنے دولت خانے سے برآمد ہوئے، دستِ مبارک میں ایک عصا تھا۔ عصا دیکھ کر میرے دل میں آیا کہ اگر آپ اس وقت اپنے عصائے مبارک کے ذریعے

Marfat.com

کوئی کرامت دکھاتے تو کیا خوب ہوتا۔ آپ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور عصا کو زمین میں نصب فرما دیا، عصا روشن ہو گیا، اور اس سے اجالا پھیلنے لگا۔ کچھ دیر تک یہی منظر رہا۔ پھر آپ نے اپنے دستِ مبارک سے عصا کو زمین سے نکال لیا تو وہ اپنی اصل صورت میں آ گیا۔ میری جانب مخاطِب ہو کر ارشاد فرمایا۔ عفیف تمہاری خواہش تو پوری ہو گئی نا؟

میں نے ادب سے سر جھکا دیا۔

یا غوث الثقلین! نگاہ کرم ہو۔

دل میرا بت کدہ ہے حق آشنا بنا دو
عاجز عبید، اس حق نا آشنا کی سُن لو

دریائے دجلہ کی طغیانی فرو

ایک بار دریائے دجلہ میں طغیانی آ گئی۔ اور موجوں نے آبادیوں کو ڈبونا شروع کر دیا، لوگ دوڑے ہوئے باب الشیخ پہنچے۔ اے غوث زماں المدد۔ آپ خانقاہ شریف سے نکلے لبِ دریا پہنچے اور پانی میں چلتے ہوئے کنارے تک گئے۔ اور عصا مبارک وہیں گاڑ دیا۔ لوگوں نے دیکھا کہ چشم زدن میں دریا اپنے اصل بہاؤ تک سمٹ گیا اور طغیانی ختم ہو گئی۔

اے مرشد کامل میرے باطن میں بھی نفسانیت و بہیمیت کی موجیں ساحلِ ہلاکت عبور کر رہی ہیں۔ اپنے عصائے تصرف کو پھر جنبش دیں۔ غیاثُ اللہ۔

فضاء میں نماز با جماعت

ساحلِ دجلہ پر اہل بغداد جمع تھے انھوں نے دیکھا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سطحِ آب پر قدموں سے چلتے ہوئے تشریف لا رہے ہیں اور مچھلیاں سر نکال کر استقبال کر رہی ہیں۔ سلام عرض کر رہی ہیں۔ اسی دوران نماز ظہر کا وقت ہو گیا۔ تو سطحِ دریا سے کچھ بلندی پر

Marfat.com

ایک لمبی چوڑی جانماز ظاہر ہوئی اور فضاء میں بچھ گئی۔اس پر دو تحریریں منور تھیں ایک سطر میں تھا۔اَلا اِنَ اَولِیَاءَ اللّٰہِ لاَ خَوْفٌ عَلَیھِم وَلاَ ھُم یَحُزَ نُونَ۔ اور دوسری سطر میں۔اَلسَلاَمُ عَلَیکُم اَھلَ اَلبَیت، تھا۔جانماز پر کچھ غیبی لوگ صف بستہ ہو گئے۔جن کے چہروں سے بزرگی اور شرافت عیاں تھی۔ان سب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ان کے آگے آگے ایک مقدس بزرگ تھے۔اقامت ہوئی تو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے امامت فرمائی۔ خدا جانے وہ کس عالم کے باشندے تھے، اقتدائے غوث حاصل کرنے کے لئے جنھوں نے فضاء میں مصلیٰ بچھایا تھا۔

چور کو ابدال بنا دیا

ایک چور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے گھر میں گھسا۔اندھا ہو گیا۔آپ کے پوچھنے پر گڑگڑا کر بولا حضور! میں قبیلہ بنی اشرف کا غریب انسان ہوں۔افلاس نے یہ کام کرنے پر مجبور کیا۔معاف فرما دیں۔آپ کو رحم آیا اور نگاہ کرم ایسی ڈالی کہ ولی کامل بن گیا۔اور وہیں مجاہدہ کرنے لگا۔دوسرے ہی روز آپ کو خبر دی گئی کہ احمد ابدال قدس سرہٗ کا وصال ہو گیا ہے۔آپ نے چور کو ابدال بنا کر ان کی جگہ مقرر کر دیا۔

سارق کو اک نظر میں عارف بنانے والے
محصور نفس عبدِ حق نارسا کی سُن لو

شریعت، حقیقت اور عظمت والے غوث

موصل میں شیخ ابوالعباس خضر حسینی خواب دیکھتے ہیں کہ تمام علماء و مشائخ رحمہم اللہ جمع ہیں اور مسندِ صدارت پر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ متمکن ہیں۔حاضرین میں سے بعض کے سروں پر صرف عمامہ ہے، بعض کے اوپر عمامے کے علاوہ ایک چادر ہے۔کچھ ایسے بھی ہیں جن پر عمامے کے علاوہ دو چادریں ہیں۔صرف حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہیں کہ ان کے سر مبارک پر تین چادریں تنی ہوئی ہیں۔بیدار ہوئے تو غور کرتے رہے۔پھر آنکھ لگ گئی۔

Marfat.com

دیکھا کہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، فرماتے ہیں۔

''ایک شریعت کی چادر، دوسری حقیقت کی چادر اور تیسری عظمت کی چادر ہے۔''

عمر طویل کی بشارت

حضور سیدنا غوث اعظم دست گیر رضی اللہ عنہ کا ایک خادم تھا جسے آپ محمد طویل کہہ کر پکارتے تھے۔ اس نے عرض کیا۔ حضور میں تو چھوٹے قد کا ہوں۔ آپ مجھے طویل کیوں کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تمہیں اللہ کے فضل سے عمر طویل، اور سفر طویل نصیب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ انھوں نے ۱۳۹ سال عمر پائی اور دور دراز ملکوں کی سیاحت کی۔

ہمارے آقا حضور غوث اعظم دست گیر رضی اللہ عنہ کی کرامت، اور خوارق ہزار ہا ہیں۔ ہم نے تتماً گیارہ کرامتیں نقل کی ہیں۔ ان کی ذات آیۃ من آیات اللہ ہے۔ ان کے فرمودات لعل و جواہر سے زیادہ قیمتی ہیں۔ خطبات شریفہ، ''الفتح الربانی'' کے نام سے چھپ گئے ہیں۔ آپ کے فضائل میں علماء اعلام نے نفیس کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، جو طالبان مولا کے لئے روشن مینار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ [۲۷]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

وَثَانِی اثنینِ فی الغارِ الْمنیف وقدْ
طافَ العُدوّبه اِذا صاعد الْجَبَل
و کَانَ جبَ رسُول اللهِ قَدْ عَلِموْا
مِنَ الخَلائِقِ لَمْ یَعْدِلْ به بَدَلا

Marfat.com

تصرفات بعداز وصال

آپ رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات کا سلسلہ آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد بھی بدستور جاری ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ ہمیشہ جاری رہے گا جیسا کہ فضائل اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے ضمن میں پہلے ذکر ہو چکا ہے، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مقام جذب و ولایت کا فاتح اول قرار دیتے ہوئے جناب سیدۃ النساء ، حسنین شریفین رضی اللہ تعالیٰ عنہم و بقیہ ائمہ اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اسی نسبت کے اقطاب بیان فرما کر سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی اس مقام میں ایک خصوصی شان تحریر کی ہے۔ نیز اپنی کتاب ''ہمعات'' کے ہمعہ ۱۱ میں لکھا ہے۔

''دور اولیائے امت واصحاب طرق اقوٰے، کیسکہ بعد تمام راہ جذب باکد وجوہ بہ اصل ایں نسبت (اویسیہ) میل کردہ است دور آں جا بوجہ اتم قدم زدہ است، حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اند، ولہٰذا گفتہ اند کہ ایشاں در قبر خود مثلِ احیا تصرف می کنند''

''اور امت کے اولیائے عظام میں سے راہ جذب کی تکمیل کے بعد جس شخص نے کامل و مکمل طور پر اس نسبت اویسیہ کی اصل کی طرف رجوع کر کے وہاں کامل استقامت سے قدم رکھا ہے وہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں، اور اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ آں جناب رضی اللہ عنہ اپنی قبر شریف میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔''

حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

حق تعالیٰ نے آں جناب رضی اللہ عنہ کو وہ قوت عطا فرمائی ہے کہ دور و نزدیک ہر جگہ یکساں تصرف فرماتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے ہم عصر اور بعد میں آنے والے تمام اولیائے کرام کے لیے حصول ولایت اور وصول فیض کا وسیلۂ کبرٰی اور واسطہ عظمٰی ہیں۔

شیخ عبداللہ بلخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''خوارق الاحباب في معرفة الاقطاب'' میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

ڈیڑھ سو سال بعد بخارا میں ایک درویش بہاؤالدین نامی پیدا ہوگا، جو ہم سے ایک خاص نعمت کا مستحق ہوگا۔ چنانچہ جب حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے میدانِ سلوک میں قدم رکھا تو حضرت خضر علیہ السلام کے اشارے پر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روحانیت کی طرف متوجہ ہوکر ''الغیاث، الغیاث، یا محبوب سبحانی'' پکارتے ہوئے سو گئے اور خواب میں آں جناب رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات سے سرفراز ہوئے۔

اسی طرح فضائلِ اہل بیتِ کرام رضی اللہ عنہم کے ضمن میں حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مکتوب کا حوالہ بھی آچکا ہے۔ جس میں وہ ائمہ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے بعد منصبِ قطبیتِ کبریٰ کا حضرتِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی سے مختص ہونا بیان کرکے تحریر فرماتے ہیں کہ:

وصول فیوض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب و نجباء بتوسطِ شریف او مفہوم می شود، چہ ایں مرکز غیر اورا میسر نہ شدہ۔ ازیں جاست کہ فرمود ؎

اَفَلَت شُموسُ الاوَلِینَ وَ شَمسنَا　　اَبَدًا عَلیٰ اُفُقِ العلیٰ لاتَغرُب

اس راہ میں برکات و فیوض کا حصول، اقطاب و نجباء کو جو بھی ہوں، آپ رضی اللہ عنہ ہی کے توسل سے ہوتا ہے، کیونکہ یہ مرکزی حیثیت آپ رضی اللہ عنہ کے بغیر کسی دوسرے کو میسر نہیں ہوئی۔ اسی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ نے اس شعر میں فرمایا ہے کہ

''اگلوں کے آفتاب غروب ہوگئے، مگر ہمارا آفتاب بلندی کے افق پر
ہمیشہ چمکتا رہے گا، اور کبھی غروب نہ ہوگا، یعنی مجھ سے پہلے حضرات
کے لیے دائرہ ولایت کا مرکز ہونے کا شرف وقت معین کے لیے تھا،
مگر میرے لیے یہ مقام ابدی و سرمدی ہے۔''

روح المعانی میں حضرت مجدد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل ہے کہ قطبیت کبریٰ کا مقام حضرت امام مہدی تک جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکت کے ساتھ مختص ہے۔

حضرت شیخ محمد اکرم چشتی صابری قدوسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اقتباس الانوار میں آں جناب رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

Marfat.com

''جس کسی کو ظاہری باطنی فیض حاصل ہوا، سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی وساطت سے ہی ہوا، خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو۔ کوئی ولی آپ رضی اللہ عنہ کی مہر کے بغیر منظور اور معتبر نہیں ہو سکتا۔ حق تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ تمام تصرفات کی باگ ڈور آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے دی ہے، جسے چاہیں، کسی منصب ولایت پر مقرر فرما دیں، جسے چاہیں، ایک آن میں معزول فرما دیں۔''

نیز تحریر فرماتے ہیں کہ اس فقیر کو متعدد ثقہ روایات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیشوائے سلسلۂ چشتیہ حسب ارشاد نبوی، سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ عرصہ فیض حاصل کرتے رہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے شغل سہ گوشی اور حرز سیفی بھی آنجناب رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ ان ہر دو حضرات رحمتہ اللہ تعالیٰ علیما کی ملاقات اور خواجہ غریب نواز اجمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے استفاضہ کے ثبوت پر کتاب ''فوز المطالب'' مصنفہ مولانا برہان الدین خان، بھی قابل دید ہے۔

۲۸

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ

فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُوْا

بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

Marfat.com

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اقوال زرّیں

محبت دنیا کے علاوہ اگر ہمارا اور کوئی گناہ نہ بھی ہو، پھر بھی ہم دوزخ کے حقدار ہیں۔

علم کا تقاضا عمل ہے۔ اگر تم علم پر عمل کرتے تو دنیا سے بھاگتے۔ کیوں کہ علم میں کوئی چیز نہیں جو حبِ دنیا پر دلالت کرے۔

عالم اگر زاہد نہ ہو تو وہ اپنے زمانے والوں پر عذاب ہے۔

مخلوق تین طرح کی ہے۔ فرشتہ، شیطان اور انسان۔ فرشتہ خیر ہی خیر ہے اور شیطان شر ہی شر، انسان مخلوط ہے۔ جس میں خیر و شر دونوں ہیں۔ جس پر خیر کا غلبہ ہوتا ہے وہ فرشتوں سے مل جاتا ہے اور جس پر شر کا غلبہ ہو وہ شیطان سے۔

مومن اپنے اہل و عیال کو اللہ پر چھوڑتا ہے، اور منافق زر و مال پر۔

اپنی مصیبتوں کو چھپاؤ اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہوگی۔

ذکر جب قلب میں جگہ بنا لیتا ہے تو بندے کا اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا دائمی بن جاتا ہے، چاہے اس کی زبان خاموش ہو۔

تنہائی میں خاموش رہنا بہادری نہیں، مجلس میں خاموش رہنے کی کوشش کرو۔

رہنے کے لائق مکان، پوشش کے لئے لباس، پیٹ بھرنے کے لئے روٹی اور بیوی دنیاداری نہیں ہے۔ دنیاداری یہ ہے کہ دنیا ہی کی طرف منہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف پیٹھ۔

بہترین عمل لوگوں کو دینا ہے، لوگوں سے لینا نہیں ہے۔

خالق کی محبت مخلوق کی خیر خواہی ہے۔

لوگوں کے سامنے معزز بنے رہو۔ اگر اپنا افلاس ظاہر کرو گے تو لوگوں کی نگاہوں سے گر جاؤ گے۔

Marfat.com

- طالبِ صادق نہیں ہوسکتا جب تک تو اپنی خوراک میں اپنے پڑوسی کو خود پر ترجیح نہ دے۔
- اپنے ماحول سے ڈرتا رہ، کیوں کہ جدھر تو دیکھے گا تیرے اردگرد درندے ہی درندے ہیں۔
- میانہ روی نصف رزق ہے اور اچھے اخلاق نصف دین۔
- خاموشی کو عادت، گم نامی کو لباس، اور مخلوق سے دوری کو مقصود بنا، اگر تجھ سے ممکن ہو تو زمین میں سرنگ بنا کر جا بیٹھ، یہ اس وقت ضروری ہے جب تک تیرا ایمان بالغ اور جوان نہ ہو جائے۔
- کوئی اگر تجھ سے، تیرے کسی غیبت کرنے والے کی بات کہے تو اسے جھڑک دے اور کہہ کہ تو، تو اس سے بدتر انسان ہے کہ جو اس نے پس پشت کہی تو منہ پر کہہ رہا ہے۔
- وہ انسان کتنا بدنصیب ہے جس کے دل میں جانداروں پر رحم کی عادت نہیں۔
- تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔
- تمام اچھائیوں کا مجموعہ علم سیکھنا، عمل کرنا، اور دوسروں کو سکھانا ہے۔
- جو اللہ تعالیٰ سے آشنا ہوا۔ اس نے خلقِ خدا کے ساتھ تواضع کا برتاؤ کیا۔
- جس عمل (عبادت، ریاضت، نیکی) میں تجھے حلاوت نہ ملے، یوں سمجھ کہ تو نے اسے کیا ہی نہیں۔
- گم نامی اختیار کر، کیوں کہ شہرت کے بمقابل اس میں زیادہ امن ہے۔
- جب تک تیرا اترانا، اور غصہ کرنا باقی ہے خود کو اہل علم میں شمار نہ کر۔
- فتنہ ہے وہ روزی جس پر شکر نہ ہو، اور وہ تنگی جس پر صبر نہ ہو۔
- ظالم اپنے ظلم سے مظلوم کی دنیا خراب کرتا ہے اور اپنی آخرت۔
- عقل مند پہلے قلب سے مشورہ کرتا ہے پھر زبان سے بولتا ہے۔
- اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضرورت کے علاوہ گھر سے باہر نہ جا۔

Marfat.com

اس بات کی کوشش کر کہ گفتگو کا آغاز تیری جانب سے نہ ہو تو صرف جواب دینے والا رہے۔

غیر ضروری بات کا جواب دینے سے بھی زبان کو روک، چہ جائے کہ تو فضول بات کرے۔

جسے کوئی ایذاء نہ پہنچے اس میں کوئی خوبی نہیں ہے۔

خدا کے دشمنوں کو خوش رکھنا عقل و دانش سے دور ہے۔

بے ادب، خالق و مخلوق دونوں کا معتوب و مغضوب ہے۔

اول جہل ہوتا ہے، پھر علم، پھر اس پر عمل، پھر عمل میں اخلاص، اس کے بعد عملِ قلبی کا درجہ ہے۔

مستحق سائل اللہ تعالیٰ کا ہدیہ ہے جو بندے کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

مسکینوں کو ناخوش رکھ کر اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنا ناممکن ہے تجھ پر جو مصیبت آئے اس کا علاج مساکین کی خوشنودی سے کر۔

تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مشغول ہے۔ اور نفس تجھے برباد کرنے میں۔

تجھ جیسے ہزاروں کو دنیا نے موٹا تازہ کیا اور نگل گئی۔ تیری جوانی تجھے دھوکہ نہ دے یہ عنقریب لے لی جائے گی۔

رحمت کو لے کر کیا کرے گا، رحیم کو لے، ہر متقی محمد (ﷺ) کی آن ہے۔

جو نفس کو درست کرنا چاہے وہ اسے سکوت اور حسنِ ادب کی لگام دے۔

میں ایسے مشائخ کی صحبت میں رہا ہوں کہ ان میں سے کسی ایک کے دانت کی سفیدی بھی نہیں دیکھی۔

بدگمانی تمام فائدوں کے راستے بند کر دیتی ہے۔

اہل اللہ کے نزدیک مخلوق کی حیثیت اولاد جیسی ہے۔

دنیادار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔

Marfat.com

حضور غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کی نسبت عالیہ ''گیارھویں شریف'' کی رعایت کرتے ہوئے یہ چوالیس اقوال زریں منتخب کئے ہیں۔ رب کریم فرمودات غوثیہ کی نورانیت و لمعانیت سے میرے قلب کی سیاہی دور فرمائے۔ اور ان کے غلامانِ بارگاہ کی خاک روبی کے لائق بنائے۔ اور قارئین کرام کو فیضانِ غوثیہ سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأً للہ۔

ترا ذرہ مہ کامل ہے یا غوث
ترا قطرہ یم سائل ہے یا غوث

قدِ بے سایہ ظل کبریا ہے
تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث

تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلمرو میں حرم تا حل ہے یا غوث

تو اپنے وقت کا صدیقِ اکبر
غنی و حیدر و عادل ہے یا غوث

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

فیوضِ عالم امی سے تجھ پر
عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث

ملک مشغول ہیں اس کی ثنا میں
جو تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا
رضا تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

۲۹

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

وَهُمُوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَا فِیْ مَلَالِیْ

Marfat.com

تعلیمات حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

ایک دفعہ بغداد کے سونہایت ذکی فقہاء امتحان لینے کے لئے بارگاہ غوثیت میں حاضر ہوئے، ہر ایک نے متعدد سوالات تیار کئے ہوئے تھے۔ جب تمام حضرات مجلس میں بیٹھ گئے تو حضرت شیخ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا، ان کے سینے سے نور کا ایک شعلہ برآمد ہوا اور تمام علماء کے سینوں پر سے گزر گیا، ان کے دلوں میں جو کچھ تھا سب مٹ گیا، اب ان کے غم واضطراب کا عالم دیدنی تھا کوئی چیخ رہا تھا، کسی نے عمامہ اتار پھینکا اور کسی نے گریبان چاک کر دیا، حضرت شیخ کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور ان کے ایک ایک سوال کا جواب عنایت فرمایا، چنانچہ سب نے بالاتفاق آپ کے علم وفضل کا اعتراف کیا۔

مقصد کی لگن

دین متین کی تبلیغ ہر صاحب علم کا فریضہ ہے، آج کل فتنہ وفساد کی کثرت کا بڑا سبب یہ ہے کہ مقررین نے اس شعبے کو ذریعہ معاش بنالیا ہے اور معمولی سے عذر کو بنیاد بنا کر وعدہ کے باوجود جلسوں میں نہیں پہنچتے، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اولاد امجاد میں سے کسی کی وفات کی اطلاع ملتی تب بھی مجلس کو، اور خطاب کو جاری رکھتے اور جب جنازہ حاضر ہوتا تو کرسی سے اتر کر نماز جنازہ ادا فرماتے۔ حضرت شیخ فرمایا کرتے تھے۔

> ”میرے ہاں جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے ہاتھوں پر اٹھا کر کہا کہ یہ میت ہے اس کے پیدا ہوتے ہی اسے اپنے دل سے نکال دیتا تھا۔“

Marfat.com

حضرت شیخ کا زمانہ

جب آپ بغداد تشریف لائے تو اس وقت ابوالعباس مستظہر باامراللہ (م ۵۱۲ھ) کا عہد تھا۔ اس کے بعد مسترشد، راشد، المقتضی لامراللہ اور المستنجد باللہ یکے بعد دیگرے تخت حکومت پر متمکن ہوئے اس دور میں سلجوقی سلاطین اور عباسی خلفاء کی کشمکش اپنے عروج پر تھی حصول اقتدار کے لئے بے دریغ مسلمانوں کا خون بہایا جاتا۔

گویا خوف خدا اور خوف آخرت کی جگہ اقتدار اور دنیا کی محبت نے لے لی تھی اسی لئے حضرت شیخ کے خطبات میں اخلاص للّٰہیت اور خشیت الٰہیہ پر بہت زور دیا گیا ہے۔

فتنوں کا استیصال

حضرت شیخ کے دور میں امت مسلمہ متعدد فتنوں کی زد میں تھی، آپ نے بیک وقت ان سب کا مقابلہ کیا اور کشتی ملت کو بروقت سہارا دیا۔ ارباب اقتدار کی رسہ کشی، علماء سوء اور ابن الوقت صوفیاء کی تبلیغ دین سے بے رغبتی، دنیا اور مسلمانوں کے سیاسی اضمحلال کے نتیجے میں جو فتنے پیدا ہوئے ان کا اجمالی طور پر ذکر کیا جاتا ہے اور یہ کہ حضرت شیخ نے ان کا کیا علاج تجویز کیا۔

۱۔ ارباب اقتدار کے باہمی مناقشات اور تخت حکومت پر قابض ہونے کی ہوس۔

حضرت شیخ نے اپنے خطبات میں اخلاص، للّٰہیت اور خشیت الٰہیہ پر زور دیا، دنیا کے مقابلے میں آخرت اور آخرت کے مقابلے میں رضا الٰہی کے طلب کرنے کی تلقین فرمائی۔

۲۔ اسلامی خلافت کے روبہ زوال ہونے اور مسلمانوں کے سیاسی اور فکری اعتبار سے کمزور ہونے کے سبب عیسائیت نئے ہتھکنڈوں سے لیس ہو کر علمی، فکری اور معاشرتی لحاظ سے اسلام پر حملہ آور ہو رہی تھی اس لئے حضرت شیخ نے توحید اور

Marfat.com

اسلام کی حقانیت پر بہت زیادہ زور دیا اور قوم مسلم کی کامیابی کا راستہ صرف اور صرف صحیح معنوں میں مسلمان بننے کو قرار دیا۔

۳۔ پانچویں اور چھٹی صدی میں اموی اور عباسی خلفاء کے ابتدائی سلسلے نے منطق و فلسفہ اور دیگر علوم کا لٹریچر دوسری زبانوں سے عربی میں منتقل کیا بڑے بڑے فضلاء اس کام کے لئے مختص کئے اور یہ باور کرلیا گیا کہ یہ علم ودانش کی بہت بڑی خدمت ہے، لیکن اس کا اثر یہ ہوا کہ مسلمان فلسفی افکار ونظریات کے زیر اثر، عقلیت محضہ سے متاثر ہونے لگے یعنی وحی ونبوت کی ہدایت سے بے نیاز ہوکر عقل آوارہ کی راہنمائی کو کافی سمجھنے لگے۔ اور جو باتیں از قبیل معجزات وکرامات ان کی سمجھ میں نہ آتیں ان کی بے دھڑک تاویلیں کرنے لگے، حضرت شیخ نے اپنے خطبات میں نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور اولیاء عظام کی پیروی کی اہمیت کو بھرپور انداز میں پیش کیا۔ اس طرح انہوں نے مسلمانوں کو معتزلہ، باطنیہ اور فلاسفہ کی راہ پر چلنے سے بچایا، آپ نے شیخ مظفر منصور کو فلسفہ کی قلمی کتاب دھوڈالنے اور فضائل قرآن کی کتاب پڑھنے کا حکم دیا۔

۴۔ اس دور میں شیعی تعصب اپنی انتہا پر پہنچا ہوا تھا، ان کے غلط رجحانات روز بروز زور پکڑتے جارہے تھے بالآخر اس خلفشار نے عباسی خلافت کا خاتمہ کردیا، حضرت شیخ نے نہ صرف صحابہ کرام کی عظمت کو اجاگر کیا، اور ان کی پیروی کو ذریعۂ نجات قرار دیا بلکہ ان کے ارشادات کو بطور سند واستشہاد پیش کیا۔

۵۔ فسق وفجور کی کثرت کا علاج، تقویٰ و پرہیزگاری، تزکیہ نفس اور خدا جل جلالہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی تعلیم سے کیا۔

اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حضرت شیخ کے خطبات سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس دور کے فتنوں کے استیصال کے لئے ہوتے تھے اور اس مقصد میں کامیابی کا یہ عالم تھا کہ ہر مجلس میں غیر مسلم مشرف باسلام ہوتے، بدمذہب راہ راست پر آتے اور

Marfat.com

فساق و فجار تائب ہو کر تقویٰ وطہارت کی راہ پر گامزن ہو جاتے۔

انداز بیان

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے خطبات کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نہایت سادہ اور عام فہم انداز میں دین کے اسرار و رموز کو بیان فرما دیتے تھے، آپ کا خطاب نہ تو طویل ہوتا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا الجھاؤ پایا جاتا، آپ کے ہاں فلسفیانہ موشگافی نہیں بلکہ قرآن پاک کا حکیمانہ انداز پایا جاتا ہے، ایک ہی مجلس میں مختصر جملوں میں متعدد موضوعات پر اظہار خیال فرماتے، آپ کا ایک ایک جملہ سامعین کے دل و دماغ میں اتر جاتا، دین متین کی تعلیمات کو پرکشش انداز میں بیان فرماتے، بعض اوقات پر جلالی کلمات بھی زبان مبارک سے صادر ہو جاتے جن سے ہر بڑا اور چھوٹا متاثر ہوتا، موقع محل کے مطابق قرآن پاک کی آیات اور احادیث طیبہ کو بیان کرتے بعض اوقات صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے ارشادات بھی زیب سخن بنتے، اسی طرح کبھی کبھی مقصد کو ذہن نشین کرنے کے لئے تمثیلات بھی بیان فرما دیتے۔

عکس خطابت

ذیل میں آپ کے ارشادات اور خطبات کے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جن سے اندازہ ہوگا کہ آپ نے اپنے دور کی ضروریات کو کس طرح پورا کیا، آپ کے ارشادات کی افادیت آج بھی بدستور باقی ہے ضرورت صرف اتنی ہے کہ ہم دل و جان سے متوجہ ہو کر ان کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

فریاد اسلام

اے قوم! اسلام رو رہا ہے، ان فاسقوں، فاجروں، مبتدعین، گمراہوں، جھوٹ کا لباس پہننے والے ظالموں اور جھوٹے دعویداروں سے سر پر ہاتھ رکھ کر پناہ مانگ رہا ہے اور فریاد کر رہا ہے، ان لوگوں کو دیکھو جو تم سے پہلے گزر گئے اور جو تمہارے ساتھ تھے، امر و نہی کے ساتھ حکم چلاتے تھے، کھاتے پیتے تھے، اب حالت یہ ہے کہ گویا کبھی موجود ہی نہ تھے۔

تو کتنا سنگ دل ہے؟ کتا پورے خلوص کے ساتھ اپنے مالک کے لئے شکار کرتا ہے، اس کی کھیتی اور چوپایوں کی دیکھ بھال کرتا ہے پہرہ دیتا ہے اور مالک کو دیکھ کر دم ہلاتا ہے، حالانکہ وہ اسے رات کے وقت چند لقمے کھلا دیتا ہے یا کوئی اور معمولی چیز کھلا دیتا ہے اور تو پیٹ بھر کر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھاتا ہے پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتا، اس کا حق ادا نہیں کرتا، اس کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا اور اس کی حدود کی پاسداری نہیں کرتا۔

دین مصطفیٰ (ﷺ) کی خدمت

دین محمد (ﷺ) کی دیواریں گر رہی ہیں، بنیاد بکھر رہی ہے، اے زمین کے باسیو! آؤ جو منہدم ہو چکا اسے مضبوط کریں اور جو گر چکا اسے بحال کریں۔

اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ

اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ جیسے اولیاء کرام تھے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تمہاری ہو جائیں، جیسے ان کے لئے تھیں، اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ہو جائے تو اس کی اطاعت کرو، اس کی مصیبت میں صبر کرو، اس کے افعال پر راضی رہو خواہ وہ تم سے متعلق ہوں یا دوسروں سے، اولیاء کرام دنیا میں رہ کر اس سے بے نیاز رہے، اپنا حصہ اس سے تقویٰ و

Marfat.com

ورع کے ہاتھ سے لیا، پھر آخرت کو طلب کیا، اس کے لئے اعمال صالحہ کئے، اپنے نفسوں کی مخالفت اور اپنے رب کی اطاعت کی، پہلے اپنے آپ کو پھر دوسروں کو نصیحت کی۔

اسی کی عبادت کرو اور شرک نہ کرو

افسوس! تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اطاعت دوسروں کی کرتا ہے، اگر تو فی الواقع اس کا بندہ ہوتا تو تیری دوستی اور دشمنی اسی کی خاطر ہوتی، صاحب یقین مومن، اپنے نفس، شیطان اور اس کی خواہش پر عمل پیرا نہیں ہوتا، وہ شیطان کا شناسا ہی نہیں ہے اس کی اطاعت کیوں کرے گا؟ وہ دنیا کی پروا نہیں کرتا اس کے لئے ذلیل کیوں ہوگا؟ وہ تو اسے ذلیل کرتا ہے اور آخرت کا طلبگار ہے اور جب اسے آخرت مل جاتی ہے تو اسے بھی ترک کر دیتا ہے اور اپنے مولیٰ تعالیٰ سے وابستہ ہو جاتا ہے، ہر وقت اسی کی مخلصانہ عبادت کرتا ہے، اس نے اپنے رب کا فرمان سن رکھا ہے۔

وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء انہیں یہی حکم دیا گیا کہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اس کے لئے خالص کرتے اور ہر باطل سے اعراض کرتے ہوئے۔ مخلوق کو شریک بنانا چھوڑ دے، اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مان، وہی تمام اشیاء کا خالق ہے، تمام چیزیں اسی کے دست قدرت میں ہیں، اس کے غیر سے طلب کرنے والے! تو بے عقل ہے، کوئی چیز ایسی بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں نہیں ہے۔

وان من شی الا عندنا خزائنہ، ہر شے کے خزانے ہمارے پاس ہیں۔

ذاتی طور پر مالک نفع وضرر

جب تو اپنی ماں کے پیٹ میں تھا تو تجھے کس نے طعام دیا؟ تجھے اپنی ذات پر

Marfat.com

اعتماد ہے، تجھے مخلوق، درہم و دینار، بیع وشراء اور بادشاہ وقت پر بھروسہ ہے، تو جس پر اعتماد کرتا ہے وہ تیرا خدا ہے، تو جس سے ڈرتا ہے، جس سے امید لگاتا ہے وہ تیرا خدا ہے، جسے تو نفع اور نقصان دینے والا جانتا ہے اور تیرا عقیدہ یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں پر نفع اور نقصان جاری کیا ہے۔ وہ تیرا خدا ہے، عنقریب تجھے اپنا انجام معلوم ہو جائے گا۔

اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ اگر یہ اعتقاد رکھا جائے کہ مخلوقات میں سے کوئی نفع اور نقصان دیتا ہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں پر جاری کیا ہے تو یہ اعتقاد نہ تو شرک ہے اور نہ ہی عقیدہ توحید کے منافی ہے۔

تقدیر

اے مراجعۃ! اے مشرکو! مخلوق میں سے کسی کے ہاتھ میں (از خود) کوئی چیز نہیں ہے، بادشاہ، غلام، سلطان، غنی اور فقیر سب تقدیر الٰہی کے قیدی ہیں، ان سب کے دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے ان میں ردو بدل فرماتا ہے۔

صفات الٰہیہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو پسندیدہ صفات کے ساتھ موصوف کیا ہے تم ان کی تاویل کرتے ہو اور اس کے فرمان کی مخالفت کرتے ہو، تمہارے پاس وہ وسعت کہاں؟ جو صحابہ اور تابعین کے پاس تھی، ہمارا رب عزوجل عرش پر ہے جیسے خود اس نے فرمایا بغیر کسی تشبیہ کے اور اسے معطل یا جسم مانے بغیر۔ اس میں مسلک اہل سنت کی تائید اور معتزلہ کا رد ہے کہ تاویلات سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرتے ہیں۔

Marfat.com

اسم اعظم

علامہ سید احمد طحطاوی فرماتے ہیں۔

قال القطب عبدالقادر الجیلانی الا سم الاعظم ھو اللہ لکن بشرط ان تقول اللہ ولیس فی قلبک سواہ .

قطب عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں کہ اسم اعظم ''اللہ'' ہے۔ بشرطیکہ اللہ کہتے وقت تمہارے دل میں اس کے سوا دوسرا کوئی نہ ہو۔

مقام مصطفیٰ (ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں محو استراحت ہوتیں اور دل پاک بیدار ہوتا، آپ جس طرح آگے دیکھتے اسی طرح پیچھے دیکھتے، ہر شخص کی بیداری اس کے حال کے مطابق ہے، کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی بیداری کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی کوئی آپ کی خصوصیات میں شریک ہوسکتا ہے، ہاں آپ کی امت کے ابدال اور اولیاء، آپ کے بچے ہوئے کھانے اور پانی کو تناول کرتے ہیں، انہیں آپ کے مقامات کے دریاوں میں سے ایک قطرہ اور آپ کی کرامات کے پہاڑوں سے ایک ذرہ دیا جاتا ہے کیونکہ وہ آپ کے مقتدی ہیں، آپ کے دین پر عمل پیرا ہیں، آپ کے دین کی خدمت اور راہنمائی کرتے ہیں اور آپ کے دین وشریعت کے علم کی اشاعت کرتے ہیں۔

کتاب وسنت کے پروں کے ساتھ بارگاہ خداوندی کی طرف پرواز کر، دربار الٰہی میں اس حال میں حاضر ہو کہ تیرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ہو، حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا وزیر اور اپنا معلم بنا، سرکار دو عالم ﷺ تمہیں زیب وزینت دے کر بارگاہ الٰہی میں پیش کریں گے، آپ روحوں میں حکم فرمانے والے، مریدین کے مربی، مقام محبوبیت پر فائز ہونے والوں کے سردار، اولیاء کے امام اور ان کے درمیان احوال ومقامات تقسیم کرنے

Marfat.com

والے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کار تقسیم آپ کے سپرد کر دیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ انما انا قاسم ویعطی اللہ آپ کو سب کا امیر بنا دیا ہے، دستور ہے کہ بادشاہ کی طرف سے لشکر کو خلعتیں دی جاتی ہیں تو انہیں امیر ہی تقسیم کرتا ہے۔

طریق محبت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی (تم فرما دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو) اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ راہ محبت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل کی پیروی کرو۔

اتباع شریعت

جو شخص آداب شریعت نہیں اپناتا، قیامت کے دن آگ اسے ادب سکھائے گی۔

مقام انبیاء (علیہم السلام)

انبیاء علیہم السلام ہمیشہ اپنے نفوس، طبائع اور خواہشات کی مخالفت کرتے رہے یہاں تک کہ ریاضت و مجاہدہ کی کثرت کے سبب حقیقت کے لحاظ سے زمرہ ملائکہ میں داخل ہو گئے۔ وہ حقیقت بے دینی ہے، جس کے لئے شریعت گواہی نہ دے۔

Marfat.com

کتاب وسنت

جوشخص نبی اکرم ﷺ کی پیروی نہیں کرتا، ایک ہاتھ میں آپ ﷺ کی شریعت اور دوسرے ہاتھ میں قرآن پاک نہیں تھامتا اس کی رسائی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں ہوسکتی، وہ تباہ اور برباد ہوجائے گا، گمراہی اور ضلالت اس کا مقدر ہوگئی، یہ دونوں بارگاہ الٰہی تک تیرے راہنما ہیں، قرآن پاک، تمہیں دربار خدا تک اور سنت، بارگاہ مصطفیٰ تک پہنچائے گی (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

تم اپنی نسبت اپنے نبی ﷺ کے ساتھ صحیح کرلو، جو صحیح معنوں میں آپ کا پیروکار ہوا اس کی نسبت صحیح ہے، اتباع کے بغیر تمہارا یہ کہہ دینا مفید نہیں کہ میں حضور ﷺ کی امت میں سے ہوں، جب تم اقوال وافعال میں حضور انور ﷺ کی اتباع کروگے تو آخرت میں آپ کی صحبت میں ہوگے۔

اخلاص اور عمل

اے شہر والو! تمہارے اندر نفاق بڑھ گیا ہے اور اخلاص کم ہوگیا ہے، اعمال کے بغیر اقوال کی کثرت ہے، عمل کے بغیر قول فائدہ نہیں دیتا، وہ تیرے حق میں نہیں بلکہ تیرے مخالف دلیل ہے، وہ بے جان جسم ہے، وہ ایک ایسا بت ہے جس کے نہ ہاتھ ہیں نہ پاؤں اور نہ ہی اس میں پکڑنے کی صلاحیت ہے، تمہارے اکثر اعمال بے روح لاشے ہیں۔ روح کیا ہے؟ اخلاص، توحید، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر ثابت قدمی۔

وہ علم ۔۔۔۔۔۔ جس پر عمل نہ ہو

علم چھلکا ہے اور عمل مغز، چھلکے کی حفاظت اس لئے کی جاتی ہے کہ مغز محفوظ رہے

Marfat.com

اور مغز کی حفاظت اس لئے کی جاتی ہے کہ اس سے تیل نکالا جائے، وہ چھلکا کس کام کا جس میں مغز نہ ہو، اور وہ مغز بے کار ہے جس میں تیل نہ ہو، علم ضائع ہو چکا ہے کیونکہ جب علم پر عمل نہ رہا تو علم بھی ضائع ہو گیا، عمل کے بغیر علم کا پڑھنا اور پڑھانا کیا فائدہ دے گا؟ اے عالم! اگر تو دینا اور آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگوں کو علم سکھا۔

وہ عمل ۔۔۔۔۔۔جس کے ساتھ علم نہ ہو

مجھے تیری مدح یا ذم، دینے اور نہ دینے کی فکر نہیں ہے، تیری خیر اور شر اور تیرے متوجہ ہونے یا نہ ہونے کو بھی میں خاطر میں نہیں لاتا، تو جاہل ہے اور جاہل کی پروا نہیں کی جاتی، اگر تجھے موقع ملے اور تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو تیری عبادت مردود ہو گی، کیونکہ یہ عبادت، جہالت پر مبنی ہے اور جہالت تمام تر فساد کا باعث ہے۔

پہلے فرائض پھر نوافل

صاحب ایمان کو چاہیے کہ پہلے فرائض ادا کرے جب ان سے فارغ ہو تو سنتیں ادا کرے پھر نوافل اور فضائل میں مشغول ہو، فرائض سے فارغ ہوئے بغیر سنتوں کا ادا کرنا بے وقوفی اور سرکشی ہے، فرائض کے ادا کرنے سے پہلے سنتوں اور نفلوں میں مصروف ہوا تو وہ مقبول نہ ہوں گے بلکہ وہ ذلیل کیا جائے گا۔

نماز اور دیگر اعمال

اے لڑکے! تو دنیا میں بقا اور عیش کے لئے پیدا نہیں کیا گیا، اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ امور کو تبدیل کر دے، تو نے سمجھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے لا الہ الا

Marfat.com

اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لینا کافی ہے، یہ تیرے لئے اس وقت مفید ہوگا جب تو اس کے ساتھ کچھ اور امور (اعمال صالحہ) ملائے گا، ایمان اقرار اور عمل کا نام ہے، جب تو گناہوں، لغزشوں میں مبتلا اور احکام الہیہ کی مخالفت کا مرتکب ہوگا۔ ان پر اصرار کرے گا، نماز، روزہ، صدقہ اور افعال خیر ترک کرے گا تو یہ دو شہادتیں تجھے کیا فائدہ دیں گی؟

جب تو نے لا الہ الا اللہ کہا تو یہ ایک دعویٰ ہے، تجھے کہا جائے گا اس دعوے پر دلیل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کا حکم دیا ہے ان کا ادا کرنا، جن سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا، آفتوں پر صبر کرنا اور تقدیر الٰہی کو تسلیم کرنا اس دعویٰ کی دلیل ہے، جب تو نے یہ عمل کئے تو اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص کے بغیر مقبول نہ ہوں گے، قول بغیر عمل کے اور عمل بغیر اخلاص اور اتباع بغیر سنت کے مقبول نہیں۔

حضرت شیخ نے فرمایا کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے جب کہ محققین متکلمین کے نزدیک ایمان نام ہے ان امور کی تصدیق کا جو نبی اکرم ﷺ لائے، البتہ احکام اسلام تب جاری ہوں گے جب زبان سے اقرار کرے گا اور ایمان کامل تب ہوگا جب اعمال صالحہ پائے جائیں گے۔

زہد کیا ہے؟

جو آخرت کا طلب گار ہوا اسے دنیا سے بے نیاز ہو جانا چاہیے، اور جو اللہ تعالیٰ کا طالب ہوا سے آخرت سے بے نیاز ہو جانا چاہیے، دنیا کو آخرت کے لئے اور آخرت کو اپنے رب کریم کے لئے ترک کر دے، جب تک اس کے دل میں دنیا کی خواہش اور لذت باقی رہے گی، اور جب تک وہ کھانے پینے کی اشیاء، لباس، اہل وعیال، مکان، سواری اور اختیار و اقتدار سے راحت حاصل کرنا چاہے، یا فنون علمیہ میں سے کسی فن مثلاً مسائل عبادات سے زیادہ فقہ، روایت حدیث، یا مختلف قرأت سے قرآن پاک کے پڑھنے، نحو، لغت یا فصاحت و بلاغت میں محو ہو، یا فقر کے زوال اور دولتمندی کے حصول یا مصیبت کے

Marfat.com

زائل ہونے اور عافیت کے مل جانے کے لئے کوشاں ہو، مختصر یہ کہ نقصان سے بچنے اور نفع کے حاصل کرنے کی فکر میں ہو وہ پورا زاہد نہیں ہے کیونکہ ان امور میں سے ہر ایک میں نفس کی لذت، خواہش کی موافقت طبیعت کی راحت اور اس کی محبت مضمر ہے اور اس سے اطمینان وسکون میسر آتا ہے لہٰذا کوشش کی جائے کہ ان تمام امور کو دل سے نکال دیا جائے۔

تصوف

اے لڑکے! اپنے دل کو رزق حلال کے ذریعے صاف کر تجھے معرفت الہیہ حاصل ہو جائے گی، تو اپنے لقمے کو، اپنے لباس اور دل کو پاک صاف کر تجھے صفائی مل جائے گی، تصوف، صفاء سے بنا ہے، اے اون کا لباس پہننے والے تصوف میں سچا صوفی وہ ہے جو اپنے دل کو اپنے مولا کے ماسوا سے پاک کر لے اور یہ مقام رنگ برنگے کپڑے پہننے، چہروں کے زرد کر لینے اور کندھوں کے جھکا لینے، اولیاء کرام کے واقعات زبان پر سجا لینے اور تسبیح وتہلیل کے ساتھ انگلیوں کے متحرک کرنے سے حاصل نہیں ہوتا، یہ مقام، مولا تعالیٰ کو سچے دل سے طلب کرنے، دنیا سے بے نیاز ہو جانے مخلوق کو دل سے نکال دینے اور اپنے مولا کے ماسوا سے الگ تھلگ ہو جانے سے حاصل ہوتا ہے۔

عظمت صحابہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چونکہ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں سچے تھے اس لئے تمام مال سرکار دو عالم ﷺ پر نچھار کر دیا، آپ ﷺ کے وصف کے ساتھ موصوف اور فقر میں آپ ﷺ کے شریک ہو گئے، یہاں تک کہ عبا (چغہ) پہن لی اور آپ ﷺ کے ساتھ ظاہراً اور باطناً، سراً اور علانیۃً موافقت اختیار کر لی۔

Marfat.com

صحابہ کرام کے ورع وتقویٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ستر قسم کے مباح اس خوف سے ترک کر دیتے تھے کہ کہیں گناہ میں واقع نہ ہو جائیں اور امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حلال کے دس حصوں میں سے نو حصوں کو اس لئے چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں حرام میں واقع نہ ہو جائیں، انہوں نے اس احتیاط کے پیش نظر ایسا کیا کہ حرام کا ارتکاب تو کجا اس کے قریب سے بھی گزر نہ ہو۔

مقام ولایت

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اولیاء کرام کے حق میں حسن ظن نہیں رکھتا، ان کی بارگاہ میں تواضع اور انکساری اختیار نہیں کرتا وہ کامیابی نہیں پا سکتا، تو ان کے سامنے عجز وانکسار کیوں نہیں اختیار کرتا؟ حالانکہ وہ روساء اور امراء ہیں، ان کے سامنے تیری کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حل وعقد کا سلسلہ ان سے وابستہ کر دیا ہے، انہی کی بدولت آسمان بارش برساتا ہے اور زمین سبزہ اگاتی ہے۔ تمام مخلوق ان کی رعایا ہے، ان میں سے ہر ایک پہاڑ کی طرح ثابت قدم ہے جسے آفات وبلیات کی اندھیاں اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتیں وہ اپنے نفوس یا دوسروں کے طالب ہو کر مقام توحید اور اپنے مولا کی رضا سے نہیں ہٹے۔

بندہ جب مقام توحید واخلاص پر فائز ہو جاتا ہے تو بعض اوقات اشیاء اس کے لئے پیدا کی جاتی ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی تکوین میں داخل ہو جاتا ہے اور بعض اوقات تکوین اس کے سپرد کر دی جاتی ہے۔ اب یہ تکوین (باذن اللہ) خود اس کے لئے ہوتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے خواص کے لئے ہوتی ہے، جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ جس شے کے لئے کہے گا کن (ہو جا) تو ہو جائے گی، لیکن عظمت شان آج کی تکوین میں نہ کہ کل کی تکوین میں۔

Marfat.com

اولیاء کرام کی بے ادبی

اے، اللہ تعالیٰ اور اس کے خواص سے جاہل! ان کی غیبت کا ذائقہ نہ چکھ کیونکہ وہ زہر قاتل ہے، خبردار! خبردار! زینہار! زینہار! ان کی برائی کے درپے نہ ہو کیونکہ ان کے بارے میں غیرت کی جاتی ہے۔

جب کوئی مشکل پیش آ جائے

اگر تجھے کوئی مشکل درپیش ہو اور تو صالح اور منافق میں فرق نہ کر سکے تو رات کو اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کر اور اس کے بعد یہ دعا مانگ۔

اے اللہ! اپنی مخلوق میں سے صالحین تک میری راہنمائی فرما، اس شخصیت کی طرف میری راہنمائی فرما جو مجھے تیری راہ دکھائے، تیرا طعام مجھے کھلائے، تیرا مشروب مجھے پلائے، تیرے قرب کے نور کا سرمہ میری آنکھوں میں لگائے اور تقلید کے طور پر نہیں بلکہ کھلم کھلا جو کچھ دیکھے مجھے بتا دے۔

تبلیغ دین کا معاوضہ

میں تمام زندگی اولیاء کرام کے بارے میں حسن ظن رکھتا رہا ہوں اور ان کی خدمت کرتا رہا ہوں، اس چیز نے مجھے فائدہ دیا، میں تم سے نصیحت اور خطاب کا معاوضہ نہیں چاہتا۔ میرے خطاب کا معاوضہ یہ ہے کہ اس پر عمل کرو۔

Marfat.com

علماء اور اولیاء سے بغض

پہلے لوگ دین اور دلوں کے اطباء، اولیاء اور صالحین کی تلاش میں مشرق و مغرب کا چکر لگاتے تھے، جب انہیں ان میں سے کوئی مل جاتا تو اس سے اپنے دین کی دوا طلب کرتے تھے، اور آج تم فقہاء علماء اور اولیاء سے بغض رکھتے ہو جو ادب اور علم سکھاتے ہیں، نتیجہ یہ ہے کہ تم دوا حاصل نہیں کر پاتے۔

علماء سوء

تم ان علماء کی صحبت اختیار نہ کرو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے ان کی صحبت تمہارے لئے نحوست کا باعث ہوگی۔

تو احوال باطنہ کو نہیں پہچانتا تو ان میں کلام کیوں کرتا ہے؟ تجھے اللہ کی معرفت حاصل نہیں تو اس کی طرف کیوں بلاتا ہے؟ تو صرف مال دار کو پہچانتا ہے اس بادشاہ کو پہچانتا ہے، تیرے لئے کوئی رسول و مرسل نہیں تو ورع اور پرہیز کے ساتھ نہیں کھاتا، تو حرام طریقے سے کھاتا ہے۔ دین کے بدلے دنیا کا کھانا حرام ہے، تو منافق ہے دجال ہے، میں منافقوں کی دوکانوں کا دشمن ہوں، ان کی عقلوں کو تباہ کرنے والا ہوں، میرے کدال اس منافق کا گھر تباہ کر دیں گے اور اس کا ایمان سلب کر لیں گے جس کا وہ دعویدار ہے۔

ان لوگوں کی بات نہ سنو جو اپنے نفسوں کو خوش کرتے ہیں، بادشاہوں کے سامنے ذلت اختیار کرتے ہیں اور ان کے سامنے چیونٹی کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی نہیں سناتے، اگر سنائیں بھی سہی تو از راہ منافقت اور تکلف سنائیں گے، اللہ تعالیٰ زمین کو ان سے اور ہر منافق سے پاک فرما دے یا انہیں توبہ کی توفیق اور اپنے دروازے کی جانب ہدایت عطا فرمائے۔

مختصر یہ کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے شریعت و طریقت کی تعلیمات بے خوف و

Marfat.com

خطر بیان کیں اور ہر بد مذہب اور فریبی کو راہ راست کی طرف بلایا، یقیناً وہ خوش بخت لوگ تھے جو حضرت کے ہاتھوں پر تائب ہوئے اور اپنی دنیا و آخرت کے سنوارنے کا انتظام کر گئے۔

محی الدین

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ ۵۱۱ھ میں جمعہ کے روز سیاحت سے برہنہ پا بغداد واپس آ رہا تھا، میرا گزر ایک مریض کے پاس سے ہوا جس کا رنگ بدلا ہوا اور جسم بہت کمزور تھا، اس نے مجھے کہا السلام علیک یا عبدالقادر! میں نے اسے سلام کا جواب دیا، اس نے مجھے قریب بلا کر کہا کہ مجھے بٹھا دو، میں نے اسے بٹھایا تو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس کا جسم صحت مند ہو گیا، رنگ نکھر گیا اور حالت سدھر گئی، اس نے کہا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، اس نے کہا میں دین ہوں، میں موت کے کنارے پہنچ چکا تھا تمہاری بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی عطا فرما دی ہے، اس سے رخصت ہو کر جامع مسجد پہنچا تو ایک شخص نے یا سید محی الدین کہتے ہوئے اپنے جوتے مجھے پیش کر دیئے، پھر کیا تھا ہر طرف سے لوگ دوڑتے ہوئے آتے اور یا محی الدین کہتے ہوئے میرے ہاتھوں کو بوسہ دینے لگے۔

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ

وَلاَ نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

Marfat.com

اخلاق و عادات

خوف خدا

ایمان، خوف ورجا کے درمیان ایک کیفیت کا نام ہے، اولیاء کرام پر اللہ تعالیٰ اور آخرت کا خوف اس قدر غالب ہوتا ہے کہ وہ کسی وقت بھی معصیت کی طرف راغب نہیں ہوتے پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے طلب گار رہتے ہیں، حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے شیخ عبدالقادر جیلانی ؓ کو حرم کعبہ میں دیکھا کہ کنکریوں پر چہرہ رکھے ہوئے عرض کر رہے تھے۔

''اے مالک! بخش دے اور اگر میں مستحق سزا ہوں تو قیامت کے دن مجھے نابینا اٹھا تا کہ نیکوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔''

علامہ اقبال نے یہ دعا کس خوبصورت انداز میں نظم کی ہے۔

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
در حسابم را بگیری نا گزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

ارباب اقتدار سے استغناء

اولیاء کرام کا معمول رہا ہے کہ بارگاہ خداوندی میں ان کا جھکا ہوا سر، سلاطین و ملوک کے سامنے خم نہ ہوا اور نہ ہی تخت و تاج کے ساتھ وابستگی ان کے لئے سرمایہ افتخار رہی، سیدنا غوث اعظم ؓ کے بارے میں حضرت خضر کا بیان ہے کہ میں تیرہ سال شیخ کی خدمت میں رہا، میں نے نہیں دیکھا کہ وہ کسی بڑے آدمی کے لئے کھڑے ہوئے ہوں یا

Marfat.com

بادشاہ کے دروازے پر گئے ہوں یا بساط شاہی پر بیٹھے ہوں، ایک دفعہ کے علاوہ بادشاہ کا کھانا کبھی تناول نہ فرمایا، شاہان وقت اور امراء کے نرم اور گداز بستروں پر بیٹھنے کو ایسی سزا قرار دیتے تھے جو انسان کو دنیا ہی میں دے دی گئی ہو۔ بادشاہ، وزیر اور دیگر ارکانِ سلطنت حاضر ہوتے تو آپ پہلے ہی اٹھ کر گھر تشریف لے جاتے جب لوگ آ کر بیٹھ جاتے تو آپ تشریف لاتے اس طریق کار کا مقصد یہ تھا کہ کھڑے ہو کر ان کا استقبال نہ کرنا پڑے۔ ان سے گفتگو کے دوران آپ کا لب ولہجہ سخت ہوتا اور موثر انداز میں انہیں نصیحت فرماتے، وہ عجز وانکسار کا پیکر بنے آپ کے سامنے حاضر رہتے۔

ایک دفعہ خلیفۂ وقت مستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف ملاقات کے لئے آیا، سلام کیا اور درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں اور ساتھ ہی درہم ودنانیر کی دس تھیلیاں پیش کیں جنہیں دس خادم اٹھائے ہوئے تھے، آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، خلیفۂ کے اصرار پر دو تھیلیاں ہاتھوں میں لے کر دبائیں تو ان میں سے خون ٹپکنے لگا، آپ نے فرمایا۔

''اے ابوالمظفر! تمہیں اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں آتی کہ لوگوں کا
خون چوس کر لاتے ہو اور مجھے پیش کرتے ہو۔'' [۳۱]

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعاً وّلٰکِنْ

مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَازَالَ عَالِیْ

اَنَافِیْ حَضْرَۃِ التَقْرِیْبِ وَحْدِیْ

یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

Marfat.com

وصال

چالیس سال تک شریعت وطریقت کے دریاؤں سے خلقِ خدا کو فیض یاب فرمانے، دین متین اور مسلک اہل سنت کا علم لہرانے کے بعد آخر وہ ساعت آ پہنچی کہ زمانے کا غوث اعظم، قطب الاقطاب، فرد الافراد، الباز الاشہب، حسبِ وعدۂ الٰہیہ موت کے دروازے سے ہوتا ہوا محبوب حقیقی جل مجدہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔

علامہ تاذفی نے تاریخ وصال کے بارے میں دو روایتیں بیان کی ہیں۔

لَیلَۃَ السّبتِ ثَامِنَ شَھرِ رَبِیعِ الاٰخِرِ سَنَۃَ اِحدًی وَسِتّینَ وَخَمسِمائۃٍ.

۸ ربیع الثانی، ہفتہ کی شب ۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء کو وصال ہوا۔

دوسری روایت بقول ابن نجار اور محمد ذہبی یہ ہے:

لَیلَۃَ صَبِیحَتُھَا السّبتُ عَاشِرَ رَبِیعِ الاٰخِرِ سَنَۃَ اِحدًی وَ سِتّینَ وَ خَمسِمائۃٍ.

ہفتہ کی شب دس ربیع الثانی ۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے بہجۃ الاسرار سے وصال کی تاریخ ۹ ربیع الثانی نقل کی ہے اور فرمایا اس روایت کے اعتبار سے عرس کی تاریخ ۹ ربیع الثانی ہوگی، ہمارے شیخ عبدالوہاب قادری متقی اسی تاریخ کو عرس کیا کرتے تھے، مزید فرماتے ہیں:

Marfat.com

''ہمارے علاقہ (ہندوستان) میں گیارہ تاریخ کو عرسِ قادری منایا جاتا ہے، یہی ہمارے مشائخ ہند کے نزدیک معروف ہے جو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں، اسی طرح ہمارے شیخ سید موسیٰ حسنی، جیلانی نے اوراد قادریہ سے نقل کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے۔''

راتوں رات حضرت کی تجہیز و تکفین کا اہتمام کیا گیا، آپ کے فرزندِ ارجمند حضرت شیخ سید عبدالوہاب نے حضرت کی اولاد، خلفاء اور تلامذہ کی موجودگی میں نماز جنازہ پڑھائی اور مدرسہ قادریہ میں آپ کی آخری آرام گاہ بنائی گئی، ہجوم خلق اس قدر زیادہ تھا کہ مدرسہ کا دروازہ بند کرنا پڑا، صبح جب دروازہ کھولا گیا تو عقیدت مند جوق در جوق حاضر ہونے لگے اور آج تک آپ کا مزار پُر انوار مرجع خلائق ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے دم قدم سے بغداد مقدس کو چار چاند لگ گئے تو کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔

نائب رحماں خلیفہ کردگار — شہر بغداد است ازوے نوبہار
من غریبم از بیابان آمدہ — برامیدِ لُطفِ سلطان آمدہ

سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے ملفوظات میں ہے:

''گیارہ تاریخ کو بادشاہ اور اکابرین شہر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار پر جمع ہوکر قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں، قصائد مدحیہ اور وہ کلام مغرب تک مزامیر کے بغیر پڑھتے ہیں، جو حضرت غوث رضی اللہ عنہ نے غلبۂ حالات میں فرمایا ہے اور شوق انگیز ہے، مغرب کے بعد صاحب سجادہ درمیان میں اور مریدین ان کے اردگرد بیٹھ جاتے ہیں۔ صاحب حلقہ کھڑے ہوکر ذکرِ جہر کرتے ہیں اور بعض لوگوں کو وجد ہو جاتا ہے، یا کچھ مناقب پڑھے جاتے ہیں، پھر جو طعام یا شیرینی بہ طور نیاز

Marfat.com

حاضر ہو وہ تقسیم کی جاتی ہے اورلوگ نمازعشاپڑھ کر رخصت ہو جاتے ہیں۔"

گیارہویں شریف ایصال ثواب کا نام ہے اور ایصال ثواب کے جائز اور مستحسن ہونے میں اہل سنت میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے، رہا تاریخ کا تعین تو وہ تعینِ شرعی نہیں ہے کہ اس سے آگے پیچھے جائز نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کسی بھی تاریخ کو ایصال ثواب کا اہتمام کریں اسے گیارہویں شریف ہی کہتے ہیں، یہ تعین عرفی ہے تا کہ احباب کو جمع ہونے میں سہولت رہے۔ [۳۲]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

سگِ درگاہ میراں شو چوں خواہی قرب ربانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

عزم بغداد

حضرت مخدوم العلماء ضیاء الملت والدین رضی اللہ عنہ ۱۳۱۶ھ، بائیس برس کی عمر میں علوم وفنون کی تکمیل کے بعد با اجازت مرشدِ کریم حضرت مجدد اعظم شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی رضی اللہ عنہ اپنے وطن واپس ہوئے۔ کچھ مدت سیالکوٹ میں قیام فرمایا، سیالکوٹ کے قریب ہی موضع کلاس والا میں آپ کی جاگیر تھی، وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں سے بغداد مقدس کے سفر کا آغاز کیا۔

ارشاد فرمایا:

''سیالکوٹ کے پاس کلاس والا ایک گاؤں ہے، وہاں مجھے میرے چچا نے بھیجا کہ جاؤ فلاں کنوئیں سے پانی لے آؤ، میں وہاں گیا تو وہ کنواں بند تھا، جب میں واپس آیا تو چچا کو بتایا تو انہوں نے ڈانٹا ڈپٹا اور کہا کہ وہ جو پاس ہی دوسرا کنواں چل رہا تھا، وہاں سے کیوں نہیں بھر لایا؟ وہاں گیا تو قدرت خدا سے وہ بھی نہیں چل رہا تھا۔ خدا تعالیٰ کی حکمتیں ہیں، پھر میں واپس ہوا اور چچا کو پھر آ کر کہا کہ وہ بھی بند ہے تو انہوں نے دو چار باتیں سنائیں اور کہا کہ وہ آگے جو لالیوں والا کنواں ہے وہ ہمیشہ دن رات چلتا رہتا ہے وہاں سے پانی بھر کر لے آؤ، بس پھر ہم چلے تو گئے لیکن کیا، کیا کہ جھجری کو پانی سے بھر کر کے کنوئیں کی منڈیر پر رکھ دیا اور میں وہاں کھڑا رہا۔ مقدر سے سیالکوٹ جانے والا ایک یکہ آ گیا۔ میں نے اس کو کہا کہ مجھے بھی بٹھا لو تو اس نے کہا کرایہ لوں گا، میں نے کرایہ ادا کر دیا تو وہ مجھے سیالکوٹ لے آیا۔ سیالکوٹ سے اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا فرمائے اور میں بزرگانِ دین کی زیارتیں کرتا ہوا کراچی پہنچ گیا۔ منگھو پیر حاضری دی، ان کے دربار کے

Marfat.com

قریب گرم پانی کا چشمہ نکلتا تھا۔ کراچی سے پندرہ، سولہ میل دور تھا، اس وقت کراچی اتنا بڑا شہر نہیں تھا، اب تو یہ مزار شہر کے اندر ہے۔ اس وقت انگریزی حکومت تھی، سفر کے لئے بہت آسانی تھی۔ بحری جہاز میں ٹکٹ لے کر بیٹھ گیا۔ کسی نے نہ پوچھا کہ تمہارا پاسپورٹ کہاں ہے؟ تمہارا ویزا کہاں ہے؟ کراچی سے بصرہ جا کر جہاز ٹھہرا، ان دنوں وہاں ترکی حکومت تھی انہوں نے بھی پاسپورٹ اور ویزے کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا، چھوڑ دیا۔ بصرہ میں بزرگانِ دین کی زیارتیں کرنے کے بعد، اس وقت دجلہ دریا میں چھوٹے سٹیمر چلتے تھے، جس میں تیس چالیس آدمی بیٹھ جاتے تھے، اس میں بیٹھ گیا، تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بغداد شریف میں لے آیا۔ اس وقت میری عمر چوبیس برس ہوگی، یہ ۱۳۱۸ھ کی بات ہے۔ اس وقت بغداد شریف میں دربار شریف پر جو بھی مسافر آتے ان سب کو وہیں رہنے کی جگہ اور کھانے پینے کے لئے لنگر دیتے تھے۔ لنگر روزانہ عصر کے وقت تقسیم ہوتا تھا۔ ہزاروں آدمی لنگر سے مستفیض ہوتے تھے، کوئی عرصہ یا کوئی دن مقرر نہیں تھا، جتنا کوئی رہے۔[۳۳]

مدینہ منورہ میں حضور (حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی رحمتہ اللہ علیہ) کی رہائش مولانا ضیاء الدین قادری کے ہاں ہوتی تھی۔ مولانا صاحب سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ بزرگان عظام ہندو پاکستان کی خانقاہوں سے ہوتے ہوئے تونسہ تشریف بھی آئے، وہاں سے سندھ میں کراچی پھر بغداد شریف پہنچے۔ پیران پیر حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے در اقدس پر قیام کیا، پھر مدینہ منورہ آئے۔[۳۴]

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

اَنَا الْبَازِیّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ

وَمَنْ ذَافِی الرِّجَالِ اُعْطِیَ مِثَالِیْ

Marfat.com

قیام بغداد

وہاں غوث الثقلین کریم الطرفین حضرت شیخ سید عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ عنہ کی خانقاہ معلّیٰ میں تقریباً نو برس اور کچھ ماہ قیام پزیر رہے۔ بغداد شریف کے زمانہ قیام میں آپ رضی اللہ عنہ متعدد شیوخ سے فیض یاب ہوئے۔اس عرصہ میں آپ پر چار سال تک جذب وسکر کی کیفیت طاری رہی۔

وا رفتگئی شوق کے قربان جایئے
منزل کی جستجو ہے اور اپنی خبر نہیں

بالکل مجذوبانہ اطوار میں یہ طویل عرصہ گزرا۔ بالآخر حضرت شیخ سید حسین الحسنی الکردی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ کو اپنے ساتھ حمام میں لے گئے۔حجامت بنوائی، غسل کروایا، کپڑے پہنوائے۔اور سر پر ہاتھ پھیرا۔اسی وقت مجذوبانہ کیفیت جاتی رہی۔

فرمایا!

''بس ایک گرہ تھی جو کھل گئی۔ اللہ جل شانہ، نے حال اچھا فرما دیا۔''

حضرت شیخ سیدی حسین الحسنی الکردی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ڈیڑھ برس قیام رہا۔

بغداد پاک میں آپ نے حضرت شیخ سید مصطفیٰ قادری قدس سرہ کلیدار حضرہ قادریہ اوران کے صاحبزادے شیخ سید احمد شرف الدین قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کلید دار حضرت سلطان الاولیاء حضرت سیدنا غوث الثقلین (رضی اللہ عنہ) اور شیخ سید حسین الحسنی الکردی رحمتہ اللہ علیہ سے روحانی فیض حاصل کیا۔اوران شیوخ نے آپ کو خلافت واجازت سے بھی نوازا۔آپ فرمایا کرتے:

''بہت بزرگوں کی زیارتیں کیں، ان سے دعائیں لیں، ان کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ مدینہ شریف لے آیا۔''

حضرت سید حسین بن عبداللہ الحسنی الکردی مرید وخلیفہ تھے۔حضرت سید اسماعیل الاولیائی قدس سرہٗ کے اور انہیں شرف مجاز حاصل تھا، سیدی عبدالعزیز الحبش رضی اللہ عنہ سے

Marfat.com

جنہوں نے چھ سو پچانوے (۶۹۵) برس کی طویل عمر پائی۔ (سیدی عبدالعزیز الحبش رضی اللہ عنہ ۳ ربیع اول ۵۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۲۱ صفر ۱۲۷۶ھ کو وفات پائی۔ فہرس الفہارس) اور آپ مرید وخلیفہ تھے قطب الآفاق سیدنا حضرت سید عبدالرزاق خلف الرشید حضرت غوث العلمین فردالاکبر سیدنا السید عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اس سلسلۃ الذہب کو ''سلسلہ معمرہ'' کہتے ہیں۔

جو صرف چار واسطوں سے قطب الاقطاب سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

جو برادران طریقت کے لئے طوبیٰ لِمنَ رَانِی کی بشارت ہے۔ [۳۵]

علاوہ ازیں حضرت شیخ الاسلام قطب مدینہ قدس سرہ کو مذکورہ بالا سلسلہ کے علاوہ درج ذیل طرق سے متعدد مشائخ سے سلسلہ معمرہ کی اجازتیں وخلافتیں حاصل ہیں۔

الف غوث الاعظم شیخ الطریقہ ومعدن الشریعۃ والحقیقہ سیدنا السید الشیخ عبدالقادر الجیلانی - قطب الآفاق سیدنا السید عبدالرزاق - السید الشریف عبدالعزیز نزیل الحبشہ - السید محمد بن علی السنوسی - السید محمد السنوسی - قدوۃ العلماء العارف باللہ والغازی فی سبیل اللہ السید احمد شریف السنوسی - قطب المدینہ المنورہ شیخ العرب والعجم سیدی ضیاء الدین احمد القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ب سیدنا غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی - قطب الآفاق سیدنا السید عبدالرزاق - السید الشریف عبدالعزیز نزیل الحبشہ والسید محمد بن علی السنوسی - الامام السید محمد المہدی - قطب المدینہ المنورہ شیخ العرب والعجم سیدی ضیاء الدین احمد القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

ج سیدنا غوث العلمین - حضرت سیدی شاہ دولہ - حضرت منور علی شاہ الہ آبادی - حضرت شیخ عبدالکریم المعروف شاہ اخوان وملاں اخوند فقیر صاحب - حضرت امیر کابلی - حضرت شاہ علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی - حضرت شیخ الاسلام ضیاء الدین احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ [۳۶]

Marfat.com

نوٹ! سلسلہ معمرہ منوریہ (ج)

کے سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ حضرت شاہ منور علی رحمتہ اللہ علیہ الہ آبادی کی عمر ساڑھے پانچ سو سال ہوئی اور آپ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو وضو کرانے کی خدمت پر مامور تھے۔ انہیں خلافت غوث مآب رضی اللہ عنہ سے حاصل تھی۔

حضرت صوفی سید محمد حسین چشتی صابری رحمتہ اللہ علیہ مراد آبادی'' سلاسل اربعین'' میں لکھتے ہیں۔

شاہ منور علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بلا واسطہ خلیفہ غوث اعظم ہستند و خدمت وضو کنانیدن آں حضرت بر خود لازم کردانیدہ بود، روزی در خاطر خواہش آب حیات پیدا شد وایں خطرہ بر حضرت غوث اعظم منکشف شد وفرمود کہ پس ماندہ آب وضوایں فقیر کم تر از آب حیات نیست، بستان ونوش کن۔ شاہ منور صاحب رحمتہ اللہ علیہ آب وضو بنوشید و برکت آں آب عمر پانصد سال یافتہ اند۔

(سلاسل اربعین۔ طبع دھلی حاشیہ صفحہ ۲۔)

سیدنا امام الاولیاء السید عبد القادر الجیلانی - قطب الآفاق السید عبدالرزاق - سیدی عبدالعزیز الجش - سیدی ماء العینین الحسنی - سیدی شیخ احمد الشمس القادری المالکی - سیدی ضیاء الدین احمد القادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم۔

سیدنا غوث الاعظم - سیدنا عبدالرزاق - سیدی عبدالعزیز الجش الحسنی سیدی شیخ ابراھیم رشیدی - سیدی شیخ عبدالرحمٰن بن عبداللہ سراج مفتی مکہ مکرمہ - سیدی مجدد اعظم امام احمد رضا خاں قادری بریلوی - قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری قدس سرھم۔

السید الکریم غوث الثقلین وغیث الکونین سیدنا الشیخ ابی محمد عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ - سیدنا الشیخ کبیر الدین المعروف الشاہ دولہا رضی اللہ عنہ - سیدنا ومولانا الشیخ منور علی شاہ الہ آبادی رضی اللہ عنہ - سیدنا الشیخ عبدالکریم المعروف بملا آخوند رامپوری رضی اللہ عنہ - سیدنا و مولانا الشیخ ملا دریا خان رضی اللہ عنہ - سیدنا ومولانا الشیخ غلام حسین رضی اللہ عنہ - سیدنا ومولانا

Marfat.com

الشیخ محمد محمود ﷺ-سیدنا الشیخ العارف علی حسین مراد آبادی ﷺ - حضرت سیدنا الشیخ سید ابوالحسین احمد نوری ﷺ - مجدد اعظم امام اہل سنت الشیخ احمد رضا خاں قادری ﷺ - قطب مدینہ منورہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری ﷺ

(و۔ بشکریہ حضرت علامہ مفتی محمد مقبول حسین قادری الہ آباد)

ذ سلسلہ معمریہ قادریہ ھرویہ ۔

۱-	سیدنا سلطان الاولیا سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ	
۲-	شمس الدین محمد الطّویل الھروي	عمر ۱۳۹ برس
۳-	شہاب الدین احمد بن علی الموصلی	عمر ۱۶۹ برس
۴-	محمد الطاھر بن عبداللہ بن حمدان الاصبھانی	عمر ۵۰۴ برس
	مولود ۷۳۱ھ ومتوفی ۱۲۳۵ھ (فہرس الفہارس جلد ۱، صفحہ ۲۷۳)	
۵-	حضرت شیخ سید محمد القادری الحریری	عمر ۱۳۵ برس
۶-	سیدی ضیاء الدین احمد قادری	عمر ۱۰۷ برس
	رضی اللہ تعالیٰ عنھم	

ح غوث الاعظم شیخ الطریقہ ومعدن الشریعۃ والحقیقہ سیدنا السید الشیخ عبدالقادر الجیلانی - قطب الآفاق سیدنا السید عبدالرزاق - السید الشریف عبدالعزیز نزیل الحبشہ - سیدی شیخ ابراھیم رشیدی - سیدی احمد السباعی - قطب مدینہ ضیاء الدین احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنھم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

كَسَانِيْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ

وَتَوَجَنِيْ بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

Marfat.com

۱۳۲۳ھ میں جب مجدد اعظم اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ حج کے لئے حاضر ہوئے۔ اس وقت قطب مدینہ رضی اللہ عنہ بغداد شریف میں حاضر تھے۔ سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ سے ۱۳۲۴ھ میں ''حسام الحرمین'' علماء کی تقاریظ حاصل کرنے کے لئے آپ کو ارسال فرمائی جو آپ کو ۱۳۲۶ھ میں موصول ہوئی۔

فرمایا۔

''یہ نسخہ حضرت علامہ مولانا کریم اللہ جانباز فی سبیل للہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ کا کتابت شدہ تھا۔ سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ نے اس کو پڑھ کر دستخط و مہر ثبت فرمادی تھی۔ یہ مخطوطہ حضرت سید احمد شرف الدین جیلانی رضی اللہ عنہ کلیدار حضرت سلطان الاولیاء غوث الاعظم سیدنا السید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے طلب فرما لیا تھا۔''

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

وَاَبیَضُ یُستَسقَی الغَمَامُ بِوَجھِہٖ

ثِمَالُ الیَتَامٰ وَعِصمَۃٌ لِلاَرَامِلِ

یَلُوزُ بِہِ الھُلاکُ مِنالِ ھَاشِمٍ

فَھُم عِندَہٗ فِی نِعمَۃٍ وَفَوَاضِلِ

Marfat.com

اب مدینہ طیبہ کی حاضری کا جذبہ غالب ہوا۔ حضرت سید حسین الحسنی الکردی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں اظہار کیا اور اجازت طلب کی۔

اجازت عطا فرماتے ہوئے فرمایا:

"آپ کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ مگر خیال کرتا ہوں کہ تم عالم ہو۔ علماء کی عادت ہے کہ فوراً سوال کر دیتے ہیں، کہ ایسا کیوں؟ اگر سوال نہ کرنے کا وعدہ کرو تو نصیحت کرتا ہوں"۔

عرض کیا وعدہ کرتا ہوں کہ سوال نہیں کروں گا۔

تین نصیحتیں فرمائیں، فرمایا۔

۱- مسجد نبوی شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پہلی صف میں کھڑے ہونے کی کوشش نہ کرنا۔

۲- حرم شریف میں کچھ تقسیم نہ کرنا۔

۳- مدینہ شریف کے لوگوں سے زیادہ دوستی پیدا نہ کرنا۔

حضرت قطب مدینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ تو سب باتیں شرف کی ہیں۔ مگر حسب وعدہ خاموش رہا۔ اور ان پر عمل کرنے کا عہد کیا۔ مگر ایک مدت تک دل میں خلش رہی، تا آنکہ یہ راز مجھ پر خود ہی منکشف ہوا، یہ کہ۔

۱- میں نے محسوس کیا کہ پہلی صف نااہلوں کے ہاتھ میں آ گئی ہے۔

۲- حرم شریف میں محتاج زیادہ ہوتے ہیں۔ ہر کسی کو تو دے نہیں سکتے۔ اس لئے جن کو نہیں ملے گا ان کی دل شکنی ہوگی اور شور بھی ہوگا۔

۳- اگر اہل مدینہ سے زیادہ دوستی ہو جائے تو بے تکلفی میں، ان کا کسی قسم کا کوئی عیب ظاہر ہو جائے تو ان کی تعظیم و تکریم میں کمی واقع ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

فضائل

مدینہ منورہ

الف الف الصلاۃ والسلام علیٰ ساکنہا ومنورھا

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ
عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو در پاک پیمبر کے حضور
ایمان پر اس وقت اٹھانا مولیٰ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

اجماع امت و اتفاق علماء سے یہ بات ثابت ہے کہ تمام مُلکوں اور شہروں سے افضل و اشرف مکّہ معظّمہ اور مدینہ منورہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی عزت اور شرف کو زیادہ کرے۔ لیکن ان دونوں میں کون افضل ہے اس بارے میں امت کی دو جماعتیں ہیں، تمام علماء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم کا اس پر اجماع ہے کہ وہ زمین کا ٹکڑا جو حضرت ﷺ کے جسمِ مبارک سے ملا ہے وہ تمام اجزاء زمین یہاں تک کہ کعبہ سے بھی افضل ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ ٹکڑا تمام آسمانوں بلکہ عرشِ اعظم سے بھی افضل ہے اور کہتے ہیں کہ اگرچہ قوم کی کتابوں میں آسمانوں اور عرش کا ذکر صریحاً نہیں ہے۔ لیکن یہ بات ایک ایسے قبیل سے ہے کہ کسی کے سامنے اگر بیان کیا جائے تو اس کو انکار کی گنجائش نہیں ہوگی۔ ویسے آسمان اور زمین حضرت محمد ﷺ کے پاؤں مبارک سے مشرف ہیں بلکہ اگر تمام اجزائے زمین کو آسمان پر اس وجہ سے کہ قبر شریف (ﷺ) زمین پر ہے افضل قرار دیا جائے تو موزوں ہے۔

یہاں امام نوی رحمتہ اللہ علیہ کا کلام اس بات کی تائید کرتا ہے کہ جمہور علماء آسمانوں کو زمین پر فضیلت دیتے ہیں اور بعضوں نے زمین کو آسمانوں پر فضیلت اس وجہ سے دی ہے کہ وہ انبیائے اسلام کے رہنے اور

Marfat.com

دفن ہونے کی جگہ ہے جمہور کہتے ہیں کہ اگر زمین اور ان کے رہنے اور ان کے اجسام شریفہ کے دفن ہونے کی جگہ ہے تو آسمان ان کے ارواح مقدسہ کے رہنے کا مقام ہے۔

انبیاء علیہم الصلاۃ والسّلام کے اپنی قبروں میں زندہ ہونے کا ثبوت جمہور کے کلام کا بہت ظاہر اور واضح جواب ہے اس واسطے کہ زمین جس طرح ان کے جسموں کے رہنے کی جگہ ہے ایسے ہی آسمان ان کے ارواح شریفہ کے رہنے کا محل ہے و بالجملہ موضع قبر شریف ﷺ کو مستثنےٰ کرنے کے بعد اختلاف اس بات میں ہے کہ بقیہ قطعہ زمین مکّہ سے افضل ہے تو کیونکر! حضرت عمر و عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ امام مالک اور مدینہ طیّبہ کے اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ مدینہ افضل ہے اور بہت سے علماء مدینہ طیّبہ کی افضلیت کے مسئلہ پر ان حضرات سے متفق ہیں لیکن کعبہ شریف کا استثناء کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مدینہ مکّہ سے سوائے کعبہ کے افضل ہے پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ قبر شریف سیّد کائنات ﷺ مطلقاً مکّہ اور کعبہ سے افضل ہے اور کعبہ معظّمہ سوائے قبر شریف (ﷺ) کے باقی شہر مدینہ سے افضل ہے اور باقی مدینہ باقی مکّہ سے افضل ہے مگر بعض کا اس میں اختلاف ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے مدینہ طیّبہ کو دنیا کے سارے بلاد سے زیادہ دوست رکھا اور خود اس میں رہائش فرمائی اور جن فتوحات کی آپ کو امید تھی یہاں سے حاصل ہوئیں اور جتنے کمالات کا قدرت سے آپ کا وعدہ تھا وہ سب یہاں سے حاصل ہوئے اسلام کو قوّت اور ترقی یہاں سے حاصل ہوئی بلکہ اوّل سے آخر تک کی تمام نیکیاں یہیں سے پھوٹیں، یہی جگہ سارے ظاہری و باطنی کمالات کا منبع ہے۔ مدینہ طیّبہ کی سب فضیلتوں میں سے ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ خلاصہ ہشتدہ ہزار عالم حضور ﷺ کا مرقد منیف یہیں ہے۔ اس فضیلت کا مقابلہ دوسری فضیلت نہیں کرسکتی بلکہ دنیا اور آخرت کی نعمت اس نعمت کی برابری کا دم نہیں مار سکتی کیونکہ کوئی عمل فرائض میں سے ہو یا واجبات سے حضور ﷺ کے مرقد مبارک کی برابری نہیں کرسکتا احادیث صحیحہ میں مختلف طریقوں سے واقع ہوا ہے کہ ہر آدمی

Marfat.com

کی پیدائش اسی مٹی سے ہوتی ہے جہاں وہ دفن ہوتا ہے تو ضرور پیدائش ﷺ مدینہ کی مٹی سے ہوئی اور اسی طرح آپ ﷺ کے اکثر آل واصحاب اور تابعین رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی اسی زمین شریف میں مدفون ہیں۔ مدینہ طیبہ کی فضیلت اور شرف کے لئے یہی کچھ کافی ہے۔

مکہ کی فضیلت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مکہ کی مسجد حرام میں بلکہ اس کے سارے حرم میں ایک رکعت نماز کا ثواب ایک لاکھ رکعت نماز کے برابر ہے اور مدینہ میں ایک رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ایک ہزار رکعت نماز کے برابر ہے اور دوسری روایت میں پچاس ہزار کے برابر ہے۔ ادھر مدینہ کی فضیلت کے قائلین یہ دلیل دیتے ہیں کہ زیادتی ثواب موجب اثبات فضیلت نہیں ہوسکتا ممکن ہے کہ یہ خاصیت مکہ کے ساتھ مخصوص ہو اور طرح طرح کی کرامت اور اسلامی منافع مدینہ کے ساتھ مخصوص ہوں اس کلام کی تائید اور تقویت میں یہ کہا گیا ہے کہ عرفات کی طرف جانیوالے نماز عرفات اور ظہر یوم النحر منیٰ میں افضل بیان کرتے ہیں اس نماز سے جو مسجد الحرام میں پڑھی جائے۔ یہ فضیلت مذکورہ زیادتی کے ملانے کے باوجود بھی تسلیم کی گئی ہے اور اس کا سبب صرف رعایت اتباع سنت آنحضرت ﷺ ہے اس کے علاوہ یہ کہ حاصل زیادتی سوائے کثرت عادت کے کچھ نہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک عمل حدود اور مقدار میں تو کم ہو مگر کیفیت برکت اور عظمت میں زیادہ ہو اور اگر مطلق زیادتی ثواب فضیلت میں کافی ہو تو ظاہر ہے کہ داخل کعبہ کا افضل ہونا خارج مسجد الحرام سے بلا اختلاف تسلیم کیا گیا ہے اگرچہ کعبہ کے اندر نماز فرض کی صحت میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام مالک رضی اللہ عنہ تو اس کو جائز نہیں رکھتے چہ جائیکہ زیادتی ثواب کا سوال اٹھے پس ثابت ہوا کہ فضیلت وجوہات زیادتی ثواب پر منحصر نہیں ہیں بلکہ یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ سبب قبولیت درگاہ ایزدی ہو جب قبر شریف ساری برکتوں اور رحمتوں سے افضل ہے تو یہ ضروری ہے کہ برکت جوار اس مقام کی قبولیت کا باعث ہو جو زیادتی اعمال اور طاعت سے حاصل نہ ہو اس کی ایک اور زیادتی یہ ہے کہ سرور کائنات ﷺ جب اپنی حیات مقدسہ سے بصفت حیات قائم اور باقی ہیں اور ہمیشہ طاعت میں مشغول ہیں۔

Marfat.com

اس میں بھی شک نہیں کہ اعمال آنحضرت ﷺ تمام بندوں سے بمعہ فرض زیادتی مذکورہ کے زیادہ اور افضل ہیں اور آنحضرت ﷺ اپنی امّت کی مدد اور طلبِ شفاعت اور مغفرت میں مشغول ہیں تو امّت کو بھی مدینہ کے قرب و جوار سے مکّہ کی نسبت طاعت اور نفع زیادہ حاصل ہے امام تقی الدین علیہ الرحمہ نے اس کو نہایت ہی نفاست سے بیان فرمایا۔

دوسری دلیل جو مکّہ معظمہؑ کی فضیلت میں بیان کی جاتی ہے یہ کہ مکّہ ادائے مناسک حج وعمرہ کا مقام ہے کیونکہ ان اعمال کے ادا کرنے میں فضائل اور ثواب زیادہ ہے۔

جواب: کہا گیا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مدینہ جانے والوں کے لئے ایک ایسی چیز رکھی ہے جو حج اور عمرہ کا عوض ہوسکتی ہے احادیث میں آیا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز مسجد نبوی (ﷺ) میں پڑھے گا وہ حج کامل کا ثواب پاوے گا اور جو شخص مسجد قبا کا ارادہ کرے اور دو رکعت نماز اس میں پڑھے اس کو عمرہ کا ثواب عطا ہوتا ہے ملاحظہ ہو کہ مسجد نبوی (ﷺ) میں شب و روز کتنی نمازیں پڑھ سکتا ہے اور کعبہ کا حج جب تک سال نہ گذرے ہو ہی نہیں سکتا۔

تیسری دلیل مکّہ کی فضیلت کی ایک اور دلیل یہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ''مکۃ خیر بلاد اللہ'' یعنی مکّہ بلاد اللہ میں سب سے افضل ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ''احب ارضِ اللہ'' یعنی اللہ کی زمین میں سب سے محبوب مکّہ ہے اور یہ کہ سیّد کائنات ﷺ مکّہ شریف سے برآمد ہوئے اور بقول بعض حجون (نام مقام) پر کھڑے ہوئے اور مکّہ کی طرف خطاب کر کے فرمایا۔ ''اے بلد کریمہ'' تو سب شہروں سے میرے نزدیک سب سے محبوب ہے اگر میری قوم مجھے تجھ سے باہر نہ نکالتی تو اس زمین سے باہر نہ جاتا۔ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ مکّہ مدینہ سے افضل ہے اس کی محبوبیّت رسول اللہ ﷺ کے نزدیک مسلّم ہے۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مدینہ کی فضیلت کو ثابت کرنے کی غرض سے تھا جب مدینہ میں کافی عرصہ جلوہ افروز رہے وہاں سے دین ثابت

Marfat.com

ہوا۔ برکات و فتوحات ظاہر ہوئے نیکیاں پھوٹیں تو یہ بات ظاہر ہوئی کہ مدینہ افضل اور اکمل ہے سب شہروں سے اسی لئے تو حضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے مکہّ کی نسبت مدینہ کے واسطے زیادہ برکت مانگی اور اس کی محبت خدا سے طلب کی ہم اس کو احادیث سے انشاءاللہ تعالیٰ بیان کریں گے'' اَللّٰھُمَ حَبِّبَ اِلَینَا المَدِینَۃَ کَحُبِّنا مَکَۃَ اَوُاَشَدَ'' یعنی اے اللہ مدینہ کو ہمارا بہت محبوب بنا جس طرح مکہّ کی محبت ہمارے دلوں میں زیادہ کی، بلکہ اس سے بڑھ کر۔

طبرانی میں رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہتے ہوئے سنا'' اَلمَدِینَہ خَیرٌ مِّنُ مَکّہَ'' یعنی مدینہ مکّہ سے بہتر ہے۔

امام مالک نے مُوطا میں روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عیاش مخزومی رضی اللہ عنہ سے بطور انکار فرمایا! تو کہتا ہے کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے۔ انہوں نے کہا مکہ اللہ تعالیٰ کا حرم ہے اور اس میں بیت اللہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خدا کے حرم اور اس کے گھر کی بابت کچھ نہیں کہتا، پھر فرمایا تو کہتا ہے کہ مکہ افضل ہے مدینہ سے انہوں نے پھر کہا کہ مکہ خدا کا حرم ہے اس میں اس کا گھر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خدا کے حرم اور اس کے گھر کے بابت کلام نہیں کرتا چند بار یہی کہہ کر چلے گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ فضیلتِ مدینہ مکہ پر ظاہر ہے اور مدعا فضیلت مدینہ مراد ہے۔

حاکم نے مستدرک میں روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہجرت کے وقت فرمایا'' اَللّٰھُمَ اِنکَ اَخرَجتنِیُ مِنُ اَحَبِّ اُلبُقَاعِ اِلیَّ فَاسُکِنِی فِیُ اَحبِّ اُلبُقاعِ اِلَیکَ یَااللّٰہ'' اے اللہ جل جلالہ اگر تو نے میری محبوب ترین جگہ سے باہر نکالا تو مجھے اس جگہ ٹھہرا جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ اس دعا کی قبولیت کی وجہ سے یہ جگہ سب جگہوں سے محبوب ترین ہے اور اسی لئے فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ نے اقامت کے لئے اسے اختیار نہ فرمایا اور مدینہ میں رہنا منظور فرمایا اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ آپ ﷺ کا قیام مبارک دارالھجرۃ میں بسبب فرضیت کے تھا اور حضرت ﷺ کا مکہ کو واپس نہ جانا اس وجہ

Marfat.com

سے ہے نہ کہ فضیلت کی وجہ سے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حکم الٰہی بہ نسبت اقامت مدینہ پر مبنی ہے اس کی محبوبیت عنداللہ ثابت ہے۔ ''اِذِالْحبیْبُ لا یَخْتَار لِحَبِیبِہ اِلامَاھُوَاَحَبّ وَاَکْرَمُ عندہ'' یعنی جیسے محبوب اپنے محبوب کے واسطے محبوب ترین چیز اختیار کرتا ہے جو اس کے نزدیک مکرم تر ہو۔

علماء دین کا یہ مباحثہ پیشِ نظر رکھیں اور محبت کے مشرب میں اپنا اعتقاد محکم رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد ہر چیز ہر شخص، ہر وجہ سے اور ہر طرح سے حضرت ﷺ کو افضلیت حاصل ہے اور جو چیز حضرت ﷺ کے سوا جیسے خواہ مکہ کی ہو یا مدینہ کی اس کی افضلیت کی بابت آنحضرت ﷺ کی نسبت کو ملحوظ رکھنا چاہیے تو یہ فضیلت حاصل ہوگی کہ مکہ آنحضرت ﷺ کا مقام پیدائش، عہد شباب اور اعلانِ نبوت کا مقدس مقام ہے اور مدینہ آنحضرت ﷺ کے تشریف رکھنے اور احکام جاری کرنے کا مقام ہے تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ خداوند تعالیٰ کے حکم کے تابع رہ کر حبیب ﷺ کی محبت میں جھگڑا نہ کر مکہ میں حضور ﷺ کی شان جلالی کو دیکھ اور مدینہ طیبہ میں حضور ﷺ کے دین کی برکت اور شان جمالی کو دیکھ کر اور ہر جگہ خدا جل جلالہ کا مشاہدہ پیش نظر ہو اور ہر جگہ نور محمدی (ﷺ) ملاحظہ ہو ''لآ اِلٰـہَ الاّ اللّٰـہ محمّد رّسُولُ اللہ'' مسلمانوں ذرا کان دھر کر سنو ہم اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے مدینہ طیّبہ کے فضائل اور محامد ذکر کرتے ہیں۔

در ہیچ ذرّہ نیست کہ نور محمدی (ﷺ) از طلعت وجود او نہ طالع است
دریائے فیض جود الٰہی وجود اوست انہار کائنات بوے جملہ راجع است
نہ سپہر طاہر از انفاسِ فیض اوست این نکتہ پیشِ اہل نظر امر واقع است
فرد الواء حمد بدست محمد (ﷺ) است متبوع اوست جملہ جہانش تابع است

بیا! تا در مدینہ نور احمد (ﷺ) ببینی از در و دیوار لامع
جمال مُصطفٰے (ﷺ) بے پردہ بینی چوں خورشیدے کہ بے ابر ست طالع

Marfat.com

بیا اے کور چشم تیرہ باطن　　بہ بین ہر گوشہ صد برہان ساطع
بُروق شبہہ سوز آنجا لوائح!　　بدود دین فروز آنجا سواطع
نجوم اہتدٰی آنجا فروزاں　　شموس اصطفا آنجا طوالع
چو از نارے کجا تو نور بینی　　بود ہر کس باصل خویش راجع
چرا با خویش دشمن گشتہ کور　　چہ خودرامے زنی بر سیف قاطع
ولیکن کے توانی دید این نور　　چہ نور فطرت گردید ضائع
نصیحت کردمت دیگر تودانی　　فَاِنَّ الدِّینَ عِندَ اللہ واقع

اب ہم محامد وفضائل مدینہ طیبہ اپنے پیغمبر ﷺ سے بیان کرتے ہیں بیشک وقت موزوں ہے اور فرصتِ زندگانی غنیمت، گوش ہوش سے حبیب خدا ﷺ کے محبوب ترین وطنِ مبارک کے حالات لطف وفر کے ساتھ سنے جائیں علماء کے مذہب کو بھی ملاحظہ کیا جائے لیکن مشرب اہل محبت کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔

جانبِ عشق عزیز است فرومگذارش

وَمِن مَذہَبِی حُبُ الدِّیا لاَ ہلِہا　　وَلِلنّاسِ فِیما یعشِقُونَ مَذاہب

از ہر چہ میرود سخن دوست خوشتر است

فَاَقُول وبا للّٰہ التوفیق

فضائل مدینہ منورہ سے متعلق ہم پہلے کچھ لکھ چکے ہیں جن میں ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو مکے سے ہجرت کرکے مدینہ طیّبہ میں رہائش فرمانے کا حکم دیا اور قدرت نے ظاہری باطنی کمالات جو اپنے حبیب ﷺ پر ظاہر فرمانے تھے اسی بلدہ شریفہ میں آپ پر مرحمت فرمائے۔ مدینہ مبارک کو ساری فتوحات وبرکات کا منبع ٹھہرایا اور اس کی پاک مٹی شریفہ کو اپنے حبیب ﷺ کے گوہر عنصر کا صدف بنایا تاکہ قیامت تک یہ زمین پاک حضور ﷺ کے وجود پاک کی ہمسائیگی سے مشرف ہوکر ملک وملکوت کو فیضیاب

Marfat.com

کرتی رہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب روح پاک صاحب لولاک ﷺ قبض ہوئی تو صحابہ کرام میں مقام دفن کے متعلق اختلاف پیدا ہوا۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی جگہ اس جگہ سے اشرف وافضل اور بزرگ تر نہیں، جس مقام پر آپ ﷺ کا وصال ہوا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی یہ سن کر اس کلام کی تائید کرتے ہوئے، ایک حدیث سرورِ عالم ﷺ سے نقل کی پھر باقی صحابہ کرام نے بھی اس امر پر اتفاق واجماع فرمایا کہ مقام قبض روحِ مبارک میں آپ کو دفن کیا جائے۔

فضائل مدینہ طیّبہ میں ایک امر یہ بھی ہے کہ حبیب خدا ﷺ اس شہر مبارک کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ سرور عالم ﷺ جب کبھی سفر سے واپس ہوتے اور آپ مدینہ طیّبہ کے قریب پہنچتے تو اپنی سواری کو کمال شوق مدینہ سے تیز کر دیتے تھے اور چادر مبارک اپنے دوشِ مبارک سے ہٹا کر فرماتے ھٰذِہٖ اَرْوَاحُ طَیِبَۃُ یعنی یہ ہوائیں بھلی لگتی ہیں۔ ؎

اے نفس خورم بادصبا　　از بریادآمدہ مرحبا

بلکہ مدینہ طیّبہ کی اس گرد وغبار کو جو آپ ﷺ کے چہرہ پر پڑتی ہرگز صاف نہ فرماتے اور اگر کسی صحابی کو گرد سے بچنے کے لئے سر مُنہ چھپاتے دیکھ لیتے تو آپ منع فرما دیتے اور ارشاد فرما دیتے کہ خاک مدینہ شفا ہے اور آپ کا مدینہ طیّبہ کے لئے نام شافیہ تجویز فرمانا بھی اسی وجہ سے ہے۔

منجملہ فضائل مدینہ مبارک میں سے یہ بھی ہے کہ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجھہ الکریم نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ شیطان اہلِ مدینہ سے اپنی پرستش کے متعلق ناامید ہو چکا ہے۔ صرف شر وفساد کی علت باقی رہ گئی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے اس جزیرے کو ایک روایت کی رُو سے اس قریے کو نجاست شرک سے پاک کیا ہے اگر یہ لوگ نجوم سے گمراہ نہ ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسُولَ اللہ ﷺ نجوم کس طرح گمراہ کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل

Marfat.com

سے باراں بھیجے اور یہ کہیں قمر فلاں منزل میں آیا ہے اس لئے بارش ہوئی۔

منجملہ فضائل مدینہ مبارکہ میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امّت کو قیام ورہائش مدینہ طیّبہ کی بابت تحریص وترغیب دی ہے اس کی شدت ومحنت پر صبر کی تلقین فرمائی اور وہاں کی موت اختیار کرنے کی ہدایت وتاکید فرمائی مَن صَبَرَ عَلیٰ اَذَا ھَاوَشِد تِھَا کُنتُ لَہٗ شَھِیدًا وشَفِیعاً یَومَ القِیَامَۃِ۔ یعنی جس کسی نے مدینہ کی شدّت اور ایذا پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور سفارشی ہونگا۔ علماء کہتے ہیں کہ فرمانبرداروں کی آپ گواہی دیں گے اور گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے اور فرمایا مَنُ مَاتَ فِی المَدِینَۃِ کُنتُ لَہٗ شَفِیعاً یوم القِیَامَۃِ۔ یعنی جو شخص مدینہ میں مرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفاعتی ہونگا۔ علماء کہتے ہیں کہ سب سے پہلے آپ اہل مدینہ کی شفاعت کریں گے، اس کے بعد اہلِ مکہ کی پھر اہلِ طائف کی ایک اور حدیث میں ہے کہ مَنِ اسُتطاع اَنُ یمُوُتَ بِالُمَدِیُنَۃِ فَلُیَمُتُ فَمَنُ مَاتَ بِالُمَدِیُنَۃِ کُنَتُ لَہٗ شَفِیعاً وَشَھِیدًا یعنی جس کسی سے ہو سکے وہ مدینہ میں مرے پس جو شخص مدینہ میں مرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا۔

منجملہ فضائل مدینہ میں سے ہے کہ سید الانبیاء ﷺ نے اپنے وصال کی دعا بھی مدینہ طیبہ کی بابت فرمائی اور اسی طرح صحابہ اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی مدینہ میں موت کی تمنا کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اَللّٰھُم لا تَجُعَلُ منایانا بمکۃ یعنی یا اللہ ہماری موت مکہ میں نہ ہو مدینہ طیبہ کے علاوہ، ایک اور حدیث میں ہے کہ روئے زمین پر ایسی کوئی جگہ نہیں کہ جسے میں اپنی قبر کے لئے دوست رکھوں۔

نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی غالب دعا یہی تھی کہ اَللّٰھُم ارزُقنی شھادۃ فی سَبِیلِکَ وَاجعَل مَوتِی فِی بَلدِ رسُولِکَ یعنی اے اللہ مجھے اپنے راستے میں شہادت دے اور اپنے رسول اللہ ﷺ کے شہر میں موت نصیب فرما۔ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے سوائے ایک حج کے اور حج نہیں کیا اور سوائے حج فرض کے پھر کبھی مکہ شریف نہیں گئے۔ صرف اس ڈر سے کہ سوائے مدینہ طیّبہ کے کسی اور جگہ موت نہ آ جائے۔

Marfat.com

ساری عمر مدینہ طیّبہ میں گذاری اور وہیں مدفون ہوئے۔ رحمتہ اللہ علیہ۔

منجملہ فضائل مدینہ طیّبہ کے یہ بھی ہے کہ حدیث صحیح میں متعدد طریق سے روایت ہے کہ اَلْمَدِیْنَۃُ یَنفِی خُبثَ الرِّجَالِ کَمَا یَنفِی الکِیرُ خُبثَ الحَدِیدِ یعنی مدینہ آدمیوں کے میل کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے اور حدیث بخاری میں ہے کہ اِنھَا تَنفِی الذ نُوبَ کَمَا تَنفِی الکِیرُ خُبثَ الفِضۃِ یعنی مدینہ پاک ہے اور گناہوں کی نجاست کو ایسا دور کرتا ہے جیسے بھٹی چاندی کے میل کو دور کرتی ہے۔ اس بلدہ طیبہ کی عزّت وحرمت وخاصہ ہے کہ اہل شروفساد کو اپنے سے دور رکھے اکثر علماء کا اتفاق ہے کہ یہ خاصیت مدینہ طیّبہ میں ہمیشہ سے ہے۔ ایک روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت ﷺ کے ہاتھ مبارک پر اس اقرار کی بیعت کی کہ وہ مدینہ میں ٹھہریگا دوسرے دن اتفاقاً وہ بیمار پڑ گیا اسے تپ لگ گیا اس نے حضرت ﷺ سے بیعت توڑنے کی درخواست کی اور اپنے اصلی وطن جانے کی اجازت طلب کی۔ حضرت ﷺ نے اسی سلسلہ میں یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ نقل ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ سے باہر نکلنے کے وقت اپنے اصحاب سے فرماتے کہ نَخشٰی اَن نَکُونَ مِمن نَفَتَہ الْمَدِینَۃُ یعنی ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کو مدینہ باہر پھینک نکالتا ہے۔ اس بلدہ طیّبہ کی تمام وکمال خاصیت کی شان اس روز ظاہر ہوگی جب دجال نکلے گا اور مدینہ مبارکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اور تمام شرارتی ومنافقین آدمی مدینہ منورہ سے باہر نکل جائیں گے یہ مقام پاک، نجاست اور شروفساد سے پاک ہو جائے گا۔

جیسا کہ احادیث میں واقع ہوا ہے۔ اور اب بھی مدینہ منورہ وجود مشرکین و مخالفین دین اسلام سے پاک ہے مگر وہ لوگ جو گناہوں کی خباثت اور ذنوب کی نجاست میں لتھڑ کر مدینہ میں مرتے ہیں تو ممکن کہ ان کے دور کرنے کا اتفاق بعد موت ہو چنانچہ بعض علماء بھی اس طرف گئے ہیں اور حکایات صالحین بھی اس کی موید ہیں کہ ملائکہ نقالہ ظلمانی بدنوں کو زمین مقدس مدینہ منورہ سے باہر پھینک دیتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا اہل ہے وہ اس خبث کا اہل

Marfat.com

نہیں کہ اس کا وجود بعد از موت مدینہ منورہ سے باہر پھینکا جائے بعض اس حدیث سے یہ مراد لیتے ہیں کہ مدینہ اپنے ساکنان کو نفس پرستیوں اور لذّات نفسانیہ سے پاک کر دیتا ہے۔ مدینہ طیّبہ کی رہائش اور وہاں کی سختیوں کا تحمل نفس کو ایسا پگھلاتا ہے کہ کدورت نفسانی اور شہوات جسمانی اس میں نام کو باقی نہیں رہتی تا آنکہ اس کی قدر و قیمت بازار حشر میں زیادہ ہو

قلب زراندودہ نستاند در بازار حشر　　خالصے باید کہ از آتش آید سلیم

اس میں شک نہیں کہ روایت ''تنفی الذنوب'' اس احتمال کی تائید کرتی ہے۔ اس لئے حضرت ﷺ کے قرب و جوار کی برکت کی وجہ سے گناہوں کی کدورتیں باقی نہیں رہ سکتیں اِن الحَسنَاتِ یُذْھِبنَ السیئاتِ بیشک نیکیاں گناہوں کو لے جاتی ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہر قسم کی طہارت اس بلدہ مبارکہ میں لازم ہیں۔

منجملہ فضائل مدینہ طیبہ میں سے ہے کہ اکثر حضور ﷺ مدینہ کے حق میں دعائے خیر و برکت کیا کرتے تھے۔ اور فرماتے اَللّٰھُم بَارِک لَنَافِی مَدِینَتِنَا وَبَارِک لَنا فِی صَاعِنَاوَبَارِک لَنَا فِی مُدِّنَا اَللّٰھُم اِن اِبرَاھِیمَ عَبدُک وَخَلِیلُک وَ نَبِیّک وَاِنِی عبدک وَ نَبِیّک وَاِنہُ دَعَاکَ لِمَکۃَ وَاَنَا اَدعُوکَ لِلمَدِینۃِ بِمِثلِ ما دَعَاکَ لِمَکۃَ وَ مِثلِہ مَعَہ یعنی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت دے ہمارے صاع میں برکت بخش اور یہاں مد میں بھی برکت عطا فرما بیشک ابراہیم تیرے بندے تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں انہوں نے مکہ کے لئے دعا کی تھی اور میں مدینہ کے لئے وہی دعا کرتا ہوں۔

حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ شریف سے باہر آئے۔ جب ہم مقام حرہ جہاں سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ رہتے تھے پر پہنچے تو حضور ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور وضو کر کے رو بقبلہ ہو کر فرمایا اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے دوست ہیں۔ انہوں نے تجھ سے مکہ والوں کے لئے دعاء خیر و برکت مانگی تھی اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں میں تجھ سے مدینہ والوں

Marfat.com

کے لئے دعاء خیر و برکت مانگتا ہوں۔ خداوندا ان کے مُدّ وصاع میں برکت عطا کر جس طرح تو نے مکہ والوں کو برکت بخشی ہے۔ مدینہ والوں کو مکہ والوں کی نسبت ہر برکت کے بدلہ دوگنی برکت عطا فرما۔ دیگر احادیث میں ایسی دعائیں منقول ہیں۔ احادیث میں جہاں لفظ مد وصاع واقع ہے اس سے مراد برکت و خیر دنیاوی ہے اور جہاں مطلق واقع ہے اس سے برکات و خیرات دارین مراد ہے اور مدینہ طیبہ میں آثار و برکات ظاہری و باطنی بطور مشاہدہ عینی ظاہر و باہر ہیں۔

منجملہ فضائل مدینہ منورہ میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے دعا فرمائی کہ خداوندا تپ اور وباء مدینہ سے نکال کر جحفہ (اس زمانے میں مشرکین اور باغی لوگوں کا مرکز تھا۔) بھیج کیونکہ وہ مشرکین اور سرکش لوگوں کا مرکز ہے۔ حضور ﷺ کی اس دعا سے پہلے مدینہ منورہ میں تپ اور وباء کا دور تھا۔ نقل ہے کہ جس زمانے میں حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے حضور ﷺ کے اصحاب عارضہ تپ میں مبتلا ہو گئے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے دو غلاموں بلال و عامر کے مکان میں بیمار پڑے تھے ادھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ السلام کے حکم سے خبر گیری کرنے کو آئیں انہوں نے اپنے والد کو شدّت تپ میں ایک کونہ مکان میں لیٹے اور یہ شعر پڑھتے ہوئے دیکھا۔

كُلُّ اَمْرَءٍ مُصبِحٌ فِی اَهلِه　　وَالمَوتُ اَدنیٰ مِن شِراکِ نَعلِه

یعنی ہر آدمی اپنے اہل میں صبح کرتا ہے، موت اس کی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اور دوسرے گوشہ میں بلال اور عامر کو دیکھا کہ کفار قریش پر لعنت کر رہے ہیں پس آنحضرت ﷺ نے دعا فرمائی کہ خداوندا حکیما ذوالجلالہ! تپ اور وباء اس شہر مبارک سے جحفہ بھیج دے چنانچہ ویسے ہی واقع ہوا اور یہ آنحضرت ﷺ کے معجزات باہرات سے ہے۔ نقل ہے کہ ایام جاہلیت میں جو شخص مدینے میں آنے کا ارادہ کرتا اور خواہش کرتا کہ وہ مدینہ کی وباء سے محفوظ ہو تو جب ثنیۃ الوداع تک پہنچتا تو دس بار گدھے کی آواز نکالتا اس موضع کا نام ثنیۃ الوداع اس وجہ سے تھا کہ اگر کوئی یہاں پہنچ کر اس گدھے کی سی آواز نہ نکالتا تو لوگ اس سے یہ فال لیتے تھے کہ اس کی زندگی تمام ہوئی اور اس کی ہلاکت اس کے

Marfat.com

ہاتھوں ہوئی اور یہ عمل زمان سعادت نشان سیّد الانس والجان ﷺ کی ہجرت تک جاری رہا۔ حضور ﷺ کے زمانۂ اقدس میں عرب کے مشہور شاعر عروۃ بن الورد کو قصدِ مدینہ طیبہ میں اس مقام پر پہنچنے کا اتفاق ہوا تو اس نے اس عملِ بد پر عمل نہ کیا اور یہ شعر پڑھا ؎

لَعَمرِی لَئِن عَشرتُ مِن خَشیَةِ الرّدیٰ نِهَاق الحَمِیرِ اِننِی لَجزُوع

یعنی مجھے اپنی جان کی قسم ہے کہ اگر میں موت کے ڈر سے گدھے کی بولی بولوں تو میں بڑا بے صبرا ہوں! اسے کوئی آفت نہ پہنچی بس اس وقت سے یہ بری عادت چھوٹ گئی۔ کتب احادیث میں ثنیۃ الوداع کا ذکر بہت واقع ہوا ہے اس کی وجہ تسمیہ یہی ہے اور مشہور یہ ہے کہ ثنیۃ الوداع اس لئے کہتے ہیں کہ اہل مدینہ اس مقام تک اپنے مسافروں کو پہنچانے آتے تھے۔

منجملہ فضائل مدینہ منورہ سے یہ بھی ہے کہ یہ شہر مبارک دجّال کے خبیث وجود سے محفوظ اور مصوّن رہے گا۔ صحیحین کی روایت سے ثابت ہے کہ اس زمانے میں مدینہ منورہ کی حفاظت کی خاطر ہر کوچہ کے سرے پر جماعت ملائکہ کھڑی کی جائے گی اور دجّال کو مدینہ منورہ کے داخلہ سے منع کریگی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ روئے زمین پر کوئی ایسا شہر نہ ہوگا جس کو دجّال نہ روندے سوائے مکّہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے اور حدیث مسلم میں ہے کہ دجّال مشرق کی طرف سے نکلے گا اس کے بعد وہ مدینہ منورہ کا ارادہ کرے گا۔ جب جبل احد کے پیچھے آ کر اترے گا تو ملائکہ اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور شام ہی میں ہلاک ہو جائے گا۔ صحیحین میں ہے کہ مدینے کے بہترین لوگوں میں سے ایک نیک مرد دجّال کی طرف نکلے گا اور اس سے کہے گا کہ تو وہی دجّال ہے جس کے نکلنے کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔ (الحدیث)۔ ابو حاتم معمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ وہ نیک ترین مرد حضرت خضر علیہ السّلام ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ ایک صحیح روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے یوم الخلاص کا ذکر فرمایا اور زبان معجز بیان پر اس کا ذکر بار بار فرمایا۔ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ یوم الخلاص کیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جب دجّال جبل احد پر چڑھ کر نگاہ کرے گا

Marfat.com

اور اپنے لوگوں سے کہے گا کہ تم کو یہ سفید محل جو دکھائی دے رہا ہے کونسا ہے؟ یہ احمد ﷺ کی مسجد ہے۔ اس کے بعد مدینہ منورہ آنے کا قصد کرے گا۔ تو ہر راہ کے سرے پر ایک ایک فرشتہ کو مدینہ منورہ کی حراست وحفاظت کے لئے تیار پائے گا اور وادی مجتمع السیول کے قریب خیمہ ڈالے گا اور مدینہ شریف میں تین بار زلزلہ آئے گا۔ اس وقت جتنے کافر فاسق و منافق ہوں گے مدینہ سے باہر نکل کر دجّال سے جاملیں گے اور مدینہ ہر خبث نجس سے منزّہ ومعطر ہو جائے گا روز خلاص یہی ہے۔

منجملہ فضائل مدینہ طیبہ میں سے یہ بھی ہے کہ حکیم مطلق جلّ وعلاشانہ کے مدینہ شریف کی مٹی اور پھلوں میں تاثیر شفا رکھی ہے اور بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ مدینہ منورہ کے غبار میں شفا ہر مرض ہے اور بعض احادیث میں من الجذام والبرص کوڑھ اور پھلبہری بھی واقع ہوا ہے اور بعض اخبار میں ایک خاص مقام کا نام صہیب کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بعض اصحاب کو فرمایا کہ وہ عارضہ تپ کا علاج اس خاک پاک سے کریں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں یہ بات ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔ اس خاک پاک کو دوا کے لئے لیجانے کے متعلق آثار وارد ہوئے اور وہ لوگ جو حرم شریف کی مٹی لے جانے کو منع کرتے ہیں وہ اس عموم سے اس خاک پاک کو مستثنیٰ کرتے ہیں۔ واللہ اعلم اکثر علماء نے اس خاک پاک کا تجربہ بھی کیا ہے۔ چنانچہ شیخ مجدد الدین فیروز آبادی فرماتے ہیں کہ میں نے اس خاک پاک کا خود تجربہ کیا ہے کہ میرا غلام ایک سال کامل بخار میں مبتلا تھا میں نے خود وہ خاک پاک لے کر پانی میں گھول کر اسے پلائی اس نے اسی دن شفا پائی (حضرت شیخ مصنف صاحب جذب القلوب فرماتے ہیں کہ) کاتب الحروف بھی اس تجربہ سے مشرف ہوا ہے۔ جس زمانہ میں میں مدینہ منورہ قیام پذیر تھا کسی عارضے سے میرے پاؤں پر ورم آ گیا۔ اطباء اس کے علاج سے عاجز آ گئے اور سب نے مل کر اسے مہلک عارضہ قرار دیا۔ میں نے اسی خاک پاک کا استعمال کیا اللہ تعالیٰ نے تھوڑے دنوں میں سہل طرح سے اس مصیبت سے خلاصی دی۔ اب وہاں کے پھلوں کا حال سنئے:

صحیحین میں ہے کہ جو شخص سات دانے خرمہ عجوہ کے ناشتہ کرے کوئی زہر

Marfat.com

اور کسی طرح کا جادو اس پر اثر نہ کرے گا۔ امّ المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا مرض دوار والے کو جو نہایت سخت مرض ہے عجوہ کھانے کا حکم دیتی تھیں۔ عجوہ مدینہ طیبہ کی کھجور کی ایک قسم ہے۔ جسے اہل مدینہ خوب جانتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اصل اس کھجور کی وہ کھجور کا درخت ہے جسے سید الکائنات ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے خود لگایا تھا۔ مدینہ منورہ میں کھجوریں اتنی قسم کی ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ سید رحمتہ اللہ علیہ نے تاریخ کبیر میں اس کی ایک سو انتیس قسم گنی ہیں۔ کھجوروں کے اقسام میں ایک صیحانی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت رسول اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پکڑے ہوئے مدینہ منورہ کے بعض باغات کی طرف سے جا رہے تھے۔ ناگاہ ایک کھجور کے درخت سے آواز آئی هٰذَا مُحَمد سَیّدُ الانبیاءِ وَهٰذا عَلِیُ سَیّدُ الاَولیاءِ اَبُوالاَئمِةِ الطاهرِینَ۔ یعنی یہ محمد ﷺ سید الانبیاء ہیں اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سید الاولیاء۔ اور آئمہ طاہرین کے اب امجد ہیں۔ جب دوسرے درخت سے گذرے اس سے آواز آئی هٰذَا مُحَمدرسُول الله وَهٰذا عَلِیّ سَیفَ الله یعنی یہ تو محمد ﷺ محبوب خدا ہیں اور یہ علی رضی اللہ عنہ تلوار خدا ہیں۔ اسی وجہ سے اس کو صیحانی کہتے ہیں کیونکہ لغت میں صیحہ بمعنی زور سے آواز نکالنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کَانَ اَحَب التمر اِلیٰ رَسُول الله ﷺ اَلعَجوَةَ۔ یعنی سب کھجوروں سے حضور ﷺ کو قسم عجوہ زیادہ محبوب تھی اور ظاہر ہے کہ اس کی مذکورہ بالا تاثیر حضور ﷺ کی محبت کی وجہ سے حاصل ہوگی۔ امام نووی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ کھجوروں کی اس قدر زیادہ قسموں میں سے حضور ﷺ کا صرف سات کو مخصوص فرمانا اس کا بھید سوائے شارع علیہ السلام کے کوئی نہیں جانتا۔ یہ از قسم اسرار ہے ہمیں اس پر ایمان لانا چاہئیے۔ بعض نے جو یہ کہا ہے کہ یہ بسبب تاثیر زمین مخصوص یا بسبب کیفیت ہوائے خاص یا خاصیت زبان فیض نشان آنحضرت ﷺ کی وجہ سے ہے یا یہ کہ ایسے امور اکثر واقع ہوتے ہی رہتے ہیں اتفاقی ہوتے ہیں۔ سب دائمی نہیں ہوتے یا یہ خاصیت خاص کھجور سے تھی۔ جس کا وجود اب نابود ہے۔ وغیرہ وغیرہ یہ احتمال ایک فضول لچر اور ناقص خیال سے کم نہیں ہیں۔ مجھے اس شخص کی ایمانداری پر تعجب ہے کہ جو شے کہ

Marfat.com

حضرت سرورانبیاء ﷺ اس خاص قسم کو دوست رکھتے تھے اور رغبت سے تناول فرماتے اور پھر اس کی خاصیت شفا بخشی میں باطل تاویلیں کرتا پھرے افسوس یہ بات اس کی بے نسبتی کی آئینہ دار ہے۔ نعوذ باللہ منہ

چوں لب بکوزہ نہی کوزۂ نبات شود　　زکوزہ قطرہ چکد چشمۂ حیات شود!

منجملہ فضائل مدینہ منورہ سے یہ بھی کہ اس پاک ارض پر مسجد نبوی واقع ہے جو انبیاء علیہم السّلام کی مساجد میں سے آخری مسجد ہے اور دوسری مسجد قبا ہے جس کی بنا دین محمدی (ﷺ) میں سب سے پہلے ہے اور قبر شریف اور منبر مبارک کے درمیان قطعہ چمن ہائے بہشت سے ایک چمن ہے۔ مسجد مبارک میں ایک منبر ہے جس کا پایہ بہشت بریں پر ہے اور اس سرزمین پر جبل احد ہے جو جنت کا پہاڑ اور محبوب خدا ﷺ کا محبوب ہے اور مقبرہ بقیع ہے جو مقام اور جائے قرار اصحاب وآل اطہار رضوان اللہ عنہم اجمعین ہے اس سرزمین پر مشہد سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے متبرکہ اور مقامات مقدسہ ہیں۔ جن کی فضیلت کرامت شرف وعزت کے متعلق اخبار وآثار واقع ہوئے ہیں۔

منجملہ فضائل مدینہ منورہ سے یہ بھی ہے کہ تمام بلاد تلوار سے فتح ہوئے اور مدینہ منورہ برکت قرآن سے فتح ہوا۔

منجملہ فضائل مدینہ منورہ میں سے ہے کہ بے ضرورت شرعی مدینہ منورہ سے باہر جانا گناہ اور مورد وعید ہے اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین مناسک حج ادا کرنے کے بعد فوراً مدینہ طیبہ کو واپس ہو جاتے تھے۔ اور مکہ معظّمہ میں قدر ضرورت سے زیادہ نہ ٹھہرتے تھے، چنانچہ آج تک اہل مدینہ کی عادت یہی چلی آ رہی ہے۔

صبر از درت محال بود اہل شوق را　　درزانکہ در بہشت بریں رفتہ جا کنند

منجملہ فضائل مدینہ منورہ سے ہے کہ مکّہ مکرمہ کی طرح اس کا بھی حرم مقرر ہوا ہے۔ جس کا ذکر بہت سی احادیث میں وارد ہے اور علماء اس کی حد بندی اور حکم تحریم میں اختلاف رکھتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک معنی حرمت مدینہ مجرد تعظیم وتکریم ہے نہ

Marfat.com

ثبوت دیگر احکام بمثل حرمت شکار و قطع اشجار وغیرہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک حرمت اور ترتیب احکام میں دونوں حرم برابر ہیں۔ان میں کچھ فرق نہیں۔اس مسئلہ کی تحقیق کتب فقہ میں موجود ہے۔سید علیہ الرحمتہ نے نہایت طویل بحث سے اس مقام کے شان کو بہت ہی اجاگر فرمایا ہے۔بلکہ اسے حرم مکہ مکرمہ سے بھی اقصی الغایات سے ادا فرمایا ہے۔

منجملہ فضائل مدینہ منورہ سے ہے کہ حضور ﷺ نے ساکنین مدینہ منورہ کی تعظیم و تکریم کی وصیت فرمائی ہے۔یہ مدعا ایذا و تخویف اہل مدینہ کے وعید کو بھی ثابت کرتا ہے۔ان کے سوا بھی اور احادیث اس مضمون میں وارد ہوئی ہیں۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَلْمَدِینَۃُ مُھَاجِرَتِی یعنی مدینہ میری ہجرت کی جگہ ہے۔وَفِیھَا مصنجعی اور اس میں میری خوابگاہ ہے یہ آپ ﷺ کی قبر مبارک کی طرف اشارہ کرتا ہے۔وَفِیھَا مَبعَثِی اور یہیں سے میں روز قیامت اٹھونگا اور اسی بقعۂ منورہ پر ہر روز ستّر ہزار ملائکہ رحمت قبر کے گرد حاضر رہتے ہیں اور مبعوث ہوں گے۔حَقِیقٌ عَلیٰ اُمتِی حِفظُ جِیرَانِی یعنی اہل مدینہ کے حقوق کی رعایت ضروری ہے۔اور جو کچھ میرے ہمسایہ سے صادر ہو اس کا مواخذہ نہ کریں بلکہ جہاں تک ہو سکے اس سے درگذر کریں۔مَا اجتنبوا الکَبَائر جب تک یہ لوگ گناہ کبیرہ نہ کریں اور جب ہو جائے تو حق شریعت حق اللہ یا حق العباد میں حد شریعت کو قائم کریں مَن حَفِظَھُم کُنتُ لَہ شَھِیدًا و شَفِیعاً یَومَ القِیَامَۃِ وَمَن لم یَحفظھُم سقي مِن طِینَۃِ الخِبَالِ یعنی جو شخص میرے ہمسایوں کی حرمت کو نگاہ رکھے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور سفارش کرنے والا ہوں گا۔اور جو شخص میرے ہمسایوں کی حرمت پر نگاہ نہ رکھے گا۔اسے طینت خبال سے پلایا جائے گا۔طینت خبال ایک حوض ہے جس میں دوزخیوں کا پیپ اور خون جمع ہوتا ہے۔نعُوذ باللہ منھَا.

منجملہ فضائل مدینہ طیبہ میں سے ہے کہ لا یزیدُ احداھل المدِینۃ بسُوءٍ الا اَذَابَہُ اللہُ فی النار کَمَا یذوّبَ الرّصَاصُ جو شخص اہل مدینہ سے لڑائی کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں اس طرح گھلا دیتا ہے۔جس طرح سیسہ آگ میں گھل جاتا ہے یا نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔لوگوں نے اس سے عذاب آخرت مراد لیا ہے۔لیکن ظاہر

Marfat.com

اس کے خلاف پر ناطق ہے۔اس لئے کہ مستحق عذاب ہونے کے بعد عذاب آخرت کے لئے تقدیر الٰہی جاری ہوئی ہے۔جو شخص اہل مدینہ کو ایذا دینے یا لڑائی کرنے کے ارادہ سے چڑھ آئے وہ ادنیٰ مدّت میں اس کے وبال میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے۔حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور ﷺ نے مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھا کر دعا کی اَللّٰھُم مَن اَرَادَنِی وَاَھلَ بَلَدِی بِسُوءٍ فَعَجل ھَلاَ کَہ ۔خداوندا! جو شخص میری اور میرے شہر والوں کی برائی کا ارادہ کرے اس کو جلد ہلاک کر۔ چنانچہ وہ واقعات جو یزید بن معاویہ کے زمانہ میں واقع ہوئے ہیں۔وہ اس حدیث شریف کے مشاہد عدل ہیں۔امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ حدیث صحیح میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔امرائے فتنہ سے ایک امیر مدینہ میں آیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی اس زمانہ میں مدینہ شریف میں تھے اور بڑھاپے کی وجہ سے بصارت میں قدرے ضعف تھا۔لوگوں نے ان سے کہا مصلحت وقت یہی ہے آپ کچھ دن اس ظالم کے سامنے سے الگ رہیں اور اپنے آپ کو اس فتنہ سے بچائیں۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں بیٹوں کے کندھوں پر رکھے۔مدینہ مبارک سے باہر چل دیئے۔ایک جگہ بسبب ضعف بصارت ٹھوکر کھا کر گر پڑے تو آپ نے فرمایا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کو ڈرایا ایک بیٹے نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس طرح ڈرایا جا سکتا ہے۔حالانکہ آپ دار فانی سے دار باقی میں اقامت فرما چکے۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔میں نے سرور عالم ﷺ سے سنا ہے مَن اَخاف اَھلَ المَدِینَۃِ ظلماً اَخَافَۃُ اللّٰہُ وَ کَانَت عَلَیہِ لَعنَۃُ اللّٰہِ وَالمَلٰئکَتہِ وَالناسِ اجمعین ۔یعنی جو شخص اہل مدینہ کو ظلم سے ڈرائے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ ڈرائیگا۔اس پر اس کے فرشتوں اور سب آدمیوں کی لعنت ہو گی۔ایک اور حدیث میں ہے۔اس کا کوئی عمل خواہ فرض ہو یا نفل ہرگز قبول نہ ہو گا۔اور بھی بہت کچھ حدیثیں اس امر کی واقع ہیں۔سید علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ ظاہراً یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس امیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ڈرایا تھا۔وہ بشر بن ارطاۃ تھا۔اس لئے کہ امام قرطبی نے امام ابن عبدالبر سے روایت کی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بعد قضیہ تحکیم حکمین کے بشر بن ارطاۃ

Marfat.com

کو فوج کثیر کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا کہ مدینہ والوں سے وہ عہد خلافت پر بیعت لے اور ان دنوں حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے عامل مدینہ منورہ تھے۔ وہ خوف سے مدینہ چھوڑ کر درگاہ ولایت مآب میں پہنچے اور بشر شہر مدینہ میں داخل ہوا اور کہا اگر عہد امیر المومنین اور ان کا حکم خلاف نہ ہوتا تو میں اس شہر میں ایک آدمی کو بھی زندہ نہ چھوڑتا اور سب کو تحت تیغ سیاست کی موت کے گھاٹ اتار دیتا اور پھر سب کو بلا کر حضرت معاویہ کی طرف سے بیعت لینے کو کہا اور بنی سلمہ کی طرف ایک قاصد بھیجا کہ اگر تم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو حاضر نہ کیا تو تم میرے عہد ذاتی سے باہر ہو جاؤ گے۔ اور میری امان تمہیں حاصل نہیں ہوگی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ خبر سن کر امّ المومنین امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا اور مجلس بشر میں جانے کی ان سے صلاح لی اور کہا کہ یہ بیعت ضلالت ہے اور اس میں امید فلاح نہیں اور ترک میں بھی امان نہیں اب کیا تدبیر کروں۔ حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کرہاً و جبراً بیعت کر لینے کی رخصت دے دی۔ اکثر اہل مدینہ اس کے خوف سے بھاگ کر حرۃ ٔبنی سلیم میں چھپ گئے۔ علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جو لعن در بارہ ظلم و فساد اہل مدینہ کی بابت وارد ہوا ہے۔ وہ لعن کفار و مشرکین کی طرح نہیں کہ خدا کی رحمت سے یاس مطلق ہو جائے اور دخول جنت کا بھی مستحق نہ سمجھا جائے بلکہ اس لعن کا حاصل یہ ہے کہ خدا کی رحمتِ خاص سے دور ہوتا ہے۔ اور اہل قرب کے ساتھ جنت میں ان کی طرح داخل نہیں ہو سکتا اور در حقیقت مقصود تہدید ہے۔

مدینہ منورہ کی بے ادبی اور ترک حرمت اور عظمت میں بعض علماء اس حد تک بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں گناہ صغیرہ کا حکم گناہ کبیرہ کے برابر ہے جس طرح بعض علماء کہتے ہیں کہ حرم مکہ میں ایک گناہ کے لاکھ گناہ لکھے جاتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصّواب [۳۷]

Marfat.com

اللھم صل علیٰ سیدنا
و مولانا محمدنِ
الحبیبِ و علیٰ ابآئہٖ
ووالدیہٖ وآلہٖ و صحبہٖ
و اِبنہٖ محبوبک سیدنا
عبد القادر المحی الدین
و بارک و سلم

Marfat.com

قبر شریف سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

مالک کون ومکان، سیدالانبیاء والمرسلین، خاتم النبین، محبوب رب ذوالمنن، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے محترم ومکرم والد ماجد اور متولی کعبہ معظّمہ، سیدنا عبدالمطلب کے جان سے زیادہ عزیز تر فرزندِ ارجمند سیدنا ومولانا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

آپ حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے دس بیٹوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت پاکدامن و چہیتے اور چھوٹے صاحبزادے تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام فاطمہ بنت عمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھا۔ حضرت عبدالمطلب نے نذر مانی تھی کہ اپنے بیٹوں میں سے ایک کو راہ خدا میں قربان کروں گا۔ جب سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اٹھارہ برس کے قریب ہوئی تو حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور اپنی نذر کا تذکرہ فرمایا، تمام بیٹوں نے سر جھکاتے ہوئے لبیک کہا۔ وقت مقررہ پر تمام بیت اللہ شریف میں جمع ہوئے فال نکالنے والے کو طلب کیا، قرعہ فال حضرت عبدالمطلب کے سب سے لاڈلے بیٹے حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام نکلا۔ آپ کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب اپنے یہ سب سے چھوٹے بیٹے ہی تھے، مگر آپ انہیں رضائے الٰہی کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوگئے۔ یہ خبر مکہ معظّمہ میں بڑی سرعت سے پھیل گئی۔ عوام الناس اور سردارانِ مکہ مکرمہ فوراً جمع ہوگئے اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ذبح کرنے سے روکنے لگے مگر حضرت عبدالمطلب اسی پر مصر رہے۔ سردارانِ مکہ مکرمہ نے کہا کہ اگر بیٹوں کی قربانی کا آغاز آپ سے شروع ہوگیا تو یہ رک نہ سکے گا، اس لئے اپنی قوم کے نوجوانوں پر رحم کرو اور بڑے ہی جتن کے بعد اس بات پر راضی کرلیا کہ حجاز کی عرافہ سے فیصلہ حاصل کرلیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ عرافہ نے کہا کہ اس وقت جو مقتول کی دیت ہے اتنے اونٹ ایک طرف اور دوسری طرف سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے فال نکالنا، اگر قرعہ اونٹوں کے نام نکلے تو اونٹ ذبح کر دینا اور اگر قرعہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام نکلے تو دیت کے اونٹ

Marfat.com

دس، دس بڑھاتے رہنا اور فال لیتے جانا حتیٰ کہ قرعہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بجائے اونٹوں پر نکلے۔ جتنے اونٹوں کے نام قرعہ نکلے ان کو ذبح کر دینا اس طرح نذر پوری ہو جائے گی۔ اس طریقہ پر قرعہ اندازی شروع ہوئی اور قرعہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام نکلتا رہا، حتیٰ کہ اونٹوں کی تعداد سو تک پہنچ گئی تو قرعہ آپ کے بجائے اونٹوں پر نکلا، حضرت عبدالمطلب نے تین بار قرعہ نکالنے کو فرمایا تینوں مرتبہ ہی اونٹوں کے نام پر نکلا تو سو اونٹ ذبح کر دیئے گئے اور اذنِ عام دے دیا کہ جو جتنا گوشت چاہے لے جائے اور درندوں و پرندوں کو بھی منع نہ کیا جائے۔

آپ کی شادی قریش کے بنو زہرہ خاندان میں سیدہ آمنہ بنت وھب بن عبد مناف سے ہوئی۔ نکاح کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ بغرض تجارت شام تشریف لے گئے، شام سے جب مکہ معظّمہ واپسی کے لئے چلے تو راستے میں بیمار ہو گئے مدینہ طیبہ پہنچ کر اپنے والد کے ننہال میں قیام فرمایا۔ آپ کے ہمراہی مکہ معظّمہ لوٹ آئے، کچھ دن بیمار رہنے کے بعد وصال فرما گئے۔ رضی اللہ عنہ۔ آپ کی اچانک وفات سے تمام خاندان کو شدید صدمہ ہوا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اس جانکاہ صدمہ سے نڈھال ہو گئیں اور آپ کی خدمت میں نہایت دردانگیز مرثیہ کا نذرانہ پیش کیا۔ محبوب رب ذوالمنن سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ طاہر ہی میں یتیم ہو گئے۔ مدینہ طیبہ میں تدفین نابغہ جعدی کے مکان میں ہوئی، باب السلام زقاق الطّوال میں مرقدِ مبارک تھا۔ جو نجدیت کی بربریت کا نشانہ بن چکا ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی اچانک وفات سے سب کو صدمہ ہوا، لیکن حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل پر جو قیامت ٹوٹی اس کا بس وہی اندازہ لگا سکتی ہیں۔ آپ نے اپنے عظیم خاوند کے انتقال پر ایک قصیدہ کہا اس کے چند اشعار آپ بھی پڑھیں تا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل دردمند کے احساسات کا آپ کو بھی اندازہ ہو سکے۔

Marfat.com

عَفَا جَانِبُ الْبَطْحَآء مَنْ الِ هَاشِمْ
وَجَاوَرَ لَحْداً خَارِجاً فِیْ الغَمَآئِمِ

دَعَتْهُ الْمَنَایَا دعْوَةً فَاَجَابَهَا
ومَا تَرَکَتْ فِی النَّاسِ مِثْلَ ابْنِ هَاشِمْ

عَشِیةَ رَاحُوا یَحْمِلُوْنَ سَرِیْرَهُ
تُعَاوِرُهُ اَصْحَابُهُ فِی التزَاحِمِ

فَاِنْ تَکُ غَالَتْهُ الْمَنُوْنُ وَرَیْبُهَا
فَقَدْ کَانَ مِعْطاءً کَثِیْرَ التزَاحِمِ

۳۸

ترجمہ:

۱۔ وادی کے کنارے نے ہاشم کے بیٹے کو موت کی نیند سلا دیا۔ وہ مختلف پردوں میں پڑا ہوا مکہ سے دور لحد کا پڑوسی بن گیا۔

۲۔ موتوں نے اسے اچانک دعوت دی جسے اس نے قبول کر لیا اور موت نے لوگوں میں ہاشم کے بیٹے کا کوئی مثیل باقی نہیں چھوڑا۔

۳۔ عشاء کے وقت جب اس کے دوست اس کی چارپائی اٹھا کر لے جا رہے تھے، تو

Marfat.com

وہ انبوہ کی وجہ سے باری باری کندھا بدل رہے تھے۔

۴۔ اگر چہ موت اور اس کی مشکلات نے اس کو جھپٹ لیا ہے لیکن وہ درحقیقت بہت سخی اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ [۳۹]

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

عرض : کسی شخص کو ایسی بلا میں مبتلا دیکھے جو بظاہر انسان کی طرف سے پہنچتی ہے اس وقت بھی یہ دعا پڑھ سکتا ہے۔ **الحمد لله الذی عافانی ممّا ابتلاک به وفضلنی علیٰ کثیر ممن خلق تفضیلا۔**

ارشاد : ہر بلا میں مبتلا کو دیکھ کر پڑھ سکتا ہے خواہ وہ بلا انسانی ہو یا آسمانی۔ پھر فرمایا میں تو کافر کا مردہ بھی دیکھ کر پڑھتا ہوں کہ جس بلا میں وہ مبتلا ہوا یعنی موت علی الکفر اس سے خدا نے ہم کو نجات دی اس پر شکر کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا حدیث میں ہے کافر کے جنازہ کے آگے شیطان آگ کے شعلے اُڑاتا ہوا شور مچاتا ناچتا ہوا چلتا ہے کہ آدمی کفر پر مرا۔ پھر فرمایا.... کے جنازہ کے ساتھ شیطان کو تھوڑی دیر ناچنا پڑتا ہے کہ وہ دوڑتے ہوئے لے جاتے ہیں اور ..... کے جنازہ کے ساتھ بہت دیر تک اُسے ناچنا پڑتا ہے کہ وہ باجہ بجاتے جگہ جگہ ٹھہراتے بہت آہستہ آہستہ لے جاتے ہیں۔ اللہ اکبر ہمارے مذہب اسلام میں ہر بات میں توسط کو اختیار فرمایا یہاں بھی حکم ہے کہ میت کو نہ بہت آہستہ لے جاؤ نہ دوڑتے ہوئے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

سیدہ آمنہ کی قبر شریف کا فوٹو

Marfat.com

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سفر مدینہ منورہ

حضرت عبدالمطلب کے والد گرامی حضرت ہاشم نے مدینہ منورہ کے بنی نجار خاندان کے رئیس عمرو بن لبید کی صاحب زادی سلمٰی سے شادی کی۔ جس کے بطن سے شیبہ (عبدالمطلب) پیدا ہوئے۔ حضرت ہاشم ایک تجارتی سفر پر فلسطین گئے ہوئے تھے کہ غزہ کے مقام پر انتقال فرمایا۔ حضرت عبداللہ ﷺ شادی کے بعد کچھ عرصہ مکہ میں رہے پھر بغرض تجارت شام گئے جب لوٹے تو ان کا گزر مدینہ منورہ سے ہوا چند روز کے لئے اپنے والد حضرت عبدالمطلب کے ننہال میں قیام کیا اسی اثنا میں وہ بیمار ہو گئے اور داعی اجل کو لبیک کہا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے معصوم دل پر اس جانکاہ صدمہ سے جو چوٹ لگی ہوگی اس کے درد کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ ابھی تو انہوں نے اپنے ماہ تمام کو جی بھر کے دیکھا بھی نہ تھا۔ کتنی آرزوئیں زندہ درگور ہوگئی ہوں گی کتنی امنگیں ادھوری رہ گئی ہوں گی۔ ایک کامیاب اور ہر نوع کی سعادتوں سے مالا مال زندگی بسر کرنے کے سارے حسین خواب چور چور ہو گئے ہوں گے۔ سیدہ کے قلب حزیں نے کتنا چاہا ہوگا کہ اڑ کر مدینہ منورہ جائیں۔ اور اس مٹی کے تودے کو دیکھیں اور اس کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بنائیں۔ جہاں ان کا قرار جاں استراحت فرما ہے۔ لیکن وہ امانت جس کا آپ کو امین بنایا گیا تھا اس کی حفاظت کے احساس نے ان کے دل ناصبور کو اپنے محبوب کے مرقد کی زیارت سے باز رکھا یہاں تک کہ وہ نور حق محمد ﷺ معصوم کے پیکرِ رعنا میں ظاہر ہوا۔ پھر حضور ﷺ کی پرورش کا فرض اس شوق فراواں کی تکمیل میں حائل رہا۔ جب اس لخت جگر اور نور نظر کی عمر چھ سال ہوگئی اور آپ سات آٹھ سال کی عمر کے بچوں سے بھی زیادہ توانا اور تندرست معلوم ہونے لگے اور غمزدہ ماں کو یقین ہو گیا کہ ان کے گلشنِ آرزو کا یہ گلِ رنگین اب مدینہ منورہ کے طویل اور کٹھن سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرنے کے قابل ہو گیا ہے تو انہوں نے اپنے سسر حضرت عبدالمطلب سے اپنی اس دیرینہ آرزو کا ذکر کیا اور اجازت چاہی کہ آپ مدینہ

Marfat.com

منورہ جا کر اپنے دولہا کی قبر کی زیارت کریں جو انہیں اپنی ایک سہانی جھلک دکھا کر شب ہجر کی تاریکیوں کے حوالے کر کے ہمیشہ کے لئے ان سے بچھڑ گیا ہے۔ حضرت عبدالمطلب اپنی بہو کی اس درخواست کو مسترد نہ کر سکے۔ اور مدینہ منورہ جانے کی اجازت دے دی۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے فرزند دل بند کو لے کر روانہ ہوئیں۔ ان کے ساتھ ان کی کنیز ام ایمن تھی۔ اس خوش بخت خاتون کا نام برکت تھا اور اس کا تعلق حبشہ سے تھا۔ یہ حضور ﷺ کو اپنے والد سے ورثہ میں ملی تھی۔ یہ مختصر سا قافلہ حضور ﷺ کے جدامجد حضرت عبدالمطلب کے ننہال بنو عدی بن نجار کے ہاں جا اترا اور ایک ماہ وہاں مقیم رہا۔ مہینہ بھر کے قیام کے دوران جو واقعات رونما ہوئے سرکار دو عالم ﷺ ہجرت کے بعد جب یہاں تشریف فرما ہوئے تو بسا اوقات حضور ﷺ ان یادوں کو تازہ فرمایا کرتے تھے۔ جب اس مکان کو دیکھتے جہاں اپنی پیاری ماں کے ساتھ رہائش فرمائی تھی تو فرماتے۔

هٰهُنَا نَزَلَتْ بِیْ اُمِّیْ وَاَحْسَنْتُ الْعَوْمَ فِیْ بِئْرِبَنِي عَدِیُ النجَارِ

''یعنی اس مکان میں، میں اپنی والدہ کے ساتھ اترا تھا اور میں نے بنی عدی نجار کے تالاب میں تیرنے میں مہارت حاصل کی تھی''

اس مختصر قیام کے دوران ایک یہودی نے حضور ﷺ کو دیکھا تو پوچھا یَاغُلَامُ مَااسْمُکَ اے بچے! تمہارا نام کیا ہے، میں نے کہا میرا نام احمد ہے۔ پھر اس نے میری پیٹھ کی طرف دیکھا پھر میں نے اس کو یہ کہتے سنا هٰذَا نَبِی هٰذِهِ الْاُمةِ یہ اس امت کا نبی ہے۔ پھر وہ اپنے یہودی علماء کے پاس گیا اور انہیں جا کر بتایا۔ میری والدہ کو بھی اس کا پتہ چل گیا ان کے دل میں یہود کی طرف سے طرح طرح کے اندیشے پیدا ہونے لگے۔ ام ایمن کہتی ہیں کہ میں نے ان یہودیوں کو خود حضور ﷺ کو دیکھنے کے لئے یکے بعد دیگرے آتے تھے یہ کہتے سنا هُوَ نَبِی هٰذِهِ الْاُمةِ وَهٰذِهٖ دَارُهِجرَتِهٖ کہ اس امت کے یہ نبی ہیں اور یہ جگہ ان کی دار ہجرت بنے گی۔

Marfat.com

ان اندیشوں کے باعث حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہاں ٹھرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور مکہ جانے کی تیاری شروع کر دی۔ ہم مدینہ سے روانہ ہوئے اور جب ابواء کے مقام پر پہنچے تو آپ کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں اسماء بنت رھم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میری ماں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے وقت حاضر تھی۔ آپ نے اپنی بالین کے قریب اپنے فرزند کو دیکھا تو یہ اشعار پڑھے۔

اِنْ صَح مَا اَبْصَرْتُ فِی الْمَنَامِ

فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلَی الْاَنَامِ تُبْعَثُ فِی الْحِلِّ وَ فِی الْحَرَامِ

تُبْعَثُ فِی التحْقِیقِ وَالْاِسْلَامِ دِیْنِ اَبِیْکَ الْبَرّ اِبْرَاھَامِ

فَاللہ اَ نْھَاکَ عَنِ الْاَ صْنَامِ وَاَلا تُوَ اِلْیھَا مَعَ الْاَقْوَامِ

''یعنی میں نے جوخواب میں دیکھا ہے اگر وہ صحیح ہے۔ تو آپ ﷺ تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے جائیں گے حل اور حرام سب جگہ آپ نبی ہوں گے آپ کو اپنے باپ ابراہیم علیہ سلام کے دین اسلام پر مبعوث کیا جائے گا۔ میں آپ کو بتوں سے، خدا کا واسطہ دے کر روکتی ہوں کہ آپ دوسری قوموں کے ساتھ مل کران سے دوستی نہ کریں۔''

اس کے بعد آپ نے فرمایا:

کُل حَیٍّ مَیّتٌ وَکُل جَدِیْدٍ بَالٍ . وَکُل کَبِیْرٍ یَفْنیٰ وَاَنَا مَیْتَة

وَذِکْرٰی بَاقٍ وَوَلَدْتُ طُھْرًا.

''ہر زندہ موت کا مزہ چکھے گا۔ ہر نئی چیز پرانی ہو جائے گی اور ہر بڑی چیز فنا ہو جائے گی۔ میں تو مر رہی ہوں لیکن میرا ذکر ہمیشہ

Marfat.com

باقی رہے گا۔ میں نے ایک پاکباز بچہ جنا ہے۔"

علامہ زرقانی شرح مواھب اللدنیہ میں ان اشعار کو نقل کرنے کے بعد علامہ سیوطی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ یہ اشعار اس بات پر صراحۃً دلالت کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موحدہ تھیں انہوں نے دین ابراہیمی کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ ان کا فرزند، اسلام کے ساتھ اللہ کی طرف مبعوث ہوگا اور بتوں کی دوستی سے اپنے فرزند کو منع فرمایا۔ کیا یہی توحید نہیں کیا ان عقائد کے علاوہ توحید کسی دوسری چیز کا نام ہے؟

ماں کی مامتا نے جب اپنے لخت جگر پر الوداعی نظر ڈالی تو ان کے قلب حزیں پر کیا گزری ہوگی۔ باپ کا سایہ پہلے ہی اٹھ چکا تھا۔ ماں کی آغوش محبت اب چھوٹ رہی ہے۔ یہ دردناک سانحہ پیش آرہا ہے تو سفر میں جہاں نہ شفیق دادا پاس ہے اور نہ سو جان سے فدا ہونے والے چچا قریب ہیں۔ یہ جگہ مدینہ منورہ سے بھی کافی فاصلہ پر ہے اور مکہ معظّمہ بھی دوسو میل دور ہے، بے بسی اور بے کسی کی اس حالت میں سیدہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے نور نظر کو اپنے خالق کریم کے سپرد کیا۔ ایک صابرہ، شاکرہ بیوہ کی آنکھوں سے ٹپکنے والے آنسوؤں نے یقیناً رحمت الٰہی کے دامن کو پکڑا ہوگا۔ اور اپنے بچے کے سر پر پھیلا دیا ہوگا۔

قدرت کے فیصلے بھی عجیب ہوتے ہیں وہ محبوب جو وجہ تخلیق کائنات ہے۔ ولادت باسعادت سے پہلے ہی اس کے سر سے باپ کا سایہ اٹھا لیا۔ ابھی عمر مبارک چھ سال کی ہوئی ہے۔ کارکنان قضاء وقدر نے ماں کی آغوش محبت سے جدا کر دیا۔ دوہری یتیمی کے داغ نے ایک ننھے بچے کے معصوم دل کو درد والم کا گہوارہ بنا دیا اس میں حکمت یہ تھی کہ جس نے کل دنیا بھر کے دردمندوں کا چارہ گر بننا ہے۔ اسے پتہ چل جائے کہ درد والم کی ٹیسیں کتنی حوصلہ شکن ہوتی ہیں تا کہ اگر کوئی بے سہارا یتیم گردش لیل ونہار کا ستایا ہوا کوئی خستہ حال اس کے پاس تلاش درماں کے لئے آئے تو اسے اپنی مسکینی کا دور یاد آجائے اور وہ سراپا شفقت ورحمت بن کر اس کے زخموں پر مرہم رکھے۔

Marfat.com

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس مسئلہ کی وضاحت کر دی جائے کہ حضور پرنور ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کے بارے میں جلیل القدر علماء ربانین کا کیا فیصلہ ہے۔

حضور ﷺ کے والدین کریمین کا ایمان

اہل سنت و جماعت کے علماء محققین کے جم غفیر کی اس مسلہ کے بارے میں یہ رائے ہے کہ والدین کریمین نجات یافتہ ہیں اور جنت کی بہاروں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ [۴۰]

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرِّ قَدِیْمٍ

وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُوَالِیْ

وَوَلَانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعاً

فَحُکْمِی نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَال

Marfat.com

اغوات الحرم النبوی

آغا کی جمع اغوات ہے۔ مسجد نبوی شریف اور حجرہ مبارک کی خدمت پر جو معمور ہیں، ان کو اغوات کہتے ہیں۔

سب سے پہلے سلطان المقوقس نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں خصی کو خدمت کے لئے بطور ہدیہ پیش کیا۔

پھر زمانہ اسلام میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خصیان سے خدمت لی۔

(طبقات بن سعد ۵۱۸)

پہلے پہل حضرت صلاح الدین یوسف بن ایوب الکردی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں الخصیان کو الحرمین الشریفین کی خدمت کے لئے مقرر کیا۔

(تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ ۲۰۰)

خلفائے راشدین اور خلفائے عباسیہ کے دور میں الکعبۃ الشریفہ اور الحجرۃ المنیفہ کی خدمت فقہاء وصوفیہ، اور اہل علم وفضل کے سپرد تھی۔

سب سے پہلے باقاعدہ طور پر خصیان کو اس خدمت پر مامور کرنے کا قانون وضع کیا اور انہوں نے اپنے بعض خدام (خصیان) کو اس خدمت پر مامور کیا جو کہ بارہ عدد تھے۔

نورالدین الشہید نے خصیان کو اس خدمت پر مامور کرنے کا قانون وضع کیا۔ اور اپنی طرف سے بارہ خدام (خصیان) کو اس خدمت پر مامور کیا۔ جن کا تعلق مختلف علاقوں سے تھا۔

(تحفۃ المحب للمحبوب)

Marfat.com

اوران کے لئے مندرجہ ذیل شروط مقرر کیں۔

(۱) حفاظ قرآن ہوں۔

(۲) ہر وقت عبادت میں مصروف رہتے ہوں۔

(۳) اور مختلف علاقوں کے رہنے والے ہوں۔

(۴) اوران کا ایک ان ہی میں سے شیخ ہو۔

(۵) اگر مختلف علاقوں سے میسر نہ ہوں تو۔

رومی ہوں نہ ملنے کی صورت میں قطارۃ (تکرونی) اوراگر تکرونی بھی دستیاب نہ ہوں تو پھر ہندی، آخری شرط ایک مدت کے بعد ختم ہوگئی اور اغوات میں ھندیوں کی کثرت ہوگئی حتی کہ ان کی تعداد چالیس ہوگئی۔

اغوات کا سب سے پہلا شیخ المولوی ابن قام المحل مقرر ہوا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا تا آنکہ طواشی الیاس الاشرفی الابیض مقرر ہوئے۔ ان کے مرنے کے بعد شاہین الجمالی اس عہدے پر فائز ہوئے، ان پر اکثر شرائط پوری اترتی تھیں۔ ان کی مدت بہت لمبی رہی۔

یہ پہلے شیخ الاغوات تھے جن کے سپرد حجرہ شریف کی چابیاں کردی گئیں۔ قبل ازیں حجرۃ مقدسہ کی چابیاں قاضی کے سپرد تھیں۔

اغوات کا کام مسجد نبوی شریف کی حفاظت رات کو دروازوں کو بند کرنا اور رات بھر مسجد شریف میں حاضر رہنا، شمعدانوں کو اتار کر روشن کرنے کے بعد لٹکانا اور سحری کے وقت موذن کے لئے دروازہ کھولنا۔ موذن سحری کے وقت دروازہ پر کھڑا ہوکر با آواز بلند لا الہ الا اللہ کہتا آغا، محمد رسول اللہ (ﷺ) کہتا ہوا دروازہ کھول دیتا۔

مسجد نبوی شریف کی صفائی اور ہر جمعۃ المبارک کو حجرہ مطہرہ کی صفائی کی خدمت ان کے سپرد تھی۔ سال میں ایک مرتبہ شیخ وخدام سب مل کر صفائی کرتے اور مدینہ منورہ کا امیر اپنے ہاتھوں سے قالین بچھاتا اور بخور سلگاتے۔

سنہ ۱۲۰۰ ہجری میں صرف حجرہ مطہرہ کی خدمت کے لئے سولہ اغوات تھے اور مسجد

Marfat.com

شریف کی خدمت پر مامور چالیس۔

۱۔ ایک ان میں شیخ الحرم

۲۔ دوسرا نائب الحرم

۳۔ تیسرا خزین دارالحرم

حضرت صلاح الدین یوسف بن ایوب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کے لئے قوائد وقوانین مرتب کئے اور بہت سی جاگیران کے نام وقف کردی۔

پھر الصالح والناصر محمد بن قلادون نے بہت سی املاک اغوات کے نام وقف کر دی مسجد نبوی شریف کے مشرقی جانب باب جبرائیل کے سامنے ایک پورا محلّہ جو حارۃ الاغوات کے نام سے موسوم تھا، اغوات کے نام وقف تھا۔ (جو کہ اب توسیع حرم نبوی میں آچکا ہے۔)

حضور قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور میں ان اغوات کے تین شیوخ مسلسل حضرت کی بارگاہ میں بڑی عقیدت ومحبت سے حاضری دیتے رہے۔

۱) خواجہ عطیۃ اللہ

۲) خواجہ حمداللہ

۳) خواجہ عبدالسلام

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ

لَصَارَ الْکُل غَوْرًا فِی الزوَالِ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو القادر

بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

Marfat.com

Marfat.com

آغاز سفر

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینہ پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

نو برس سے کچھ زائد عرصہ حضرت سیدنا غوث الاعظم میراں محی الدین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر رہنے کے بعد آپ نے حضور پُر نور شافع یوم النشور محبوب رب العالمین خاتم النبیین حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضری کا قصد کیا اور ۱۳۲۷ھ میں سیدی ضیاء الدین احمد قادری رضی اللہ عنہ، خالق جل جلالہ کے بندہ اور خلق کے آقا ومولیٰ ﷺ کے حضور حاضر ہو گئے ۔

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق (جل جلالہ) کا بندہ خلق کا آقا (ﷺ) کہوں تجھے

اور یہ حاضری سرکار بیکس نواز میں ایسی مقبول ہوئی کہ آپ کو ہمیشہ کے لئے ہی اپنے دامنِ کرم میں ٹھہرالیا ع

مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا

آپ بغداد شریف سے بذریعہ ریل گاڑی دمشق گئے۔ وہاں تمام مزارات کی زیارت سے مشرف ہوئے، وہاں کا ایک خاص واقعہ بیان فرمایا:

Marfat.com

کرد بابا رحمتہ اللہ علیہ

ایک مزار شریف جو کہ، کرُد بابا کے نام سے معروف ہے۔ان کا پاؤں قبر سے باہر نکلا ہوا ہے۔ان کے متعلق مشہور ہے کہ ہندوستان سے کوئی بزرگ آئے اورانہوں نے ان کی قبر پر کھڑے ہوکر کہا کہ میں نے آج تک کُردوں میں کوئی ولی نہیں دیکھا۔تو اس ولی اللہ نے اپنا پاؤں قبر سے باہر نکال دیا۔ ہندی بزرگ نے پاؤں پکڑ لیا اور فرمایا کہ اب یہ پاؤں اندر نہیں جا سکتا۔اس کے اوپر روئی رکھ کر ایک مٹی کا برتن الٹا کر کے رکھا ہوا تھا۔ پاؤں ماشاءاللہ ریشم سے بھی زیادہ ملائم اور بہت خوبصورت تھا۔

جناب مولانا محمد حفظ الرحمٰن وفا صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڑھ اپنے سفرنامہ راہ وفا میں یوں رقم طراز ہیں۔

یہاں سے ہم شہر کے دوسرے حصّہ میں پہنچے۔ جہاں چالیس ابدال دفن ہیں۔ فاتحہ پڑھی اور واپس آئے۔شام کو شہر کے مختلف بازاروں کی بارش ہوتے میں سیر کی۔شہر کے آخری حصّے میں حضرت محمد صالح الکردی اور حضرت محمد الایوبی الکردی کے مزارات ایک ہی گنبد میں ہیں۔ بہ ذوق وشوق فاتحہ پڑھی، حضرت محمد الایوبی الکردی کے پائے مبارک کا پنجہ سات سو سال سے قبر مبارک سے باہر نکلا ہوا ہے، حیرت ہوئی، آنکھیں کھول کر دن کی روشنی میں بغور وخوض دیکھا، پھر تعجب ہوا تو دوبارہ نظر غائر ڈالی، اطمینان ہوا اور بڑوں کی بڑی باتیں سمجھ کر خاموش ہو رہے۔

واقعہ اس طرح پر معلوم ہوا کہ:

ایک فوجی جرنیل دمشق میں آیا مختلف مقامات پر حاضری دی، لوگوں نے کہا کہ شہر کے آخری حصّہ میں ایک ولی اللہ کا مزار ہے۔ وہاں بھی چلیئے، اس نے اس شرط کے ساتھ وہاں جانے پر آمادگی ظاہر کی کہ وہ اپنی کچھ کرامت دکھائیں تو میں سمجھوں گا کہ ولی اللہ ہیں، غرضیکہ وہ مزار پر پہنچا تو مزار مبارک کو حرکت ہوئی اور صاحب مزار جسمانی طور پر سامنے آ گئے۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے بیہوش ہوگیا، تین شبانہ روز اسی حالت میں گذر گئے،

Marfat.com

چوتھے روز بشارت ہوئی کہ اب ازسرنو گنبد بنوا دے اور ہمیں قبر میں دفنا کر اوپر روئی ڈالدے تمام جسم ڈھک جائے گا۔ مگر ایک پیر نمایاں رہے گا جس سے تجھ جیسے انسانوں کو ہمیشہ عبرت حاصل ہوتی رہے گی۔ چنانچہ قبر مبارک بیچ میں سے کھوکھلی ہے روئی بھری رہتی ہے مگر ایک پیر کا پنجہ کھلا ہوا رہتا ہے۔ اور وہ صاف دکھائی دیتا ہے، اللہ اکبر یہ ہے بزرگان دین کی شان [41]

الحاج محمد الیاس برنی قادری نے بھی اپنے سفر نامہ میں حضرت شیخ محمد الایوبی الکردی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔ [42]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بغل مبارک (ﷺ)

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فرد عزت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

سفرِ طیبہ

فرمایا:

'' اس وقت ترکی حکومت کی امن وراحت کی مودب حکومت تھی، کوئی خرابی نہیں تھی۔ میں بغداد شریف سے دمشق آیا، حکومت نے یہاں ایک دائرہ قائم کر رکھا تھا، جو کوئی طالب علم یا علماء ومشائخ میں سے ہو اور وہ مدینہ شریف کی حاضری کو جانا چاہے تو جو دائرہ تھا، اس کو ریل کا ٹکٹ اور چار دن کے کھانے کا سامان دیتا تھا جبکہ گاڑی تین دن میں مدینہ شریف پہنچ جاتی تھی۔''

مودب سلطان بارگاہ خیر الانام (ﷺ)

ایک مرتبہ فضیلت شیخ صدقہ حسن خانجی سابقہ امین البلدیہ مدینہ منورہ نے احقر سے بیان کیا کہ ان کے والد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر بیان کیا کرتے کہ جب سلطان عبدالحمید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ استنبول سے مدینہ طیبہ حاضری کے لئے آتے تو ان کے پہنچے سے پہلے ان کے لئے بگی اور گھوڑا ترکیا سے بذریعہ ریل گاڑی مدینہ شریف میں پہنچ جاتا۔ جب سلطان مدینہ طیبہ حاضر ہوتے تو اسی گھوڑا بگی پر سوار ہو کر حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دینے آتے۔ بگی کے ساتھ ساتھ لوگوں کا ہجوم ہوتا، جب شارع عینیہ پر پہنچتے، قبہ شریف پر نظر پڑتے ہی فوراً سلطان سواری سے اترتے آنکھوں سے آنسوں جاری رہتے، دست بستہ کھڑے تا دیر صلاۃ وسلام عرض کرتے۔ پھر گھوڑے کے سم کا بوسہ لیتے، اس لئے کے سم پر مدینہ طیبہ کی غبار شریف پڑی ہوئی ہے، پھر حرم شریف میں حاضر ہوتے۔

جب آپ علیہ الرحمہ مدینہ محبوبہ میں وارد ہوئے۔ اس وقت مودب ترکوں کا عہد

Marfat.com

حکومت تھا۔ اوراس زمانے میں علماء ومشائخ اہل سنت کی بڑی عزت وتوقیر کی جاتی تھی۔ گویا اس وقت حجاز مقدس اہل حق علماء وفضلاء اورصوفیہ ومشائخ کا مستقر تھا۔ یعنی مرکز اسلام میں وارثانِ علوم نبی پاک (ﷺ) جمع تھے۔ چنانچہ آپ کو دربار سیدالانبیاء ﷺ کے دربارِ دُربار میں حاضری کی سعادت عظمیٰ کے ساتھ ساتھ وہاں کے مشائخ کرام اور علماء عظام سے فیض یاب ہونے کا شرف بھی نصیب ہوا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مشائخ کرام

نیز ان مشائخ کرام سے فیض یاب ہوتے رہے جو دربارِ محبوبِ خدا (ﷺ) میں حاضری کے لئے اطراف واکناف عالم سے مدینہ منورہ میں حاضر ہوتے رہے۔

ان ایام میں مدینہ منورہ میں ایک مشہور عارف کامل اور فاضل اجل بزرگ موجود تھے۔ جن کا نام نامی واسم گرامی حضرت شیخ احمد الشّمس القادری المالکی الشنقیطی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۲ھ) تھا۔

حضرت شیخ بہت بڑے محدث تھے۔ ان کے درسِ حدیث کا بہت چرچا تھا۔ حضرت ضیاء الملت والدین رضی اللہ عنہ نے ان کے حلقہ درس میں شامل ہوکر استفادہ کیا۔ اور ساتھ ہی ساتھ ان سے روحانی فیض حاصل کرتے رہے۔ حضرت سیدی کامل مہدی رحمتہ اللہ علیہ بھی آپ کے ہم درس تھے۔

حضرت شیخ قدس سرہٗ آپ سے بہت خوش تھے۔ چنانچہ سند حدیث کے ساتھ اجازت وخلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔

عالم اسلام کے مشہور محقق عالم وعارف علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہٗ (۱۲۶۵ھ-۱۳۵۰ھ) جو اکثر مدینہ طیبہ میں حاضر رہتے تھے۔ حضرت ضیاء الدین

Marfat.com

احمد قادری رضی اللہ عنہ نے ان کے خرمنِ فیض سے ایک مدت تک خوشہ چینی کی اور ان کے مجاز و ماذون ہوئے۔

علامہ یوسف نبہانی قدس اللہ سرہ العزیز سے متعلق حضور قطب مدینہ رضی اللہ عنہ نے دو اہم باتیں ارشاد فرمائیں تھیں۔ جو قارئین کے لئے موجب ازدیاد ایمان ہوں گی۔ فرمایا:

''ترکوں نے جب حجاز مقدس میں جدید طریقۂ تعلیم رائج کرنا چاہا تو حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی سخت مخالفت کی، پوسٹر چھپوائے اور ترکوں کو لکھا کہ رعیت کو کیوں گمراہ کرتے ہو؟ یہاں صرف قدیم طریقۂ تعلیم رائج رہنا چاہیئے۔ مدینہ طیبہ میں ایک ترک وزیر جو حضرت علامہ قدس سرہٗ کا بڑا مخالف تھا۔ اس نے سلطانِ معظم کے کان بھرے۔ کہ یہ شخص حکومت کا دشمن ہے۔ چنانچہ ترکیہ سے سلطانِ معظم کا تار گورنر مدینہ منورہ (بصری پاشا) کے نام آیا کہ علامہ یوسف نبہانی کو گرفتار کرلیا جائے۔ بصری پاشا حضرت علامہ کے مقام و مرتبہ سے اچھی طرح واقف تھا۔ خود تار لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ اور بڑے ادب سے سلطان معظم کا حکم گرفتاری سنایا۔''

حضرت علامہ نے فرمایا:

''**سمعاً و طاعۃ**۔ ہمیں اطاعت سے گریز نہیں، جہاں دل چاہے لے چلیئے، مگر کہیں گے وہی جس کا شریعت حکم کرتی ہے۔ چنانچہ آپ کو محبوس کردیا گیا۔ اور تین آدمی ان کی خدمت میں (جیل میں) رات کو جاتے تھے۔ شیخ عمر، یہ فقیر (سیدی ضیاءالدین احمد قادری) اور ایک شامی بزرگ جو بہت بڑے تاجر بھی تھے۔ ایک دن حضرت علامہ نے

Marfat.com

ہمیں فرمایا یہاں بیٹھے کیا کرتے ہو یہ دوردشریف مل کر پڑھا کریں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الأمی وآلہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃً وسلامً علیک یارسول اللہ قلت حیلتی أنت وسیلتی أدرکنی یا سیدی یا رسول اللہ

یہ دوردشریف تین دن پڑھا ہوگا کہ سلطان معظم کا تار آیا کہ مجھے معاف کیا جائے، مجھے غلط فہمی ہوئی۔"

حضرت ضیاء الملت والدین رضی اللہ عنہ نے پھر یہ فرمایا کہ:

"یہ دوردشریف ہمارے اعلحضرت رضی اللہ عنہ کے ہاں بھی بہت پڑھا جاتا تھا۔"

علامہ نبہانی علیہ الرحمتہ کے ادب بارگاہ رسالت مآب (ﷺ) کے بارے میں فرمایا:

"حضرت علامہ باب الرحمتہ میں کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام عرض کرتے تھے۔ مواجہہ شریف کے سامنے کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔ فرماتے تھے کہ مجھ گنہگار کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔"

سیدی ومرشدی رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا:

"حضرت علامہ محمد بدرالدین محدث شامی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۵۴) جو بہت بڑے محدث اور کامل بزرگ تھے وہ بھی باب الرحمتہ میں کھڑے ہوکر سلام عرض کرتے تھے۔"

اس کے بعد فرمایا:

حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ جیسے سامنے سے دیکھتے ہیں، ویسے ہی پیچھے سے دیکھتے ہیں۔ لہذا حضور ﷺ کا مواجہہ شریف ہر طرف ہے۔ جہاں بھی کھڑے ہوکر سلام عرض کریں۔ وہی حضور ﷺ کا مواجہہ شریف ہے۔ اور دور اول میں تو مواجہہ شریف کی جگہ

Marfat.com

امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھنّ کے مکانات تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین، ریاض الجنہ میں کھڑے ہوکر سلام عرض کرتے تھے۔

ایک مرتبہ مواجہہ شریف میں سلام عرض کرتے ہوئے۔ فقیر (راقم الحروف) کی کسی بدمذہب سے جھڑپ ہوگئی۔ اور یہ بات بہت شہرت پکڑ گئی۔ حضرت سیدی ومرشدی کو جب علم ہوا تو فقیر کو فرمایا۔

"حرم شریف ادب کا مقام ہے۔ یہاں تکرار سے بچو ریاض الجنہ میں کھڑے ہوکر سلام عرض کرلیا کرو۔ کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے دور میں اس جگہ پر امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھنّ کے مکانات تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین ریاض الجنہ میں ہی کھڑے ہوکر سلام عرض کرتے تھے۔"

حضرت علامہ نبہانی اور علامہ بدرالدین محدث کا مقام

عرض: پچھلے چالیس، پچاس سال میں حضرت علامہ نبہانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعد اس طرز کے کوئی اور عالم پیدا ہوئے ہیں؟

ارشاد: حضرت نبہانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت علامہ بدرالدین محدث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعد کوئی دوسرا عالم ان حضرات جیسا نہیں ہوا ہے۔ علماء تو بہت ہوئے ہیں، اور تصوف پڑھانے والے مشائخ بھی بہت ہوئے ہیں۔ حضرت شیخ ابوالخیر میدانی تھے، حضرت شیخ محمد ہاشمی تھے، یہ سب فتوحات مکیہ کا درس دیا کرتے تھے، بہت لوگ ان کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے لیکن اُن حضرات کے پائے کا کوئی اور عالم نہیں ہوا۔ [۴۳]

Marfat.com

مشائخ قطب مدینہ

الشیخ احمد الشمّس اور علامہ نبہانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہما کے علاوہ دیارعرب میں حسب ذیل اولیاء کبار نے آپ کو اجازت وخلافت سے نوازا۔

- الشیخ المعمر السید احمد بن عبدالقادر المازونی الریفی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۲۹ھ)
- الشیخ السید احمد عمران بن برکۃ الیزلیتنی قدس سرہٗ۔
- الشیخ الشریف احمد السنوسی رحمتہ اللہ علیہ (۱۳۵۱ھ/۱۹۳۳ء)
- الامام السید محمد المہدی رحمتہ اللہ علیہ (۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء)
- الشیخ محمود المغربی المراکشی المدنی رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت علامہ مولانا عبدالباقی ایوبی لکھنوی مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۴ھ)
- حضرت علامہ محمد بدرالدین حسنی محدث شامی رحمتہ اللہ علیہ (۱۲۶۷ھ/۱۳۵۴ھ)

ذیل میں ان مشائخ کرام کے اسمائے گرامی درج ہیں جنہوں نے مدینہ طیبہ کی حاضری کے وقت آپ کو خلافتیں عطا فرمائیں۔

- شیخ العصر شبیہ غوث الاعظم حضرت شاہ علی حسین جیلانی اشرفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۵۵ھ) سجادہ نشین خانقاہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ۔
- حضرت علامہ مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۰ھ) پسرور ضلع سیالکوٹ۔

ان مشائخ کے علاوہ جن اور بزرگوں سے بھی مستفید و مستفیض ہوئے۔

- حضرت علامہ ابوالخیر محمد بن احمد بن عابدین خطیب الدمشقی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۳ھ)
- حضرت شیخ السید احمد بن احمد بن محمد القادری الجزائری المدنی رحمتہ اللہ علیہ ۱۳۳۲ھ میں زندہ تھے۔

Marfat.com

- حضرت شیخ ابی عبداللہ بن ابراھیم السباعی المراکشی رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت شیخ سیدی احمد السباعی مکی رحمتہ اللہ علیہ
- نقیب الاشرف السید علوی بن السید احمد بافقیہ الحسینی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۳۳ھ)
- شیخ الدلائل محمد بن علی الحریری رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۳۷ھ
- شیخ الدلائل سید عباس محمد رضوان مدنی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۸/ رمضان ۱۳۴۶ھ)

اس مقام پر یہ عرض کرنا مناسب ہوگا کہ حضرت سیدی و مرشدی رضی اللہ عنہ ان سب بزرگوں کے ذکر خیر کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ:

''بیعتِ ارادت میری سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ سے ہے۔ باپ (روحانی) میرے وہی ہیں، چچے بہت ہیں۔''

ضیاء الملت قدس سرہٗ جب اپنے پیر و مرشد کا تذکرہ فرماتے تو آپ کے رخِ انور پر ایک عجیب قسم کی پرکشش چمک پیدا ہو جاتی اور آواز ماشاءاللہ ایسی بارعب ہو جاتی کہ اگر کوئی حضرت کو دیکھ نہ رہا ہو، صرف آواز ہی سن رہا ہو تو وہ یہ محسوس نہ کر پاتا کہ یہ آواز کسی سن رسیدہ بزرگ کی ہے۔ بلکہ بیس بائیس برس کے نوجوان کی آواز خیال کرتا۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

ریش مبارک (صلی اللہ علیہ وسلم)

ریشِ خوش مُعتدل مرہم ریشِ دل
ہالۂ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام
خط کی گرد دہن وہ دلِ آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

مقامِ رضا

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

ایک مرتبہ حضرت سیدی رضی اللہ عنہ، سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ کے علوِ مرتبت کے سلسلے میں ارشاد فرمایا:

''ایک عرصہ ہوا کہ فقیر بعارضہ فالج صاحب فراش ہو گیا۔ اس حالت میں ایک رات میں نے بحال زار سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں عرض کیا۔ کہ اے میرے آقا و مولا ﷺ مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے، جس کی یہ سزا ہے۔ میرے پیر و مرشد کے صدقے مجھے معاف فرمایا جائے۔ اور اپنے در پاک کی حاضری کا شرف عطا کیا جائے۔

اور اسی طرح سرکار غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے بھی استغاثہ کیا۔

چنانچہ اسی رات خواب میں دیکھا کہ سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ دو بزرگ جو نہایت ہی روشن اور منور چہروں والے تھے، غریب خانہ پر تشریف لائے۔ اور اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ضیاء الدین! آج تم نے ایسی درخواست کی کہ میرے غوث اعظم رضی اللہ عنہ تمھارے پاس بہ نفس نفیس تشریف لے آئے ہیں۔

دوسرے بزرگ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

دیکھو یہ بزرگ سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ عنہ ہیں۔

اس کے بعد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے میرے جسم پر اپنا دستِ

Marfat.com

شفقت پھیرا اور فرمایا: اٹھو۔۔۔

اس حکم کے تحت (عالم خواب میں) میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اور وہ تینوں بزرگ نماز میں مشغول ہو گئے۔ اس پر میں بیدار ہو گیا تو میں واقعی کمرے میں کھڑا تھا۔ اس پر میں نے نعرہ رسالت (ﷺ) لگایا۔ گھر کے افراد دوڑے آئے۔ اور مجھے صحت یاب پا کر حیران رہ گئے۔ میں نے انہیں کہا کہ:

اس جگہ پر لوہے کی الماری رکھ دو۔ اس لئے کہ اس مقام پر اولیاء اللہ نے نماز ادا فرمائی ہے۔"

اس وقت حضرت قطب مدینہ رضی اللہ عنہ باب السلام میں رہائش پذیر تھے۔ اس گلی کا نام سقیفۃ الرصاص تھا۔ آپ کا قیام پہلی منزل پر ہوتا تھا۔ مکان بہت وسیع تھا۔ اس وقت وہ علاقہ منہدم ہو چکا ہے۔

پھر ایک مرتبہ ارشاد فرمایا:

"فقیر حرم نبوی شریف (ﷺ) کے باب السلام سے اندر حاضر ہوا۔ تو دیکھتا ہوں کہ میرے پیر و مرشد سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ مواجہہ مقدس میں حاضر صلاۃ و سلام عرض کر رہے ہیں۔ مجھے دکھ بہت ہوا کہ میرے پیر و مرشد مدینہ منورہ میں ہیں اور مجھے خبر نہیں۔ جب قریب پہنچا تو سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھ پایا، صلاۃ و سلام پیش کر کے واپس ہوا۔ باب السلام سے مڑ کر دیکھتا ہوں تو سیدنا اعلحضرت قدس سرہٗ کو بارگاہ مقدس (ﷺ) میں موجود پاتا ہوں۔ دوبارہ حاضر ہوا، تو وہ پہلے والی کیفیت ہی تھی، پھر جب تیسری مرتبہ باب السلام سے مڑ کر دیکھا تو حاضرِ بارگاہ (ﷺ) تھے۔ فقیر سمجھ گیا کہ یہ ان کا اپنا معاملہ ہے، اس میں دخل اندازی مناسب نہیں اور گھر کو چلا آیا۔"

Marfat.com

اسی طرح کا ایک واقعہ سید احمد شیخ جمال اللیل [۴۴] (معلم الحجاج مکہ مکرمہ) نے ارشاد فرمایا۔

فرماتے ہیں کہ:

''میرے چچا عقیل جمال اللیل سیدنا اعلحضرت قدس سرہ العزیز کے مرید تھے۔ مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے۔ جب باب السلام سے داخل ہوتے ہیں تو سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ کو بارگاہ سید الکونین (ﷺ) میں صلاۃ وسلام عرض کرتا ہوا پاتے ہیں۔ جب قریب پہنچے تو نظروں سے اوجھل پایا، چند مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد وہ سمجھ گئے کہ میرے پیر ومرشد کا روحانی معاملہ ہے۔''

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

چشمانِ مبارک (ﷺ)

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الدولۃ المکیہ

سیدی ضیاء الملت والدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''۱۳۲۳ھ کو ہند کے بعض وھابیہ نے شریف مکہ ۴۵ کے بعض مصاحبوں کو تحفے تحائف دے کر مکارانہ باتوں سے ورغلایا اور ان کے ذریعہ سے، دربار میں حاضر ہو کر ایک درخواست پیش کی۔

کہ ہند سے ایک عالم آیا ہوا ہے۔ وہ عاشقِ رسول (ﷺ) کے طور پر معروف ہے، اور صاحبِ تصانیف کثیرہ ہے۔ وہ اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ ﷺ کے علوم کو برابر کہتا ہے۔ ہند میں چونکہ انگریز کی حکومت ہے، اس لئے وہاں اس سے بات نہیں کر سکتے، آپ سے استدعا ہے کہ اس کو بلا کر باز پرس کی جائے۔

شریف مکہ نے درخواست ملاحظہ فرماتے ہوئے کہا۔

''تم مخالف ہوتے ہوئے بھی دو باتوں کا اقرار کر رہے ہو۔ یعنی وہ عاشق رسول (ﷺ) ہے اور صاحبِ تصانیف کثیرہ ہے۔ باایں وجوہ اس کو دربار میں طلب کرنا، اس کی اھانت ہے، یہ میں نہیں کر سکتا۔ ہاں ایسا ممکن ہے کہ تم اپنے سوالات تحریر کرو۔ ان سے جواب کے لئے کہا جائے گا۔''

تو انہوں نے پانچ سوال لکھ کر دیئے۔ جو حضرت سید شیخ صالح کمال مکی قدس سرہٗ کے سپرد کئے تا کہ وہ جواب حاصل کریں۔

سیدنا اعلیحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ حرم شریف کے کتب خانہ میں آئے۔ اس وقت حضرت علامہ شیخ اسماعیل قدس سرہٗ ان کے بھائی اور ان کے والد حضرت علامہ سید خلیل اور دیگر علماء بھی موجود تھے۔

Marfat.com

حضرت علامہ شیخ صالح کمال نے ایک پرچہ سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ کو دیا۔ جس پر علم غیب کے متعلق پانچ سوال تھے۔ اور فرمایا یہ سوال وہابیہ نے سیدنا شریف (شریف علی پاشا) کے ذریعہ بھیجے ہیں اور آپ سے جواب مطلوب ہے۔

سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ نے قلم دوات طلب فرمائی، وہاں جو اکابر علماء موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کا جواب عجلت میں نہیں چاہتے۔ بلکہ ایسے مفصل و مدلل جواب کے طالب ہیں کہ خبثاء کو دوبارہ ایسے سوالات اٹھانے کی جرأت نہ ہو۔

سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ نے معذرت چاہی کہا حج کے لئے حاضر ہوا ہوں، اور اب مدینہ طیبہ کی حاضری کی تیاری میں ہوں اور بیمار بھی (سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ اس وقت جگر کے درد کی وجہ سے بخار میں مبتلا تھے) مگر علماء اپنے تقاضے پر مصر رہے، اور فرمایا کہ آپ دو دن میں جواب عنایت فرمادیں۔

دوسرے دن بیماری کی حالت میں ہی بیت اللہ شریف میں حاضر ہو کر سات گھنٹے میں الدولۃ المکیہ تصنیف فرمائی۔ اور بڑے شہزادے سیدنا حامد رضا رضی اللہ عنہ ساتھ ہی ساتھ اس کی نقل فرماتے جاتے تھے۔ دوسرے دن ڈیڑھ گھنٹہ میں نظر ثانی فرمائی۔ آخر میں حضرت علامہ شیخ احمد ابوالخیر کی فرمائش پر علوم خمسہ کا باب زیادہ فرمایا۔ کتاب مکمل کر کے شیخ صالح کمال قدس اللہ سرہٗ کے سپرد کر دی گئی۔

سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ نے شریف کے نام ایک خط بھی تحریر کیا، کہ میرے عقائد میری اس کتاب سے ظاہر ہیں۔ مکہ معظّمہ علماء سے بھرا ہوا ہے۔ نیز دنیا بھر کے علماء اس وقت مکہ معظّمہ میں موجود ہیں، اگر کوئی اعتراض ہو تو علماء کے حضور پیش کر دی جائے۔ پھر بھی اعتراض رفع نہ ہو تو فقیر حاضر ہو کر گفتگو کرنے کو تیار ہے۔ اگر علماء مطمئن نہ ہوئے اور علماء نے فقیر کو مطمئن کر دیا تو رجوع کرنے کو تیار ہوں۔

شریف نے خط پڑھ کر مخالفین کو مخاطب کر کے کہا:

''تم نے مخالف ہوتے ہوئے بھی حضرت علامہ کی دو صفتوں کا اعتراف کیا، کہ عاشق رسول (ﷺ) ہیں اور صاحب تصانیف

Marfat.com

کثیرہ ہیں۔اور ایک وصف ان کا خط بتا رہا ہے، یعنی وہ ضدی نہیں ہیں۔حق کو تسلیم کرنے کے لئے ہمہ وقت مستعد ہیں۔''

اس کے بعد کتاب سنی شروع کر دی۔درمیان میں بار، بار، شریف کہتے رہے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے محبوب کو عطا فرماتا ہے اور وہابیہ انکار کرتے ہیں۔

مکہ مکرمہ میں اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی مقبولیت عطا فرمائی۔علماء و مشائخ تو کجا عام لوگوں کی زبان پر اس کا چرچا تھا۔

خلیل احمد انبیٹھوی کو جب خبر ہوئی تو دوسری رات بمعہ ساتھیوں کے شریف کی گرفت کے ڈر سے مکہ مکرمہ سے بھاگ گیا۔

قطب مدینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''۱۳۳۳ھ میں، ان ایام میں فقیر'' باب السلام، زقاق الزرندی'' میں رہائش پذیر تھا، فضل الرحمٰن اسی گھر میں پیدا ہوا تھا۔

سیدی قدس سرہٗ نے فرمایا:

''اس مکان پر جنات کا قبضہ تھا۔کبھی کبھی کوئی جن آتا، مجھے بازو سے پکڑ کر کہتا۔آپ کی پشت بڑی مضبوط ہے، اس وجہ سے ہم مجبور ہیں، بہتر یہ ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ۔میں کہتا ابھی مجھے فرصت نہیں، جب فرصت ہوگی چلا جاؤں گا۔فضل الرحمٰن کے پیدا ہونے کے چند دن بعد تمام مکان جنات سے بھر گیا۔میں کھڑا ہوا، اذان و اقامت کہی تمام جنات غائب ہو گئے۔تھوڑی ہی دیر کے بعد میرے قریبی دوست شیخ عتیق مخرج الحیدری [۴۶] تشریف لائے۔ان سے واقعہ بیان کیا تو انہوں نے مکان چھوڑنے کا مشورہ دیا، اور سقیفۃ الرصاص میں مکان کرائے پر لے دیا پھر ہم ادھر منتقل ہو گئے۔''

Marfat.com

''سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ نے ''الدولۃ المکیۃ'' شریف ارسال فرمائی۔ یہ نسخہ حضرت علامہ سید احمد علی قادری رامپوری مہاجر مدنی رحمتہ اللہ علیہ کا کتابت کیا ہوا ہے اور حضرت شیخ علامہ محمد توفیق الایوبی مدنی قدس سرہٗ کا تصیح کردہ ہے۔اس کو سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔آپ کی نظریں اس پر پڑی ہوئی ہیں۔حضرت مولانا احمد علی قادری رامپوری سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے۔بڑے جید عالم اور سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ کے بڑے قریبی تھے۔''

آپ فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو ایک مکتوب محررہ ۱۴ ربیع آلاخر ۱۳۲۹ھ میں تحریر فرماتے ہیں :

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب اور کوئی تقریظ وغیرہ یہاں نہیں ہوگی۔اب رسالہ شریف دولت مکیہ مولوی محمد سعد اللہ صاحب بنگالی سکاوی، حال وارد طیبہ کے مطالعہ میں ہے اور ان کا عزم نقل کرنے کا ہے۔ ہفتہ عشرہ میں نقل کرلیں گے تو رسالہ شریف کو ہم آپ کی خدمت میں واپس بھیج دیں گے۔نقل اس کی جو مولوی سعد اللہ صاحب کے پاس رہے گی اگر موقع ہوا تو کسی صاحب کو دکھائی جاوے گی، ورنہ نہیں۔ الغرض رسالہ دولت مکیہ مع تقریظوں کے دس بارہ روز کے بعد آپ کے پاس بھیج دیں گے اطلاعاً عرض کیا۔ [۴۷]

حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ نے یہ مخطوطہ بڑی احتیاط سے رکھا ہوا تھا۔ فرمایا کرتے!

''یہ سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کا لکھا ہوا نہیں ہے، مگر اعلحضرت نے اس کو پڑھا ہوا ہے۔اعلحضرت کی اس پر نظریں پڑی ہوئیں ہیں۔''

آنکھوں میں آنسو آجاتے اور بڑی عقیدت و محبت سے بوسہ دیتے اور فرماتے،

Marfat.com

''جب یہ کتاب میں علماء کو دکھاتا اور بیان کرتا کہ اس کتاب کی تصنیف سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ نے اپنے کتب خانہ سے دور، صرف سات گھنٹوں میں تالیف فرمائی اور ڈیڑھ گھنٹہ میں نظر ثانی کر کے مکمل فرمادی۔ تو یہ بات ماننے سے علماء کو تأمل ہوتا، علماء کہتے یہ کیسے ممکن ہے؟ ہمارا تعلق بھی تو علم ہی سے ہے، ممکن ہے اس میں کچھ مبالغہ بھی ہو۔''

پھر فرمایا:

''سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ سے بریلی شریف کی حاضری پر عرض کیا کہ حضرت علماء یہ بات تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ آپ نے ''الدولة المكية'' سات گھنٹے میں تصنیف فرمائی اور ڈیڑھ گھنٹہ میں نظر ثانی فرما کر ساڑھے آٹھ گھنٹوں میں مکمل کر دی۔
علماء کہتے ہیں کہ مصنف سفر میں تھا، اپنے کتبخانہ سے دور اور کتب میسر نہیں اور بیمار یہ کیسے ممکن ہے!؟''

تو اعلحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''اس کا واقعہ یوں ہے کہ اس وقت میرے جگر میں درد تھا جس کی وجہ سے شدید بخار میں مبتلا تھا۔ مسئلہ سامنے آیا اور مدلل جواب کا اصرار کیا گیا، معذرت قبول نہ کی گئی۔ دوسرے دن اسی حالت میں اٹھا، چاہ زم زم شریف پر حاضر ہوا برکت حاصل کرنے کے لئے وضو کیا، پیا، حجر اسود شریف کا بوسہ لیا، کعبہ شریف کا طواف کرنے کے

Marfat.com

بعد دو رکعت ادا کر کے مقام ابراھیم پر ہی حاضر رہا۔ رب العزت کی بارگاہ میں التجا کی۔ سید الانبیاء ﷺ اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے استعانت طلب کی لکھنا چاہا۔ بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے جو نگاہ اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ کعبہ شریف کے دروازے میں حبیب کریم علیہ الصلاۃ والسلام جلوہ افروز ہیں دائیں طرف سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجھہ الکریم اور بائیں طرف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہیں۔ جو فرماتے رہے فقیر تحریر کرتا رہا۔ گویا کہ میرے قلب پر القا ہوتا تھا۔''

مفتی اعظم سیدی مصطفیٰ رضا نوری نور اللہ مرقدہ تحریر فرماتے ہیں:

آج کے دن کا بڑا حصہ یوں بالکل خالی گیا اور بخار ساتھ ہے بقیہ دن میں اور بعد عشاء فضل الٰہی اور عنایت رسالت پناہی ﷺ نے کتاب کی تکمیل و تبیض سب پوری کرادی الدولة المكية بالمادة الغيبية اس کا تاریخی نام ہوا اور پنجشنبہ کی صبح ہی کو حضرت مولانا شیخ صالح کمال کی خدمت میں پہنچا دی گئی۔ مولانا نے دن میں اسے کامل طور پر مطالعہ فرمایا اور شام کو شریف صاحب کے یہاں لے کر تشریف لے گئے۔ عشاء نماز، وہاں شروع وقت میں ہو جاتی ہے اس کے بعد سے نصف شب تک کہ عربی گھڑیوں میں چھ بجتے ہیں۔ شریف علی پاشا کا دربار ہوتا تھا۔ ۴۸ حضرت مولانا نے دربار میں کتاب پیش کی اور علی الاعلان فرمایا اس شخص نے وہ علم ظاہر کیا جس کے انوار چمک اٹھے اور جو ہمارے خواب میں بھی نہ تھا۔ حضرت شریف نے کتاب پڑھنے کا حکم دیا۔ دربار میں دو وہابی بھی بیٹھے تھے ایک احمد فکیہ کہلاتا۔ دوسرا عبدالرحمٰن اسکوبی انہوں نے مقدمہ کتاب کی آمدی سن کر سمجھ لیا کہ یہ کتاب رنگ بدل دے گی۔ شریف ذی علم ہیں مسلۂ ان پر منکشف ہو جائے گا لہذا چاہا کہ سننے نہ دیں بحث میں الجھا کر وقت گذار دیں۔ کتاب پر کچھ اعتراض کیا حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے جواب دیا آگے بڑھے انہوں نے پھر ایک مہمل اعتراض

Marfat.com

کیا۔ حضرت مولانا نے جواب دیا اور فرمایا کتاب سن لیجئے پوری کتاب سننے سے پہلے اعتراض بے قاعدہ ہے ممکن ہے آپ کے شکوک کا جواب کتاب ہی میں آئے اور نہ ہوتو میں جواب کا ذمہ دار ہوں اور مجھ سے نہ ہوسکا تو مصنف موجود ہے یہ فرما کر آگے پڑھنا شروع کیا کچھ دور پہنچے تھے انہیں الجھانا مقصود تھا پھر معترض ہوئے اب حضرت مولانا نے حضرت شریف سے کہا کہ سیدنا حضرت کا حکم ہے کہ میں کتاب پڑھ کر سناؤں اور یہ جا بجا بے جا الجھتے ہیں حکم ہوتو ان کے اعتراضوں کا جواب دوں یا حکم ہوتو کتاب سناؤں۔ شریف نے فرمایا اقرأ آپ پڑھیئے اب ان کی ہاں کو کون نا کرسکتا تھا۔ معترضوں کا منہ مارا گیا اور مولانا کتاب سناتے رہے اس کے دلائل قاہرہ سن کر مولانا شریف بآواز بلند فرمایا اللہ یعطی وھؤلاء یمنعون یعنی اللہ تو اپنے حبیب ﷺ کو علم غیب عطا فرماتا ہے اور یہ وہابیہ منع کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ نصف شب تک نصف کتاب سنائی اب دربار برخواست ہونے کا وقت آگیا۔ شریف صاحب نے حضرت مولانا سے فرمایا کہ یہاں نشانی رکھ دو کتاب بغل میں لے کر بالا خانہ پر آرام کے لئے تشریف لے گئے، وہ کتاب آج تک انہیں کے پاس ہے۔ اصل متعدد نقلیں مکہ معظّمہ کے علماء کرام نے لیں اور تمام مکہ معظّمہ میں کتاب کا شہرہ ہوا وہابیہ پر اوس پڑ گئی۔ بفضلہٖ تعالیٰ سب لوہے ٹھنڈے ہو گئے۔ گلی کوچہ میں مکہ معظّمہ کے لڑکے ان کا تمسخر کرتے کہ اب کچھ نہیں کہتے! اب وہ جوش کیا ہوئے؟ اب وہ مصطفیٰ ﷺ کے لئے علوم غیب ماننے والوں کو کافر کہنا کدھر گیا تمہارا کفر و شرک تمہیں پر پلٹا۔ وہابیہ کہتے اس شخص نے کتاب میں منطقی تقریریں بھر کر شریف پر جادو کر دیا۔ مولا عزوجل کا فضل حبیب اکرم ﷺ کا کرم کہ علماء کرام نے کتاب پر تقریظیں لکھنی شروع کیں۔ [۴۹]

شریف مکہ اور اعلیٰحضرت کی ملاقات

فقیہ العصر علامہ اعجاز ولی خاں رضوی [۵۰] شیخ الحدیث جامعہ نعمانیہ علیہ الرحمہ نے فرمایا:

Marfat.com

شریف مکہ رحمتہ اللہ علیہ نے الدولۃ المکیہ سماعت فرمائی، چونکہ آپ ذی علم تھے اس لئے بہت متاثر ہوئے اور اعلحضرت رضی اللہ عنہ سے ملاقات کا ارادہ فرمایا، اعلحضرت رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ میں آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ اعلحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت شریف صاحب سے جا کر عرض کرو کہ فقیر خود حاضر ہوگا آپ تشریف نہ لائیں، لیکن اطلاع ملی کہ حضرت شریفِ مکہ علیہ الرحمہ گھر سے نکل چکے ہیں تو اعلحضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ بھی فرودگاہ سے نکلے اور راستہ میں دونوں حضرات کی ملاقات ہوئی۔ حضرت شریف رضی اللہ عنہ ادب واحترام سے پیش آئے، تعظیم دی اور کچھ دیر گفتگو فرمائی۔

سیدی مفتی اعظم تحریر فرماتے ہیں:

جب وہابیہ کا یہ مکر بھی نہ چلا اور مولانا شریف کے یہاں سے بحمد تعالیٰ ان کا منھ کالا ہوا۔ ایک ناخواندہ جاہل کہ نائب الحرم کہلاتا (اسے کسی طرح اپنے) موافق کیا۔ احمد راتب پاشا اس زمانہ میں گورنر مکہ معظّمہ تھے آدمی ناخواندہ مگر دین دار ہر روز نماز عصر طواف کرتے خیال کیا کہ شریف ذی علم تھے کتاب سن کر معتقد ہوگئے۔ یہ بے پڑھا فوجی آدمی ہمارے بھڑکائے سے بھڑک جائے گا ایک روز یہ طواف سے فارغ ہوئے ہیں، نائب الحرم نے ان سے گذارش کی ایک ہندی عالم نے ہندوستان میں بہت لوگوں کے عقیدے بگاڑ دیئے ہیں اور اب اہل مکہ کے عقیدے خراب کرنے آیا ہے اور ساتھ ہی دل میں سوچا کہ یہ کیوں کہ جمے گی کہ ایک ہندی مکیوں کے عقیدے بگاڑ دے لہذا مجبوراً اس کے ساتھ ساتھ یہ کہنا پڑا کہ اور اکابر علماء مکہ مثل شیخ محمد سعید بابصیل ومولانا شیخ صالح کمال ومولانا ابوالخیر مرداد اس کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ کی شان کہ یہ واقعی بات جو اس نے مجبورانہ کہی اس پر الٹی پڑی پاشا نے بکمال غضب ایک چپت اس کی گردن پر جمائی اور کہا

یا خبیث ابن الخبیث یا کلب ابن الکلب اذا کان ھٰؤلاءِ معه فھوَ بضدام یصلح

اے خبیث ابن خبیث اے کلب ابن کلب جب یہ اکابر اس کے ساتھ ہیں تو وہ خرابی ڈالے گا یا اصلاح کرے گا۔ اس روز سے مولانا سید اسمٰعیل وغیرہ اسے ناھب الحرم

Marfat.com

کہتے احمد فکیہ کو احمق سفیہ اور ایک اور مخالف کو مغصوم ۔ مولانا شریف کا دربار مہذب دربار تھا وہاں وہابیہ کو مہذب ذلت پہنچی یہ ایک جنگی فوجی ترک کا سامنا تھا اسی طریقے کی ذلت پائی۔ ۵۱

حضرت علامہ سید ابوالحسنات قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

۵/ ذوالقعدہ ۱۳۶۴ھ/ ۱۲/ اکتوبر ۱۹۴۵ء یوم جمعہ آج مولانا ضیاء الدین صاحب کے دولت کدہ پر حاضر ہوا، گفتگو ہوتے ہوتے۔ اعلحضرت قدس سرہٗ کا تذکرہ آ گیا، الدولۃ المکیہ کا نسخہ دریافت فرمایا، میں نے کہا لاہور ہے۔ پھر قلمی مسودہ دکھایا جسے دیکھ کر مسرور ہوا۔ ۵۲

الحمدللہ یہ مخطوطہ ابھی تک سیدی فضل الرحمٰن قادری کے پاس موجود ہے، آپ نے اس کے ہر صفحہ کو پلاسٹک کے کور سے محفوظ کروالیا ہے۔ اس مخطوطہ کے صفحہ اول و آخر کی تصویر آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

کیوں کہوں بیکس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں

تم ہو میں تم پر فدا تم پہ کروروں درود

Marfat.com

الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ

للعلامۃ الامام الشیخ احمد رضا خان الھندی البریلوی دام فضلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ علام الغیوب غفار الذنوب ستار العیوب المظہر من الرسول علی السر المحجوب
والافضل الصلوۃ واکمل السلام علی ارضی من ارتضی واحب محبوب سید المطلعین
علی الغیوب الذی علمہ ربہ تعلیما وکان فضل اللہ علیہ عظیما فھو علی کل غائب امین
وما ھو علی الغیب بضنین وللہ ھو بغرۃ ربہ المحمود مستور عنہ ما کان او یکون
فھو شاھد الملک والملکوت ومشاھد الجبار والجبروت ما زاغ البصر وما طغی
افتمارونہ علی ما یری وما نزل علیہ القرآن تبیانا لکل شیء فاحاط العلوم الاولین
والاخرین وعلوم لا تحصر نحدد بحسر دونھا الحدود والعد یعلمھا احد من العلمین
فعلوم آدم وعلوم العالم وعلوم اللوح وعلوم القلم کلھا قطرۃ من بحار علوم حبیبنا
صلی اللہ علیہ وسلم لان علومہ وما یدریک ما علومہ علیہ صلوات اللہ وتسلیمہ ھی اعظم
رشحۃ والبرغوثۃ من ذلک البحر الغیر المتناھی ای العلم الازلی الالھی فھو یمد
من رہ والخلق یستمدون من ذا منھم من العلوم اغاثھا ارد بہ ومنھم وعنہ
وکلھم من رسول اللہ ملتمس غرفا من البحر او رشفا من الدیم
وما قفوا لہ یوما عند حدھم من نقطۃ العلم او زبدۃ الحکم

الدولۃ المکیہ کے مخطوطہ کے صفحہ اول کا عکس

Marfat.com

تیری و تیرتی و لیسمع الجزء الخ وانا انبه لعباس قدادرة المناهل وافدة المسائل
واجدت ربه لله ... ان یکون من اهل الاسافل کیف وما کان لکلامی مجز
بجرد عن لفظ الاذن بل قد کان مصرحا فیه بتصریح اجل ان المراد ما یکون وما کان
ان اخر ذلک یاذن الیوم الاول فالتخصیص بذلک اما کان مبنیا علی الظن بمسالک
فکم احسنک من تعلق به فسدوهلک فایاک ایاک ومواردالهلاک
... ان یتوفی هدانا وهداک الحمد لله تم الجواب وظهر الصواب واذ قد خرجت
الجملة فی صورة الرسالة فاحببت ان اسمیها الدولة المکیة بالمادة الغیبیة
لیکون علما بموضوع التالیف ومکان التصنیف مشعرا علما وبحساب الجمل علی
مراد التالیف علامة وعلما الحمد لله کان العبد الضعیف اتم القسم الاول فی النهار الاول
فی سبع ساعات ثم زاد فیه النظر السادس للفوائد وکتب الیوم مع کثرة الاشغال
القسم الثانی بعد النظر دائما فی نحو ساعة وزیادة فتم بحمد الله تعالی للثلث بقین من
ذی الحجة یوم الاربعاء قبل العصر وافضل الصلوة واکمل السلام علی المولی الخصوص
بالقرب والشفیع المطاع یوم الحشر وعلی آله الکرام وصحبه العظام مادار الفلک ولیال عشر

والحمد لله رب العالمین :

الدولۃ المکیہ کے مخطوطہ کے صفحہ آخر کا عکس

Marfat.com

حضرت علامہ سید احمد علی قادری مہاجر مدنی قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت سیدی ضیاالملت والدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''حضرت علامہ سید احمد علی قادری رامپوری مہاجر مدنی قدس اللہ سرہ العزیز کو سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ سے بے حد عقیدت ومحبت تھی۔ اعلحضرت کا تذکرہ بڑی عقیدت سے کیا کرتے تھے۔ الدولة المکیه پر آپ کی تقریظ بھی موجود ہے۔ نیز آپ ہی کی کوششوں سے دیگر مشائخ کے علاوہ حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس اللہ سرہ العزیز نے الدولۃ المکیہ پر تقریظ تحریر فرمائی جو سب سے پہلے ماہنامہ البیان، طرابلس (شام) کے شمارہ ربیع اول ۱۳۳۱ھ میں شائع ہوئی۔ جبکہ حضرت علامہ نبہانی قدس اللہ سرہ العزیز نے یہ تقریظ مدینہ طیبہ میں صفر ۱۳۳۱ھ کو تحریر فرمائی تھی۔''

''علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام'' میں آپ کے متعدد خطوط شامل ہیں۔ آپ کے اکثر عزیز واقارب ۱۳۳۱ھ کو شہر شاہجہانپور کے محلّہ جھنڈہ میں رہتے تھے۔

(صفحہ ۱۰۹)

خیرالدین الزرکلی الاعلام کے صفحہ ۱۸۳ پر تحریر کرتے ہیں۔

الرامفوری

المتوفی بعد ۱۳۱۳ھ ۵۳

احمد بن علی الهندی الرامفوری، فقیه حنفی. له (رساله فی الأشراف الکیلانیین الحمویین القاطنین بالهند) یظن انها بخطه، فی ۳ ا ورقة، بدار الکتب (۱۳۷۷ تاریخ)

حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس اللہ سرہ العزیز سے بڑے گہرے مراسم تھے۔ حضرت کے کتب خانہ میں حضرت علامہ کی ملک دو کتابیں اور تیسری ان کی ذاتی تصنیف

Marfat.com

موجود ہے۔

۱) صمصام سنّیت بگلوئی نجدیت۔تصنیف حافظ عبدالوحید حنفی فردوسی۔

۲) الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوھابیہ۔تصنیف سیدنا اعلحضرت۔

۳) رفع الاشتباہ عن صفات صوفیہ۔تصنیف مولانا سید احمد علی حسنی قادری۔
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ کو ایک مکتوب میں لکھتے ہیں، فقیر احمد علی نے عبارات خبیثہ تقویت الایمان اور حفظ الایمان اور براھین قاطعہ وغیرہا کا ترجمہ عربی کر کے بطور رسالہ تیار کیا ہے اور ارادہ اس کی طبع کا بھی ہے۔میری رائے میں یہ رسالہ بہت ہی کارآمد ہوگا، اہل عرب کو نفع دیوے گا۔ ۵۴

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

سوال : دعا میں دو ہاتھ اٹھانے کیسے ہیں؟

جواب: مسنون ہیں۔جیسا کہ مالک بن یسار سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو تو ہاتھوں کی پیٹھ سے سوال مت کیا کرو۔پس جب تم دعا سے فارغ ہو تو ہاتھ اپنے چہرے پر ملا کرو۔
اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ سے سوال کرو۔اور ہاتھوں کی پشت سے مت سوال کرو۔پس جب تم دعا سے فارغ ہو تو ہاتھ منہ پر ملا کرو۔

(اسلام کی ۱۱ کتابیں۔۔حضرت علامہ غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از بدایون مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری فاروقی سلمہم اللہ تعالے ۲۲ جمادی الاولی سنہ ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولانا مرجع الفقہاء والمفتیین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خانصاحب اللہم ادم افاضاتہم وافادا تہم۔ السلام علیکم کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہین جب مسلمان کو مقلد دیکھین اوسے مشرک بتاتے ہین بلی اولی المعتمد المصنف تنقیۃ الایمان وصراط المستقیم والضلاح الحق ویکروزی و تنویر العینین کو اپنا امام ومپشوا بتلاتے اوس کے اقوال کو حق وہدایت جانتے اور اوسکے مطابق اعتقاد رکھتے ہین ہمارے فقہاے کرام مپشوایان مذہب کے نزدیک اُنپر اور اُن کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہین بینوا توجروا

Marfat.com

Marfat.com

آئندہ صفحات پر حضرت علامہ سید احمد علی رامپوری مہاجر مدنی ﷺ کے مکتوب کا عکس ہے جو کہ آپ نے سیدی اعلحضرت عظیم البرکت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں قادری قدس اللہ سرہ العزیز کو ارسال کیا تھا۔ اور اس میں ان واقعات کا بیان ہے جو حضرت علامہ مولانا کریم اللہ قادری مہاجر مدنی ﷺ کو مخالفین اہل سنت کی طرف سے پیش آئے تھے، اس مکتوب کا عکس حضرت پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد مسعود احمد مجددی مدظلہٗ العالیٰ نے عنایت فرمایا ہے۔

ڈاکٹر صاحب قبلہ نے اس مکتوب میں جو واقعات مذکور ہیں اور یہ واقعات حضرت مولانا کریم اللہ قادری مدنی رحمتہ اللہ علیہ ہی کو پیش آئے تھے، اس لئے خیال فرمایا کہ یہ مکتوب حضرت مولانا کریم اللہ علیہ الرحمتہ کا ہے۔ ویسے بھی حضرت مولانا علامہ سید احمد علی رامپوری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت مولانا کریم اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ، سیدی اعلحضرت کی خدمت میں اکثر مشترکہ مکتوب ہی ارسال کرتے تھے۔ مذکورہ واقعات کے سبب حضرت احمد علی رامپوری، حضرت مولانا کریم اللہ قادری کو مجاھد فی سبیل اللہ اور جان بازی سبیل اللہ کے القابات سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مولانا کریم اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ کی تحریر کا عکس صفحہ ۳۴۵ پر ملاحظہ فرمائیں، اور حضرت علامہ سید احمد علی قادری رحمتہ اللہ علیہ کی تحریر کا عکس پیش نظر ہے۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِی جِبَالٍ

لَدُکتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

Marfat.com

Marfat.com

مولانا سید محمد فتوحی صاحب اتفاقیہ حرمین شریفین
علیکم
مولانا تھے گئے تھے یہ مولانا حرمین شریفین میں مصر کے بعد
سنت پڑھ رہے تھے بندہ بھی انکے پاس بیٹھ گیا
اور بندہ کے پاس دو لفافے لکھے تیار تھے موجود تھے
بندہ نے کہا دو لفافے لکھے تیار موجود ہیں
ایک دو ورق لکھ فرمایا اور نام لکھا پھر چھپا بندہ نے
نام بتایا اور عرض کیا کہ ایک یہ رسالہ طبع نہیں ہوا
فرمایا کہ میں رسالہ کو ایک بار سنا چاہتا ہوں
دو تین بندہ نے دیکھا اور دوسری ورق رسالہ دالیں دیا بندہ نے
عرض کیا اگر تفریط دیدیں تو بہت اچھا ہوتا
علماء استانہ میں کہ ایسے تحفہ کو
خوشی سے تفریط لکھ دیتے
خوشی اضعف وجود ہیں یہ مرد استانہ سے واپس ہو کر زیارت کو گئے
تشریف لائے ہیں فرمایا فرمایا (الحمد للہ)

Marfat.com

Marfat.com

حضرت علامه سید احمد علی قادری رامپوری رحمة الله علیه کی الدولة المکیة پر تقریظ

بِسمِ اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

أحمدرضا البریلوی"عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احداً الامن ارتضی من رسول" وأصلّی وأسلم علی عالم ما کان ومایکون سیّدنا ومولانا محمد المرتضی الرسول وعلی آله النجباء الکرام وأصحابه هداة الأنام

اما بعد فقد طالعت الکتاب المنیف اعنی الرسالة المسماة بالدولة المکیة بالمادة الغیبیة التی ألّفها المحقق المدقق العلامة الفهامة الفاضل الکامل ذوالتصانیف الشهیرة و التّالیفات الکثیرة مجدد المئة الحاضره شیخنا وأستاذنا و مولانا المولوی أحمد رضا خان المحمدی الحنفی السنی القادری البریلوی الهندی متع الله تعالیٰ المسلمین بطول بقائه آمین فوجد تها لطالبی الحق و مریدی الثواب کافیاً "و شافیا" ولا هل الجدل فاضحاً جزی الله تعالیٰ لمؤ لفها عن المسلمین خیر الجزاء وأتمها وأمّا ماتَفَوه به بعض الناس ونسبوا الی شیخنا الممدوح مؤ لف الرسالة المذکورة انه قائل والعیاذ بالله تعالیٰ بمساواة علم الباری و علم حبیبه محمد (جَلَّ جَلَالُهٗ و عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فذاک افتراء صریح و کذب قبیح و حضرة شیخنا و قد وتنا بریئ من ذلک کما لایخفی علی ذی نظر وفهم سلیم و سمع صحیح وایضاً طالعت الرسائل الاخریٰ التی فی هٰذا الباب لمولانا الشیخ الموصوف فهی مصرحة ان علم الله تعالیٰ ازلی قدیم واجب مستقل غیر متناه وعلم

Marfat.com

النبى ﷺ حادث ممكن عطائى متناه و الله سبحانه و تعالىٰ بمحض فضله العظيم و كرمه العميم أعطى لحبيبه سيّدنا محمد ﷺ علم الأولين والآخرين و علم ماكان ومايكون وعلوم الخلق اجمعين سطر من سطور علم النبى ﷺ كما علم النبى ﷺ قطرة من بحار علوم الله تعالىٰ جل جلاله فحاصل الكلام ان مذهب الفاضل الاجل العلامة الامام العالم الهندى احمد رضا خان سلمه الله الحنان المنان موافق و مطابق لمذهب الائمة الهداة من اهل السنة و الجماعة خلفاً و سلفاً وهوَ أنه صلى الله عليه وسلم اعرف الناس بالله تعالىٰ و اعلم الخلق على الاطلاق وافضل العالمين وخاتم النبيين بالاتفاق لا يدانيه احد من خلق الله تعالىٰ فى أحدٍ من الصفات ألكمالية فضلاً عن أن يساويه ولنعم ما قال الشاعر ؎

كل الكمال عبارة عن خردل
متفرق عن حسنة مجموع

عليه من الله صلاة و سلام دائمين متواليين وعلى اله و أصحابه أجمعين . قال بفمه وكتبه بقلمَه العبد الفقير المحتاج الى ربه القدير السّيد احمد على الهندى الرامفورى المهاجر فى المدينة المنورة زادها الله تعظيماً وتشريفا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ:

میں حمد کرتا ہوں اپنے رب عالم الغیب کی رضا کے لئے جو اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں فرماتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے اور میں درود و سلام بھیجتا ہوں ما کان و مایکون کے عالم اپنے سردار اور اپنے مولا محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور ان کی آل کرام پر اور ان کے اصحاب عظام پر جو امت کے ہادی ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد میں نے کتاب مبارک الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ کا مطالعہ کیا جسے علامہ فہامہ محقق و مدقق فاضل کامل صاحب تصانیف کثیرہ مجدد مائتہ حاضرہ ہمارے شیخ و استاذ ہمارے مولا مولوی احمد رضا خاں محمدی حنفی سنی قادری بریلوی ہندی نے تالیف کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کی طول بقا سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

طالبین حق اور ثواب کا ارادہ کرنے والوں کے لئے میں نے اس کتاب کو کافی و شافی پایا اور اہل جدل کیلئے رسوا کرنے والا، اللہ تعالیٰ اس کے مصنف کو تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین اور کامل جزا عطا فرمائے اور بعض لوگوں نے یہ جو بکواس کی ہے کہ مصنف رسالہ مذکورہ حضرت شیخ، علم نبی کریم (ﷺ) اور علم الٰہی کے مساوات کے قائل ہیں یہ صریح افترا اور قبیح جھوٹ ہے اور ہمارے شیخ و پیشوا (یعنی حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب) اس بہتان سے بری ہیں جیسا کہ صاحب عقل سلیم و نظر صحیح پر مخفی و پوشیدہ نہیں ہے اور میں نے مصنف کی دوسری تصانیف بھی اس باب میں دیکھیں جن میں تصریح ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا علم ازلی قدیم واجب و مستقل اور غیر متناہی ہے اور علم، نبی کریم ﷺ کا حادث ممکن عطائی اور متناہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل عظیم اور کرم عمیم سے اپنے حبیب سید عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کو اولین و آخرین کے علوم عطا فرمائے اور ما کان و ما یکون کا علم انہیں مرحمت کیا۔ تمام مخلوقات کا علم، حضور ﷺ کے دفتر علم کی ایک سطر ہے۔ جس طرح کہ علمِ نبی

Marfat.com

کریم ﷺ، اللہ تعالیٰ کے علم کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ فاضل اجل علامہ اکمل امام عالمِ ہندی مولانا احمد رضا خاں صاحب (اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے) کا مذہب اہل سنت کے علماء کرام کے مطابق وموافق ہے۔ اور حضور سید عالم ﷺ اعرف الناس باللہ تعالیٰ ہیں اور اعلم الخلق علی الاطلاق اور افضل العالمین اور خاتم النبیین بالاتفاق ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے اوصاف کمال تک نہیں پہنچتی چہ جائیکہ برابر ہونا اس شاعر نے خوب وبہتر لکھا ہے۔

''کہ ہر کمال ان کے حسن کے مجموعہ کے سامنے ایک رائی کا دانہ ہے''

ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دائم ومتواتر صلاۃ وسلام نازل ہو اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔

یہ کہا اپنے منہ سے اور لکھا اپنے قلم سے فقیر اپنے رب قدیر کے فضل کا محتاج۔

السید احمد علی ہندی رامپوری مہاجر مدینہ منورہ نے، اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کے شرف وعظمت کو زیادہ فرمادے۔

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ

لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّحَالِیْ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالِیْ

Marfat.com

حضرت مولانا محمد کریم اللہ قادری پنجابی مہاجر مدنی قدس اللہ سرہ العزیز

انجمن نعمانیہ لاہور کا ماہواری رسالہ جلد ۱۵، شمارہ ۴ تا ۶ حضرت مولانا محمد کریم اللہ قادری پنجابی رحمتہ اللہ علیہ مہاجر مدنی کے نام ارسال کردہ ہے۔

یہ وہی عالم ربانی ہیں جن کا ذکر سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ نے اس طرح فرمایا:

''وہ کیا بات تھی جس نے حضرات کرام مدینہ طیبہ کو اس ذرۂ بے مقدار کا مشتاق بنا رکھا تھا۔ یہاں تک کہ مولانا کریم اللہ صاحب (رحمتہ اللہ علیہ) فرماتے تھے کہ علماء تو علماء اہل بازار تک کو تیرا اشتیاق تھا۔''

اور یہ جملہ فرمایا کہ:

''ہم سالہا سال سے سرکار (ﷺ) میں مقیم ہیں۔ اطراف و آفاق سے علماء آتے ہیں۔ واللہ یہ لفظ تھا۔ کہ جوتیاں چٹخاتے چلے جاتے ہیں۔ اور کوئی نہیں پوچھتا اور تمہارے پاس علماء کا یہ ہجوم ہے۔''

میں نے عرض کی:

میرے سرکار ﷺ کا کرم۔

کریماں کہ در فضل بالا ترند
سگاں پرورند و چناں پرورند

اپنے کرم کا جب وہ صدقہ نکالتے ہیں
ہم سوں کو پالتے ہیں اور ایسا پالتے ہیں ۵۵

حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت والد ماجد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حضرت مولانا محمد کریم اللہ قادری صاحب قدس سرہٗ کا بارہا ذکر سنا کرتا تھا۔ سیدی والد

Marfat.com

کریم ان کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے۔"

انجمن نعمانیہ لاہور کا یہ شمارہ جمادی الاُولی تا رجب ۱۳۳۱ھ کا مطبع ہے۔اور اس
ں حضرت علامہ نبھانی رحمتہ اللہ علیہ کی "الدولۃ المکیۃ" پر تقریظ جو ۲۷ صفر ۱۳۳۱ھ کی
تحریر کردہ ہے۔شمارہ کے صفحہ ۲۷ و ۲۸ پر ہے۔ یہ حضرت علامہ محمد کریم اللہ قادری قدس اللہ
رہ العزیز کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔(آئندہ صفحات پر عکس ملاحظہ فرمائیں)

اور صفحہ ۲۸ پر کتب ملنے کے جو پتے درج ہیں ان میں باب السلام مدینہ منورہ بھی
ہے۔ان دنوں حضرت قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز باب السلام زقاق الزرندی میں
یام پذیر تھے۔اور یہ آپ ہی کا پتہ ہے۔

جبکہ یہی تقریظ ماہنامہ "البیان" طرابلس (شام) کے شمارہ ربیع اول ۱۳۳۱ھ میں
حضرت مولانا علامہ سید احمد علی قادری رحمتہ اللہ علیہ نے طبع کروائی۔ فاضل بریلوی قدس
للہ سرہ العزیز کے نام مکتوب میں تحریر کرتے ہیں:

شیخ یوسف نبھانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی تقریظ مع اضافہ بعض تقریرات اول و
خر اس کی ازطرف خود کر کے بطور رسالہ برائے طبع مجلّہ والوں کو بھیجا

ونکہ مجلّہ البیان [۵۶] والے رشید رضا مصری کی جماعت کے لوگ ہیں اور شیخ یوسف نبھانی
سے عداوت رکھتے ہیں۔لہذا خیال پختہ تھا کہ شاید وہ انکار کریں گے۔ہم کو ایک نسخہ معمولی
ور بیس دوسرے بقیمت پانچ روپے کے بھیج دیئے ہیں منجملہ اس کا ایک پرچہ حضور والا کی
دمت اقدس میں بھی بھیج دیا ہے۔ [۵۷]

حضرت مولانا کریم اللہ قادری مہاجر مدنی قدس اللہ سرہ العزیز نے بھی
"الدولۃ المکیۃ" پر تقریظ تحریر فرمائی تھی۔اور حضرت علامہ نبھانی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ
س سلسلہ میں خط و کتابت بھی کی تھی۔جس کا ذکر حضرت علامہ نبھانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی
تقریظ میں فرمایا ہے۔

حضرت مولانا کریم اللہ مہاجر مدنی سلسلہ قادریہ میں پنجاب کے بزرگ خواجہ
غلام محی الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۱۳۳۰ھ سے بیعت اور حضرت شاہ محمد عبدالحق شیخ

Marfat.com

الدلائل الہ آبادی مہاجر مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد رشید تھے۔

مولانا محمد کریم اللہ قادری نے فاضل بریلوی قدس سرہ کے نام ایک مکتوب میں جو کہ علامہ سید احمد علی رامپوری اور مولانا کریم اللہ کا مشترکہ ارسال کردہ ہے، تحریر کرتے ہیں۔

رات دن قلوب تشویش میں ہیں، بتاریخ ۲۴ ماہ صفر الخیر سیدنا و مرشدنا و مولانا فدائے روحی و قلبی حامی دین اعلی حضرت خواجہ شاہ غلام محی الدین صاحب کا وصال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حقیر کو صدمہ عظیم ظاہراً و باطناً حاصل ہوا۔ گویا پنجاب سے قطع تعلق من کل الوجوہ ہوگیا۔ احقر سن صغر میں درزمرہ متوسلین قبلہ عالم مرحوم شمول ہوا تھا۔ احقر میں جس قدر پاس اہلسنت و جماعت کا ہے، تمام توجہ عالیہ اعلحضرت مرحوم کی وجہ سے ہے۔ حضرت قبلہ عالم صاحب مرحوم مذاہب باطلہ و عاطلہ سے بہت مبغض تھے۔ بالخصوص فرقہ ناہنجار کفار شعار دیوبندیہ سے ناخوش تھے اور اس قوم اشرار کے رد میں دائما مشغول بجان و دل تھے۔ مگر ذات باری عزاسمہ مستغنی ہے۔ **یفعل مایشاء ویحکم مایرید**۔ بندہ کی کمر میں اس خبر سے درد پیدا ہوگیا ہے۔ دعا فرمادیں کہ خداوند کریم صبر عطا فرمادے (آمین) اور رضامندی روحانی قبلہ عالم صاحب مرحوم نصیب ہووے۔ [۵۸]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْدُهُوْرٌ

تَمُر وَتَنْقَضِیْ اِلا اَتَالِیْ

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] - بعدہ وصلوٰۃ اگر بدعت کی تین قسمیں ہیں - ایک قسم وہ جو مباح ہے جیسا [illegible] کے پینے اور لکھنے کی اشیاء میں فراخ دستی - پس ان میں سے کسی کا ڈھیر [illegible] قسمہ ۰ جو حسن ہے تو وہ ہر ایک نئی شئی ہے جو قواعد شریعت کے موافق [illegible] شریعت کے مخالف نہ ہو - جیسا کہ نماز تراویح اور مہمانسرائے و [illegible] اور دیگر ۰ خیر جو صدر اول میں نہ تھے کیونکہ یہ احکام [illegible] کرنے او [illegible] والقوے پر مدد کرنے کے موافق ہے - اسی طرح زبان عربی [illegible] کیونکہ دین کا سمجھنا اس پر موقوف ہے - مگر اوسکی معرفت کے لغیر تدبر قرآن اور احادیث کی [illegible] صورت پذیر نہیں ہوتا - پس اس کا [illegible] موافق ہے حکم شریعت [illegible] تدبر آیات قرآن اور اسکی مسائل کے سمجھنے سے بسطح [illegible] اور اسکی تدوین اور اُن کی تفسیر حسن و صحیح و موضوع و ضعیف میں [illegible] حسن ہے کیونکہ اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام کا [illegible] ہے کہ اس میں وہ کلام داخل ہو جائے [illegible] ہے وہ کلام [illegible] جائے جو حدیث ہے بسطح [illegible] اور [illegible] اصول فقہ [illegible] ان میں سے ہر ایک بدعت [illegible] ہے ۰ اصول شریعت کے موافق ہے اور بعض اصول کے مخالف نہیں - تو یہ قسم [illegible] کے مخالف ہے یعنی مخالفت شریعت کو مستلزم ہو اس کی مثال صلوٰۃ [illegible] - پس ان کا [illegible] میں کوئی شک نہ رہا - فقط واللہ اعلم -

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ وبحمدہ نعالیٰ وبصلی علی رسولہ الکریم

بلوغ المرام من طرابلس الشام

[illegible] اہل سنت سے یہ امر مخفی نہیں کہ آجکل مسئلہ علم غیب نبوی میں ہندوستان [illegible] مسلمانوں میں کیسا سخت اختلاف برپا ہے - اگرچہ اکثر علمائے دین و فاضلان شرع [illegible] نے نہایت تفصیل و توضیح کیساتھ اس مسئلہ میں قلم اُٹھا کر کوئی دقیقہ اسکی

Marfat.com

تحقیق وتدقیق میں نہ اٹھا رکھا۔ اور نہایت اعلیٰ براہین و مدلل مضامین کیساتھ اسکے ثبوت و اظہر من الشمس فرما دیا۔ مگر پھر بھی ایک جماعت مدعی روشن خیالی کے فہم تک اسکا صحیح معیار قائم نہ ہوتا تھا۔ بلکہ وہ اس فضائل رسالتمآب کے ہمہ سمائی تحقیق اور اسکی خاصتہ تدقیق کو علمائے آئین کے باہمی اختلافات و محسودیات و مجادلات مواضعات سے منسوب کرتے تھے۔ یہ تحسین خانہ ساز معاونین انجمن سے یہ امر بالکل پوشیدہ نہیں۔ کہ سال گذشتہ ہم نے اس مسئلہ خاص میں تحسین ہی کے اہتمام سے کئی ایک مجلس مباحثہ و مناظرہ منعقد ہوئی جسمیں اکابر علماء نے شرکت فرمائی۔ اور منکرین کے گروہ کو روشن ہو جانا یا جس سے عام طور پر مسلمانوں نے استفادہ تحقیق ہو گیا۔ بشرطیکہ وہ انصاف کو ہاتھ سے نہ کراجرا علمائے اہل سنت و فضلائے دین و ملت وہ علما جو درثہ الانبیاء ہے دعوی تصدق تابعین ہیں کہ بیشک سید عالم صلعم کو اللہ تعالیٰ نے معجزات سے خصوصاً صوفیائے کرام تابعین تابعین کو بھی کرامات سے جو معجزہ نبوی ثابت ہوتے ہیں۔ متعدد دفعہ ثابت فرمایا ہے۔ کہ بیشک یہ سب کرامتیں اللہ تعالیٰ کے محبوبوں اور مقبولوں پر عموماً مفید۔ تحقیق و ثابت فرمایا ہے۔ اور یہ سب علوم و معارف کے ذریعہ ذات رحمت و رضا کرامت سے ہے۔ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ علی کل شیئ قدیر۔ لیکن سکان مدینہ منورہ و علمائے مدینہ کا ثبوت نہ ہونے کے فضل و کرامت پر حمل کرنا علمائے عرب خصوصاً علمائے حرمین الشریفین نے کبھی تصدیق فرمائی اس اختلاف کو بالکل مفید کر دیا۔ یہوں نہ کرتے تو آخر اس سے فضیلت و علمیت عرب و حرمین ثابت ہوتی مقصود تھی نہ اور کچھ۔ عقل جو قوی قوت سے نہ ہو بیشک ناقص ہے۔ عقل کامل ہر عاقل و دانا کے نزدیک جبھی کہی جاتی ہے کہ اس میں فضائل نبوی کی معرفت اور موصوف بہ ہونے کی صلاحیت ہو۔ بلکہ مقصود اصلی درحقیقی شرعی اور دینی فضائل نبوی کا ہے۔ جسکا ثبوت بڑے بڑے آئمہ دین کی مشہور کتابوں سے میسر آسکتا ہے جسکو محققین متاخرین نے باب فضائل النبی میں محسوب فرمایا ہے۔ چنانچہ ہر ایک نے اپنی عقل کے مطابق

Marfat.com

مسند طریقہ پر فضائل و احوال رسالتمآبی کے بیان کرنے میں اس مسئلہ کی بھی نہایت تشریح و توضیح فرمادی ہے جسکی پوری پوری معلومات ہمارے ناظرین اولے الابصار کو اس تحریر سے حاصل ہو جائینگی جسکو ہمنے رسالہ البیان شام میں دیکھا ہے جس سے ہمیں شام و بیروت و حمص و دمشق شریف و مکہ معظمہ مدینہ منورہ و حائل و جدہ وغیرہ عربستان کے علاوہ مغرب سے علماء کرام کے خیالات اس مسئلہ کے متعلق معلوم ہوئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ برادران اہل سنت و خصوصاً جمیع مسلمانان ہند کو عموماً اس مسئلہ فضائل نبوی سے واقف کریں کہ جس سے ہمیں بجز فلاح دینی و دنیوی اور اجر و ثواب اُخروی کے اور کچھ مقصود نہیں۔ اس تحریر کے ایک حصہ کو ترجمہ اردو میں شائع کیا جاتا ہے جس سے عامہ مسلمین کو اپنے اسلاف محققین اور عرب کے واجب التعظیم علمائے دین کے تحقیقات سے استفادہ حاصل ہو کر اسلام دین سے آباد اور دین سلامت رہیگا۔ کیونکہ سکان حرم محترم علماء مکہ و مدینہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کے اتفاق و اجماع کے شہادت قرآن مجید شاہد عادل ہے کہ اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ۔ یعنی خدا تعالیٰ حرم محترم مکہ معظمہ کے مالک وہی رہینگے۔ جو پرہیزگار ہوں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ سبا میں قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ ۔ یعنی کہدے اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ والے رہنے والوں سے کہ آگیا دین حق اور ظاہر ہوگیا اب باطل اور نہ نوٹ آئیگا قیامت تک۔ بخاری شریف میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ان الایمان لیأرز الی المدینۃ کما تأرز الحیۃ الی جحرھا ان نصوص صریحہ سے اتباع علمائے حرمین الشریفین کا جمیع عالم کے لئے حکم واجب کا ہوتا ہے۔ نیز ان آیات محکمات سے علمائے عرب کی عزت و وقعت من جہت الشرع ثابت و متحقق ہو گئی۔ لہذا ہر اہل بصیرت طالب حق ہدایت کے لئے یہ نہایت صحیح و قابل تسلیم معیار ہے جس سے حق اور ناحق کا بخوبی امتیاز ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چشم بینا کو ہوش عطا فرمائے تعصب و نفسانیت کے گہری اندھیری سے نجات دے اور سیدھی راہ سجھائے۔ اپنے مقبولان بارگاہ و محبوب رسالت پناہ کی جناب میں گستاخی و سوء ادبی سے بچائے

Marfat.com

صلاۃ الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم

رسالہ البیان من ضلالیس الشاہ

الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ

Marfat.com

دام مجدہٗ ابن المرحوم الحاج احمد باشا المؤید العظمی۔ اسکے بعد اصل تقریظ ایک بڑے شیخ اکمل و فاضل اجل کی درج کی گئی ہے کہ جنکی تبحر علمی و حقانیت مذہبی احناف و اکناف عرب میں بالاتفاق مسلم ہے۔ اس شیخ بزرگ کی دینی خدمات ان کی جلیل القدر تصانیف سے ہویدا و روشن ہیں جسکی بنا پر سلطنت عثمانیہ و خدیویہ مصریہ سے مشاہرے مقرر ہیں۔ نیز (نواب) مولا عبد العزیز سلطان فاس للغرب دار الاقامہ مدینۃ (ریاست) طنجہ (ملک مغرب) کے استاذ اجل ہونیکا شرف حاصل ہے۔ علاوہ اسکے حضرت شیخ موصوف کو ایک ربانی شہرت اور خداداد قبولیت یہ حاصل ہے کہ اصفیائے زمانہ بزرگان دین و مشاہیر صلحا کا مابین اہل عرب نے شیخ کی مقبولیت بارگاہ رسالتمآبی میں ملاحظہ فرمائی۔ اور یہ ان کا مابین کے رؤیائے صالحہ و مبشرات صادقہ ہیں۔ اس خصوصیت نے شیخ کی تعریف کو محتاج بیان نہ رکھا۔ (جسکا ثبوت مطالعہ رسالہ الشفاء للاہمیۃ فی مبشرات المنامیۃ مطبوعہ مصر و بیروت سے ملسکتا ہے) یہ صد حضرت شیخ کی خدمات دینی و تصانیف مذہبی کا ہے۔ جو اس زمانہ میں جوابات سے زیادہ قدر دانی کے قابل ہیں۔ جنمیں سے ایک تصنیف ہے الموسوم بہ جواہر البحار فی فضائل النبی المختار جلد ۸ ۱۴ صفحہ فضائل نبوی مبسوط کتاب ہاض بلطہ طور پر اسنی کتابوں کی تلخیص ہے۔ جو حضرت مصنف مدظلہ کی مقبولیت بارگاہ نبوی و اعزاز دینی و دنیوی کی اعلیٰ دلیل ہے۔ اعیان امت آسے کیونکر نہ نوازیں۔ کہ جسکے حال پر امت کے مولا و آقا شہنشاہ ہر دو سرا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسقدر نوازش اور لطف و عنایت کی نظر ہو۔ سچ ہے ؎ سلطان بگدا بر ہیں گدایان مصفی حضرت شیخ سعدی ایسوں ہی کے حقمیں فرماتے ہیں ؎ بخشید مورے ز سخا ملک سلیمان شاہان جہانند گدایان محمد ؐ ۔ (الواقعہ) ؎ گدا تیرا کبھی محتاج اسکندر نہ ہو ہرگز ۔۔۔ وہ سکہ ہے روان عالم میں تیری بادشاہت کا ۔۔۔ (از غزلہ) جو میں ملاح شہنشاہ علی فوز اہم ۔۔۔ انکا اعزاز سر حشر دوبالا ہوگا ۔۔۔ اسی وجہ سے خاصکر شیخ موصوف ہی کی تقریظ درج رسالہ البیان ہوئی کہ تمام بلاد عربستان کے ہر خاص و عام میں یہ رسالہ فضائل نبوی شائع و ظاہر ہو جائے کہ اس مبارکہ سے اولیٰ و اعلیٰ اس نائب وارث مسند نبوت کے فضل و کمال کا معترف و ملاح ہے۔ اور حضرت

Marfat.com

فتاوے و تحریرات علماء عرب کے نزدیک خاص وقعت و اہمیت رکھنے کے علاوہ محققانہ اعتبار رکھتے ہیں۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ نیز حضرت شیخ نے اپنی تقریظ میں یہ بات بھی ظاہر کردی ہے۔ کہ شیخ موصوف کے نزدیک یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ اس سے قبل ہی وہ لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے بعض تصانیف میں اپنے اپنے مقام پر اس مسئلہ کو ثابت اور اس کے دلائل کو واضح کردیا ہے۔ چنانچہ تقریظ کے مطالعہ سے یہ بات روشن ہو جائیگی۔ مزید برآں ہم بھی اپنے قوین کی تسکین کے لئے استدلال کے طور پر حضرت شیخ کے کلام میں سے چند اشعار متعلق علم نبوی کے یہاں پیش کرتے ہیں تاکہ مزید اطمینان و تقویت ایمان کا موجب ہو۔ اور بعض طبائع کے یہ شبہات بھی اٹھ جائیں کہ کسی نئی تحقیق کے گرویدگی نے شیخ موصوف کو تقریظ پر مجبور کیا ہو۔ نہیں بلکہ یہ معلوم ہو چکا کہ قبل سے قبل ہی تصنیفات حضرت شیخ سے یہ امر واضح تھا۔ نفس یہ کہ حضرت شیخ ہی کا اعتقادی مسئلہ ہے۔ بلکہ جمیع علمائے اہل سنت کے نزدیک یہ اعتقادی مسئلہ اور فضائل نبوی کا خزینہ ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ عامیوں کی نظر سے کتب معتبرۂ قدیمہ کے گذرنیکا اتفاق نہیں ہوتا۔ وہ شوق سے سلف صالحین کے تصانیف کا مطالعہ کرتے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا اکثر حصہ اخبارات و نوادر و قصص و حکایات عجیبین کا گرویدہ ہے۔ بعض خواص نے مذہبی جھگڑا اور علماء کا باہم دگر سمجھکر مذہبی مسائل سے کنارہ کر رکھا ہے۔ اب ایسی صورت میں احقاق حق کا کیا ذکر ہو۔ یہ اضافہ ہماری قلم سے اسواسطے ہوگیا ہے۔ کہ ہمیں کثرت اختلاف تقریظ سے گفتگو کا اتفاق اور ان کی گوناگون تعجب انگیز تقریروں سے سابقہ اور مقابلہ پڑتا ہے تاں اگر طبیعت میں امر حق کے تسلیم کرنیکا مادہ موجود ہو۔ مذہب و ملت سے کچھ غرض ہو دیں اور حقائق دین سے کچھ متاثر ہونا چاہتے ہوں ذوق عرفان و نور ایمان سے بہرہ حاصل کرنیکی امید ہو۔ تو بیشک سچے نبی جلیل کے ذکر جمیل کو حلاوت کلام و زبان و منبار سمع و جان و نور ایقان و ایمان سمجھیں۔ پچاس سے زیادہ علماء بلاد اسلامیہ کا ایک مسئلہ فضیلت رسالتمآبی پر متفقہ تقریظ کا لکھ دینا معجزہ نہیں تو کیا ہے۔ ایمان تو یہی کہتا ہے کہ واللہ واللہ یہ خزینہ فضائل نبوی اگر بالفعل نظر انداز

Marfat.com

کردیا جاتا تو یقیناً بہت بڑی کسرِ شان اور منقصت رسالنما بی کا باعث ہوتا۔ جب ہی تو مولائے دو عالم سردار آدم و بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم کے دیار فیض آثار سے یہ عظمت و شوکت رسالنما بی و اجلال و فضیلت نبوت پناہی کا مہور ہوا ہے فآمنا وصدقنا الیقیناً ہا فوز سہنا زد نا صفا ذہ اب ملاحظہ فرمائیے ان اشعار کو جو حضرت قدوۃ المحققین زبدۃ المدققین عالم ربانی فاضل لاثانی علامہ شیخ یوسف النبہانی دامت برکاتہم العالیہ اپنے دیوان العقود اللولبیہ فی المدائح المحمدیہ میں زیب دہ فرماتے ہیں۔ ص۲۸ علم الغیب فالدھر کآنٌ ہ ھو فیہ والکائنات اناءٌ ہ ص۹۳ و علمہ الغیبُ من مولاہ مطرحٌ مثل الدعآ ومہما شاء مفعولٌ مثل واحصاء علوم الغیب حتیٰ ہ کان الدھر بین یدیہ یجلی صدا تمرہ العلوم جمیعہا ہ ولکل خلق اللہ مص علم الغیوب باسرہا ہ ماشم تحمین وخرص ہ جو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ ایک معجزۂ محمدیہ کا اظہار ہے۔ جس پر صلحاء اولیاء و امت و علمائے اہلِ سنت کا جمہوری اتفاق ہے۔ اور حضرت شیخ ممدوح کیوں نہ فرماتے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین علانیہ حضور نبوی میں مدائح نبویہ میں معجزۂ علمِ غیب کا ذکر فرماتے۔ جیسا کہ صحیح لفظوں میں ایک صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ میں ایک قصیدہ میں، یہ شعر بھی عرض کیا۔ کہ اشہد ان اللہ لا رب غیرہ ہ وانک مأمونٌ علی کل غائب ہ (مصطلحات مطبوعہ مصر جلد ۲ ص۱۵۵) جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اظہار مسرت فرمایا فالحمد للہ رب العالمین الذی قال فی شان حبیبہ و ماھو علی الغیب بضنین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔ غرض سرفراز ست صرف خدمت نبی و آنکہ مذہبی تھی۔ کہ باعث اجرِ اخروی ہو۔ وھو حسبی ونعم الوکیل اہلسنت و جماعت کے تقریظ کے جن الفاظ میں کہ البیان میں درج ہے ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ (تقریظ) العالم العلامۃ المحقق والفاضل الفہامۃ المدقق مولینا الشیخ یوسف النبہانی متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ آمین۔ ولما کان تقریظ شیخ النبہانی دام فضلہ فی اخر الکل وصار ختام المسک للرسالۃ المذکورۃ

Marfat.com

فاذكره هٰهنا اعلاماً للناس وهاهو ذا:—

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله رب العالمين - وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين
والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين - اما بعد فانه لما تشرف في عام
سيد المرسلين في بلدته الطاهرة ومدينته المنورة في هذا العام سنة ١٣٣١ھ
طلب مني بعض العلماء الاعلام ممن اهل السنة والعترة الطاهرة اهل
المدينة المنورة وهو السيد عبد الباري بن العلامة السيد عبين رضوان
الله بركاته وبركات اسلافه الطيبين الطاهرين ان اقرظ هذا
المكتوب المسمى بالدلالة المكتئبة بمدة الغيبة تاليف العلامة الامام
الشيخ احمد ضاخان الهندي وكان قبل ذلك كاتبني الى بيروت في
هذا المعنى الشيخ الفاضل عبد الله كوهن العامري الشيخ كريم الله الهندي
فلما ارسلت في هذا المرام اسرت عبد الباري حفظه الله فرأيت ان
الى اخره فوجدته من انفع الكتب الدينية واصدقها حجة وابرهنها
حجة ولا يصدر مثله الا عن امام كبير علامة محرر فرضي الله عن
مؤلفه وارضاه وبلغه من كل خير منتهاه واما ما يتعلق بالرد على الوهابية
ومن يدعي الاجتهاد المطلق في هذا الزمان فقد استوفيته في كتابي
الحق في الاستغاثة بسيد الخلق صلى الله عليه وسلم وان التوسل
في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم غير
فقد استوفيت الكلام في كتابي المذكور وسميته بحجة الله على
العالمين في معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم
كلا وحي بسؤال الحق تعالى لي به هذا النبي الكريم عليه افضل الصلوة
والتسليم ان يكثر من امثال مؤلف هذا الكتاب الائمة الاعلام

Marfat.com

حماۃ الاسلام المتصدین للرد علی الکفرۃ والمبتدعین الثام فانہم
من افضل المجاھدین الذابین عن حوزۃ الدین والحمد للہ
رب العالمین وکتب ذلک بقلمہ الفقیر الحقیر یوسف
بن اسمٰعیل النبھانی فی المدینۃ المنورۃ
فی صفر الخیر سنۃ ۱۳۳۱ ھ الختم وبیضہ

یُوسُف النبِہَانِی

انتھی تقریظ مولینا شیخ یوسف النبھانی دامت معالیہ

اسکے بعد یہ اعلام ناظرین البیان کے لئے درج ہے۔ ثم اقول ان الرسالۃ الشریفۃ
الدولۃ المکیۃ ستطبع عن قریب فی الھند وتشاع فمن اراد التحقیق
فی مسئلۃ سعۃ علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلیہ بمطالعۃ
الرسالۃ المذکورۃ وما علینا الا البلاغ ھذا ما التزم فقط

اطلاع و تصدیق: یہ حضرت علامہ شیخ یوسف النبھانی دام ظلہم العالی کی فہرست راقم الحروف غفرلہ کے
پاس کئی سال سے جو قابل قدر معلومات دینی و تحقیقات مذہبی کا گنجینہ ہے مگر کتابیں براہ راست دستیاب
علیہ حضرت شیخ معدوح سے بیروت سے یا مصر کے کسی کتب خانہ یا باب السلام مدینہ منورہ یا باب السلام
مکہ معظمہ سے پہنچ سکینگی۔ والسلام حسن الختام

خادم الحفاظ ابو الرجاء غلام رسول الحنفی القادری عفی اللہ تعالیٰ عنہ
امام مسجد جامع قصابان صدر بازار کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ

تقریظ حضرت علامہ یوسف نبھانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

تمام خوبیاں اللہ کے لئے جو سارے جہان کا رب ہے اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل اور تمام صحابہ اور ان پر جو خوبی اور اخلاص کے ساتھ قیامت تک ان کے پیرو ہیں۔

بعد حمد و نعت جب میں سید المرسلین ﷺ کے آستانہ اقدس کی زیارت سے مشرف ہوا۔ بلدہ طاہرہ مدینہ منورہ میں اس سال ۱۳۳۱ھ میں اہلسنت کے بعض افاضل علماء سے اور اہل مدینہ منورہ کی پاک عترت سے بالخصوص سیدی عبدالباری ابن علامہ سید امین رضوان نے (اللہ ان کی اور ان کے پاک و طاہر اسلاف کی برکات سے مجھے سودمند کرے) مجھ سے خواہش کی کہ میں اس کتاب الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ پر تقریظ لکھوں جو امام علامہ شیخ احمد رضا خان کی تالیف ہے۔ اور اس سے پہلے اسی مقصد کے لئے شیخ فاضل عالم باعمل شیخ کریم اللہ ہندی نے بیروت کے پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کی تھی تو جب اس دفعہ سید عبدالباری سلمہ المولیٰ تعالیٰ نے یہ کتاب میرے پاس بھیجی تو میں نے اس کو شروع سے آخر تک پڑھا اور تمام دینی کتابوں میں بہت زیادہ نفع بخش اور مفید پایا اس کی دلیلیں بڑی قوی ہیں جو ایک امام کبیر علامہ اجل کی طرف سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔ اللہ راضی رہے اس رسالہ کے مصنف سے اور اپنی عنایتوں سے ان کو راضی کرے اور ان کی تمام پاکیزہ امیدوں کو برلائے بہرحال جہاں تک وہابیوں کی تردید کا تعلق ہے اور جو اس زمانہ میں اجتہاد مطلق کا دعویٰ کیا جاتا ہے تو میں نے اس مسلہ کو تمام و کمال اپنی کتاب میں بیان کر دیا ہے۔ جس

Marfat.com

کا نام ''شواہد الحق فی الاستفادہ بسید الخلق'' (ﷺ) اور رسول اکرم علیہ الصلاۃ والسلام کے علم غیب سے جو باتیں متعلق ہیں تو میں نے اس سلسلہ میں بھی اپنی کتاب مذکور میں پوری بحث کی ہے نیز ایک دوسری تصنیف ''حجتہ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین'' (ﷺ) میں بھی اس پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ میں اپنا بیان ختم کرتا ہوں نبی کریم ﷺ کے توسل سے بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے ہوئے کہ وہ اس کتاب کے مصنف جیسے افراد زیادہ سے زیادہ پیدا کرے۔ جو ائمہ اعلام ہوں۔ اسلام کے حامی ہوں۔ کفار اور ذلیل بدعتیوں کی تردید میں مشغول ہوں ایسے علماء بزرگ مجاہد اور دین کی حدود کے محافظ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ لکھا اس کو اپنے قلم سے فقیر حقیر یوسف ابن اسمعیل نبہانی نے مدینہ منورہ میں صفر الخیر ۱۳۳۱ھ میں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

لبِ شیریں و دندانِ مبارک (ﷺ)

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جنکے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ حضرت مولانا محمد کریم اللہ مہاجر مدنی قدس سرہٗ

الحمد لله الذى وهب العطيات الذى علم حبيبه' المصطفٰى ﷺ علوم الاوّلين و الآخرين من فوق العرش الىٰ ماتحت الثرىٰ صغيراً اوكبيراً ما كان وما يكون من ألطافه الخفيات ومنه الخمس الذى فيه النزاع والاختلافات بل يعرفونه من امته ﷺ أصحاب الورع وخالص النيات وأصلّى وأسلم على نقطة دائرة الوجود و واسطته العظمى لجميع المخلوقات وعلىٰ آله الأطهار وأصحابه الأخيار سيما على ابنه الكريم المغيث مولانا و سيدنا محمد محى الدين عبد القادر الجيلانى سيد السادات.

أما بعد فقد اطلعت على كتاب الدولة المكية بالمادة الغيبية تاليف الامام الهمام المحقق المدقق سيدى و ملاذى مجدد هذا الزمان عبد المصطفٰى فداه روحى و قلبى مولانا محمد أحمد رضا خان سلمه الله الحنان المنان فما ينسبونه الوهابيته الكذابية من أذناب الكنكوهى وغيره الىٰ شيخنا وسيدنا أعلا ذكره انه قائل والعياذ بالله بمساواة علم خالق الأرض والسمٰوٰت و علم من لولاه لما خلق الأرض والسمٰوٰت فهوكذب صريح وافتراء شنيع وبهتان قبيح الا لعنة الله على الكاذبين وبئس مثوى الظلمين ولدفع هذه الافتراءات الملعونة قرظوا تقريظات و تصديقات ساداتنا علماء الحرمين الشريفين زادهما الله شرفا وللمسلم المتدين السُنّى فيها

Marfat.com

کفایتہ ومن اللہ الھدایۃ و منہ البدایۃ والیہ النھایۃ ھذا و أنا أکتب تلخیص تقریظ مولانا وسیدنا العلامۃ الفاضل الشیخ رحمۃ اللہ علیہ علی کتاب تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل لعل یحصل لعوام المسلمین فی الھند التصدیق و الیقین و یأمنون عن وسواس الشیاطین بجاہ سید المرسلین ﷺ الیٰ یوم الدین و أنا الحقیر الذلیل الفقیر محمد کریم اللہ المھاجر فی المدینۃ المنورۃ علی منورھا صلوات اللہ وسلامہ فی تلامیذ حضرت مولانا وسیدنا وأستاذنا الشاہ محمد عبد الحق عم فیضہ مقیم بمکۃ المکرمۃ زادھا اللہ شرفا و تعظیما و اجلالاً و مھابۃ –

۲۲ جمادی الاخری ۱۳۲۹ھ .

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

دہن مبارک (ﷺ)

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
جسکے پانی سے شاداب جان وجناں
اُس دہن کی تراوٹ پہ لاکھوں سلام
جس سے کھارے کنویں شیرۂ جاں بنے
اس زُلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

(حدایق بخشش۔امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ:

تمام تعریف اللہ کے لئے جو بخشش اور عطا والا ہے۔ جس نے اپنے برگزیدہ حبیب ﷺ کو اولین و آخرین کے علوم فرش سے تحت الثریٰ تک ہر چھوٹا بڑا تعلیم فرمایا اور اپنے پوشیدہ الطاف وکرم سے جو ''ہوگذرا اور جو ہوگا'' کی آگاہی بخشی اور اسی میں وہ پانچ چیزیں بھی ہیں جن میں اختلاف ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان چیزوں کی واقفیت ومعرفت امت محمدیہ (ﷺ) میں پاکیزہ عمل اور پاکیزہ قلب ونیت والوں کو بھی حاصل ہے اور میں صلاۃ وسلام بھیجتا ہوں دائرۂ وجود کے نقطۂ مرکزی پر جو سب سے بزرگ واسطہ ہیں تمام مخلوقات کے لئے اور ان کے آل اطہار اور اصحاب اخیار پر بالخصوص آپ کے بزرگ فرزند فریاد کو پہنچنے والے مولانا وسیدنا محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی پر جو سید السادات ہیں۔ حمد ونعت کے بعد میں نے واقفیت حاصل کی الدولۃ المکیہ کی جو امام بزرگ محقق نکتہ رس سیدی وملاذی اس زمانے کے مجدد عبدالمصطفیٰ ان پر روح ودل فدا ہوں یعنی مولانا احمد رضا خاں سلمہ اللہ تعالیٰ کی تالیف ہے تو جو کچھ جھوٹے وہابی دروغ باف گنگوہی کے متبعین وغیرہ ان کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ ہمارے بزرگ سردار ''اللہ ان کا ذکر بلند کرے'' قائل ہیں معاذ اللہ اس بات کے کہ ارض وسما کے خالق کا علم اور ان کا علم جو نہ ہوتے تو آسمان و زمین کی خلقت نہ ہوتی مساوی ہے یہ صریح جھوٹ بالکل افترا اور بدترین بہتان ہے۔ اللہ کی لعنت جھوٹوں پر ہے اور ظالموں کا ٹھکانا برا ہے انہیں ملعون اتہامات کو دفع کرنے کے لئے حرمین شریفین کے ہمارے سرداروں اور علماء کی تقریظات لکھی گئیں۔ اللہ حرمین کے مجد وشرف کو زیادہ کرے۔ ایک دیندار سنی مسلمان کے لئے یہ تصدیقات کافی ہیں۔ ہدایت اللہ کی طرف سے ہے اور اسی سے ابتدا اور اسی کی طرف انتہا ہے اس کو یاد رکھو، میں یہاں مولانا وسیدنا علامہ فاضل شیخ رحمۃ اللہ، رحمۃ اللہ علیہ کی تقریظ جو کتاب تقدیس الوکیل عن

Marfat.com

توہین الرشید والخلیل پر ہے اس کا خلاصہ لکھ دیتا ہوں۔ امید ہے ہندوستانی مسلم عوام کو اس سے اطمینان و یقین حاصل ہو اور شیاطین کے وسوسے سے وہ محفوظ رہیں بطفیل سید المرسلین ﷺ یوم آخر تک۔

میں ہوں حقیر وذلیل محمد کریم اللہ مہاجر مدینہ منورہ، اس کے روشن کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کے درود وسلام نازل ہوں حضرت مولانا وسیدنا واستاذنا شاہ محمد عبدالحق ان کا فیض جاری رہے کا شاگرد مقیم مکہ معظّمہ۔ اللہ اس کی عظمت و بزرگی وجلال میں زیادتی عطا فرمائے۔

۲۲ جمادی الاخری ۱۳۲۹ھ

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

عرض : رکوع وسجود میں بقدر سبحان اللہ کہہ لینے کے ٹھہرنا کافی ہے۔

ارشاد : ہاں رکوع وسجود میں اتنا ٹھہرنا فرض ہے کہ ایک بار سبحان اللہ کہہ سکے جو رکوع و سجود میں تعدیل نہ کرے۔ ساٹھ برس تک اسی طرح نماز پڑھے اس کی نمازیں قبول نہ ہوں گی۔ حدیث میں ہے۔ انا نخاف لو مستَ علیٰ ذلک لَمُت علی غیر الفتوۃ ای غیر دین محمد ﷺ۔ ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ اگر تو اسی حال پر مرا تو دین محمد ﷺ پر نہ مرے گا۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

السید الشریف المولیٰ وسیدنا محمد منیر العارف الحسینی
دام مجدہم

تدلیس الوکیل = کمال التثقیف
نصف صحیفہ تالیف السید احمد البرزنجی
دام مجدہ
عسلی ونصف
صحیفہ بلسان السندی

ترسلوا من فضلکم بواسطۃ السید الشریف
الشیخ محمد یحیی زمیتا دام فضلہ لعبد الضعیف
فی ھذہ الایام رشد ضرورۃ ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب
ارسل فی حضرتکم الی ۳
محمد کریم مدخار الباب مجیدی

حضرت علامہ مولانا محمد کریم اللہ پنجابی قادری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کے دست مبارک کی تحریر کا عکس

Marfat.com

آئندہ صفحات میں ''الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ'' پر تقاریظ کے عکوس اوران علماء ومشائخ کی تقاریظ ہیں، جو غالبًا ابھی زیورطبع سے آراستہ نہ ہوسکیں اور یہ سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ کے مملوکہ مخطوطہ الدولۃ المکیۃ میں مندرج ہیں۔

حضرت علامہ سید احمد علی قادری مہاجر مدنی، حضرت شیخ سید تاج الدین ابن محدث اعظم علامہ سید محمد بدرالدین کی تقریظ کے سلسلہ میں رقمطراز ہیں:

شیخ بدرالدین صاحب محدث شام کے فرزند خلف الصدق سید تاج الدین صاحب ماہ ربیع الاول شریف میں ہمراہ اہل شام بعادت تشریف لائے۔ مولوی محمد اعظم حسین بھوپالی کے مکان پر اترے۔۔۔۔۔شیخ تاج الدین صاحب نے دولتِ مکیہ شریف پر تقریظ اپنے ہاتھوں سے لکھی، برائے ملاحظہ ارسال خدمت ہے۔ ۵۹

یہ عریضہ ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۳۱ھ کا تحریر کردہ ہے، خیال ہے کہ یہ ان تقاریظ میں سے آخری تقریظ تھی جو حضرت علامہ سید احمد علی قادری رحمتہ اللہ علیہ کی کوششوں سے حاصل ہوئیں تھیں۔ مگر مخطوطہ مملوکہ سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ میں مندرجہ تقاریظ ۱۳۳۲ھ تا ۱۳۳۴ھ کی بھی مکتوب ہیں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

واہ کیا جُود وکرم ہے شہِ بطحاؔ تیرا

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

Marfat.com

قطعۂ تاریخ انطباع کتاب مستطاب (دولت ملیہ) مؤلفہ عالیجناب

محمد ثانی مولوی احمد رضا خان صاحب ادام اللہ رافتہ در صنعت توشیح کہ دو دو حرف از اول و آخر ہر مصرع ستین خلیفے برآیند و مصرعۂ آخر سنہ بحریہ - از فقیر احقر غلام حیدر غفرلہ مہاجر خادم نجوم

(بے ہمت دنیی عسری و نظم) روضۂ اطہر حضرت حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم

۳۶	مولوی احمد رضا خان قبلہ و اربابِ علم	۷۰		عاشقِ ذاتِ محمد عارفِ نورِ خدا	۵
۳۰۱	شاہِ اقلیمِ کمال و ماہِ گردونِ جمال	۳۱	۱۰۵	مظہرِ کردگارِ برتر قطبِ اوجِ اصطفا	۸۱
۹۴۰	مظہرِ علمِ رسول و مخزنِ فرع و اصول	۳۶	۶۰۰	خسروِ ملکِ ہدایت سالکِ راہِ بقا	۱۰۱
۸۱	آفتابِ دین و ملت ماہِ اوجِ مرحمت	۴۴۰	۲۱	کامیاب از فیضِ احمد مصدرِ جود و سخا	۶۰
۴۴۰	مرجعِ اہلِ بصیرت منبعِ جودِ شرف	۴۹۰	۴۶	موردِ اسرارِ مولا مخزنِ لطف و وفا	۸۱
۲۲۰	کردِ ثابت علم غیب صاحبِ لولاک را	۲۰۱	۱۰۰۱	غالب آمد بر گروہِ منکرِ خیر الوریٰ	۲۰۱
۵	دادِ اہلِ سنت حق را فیوضش سروری	۲۱۰	۱۱	زہدِ او در دین و دنیا فیضِ بخشش آمدرا	۲۰۱
۳۵	لہجہ ہائے این رسالہ دیدم و گفتم بکلک	۲۴	۴۷	مژدہ چون خواہی شنید چون سالِ طبعش از ہدیٰ	۷
۱۰۰	گفت ہاتف سالِ زیبا حیدر قربان تو	۲۶	۱۰	دولتِ یکدیہ ساز دولتِ داریہا	۴۱

۱۹۶۸ ف ۱۳۱۸ ۱۹۱۱ء ۱۳۲۹ بنگلہ

Marfat.com

الحمد لله الذی ارسل سیدنا محمدا رحمة للعالمین واطلعه علی علوم الاولین والآخرین وخصه بعلم المکاشفات والغیب حتی آمن بذلک من ظهر قلبه من الشک والریب صلی الله علیه وعلی آله وصحبه والتابعین وتابعیهم باحسان الی یوم الدین اما بعد فقد اطلعت علی الرسالة المسماة بالدولة المکیه فی المادة الغیبیة مؤلفها علامة الزمان وفرید الاوان ومنبع العرفان ومنهل الایقان ذو الاخلاق الحسنة والاوصاف المستحسنة جناب عظمة مولانا الشیخ احمد رضا خان ادام الله علینا برکاته فوجدتها رسالة محررة بتحریر الذهب قاضیة علی منکریها بالخبال والعطب ولیس فیها یزعمه اهل الافتراء والریب من المساواة بین علم الله ورسوله فی الغیب اجاز الله مؤلفها بجزیل اخصائه وشرفه بالتقرب الیه من اشتاله بجاه نبیه العظیم ای القاسم من هو للرسل والانبیاء فاتح وخاتم صلی الله علیه وعلیهم وسلم حمدا یوافی نعم رب العالمین کتبه الفقیر الی مولاه الغنی احمد زینی بن السید احمد الدحلان خادم فتوی الشافعیة بمدینة خیر البریة حامدا ومصلیا مسلما

ہجرت کا وہ غار جس میں حضور اکرم نے زخمی ہونے کے بعد آرام فرمایا

Marfat.com

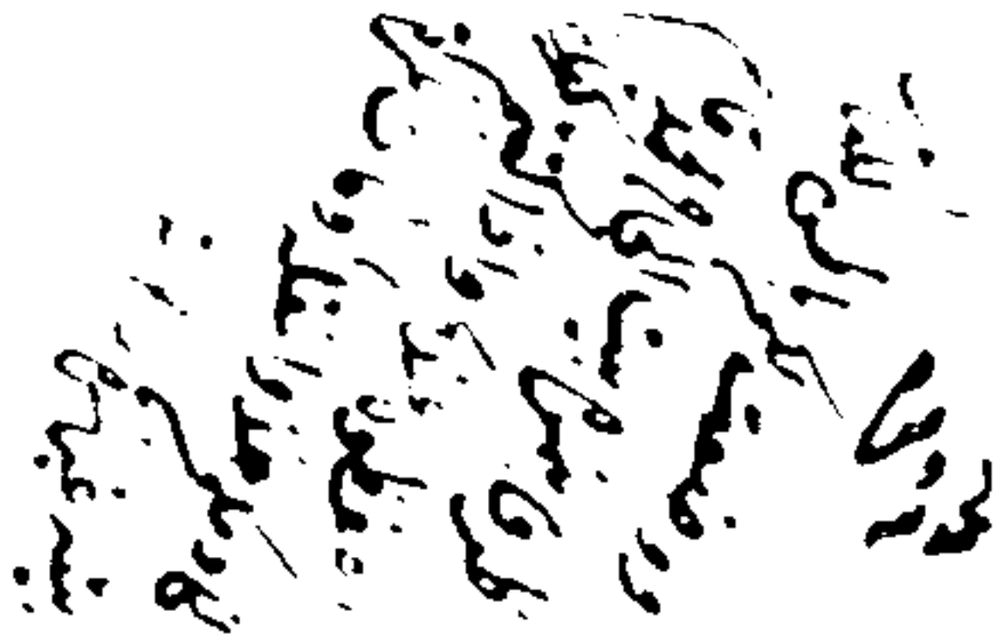

Marfat.com

سیمانہ

هذا وسلموا لنا علی حضرۃ مولانا الشیخ ما مدوا سئلہ ان یوفقہ لما یحبہ ویرضاہ ویبر
عینکم بما تحبون وعلا [illegible] جزاہ اللہ عنی خیرا فانی راکافتہ فیما فعل واسئلہ
تعالی ان یجزیہ عنی وعنکم بہ بولدکم المبارک العلامۃ ان شاء اللہ تعالی الا وھو ابراھیم ؎
جبلانی ابنتہ اللہ بنا حسنا وجعلہ الوارث منکم بعد طول بقائکم وسلموا لنا علی الحاج کفایۃ
اللہ فانی من اثر کریم لہ آمنہ اللہ من کل سوء الدنیا ویوم الفزع اذکروا رجوکم ان
تبلغوا سلامی سیدی الوالد اعنی والدی الشیخ حامد والحاج مصطفی وان کان ذا لبس
من الادب لکم اعنی تقبیل ثالث اولادکم وا قبلوا لی منہا اسماء ضاعف اللہ لہا
الحسنات وانی داع لہا فی کل ان وحین بلغ اللہ المقصود وما اعلم بای لسان اشکرکم جمیعا
وانما اسئلہ تعالی ان یشکر سعیکم فیما تفعلونہ معی ویجعلکم [illegible] یوم لا ینفع
مال ولا بنون واسئلکم [illegible] لخویدمکم فانی واللہ تعالی محتاج لدعائکم وھذا واجب
[illegible] الذی یقینا لما اعلمہ من سیری ھذا وقت اقبلی صبح ما وصلت [illegible] تاریخ الان
لم یذھب من عمری لیلۃ مکۃ المشرفۃ ولا بابور وظهر ابی جلسی نصف شہرھا لعوان
یوجد اللہ بابورا بمکۃ والا فالامر داعی علی [illegible] ترکب فی بابور بوسطۃ البحر
وھنا ایضا اسئلکم الدعاء بتسہیل الامور کلہا ودفع [illegible]

اثنین
ولدکم
حامد
ابراھیم

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على اشرف الانبياء
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فقد
هذا الكتاب المسمى بالدرة المكية بالمادة التعبية والمدة
العلم العامل الفهامة الكامل الشيخ احمد رضا خان الحنفي
البريلوي فوجدته اجل برهان ساطع واقوى حسام
قاطع لكفور المعند بين براد دليل وانما انوف الملحدين
وكل ما جاء به في هذه الرسالة من النصوص فهو حق وصدق
صارع بجمع النصوص ومن ناظر المؤلف في جميع ما كتبه فهو يحوج
ومدفوع بلا مزيد وجزى الله عنا خير المؤلف والشيخ
الشيخ يوسف النبهاني فقد كفلوا للكونه في كتابيه شواهد الحق
في الاستغاثة بسيد الخلق صلى الله عليه وسلم وحجة الله على العالمين
في معجزات سيد المرسلين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم فعليك
بمراجعة الكتابين تهدو تكون من الموقنين ولا حاجة الرجل
النصوص فلم يبق لكل من المسلمين الا الرضا والقبول وبه العلم
الواقف عليه ولله اسأل ان يكثر من امثال المؤلف الشيخ احمد
رضا خان وجزى الله علماء المسلمين عنا خيرا واجزل لهم اجرا
بجاه سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه اجمعين
كتبه الفقير الى عفو ربه ومولاه الحسن بن محمد بن علي بن
حمدان بن الحبيب بن علي بن محمد بن علي بن زيدان بن علي بن محمد
ابن نصر بن احمد بن يحيى بن احمد بن عبد الله بن عبد الواحد بن
عبد الكريم بن عمر بن محمد بن عبد السلام بن حسن بن ابي بكر
ابن علي بن حرمة بن حسن بن سلام بن مزوار بن حيدرة بن محمد بن
ادريس بن ادريس بن عبد الله الكامل بن الحسن المثنى بن الحسن بن علي
ابن ابي طالب رضي الله عنهم اجمعين وعنا بهم آمين اه

في صفر الخير ١٣٢٢ في المدينة المنورة على صاحبها الصلاة والسلام

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين

اما بعد فاهدى فضيلة سيدى الاستاذ المحترم الشيخ محمد كريم الله جزيل تسليمهم وعظيم رضاه ودعائه على الدوام اعرض اخذنا اورتلغراف وثانى تلغراف بخصوص الدولة الملكية وقال فضيلة الاستاذ الشيخ عبد الحميد افندى العطار ارسلها الى فضيلة المفتى افندى لاجل ان يقرظ عليها وان شاء الله تقابا قريبا باحدها ويعطينا اياها وترسلها لكى مع بلوغ سلامنا الى من يلوذ بجنابكم ومن عند حضرة شيخنا ووالد الشيخ محمد تاج الدين افندى ومضرة شيخ عبد الحميد افندى العطار بعد السلام

١٥ رجب سنة

الداعى

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

الحمد للہ رب العالمین القاھر القوی المتین القامع لجیش الضلالۃ المتعنتین بالعلماء العاملین الذین حازوا قصب السبق فی کل وقت وحین الھادین من ضل لفھم السقیم الی الصراط المستقیم بادلۃ واضحۃ کالشموس یفتوش بھا الفکر ویحتی بھا النفوس والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد الرحمۃ المشرقۃ شمسھا فی کل زمان وعلی آلہ واصحابہ السادۃ الاعیان صلاۃ وسلاما دائمین نستمنح بھما الحفظ والامان اما بعد

اعلم ان معرفۃ الحقیقۃ المحمدیۃ قد عجز عنھا سائر البریۃ وقد ورد عنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال یا ابا بکر والذی بعثنی بالحق بشیرا لم یعلم محمد حقیقتی غیر ربی ولذا قال سیدنا اویس القرنی رضی اللہ تعالی عنہ لاصحابہ حین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ما رأیتم من رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الا ظنہ قالوا ولذا ابن ابی قحافۃ فقال ولذا ابن ابی قحافۃ وقد قال الشیخ ابو الحسن الشاذلی رضی اللہ تعالی عنہ صدق اویس رضی اللہ تعالی عنہ ان علیا رضی اللہ تعالی عنہ کان مقامہ ادرک نفسہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعثمان رضی اللہ تعالی عنہ کان مقامہ ادرک قلبہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعمر رضی اللہ تعالی عنہ کان مقامہ ادرک عقلہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کان مقامہ ادرک روحہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وحقیقۃ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم السر المکنون لا یطلع علیہ الا اللہ تعالی وقد قال الامام الخرقانی الطرابلسی رحمہ اللہ تعالی حقیقۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سر من اسرار الحق تعالی لا یطلع علیہ فی ھذہ الدار سوی الرب وقد یکشف اللہ سبحانہ وتعالی لبعض خواصہ فی حالۃ من حالاتہ عن حقیقۃ السر المکنون

Marfat.com

وهو الذی عبر عنه اویس القرنی بالظل ثم ان المومنین یتفاوتون فی ادراکهم فکل
ادرک من ذلک بحسب قربه منه صلی الله تعالی علیه وسلم واعظم الناس ادراکا الخلفاء
الاربعة رضی الله تعالی عنهم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کما هم اشد الناس قربا منه صلی الله تعالی علیه وسلم
لکن لما اختلف مقاماتهم اختلف ادراکهم فکل ذی مقام ادرک منه صلی الله تعالی علیه وسلم
حقیقة توافق مقامه کیف وارواح الخلفاء والصحابة رضی الله تعالی عنهم من الانبیاء والمرسلین
وجمیع بقیة الصالحین تنطبق من حیث الروحانیة علی العلوم والحکم والمعارف الربانیة
والاسرار الملکوتیة ولهذا سمی روحه صلی الله تعالی علیه وسلم ایضا الارواح فکل ما یرد علی النفوس
من الفتوحات العرفانیة والمنح الالهیة یرد علیها من روحه صلی الله تعالی علیه وسلم اذ هو الهادی
والمهدی لکل من اهتدی وغیره من الهدایة مستفاد من هدایة الله تعالی وانک لتهدی
الی صراط مستقیم وغایة نبینا صلی الله تعالی علیه وسلم جمیع الانبیاء والمرسلین مستمدون
من روحه صلی الله تعالی علیه وسلم اذ هو قطب الاقطاب وموصی الله تعالی به روحه جمیع الناس ولواء آدم فمن

محمد من المولی بغیر توسط ... یمد الوری جمعا بغیر تقرط
تنادیه یا خیر النبیین واسط ... علینا من الفیض العمیم المبوط
خططنا حال الرجا عند کرمه

انتهت بفضله تعالی ما علمان الوهابیة قوم جاهلون ظالمون غافلون فانهم یقال فی حقهم
ولا علی مشاهیر اخطاء ... ثم انی قد اطلعت علی الرسالة المسماة بالدولة المکیة
بالمادة الغیبیة ذات القدرة ... فالفها الشیخ استاذ الفاضل الشیخ احمد رضا خان

Marfat.com

الحنفی القادری فانہ قد بین فیھا ما یزیل الالم و یذھب السقم من ردع
المنافقین و قمع الجاحدین فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً اجزیلاً و ابقاہ فی نحورھم
سیفاً مسلولاً وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد الفاتح لما اغلق والخاتم لما سبق
ناصر الحق بالحق و علی آلہ وصحبہ وسلم

العبد الحقیر احمد بن محمد بن محمد خیر
المسناری منشأً والعباسی نسباً
والمدنی اقامۃ خیریراتی ٥

من شہر جمادی الاخری سنہ ۱۳۳۰ ہجری نبوی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام

حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے حجرے کا موجودہ منظر

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

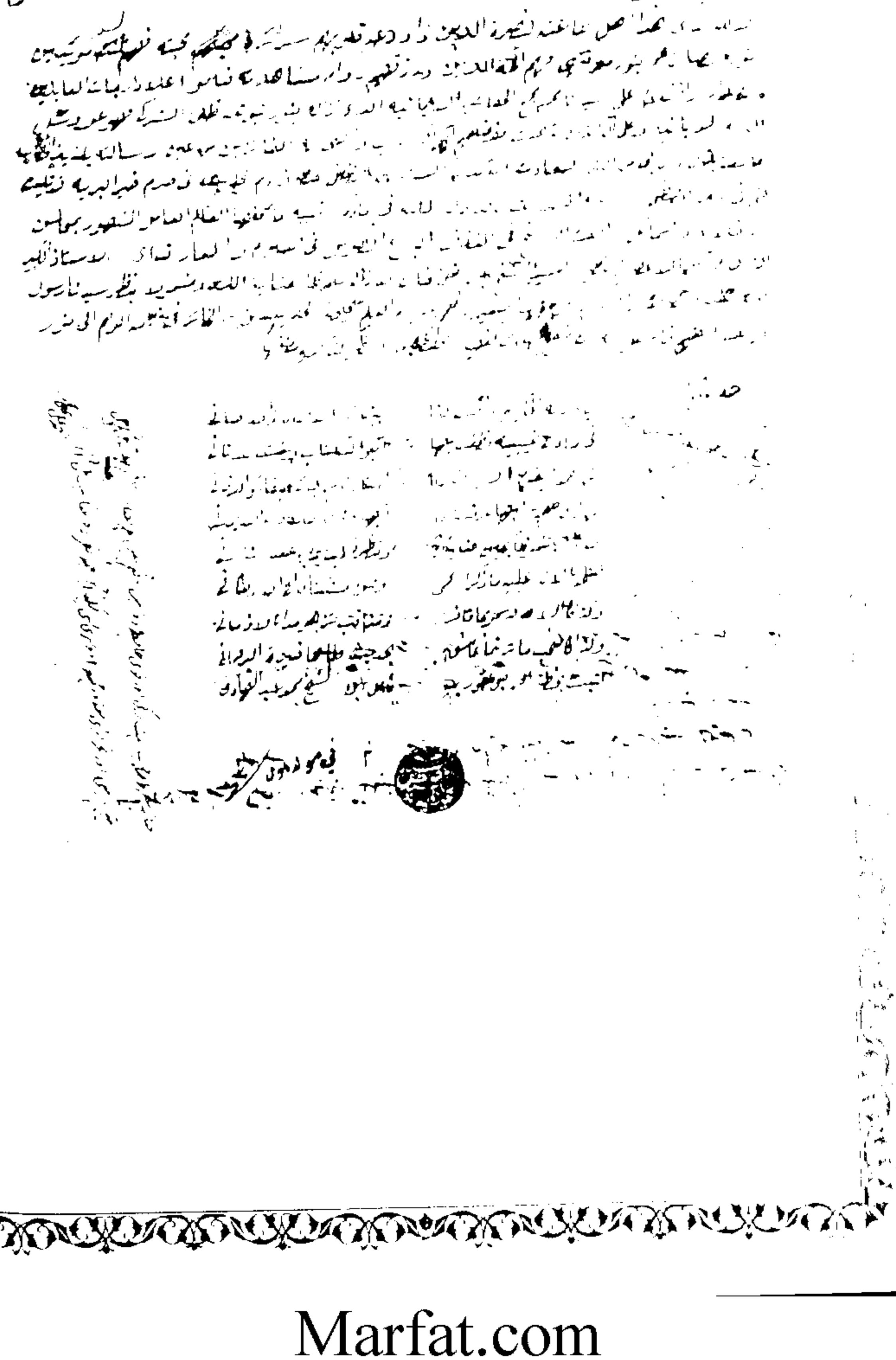

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا من [illegible] ويا حي لا يتمثل [illegible] وشكرك على نعمك التي لا تحصى
ونشهد بتوحيدك شهادة [illegible] ونصلي ونسلم على أول المخلوقات
المطلع على الغيبات [illegible] ونسأله أن يمن علينا بفوائد وحل بعلمك ما لم
نكن نعلم ونصلي عليك عظيما دائما [illegible] وأصحابه الأخيار
وبعد فقد ورد [illegible] مهنئ الأمين وشرفت بزيارة عالم
[illegible] المرسلين عليه أفضل الصلاة وأزكى التسليم فمنعني بعض الأحزان أصلح
الله شأنه وحال دون ذلك [illegible] أن سرح النظر في رياض مؤلف جليل المستغني
عن الشرح والتطويل الموسوم بالدولة المكية في المادة الغيبية من تصانيف
علامة العصر بل الأوان مولانا الشيخ أحمد زيني دحلان فلم تسعني الإجابة سؤالهم
وقبول ملتمسهم فشمرت عن ساعد الجد سير إلى الوطن صين عن النوازل
والفتن فوجدت النحرير يتفلا من عضونه وينبوع التدفق يتدفق من عيونه
ولا عزو فالمؤلف المفضال ذو الباع وفي سائر العلوم له اتساع أي اتساع
فبالله من مؤلف أصاب جامعة وقصد مانعة ذو صحيح قاطعة [illegible]
ساطعة لا زال ملجأ للمستفيدين وكهفا يلجأ إليه الطلاب ليقين بقي علينا
شيئ وهو ما يناسب لهذا المقال من القول بالمباينة بين العلمين فهو محض
افتراء واختلاق وكذب وبهتان أو شاهد في انتفاء المطابقة ما كتب
هذه الضلالة والأدلة بعد المشاهدة وبالله التوفيق إلى الحق وإليه الطريق
والمؤلف المفضال من المهاجرين لهذا الدين والمتمسكين بأذيال سيد المرسلين
اللهم وتفضل على العلماء بالمباينة على الإرشاد إلى طريق الرشد والسداد وعلى طلاب
بالجد والاجتهاد وعلى جامعة المسلمين بالعود إلى رب العباد وعلينا معهم يا رب العالمين
وصلى الله [illegible]

Marfat.com

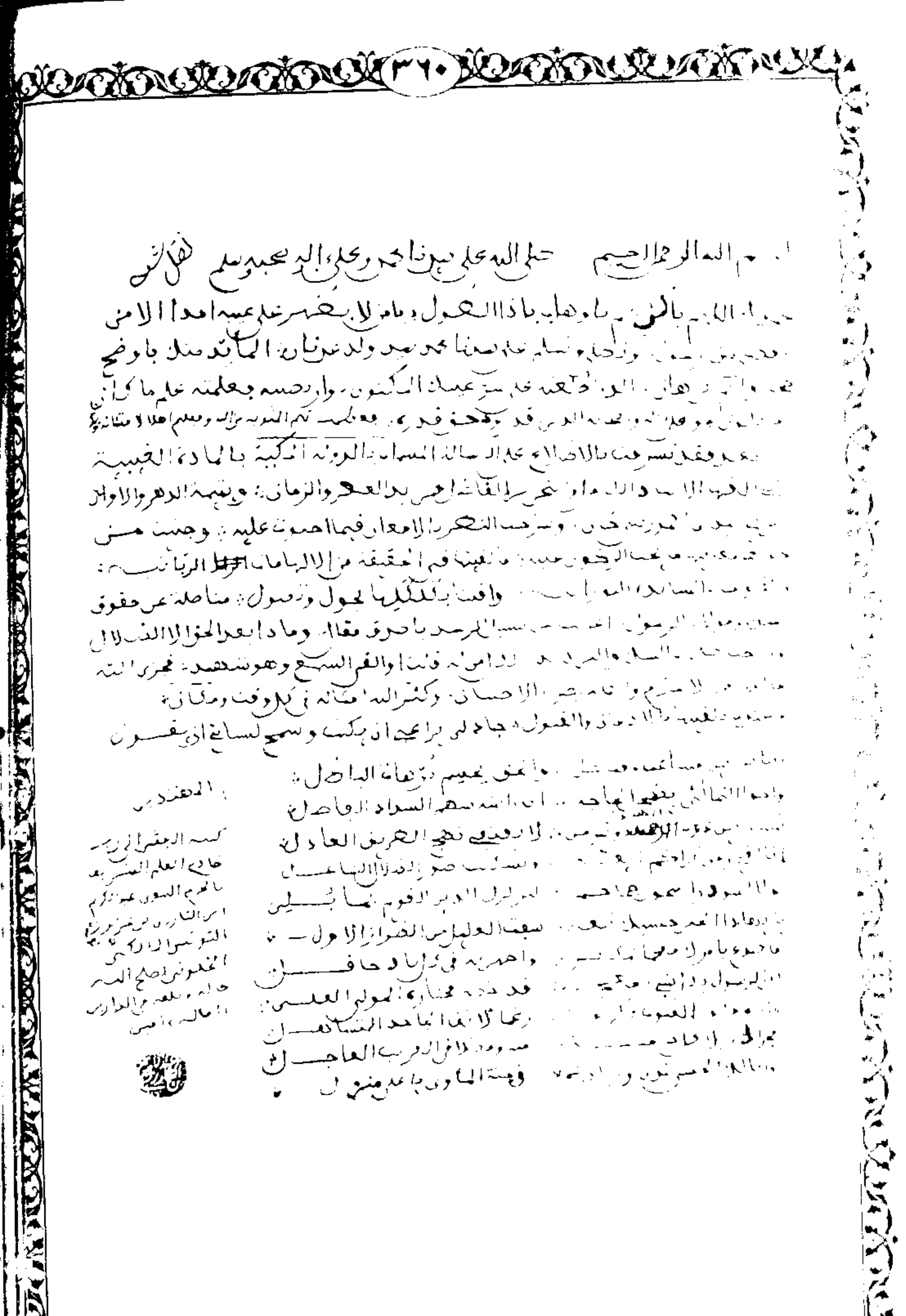

Marfat.com

Marfat.com

كتبه على بركة الله تعالى بطيبة الطيبة المحمية
حرسها الله تعالى وسائر بلاد المسلمين آمين
حين زيارة المجدد الاعظم سيد الانبياء صلى الله عليه وسلم
الفقير محمد رسول احمد اسعد كيلاني الحسيني الحنفي
فالهمه ورقمه بقلمه وختمه عفا عنه

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا الله يا من علم الانسان ما لم يعلم تعليما ويا من خاطب حبيبه بقوله وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما اللهم صل وسلم على سيد نا محمد الذي جعلته سيد من اطلعته على غيبك وامامه وعلى آله وصحبه قادة اهل السنة والجماعة والتابعين لهم باحسان الى قيام الساعة اما بعد فقد اطلعت على الرسالة المسماة بالدولة المكية للعالم العلامة الشيخ احمد رضا خان من علماء الديار الهندية وذلك عند مجاورتي في مدينة سيد البرية سنة ١٣٣٣ من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلاة واتم التحية فاعجبتني تلك الرسالة اعجابا ما عليه من مزيد فسبحان الله الذي يوفق الحكمة من يشاء ويريد ولا غرو فكم لله من عباد يصلحون في الارض ويزيلون عنها الفساد بحفظ الله مؤلفها السني الخبير النقاد وجزاه احسن الجزاء حيث افاد واجاد واتى بالمراد ومرجع ذلك لاهل السنة المؤاد وكدر بذلك قلوب اهل الضلالة الحساد والجملة ان قوله قولا دلت عليه النقول الاخبار عن المغيبات قد وقع كثيرا لبعض الاولياء والمقربين فما بالك بسيد الانبياء والمرسلين فقد اخبر ببعض المغيبات سيدنا الوالد السيد وسلم الولي الشهير الذكر امامة قبل انتقاله وبعده عندنا مشهورة اغنت شهرتها عن التقرير موقع الامر كما قال رحمه الله تعالى ومن جملة ذلك انه اخبر وهو صحيح البدن انه يموت بعد ايام قليلة وان زوجته حملت انثى وقد كان لها ثمانية ذكور ولم تلد انثى قط فماتت بعيد ذلك الاخبار قبل ولادتها عقب ان تطهرت وذكر انه حركان الحمل اذ ذاك نحو شهرين فبعد نحو سبعة اشهر من موته وضعت انثى كما قال رحمه الله تعالى وبعد ذلك وقبل في الجاوة يزار من سائر الاقطار وله الى اليوم كرامات ظاهرة فضل ذلك وغير للاولياء فاضل ذلك بسيد الاولين والآخرين فانه صلى الله عليه وسلم لم ينتقل من هذه الدار الا بعد ان اطلعه الله على الخمسة قال ابراهيم الباجوري في شرح البردة انه لم يخرج صلى الله عليه وسلم من الدنيا الا بعد ان اعلمه الله تعالى بجميع الامور الخمسة

قاله محلا وكتبه محلا خادم العلم الشريف
بالحرم المكي المنيف السيد محمد ابن
السيد وسليم الحسني الادريسي
تحريرا بالمدينة المنورة في شهر جمادى
الثانية ١٣ سنة ١٣٣٣

Marfat.com

Marfat.com

مختص بالله تعالى فلا يصح صرفه لغير ذاته فتصدوا هل انتم تواجهون عدوا هلف
صنع العلم فنفوا هذا التحريف والانتحال واذاحوا بضياء براهينهم
ظلمة الاشكال وبينوا ان استغاثة المؤمنين صلى الله عليه وسلم
محمول على طلب شفاعته العظمى والتوسل بجنابه الاعلى الاسمى والنداء له صلى
بعد وفاته كنداء في حال حياته وهو صلى الله عليه وسلم لم يزل
حاضرا لدى الله تعالى مع دوام وحياته اذ جسده وجميع الرسل
مقبول الشفاعة مجابون السؤال فالله المعطي وهو صلى الله عليه
القاسم الذي يقسم منحكم الله تعالى لعباده من النوال وقد رتبه جملة
من رد عليهم في بعض الوجوه المذكورة صاحب هذه الرسالة التي صغرت
في الحجم وكبرت في العلم فجزى الله مؤلفها خير الجزاء
العطايا في دار الجزاء فأنام به البشائر واتم به السرائر وزينه
المتحقق بنيه علم المحبوبة وحاله ومن يسير بسيرهم فأصاب الكرامة
فأكرم الله اسلافكم وتابع عليكم جوده ونواله وبارك الله
لنا في امثالكم من العبيد ولا عدمنا القائمين بتحمل هذا العلم لنشره
عنه تحريف الغالين وانتحال الجاهلين وتأويل المبطلين
وجعله تحت نظر محبوبه سيد المرسلين عليه وعلى آله وصحبه
افضل صلوات رب العالمين ٢٠ مارچ

الفقير الراجي
محمد يس

Marfat.com

من تتمة السمط

المسماة الدولة المكية بالمادة الغيبية

للشيخ صالح بن عبد الله العقاد

هذا وارجو من جناب المؤلف الفاضل ان يسمني بما ذهب اليه في دعواته فأنا مرجو القبول من خصائص المحبة لهذا الرسول (صلى الله عليه وسلم)

محمد بن سودة الفاسي

المجاور بالمدينة المنورة

Marfat.com

الحمد لله الذى خلق الخلق واصطفى من بينهم آدم وعلم الاسماء ومدح العلماء بقوله تعالى
انما يخشى الله من عباده العلماء والصلوات والسلام على سيدنا محمد الذى علم الله علما
كان وما يكون فى الارض والسماء جزاه الله تعالى عنا خير الجزاء فلقد مدح
علماء أمته بقوله عليه الصلاة والسلام علماء أمتى كانبياء بنى اسرائيل وهو
غاية المدح وبعد اما بعد فلما طالعت هذا الكتاب المسمى وجدته كتابا
جليل المقدار عظيم النفع لاهل السنة والجماعة الذين يقتدون بسيدنا محمد صلى الله
تعالى عليه وسلم فى الافعال والاقوال والاحوال والآراء فسبحان من أيد علماء
السنة الذين قاموا بحماية دين الاسلام واهله من التعرض والطعن من
جهة المبتدعين الضالين المضلين الراجعين القهقرى من التمسك بالعروة
الدين والشرع المتين ولله در اسيادنا العلماء الكاملين والى
درجة حقاليقين واصلين كيف لا وهم نجوم اهل الهدى والدين
اعنى امام المقرئين لهذا المؤلف المبين فلقد اصابوا الحق والصواب
فى الدنيا والدين جمعنا الله واياهم فى جنة الفردوس مع الرضى من الله
والقبول بجاه سيدنا ومولانا الرسول صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى
وعلى آله وصحبه وجميع من انتمى اليه كتبه خادم نعال العلماء
بالمدينة المنورة المدرس بالمسجد النبوى محمد يحيى
١٢٧٩ ذى القعدة بن شعيب الخانى
الدولة المكية فى المادة الغيبية للعلامة
المحقق المدقق بحر العلوم والعرفان قامع اهل البدع والزيغ

Marfat.com

يقول الفقير ان مولده يعقوب بن رجب ادرج العلم الشريف بالحرم الشريف النبوي
في ليلة الرؤية ثمانية وثلاثين وتسعمائة وفيها سيدنا الطارق على كتاب الدولة المكية في المائة الهجرية
وانا بعد قرأت في خطبة الكتاب المذكور نحت فرأيت اسمائه قد انتظمت وسميت في نظم
الكتابة ومحاسنه وشرحت الكتابة وغاية العظم في حل انشراح عظيم وكنت حينئذ
وشرعت ان اشرح هذا الكتاب بعد تمام الطائفة شرعت في كتب
بعد ما ظهر لي سبب موضوع هذا الكتاب فرأيت في تلك الليلة من شهر
ظهر لي السبب بالتبويبة قد تبعه ضرام عظيم وتحصل بين الناس
وانا قاصد لزيارة قبر الحبيب صلى الله عليه وسلم فوق بعد
فاشتقت بشرب من ذلك الماء ثم توقفت عن
ثم تذكرت شرب النبي صلى الله عليه وسلم من تلك البئر فاقبلت على
بوعاء من ماء زمزم فشربت منها وصببت باقيها في البئر
ثم رجعت وبقيت زمانا فضل لي وازل واقر عند باب
الدار وكتاب الدولة المكية فوق صدري نائما عليه يوم ثم
اليوم رجعت بان هذا الكتاب له شان عظيم ومحبوب عند
صلى الله تعالى عليه وسلم

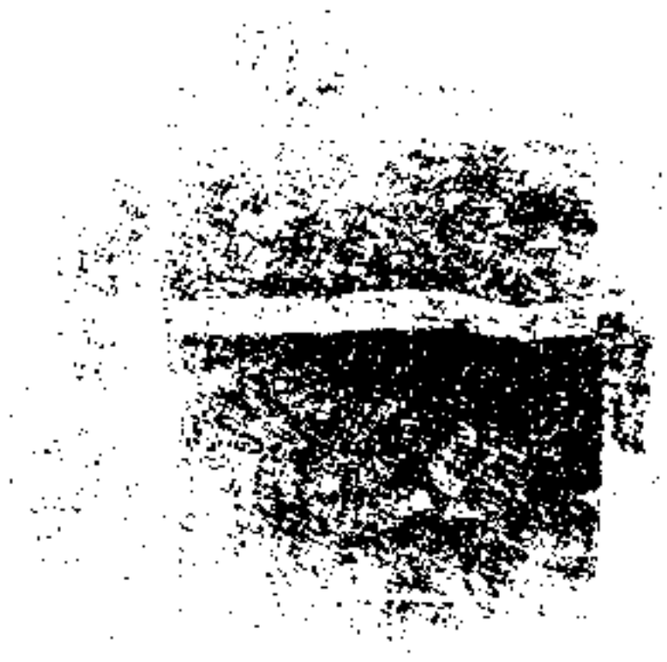

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والصلاۃ والسلام
علی رسول اللہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحزابہ
اما بعد فقد اطلعت علی ھذہ الرسالۃ السنیۃ المسماۃ
بالدولۃ المکیہ فی الرد علی الوھابیہ لمؤلفھا الاخ فی
اللہ الحبیب الشیخ احمد رضا خان فوجدتہ اصریۃ
ما ارتضول لتعلقھا بتنزیہ اللہ تعالی عما لا یلیق
وسیدنا الرسول منح اللہ مؤلفھا القبول والاقبال
وبلغہ المنی وآل آلہ واصحابہ محمد والصحب والآل
کتبہ الراجی عفو ربہ المجید
خادم العلم بالعلم الشیخ محمد سعید بن عبد
فی آخر رمضان شریف سنہ ۱۲۷۹ھ

منیٰ کی وادی وہ جگہ جہاں حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے لٹایا گیا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی علم بنینا ما لم یعلم فصار من علومہ علم اللوح

والقلم نصلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم وبعد فقد طالعت

الرسالۃ الرائقۃ والعجالۃ الفائقۃ اعنی بہا الدولۃ

المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ لوحید دھرہ وفرید عصرہ

علامۃ الزمان مولانا الحاج احمد رضا خان ادام اللہ

فیوضہ علی الراغبین ونفع بعلومہ الطالبین عند الفاضل

المحترم الماجد الکرم محبی فی اللہ محمد کریم اللہ بلغہ اللہ تعالی

غایۃ ما یتمناہ فقد اتی فیہا بما یشفی العلیل ویروی الغلیل

ودقق فیہا مسئلۃ علم الغیب وحقق بالاسنک فیہ ولا ریب

واستبان منہا ان ما نسب الیہ من القول بتساوی علم سید الخلق

Marfat.com

صلوات الله عليه يعلم الحال لعليم وسلم الرب ربهان
عظيم فاحسن الله سجانه جزاءه في الدارين ورفع
مدارجه في الكونين لـ لـ محمد بن سنوسه الله الدراسي كان ابرلما
في المدينة المنورة على صاحبها الف صلاة وسلام
في ١٥ ربيع الاول ١٣٣١

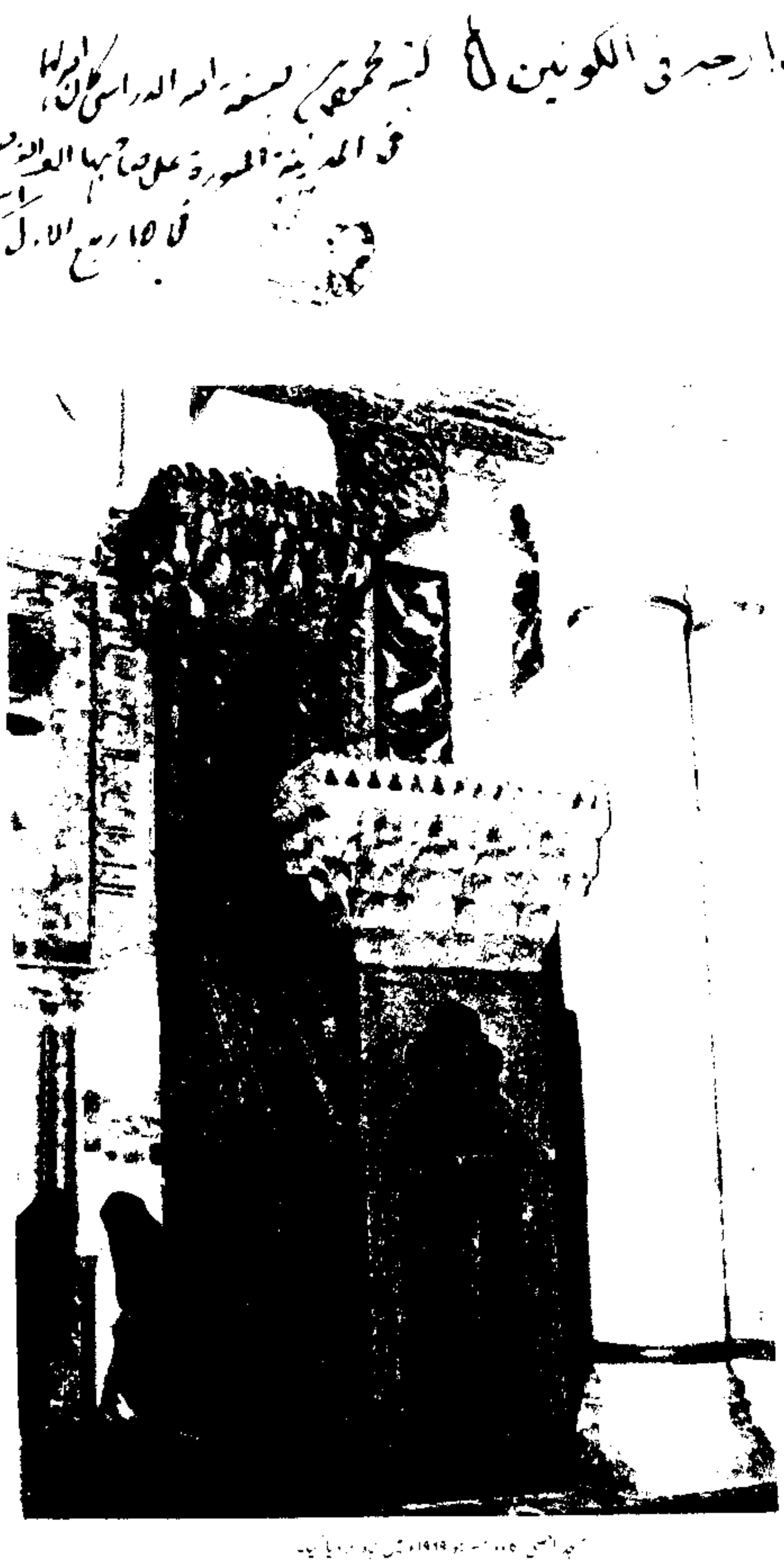

صورة اصلي ٥×٧ سنة ١٩١٩ التي بعث بها

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین والعاقبۃ للمتقین

ولا عدوان الا علی الظالمین وبعد لما تشرفت بالرسالۃ المسماۃ بالدولۃ المکیۃ فی العلوم الغیبیۃ لمولفہا العمدۃ

العلامۃ الاکبر القدوۃ الفہامۃ الاشہر من ذاع علمہ وفضلہ وشاع وتشنفت باقراط جواہر لفظہ ونثرہ الاذان بلا سماع

العارف بربہ الدال علیہ فی کل زمان ومکان الشیخ سیدی احمد رضا خان حرست مساعیہ ودامت محفوفۃ باللطف

والرعایۃ والعنایۃ معالیہ وسرحت اللحظ فی جواہر الفاظہ بانیہا واجلت الفکر فی ازہار ریاض معانیہا بلا

التبست درر فرایدہا رایقۃ البیان فایقۃ الاتقان وغرر فوایدہا فی مفارق الاذہان یانعۃ الاصول والفروع بلا

متوجۃ بالدلۃ القرآنیۃ العربیۃ القاطعۃ والاحادیث النبویۃ الصحیحۃ الساطعۃ والبراہین العقلیۃ الجلیۃ الواضحۃ

حاسرۃ لشبہ اہل الغوایۃ الفاسدۃ الباطلۃ دامغۃ لصدقتہم الباثرۃ الخاسرۃ الکاسدۃ العاطلۃ ذابۃ عن

لمالات علوم خیر البریۃ بل افضل الصلوٰۃ وازکی التحیۃ تمسک بعصمۃ اہل السنۃ النبویۃ التی من استمسک بہا

فقد استمسک بالعروۃ الوثقی وافسحۃ الابریۃ وحاز بالنبیع القویم الذی لا عوجاج فیہ واعتصم بحبل اللہ القوی المتین

الذی لا شبہۃ تعتریہ ولا یخفی علی کل ذی بصیرۃ تحمید السیرۃ منور السریرۃ ان اللہ سبحانہ جل علا اختار وفضل

حبیبہ الاعظم علی سائر انبیائہ ورسلہ وملائکتہ وجمیع خلقہ جملۃ وتفصیلا ما فرع علیہ الکمالات العلمی التی لا غایۃ لہا

ملتج بہ الی انوار التجلیات والمشاہدات العلیا التی لا یمکن التعبیر عنہا فجمد کل الالسن والکمل والحال

وتوجہ بتاج المہابۃ والعز والاجلال حتی شاہد سنا الجبروت وعجائب الملک والملکوت وطلع علیہ

مطلع الانوار والاسرار والرضی وزادہ شرفا بقولہ تعالی ولسوف یعطیک ربک فترضی وکشف لہ خبایا الرموز

وخبایا الکنوز من العلوم اللدنیۃ الالہیۃ والاسرار الغیبیۃ العلویۃ والسفلیۃ وما کان وما سیکون من یوم

علم المصون المکنون من تحت الساء وغیرہا اجمالہا وتفصیلہا علی من من خاص عباب اسرار الایات البینات

وعوارف النعوات وفاضت انوار المشاہدات الغیبیات وبوارق الاشراقات ادرک فی ذلک اوفر حظ

نیل کشیتہ وزور ... وسیلہ ...

Marfat.com

ولله در الامام البوصيري رضي الله تعالى عنه اذ يقول

وكل اي الى الرسل الكرام بها ✦ فانما اتصلت من نوره بهم

وقوله دع ما ادعته النصارى في نبيهم ✦ واحكم بما شئت مدحا فيه واحتكم

ولو تتبعت جميع معجزاته وشمائله الشريفة والفضائل والمآثر لضاقت عن احصائها الدفاتر وكلت الاقلام وجمعت المحابر اذ لا يعلم نبوة فضله وسمو قدره الا الله الذي تفضل عليه واصطفاه وشرح قلبه اليه واجتباه ولا يميز ذلك الا جهول او حسود ضال مفتون مطرود

ما ضر شمس الضحى في الافق طالعة ✦ ان لا يرى ضوءها من ليس ذا بصر

معطيكم الله واياكم من الزيغ والفتن ناظر بنظر شهادة ما بطن ووفقنا لاتباع شريعته الغراء ومحجته البيضاء في السر والعلن والله در هذا المؤلف الاستاذ الكامل الجامع الغيث الوابل النافع لقد افاد واجاد فارشد العباد ونور البلاد وذلك دليل على شرفه وجميل سيرته وطول باعه واخلاص طويته وطيب سريرته وغزارة علمه وتحرير اطلاعه وانه الفائز بقصبات السبق في مضمار المعقول والمنقول والفروع والاصول كثر الله في المسلمين امثاله وبلغه من خيري الدارين آماله وحشرنا واياه وكافة اخواننا المسلمين بخاتمة السعادة وجعلنا من الذين لهم الحسنى وزيادة فائزين بالنظر لوجهه الكريم مستمتعين بجوار حبيبه صاحب الخلق العظيم عليه افضل الصلاة وازكى التسليم منتظمين في سلك آل بيته الكرام واصحابه الاعلام المرشدين الفائزين وحزبه القوام المفلحين المخلصين مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين متوسلين بجاه وسيلة العظمى وبابه الاعظم وعين رحمته وحبيب الاكرم عليه افضل الصلاة وازكى السلام ما لاح بدر التمام وضاح سنا الغمام

حرره احسن ذنبه فقير ربه محمد [illegible]
ابن النائب [illegible] عفا الله عنهما
[illegible]

Marfat.com

Marfat.com

مسلّق علم الاله الاعظم
لا سلّمي العلم القديم الأحكم
ومعارف فيض الاله الأرحم
ملك السماء وذا النبي الأعصم
من بحر علم الله فهو الأعلم
الى ذرى فضل الاله بن الاكرم
صدق بدا فهو الطريق الأسلم
تبعوا الهوى وهم الظلال الأظلم
فهو نصّ خير الجود الأجرم
فهو الصراط المستنير الأقوم
وكذا الشفا ثم البخاري الأحكم
حل الجهول هو الغوي الأأثم
يظلمهم حق العذاب الأأليم
قرب الجحيم هو اللظى الأالأم
وسعادة الكاريت انف الأجرم
للمذنب الشامي انف الأرحم
والهوسي فانه الأعلم
والانبياء ثم السلام الأدوم
والصولة الصمصام الأخذم
هلال الزهراء الأحمدي الاردبيلي
من الهجرة بمدينة النور سنة

Marfat.com

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله واسع العطاء مسبغ النعماء عالم الغيب فلا يظهر على غيبه
احدًا الا من ارتضى من رسولٍ منحه بما شاء فقال وما كان الله
ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء
احمده واشكره على ان علم آدم الاسماء وخصّ بذات العلوم
كلها امام الرسل والانبياء واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
المخاطب حبيبه بقوله ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك فاجل الانباء
واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذي تجلى له علم
الغيب وغيب الغيب فاطلع على حقائق الاشياء وارثي علم الاولين
والآخرين والعابرين والغابرين وظهر لمستوى سمع فيه صريف الاقلام
واحاط علمًا بما في اللوح المبين ونزل عليه الكتاب تبيانا لكل شيء
وهدًى ورحمة وبشرى للمسلمين وعلم علم اليقين وعين اليقين
وحق اليقين جميع ما كان وما يكون الى يوم الدين فانبأ بما امر
بانبائه من حضرة رب العالمين وشهد له بجوده فيه قوله تعالى وما هو
على الغيب بضنين وقال سبحانه وتعالى تشريفا لقدر علومه وتعظيما
وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما فعلم اللوح والقلم
من علومه ذرة كما ان علومه في جنب بحار علم الله تعالى كقطرة
صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله كنوز جواهر الحقائق والاسرار
وعلى اصحابه بحور اللآلي العلوم والانوار واتباعه الابرار واولياء امته الاخيار
لا سيما وارث علوم النبيين ظاهرا وباطنا وواقف مقامات المرسلين
سرا وعلنا غوث الثقلين وقطب الكونين كريم الطرفين شرف النسبين

Marfat.com

القطب الرباني والغوث الصمداني والمحبوب السبحاني والهيكل النوراني
صاحب الاشارات والمعاني سيدنا وسندنا وهادينا ومرشدنا
السيد الشيخ محيي الدين ابي محمد عبد القادر الجيلاني وعلى
ذريته الاطيبين والمريدين والمحبين ومن انتسب اليه
اجمعين الى يوم الدين امابعد فلما من الكريم المتعال
ذو المن والافضال على هذا العبد ضعيف الحال ونحيف البال
بشد الرحال مرة سادسة الى زيارة قبر حبيبه الاعظم وصفيه
الاكرم والملاذ الاتم لكل من في العالم ووسيلة ابينا آدم ووا سطة
فيضان العلوم والاسرار على اهلها ممن تاخر من زمانه ومن تقدم
سيدنا ومولانا محمد صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه وبارك وسلم
وتشرفت بالحلول في المدينة المنورة والزيارة في المواجهة المعطرة
في تاسع محرم الحرام من هذا العام لقيني بعد زيارتي للمرقد
المصطفوي قبل انصرافي من المسجد الشريف النبوي العالم الفاضل
جامع الفضائل والفواضل كريم الشمائل حميد الخصائل مولانا
المولوي محمد كريم الله سلمه الله وابقاه ووفقه لما يحبه ويرضاه
واوصله الى غاية ما يتمناه فسرت بلقياه وحبشت من نعم الله
بجري ذكر الرسالة المرضية والعجالة البهية ذات التحقيقات الفائقة
والتدقيقات الرائقة والمحاسن الجليه والمعارف العليه المسماة
بالدولة المكيه بالمادة الغيبيه لاعلم علماء الزمان واافقه
فقهاء الدوران عالم السنة وحاميها وقامع البدعة
ومبتدعيها مجدد المائة الحاضرة ومؤيد الملة الزاهرة

Marfat.com

محمود الفضائل ومحسود الأفاضل مَنْ بذل نفسه فی نصرة
الدين المتين وحمی حوزة شريعة سيد المرسلين ولم يخف
فی الله لومة لائم وارتقی فی مدح الحبيب المصطفی كل صعب
بحبه وهائم واخرج من بحار نعوته درر الا يساوی قيمتها
الدنيا ولا الاخری فكان بكل فضل جائز اليق واولی واحری
مولانا عبد المصطفی الشيخ احمد رضا خان الحنفی القادری
الممنوح من الله بالعلم الباطنی والظاهری ادام الله تعالی
وجوده وعمّ علينا وعلی سائر المستفيدين والمستفيضين
فيضه وجوده الی اليوم الدين آمين بجاه طه الامين
صلی الله وسلم عليه وعلی اله واصحابه اجمعين وكنت كثير الشوق
والغرام الی طالعة تلك الرسالة منذ شهور واعوام ففزت بمرامی
ذلك بواسطة المولوی المذكور ضاعف الله لمؤلفها وله ولنا الاجور
وحظيت بمطالعتها حظا لا يقدر ان يعبر عنه ويحصر بالبيان
لسان القلم او قلم اللسان والفيتها زبدة المحاسن بتحقيق
وامعان فوق ما تشنفت بسماعها الآذان فانشرح بها الصدر
وتنور الجنان وحققت ان ليس الخبر كالعيان وتيقنت
ان ما اشاعه بعض العصريين ان مؤلفها معتقد وقائل بمساواة
علم سيد المرسلين بعلم رب العالمين هو ناشئ من حسدهم
وعداوتهم بل مشعر بجهلهم المركب وغباوتهم اما علموا
ان الحسد اهلك للجسد والحسود لا يسود وشر القبائل

واذا اراد الله نشر فضيلة طويت اتاح لها لسان حسود

Marfat.com

والى الله المشتكى من قبائح احوال قوم يفترون الكذب وهم يعلمون
غافلين عن قوله تعالى انما يفترى الكذب الذين لا يؤمنون
ومن رذائل افعال رجالٍ يتخذون اشاعة ما نزورونه من
الافتراءات دينا داخلين عما قال الله سبحانه وتعالى ان الذين
يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا
بهتانًا واثمًا مبينًا ولولا على ابصارهم غشاوة من الحسد
والبغضاء والعداوة لابصروا ما ذكره المؤلف العلامة فى غير موضع
من رسالته الشريفة ما يبطل دعواهم الباطلة السخيفة ونحن
فى النظر الاول العلم الذاتى مختص بالمولى سبحانه وتعالى
لا يمكن لغيره ومن انبلت شيئًا منه ولو ادنى من ادنى من
ادنى من ذرة لاحدٍ من العالمين فقد كفر واشرك وفيه ايضًا
اللا تناهى الكمى مخصوص بعلم الله تعالى وفيه ايضًا احاطة احدٍ
من الخلق بمعلومات الله تعالى على جهة التفصيل التام محال
شرعًا وعقلا بل لو جمع علوم جميع العالمين اولا وآخرا لما كانت
لها نسبة ما اصلاً الى علوم الله سبحانه وتعالى حتى كنسبة حصةٍ
من الف الف حصص قطرة الى الف الف بحر ونحن فى النظر الثانى
نزهر بهر مما تقرر ان شبهة مساواة علم المخلوقين طرا جميعًا
بعلم ربنا اله العالمين ما كانت تخطر ببال المسلمين وفيه ايضًا
قد اقمنا الدلائل القاهرة على ان احاطة علم المخلوقين بجميع
المعلومات الالهية محال قطعا عقلا وسمعا ونحن فى النظر الثالث
العلم الذاتى والمطلق المحيط التفصيلى مختص بالله تعالى

وما

Marfat.com

وما للعباد الاطلاق العلم العطائى ونفيه فى النظر الخامس
لا نقول بمساواة علم الله تعالى ولا بحصوله بالاستقلال
ولا نثبت بعطاء الله تعالى ايضا الا البعض اه
فاين دعوى المساواة كما يقولون قاتلهم الله انى يؤفكون
وليتأمل المنكرون علم ما كان وما يكون لنبى الله الامين المأمون
فى تحقيق الشيخ الامام علامة الاعلام قدوة اهل التحقيق
وعمدة ذوى النظر والتدقيق الفقيه المحدث الصوفى مولاى الشريف
ابى عبد الله محمد بن جعفر الكتانى الادريسى الشهير بالكتانى المغربى نزيل المدينة المنورة
المالكى متعنا الله بطول حياته وافاض علينا وعلى العالمين من
فيوضاته فى كتابه نظم المتناثر من الحديث المتواتر ما نصه
احاديث الخاصة صلى الله عليه وسلم على المغيبات وانبائه بها
ذكر تواترها ايضا عياض فى الشفاء وغيره ونص عياض وكذلك
اخباره عن الغيوب وانباؤه بما يكون وكان معلوم من آياته على الجملة
بالضرورة اه وقال بعده فى فصل ما اطلع عليه من الغيوب وهو اكثر من ان نحصيه
والاحاديث فى هذا الباب بحر لا يدرك قعره ولا يرفع غوره وهذه المعجزة
من معجزاته المعلومة على القطع الواصل الينا اخبارها على التواتر للكافة رواتها
واتفاق معانيها على الاطلاع على الغيب اه وفى جواهر المعانى نقلا عن
جواب لابى العباس التجانى رضى الله عنه فى معنى قوله تعالى فرح عصر
صلى الله عليه وسلم ما لنا ندرى ما الكتاب ولا الايمان ما نصه
والاخبار والآثار وكتب الحديث كلها مشحونة باخباره بالغيوب
التى تأتى من بعده متفاوتة واتباعه حتى قال بعض العلماء رضى

Marfat.com

ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم امرًا يكون في امته من بعده
الا ذكره الى قيام الساعة وقال صلى الله عليه وسلم ما من شئ
لم اكن اريته الا رايته في مقامي هذا حتى الجنة والنار والاخبار
كثيرة متواترة حتى لا يكاد ان يرتاب فيها احد من المسلمين
والسلام انتهى نقلًا من نظم المتناثر وشواهد هذا المعنى كثيرة
في تصانيف اكابر الامة وعظماء الملة ولو جمعناها اورده
العالم الكبير العارف الشهير جامع الصفات السنية والفضائل
البهية والخصائل الملكية والشمائل المرضية مولانا الشيخ يوسف
بن اسمعيل النبهاني ابيردي فسح الله في مدته
وبارك في عمره الشريف وضاعف فضله بتضعيف في تضعيف
في تضعيف في غير واحد من تاليفاته في مواضع كثيرة لكان مجلد
كبيرا ولنكتف هنا على ما نقله[٧] من جواهر السيد عبد الله
الميرغني الحنفي الطائفي قدس سره في شرح الصلوة المشيشية
في شرح قول المصنف وتنزلت علوم آدم فاعجز الخلائق بالصفة
اعدوفيه صلى الله عليه وسلم تنزلت من عند الله تعالى علوم ابينا آدم
يعني حقائق العلوم التي علم آدم اسماءها الثابتة بقوله تعالى
وعلم آدم الاسماء كلها وهذه العلوم هي علوم القرآن كما قال تعالى
ما فرطنا في الكتاب من شئ وقال تعالى ونزلنا عليك الكتاب تبيانا
لكل شئ وذكر في ذلك كثيرا من الاحاديث والآثار ثم قال
وقد قال العلماء المحققون ان الله تعالى علم نبيه صلى الله عليه وسلم
الغيب كله حتى الخمس المستثناة في آخر عمره صلى الله عليه وسلم

[٧] في جواهر البحار في فضل النبي المختار

Marfat.com

لكن اريكم البعض وافشاء البعض وشتان بين العلم بحقائق الاشياء وبين العلم باسمائها وبين ادراك المقصود وادراك وسائله ولكن لما كان صلى الله عليه وسلم هو المقصود منهج حقائق الوجود ولما كان آدم عليه السلام هو الوسيلة اوقف على الوسيلة فسبحان من حكمته تبهر العقول واسراره عجائبه تطول ولله در الشرف الابوصيري حيث يقول

لك ذات العلوم من عالم الغيب ومنها لآدم الاسماء

ولهذا قال بعض المحققين انما سجدت الملائكة لآدم لاجل نور محمد صلى الله عليه وسلم الذي في جبينه انتهى

والمسؤل من الله فضله العظيم بجاه نبيه الكريم وآله واصحابه واوليائه واحبابه لاسيما ولده ووارثه حسًا ومعنى ظاهرا وباطنا سرا وعلنا حسبا ونسبا واصلا وسببا الغوث الاعظم القطب الاكرم السيد الشيخ محيي الدين عبد القادر الجيلاني قدس سره النوراني في حق هذا المؤلف الجليل الشان ومن احبه ونصره من اهل الايمان وان يجعله وايانا من المقربين لديه والداخلين عليه وان يرزقنا حسن الختام في جوار خير الانام عليه وعلى آله وصحبه وتابعيه حرره افضل الصلوة واشرف السلام فانه على ذلك قدير وبالاجابة جدير كتبه على عجل بالف خجل العبد المفتقر الى رحمة ربه المجيد المبدي هداية الله بن محمود بن محمد سعيد السندي البكري نسبا والحنفي مذهبا والقادري مشربا بالمدينة المنورة في رابع عشر

Marfat.com

من شہر مولد سید البشر سنۃ ثلاثین بعد الثلاثمائۃ والالف
من ھجرۃ من خلقہ اللہ تعالیٰ علی اکمل خلق واجمل وصف
صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ اجمعین
والحمد للہ رب العالمین

حضرت شعیب کا مزار دمودہ اردن میں ہے۔ دیواروں پر آیات قرآنی کی خطاطی کے خوب صورت نمونے ہیں

بیت جن کے غار میں حضرت داود علیہ السلام کا مزار جو بیت المقدس سے دس کیلومیٹر فلسطین کا بہت بڑا گاؤں ہے

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وفقت من اصطفيت لشرعته المبين
وصلى وسلم على من اطلعته على مكنون علم الغيب وارثه مكنون خزائنه بلا ريب
وعلى آله وصحبه حملة احكام نوراك وعلى التابعين وتابعيهم الفائزين بمعرفة بطونك وظهورك
اما بعد فقد اطلعت على هذا السفر العظيم والبحر الخضم الجسيم المسمى بالدولة المكية بالمادة
الغيبية فالفيته قاموسا لتحقيق مسائل شريعته وناموسا لتدقيق لطائف منيعه
ظهر فيه مؤلفه حفظه سديد القالب ثاقب فهمه فرائد العبارات وابدى فيه بصائب زهده فرائد
الاشارات وارخص به سوق هل الغواية والضلالات واقام عليهم واضح الدلائل والبينات
كيف لا وهو نظام المحدثات وحسام في رقاب الملحدين وحيد الزمان وفريد الأوان مولانا الكامل
السيد احمد رضا خان لا زال راقيا في حلل العرفان بهاه منبع الحقائق ومجمع الرقائق
والدقائق صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله وكل من انتمى بالوجه اليه حرره راجي كنيه العقير
احمد الخيار
خادم العلم والطريقة
عفي عنه الخالق

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين والتابعين لهم
[illegible] لما شرفت [illegible] من أعتاب سيدنا [illegible] في
بلدة الطائف ومدينة منفوحة في هذا العام ١٣٢١ هجرية طلب مني
بعض العلماء الأفاضل من هذه البلدة والعترة الطاهرة العلوية المقيمة
وهو السيد عبد الباري بن العلامة السيد [illegible] أن أعرفه شيئاً من
وبركات آل بيته الطيبين الطاهرين أن أقرظ هذا الكتاب المسمى بالدواء
المادة العجيبة تأليف الإمام العلامة الشيخ أحمد زيني دحلان [illegible] وكان قد
كان مفتي مكة بيروت في هذه الأعصر الشيخ الفاضل العالم الكامل العامل الشيخ كريم الله
الهندي فلما أرسله إلي هذه المرة السيد عبد الباري حفظه الله قرأته من أوله
إلى آخره فوجدته من أنفع الكتب الدينية وأصدقها للحجة وأقواها للبينة
ولا يصدر مثله إلا عن إمام كبير علامة خبير رضي الله عن مؤلفه وأرضاه
وبلغه من كل خير مناه. وما يتعلق بالرد على الوهابية ومن يدعي اتباعهم في
في هذا الزمان فقد استوفيته في كتابي المسمى [illegible] وأما ما يتعلق
صلى الله عليه وسلم وأما ما يتعلق في علم رسول الله صلى الله عليه وسلم الغيب
بتعليم الله تعالى فقد استوفيت الكلام عليه في كتابي المذكور وكذلك في حجج
في معجزات سيد المرسلين [illegible] واختم كلامي بسؤال الحق تعالى
بجاه هذا النبي الكريم عليه أفضل الصلاة والتسليم أن يكثر من أمثال
مؤلف هذا الكتاب الأئمة الأعلام حماة الإسلام المتصدين للرد على الطغام
والمبتدعين [illegible] الإسلام قاهرهم من أعظم المجاهدين الذابين عن حوزة الدين
وكتب ذلك بقلمه الفقير حسين يوسف بن إسماعيل النبهاني في المدينة المنورة في صفر الخير ١٣٢١

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی تفرد بالوحدانیۃ وعلم رسالۃ ما لم یعلم وانہ لا یفصل
بین اللہ بوثیقۃ من شاء واللہ ذو الفضل العظیم والصلاۃ والسلام علی سید رشیعنا ونبینا
الذی ارسل رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم اما بعد فانی لما شرفت
بالزیارۃ فی عتاب سید الوجود والوحی فی قرار دار السلام علی بن یسلم علیہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی ھذا العام سنۃ ثمان وخمسین وسبعمائۃ ھجریۃ والتوسل بعتابہ الاعلی الکریم والسلام
علیہ وعلی آلہ صلی اللہ علیہ وسلم بسوغانہ کما ذکرہ فی مناسک حیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم وللہ در امام الوصری رضی اللہ عنہ
ومن یکن ذا فضل فاللہ یرعاہ ان غفلۃ الناس فی احیائہم موتی ۔ ولن تری من ولی
غیر صنعہ لہ ومن خلقہ غیر منتصح ۔ وما اطلعنی بعض افاضل اھل ھذہ الدیار
علی نظمہ الرسالۃ المسماۃ بالدرۃ الغالیۃ تالیف امام العلامۃ الشیخ احمد
بن ادریس الھندی فوجدتہا من احسن البیان فی ما بین برکان وفرقدین من علم المخلوق
والخلاق وحیث یسیر ھذا ما سنکاد الحقائق وتنفد الخلائق تحصی علی ولی الاصابۃ
والتوفیق وھو حسبنا ونعم الوکیل فمن ذلک قولہ صلی اللہ علیہ وسلم سلوا اللہ لی الوسیلۃ
فانہا اعلی الجنۃ لا یسکنہا الا رجل واحد وارجو ان اکون ھو فمن سأل لی الوسیلۃ
حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سألتم اللہ لی الوسیلۃ
فانہا درجۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون ھو فمن سأل اللہ لی
الوسیلۃ حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ صلی اللہ
علیہ بہا عشرا وملائکتہ سبعین فلیقل عبد من صلاتہ من ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ وملائکتہ سبعین یوما فلیقل عبد من ذلک ما شاء
وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا وملائکتہ
سبعین صلاۃ فلیقل عبد من ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ
واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا مائۃ وملائکتہ سبعمائۃ صلاۃ فلیقل عبد من ذلک ما شاء
وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا الفا وملائکتہ
سبعۃ آلاف صلاۃ فلیقل عبد من ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی
صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا مائۃ الف وملائکتہ سبعمائۃ الف صلاۃ فلیقل عبد من
ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا
عشرۃ آلاف وملائکتہ سبعین الفا صلاۃ فلیقل عبد من ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ
علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرۃ آلاف وملائکتہ سبعین
الفا صلاۃ فلیقل عبد من ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ
واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا مائۃ الف وملائکتہ سبعمائۃ الف صلاۃ فلیقل عبد من ذلک
ما شاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرۃ
آلاف وملائکتہ سبعین الفا صلاۃ فلیقل عبد من ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ علیہ
وسلم من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا مائۃ الف وملائکتہ سبعمائۃ الف
صلاۃ فلیقل عبد من ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ
واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرۃ آلاف وملائکتہ سبعین الفا صلاۃ فلیقل عبد من
ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا
مائۃ الف وملائکتہ سبعمائۃ الف صلاۃ فلیقل عبد من ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ
علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرۃ آلاف وملائکتہ سبعین
الفا صلاۃ فلیقل عبد من ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ
واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا مائۃ الف وملائکتہ سبعمائۃ الف صلاۃ فلیقل عبد من
ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا
عشرۃ آلاف وملائکتہ سبعین الفا صلاۃ فلیقل عبد من ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ
علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا مائۃ الف وملائکتہ سبعمائۃ
الف صلاۃ فلیقل عبد من ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی
صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرۃ آلاف وملائکتہ سبعین الفا صلاۃ فلیقل عبد
من ذلک ما شاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ
علیہ بہا مائۃ الف وملائکتہ سبعمائۃ الف صلاۃ فلیقل عبد من ذلک ما شاء

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم نقل الشيخ

[illegible] اثار الوجود بسوس العلوم وجعلهم بدورا لضياء ومحجة
[illegible] فالتابعي لهديهم لا يضل ولا يشقى والمتمسك بقويم عهدهم
[illegible] متمسك بالعروة الوثقى وارث [illegible] امدنا الله الله الاول بمدد
[illegible] الوجود بنهاية احصى كل شئ عددا العالم بما كان وما هو كائن
[illegible] سيدنا محمدا عبده ورسوله المرسل معلما ومرشدا وهدى الله عليه وعلى آله وارفق
[illegible] عددا ما احاط به علمه وجرى به القلم ورضى الله عنهم اجمعين
[illegible] والصراط المستقيم ومن تقلدهم وتابعهم باحسان الى يوم
[illegible] ومحض الله تعالى لوالديه ولنا ولجميع المسلمين امين

وبعد فانى كنت متشرفا بزيارة سيد الموجودات واشرف مخلوقات الله
[illegible] في شهر ربيع الاول عام احد وثمانين ومائتين بعد الف وبقصد
[illegible] الناس واللفظ والشرف وفي اثناء تلك المدة الوجيزة قد الهمني
[illegible] العالم العلامة الفاضل [illegible] المتفنن [illegible] الشيخ
[illegible] الطالب الصالح بلسن الطوائف الشيخ [illegible] محمد الحبيب صلى
[illegible] وآله وسلم على الرسالة المسماة بالدولة المكية بالمادة الغيبية
[illegible] المرحوم الشيخ العلامة المدقق الدراكة المحقق الشيخ [illegible]
[illegible] قد مات فيه علماء الهند الاعلام وقد اوضح فيها بعض [illegible]
[illegible] المطلق بالتمام شيخ الحضرة وزكى الجميع [illegible]
[illegible] فيما ذكر بها [illegible] فتلقاه فاتح [illegible]
[illegible] كما تقدم [illegible]

Marfat.com

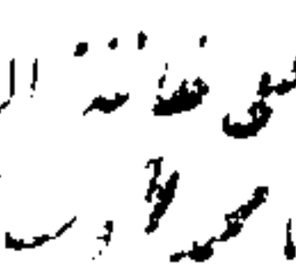

Marfat.com

تقريظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله القديم الذي لا استناد لوجوده الباقي الذي لا نهاية لفضله وجوده
المتوحد في ذاته وصفاته وافعاله والغني عما سواه لعدم افتقاره وقيامه
الحي القيوم الذي قامت به جميع الكائنات والمخالف لسائر الحوادث والموجودات
المنفرد بعلمه القديم المستقل بتفصيل ما كان وما يكون والمحيط بما لا نهاية له
علما هو عليه في نفس الأمر في جميع الشؤون وبين الأشياء ووفاها على حسب
علمه الأزلي ووجدها على وفاق ذلك العلم القديم السرمدي والصلوة والسلام
على أكمل المخلوقات الذي خصه مولاه بأرفع الكمالات وأسنى الخصوصيات
واسطة عقد النبيين والمرسلين ومقام حبيبه الأصفياء والمحبوبين ترجمان
القدم ومنبع العلم والحلم والحكم صلى الله تعالى عليه وعلى آله وأصحابه وسلم تسليما كثيرا
أمين أما بعد فقد سرحت نظري في هذه الرسالة الموسومة بالدولة المكية في المادة
النبوية لمؤلفها العلامة الكبير والنحرير الشهير الألمعي المحقق واللوذعي المدقق الشيخ
أحمد رضا خان فوجدتها وحيدة فريدة جمعت خلاصة ما عند أهل الإسلام ورؤوسة قد
اشتملت على زبدة عقائد أهل الإيمان ولباب الأعلام خالية عن عقائد الزائغين
ورشحة مما عند أهل الانحراف وعصابة المفترين إذ الإحصاء ان العلم
المستفاد المحيط بتفصيلها كان وما يكون متناهيا كان أو غير متناه محتص بحضرة
الرب سبحانه وتعالى كما قال في محكم الكتاب المكنون الذي
لا يمسه إلا المطهرون ليس لمخلوق سبحانه وتعالى علوما لا يعلمها غيرهم وهم لا يعلمونها
إلا بما أن يعلمهم الله سبحانه جملة وتفصيلا وإلا في وقوعه كما قال سبحانه وتعالى فلا يظهر على غيبه أحدا
إلا من ارتضى من رسول وهذا ليس علما استقلاليا مما يلزم من السؤال هو الوقوف على علام الله
وهذا معنى الصفات التي ذكرها بعض الرب وعباده كالعالم مثلا إذا أضيف إلى الله تعالى
يعني أنه متصف بالعلم الذي يليق بهم فلا شك أن الله قد اطلع نبيه صلى الله عليه وسلم
على ما شاء من علمه الخاص أو هو أعلم الخلق به وأعرفهم به وهو أول الأنبياء

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible] والصلاة والسلام على المصطفى [illegible]
[illegible] وبعد فلما بارحت [illegible] آما
[illegible] باعتاب سيدنا ومولنا وسيلتنا سيد العالم صلى الله عليه
[illegible] عام ثلاثمائة واحدى وثلاثين بعد الالف سئلت ان اطلع رسالة
[illegible] بالدولة المكية في المادة الغيبية فنظرت اليها نظر الغريب يراد
[illegible] وجدتها جديرة بالاهتمام عديمة المثال يجلى عليها صدق
[illegible] الاستقامة وكيف لا والمؤلف لها الفضال هو مولانا الشيخ احمد
[illegible] الكلام صاحب المقام الاحترام جزاه الله تعالى افضل الجزا
[illegible] كنت لنؤاسيه الانبياء وليعذرني مولاي المؤلف على قصوري
[illegible] الرسالة اذ اخال اني اوجزت في المقال اما اولا فلان مؤلفه
[illegible] غنية عن الاطراء والتطويل في نفسه فضلا عن تحليتي هذه وثانيا كتبه وانا
[illegible] السفر الى الشام ذات الشرائع وانا مفارق مكة سيد الحرمين
[illegible] الامين آت هذا وازرف الدمع مدرارا وانت سواد الطالع واستغفره
[illegible] غفارا فعفوانك ايها السيد الكريم فانت رب السماح والصفاح واستجارا
[illegible] اعلى الوضاح متوسلا بصاحب هذا المقام الاعظم ان يجعلني
[illegible] محبيه من المتشرفين بزيارته في كل عام والصلاة والسلام عليه
والختام تحريرا في [illegible] ٢١

كتبه العبد الفقير الى الله تعالى
محمد ياسين بن محمد ادريس
الفاسي

Marfat.com

تقریظ العلامة الفاضل الحاوی لفنون الفضائل الوارث للعلوم کابرا عن کابر
مولانا
مولانا حامی دیننا محمد ابن العربی رضی اللہ عنہ حضرۃ مولانا الاستاذ
الشیخ الی جوظا حفظہ ربہ محمد سلیم الحلبی ادام اللہ فضلہ امین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی الخ عظیم البرھان شدید السلطان والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد
الذی ھدانا بصریح القرآن فاتح باب الایمان والعرفان واظہر التوحید والایمان وعلی آلہ
وصحبہ والتابعین باحسان وبعد فانی وان کنت لست من اھل العرفان ولا من فرسان
ھذا المیدان وکنی بطریق التطفل علی مائدات اھل ھذا الشان نصفحت بکسب لاحسان
بعض عبارات ھذہ الرسالۃ المسماۃ بالعلامۃ الشہیر والحبر الخبیر الخ فاقول بسمیر الشیخ
احمد رضا خان صاحب الفضل والاحسان فوجدتہا کافیۃ فی ھذا الباب محتویۃ علی لباب
باب زادہ لاھل الزیغ والبہتان فاتیتہ بما علیہ اھل الحق من عقائد الایمان
بجزاہ اللہ تعالی من سعیہ احسن الجزاء وادام لہ الارتقاء لذری المجد والعلیاء فکلامہ
احسن اللہ تعالی الیہ یدل علی کمال علمہ باسرار وصل المتفضل علیہ زادہ اللہ تعالی من صبابۃ
وفضلہ علومہ ولاعاد علینا من برکاتہ وبحمد اللہ تعالی علی کل حال کتبہ باختصار
العبد الفقیر الی ربہ عز وجل
محمد عارف بن محمد
ابن احمد الشہیر بالسجاعی
عفی اللہ
عنہ
الدمشقی

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible] رسل الله الى عباده الرحمة الهداة لسائر المخلوقات [illegible] خلقه

[illegible] الصلوات [illegible] شهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة تنجينا

[illegible] الصالحات [illegible] وان سيدنا محمدا عبده ورسوله المجتبى من خواص البريات صلى الله

[illegible] وعلى آله وصحابته انجم القوم من سريع اهتدى الضلالات [illegible] ما توقد المعجزات

[illegible] من [illegible] الكتاب [illegible] الدلالات الجلية فوجدنا الحق بالصواب مشتملا على شرح

[illegible] العجيبة فقد [illegible] المؤلف العالم العامل والفاضل الماجد [illegible]

[illegible] كان لا زال مظهر النفع العام بين الخاص والعام فانه قد اجاد وافاد

[illegible] ادام الله تعالى ايانا بجاه سيد الانبياء وختم لنا بالحسنى بجاه المصطفى [illegible]

[illegible] اهل الصلاة وذكر السلام قال الفقير خادم العلم الشريف بدمشق الشام

محمد علي ابن الله القاسم

الوارد زائرا المدينة المنورة

في ربيع الاول ١٣٢٢

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي جعل الحق على لسان كل عالم عامل والصلاة والسلام على سيدنا
ومولانا محمد المنزل عليه وقل جاء الحق وزهق الباطل وعلى آله الكرام واصحابه العظام اما بعد
فانه لا يخفى ان الله سبحانه وتعالى قد منح سيدنا ومولانا محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم جميع العلوم
وعلمه علم كل سر مكتوم كيف لا والحق تعالى خص علمه وحكمه ورحم الله الامام البوصيري حيث قال
من ذات العلوم من عالم الغيب ومن لآدم الاسماء هذا الذي فسقده ودين الله تعالى به
سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم خير الواسط - العلم في كل علم علمه الله تعالى جميع المخلوقات
من الاولين والآخرين علم ذلك من عرفه ومن حصر من بحر العرفان اغترف وجهل ذلك من جهل
من اعترف فجزى الله تعالى هذا البحر مؤلفه خير الجزاء وحشرنا معه تحت لواء سيد الانبياء
سيدنا ومولانا محمد صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم وشرف ومجد وبارك وكرم وعظم آمين

تحريراً في ١١ صفر الخير سنة

قال ذلك وكتبه العبد الحقير
المعترف بالعجز والتقصير محمد يحيى
القلعي النقشبندي
الدمشقي عفي عنه

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الذي احاط علما بكل قديم وحديث وتقاصرت الوالالباب عن ادراك كبريائه فوجها سجدت لجلال كبريائه عز الجباه فسبحانه من اله ارسل الينا الانبياء الكرام ليبدوا المخلوقات على وحدانيته وخصهم باوضح الايات واظهر على ايديهم ما حيرت به العقول من المعجزات والاخبار بالمغيبات احمده واشكره وهو الكريم الفتاح على ان جعل نبينا محمدا صلى الله عليه وسلم افضل واعلاهم منزلة وهم به في القبة يترسلون وخصه بما لم يخصهم به من الايات والمعجزات لاسيما المعراج وكلمه سبحانه وتعالى وكلمه علم ما كان وما يكون واستغفره واتوب اليه توبة عبد لا يشهد الها سواه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة مقرونة بالايمان والتصديق واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله المؤيد بخوارق العادات صلى عليه وعلى آله واصحابه والتابعين لهم واحبائهم ما اتصل الليل بالنهار المحبوب صلى الله عليه وسلم والتابعين لهم واحبائهم ما اتصل الليل بالنهار وبعد فقد اشار علي بعض اصحابي ممن يتوجه الحق اتباع توصيتها كثير

Marfat.com

Marfat.com

الخلف ولهذا لا ينكر احد بان الله تعالى لم يطلع احدا من انبيائه
واصفيائه على مغيباته حيث ان القرآن الكريم مشحون من
قصص الانبياء باخبارهم بالمغيبات حتى قصة سيدنا موسى
مع الخضر عليهما السلام والاحاديث النبوية والآثار السنية
تدل على ذلك فلو اردنا ان نكتب بعضا من اخبار نبينا ولي
الصلاة والسلام والصحابة والتابعين لخرجنا عن المقصود
هذا ابو بكر الصديق رضي الله عنه اخبر السيدة عائشة بما تلد
زوجته من بعده و عمر رضي الله عنه وهو على المنبر نادى يا
يا سارية الجبل الجبل ولا يخلو في كل زمان ممن يكون على قدم
الانبياء ويعلم بما علم يطلعه الله تعالى على مغيباته ارشادا لهم
من الاتباع لا سيما خير امة اخرجت للناس لم الارث من
خير نبي قال تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله وقال تعالى الا
من ارتضى من رسول فانه يسلك من صلى الله عليه وسلم بالمغيبات
من معجزاته الايات والمعجزات الدالة على رسالته كما ان الولي يعلم
اذا ظهر منه شئ من الكرامة وخوارق العادات يكون
بالارث منه ولله الحمد فقد اجتمعت بكثير منهم من علماء المسلمين
واتقيهم وصلحائهم حتى لا يخرج شئ لحاتا او يكون وضعا جلهم شيخي
وسيدي وسندي وقدوتي العلامة الربانى والفرد الصمداني محمد

Marfat.com

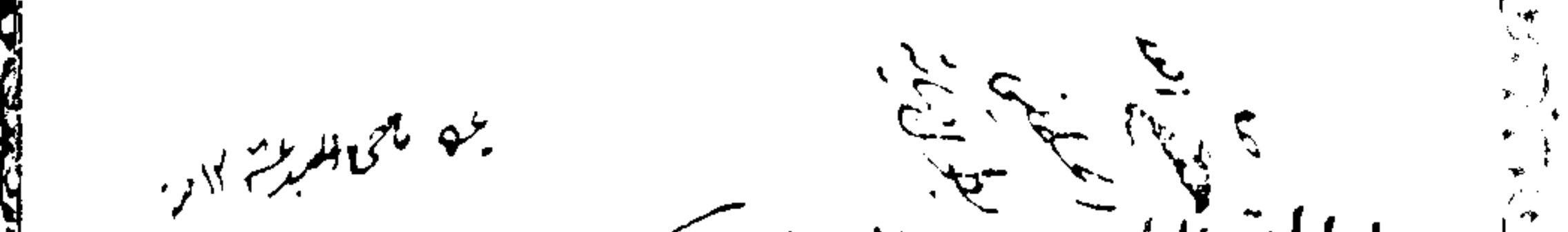

الحمد لله الذي أكرمنا بالإسلام وشرفنا بالإيمان وجعلنا من خير أمة أخرجت للناس وصلى الله على سيدنا محمد خاتم الأنبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين وبعد فقد قال الله تعالى في كتابه العزيز ﴿ولتكن منكم أمة يدعون إلى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر﴾ وقال تعالى ﴿كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر﴾ وقال تعالى ﴿ومن يطع الرسول فقد أطاع الله﴾ وقال تعالى ﴿وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا﴾ وقال تعالى ﴿وأطيعوا الله ورسوله إن كنتم مؤمنين﴾ وقال تعالى ﴿وأطيعوا الله ورسوله ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم﴾ وقال تعالى ﴿وما كان لمؤمن ولا مؤمنة إذا قضى الله ورسوله أمرا أن يكون لهم الخيرة من أمرهم﴾ وقال تعالى ﴿فليحذر الذين يخالفون عن أمره أن تصيبهم فتنة أو يصيبهم عذاب أليم﴾ وقال تعالى ﴿فإن تنازعتم في شيء فردوه إلى الله والرسول إن كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر﴾ وقال تعالى ﴿وما اختلفتم فيه من شيء فحكمه إلى الله﴾ وقال تعالى ﴿وما أوتيتم من شيء فمتاع الحياة الدنيا وما عند الله خير وأبقى للذين آمنوا وعلى ربهم يتوكلون﴾ وقال تعالى ﴿والذين اجتنبوا الطاغوت أن يعبدوها وأنابوا إلى الله لهم البشرى﴾ وقال تعالى ﴿ألم تر إلى الذين يزعمون أنهم آمنوا بما أنزل إليك وما أنزل من قبلك يريدون أن يتحاكموا إلى الطاغوت وقد أمروا أن يكفروا به ويريد الشيطان أن يضلهم ضلالا بعيدا﴾ وقال تعالى ﴿وإذا قيل لهم تعالوا إلى ما أنزل الله وإلى الرسول رأيت المنافقين يصدون عنك صدودا﴾ وقال تعالى ﴿فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما﴾ وقال تعالى ﴿ولو أنهم فعلوا ما يوعظون به لكان خيرا لهم وأشد تثبيتا﴾ وقال تعالى ﴿وإذا دعوا إلى الله ورسوله ليحكم بينهم إذا فريق منهم معرضون﴾ وقال تعالى ﴿وإن يكن لهم الحق يأتوا إليه مذعنين﴾ وقال تعالى ﴿أفي قلوبهم مرض أم ارتابوا أم يخافون أن يحيف الله عليهم ورسوله بل أولئك هم الظالمون﴾ وقال تعالى ﴿إنما كان قول المؤمنين إذا دعوا إلى الله ورسوله ليحكم بينهم أن يقولوا سمعنا وأطعنا وأولئك هم المفلحون﴾ وقال تعالى ﴿ومن يطع الله ورسوله ويخش الله ويتقه فأولئك هم الفائزون﴾ وقال تعالى ﴿ومن يطع الله ورسوله يدخله جنات تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها وذلك الفوز العظيم﴾ وقال تعالى ﴿ومن يعص الله ورسوله ويتعد حدوده يدخله نارا خالدا فيها وله عذاب مهين﴾ وقال تعالى ﴿ومن يعص الله ورسوله فإن له نار جهنم خالدين فيها أبدا﴾ وقال تعالى ﴿ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا بعيدا﴾ وقال تعالى ﴿ومن يعص الله ورسوله فقد غوى﴾ وقال تعالى ﴿ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبينا﴾ وقال تعالى ﴿ومن يعص الله ورسوله فقد خسر خسران

تقريظ العلامة والمرشد الكامل شيخ مدرسة
البيرامية بمدينة حلب وعضو قضاء ذرعا
حضرة الاستاذ شيخ مصطفى الحسن الحلبي
الشهير بالبيجوني

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وافضل العالمين سيدنا محمد الحائز من ربه تعالى اجل الفضائل والفائز منه بأشرف العلوم والوسائل من اعلم بكل المعلومات واسعده بغاية ما يمكن من الكمالات فقال تعالى يا ايها النبي انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وقد ثبت انه تعالى علمه لسانه قطرة من العرش المجيد ليلة الاسرا والمعراج فعلم علم كل شئ بطريق الفيض والتجلي من العليم الحكيم على انا نقول تبعا للقول ان علمه عليه السلام يتناهى ويعلمه تعالى لا يتناهى والله اعلم كما يليق الامور وقد طلب مني بعض من لا يسعني مخالفته ان اعلق على الافاضل من العلما والفضلا شرحا وكتب على هذه الرسالة الشريفة المسماة بتحفة الكوكبة بتحقيق طالعة حضرة الرسالة من النعامات الشريفة التي من اطلاعها يقام على الوجوب في الظواهر والغيوب واستدل على ذلك بالادلة المسلمة الموجودة في هذه الرسالة على هذا المطلوب فاستللت الامر المطاع مع اني عاجز ضعيف والذي ظهر لي احقيته ما قاله هذا الهمام ودل على كرة فضله وسعة اطلاعه وسبره فجزاه الله تعالى خير الجزاء وضاعف اجوره يوم الفصل والقضاء والحمد لله تعالى على وجود امثاله في هذه الامة التي هي خير امة اخرجت للناس وبوجودهم دام ذلك ويختم بالصلوة والسلام على من انتهى اليه منهور كل سالك وعلى آله وصحبه نجوم الهدى وبدور الدجى في الحالك

قاله وكتبه خادم العلم
العلما مصطفى بن احمد
الشطي الحسني الازري الدمشقي
عفي عنه

Marfat.com

تقریظات علماء ازہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی صاحب الرسالۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وبعد فھذہ رسالۃ جلیلۃ القدر عالیۃ المنار جزی مولفھا عن الدین الحق والمشرب الصحیح خیر الجزاء ونفع بہ کل من تلقاھا بالقبول وجعلہ مؤیدا علی الدوام سیفا مسلولا فی رقاب اعداء الدین

کتبہ الفقیر الی عفو ربہ العزیز
ابراھیم عبد المعطی السقا
حنفی المنصوری
العلامۃ السقا
المدرس بالازھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المرشد من استرشد والصلاۃ والسلام علی رسولہ الذی بالمعجزات تأید اما بعد فلما من اللہ علینا بزیارۃ قبر سیدنا الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وذلک فی شھر رمضان المعظم سنۃ ۱۳۴۹ تحیۃ علی صاحبھا افضل الصلاۃ واکمل التحیۃ الملقی بعض افاضل المدینۃ المنورۃ علی تلک الرسالۃ المحررۃ المسماۃ بالدولۃ المکیۃ فی الرد الوھابیۃ لمولفھا الفاضل المحامی رضا جزاہ اللہ احسن الجزا والعربی فلقد جمع فیھا من الادلۃ ما یکفی ویشفی الصدور فلمولفھا العبارۃ ایدہ اللہ علماء السنۃ والجماعۃ وخذل اھل البدع والضلالۃ وحسبنا من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ والحمد للہ

کتبہ الفقیر
محمد علی المدرس
المفتی المدرس
بالازھر
الشریف

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

قد تبين الرشد من الغي وعصف الحق وزال
الضلال والعمى وظهر الحق بظهور الصباح وناري
مناري الحق حي على الفلاح وتجلى والحمد لله
الذي من العين والصدع زجاجة الشك
والمين والصلوة والسلام على من قصم بظهور حجته ظهور
المعاندين وعلى اله واصحابه الذين نجوم ولائهم رجوم
للشياطين اما بعد فقد سيرت طرف الطرف فيما
حرره الفاضل الامام وفخر الانام والمذاب
بصارم عزمه عن الله الاحد الصمد والفائض بالمواهب
على المتمسك بالسنة المحمدية نخبة اهل العلم والعرفان
مولانا المولوى الشيخ احمد رضا خان لازال قائما
على نصرة الدين وعاجيا سدالة شيد الطاعنين

Marfat.com

فوجدته قد جمع من الدلائل اقواها ومن البراهين
اعلاها وان ما حرره عليه العلم والفتوى ولن
ما ارتقاه من النصوص هو الاحكم والاولى وان
ما نبزه به غلام اهل الاتمان وان من خالفه في هذه
الاقوال هو من اهل الكفر والطغيان وذلك علوم
من الدين بالضرورة غني عن ايراد برهان ولا اشك
في كفرهم بل في كفر من لم يكفرهم بعد سطوع البراهين

والحمد لله وكفى وسلام على عباده
الذين اصطفى

كتبه بقلمه وقاله بفمه الراجي عفو مولاه
المعلي المدرس الاول في حضرة الامام الاعظم
والمجتهد الاقدم محمد سعيد بن عبد القادر
القادري النقشبندي

عفى عنهما

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ محمد حبيب الله الجنكي الشنقيطي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أطلع نبيه ﷺ على الغيب و نصره بالمعجزات الباهرة التي لم يبق بعدها لمن أراد الله بخيراً شک ولا ريب والصلوة والسلام علي النبي ﷺ الذي ارتضى معلم الغيب والأسرار الخفية بالتعميم بقوله تعالى [وانک لعلى خلق عظيم] وعلى آله وصحبه الذين أجابوا دعوته بالمبادرة الى الايمان والذب عن الدين القويم بالسلاح واللسان وبعد... فلما اطلعت على رسالة الدولة المكية بالمادة الغيبية للعلامة المحقق الهمام المدقق الشيخ أحمد رضا خان الهندي وتأملت في تراكيبها ومعانيها وجدتها بديعة المثال سهلة العبارة قريبة المثال ووجدت أدلتها من الصحة بمكان يقصر عنه أبناء الزمان قد ردت شبه الملحدين بالحجج الاقناعية والبراهين العقلية والنقلية والآيات القرآنية والأحاديث النبوية واجماع الأمة المطهرة والأقلية المطابقة المجردة فلله دره فهو كفو للرد على أهل الزيغ والضلال والمختلقات والانتحال لأنه منصف بما أشار اليه الناظم فيمن له الرد على أهل البدع والزيغ المتفاقم بقوله أما التعرض

Marfat.com

لأهل البدع والخوض معهم بكل منزع فلمطالع علوم الشرع وعالم بأصوله والفرع وفاهم أحكامها والقصد وعالم أصولها والضد وأخذ ذلک عن الأئمة مفاوض فى كل مهمة هذا الذي ليس عليه حرج في رد ما للمبطلين من حجج ولولا اشتغال البال بسفر الحج المتعين في الحال مع الأعراض وتراكم الأهوال لذيلت هذه الرسالة بأخرى تزيد الحق وضوحاً وبياناً شافياً يكون ان شاء الله بالمراد وافياً والعجب كل العجب ممن يؤمن ويصدق بقوله تعالى [عالم الغيب فلا يظهر على غيبه أحداً الا من ارتضى من رسول] وبقوله تعالى [انک لعلى خلق عظيم] ولا يصدق بأن الله تعالى أطلع نبيه عليه الصلوة والسلام على جميع المغيبات للكائنات مع ثبوت الأحاديث الصحيحة الصريحة فى أنه ﷺ أخبر بجميع مامضى وما هو آت أليس مدح الله تعالى لنبيه بقوله [وانک لعلى خلق عظيم] ارتضاء منه تعالى له واذا كان ذلک ارتضاء له اتضح من الآية السابقة أنه أخبر بجميع الغيوب لأن لفظه غيبه السابقة في قوله تعالى [فلا يظهر على غيبه أحداً] نكرة مضافة الى معرفة فتعم جميع الغيب تأمل هذا ما مع هو كثير في القرآن في الآيات المصرحة بذلک مثل قوله تعالى [تلک من أنباء الغيب نوحيها اليک] وقوله تعالى [وماهو على الغيب بضنين] وقوله تعالى [وما كان الله ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء] وقوله تعالى [ونزلنا عليک الكتاب تبياناً لک شئ] وقوله تعالى [وما فرطنا في الكتاب من شئ] الى غير ذلک من الآيات الصريحة في هذا المعنى أما توهم أن علم الغيب كعلمه تعالى المحيط بالأشياء على حقيقتها فلا يتوهمه عاقل وامرؤ عالم لأن علم الله تعالى مخالف لعلم المخلوقين في كل شئ تبارک وتعالى بل لا يحيطون بعلمه الا بما شاء كما قال تعالى و صلى الله على صاحب الحسن والجمال

Marfat.com

كتبه قائلاً ان كان صواباً فمن الله وجود صوابه والا فمن محل الخطأ وجرابه.

عبدربه محمد حبيب الله الجنكي
عامله الله تعالى بلطفه الخفي
الشنقيطي المدرس في الحرم
النبوي تحريراً في ١ ذو القعدة
سنة ١٣١٣ ٥

اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

وَتُخبِرُنِیْ بِمَا یَأتِیْ وَیَجرِیْ

وَتُعلِمُنِیْ فَاَقصِرُ عَنْ جِدَالِیْ

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشطَحْ وَغَنِّیْ

وَافْعَلْ مَاتَشَآءُ فَالِاسْمُ عَالِ

مُرِیْدِیْ لاَتَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ

عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ محمد القاسمى الحلاق الدمشقي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا من أقمت الكائنات دليلاً على توحيدك ونشكرك يا من أهلت لحملة شريعتك جهابذة قاموا بواجب تمجيدك ونصلى ونسلم على رسولك المبعوث من أكرم جيل و المنعوت في التوراة والانجيل وعلى آله وأصحابه الذين أحقوا الحق وأبطلوا الأباطيل وبعد ... فقد اطلعت على ما حبره العالم العامل و الهمام الجهبذ الفاضل حضرة الشيخ أحمد رضاخان من مؤلفه المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية ورأيته كتاباً أي كتاب جامعاً في بابه للحكمة وفصل الخطاب فياله من مؤلف جال فكره في ميدان هذه المباحث وممزق ماجمعوه من المباحث كيف لا وجامعه جامع للكمالات و الفضائل من انحط دون شرفه كل متطاول فانه ابن الفضل وأبوه والمذعن لفضله أعداؤه ومحبوه مقداره في العلم جليل و مثله في الأنام قليل متع الله المسلمين بحياته وأفاض علينا و عليهم من بركاته ... آمين

بقلم العاجز محمد القاسمي

الحلاق الدمشقي عفى عنه

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ مصطفى بن أحمد الشطي الحنبلي الأثري الدمشقي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

لحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وأفضل العالمين سيدنا محمد الحائز من ربه تعالى أفضل الفضائل والفائز منه باشرف العلوم والوسائل من أعلمه بكل المعلومات وأشهده بغاية مايمكن من المشاهدات فقد قال تعالى [يا أيها النبى انا أرسلناك شاهداً ومبشراً ونذيراً] وقد ثبت أنه تدلى على لسانه قطرة من العرش المجيد ليلة الاسراء والمعراج فعلم علم كل شئ بطريق الفيض والتجلي من العليم الحكيم مع انا نقول تبعاً للفحول أن علمه عليه السلام يتناهى وعلمه تعالى لا يتناهى والله أعلم بحقائق الأمور وقد طلب مني بعض من لا يسعني مخالفته أن أتطفل على الأفاضل من العلماء والفضلاء ممن قرظ وكتب على هذه الرسالة المنيفة المنوهة بتحقيق ما ناله حضرة الرسالة من المقامات الشريفة التي من أعلاها مقام علمه الموهوب من الظواهر والغيوب واستدل على ذلك بالأدلة المسلمة الموجودة فيه على هذا المطلوب فامتثلت الأمر المطاع مع أني عاجز ضعيف والذي ظهر لي أحقيته ما قاله هذا الهمام وقد دلّ على كثرة فضله وسعة اطلاعه وسيره فجزاه الله تعالى خير الجزاء وضاعف له أجوره يوم الفصل والقضاء والحمد لله تعالى على وجود أمثاله في هذه الأمة التي هي خير أمة

Marfat.com

أخرجت للناس ونرجو دوام ذلك ونختم بالصلاة والسلام على من انتهى اليه مقصود كل سالك وعلى آله وصحبه نجوم الهدى وبدور الكمال في الممالك.

قاله وكتبه خادم نعال العلماء

مصطفى بن أحمد الشطي الحنبلي

الأثري الدمشقي عفى عنه

اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

طُبُوْلِیْ فِی السمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقتْ

وَشَاءُ وْسُ السعَادَةِ قَدْبَدَالِیْ

بِلاَدُ اللهِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ

وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْصَفَالِیْ

نَظَرْتُ اِلٰی بِلاَدِ اللّٰهِ جَمْعاً

کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ محمد أمين السفر جلاني دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رافع منار أهل الشريعة والايمان وخافض شعار أهل البدعة والعدوان والصلاة والسلام على سيدنا محمد الذي جاء بالأحاديث والقرآن وبعد ... فقد تصفحت هذا المؤلف الجليل المسمى الدولة المكية بالمادة الغيبية في الرد على الفرقة الوهابية ومن نحا نحوهم من المخالفين للشريعة الاسلامية فوجدتها مشتملة على زبدة عقائد أهل الايمان وبريئة مما رآه أهل البغي والخسران وعلى الانتصار لما ذهب أهل السنة والرجحان شاهدة لمؤلفها العلامة العامل المرشد الفهامة الفاضل الشيخ أحمد رضا خان الهندى مستوفية في الردحق الاستيفاء كما استوفيت ذلک في كتاب العقد الوحيد شرح النظم الفريد في علم التوحيد في الرد على الوهابية في انكارهم الواسطة والزيارة ومعجزات الأنبياء وكرامات الأولياء بعد الوفاة ونحو ذلک جمعنا الله تعالى به في الدنيا بزيارة سيد المرسلين وفي الآخرة تحت لوائه المبين صلى الله تعالى عليه وعلى آله الطاهرين وأصحابه المقربين الى يوم الدين وسلم

كتبه الفقير محمد أمين السفر جلاني الامام
والمدرس بجامع السنجقدار بدمشق الشام

تحريراً ١٤ صفر الخير سنة ١٣٣٢ ه

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ محمد عطاء الله الكسم الدمشقي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أرسل الينا عين الرحمة المهداة لسائر المخلوقات واختصه من بين خلقه بأفضل الشمائل وأعظم المعجزات وأشهد أن لا اله الا الله وحده لاشريک له شهادة انتظم بها في سلک أهل العنايات وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله المحبو منه بخوارق الهبات ﷺ وعلى آله وأصحابه حماة الدين القويم عن زيغ أهل الضلات أما بعد... فقد اطلعت على هذا الكتاب المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية فوجدته ناطقاً بالصواب مشتملاً على النقول الصريحة والأقوال الصحيحة فلله در مؤلفه العالم العامل والفاضل الماجد الكامل الشيخ أحمد رضا خان لازال مظهر النفع العالم بين الخاص والعام فانه قد أجاد و أفاد جزاه الله خير الجزاء أمدنا واياه بمدد سيد الأنبياء وختم لنا وله بحسن الختام بجاه المظلل بالغمام عليه من الله أفضل الصلاة وأزكى السلام.

محمد عطاء الله القسم الدمشقي الوارد زائر المدينة المنورة فى ربيع الأول سنة ١٣٣٣ھ

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ محمد عارف بن محي الدين بن أحمد الشهير بالمحملجي الدمشقي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذي الشأن عظيم البرهان شديد السلطان والصلاة والسلام على سيدنا محمد الذي جاء نا بصرح القرآن فأزاح به الشرک والبهتان وأظهر به التوحيد والايمان وعلى آله وصحبه والتابعين باحسان وبعد ... فاني وان كنت لست من أهل العرفان ولا من فرسان هذا الميدان ولكني بطريقة التطفل على السادات أهل هذا الشأن تصفحت بحسب الامكان بعض عبارات هذه الرسالة المنسوبة للعلامة الشهير والحبر الخبير والناقد البصير الشيخ أحمد رضا خان صاحب الفضل والاتقان فوجدتها كافية في هذا الباب محتوية على لباب اللباب رادعة لأهل الزيغ والبهتان آتية بما عليه أهل الحق في عقائد الايمان فجزاه الله تعالى عن سعيه أحسن الجزاء وأدام له الارتقاء لذرى المجد والعلياء فكلامه أحسن الله تعالى اليه يدل على كمال علمه بالله تعالى عزوجل المتفضل عليه زاده الله من هباته ونفعنا بعلومه وأعاد علينا من بركاته بحمد الله تعالى على

Marfat.com

كل حال يكون انتهى المقال ١٢.

خويدم أهل العلم العبد الفقير اليه
عزوجل محمد عارف بن محي
الدين بن أحمد الشهير با المحملجي
الدمشقي عفى الله عنه

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتى صِرْتُ قُطْباً

وَنِلْتُ السعْدَ مِنْ موْلَى الْمَوَالِىْ

رِجَالِىْ فِىْ هَوَا جِرِهِمْ صِيَامٌ

وَفِىْ ظُلَمِ اللَيَالِىْ كاللاٰلِىْ

وَكُل وَلِىّ لهٗ قَدَمٌ وانِّىْ

عَلٰى قَدَمِ النبِىّ بَدْرِ الْكَمَالِ

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ عبد بن السيد كمال دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وفق من عباده من شاء لخدمة الشريعة الغراء بالدليل والبرهان فاظهر هم على أهل الكفر والعناد والطغيان فالقموهم حجراً وخذ لوهم بالحجج الاقناعية والأحاديث النبوية والبراهين النقلية وآيات الفرقان والصلاة والسلام على سيدي ولد عدنان بترجمان الأزل والأيد لسان الغيب الذي لا يحيط به أحد والمنزل عليه قوله تعالى [وانک لعلى خلق عظيم] وقوله تعالى [تلک من أنباء الغيب نوحيها اليک] وقوله تعالى [وما هو على الغيب بضنين] وقوله تعالى [ونزلنا عليک الكتاب تبياناً لكل شئ] وقوله تعالى [وعلمک ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليک عظيما]وعلى آله وأصحابه و أزواجه وذريته وآل بيته أما بعد ... فقد طلب مني بعض من لايسعني مخلصته مرة بعد المرة أن أقرظ هذه الرسالة على مائدة الفضلاء العلماء وان كنت لست من أهل هذا الميدان المسماة بالدولية المكية بالمادة الغيبية لحضرة العلامة والحبر البحر الفهامة الشيخ أحمد رضا خان الهندي فامتثلت الأمر المطاع مع أني أعجز الورى وخادم السادة الأشراف والعلماء لكن تأسيت بقول بعضهم شعر

فتشبهوا ان لم تكونوا مثلهم
ان التشبه بالكرام فلاح

Marfat.com

فأقول جزى الله تعالى مؤلفها عن الدين والملة خير الجزاء في الدنيا ويوم الجزاء فانه أبدع بالرد على هؤلاء الفرقة الضالة الوهابية حمانا الله والمسلمين من عقائدهم فقد ظهر لي ما قاله المؤلف الهمام هو الصواب فكحلت عيناي بأثمد مداد هذه العجالة فوجدتها دامغة للباطل بكل صحيح من الآيات البينات مرصعة بصريح أقوال أهل السنة والجماعة فظهر الحق وزهق الباطل ولا يخفى الصبح على ذي عينين وقد تبين أن منكر هذه الأدلة أعمى البصيرتين فدلت هذه الرسالة على كثرة فضل مؤلفها وسعة اطلاعه وضاعف الله تعالى له الأجر وحشرنا الله تعالى وأياه تحت لواء سيد المرسلين يوم الحشر ... آمين ١٢.

عبد بن السيد كمال
كتبه الفقير اليه عز شأنه
قائمقام نقيب السادة الأشراف
بقضاء الزبداني كزبري زاده
٢٧ ربيع الأول ١٣٣٤ الوارد
بالمدينة المنورة

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ عبدالكريم بن التارزي بن عزوز التونسي المالكي الخلوتي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك اللهم يا كريم يا وهاب يا ذا الطول يا من لا يظهر على غيبه أُحداً الا من ارتضى من رسول ونصلي ونسلم على سيدنا محمد سيد ولد عدنان المؤيد منك بأوضح حجة وأتم برهان الذي أطلعته على سر غيبك المكنون و ارتضيته فعلمته علم ما كان وما يكون وعلى آله وأصحابه الذين قدروه حق قدره فعظمت لهم المثوبة من الله وجعلهم أهلاً لا متنانه وبره أما بعد ... فقد تشرفت بالاطلاع على الرسالة المسماة بالدولة المكية بالمادة الغيبية التي ألفها الأستاذ الكامل والنحرير الفاضل فريد العصر والزمان ويتيمة الدهر والأوان الشيخ سيدي أحمد رضا خان وسرحت النظر بالامعان فيما احتوت عليه وجنيت من جواهر معانيها ما يجب الركون عليه فألفيتها في الحقيقة من الالهامات الربانية والفتوحات السديدة النورانية وافتنا بكلكلها تجول وتصول مناضلة عن حقوق سيدنا ومولانا الرسول ﷺ أعربت عن سبيل الرشد بأصدق مقال وماذا بعد الحق الا الضلال وازاحت ظلمات الشك والترديد لكل من له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد فجزى الله مؤلفها عن الاسلام وأهله جزاء الاحسان وكثر الله أمثاله في كل وقت ومكان وعندما تلقيتها بالأذعان والقبول جاد لي يراعي أن يكتب وسمح لساني

Marfat.com

أن يقول

الناس بين مشاغب ومناضل والحق يحسم ترهات الباطل
وأخو التمالؤ مضمحل لجاجة ان راشه سهم السداد الفاضل
شتان بين المهتدين وبين من لا يقتفي نهج الطريق العادل
أنا لفي زمن تراكم زيغه وتشكلت صوراللضلال الشاغل
لولا أسود راسخون جماجم لتزلزل الدين القويم بما بلي
يا أيهذا الحبر حسبک نبغة شفت الغليل من الطراز الأول
فاصدع بأمرک مفحماً لمكابر واجهر به في كل ناد حافل
ان الرسول بكل شئ معجز قد خصه مختاره المولى العلى
واراه مكنون الغيوب تكرماً رغماً لأنف الجاهد المتساهل
فجزاک ربک كل خير منة منه وفضلافي القريب العاجل
وأنا لک الحسنى غداً و زيادة في جنة المأوى بأعلى منزل

كتبه الفقير الى ربه خادم العلم الشريف
بالحرم النبوي عبدالكريم بن التارزي بن عزوز
التونسي المالكي الخلوتي أصلح الله حاله
وبلغه في الدارين آماله آمين ٨ صفر ١٣٣١ ه

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل السيد عمر بن مصطفى عيطة الحسيني دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدى أهل طاعته لنصرة الدين وأودع قلوبهم سرائر محبته فهم لسنته مؤيدين ونور بصائرهم بنوره معرفته فهم أئمة الدين ورزقهم دوام مشاهدته فنالوا أعلى درجات العابدين والصلاة والسلام على سيدنا محمد مجمع الحقائق الايمانية الذي أزال بنور نبوته ظلمة الشرك فهو عروس المملكة الربانية وعلى آله الذين نوهت لفضلهم آي الكتاب وأصحابه الفائزين من عين رسالته بلذيذ الخطاب أما بعد ... فيقول الراجي من الله السعادة الأبدية السيد عمر بن السيد مصطفى عيطه خادم العلم في حرم خير البرية قد تليت علي في مسجد المصطفي الرسالة المسماة بالدولة المكية في المادة الغيبية لمؤلفها العالم العامل المشهور بمحاسن الأخلاق والشمائل والقدم الراسخ في المعارف والباع الطويل في العلوم والمعارف أعني به الأستاذ الكبير الذي لم تسمح الأعصار له بنظير السيد الشيخ أحمد رضا خان لازال ملحوظا بعناية الله ومشمولاً بنظر سيدنا رسول الله ﷺ فوجدتها صغيرة الحجم غزيرة العلم صحيحة الحكم يهتدي بها الحائر في ظلمة الوهم الى نور طريقة الفهم فأسأل الله أن ينفع بها وبمؤلفها ويحفظه بما حفظو به الذكر ومصنفيها

Marfat.com

يا دولةً مكية وافت لنا ببشائر الايمان والاحسار
في مادة غيبية نطقت بها آي الكتاب وسنة العدنان
من أحمد القوم الرضا أستاذنا من جاء نا بنفائس العرفان
من ذاق طعم شرابها عرف الذي فيها وذاق حلاوة الايمان
لازال ملحوظاً بعين عناية وبنظرة المبعوث من عدنان
صلى الاله عليه ما ذكر الحمى أو حن مشتاق الى الأوطار
وكذاك آلا قد سموا بمفاخر ومناقب تزهو مدى الأزمان
وكذاك صحب ماترنم عاشق بحديث طه خيرة الرحمان

السيد عمر بن السيد مصطفى عيط
كتبه بخط الراجي عفوربه كام
بن الشيخ عبدالهادي في مولد أو
٢٤ سنة ١٣٣١ ه

اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه

مُرِيْدِىْ لاَ تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّىْ

عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ القِتَالِ

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل السيد الشريف الشيخ تاج الدين أبن امام القدوة حافظ الحديث الشيخ بدر الدين المغربي الدمشقي دام فضلهما

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى والصلاة والسلام على المصطفى رب اليک المفزع وفيک الرجاء فاجعلنا اللهم من عبادک المخلصين في خدمة شريعة سيد المرسلين فلما بارحت وطني دمشق آهلها المدينة المنورة للتشرف بأعتاب سيدنا وسندنا ووسيلتنا سيد العالم ﷺ في عام ثلاثمائة واحدى وثلاثين بعد الألف سئلت أن أطلع الرسالة الموسومة بالدولة المكية في المادة الغيبية فنظرت اليها نظر الغريب يرادمنه مفارقة الحبيب فوجدتها جديرة بالاهتمام عديمة المثال يتجلى عليها صدق اللهجة وآية الاستقامة وكيف لا والمؤلف المفضال هو مولانا الشيخ أحمد رضا خان عمدة الأماثل الكرام صاحب القدر والاحترام جزاه الله تعالى أفضل الجزاء وحشرنا جميعاً تحت لواء سيد الأنبياء وليعذرني مولانا المؤلف على قصورى في تقريظ الرسالة اذ أخال أني أوجزت في المقالة أما أولاً فلان مؤلفه في غنية عن الاطراء والتطويل في نعمته فضلاً عن كليماتي هذه وثانياً كتبتها وأنا على جناح السفر الى الشام ذات الثغر البسام وأنا مفارق مسكن سيدنا المرسلين ومهبط الأمين أكتب هذا وأذرف الدمع مدراراً وأندب سوء الطالع واستغفر الله استغفاراً فعفوا منک أيها السيد الكريم فأنت رب السماح واستنجد بكرم يراعک الوضاح متوسلاً بصاحب هذا

Marfat.com

المقام الأعظم أن يجعلني وجميع محبيه من المتشرفين بزياره فى كل عام والصلاة والسلام عليه فى البدء والنتحام.

كتبه العبد الفقير الى الله تعالى محمد تاج الدين بن محمد بدرالدين الدمشقي الحسني عفى عنه في ٩ من ربيع الثاني ١٣٣١ ه

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

اَنَا الْجِيْلِى مُحَى الدِّيْنِ اِسْمِىْ

وَاَعْلَامَىْ عَلٰى رَأسِ الْجِبَالِ

اَنَاالْحَسَنِى وَالْمُخْدَعُ مَقَامِىْ

وَاَقْدَامَىْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ أحمد رمضان دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي تفرد بالو حدانية وعلم الانسان مالم يعلم وان الفضل بيد الـله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم والصلاة والسلام على سيدنا و شـفيـعـنا و حبيبنا الذي أرسل رحمة للعالمين محمد صلى الله عليه وعلى آلـه وصـحبـه وسـلـم أما بعد ... فاني لما تشرفت بالزيارة في أعتاب سيد الـوجـود وهو حيّ في قبر يرد السلام على من يسلم عليه ﷺ في هذا العام سـنة ثـلاثـمـائة واحـدى وثـلاثون هجرية والتوسل بجنابه الأ على الأكرم والـنداء لـه ﷺ بـعـد وفـاتـه كـندائـه في حال حياتـه ﷺ ولـلـه در الامام البوصيري رضي الله تعالى عنه

ومن تكن برسول الله نصرته أن تلقه الأسد في أجامها تجم

ولن ترى من ولي غير منتصر به ولا من عدو غير منقصم

ولـمـا أطـلـعـنـي بعض أفاضل المدينة المنورة على هذه الرسالة المحررة الـمسماة بالدولة المكية بالمادة الغيبية تأليف الامام العلامة الشيخ أحمد رضـا خـان الهـندي فوجدتها من أحسن البيان وأتى بأبين برهان ففرق بين عـلـم الـمخلوق والخالق ورمى بسديد سهمه فأصاب كبد الحقائق وهذه كـالشمس الطالعة لا تخفى على أولي البصائر والقلوب والتقوى والمقيد لذلك قوله ﷺ بـقـول الله تبارك وتعالى (ما تقرب الي المتقربون بمثل أداء مـا أفتـرضت عليهم ولا يزال العبد يتقرب الي بالنوافل حتى أحبه فاذا

Marfat.com

أحببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ولسانه الذي ينطق به و يده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها) فاذا كان العبد هذه صفة لا تعجب عما يظهر منه جزى الله مؤلف هذه الرسالة أحسن الجزاء وبارك الله لنا في أمثاله وأيد الله علماء السنة والجماعة وخذل أهل البدع والضلالة وجعلنا من الذين يستمعون القول فيتبعون أحسنه بجاه حبيبه المصطفى ﷺ والحمد لله رب العالمين.

خادم العلم الشريف من أحل الشام الشريف
أحمد رمضان ١٩ ربيع الأول ١٣٣١ ه

الله الله الله الله الله الله الله الله الله الله الله الله الله الله

Marfat.com

تقريظ العلامة الفاضل الشيخ عبدالحميد بن محمد أديب نجل الشيخ بكري الشافعي الدمشقي دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أنار الوجود بشموس العلماء وجعلهم بدور الضياء ومحجة الاهتداء فالتابع لهديهم لا يضل ولايشقى والمتمسك بقويم عندهم لاشك متمسك بالعروة والوثقى وأشهد أن لا اله الا الله الأول بلا بداية والآخر بلا نهاية المحصي كل شئ عدداً العالم بما خفى عن خلقه ومابدا وأن سيدنا محمداً عبده و رسوله المرسل معلماً ومرشداً ﷺ وعلى آله وأصحابه عدد ما أحاط به علمه وجرى به القلم ورضي الله عن أئمة النهج القويم والصراط المستقيم ومقلديهم وتابعيهم باحسان الى يوم الدين وغفر الله لوادينا ولنا ولجميع المسلمين آمين وبعد ... اني لما كنت متشرفاً بزيارة سيد الموجودات وأشرف مخلوقات الأرض والسموات في شهر ربيع الأول عام احدى وثلاثين وثلاثمائة بعد الألف وبذلك نلت منتهى الأنس والحظ والشرف وفي أثناء هذه المدة الوجيزة أطلعني حضرة الأديب الفاضل العالم الكامل الشيخ أحمد أفندي الخطيب الطرابلسي المواظب على أشرف خدمة في حرم الحبيب على الرسالة المسماة بالدولة المكية بالمادة الغيبية تأليف حضرة العلامة المدقق الدراكة المحقق المولى الهمام أحمد رضا خان أحد مشاهير علماء الهند الأعلام وقد أوضح فيها بعض مزايا سيد الأنام ومصباح

Marfat.com

الـظلام المظلل بالغمام عليه أفضل الصلاة وأزكى التحية والسلام من غير تـغـال ولا مساواة فيما ذكر بها ولا اختلاف لما جنح اليه المؤلف المشار اليـه عـند أهل السنة والجماعة كما تلقينا واستفدنا وندين الله تعالى عليه جـزاه الـلـه تـعـالـى عـنـي الجناب الرفيع المصطفوي خيراً وأدام نفعه براً وبـحـراً وقمع به حجة المبطلين وضلالة المفسدين الضالين المحطين من قـدره عليه الصلاة والسلام فنكل وجزائم الى الملك العلام المطلع على خـائـنة الأعين وما تخفي الصدور والى الله ترجع الأمور وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وسائر الأنبياء الكرام والحمد لله في البدأ والختام حرر في الروضة المطهرة بالمدينة المنورة على ساكنها أفضل الصلاة والسلام في اليوم الحادي والعشرين من شهر ربيع الأنوار.

قاله وكتبه فقير رحمة ربه الغفار
عبدالحميد بن محمد أديب نجل الشيخ
بكري الشافعي الدمشقي عفى عنهم آمين

Marfat.com

رسالة من العلامة الفاضل شيخ الدلائل محمد عبد الحق الى جناب الشيخ الأجل محمد سعيد سلمه الحميد المجيد ومولانا الشيخ عباس رضوان سلمه الله الحنان والمنان دام فضله

بسم الله الرحمن الرحيم

حامداً مصلياً ومسلماً أما بعد...فمن محمد عبدالحق عفى عنه الى جناب الأجل محمد سعيد سلمه الحميد المجيد ومولانا الشيخ عباس رضوان سلمه الله الحنان والمنان السلام عيكم وعلى من لديكم ورحمة الله وبركته قد أرسلت الى جنابكم جواب كتابكم والله أكلفكم لأمر أهم وهو أن مولانا الفاضل المحقق المدقق جامع فنون العلوم وشتات الفضائل أحمد رضا خان سر الحنان المنان من أجل علماء أهل السنة والجماعة وجل همته الرد على الفرق الضالة سيما الوهابية والنياشرة وغيرهما شكر اليه سعيه ونفع المسلمين بطول بقائه وهم في أشد عداوته والافتراء عليه وينسبون اليه مالا أصل له حتى أفشوا أنه كتب في الرسالة الفلانية كذا وكذا والحال أنه ما كتب فيها وحتى زادوا من عند أنفسهم في بعض رسالاته كما يظهر هذا الأمر من مطالعة رسالاته وقالوا لا ينبغي لأحد أن يطالع مؤلفاته لأنه يكتب في بعضها شيئاً موافقاً لأهل السنة والجماعة وبعضها مخالفاً له فلا اعتبار لها أصلاً وهكذا افتراء ات أخرى يطول ذكرها هنا وقد أفشوا أنه ألف الدولة المكية في مكة المعظمة زادها الله تعالى تعظيماً وتشريفاً وكتب فيها كذا وكذا مخالفاً لعقيدة أهل السنة

Marfat.com

والجماعة والحال أن الدولة المكية لما كتبها الشيخ منها نسخ عديدة كما هي موجودة هنا عند العلماء المعتبرين وما هو الا زور وكذب واختلاق عليه كما يظهر هذا من التقريظات التي قرظت في رسالته المسماة الدولة المكية بعد افشائهم المذكور وسيصل الى جنابكم بواسطة المولوي محبي محمد كريم الله سلمه الله تعالى الرسالة بالدولة المكية فالمرجو من جنابكم أن تكتبوا عليها شيئاً دفعاً للافتراء عليه فقد ورد في الحديث الشريف على قائله ألف ألف صلوة وسلام والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه وقال الله تعالى [لينصر الله من ينصره] وبلغوا السلام الى حضرة النبي ﷺ وعلى آله وصحبه وعلى جميع الأنبياء والمرسلين وسلم تسليماً كثيراً كثيراً والسلام مع التعظيم

حررا في شوال ١٣٢٨ هجري نبوي عليه أفضل الصلاة والتسليم.

كتبه محمد عبد الحق

Marfat.com

الدولة المکیہ کی اشاعت کا اشتیاق

مدینہ منورہ میں دولۃ مکیہ کے اولین ایڈیشن کی اشاعت کا شدت سے انتظار تھا اور وہاں سے مولانا احمد علی و مولانا کریم اللہ کے جو خطوط فاضل بریلوی کے نام آرہے تھے، ان میں اس اشتیاق کا واضح ذکر ہے:

☆ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء کو لکھے گئے ان کے خط میں اس کا ذکر یوں ملتا ہے:

''اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ رسالہ شریفہ (دولۃ مکیہ) کی طبع بہت ہی جلد ہو اور اشاعت ہووے۔'' (علماء عرب کے خطوط) [۶۰]

☆ یکم ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ کے خط میں ہے:

''دولۃ مکیہ کی طباعت جلد از جلد شروع ہو جائے، شائقین بہت ہیں۔'' (علماء عرب کے خطوط) [۶۱]

☆ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ کے خط کا خلاصہ یہ ہے:

''دولۃ مکیہ کے متعلق اول سے اب تک سب کارروائی معجزات صاحب المعجزات علیہ الصلاۃ والسلام ہے۔۔۔۔ سید موسیٰ صاحب بہت ہی خوش وفرحان وممنون ومشکور ہیں اور مداح وثنا گو ہیں۔ سب سے زیادہ محبت ان کو ہوئی ہے اور ہر دوست، احباب، اہل علم، طالب علم سے دولۃ مکیہ کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جو تقریظیں لکھنے والے ہیں ان سے خوش ہیں اور جو منکر ہیں ان پر خفا ہوتے ہیں اور اس دولت، مطالعہ دولۃ مکیہ سے مشرف نہیں ہوئے، ان کو رغبت دلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت استاذ شیخ موَفہ سلمہ اللہ تعالیٰ کا کلام مثل کلام ابن عربی وامام رازی کے ہے۔ دولۃ مکیہ کے طبع ہونے اور مطالعہ کرنے کے سب لوگ مشتاق ومنتظر ہیں، اس کا طبع ہونا بہت ہی ضروری ہے۔ حضور جلدی سے اس کو طبع کرا دیں کہ نفع عام ہو۔'' (علماء عرب کے خطوط) [۶۲]

Marfat.com

☆ ۱۰/ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۰ھ کے خط میں بتایا کہ مولانا شیخ عباس رضوان اس کی طباعت کا تقاضا کرتے ہیں۔ (علماءعرب کے خطوط) ۶۳

☆ ۱۱/ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۰ھ کو لکھے گئے خط میں ہے:

''اب دولة مکیه کے طبع کی بہت ہی ضرورت معلوم ہوتی ہے، خدا کرے جلدی سے طبع ہوکر شائع ہو ۔۔۔دولة مکیه کا اہل عرب نے مطالعہ کیا، جس نے دیکھا خوش ہوا، علم وفضل کا قائل ہوا اور دیگر رسالہ مؤلفہ حضور کا مشتاق ہوا۔ پس اگر اور رسالے عربی میں طبع ہوجاویں تو بہت اچھا ہے۔''
(علماءعرب کے خطوط) ۶۴

☆ ۱۰/ شعبان ۱۳۳۰ھ کے خط میں یوں لکھا:

''مقرظین سے جو صاحب ملتے ہیں دریافت کرتے ہیں کہ دولة مکیه ابھی تک طبع نہ ہوئی۔ اب ہم ہر کسی سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ طبع ہورہی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ طبع ختم ہووے گی اور رسائل یہاں آکر شائع ہوجاویں گے اور تقسیم ہوں گے۔'' (علماءعرب کے خطوط) ۶۵

☆ ۱۰/ رمضان ۱۳۳۰ھ کو تحریر کئے گئے خط میں ہے:

''ہم لوگ کے اور جملہ مقرظین کے یہ خوشی ہے کہ دولة مکیه جلدی سے طبع ہوکر شائع ہوجائے تو اچھا ہے۔'' (علماءعرب کے خطوط) ۶۶

☆ ۱۰/ محرم ۱۳۳۱ھ کو لکھے گئے خط میں ہے کہ بعض لوگ یہاں مکہ معظّمہ سے آئے اور زبان سے مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کے سن کر آئے کہ بریلی میں رسالہ شریف دولة مکیه زیر طبع ہے۔ بہت ہی خوش ہوئے مگر حضور نے ہم کو مطلع نہیں فرمایا۔

(علماءعرب کے خطوط) ۶۷

Marfat.com

اشاعت میں تاخیر کے اسباب

دولة مکیہ کی اشاعت کا عرب وعجم میں جس شدت سے انتظار تھا، بعض اسباب کی بنا پر اس میں اتنی ہی تاخیر ہوتی گئی۔ اول یہ کہ اس پر تقاریظ کی موصولی کا سلسلہ دس برس تک جاری رہا، دوم اس کے مصنف اس موضوع پر عرب وعجم سے آنے والے مزید اعتراضات اور شکوک وشبہات کے ازالہ میں مصروف رہے، چنانچہ آپ نے نہ صرف دولة مکیہ کے متن میں اضافات کیے بلکہ ۱۳۲۶ھ میں اس پر مستقل عربی حاشیہ ''الفیوضات المکیة لمحب الدولة المکیة'' لکھا، نیز اس مسئلہ پر عربی میں دیگر کتب تصنیف کیں، سوم آپ دیگر اسلامی موضوعات پر تصنیفی عمل سے غافل نہیں رہے۔ اور مزید یہ کہ اس دوران براہین قاطعہ وغیرہ کتب مخالفین کی مسئلہ علم غیب وغیرہ پر بعض پُر تشدد عبارات کے تعاقب میں فاضل بریلوی کی ایک اور عربی کتاب ''حسام الحرمین'' متعدد اکابر علماء حرمین شریفین کی تقریظات کے ساتھ شائع ہو چکی تھی اور فریقین کی توجہ کا مرکز تھی۔

بریلی ایڈیشن، قدیم

مولانا امجد علی اعظمی فرماتے ہیں:

''دولة مکیہ بڑی ضخیم کتاب ہے اور اس پر اعلحضرت کے حواشی قدیمہ وجدیدہ بھی ہیں، ان حواشی کی وجہ سے اس کی ضخامت بہت زیادہ ہوگئی تھی۔ اس کو چھپوانا شروع کیا تھا، چند اوراق اصل کتاب کے چھپے اس کے بعد جو حواشی کا سلسلہ شروع ہوا تو غالباً دو سو آٹھ صفحے چھپے اور بعض وجوہ سے اعلحضرت کے زمانہ میں ہی اس کی طبع کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ پھر اس کو نہ کسی صاحب نے جاری کیا، نہ اس کی تکمیل فرمائی۔''

(حیات صدر الشریعہ)[۶۸]

اور یہی اس کتاب کا دنیا بھر میں اولین ایڈیشن تھا۔

Marfat.com

بریلی ایڈیشن قدیم کے صرف چھتیس (۳۶) صفحات کی طباعت ہوئی۔ جس میں صفحہ پانچ سے حاشیہ شروع ہوا، جب کہ صفحہ گیارہ، بارہ، سترہ اور اٹھارہ پر مکمل حاشیہ ہے صفحہ اکیس پر متن کی صرف چار سطریں، بائیس پر صرف ایک سطر، چونتیس پر دو سطریں اور صفحہ پنتیس (۳۵) و چھتیس (۳۶) پر ایک ایک سطر متن کی ہے۔ اور باقی اکثر صفحات پر ثلث یا ربع حاشیہ ہی ہے، پھر دو سو ساٹھ (۲۶۰) صفحات تک حواشی ہیں۔

تاریخ الدولۃ المکیہ کے فاضل محقق عبدالحق انصاری تحریر فرماتے ہیں:

''غالباً دو سو آٹھ صفحے تک چھپے۔'' [۶۹]

مگر سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز کے کتب خانہ میں موجود الدولۃ المکیہ کا یہی اولین ایڈیشن دو سو ساٹھ (۲۶۰) صفحات پر ہے، یہ بھی نامکمل ہے۔ مذکورہ صفحات کے عکوس آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

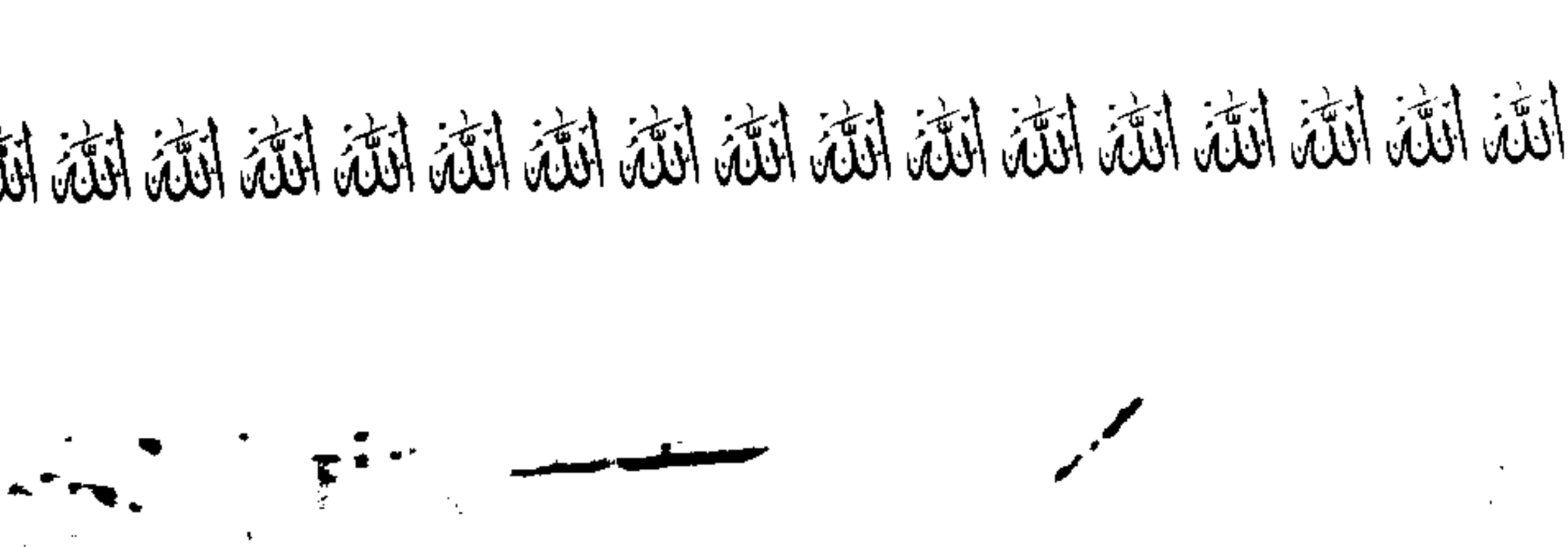

مکان اسبھال الوفود

Marfat.com

Marfat.com

لله تعالى فرط فى كتابه شيأ وان لفظة الكل من انصر تتصور

بقية حاشية صفحة ٣٤ لكل اية ستون الف فهم وعن على كرم الله تعالى وجهه لو شئت ان اوقر سبعين بعيرا من تفسير القرآن لفعلت اه ولفظ العلامة البجيرمى فى شرح البردة فى الاول لكل اية ستون الف فهم وما بقى فهو من الكثرة ولفظه فى اثر امير المؤمنين لو شئت لاوقرت سبعين بعيرا من تفسير الفاتحة اه وفى اليواقيت والجواهر لسيدى الامام عبد الوهاب الشعرانى عن الامام الاجل ابى تراب تنبهوا ان هؤلاء المنكرون من قول على رضى الله تعالى عنه لو تكلمت لكم فى تفسير الفاتحة لحملت لكم سبعين بعيرا اه وفى شرح العشماوى لصلاة سيدى احمد الكبير رضى الله تعالى عنه عن سيدى عمر المحصار لو اردت ان املى من تفسير ما لاح من اية لحمل مائة الف جمل وما يفقد تفسيرها لنقلت ونبه عن بعض الاولياء من بيت ابى فضل وجدنا تحت كل حرف من القرآن اربعمائة الف ذكر من المعانى وكل حرف منزله معان فى موضع غير المعانى التى له فى موضع اخر قال وقال سيدى على الخواص نفع الله به ان الله تعالى اطلعنى على معانى سورة الفاتحة فظهر لى منها مائة الف علم واربعون الف علم وتسعمائة وتسعون علما اه وفى الزرقانى على المواهب ذكر الغزالى فى كتابه فى بيان العلم اللدنى قول على رضى الله تعالى عنه لو طويت لى وسادة لقلت فى الباء من بسم الله سبعين حملا اه وفى ميزان الشريعة الكبرى للامام الشعرانى قد استخرجت انا افضل الدين من سورة الفاتحة مائتى الف علم وسبعة واربعين الف علم وتسعمائة وتسعة وتسعين علما ثم ردها كلها الى البسملة ثم الى الباء ثم الى النقطة التى تحت الباء وكان رضى الله تعالى عنه يقول لا يكمل الرجل عندنا فى مقام المعرفة بالقرآن حتى يستخرج جميع احكامه وجميع مذاهب المجتهدين فيها من اى حرف شاء من حروف الهجاء اه قال وتؤيده فى ذلك قول الامام على رضى الله تعالى عنه لو شئت لاوقرت لكم ثمانين بعيرا من علم النقطة التى تحت الباء اه اقول وبامثال هذه تظهر حقيقة قول سيدنا عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما لو ضاع لى عقال بعير لوجدته فى كتاب الله رواه عنه ابو الفضل المرسى كما فى الاتقان فمن ضيق العطن بل بعض الظن تحويله الى ان المعنى لو جد فى القرآن

Marfat.com

Marfat.com

حاشیہ

۱۱۸

علیہا المسألة ان العالم بقضیہ و قضیضہ حادث اما فیہ بدیع السموت والارض ولذا نزلت بعض الاعلام فقیل بقدم العرش والکرسی وذکرلہ العارف النابلسی تاویلا فی الحدیقة الندیہ اوسع امرہ فی بعض الحواشی کما سنذکرہ اخر الفصل ومسألة ان القرآن کلام اللہ غیر مخلوق ومسألة ان اللہ تعالی یلزم بہ حادث ومسألة انہ تعالی لایجب علیہ شئ ومسألة انہ تعالی لم یزل ولا یزال مع المخالف یعترف ان اللہ یحکم ما یرید یفعل اللہ ما یشاء ویفعل ما یرید الخیر والشر یشاء الحسن ومسألة وجوب عصمة الانبیاء علیہم الصلوٰة والسلام من الکبائر والصغائر ومن العمد او والسہو وبعد النبوة او وقبلہا ومسألة امتناع التقصیر فی التبلیغ علیہم صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہم ومسألة نسبة القدر ومسألة الصراط حتی تعجب بعض الائمة ممن عدم ورودہ فی القرآن العظیم ومسألة الشفاعة الکبری واختصاصہا بالنبی المصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی غیر ذلک من مسائل کثیرة وثابتہا بل جاء فی المسکوت عنہ ما نطقوا بہ الصائبون خلاف ما علیہ المہتدون کقولہ تعالی انا جعلنٰہ قرانا عربیا وقولہ تعالی من ذکر محدث وقولہ تعالی ولما یعلم اللہ وقولہ تعالی فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکٰذبین وقولہ تعالی کتب ربکم علی نفسہ الرحمة وقولہ تعالی وکان حقا علینا نصر المؤمنین وقولہ تعالی فی ادم وفی موسی وفی داود علیہم الصلوٰة والسلام وقولہ تعالی عفا اللہ عنک وقولہ تعالی لیغفر لک اللہ والآیات المتشابہات فی الصفات کالاستواء والید والعین والوجہ والمجیٔ ولاینفیہا لیس کمثلہ شئ فان المثل المساوی وانما ذکر فیہا ما ذکر بلفظ محتمل قابل للتاویل فلم یفہم المخالف منہ الا ما علیہ ہو ومن وافقہ قول علی رضی اللہ تعالی عنہ لا تحاجنہم بالقرآن فانہ حمال ذو وجوہ تقول ویقولون وہذا کقولہ تعالی واللہ خلقکم وما تعملون جاء فی ذکر الاصنام اولہ تنحتون ما تنحتون وقال الخالدون یعنی خلقکم وخلق ما تعملونہ من الاصنام وقولہ تعالی وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ وضع فی ذکر قبول الاسلام اولہ فی سورة الدہر فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا وفی سورة التکویر لمن شاء منکم ان یستقیم فقالوا ہذا فی الخیر واما الشر فالیہم وقولہ تعالی والوزن یومئذ الحق قالوا سیرہا واخبارہا والتمییز بین حسناتہا وسیئاتہا وقولہ تعالی الی ربہا ناظرة قال المحرفون الی رحمتہ منتظرة الی ثوابہ وقولہ تعالی طائفة فی الاسلام حقیقة او ادعاء الاوہی تحتج بالقرآن الکریم ولا ان حجة علی کفرہم ولکن لا یعلمون

Marfat.com

حاشیہ

Marfat.com

مکتبۃ المکتبۃ ایڈیشن (الدولۃ المکیہ کا دنیا بھر میں پہلا اہم ایڈیشن)

۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۵ء میں مکتبۃ المکتبۃ اندورن کھٹاؤ مارکیٹ نیو نہام روڈ کراچی نے مشہور آفسٹ لیتھو پریس کراچی سے دولۃ مکیہ دو ہزار کی تعداد میں طبع کرائی۔

اس ایڈیشن کی ترتیب اس طرح سے ہے کہ آغاز میں مصنف ومترجم کے مزارات کی تصاویر دی گئی ہیں اور مہتمم مکتبہ نے یہ ایڈیشن فاضل بریلوی کے فرزند مولانا الحاج مصطفیٰ رضا خان صاحب قادری رضوی مفتی اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱ء) کے نام منسوب کیا ہے۔ فہرست کتاب نہیں دی گئی اور صفحہ ۴ سے ۱۶۱ تک چالیس تقاریظ اس طرح دی گئی ہیں کہ ایک صفحہ پر ان کا عربی متن اور سامنے کے صفحہ پر اس کا اردو ترجمہ ہے، یوں متن وترجمہ کی پوری کتاب میں یہی ترتیب ہے صفحہ ۱۶۳ سے ۴۵۷ تک پہلے دولۃ مکیہ پھر فیوضات ملکیہ کا متن وترجمہ ہے، جب کہ ۴۵۸ سے پھر تقاریظ کا آغاز ہوتا ہے، جو آخری صفحہ پر ختم ہوتی ہیں۔ یہ چھوٹی تقطیع کے کل ۵۴۴ صفحات پر مشتمل ہے، جس میں دولۃ مکیہ و فیوضات الملکیہ نیز انسٹھ تقاریظ کے مکمل عربی متن واردو تراجم درج ہیں۔ یہ ترجمہ مولانا حامد رضا خان قادری حجۃ الاسلام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے لیکن بعض تقاریظ کا ترجمہ کسی اور نے کیا۔

اس کے آخری صفحہ پر ناشر کی طرف سے یہ عبارت ہے:

''الحمدللہ کہ یہ کتاب چھپ کر ہدیۂ ناظرین ہو رہی ہے۔ اس کی کتابت وطباعت اور تصحیح کے سلسلہ میں کافی احتیاط برتی گئی ہے پھر بھی اگر کوئی غلطی مصحح کی نظر سے بچ کر رہ گئی ہو تو ناظرین برائے خدا معاف کرتے ہوئے مطلع فرمائیں تاکہ اس کا تدارک کر دیا جائے۔

اطلاعاً عرض ہے کہ ہمیں کتاب کا مکمل ترجمہ اور چند مترجم تقاریظ دستیاب ہو سکیں، جو بعینہٖ شائع کی جا رہی ہیں اس کے علاوہ چند تقاریظ کا ترجمہ

Marfat.com

ادارہ کے زرائع پر کیا گیا ہے"

گویا اس ایڈیشن کی کتابت مہتمم المکتبۃ نے کرائی، ادھر اس کے صفحہ اول پر ہے کہ یہ اشاعت اول ہے بنا برایں یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ یہی دولۃ مکیہ کا دنیا بھر میں پہلا اہم ایڈیشن ہے۔

مکتبۃ المکتبۃ کے بانی مولانا شفیع محمد بن صوفی غلام رسول قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہندوستان کے علاقہ راجپوتانہ کے مقام چتوڑ گڑھ میں پیدا ہوئے، قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے کراچی آ گئے، جہاں ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۵ء میں وفات پائی۔ عالم فاضل، تاجر، مولانا حامد رضا خان بریلوی کے مرید، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے بانی رکن و نائب صدر۔ آپ نے ۱۹۵۵ء کو المکتبہ کی بنیاد رکھی، جو ۱۹۵۸ء تک فعال رہا، جس دوران علماء اہلسنت کی تقریباً بیس کتابیں شائع کیں۔

(مولانا محمد شفیع کے حالات۔ ماہنامہ اعلحضرت: مئی ۲۰۰۵ء) ۷۰

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ کا علمی مقام

ایک مرتبہ حضرت سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا:

''شریف حسین اے کے ایام میں، دیارعرب کے جید علماء کا اجتماع ہوا۔ علماء و فضلا کی موجودگی میں فقیر نے اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کا عربی قصیدہ پڑھا، علماء نے بہت تعریف فرمائی اور قصیدہ کی فصاحت و بلاغت پر تا دیر گفتگو فرماتے رہے۔ اور خوب خوب داد دی۔

ان کے استفسار پر جب فقیر نے بتایا کہ یہ قصیدہ میرے مرشد شیخ احمد رضا خاں قادری بریلوی (رضی اللہ عنہ) کا تصنیف کردہ ہے، جو کہ ہندی ہیں، تو علماء کے تعجب و حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔

انہوں نے حلف اٹھاتے ہوئے کہا، یہ کلام کسی عجمی کا نہیں بلکہ عربی کا معلوم ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علامہ (سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ) نہ صرف یہ کہ فصیح و بلیغ عربی جانتے ہیں بلکہ اکثر عرب قبائل کے نطق (لب ولہجہ) پر بھی کامل اطلاع رکھتے ہیں۔''

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بغل مبارک صلی اللہ علیہ وسلم

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فرد عزت پہ لاکھوں سلام

(حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو القادر

الصبیدن حمید

Marfat.com

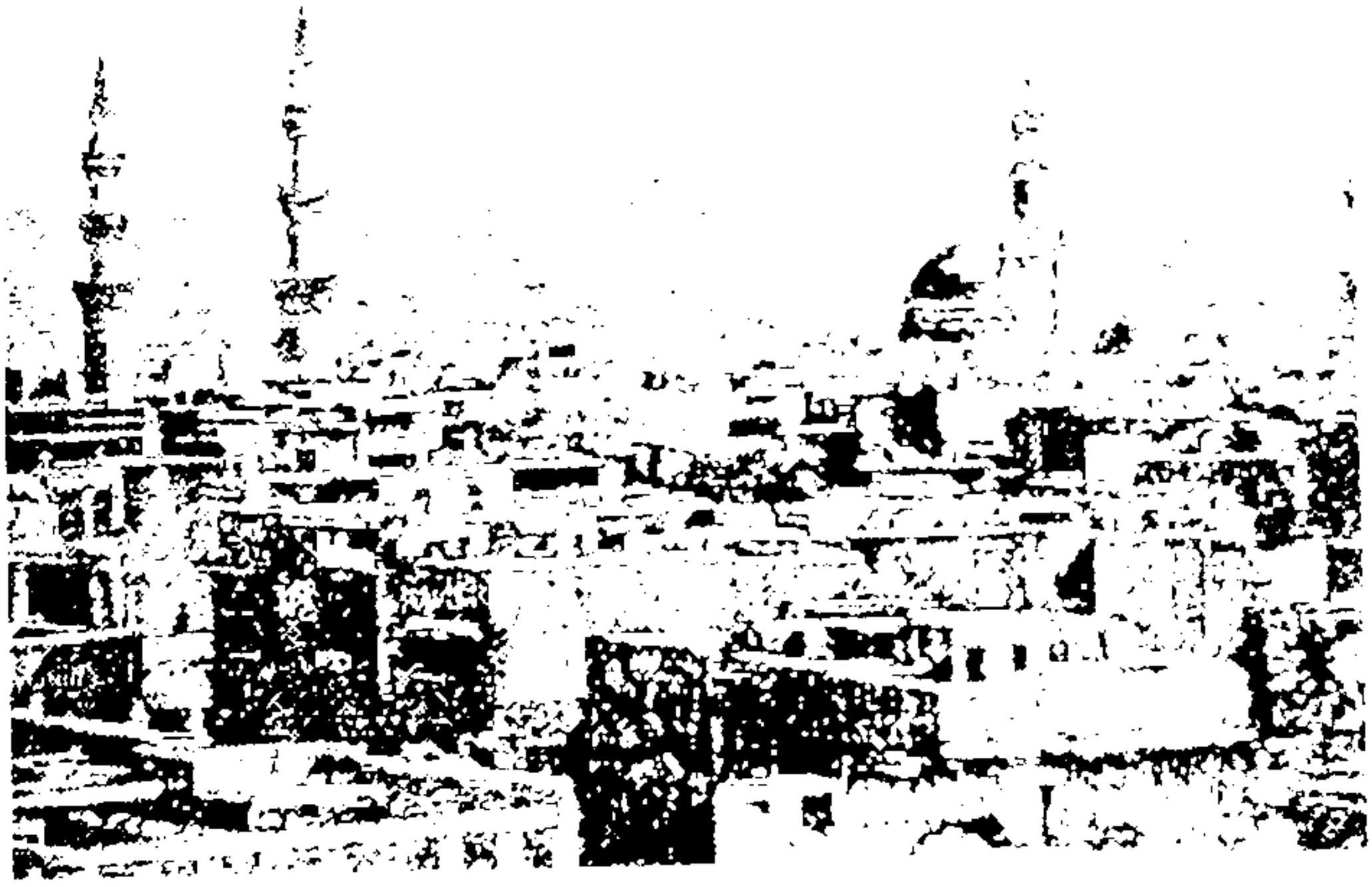

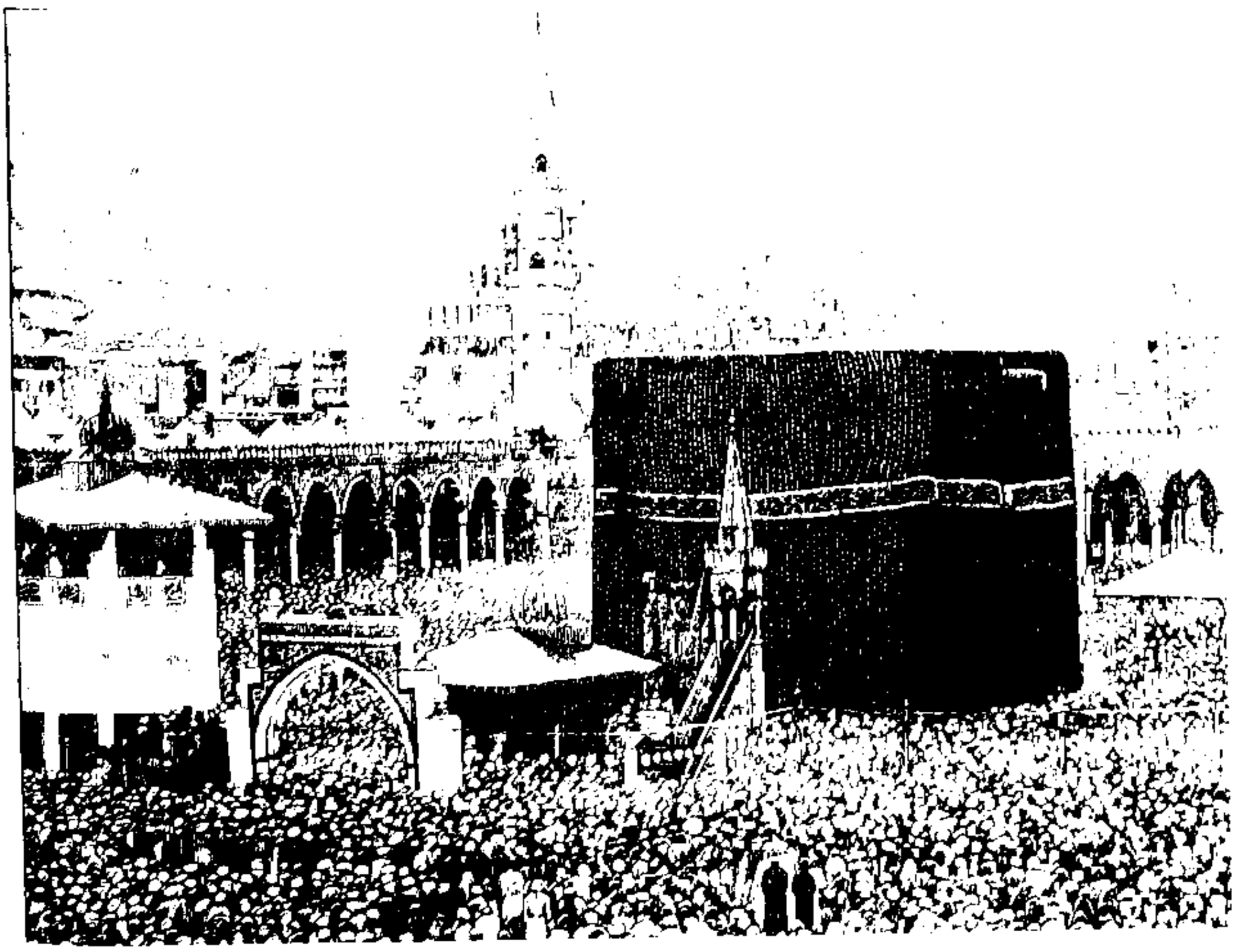

Marfat.com

قصیدہ حمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو القادر

۱. اَلْحَمْدُ لِلْمُتَوَحِدِ بِجَلالِهِ الْمُتَفَرِدِ
۲. وَصَلاةُ مَوْلنَا عَلى خَيْرِ الْانَامِ مُحَمدِ
۳. وَالاَلِ امْطَارِ الندى وَالصحْبِ سُحْبِ عَوائِدِ
۴. لاَهُم قَدْ هَجَمَ الْعِدى مِنْ كُلِ شَاوٍ ابْعَدِ
۵. فِىْ خَيْلِهِمْ وَ رِجَالِهِمْ مَعْ كُلِ عَادٍ مِعْتَدِ
۶. هَاوِيْنَ زَلَهَ مُثْبَتٍ بَا غِيْنَ ذِلةَ مُهْتَدِ
۷. لكِن عَبْدَكَ أمِنْ اِذْ مَنْ دَعَاكَ يُو يِدِ
۸. لاَ اخْتَشِىْ مِنْ بَاْسِهِمْ يَدُ نَاصِرِىْ اقْوى يَدِ
۹. يَارَب يَارَباهُ يَا كَنْزَ الْفَقِيْرِ الْفَاقِدِ
۱۰. بِكَ الْتَجِىْ بِكَ ادْفَعُ فِىْ نَحْرِ كُلِ مُهَدِد
۱۱. اَنْتَ الْقَوِى فَقَونِىْ انْتَ الْقَدِيْرُ فَايِدِ
۱۲. فَالىَ الْعَظِيْمِ تَوَسلىْ بِكتَابِهِ و بِاَحْمَدِ
۱۳. وَبِمَنْ أتَى بِكَلاَمِهِ وَبِمَنْ هدى وَبِمَنْ هُدِىْ
۱۴. وَبِطَيْبَةٍ وبِمَنْ حَوَتْ وَبِمِنْبَرٍ وبِمَسْجِدِ
۱۵. وَبِكُلِ مَنْ وجَدالرضى مِنْ عِنْدِ رَب واحِدِ

Marfat.com

١٦. لاَهُم فَادْفَعْ شَرهُمْ وَقِنِىْ مَكِيْدَةٌ كَائِدِ
١٧. لاَهُم سِتْرُكَ مُسْبُلِ فَبِذَيْلِ حِفْظِكَ ارْنَدِىْ
١٨. فَضْلُ الرسُوْلِ لَنَا وَمَنْ عَبَدَ الْمَجْدْ بُمَجدِ
١٩. اللهُ مَوْلَنَا وَلاَ مَوْلَى لِعَاتٍ مُفْسِدِ
٢٠. قُرْآنُنَاقُرْنَا نُنَا وَاللهُ اقْرَبُ شَاهِدِ
٢١. لاَبَارَكَتْ يَدُ رَبنَا فِىْ نَجْدِ اهْلِ مَفَاسِدِ
٢٢. فَبِهَاالزلاَزِلُ وَالْفِتَنْ وَبِهَا جُنُوْدُ مُطَرِدِ
٢٣. هِىَ مَطْلِعُ الْقَرْنِ الدنِىْ قَرْنِ الْعَنِيْدِ الاعْنَدِ
٢٤. فَبِذَا اتَانَا الْعِلْمُ فِىْ خَبَرٍ صَحِيْحٍ مسْنَدِ
٢٥. هَا فَلْيَكِدْ لِىْ مَنْ يشَأ وَلْيَعْلُ وَلْيَسْتَنْجِدِ
٢٦. وَلْيَجْمَعَنْ شُرَكَاءَهُ انَا فِىْ حِمَايَةِ وَاحِدِ
٢٧. فَلْيَدْعُ نَادِىَ نَجْدِه نَدْعُوْ زَبَانِىَ انْجَدِ
٢٨. اسَدٍ صَنُوْلِ ضَامِرٍ فَضْلُ بَطَلٍ كَاغْبَرِ أسُدِ
٢٩. الرسُوْلِ هُوَالذِىْ وَالاَهُ كُلُ مُسَدِدِ
٣٠. وَمُوَافِقٌ لِمُوَفقٍ يُحْظَى بِاوْفَقِ مَقْصَدِ
٣١. اعْظِمْ بِهِ كَمْ فَازَ مِنْ فَضْلٍ ومَجْدٍ ماجِدِ
٣٢. اكْرِمْ بِهِ كَمْ حَازَ مِنْ فَيْضٍ وجُوْدٍ حَائِدِ
٣٣. انْظُرْ بَوَارِقَهُ اِذَا بَرَقْتَ بِعَلْيَا فَرْقَدِ
٣٤. نِعْمَ الضيَاءُ وَيَالَهُ مِنْ واقِدٍ متَوَقدِ
٣٥. بَلَغ الْمَرَامَ بِنُوْرِهَا مَنْ شَاءَ اِلا الْمُعْتَدِىْ
٣٦. لَرَاى السبِيْلَ كَمَا نَرَى لَوْكَانَ لَمْ يَتَمَرِدِ
٣٧. لكِن مُخْتَارَالْعَمى كَثَمُوْدَ كَارِهُ اِثْمِدِ

Marfat.com

۳۸. فَعَمی وَاعْمی مَنْ یلِیْ وَکَذَاکَ کُل مُبَعدِ
۳۹. غَلَبَتْهُ شِقْوَتُهُ وَقَدْ بُدِی الْکِتَابُ بِمَا بُدِیْ
۴۰. وَیْلاً لَهُ بَلْ لَیْسَ ذَا وَیْلاً ولٰکِنْ فَی الغَدِ
۴۱. لَوْ یَفْتَدِیْ مِن بُوسِهِ لٰکِنَهُ لَنْ یفْتَدِیْ
۴۲. فَاللّٰهُ یَجْزِیْکَ الْجَزَا یَاقَاصِمَاً لِمُعَانِدِ
۴۳. اِذْ کَانَ هَدْیُکَ هَادِیاً یَحْمِیْ عَنِ النهْجِ الرِدِیْ
۴۴. تَسْطُوْعَلی اهْلِ الْجَفَا سَطْوَ الْمُومرِ مِنْ عَدِیْ
۴۵. قَطَعَتْ یَدَاکَ وَتِیْنَهُمْ بِمُحَدِدٍ ومُهَنَدِ
۴۶. فَسَبَحْتَ بَحْرَ دِمَائِهِمْ فِیْهَا تَرُوْحُ وَتَغْتَدِیْ
۴۷. اثْخَنْتَهُمْ حَقا فَلاَ یُقْتَص مِنْکَ وَلاَ تَدِیْ
۴۸. حَاجَجْتَهُمْ فَحَجَجْتَهُمْ وَحَجَجْتَ خَیْرَ مَعَابِدِ
۴۹. وَقَصَدْت طَیْبَةَ طَیبِ فَوَرَدْت اَعْذَبَ مَوْرِدِ
۵۰. وَشَدَدْت رَحْلَکَ نَحْوَهُ فَشَهِدْت اَطْیَبَ مَشْهَدِ
۵۱. اَلْیَوْمَ کُل مُقَومٍ بِکَ یَهْتَدِیْ بِکَ یَقْتَدِیْ
۵۲. فَحُشِرْتَ مَرْضِیااِلی عَدْن کَاحْسَن وَافِدِ
۵۳. وَنَبِیکَ الْمُتَفَضلُ اذْنَاکَ فِیْ ذَا الْمَقْعَدِ
۵۴. فَاِذَنْ تَشَفعْ لِلرضَا عِنْدَ النبِی الْا مْجَدِ
۵۵. بِاللّٰهِ لاَ تَنْسَاهُ اِذْ هَوَ قَادِری احْمَدِیْ
۵۶. یَانَفْسُ طَابَ اوَانُکِ فَتَشَکرِیْ وَتَجَلدِیْ
۵۷. اَتَتِ الْمُنی وَدَنَا الْهَنَا فَلِوَجْهِ رَبکِ فَاسْجُدِیْ
۵۸. نَبَعَ الْعُبَابُ فَلاَ ظَمَا وَسَخَا السحَابُ فَلاَ صَدِیْ
۵۹. وَجَمَاالْجَمَالُ جَلاَ الْعَنَا وَجَلاَ الْجَلاَلُ السرْ مَدِیْ

Marfat.com

٦٠. وَجَنَا الْجِنَانُ لِمَنْ جَنَا فَكُلِىْ وَطِيْبِىْ وَاحْمَدِ
٦١. وَادْعِىْ قُلُوْباً لِينَه وَدَعِىْ لْقَسِى الْجَلْمَدِىْ
٦٢. اِذْان هٰذَا عُرْسُ مَنْ بِنَدَاهُ مَزْرَ عُنَا نَدِىْ
٦٣. لاتَبْلُغِيْنَ مَدِيْحَهُ اَذْ انْتِ قَاصِرَةُ الْيَدِ
٦٤. لٰكِنْ ابِيْنِىْ عَامَهُ وَزَمَانَ رِحْلَةِ سَيِدِىْ
٦٥. فِىْ مِصْرَ عَيْنِ كَدُرْتَىْ نِ بِنَظْمِ سِلْكٍ مفْرَدِ
٦٦. فَضْلُ الرسُوْلِ مُوبدَ بَافَضْلَ عُرْسِ امَاجِدِ
٦٧. هٰذَا وَصَلِّى رَبنَا بِتَكَرُرٍ وَتَجَدِدِ
٦٨. دَوْماً عَلى مَنْ يوْصَفُ بِمُحَمدٍ وبِأ حْمَدِ
٦٩. وَالْآلِ وَالاصْحَابِ هُم مَاوَايَ عِنْدَ شَدَائِدِ
٧٠. مَاغَرِدَ الْوَرْقَا عَلى بَانِ كَخَيْرِ مَغَرِدِ
٧١. وَادِمْ صَلاتَكَ وَالسلاَ مَ عَلَى الْحَبِيْبِ الاجْوَدِ
٧٢. وَاجْعَلْ بِهَا احْمَدْ رِضَا عَبْداً بِحِرْزِ السيِدِ

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

۱- تمام حمد اس یکتا ذات کے لئے ہے جو اپنی جلالتِ شان میں یگانہ ہے۔

۲- اور ہمارے مولی تعالیٰ کا درود نازل ہو سب سے افضل مخلوق محمد ﷺ پر۔

۳- اور ان کی پاک آل پر جو جود وسخاء کی بارش کی مانند ہیں اور ان کے اصحاب پر جو نفع کے بادل ہیں۔

۴- اے اللہ دشمن ہر دور دراز اطراف سے حملہ آور ہیں۔

۵- اپنے گھڑ سواروں اور پیادہ فوج کے ساتھ ہر ظالم ستمگر کے ساتھ۔
(ہمارے اوپر حملہ آور ہیں)

۶- ایک ثابت الایمان کو پھسلانا چاہتے ہیں ایک ھدایت یافتہ کو ذلیل کرنا ان کا ہدف ہے۔

۷- لیکن تیرا بندہ تیری حفظ وامان میں ہے، اس لئے کہ جو بھی تجھے پکارے گا اسے حمایت حاصل ہوگی۔

۸- میں ان کی طاقت وقوت سے خائف نہیں، کیونکہ میری مدد کو آنے والا ہاتھ بہت ہی طاقتور ہے۔

۹- اے میرے رب اے میرے پالنھار، اے بے وسیلہ محتاج کے خزانہ۔

۱۰- میں تیری پناہ میں آتا ہوں اور تیری طاقت سے ہر دھمکی دینے والے کے سینے میں چوٹ دیکر اسے دفع کرتا ہوں۔

۱۱- تو قوت والا ہے، اس لئے مجھے بھی قوت دے، تو قدرت والا ہے اس لئے مجھے بھی قدرت وتائید عطا فرما۔

۱۲- میں عظمت والی ذات کے حضور اس کی کتاب اور احمد ﷺ کا وسیلہ لاتا ہوں۔

Marfat.com

۱۳- اور (سید الملائکہ جبرئیل علیہ السلام کا وسیلہ بھی لاتا ہوں) جو رب کے کلام کو حضور ﷺ کے پاس لائے اور اس کا بھی وسیلہ جنھوں نے بھٹکے ہوؤں کو راستہ دکھایا اور ان اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا بھی وسیلہ جنھوں نے آپ سے ہدایت پائی۔

۱۴- طیبہ کا بھی وسیلہ اور ان سب بابرکت شخصیات کا بھی جو طیبہ میں ہیں، اور منبر و مسجد کا بھی وسیلہ۔

۱۵- ہر اس ذات کا وسیلہ جو رضائے رب واحد سے بہرہ ور ہیں۔

۱۶- اے اللہ دشمنوں کے شر کو دور فرما اور مکار کے مکر سے مجھے محفوظ رکھ۔

۱۷- اے اللہ تیری ستاری کا دامن دراز ہے، اس لئے میں تیری حفاظت کے دامن سے لپٹا ہوا ہوں۔

۱۸- فضل الرسول ہمارے ہیں، اور جو بھی بزرگی والے خدا کی عبادت کرے گا اسے نوازا جائے گا۔

۱۹- اللہ ہمارا مولی و ناصر ہے اور فتنہ و فساد برپا کرنے والے کا کوئی مولی و ناصر نہیں۔

۲۰- ہمارا قرآن بارگاہ ذوالجلال میں ذریعہ تقرب ہے اور اللہ عزوجل سب سے قریبی شاھد و مشاھد ہے۔

۲۱- اہل فساد کے نجد میں ہمارے رب کا ہاتھ برکت عطا نہ فرمائے۔

۲۲- اس خطے میں زلزلے اور فتنے ہیں وہاں شیطان کے لشکر ہیں۔

۲۳- اس خطہ پر ذلیل سینگ یعنی سخت عناد والے شیطان کا سینگ نمودار ہوا۔

۲۴- اس کا علم حدیث متصل صحیح سے ہم تک پہونچا ہے۔

۲۵- سنو! جو چاہے میرے خلاف سازش و مکاری کرے اور اپنے کو (فرعون کی طرح) اونچا بنائے اور اپنے حمایتیوں سے مدد لے۔

۲۶- اور ضرور اپنے شرکاء کو بھی اکٹھا کرلے میں تو ایک ذات کی حمایت و پناہ میں ہوں۔ (مجھے کیا ضرر ہوگا؟)۔

Marfat.com

۲۷- وہ سازشی اپنے اہل نجد کو بھی بلا لے، ہم تو زیادہ شجاع و بہادر فرشتوں کو بلائیں گے، یہ فرشتے ایسے شیروں کی طرح ہیں جن کی یہ صفات ہیں۔

۲۸- دبلے چھریرے سخت حملہ کرنے والے بہادر خاکستری رنگ والے شیر (جو اپنے حملوں میں اپنی مثال آپ ہوتے ہیں)۔

۲۹- فضل الرسول سے دوستی وتعاون ہر استقامت ورشد والا انسان کرتا ہے۔

۳۰- فضل الرسول اس با توفیق انسان کے ساتھ ہوتا ہے، جو اعلیٰ مقصد سے بہرور ہو۔

۳۱- یہ کتنے عظیم ہیں! کتنے ہی فضل ومجد وشرف سے یہ بہرور ہوئے۔

۳۲- یہ کتنے کریم ہیں! کتنے ہی فیض وجود وسخا سے یہ کامراں ہوئے۔

۳۳- وہ دیکھوان کے برق کی چمک کو جس وقت وہ فرقد (ستارہ) کی بلندیوں پر چمکے۔

۳۴- اس برق کی روشنی کیا خوب ہے، اور اس کی تابندگی کا عالم نہ پوچھو۔

۳۵- اس کے نور کی حد سے جو چاہتا ہے منزل کو پہونچ جاتا ہے، سوائے ظالم وستمگر کے۔

۳۶- یقینی طور سے وہ واضح راستہ دیکھتا ہے، جس طرح ہم دیکھتے ہیں، اگر اس شخص میں سرکشی اور غداری نہ ہو۔

۳۷- لیکن گمراہی اور نابینائی کو اختیار وترجیح دینے والا قوم ثمود کی طرح اثمد سرمہ کو ناپسند کرتا ہے۔

۳۸- وہ خود گمراہ ہوا اور اپنے پاس والوں کو گمراہ کیا اسی طرح رحمتِ خداوندی سے، ہر دور رہنے والے کو بھی گمراہ کیا۔

۳۹- اس کی بدبختی اس پر غالب آئی اور اس کی کتاب قضا وقدر شروع ہوگئی، بدبختی کے ساتھ (اور عمل اہل نار کی طرف بڑھ گیا)۔

۴۰- تباہی وبربادی ہے اس کے لئے مگر یہ دنیا کی تباہی تو کوئی خاص نہیں اصل تباہی و بربادی تو روز جزاء کی ہے۔

۴۱- کاش وہ اس دن کے عذاب سے فدیہ دے کر بچ سکتا، مگر وہ ہرگز نہ بچ سکے گا۔

Marfat.com

۴۲- اے دشمنوں کو توڑ دینے والے، اللہ تعالیٰ آپ (فضل الرسول قدس سرہٗ) کو اچھی جزاء عطا فرمائے۔

۴۳- آپ کا طریقہ رشد وھدایت کا ضامن جو غلط روی اور ہلاکت کی روش سے بچاتا ہے۔

۴۴- آپ اہل ظلم واستبداد پر اس طرح جھپٹے ہیں، جس طرح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اعداء و کفار پر جھپٹا کرتے تھے۔

۴۵- آپ کے ہاتھ دھاردار اور تیز تلواروں سے دشمنوں کی شہ رگ کاٹا کرتے ہیں۔

۴۶- پھر ان کے خون کے سمندر میں آپ تیرا کرتے ہیں اور صبح وشام یہ سلسلہ سباحت رہتا ہے۔

۴۷- آپ نے صحیح معنوں میں ان کا خوب قتل عام کیا اور ان خونوں کا نہ آپ قصاص دیں گے اور نہ دیت۔

۴۸- آپ نے ان سے مباحثہ کیا تو ان پر غالب آئے اور پھر آپ نے مناسک حج بھی ادا کئے۔

۴۹- حضرت طیب ﷺ کے طیبہ کا آپ نے قصد کیا اس طرح آپ شیریں گھاٹ پر حاضر ہوئے۔

۵۰- حضور ﷺ کی جانب آپ نے شدِ رحال کیا، اور پھر سب سے پاکیزہ مقام پر حاضر ہوئے۔

۵۱- ہر رشد وصلاح والا آپ سے ھدایت پاتا ہے اور آپ کی اقتداء کرتا ہے۔

۵۲- خوشی کے جھرمٹ کے عالم میں آپ جنت عدن کی طرف باعزت مہمان کی طرح اٹھائے گئے۔

۵۳- آپ کا فضیلت وشرف والا نبی ﷺ اس مقام پر آپ سے بہت زیادہ قریب ہے۔

۵۴- اس لئے اب تو آپ بڑی بزرگی ومجد والے نبی ﷺ کے پاس رضا کی شفاعت

Marfat.com

کیجئے۔

۵۵- اللہ عزوجل کی قسم آپ رضا کو نہ بھولیں، کیونکہ وہ قادری اور احمدی ہے۔

۵۶- اے نفس تیرا خوش گوار زمانہ آچکا ہے، اب تو شکر بجالا اور بردباری کا مظاہرہ کر۔

۵۷- آرزوئیں پوری ہوچکیں خوش گوار وقت قریب آ پہنچا اس لئے اب تو اپنے رب کے لئے سجدہ ریز ہوجا۔

۵۸- وافر مقدار میں چشمہ اچھل نکل پڑا اب پیاس کہاں اور ابر باراں خوب برسا اب پیاسا کہاں۔

۵۹- ظہور جمال نے پریشانی واضطراب ختم کردیا اور جلال سرمدی کا ظہور ہوگیا۔

۶۰- جنت کے پھل توڑنا اس کے لئے ہے جو توڑے، اے نفس تم کھاؤ اور عیش کرو اور حمد بھی بجالاؤ۔

۶۱- نرم دلوں کو بھی آواز دو (تاکہ یہ بھی تمہارے ساتھ ہوں) اور سخت سنگدلوں کو ترک کردو۔

۶۲- اس لئے کہ یہ اس شخصیت کا عرس ہے، جس کی فیاضی سے ہماری کھیتیاں سیراب ہیں۔

۶۳- اے نفس تم ان کی تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتے کیونکہ تم کوتاہ دست ہو۔

۶۴- لیکن اتنا تو کرو کہ ان کا سال وفات اور میرے آقا کے سفرِ آخرت کا زمانہ تو بیان کردو۔

۶۵- (سال وفات) دو مصرعوں میں، دو ایسے موتیوں کی طرح جو ایک منفرد و بے مثال دھاگے میں، پیروئے گئے ہوں۔

۶۶- فضل الرسول قدس سرہٗ (۱۲۸۹ھ) پابندہ ہے، اے مجد وشرف والے کے عرس کا فضل وکرم ﴿یا فضل عرس اماجد ۱۳۰۰ھ﴾

۶۷- اس کے ساتھ ہمارا رب بار بار ہر وقت۔

Marfat.com

۶۸- اور ہمیشہ ان پر درود نازل فرماتا رہے، جن کا اسم گرامی محمد اور احمد ﷺ ہے۔

۶۹- اور ان کی آل پاک اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر جو مصائب میں میرا سہارا ہیں۔

۷۰- یہ سلسلہ درود وسلام اس وقت تک قائم رہے، جب تک بان کی شاخوں پر اچھے چہچہانے والے نغمہ سنج رہیں۔

۷۱- اے میرے رب اپنا درود وسلام صاحب جود وکرم حبیب کریم ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ نازل فرماتا رہ۔

۷۲- اور اس درود وسلام کے وسیلہ سے بندہ احمد رضا کو سید ﷺ کی پناہ میں رکھدے، آمین۔

(ترجمہ مولانا علامہ افتخار احمد قادری زید مجدہ)

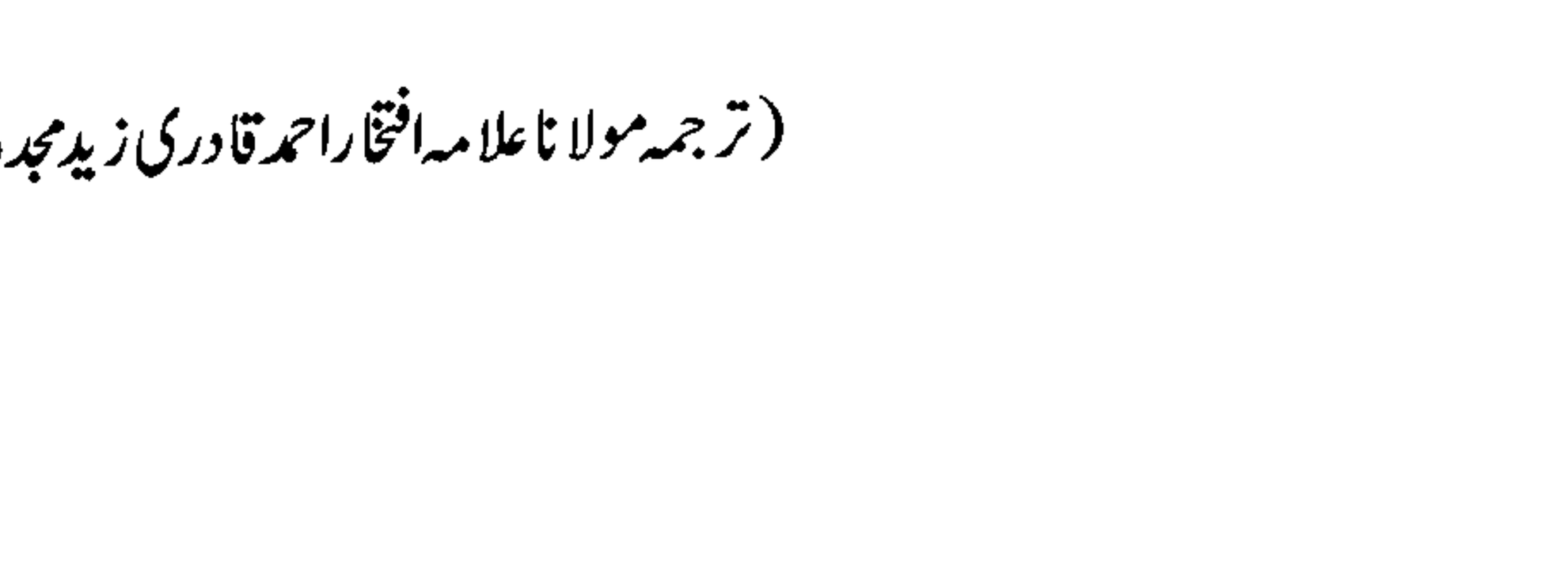

جبل الرماة

Marfat.com

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

فرمایا:

''جس قدر اس قصیدہ مبارکہ میں حضور پُر نور ﷺ کے محامد ومحاسن ہیں کسی اور جگہ آپ کو نہیں ملیں گے، نبی کریم ﷺ کی دنیا میں آمد سے لے کر آخر تک، اور سر شریف کے مبارک بالوں سے لے کر پاؤں شریف کے مبارک ناخنوں تک جو سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت قدس اللہ سرہ العزیز نے مداح فرمائی ہے، اور جس طرح آپ ﷺ کی ہر ہر خوبی و خصلت اور ہر ہر نسبت کی تعریف بیان فرمائی ہے، اس زمانے میں کسی بھی دوسرے قصیدے میں خواہ وہ کسی زبان میں لکھا گیا ہو نہیں پائیں گے۔''

پابندی معمولات رضا

سید محمد حسن قادری نوری نے اعلحضرت کے معمولات کی پابندی کے بارے میں سوال کیا ؟

قطب مدینہ ﷺ نے بیان فرمایا:

''اعلحضرت رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے معمولات کا ایک ٹائم ٹیبل بنا کر رکھا ہوا تھا۔ ایک منٹ ان کا بیکار نہیں جاتا تھا۔ ہر وقت پر اپنا کام کرتے تھے۔ اب مثلاً کھانے کا وقت آیا ہے، کھانا لا کر کے پیش کیا گیا ہے، اور کہہ دیا ہے، اور حضرت اپنے کام میں، لکھنے میں مشغول ہیں۔ ان کو بھول گیا ہے کہ کھانا، کھانا ہے کہ نہیں کھانا۔ وہ پڑا ٹھنڈا ہو گیا وہ اٹھا کر کے لے جائیں گے۔ پھر کھانا نہیں آئے گا۔ پھر جو کھانے کا وقت آئے گا اسی وقت پر کھانا آئے گا۔

بڑے پابند تھے اپنے ٹائم ٹیبل کے، اتنا پابند میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

اسی طرح حقہ بھرا، اس کا بھی وقت مقرر تھا۔ لا کر رکھ دیا اگر لکھنے سے فارغ ہیں

Marfat.com

تو دو چار گھونٹ بھرے، بھرے نہیں تو وہ بھی جل کر راکھ ہو جائے گا۔ اب دوبارہ نہیں آئے گا۔ جب اس کا وقت ہوگا آئے گا۔ حضرت نے حقہ اس لئے شروع کیا کہ جو لوگ اسے حرام کہتے ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ ایک رسالہ بھی تصنیف فرمایا، اس کا نام ہے ''حقۃ المرجان فی حکم الدخان'' اس میں اس کے جواز کے تمام دلائل لکھے ہیں۔ اس میں آپ نے لکھا ہے کہ نہ میں اور نہ میرے خاندان میں کوئی حقہ پیتا ہے۔ پس آپ نے حقہ کا استعمال جواز کی صورت کے لئے استعمال کیا۔'' [۲]

حُسنِ رضا

عرض کیا: اعلحضرت رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزدگان تو بہت خوبصورت ہیں۔ کیا اعلحضرت بھی بہت خوبصورت تھے؟

حضرت نے فرمایا:

''کیا کہنے! حضرت کیا کہنے! اعلحضرت کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ظاہر و باطن کا کمال حسن عطا فرمایا ہوا تھا۔ اگر ہزار آدمی بیٹھا ہوا ہو، سب کی نظر اعلحضرت ﷺ پہ جائے گی، دوسرے پہ نہیں جائے گی۔ [۳]

مسٹر محمد علی جناح، سیدی اعلحضرت ﷺ کی بارگاہ میں

فرمایا:

اعلحضرت ﷺ کے پاس مسٹر جناح صاحب، علامہ اقبال اور ان کے دوسرے دوست جو ان کے ہم نوا تھے، سیاست دان تھے اکھٹے ہو کر کے بریلی شریف گئے۔ ان کا مقصد تھا کہ کسی طریقہ سے اعلحضرت ﷺ کو اپنا موافق بنالیا جائے۔

حضرت نے ان کی مہمانداری کی کھانا کھلایا، اور تو کسی کو آپ کے دربار میں گفتگو

Marfat.com

کی جرأت نہ ہوئی، یہ محمد علی سب سے زیادہ قابل تھا، بڑے علم والا تھا، قانون دان تھا، اور ان کا سب سے بڑا لیڈر تھا۔ اس نے گفتگو کرتے ہوئے درخواست کی کہ آپ ہماری موافت فرمائیں۔ اعلحضرت نے ان کو دلائل سے سمجھایا کہ شریعت مطہرہ اس اتحاد کی اجازت نہیں دیتی۔ ہندو مکار آپ کو دجل وفریب سے دھوکہ دے رہا ہے، اسے مسلمانوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ تو محمد علی جناح صاحب نے درخواست کی کہ اگر آپ، چاہے ہمارے موافق نہ بنیں مگر ہمارے مخالف بھی نہ ہوں۔ کیوں کہ اس وقت مصلحت اسی میں ہے۔ تو اعلحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''محمد علی میری خاموشی بھی موافقت ہوگی، میں مسلمانوں کو ہندوں کے مکروفریب میں پھنستے ہوئے دیکھ کر کیسے خاموش رہ سکتا ہوں؟ اس طرح تو مسلمان ہندوں کے غلام بن جائیں گے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہو اس میں تو مسلمانوں کی بربادی ہے، ایسا نہیں ہوسکتا۔ پھر حضرت نے وہ آخری، آخری کتاب جو لکھی۔ ''المحجة الموتمنة فی آیة الممتحنه'' اس کے بیچ میں سورۃ الممتحنه کی آیتوں سے تشریح فرمادی کہ مشرکوں کے ساتھ مسلمانوں کو کس طرح رہنا چاہیئے۔'' [۴۷]

نجدی کی بربریت

بقیع شریف کے قبہ جات کا ذکر ہوا تو فرمایا:

''جب نجدیوں نے اہل بیت پاک اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قبہ جات ڈھانے کا منصوبہ بنایا تو سب سے پہلے حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک سے لوگوں کے سامنے غلاف شریف اتارا اور پھاڑا تا کہ عوام الناس کا ردعمل معلوم ہوسکے۔ عوام ظلم وتشدد کی وجہ سے دبے ہوئے تھے، اس لئے کسی نے کچھ بھی جرأت نہ کی تو نجدی کی ہمت مزید مضبوط ہوگئی۔ اگر اس وقت دس، پندرہ آدمی شہید ہو

Marfat.com

جاتے تو نجدی جرأت نہ کر پاتا۔

اس سے پہلے قبہ جات کو مسمار کرنے کے جواز میں بعض درباری مفتیوں سے فتویٰ حاصل کر چکے تھے۔ (پھر سامنے والے مکان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔) یہ مکان اسی دور کا بنا ہوا ہے۔ اس مفتی نے بھی چالیس ہزار ریال کے عوض اپنی آخرت خراب کی تھی۔

جب نجدی اپنے ہم خیال علماء سے فتوی حاصل کر چکے، تو علماء اہل سنت کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہوں نے اہل سنت کے علماء کو ترکی دور کے ایک قدیم قلعہ عروہ ابن زبیر میں جمع کیا اور اس فتویٰ کی تصدیق چاہی۔ اس وقت جو علماء وہاں موجود تھے ان کی بڑی بڑی تعریفیں کیں مزید اشارہ، کنایہ سے انعامات واعزازات سے نوازے جانے کو کہا۔ علماء اہل سنت الحمدللہ بالکل مرعوب نہ ہوئے اور حق بات کہنے سے گریز نہ کیا۔ جب نجدیوں کو یقین ہوا کہ ان کے حیلے بہانے کامیاب نہیں ہو رہے اور علماء اہل سنت کسی بھی طریقہ سے ان کے جال میں نہیں پھنس رہے تو دھمکیوں سے مرعوب کرنے کی کوشش کی۔ انکار پر اس کا انجام سامنے رکھا۔ جب بالکل مایوس ہو گئے تو ان کا ارادہ بھی بدل گیا، وہ اسی وقت وہاں موجود علماء اہل سنت کو ختم کرنے پر تل گئے۔ بڑی دیر تک گفت وشنید رہی، مگر معاملہ الجھتا ہی گیا۔

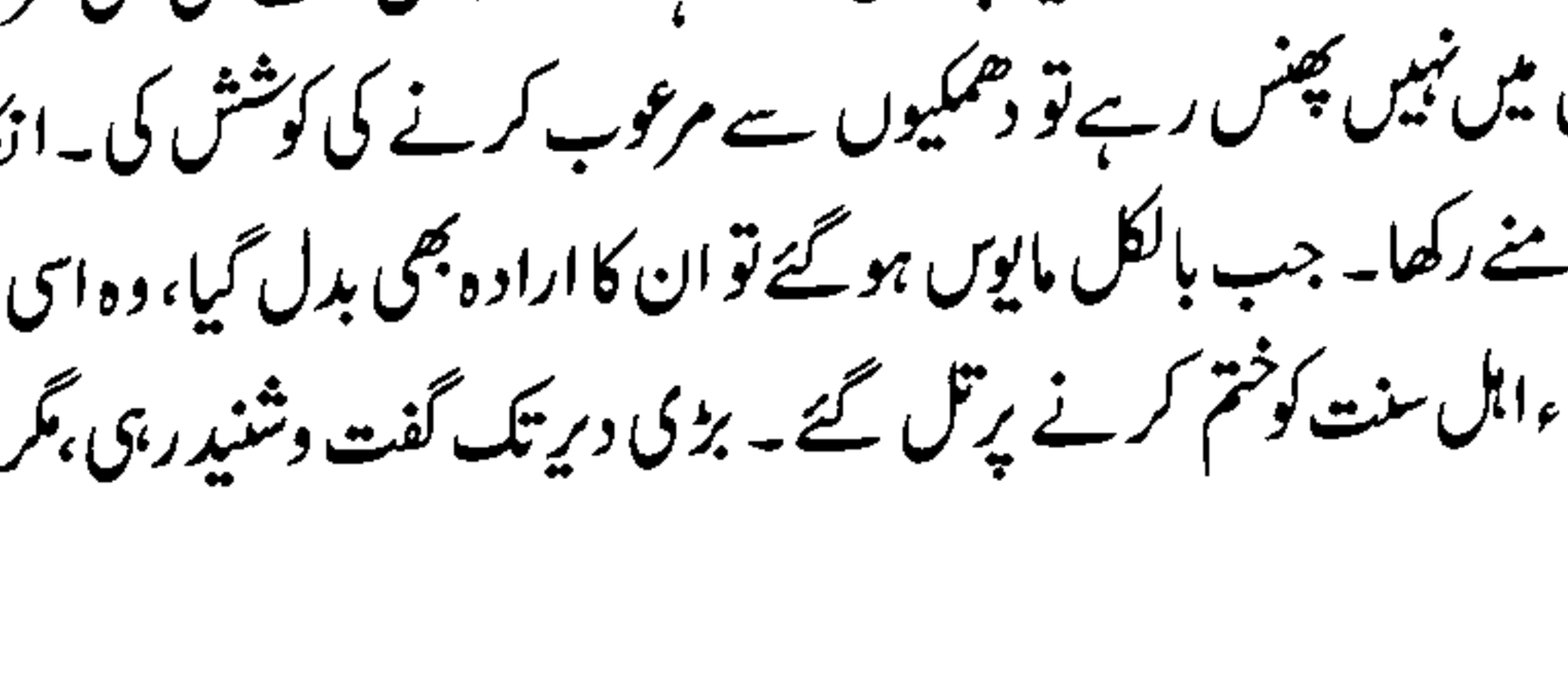

(قلعہ عروہ ابن زبیر)

حضرت علامہ شاہ محمد علی حسین رحمتہ اللہ علیہ بھی موجود تھے، ماشاء اللہ آپ بہت

Marfat.com

زیرک تھے۔فوراً معاملہ کی تہہ تک پہنچ گئے، بڑے تدبر اور احسن طریقے سے ان کو اس بات پر رضامند کرلیا، کہ ہمیں کچھ مہلت دی جائے تا کہ ہم باہم مشورہ کر کے جواب دے سکیں۔ چند ہی دن بعد انہوں نے علماء کو علیحدہ علیحدہ ان کے گھروں میں جا کر ملنا شروع کر دیا، میرے پاس بھی آئے۔ایک لاکھ ریال ھدیہ کی صورت میں پیش کیا اور دیگر کئی مراعات کا ذکر کرنے کے بعد فتویٰ پر تصدیق کرنے کو کہا۔فقیر نے کہا ہمارے ہاں فتویٰ فروخت نہیں ہوتا۔ بہت ساری باتوں کے بعد، سخت انجام اور قتل کی دھمکی دے کر چلے گئے، یہ بات مدینہ طیبہ میں مشہور ہوگئی۔جب حضرت علامہ شاہ محمد علی حسین رحمتہ اللہ علیہ کو خبر ہوئی تو دوسرے ہی دن فقیر کے پاس تشریف لائے۔فرمایا کہ آپ نے ان کو بہت سخت بات کہہ دی ہے، مصلحت سے کیوں وقت نہیں گزارا؟ اور فرمایا کہ اب آپ کو محتاط رہنے کو کہتا ہوں، اور مناسب یہ ہے کہ چند دن تک آپ گھر سے بھی باہر نہ نکلیں۔فقیر تقریباً دس دن تک گھر سے باہر نہ نکلا۔ایک روز اچانک دروازہ کھلا اور آواز آئی ''یا رجل'' آواز میں بہت رعب تھا، اور معلوم ہوتا تھا کہ کسی عظیم انسان کی آواز ہے۔فقیر نے عرض کی ''لبیک'' فرمایا!

'' ماھوا الخوف الذی طرأ علیک الذی یمنعک من
زیارۃ الحبیب ﷺ ''
وہ کون سا خوف ہے جس کی وجہ سے بارگاہ حبیب ﷺ کی حاضری
سے رکے ہوئے ہو۔

میں جلدی سے ان کی طرف متوجہ ہوا، وہ دروازے سے باہر نکل رہے تھے، ان کی کمر شریف کی زیارت کر پایا۔باہر گلی میں نکلا، کسی کو موجود نہ پایا، اِدھر اُدھر تلاش کیا، اسی تلاش میں حرم نبوی شریف حاضر ہوگیا، صلاۃ وسلام عرض کر کے گھر لوٹ آیا۔اس کے بعد حرم شریف روزانہ حاضر ہوتا، اور ضرورت کے مطابق گھر سے بھی نکلتا، الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے ان کے شر سے محفوظ رکھا۔''

Marfat.com

روح فرسا منظر

حضرت علامہ مولانا محمد حفظ الرحمٰن وفا (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) تحریر کرتے ہیں۔

آج عصر کے بعد جنت البقیع میں حاضری ہوئی، حکومت سعودیہ کی بربریت کا روح فرسا منظر نظر کے سامنے تھا۔ تیرہ سو برس کے آرام کرنے والوں کی ہڈیاں کدالوں اور پھاوڑوں سے کھود کر پھینک دی گئی تھیں، جامع القرآن، سیدۃ النساء، راکب دوش رسول، اہل بیت اطہار، ازواج مطہرات کے ساتھ یہ سلوک!

کسی ظالم سے ظالم حکومت کی بھی یہ بربریت نہیں ہوسکتی کہ ستر کروڑ مسلمانوں کے پیشوایان دین کی ہڈیوں اور اسلام کی ایسی عظیم الشان تاریخی یادگار کو اس طرح کھود کر پھینکدے اور عامتہ المسلمین کے جذبات کا مطلق خیال نہ کرے۔ خدا کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں! افسوس کہ ان حضرات کی جنہوں نے اسلام کو اپنے خون سے سینچا، جن کی عظمت و بزرگی کے طفیل آج عیش اڑائے جارہے ہیں۔ آہ! یہ قدر! محسن کشی اسی کا نام ہے۔ میں نہ قبر پرست ہوں نہ قبہ پرست لیکن سینے میں دل اور دل میں جذبۂ اسلام ہے۔ اس لئے اس فعل کو کسی طرح مستحسن نہیں کہہ سکتا۔ نجدی مذہب و قانون میں بھی کوئی دفعہ ایسی نہیں جس میں تیرہ سو برس کی قبروں کو کھود کر پھینک دینا جائز ہو۔

کتاب اللہ اور سنت رسول کے عاملوں کی نظر سے غالباً یہ حدیث نہیں گزری "کسر عظم المیت وأذاء هُككره حياً "(مردے کی ہڈیوں کو توڑنا اور اس کو تکلیف پہونچانا مثل زندہ کی ہڈیوں کے ہے)۔ ۵ے

جنت البقیع کے قریب اینٹوں کے ڈھیر اور شہر کے کوڑے کرکٹ کا انبار دیکھ کر کلیجہ پھٹ گیا۔ باغات کی طرف جل دیئے آہ! کیا دیکھا کاش کہ نہ دیکھتا! ہزار ہا مکان موجود مگر مکین ندارد معلوم ہوا کہ محمد ﷺ کے دیوانے، عقائد کے پختہ، ارادوں کے مضبوط حضرات نقل سکونت پر مجبور ہوئے، دنیا کے ٹھکرائے ہوؤں کا ایک یہی ٹھکانہ تھا مگر افسوس کہ حکومت سعودی کے ظلم سے تنگ آکر یہاں کے باشندے خود ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے۔ مدینہ

Marfat.com

کے لوگ ہیں، سنت رسول (ﷺ) ادا کی ہے، آقائے دو عالم ﷺ بھی تو کفار مکہ کے ظلم سے تنگ آ کر مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے تھے، بعض بعض کھنڈروں اور ٹوٹے پھوٹے مکانوں میں ضعیف العمر عورتیں پڑی ملیں جن کا کوئی محافظ ہے نہ نگران کچھ بچے اور مرد بھی دیکھے جوان کھنڈروں کو جائے پناہ سمجھے ہوئے ہیں۔ ان کی شکستہ حالی دیکھ کر دل لرز اٹھا، جو کچھ جیب میں تھا، تھوڑا تھوڑا سب کی نذر کیا۔ [۷۶]

جنت البقیع - بالمدینہ طیبہ

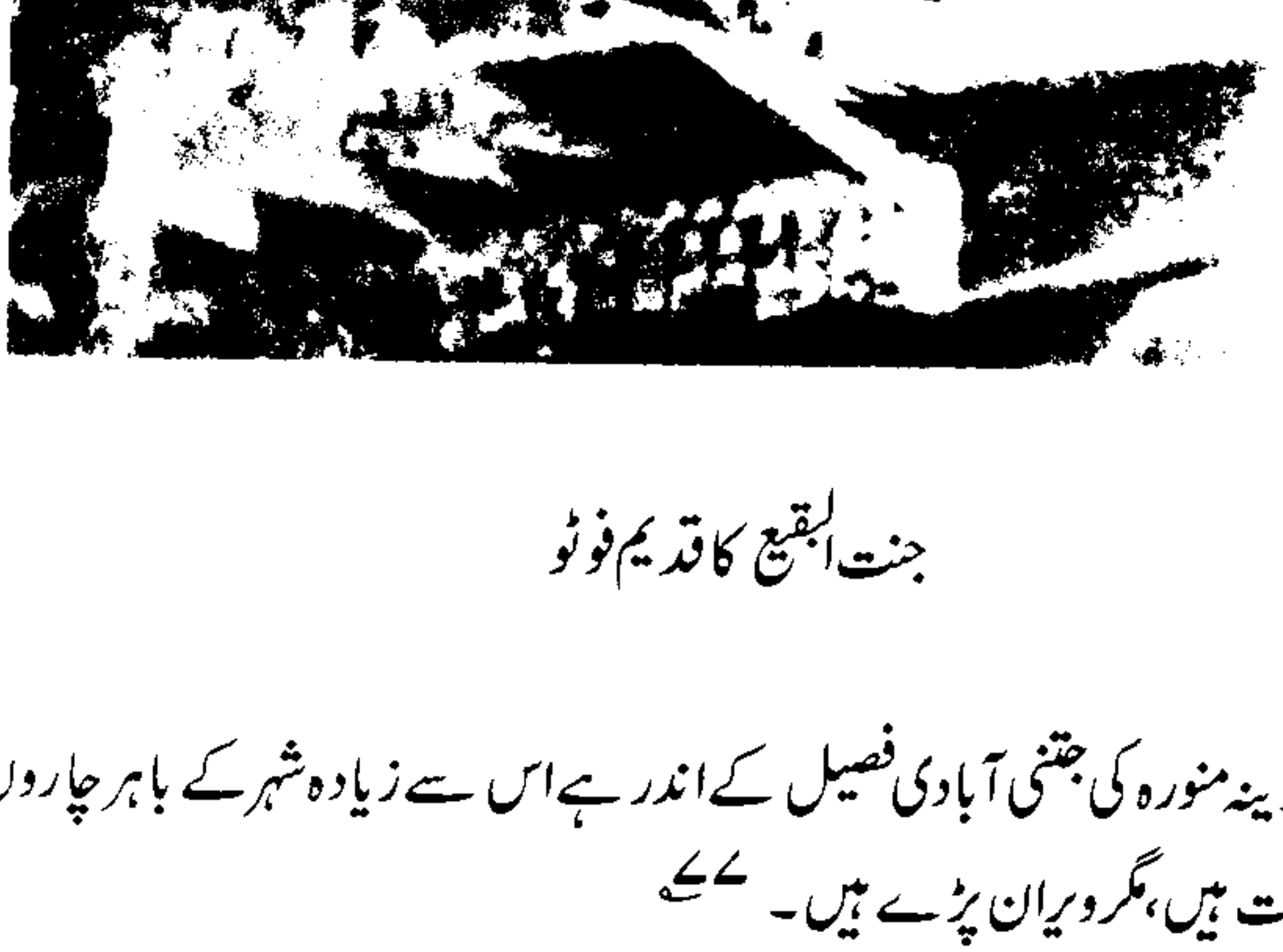

جنت البقیع کا قدیم فوٹو

مدینہ منورہ کی جتنی آبادی فصیل کے اندر ہے اس سے زیادہ شہر کے باہر چاروں طرف مکانات ہیں، مگر ویران پڑے ہیں۔ [۷۷]

مسجد بنو ظفر جس کا نام بغلہ بھی ہے کھنڈرات کی شکل میں دیکھ کر افسوس ہوا اور بھی کئی مسجدیں پتھر اور چونے کی ڈھیر میں تبدیل دیکھیں۔ [۷۸]

جالی کے قریب نجدی سپاہی کا پہرہ ہے، دیوان گانِ محبت کے ساتھ سختی کا برتاؤ ہو

Marfat.com

رہا ہے۔ جالی پکڑنے پر ایک مصری بچہ کو سپاہی نے گلا پکڑ کر گھسیٹنا شروع کیا۔ معاملہ رفع دفع ہو گیا ورنہ جھگڑا بڑھنے کا احتمال تھا۔ ۷۹

مدینہ منورہ جانے والوں سے آٹھ گنی کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔ ایک گنی زائد وصول کرنے پر ۲۱ (اکیس) روز کی اجازت دی جاتی ہے۔ مگر بعض حضرات کو صرف چار روز ٹھہرنے دیا گیا۔ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کا موقع نہیں دیا۔ مدینہ منورہ کے رہنے والوں سے تصویر کھنچوا کر پکا پاسپورٹ لینے کے بعد مکہ معظّمہ میں آنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ان مہاجرین کو جو دیار حبیب میں آپڑے تھے اخراج کا حکم دے دیا گیا ہے۔ رہنے والوں سے ٹیکس و معاہدہ کی تکمیل کرائی گئی ہے۔

جدہ سے مکہ مکرمہ لاری پر جانیوالوں سے معہ سعودی ٹیکس چوراسی روپیہ کچھ آنہ اور پیدل جانیوالوں سے چونسٹھ روپیہ وصول کئے جاتے ہیں۔ ہر مقام پر رشوت کا مقام گرم ہے۔ سعودی حکومت کی شرع میں قانوناً جہاں دعا مانگنا یا نماز پڑھنا منع ہے، وہاں چند قرش رشوت دے کر جائز ہو جاتا ہے۔ بیت اللہ شریف کے داخلے پر بھی تین روپیہ کھلم کھلا رشوت لی جاتی ہے۔ ۸۰

حرم محترم میں مساوات اسلام باقی نہیں رہی، ملک الحجاز طواف کے لئے آتے ہیں تو تمام لوگ باہر نکال دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ تلواروں کے سایہ میں طواف کرتے ہیں مسلح فوج ہمراہ ہوتی ہے۔ خاندان حکومت کے افراد موٹر میں بیٹھ کر سعی کرتے ہیں۔

نجدیوں نے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں جو مسجدیں ڈھائی ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

مسجد بغلہ۔ مسجد الجن۔ مسجد فاطمہ۔ مسجد حمزہ۔ مسجد الاسفان۔

مسجد الشّمس۔ مسجد بوقیس۔

حج کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ تمام عالم اسلام کے مسلمان ایک جگہ اکھٹے ہو کر آپس میں تبادلۂ خیالات کریں مگر حکومت کی طرف سے ایسا کوئی انتظام نہیں۔

گنبد خضریٰ میں حدیث نبوی کو چھیل کر پھینک دیا اور جالیوں پر ''یا محمد'' کندہ تھا جس میں سے لفظ ''یا'' نکال دیا گیا۔ (اب یا محمد کی جگہ یا مجید کر دیا گیا ہے) مولد النبی،

Marfat.com

جنت البقیع، جنت معلیٰ وغیرہ کوتو اس لئے کھود کر پھینک دیا کہ یہ چیزیں حکومت کی نظر میں خلاف سنت وتوحید تھیں، لیکن مسجدوں میں نمازوں کے سوا کیا بدعت ہوتی تھی جن کو منہدم کیا گیا۔

ہندوستان کے اکثر مولویوں کو سعودی ٹیکس معاف ہے صرف کرایہ میں حج کر جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے زبان بند رکھنی پڑتی ہے۔ اور اگر زبان کھولتے بھی ہیں تو آہ کی جگہ واہ اور سبحان اللہ۔ [۸۱]

حضرت علامہ محمد الیاس برنی چشتی قادری لکھتے ہیں۔

حرم شریف سے تھوڑی دور وہ مکان موجود ہے جہاں مدینہ منورہ کے دورانِ قیام میں سیدنا حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تشریف فرما رہے۔ ترکوں کے زمانہ میں خوب درست اور آراستہ تھا، قادری لوگ حاضر رہتے تھے۔ چلہ کرتے تھے، اب سرکاری حکم سے بند پڑا ہے۔ [۸۲]

جنت البقیع کبھی کیسی سرسبز اور پر فضا جگہ تھی۔ کیسی رونق رہتی تھی۔ آج اس کی ویرانی دیکھ کر دل پھٹتا ہے۔ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کیسے کیسے خوش نما گنبد مسمار کرا دیئے گئے۔ اِدھر اُدھر ملبے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اس میں ایسے پتھر بھی جا بہ جا پڑے ہوئے ہیں جن پر آیات کندہ ہیں۔ عام قبور کا تو ذکر کیا ہے۔ سعودیوں کی دست درازیوں کے پہلے سال خاص مزارات کے بھی لحد کے تختے تک نظر آتے تھے۔ [۸۳]

مدینہ منورہ دیار حبیب ہونے کے علاوہ آج کل ایک مظلوم شہر ہے۔ یوں بھی اس سے دل کو گرویدگی ہوتی ہے۔ گذشتہ چند سال کی شورشوں میں مدینہ منورہ پر متواتر زدیں پڑتی رہیں۔ جان و مال لٹتے رہے۔ بعض محلے گولہ باری سے مسمار ہیں۔ بعض محلے مکینوں کی تباہی سے ویران ہیں۔ جو کچھ ہے حاجیوں کی چہل پہل ہے ورنہ گلی کوچے خموش سنسان ہیں۔ بڑے بڑے محلات خالی پڑے ہیں۔ کوڑیوں کے مول سستے فروخت ہو رہے ہیں، شہر کی تو یہ صورت ہے۔ حرم شریف میں دیکھئے تو بزرگ صورت و بزرگ سیرت عابد و زاید بوڑھے لوگ جن کے جوان جوان عزیز و اقربا معرکوں میں جان بحق ہو گئے۔ دل مضبوط

Marfat.com

کئے صبر اور ضبط کے ساتھ ستونوں سے کمر کو سہارا دیئے وقار کے ساتھ بیٹھے رہتے ہیں۔ کوئی ہمدرد ملا تو دل کی دو دو باتیں کر لیں ورنہ کسی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ روضہ اقدس کی حضوری کو دین و دنیا کا سرمایہ سمجھتے ہیں۔ ہر حال میں صابر و شاکر ہیں۔ گھر میں بیوائیں اور ستم رسیدہ مائیں صبر کی داد دے رہی ہیں۔ راستوں میں یتیموں کی معصوم اور مایوس صورتیں دل والوں کو بے چین کر رہی ہیں۔ وہ پیاری پیاری صورتیں، نورانی مورتیں، پریشان حال آنکھوں میں مدنی محبت، حیا سے زبانِ سوال خموش، دل میں اخوت دینی کا جوش۔ حاجیوں سے پدری محبت کا بدل چاہتے ہیں۔ نظر التفات پاتے ہیں تو معصومیت سے لپٹ جاتے ہیں۔ دامن و آستین کو بوسہ دیتے ہیں، دلوں کو ہلا دیتے ہیں۔ بے اعتنائی پاتے ہیں، غیرت سے چپ رہ جاتے ہیں۔ شریف ہیں، نجیب ہیں، گداگری سے شرماتے ہیں۔ [۸۴]

حضرت مولانا علامہ محمد حفظ الرحمٰن وفا مکہ معظمہ پر ظلم و استبداد کی داستان اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

مقام ابراھیم (علیہ السلام)

یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت خلیل اللہ نے خانہ کعبہ کی دیواریں تعمیر کیں اس پتھر پر آپ کے قدموں کے نشانات ہیں۔ چاندی کے حلقہ میں ایک چھوٹے سے قبہ میں ہے۔ حکومت سعودیہ نے اس قبہ کا دروازہ بند کرا دیا ہے۔ افسوس کہ زیارت سے محروم رہا۔

مولد النبی (ﷺ)

ایسے مقام پر پہنچا جہاں بوئے محبت آ رہی تھی۔ دل نے کہا کوئی عجیب و غریب

Marfat.com

جگہ قریب ہے جس کی کشش یہاں تک کھینچ لائی ہے۔ چند لوگوں سے دریافت کیا مگر کسی نے نہ بتایا۔ ایک جگہ کچھ چیزیں نیلام ہو رہی تھیں۔ خچر بندھے ہوئے پیشاب کر رہے تھے۔ ٹوٹے ہوئے پتھروں کی ڈھیروں میں وہ جاذبیت معلوم ہو رہی تھی کہ بے اختیار چوم لینے کو جی چاہتا تھا۔ آخرکار مجھے جذبۂ صادق اور طلب حقیقی نے محروم راز نہ رہنے دیا ایک بزرگ نے کہا، کیا دیکھتے ہو، قصر کسریٰ کے کنگورے ہلنے کا وقت یاد کرو۔ جبریل امین نے باب کعبہ پر کھڑے ہو کر سبز علم لہرا کر فرمایا تھا کہ خوشخبری ہو اے زمین والو آج کی رات باعثِ کونین بطن مادر سے آغوش آمنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میں تشریف لائے ہیں، حوروں نے اس گھر کو گیسوؤں سے بُہارا کیونکہ خدا کا دلارا، کمزوروں کا سہارا، یتیموں کا والی، غلاموں کا مولا اسی جگہ پر پیدا ہوا تھا۔ یہ مولد النبی (ﷺ) ہے جہاں قیامت تک رحمت و برکت نازل ہوتی رہے گی۔ آہ اس خطۂ مقدس کو حکومت سعودیہ نے خاک بنا رکھا ہے۔ ترکوں نے یہاں ایک شاندار مسجد بنوادی تھی۔ جس میں پانچ وقتہ نماز اور خاص مقام پیدائش کی جگہ تلاوت کلام اللہ ہوا کرتی تھی۔ حکومت سعودیہ کی نظر میں یہ دونوں عبادتیں بدعت تھیں۔ اس لئے مسجد اور کمرۂ قرآن خوانی کو مسمار کرا دیا۔

نماز مغرب میں اپنے آپ کو ملک الحجاز کہنے والے تشریف لائے باقاعدہ پولیس کا انتظام اور پہرہ تھا، عام حجاج کا طواف موقوف ہو گیا۔ اس چوکی پہرہ پر بھی یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی کہ سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کے دور حکومت کی تقلید ہو رہی ہے۔

مقامات مقدسہ کی غارتگریاں

ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عالیشان مکان کو اینٹوں کی ڈھیر میں (جہاں کوئلے فروخت ہوتے ہیں) تبدیل دیکھ کر دل کو سخت صدمہ ہوا۔ آہ ۔۔۔ یہ دین الٰہی کی پہلی مسلمہ خاتون تھیں، حضور (ﷺ) نے مدتوں اس گھر میں آرام فرمایا، جبریل امین وحی لے کر اکثر یہیں آئے۔ مکی سورتوں کا زیادہ تر نزول اسی مقدس

Marfat.com

مکان میں ہوا۔ اسی میں نظام عالم مرتب ہوا کرتا تھا۔ آج بہتر سے بہتر یادگار کو مسمار کر کے حکومتِ سعودیہ نے ستر کروڑ مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔

جبل ابوقبیس

میرے دوست نے انگلی کے اشارے سے بتایا، اس کھنڈر کے قریب دو سپاہی کھڑے تھے، انگلی کا اٹھانا ان کے لئے بندوق کا فائر ہو گیا، زخمی شیروں کی طرح جھپٹ کر ہم تک آئے نہایت درشت لہجہ میں کہا۔ تجھے معلوم نہیں حکومت کا کیا حکم ہے؟ اپنا نام بتا۔ انہوں نے جواب دیا میں معلم نہیں ہوں حج کرنے آیا ہوں اور پہاڑ پر جا رہا ہوں۔ سپاہی نے ان کی طرف بید اٹھا کر کہا، تو انگلی کے اشارے سے کیا بتا رہا تھا؟ انہوں نے کہا پہاڑ کا راستہ، خدا خدا کر کے یہاں سے چھٹکارہ ہوا۔

مقام معجزۂ شق القمر

آگے بڑھے مقام معجزۂ شق القمر پر پہنچے، بطور یادگار یہاں مسجد بنی ہوئی تھی اور ہر شخص دو رکعت نماز ادا کر کے اپنے خدا اور محبوب خدا کی یاد سے دل کو بہلا لیا کرتا تھا۔ اب وہ مسجد ہی شہید نہیں کر دی گئی بلکہ پولیس کی سنگینوں میں نماز پڑھنے کی بھی اس جگہ اجازت نہیں!!

اس مقام پر پہنچے جہاں سے سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے لوگوں کو آواز دی تھی کہ آؤ کعبہ کا طواف کرو، اس جگہ بھی ایک شاندار مسجد بنی ہوئی تھی۔ اور وہ عالم اسلام کی توجہ کا مرکز تھی، یہاں سے کعبہ صاف دکھائی دیتا ہے اس مقدس مسجد کو بھی توڑنا شروع کیا۔

Marfat.com

عالیشان مسجد

جانب صفا پہاڑ پر حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی یادگار میں ایک عالیشان مسجد بنی ہوئی تھی۔ جوان کے معتقدین نے نماز اور قرآن خوانی کے لئے کئی لاکھ روپیہ سے اس یادگار میں تعمیر کرائی تھی کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ حاضر ہوتے اسی ٹیلہ پر قیام فرماتے، افسوس کہ اس مسجد کو حکومت نے مسمار کرادیا ہے اور آج اس جگہ جہاں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہزاروں خاصانِ خدا نے تلاوت کلام پاک اور اطاعت ربی کی ہے غلاظت کا ڈھیر ہے، جس کے تعفن کی وجہ سے وہاں کھڑا ہی نہیں ہوا جاتا۔ حالات وواقعات تظلّم سے دل پارہ پارہ ہورہا تھا، رب کعبہ سے مخاطب ہوکر ظالمانِ دین کے غارت ہونے کی دعا کی، دکھے ہوئے دل کی دعا تھی ضرور قبول ہوئی ہوگی۔

مشرکوں کی خیرات

پہاڑ سے نیچے اترے فقرا و مساکین کی خدمت کی۔ ایک ضعیف بڑھیا اپنے ہمراہی سے کچھ کہہ رہی تھی اور آنکھیں پرنم تھیں، اس کی تکلیف نے دل میں تیر چبھو دیا، ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے میری طرف دیکھا تو غم سے میرا سینہ فگار ہوگیا۔ فاقوں کی ماری، بھوک کی ستائی افلاس کی شکار، مصیبت کی دُکھیا کا حال، زبان کی ناواقفیت کے سبب اپنے ساتھی سے پوچھا انہوں نے کہا یہ کہہ رہی ہے کہ کسی اللہ کے بندے نے مجھے ابھی ایک قرش دیا وہ پولیس والا یہ کہہ کر چھین لے گیا کہ تو مشرکوں کی خیرات لیتی ہے۔۔۔۔۔ اللہ، اللہ کے پجاری تو ان کی نظروں میں مشرک ہیں، لیکن مساجد کو ڈھانے والے، مقامات مقدسہ کو پامال کرنے والے، انگریز کی چھوکھٹ پر سرِ نیاز جھکانے والے، حرم محترم میں رقص و سرور کی محفلیں گرم کرنے والے، حج کا فلم لینے والے، تھیٹر و سنیما دیکھنے والے مواحد ہیں!!

Marfat.com

غارحرا

ارادہ تھا کہ غارحرا بھی ہوآئیں مگر حج کے زمانے میں وہاں جانا جرم ہے۔ حکومت کی طرف سے پہرہ ہے۔ دنیائے اسلام میں یہ پہاڑ جبل نور کہلاتا ہے، مگر نجدیوں نے اس کا نام ''جبل الشیطان'' رکھا ہے۔

جنت المعلیٰ

اس کی عظمت و بزرگی برحق ہے۔ محبوب خدا کی شریکِ حیات ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور خاندانِ رسالت کے اکثر نفوسِ قدسیہ اور ساڑھے تیرہ سو برس کے مردوں کی ہڈیاں کھود کر پھینک دی گئیں۔ اس پر ظلم یہ ہے کہ ملت کے دیوانوں کو اندر نہیں جانے دیا جاتا کہ دل کی لگی کو اشکوں کی بارش سے بجھا کر تسکینِ دل کرسکیں، پہرہ موجود رہتا ہے۔ مجبوراً دور سے فاتحہ پڑھی۔

جنت المعلیٰ کا قدیم فوٹو

Marfat.com

محلّہ مسفلہ

تاریخی محلّہ ہے ہماری قیام گاہ سے سوقدم کے فاصلہ پر سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ کا مکان تھا۔ جس کو نجدیوں نے یہ کہہ کر ڈھادیا کہ ''مشرک اول کا مکان ہے مسمار کردو'' ۔

محلّہ شکیبہ

بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس میں دفن ہیں۔ ترکوں نے چہار دیواری بنوا کر ان مزارات کو محفوظ کر دیا تھا۔ ضرورت بھی یہی تھی کہ دنیائے اسلام کے اولین شہدا، صالحین اور دیگر نفوسِ قدسیہ کی اس طرح تعظیم وتکریم کی جاتی، مگر کیا کہا جائے ان حضرات کو جنہوں نے اس متبرک جگہ کو کھود کر پھینک دیا اور اب اس جگہ اینٹوں کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں۔ جہاں ناواقف اور باہر سے آنے والے اصحاب بول وبراز کرتے ہیں۔

مسجد جن

اس جگہ جنوں نے حضور ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی، مسجد کو حکومت سعودیہ نے ڈھادیا تھا، مگر اہل محلّہ نے مل کر کہا کہ یہ مسجد حضور ﷺ کے زمانہ کی نہیں ہے، بلکہ اہل محلّہ نے بعد میں بنوائی ہے اس پر دوبارہ تعمیر کا حکم ہوگیا۔ ۸۵

Marfat.com

حضرت علامہ محمد الیاس برنی چشتی قادری اپنے سفر نامہ میں مکہ معظّمہ کی داستانِ غم یوں بیان کرتے ہیں۔

مولد النبی (ﷺ)

اللہ اکبر اس مکان کی بھی کیا عظمت ہوگی۔ جہاں حضور انور ﷺ تولد ہوئے۔ یہ مکان ہمیشہ سے محفوظ چلا آتا تھا۔ اور خوب آراستہ رہتا تھا۔ حجاج جوق در جوق زیارت کرتے تھے۔ سعودیوں کا جوش وحشت دیکھئے کہ آتے ہی (۱۳۴۳ھ میں) پہلے سال اس کو مسمار کر دیا۔ آج وہاں افتادہ زمین پر نیلام کا بازار لگتا ہے، اونٹ بندھتے ہیں۔ کیسی بے ادبی ہے، بدنصیبی ہے۔

مولد فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

یہی وہ مکان تھا جس میں حضور انور ﷺ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ قیام فرما رہے۔ اس میں حضرت سیدہ تولد ہوئیں۔ باقی صاحبزادے، صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔ یہ مکان بھی محفوظ تھا۔ زیارت گاہ تھا۔ مولد النبی (ﷺ) کی طرح اس کو بھی سعودیوں نے مٹا دیا خالی زمین پڑی ہے۔

دار ارقم مخزومی

وہ مکان ہے جہاں حضور انور ﷺ آغاز تبلیغ میں طالبین کو خلوت میں اسلام کی تعلیم دیتے تھے۔ اس مکان میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مشرف باسلام ہوئے۔ ان سے مسلمانوں کی تعداد چالیس پوری ہوگئی۔ اور انہیں کے مشورہ بلکہ اصرار سے مسلمانوں

Marfat.com

نے علانیہ نماز پڑھنی شروع کی۔ اور کفار بوجہ رعب کے کچھ مزاحمت نہ کر سکے۔ یہ مکان بھی محفوظ تھا۔ خدا جانیں اس میں حضور انور ﷺ نے اور مسلمانوں نے کتنی نمازیں پڑھی ہوں گی۔ لیکن سنا کہ یہ بھی سعودیوں کی دست درازی سے محفوظ نہ رہ سکا۔ وحشت کی حد ہوگئی۔

جنت المعلیٰ

قدیم قبرستان ہے۔ مکہ معظّمہ سے ملا ہوا ہے۔ سڑک کے اِدھر اُدھر دو پختہ احاطے ہیں۔ جو احاطہ پہاڑی سے ملا ہوا ہے اس میں اندر کو پہاڑی کے دامن میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مبارک ہے اور صحابہ کے مزارات ہیں۔ تعجب ہے کہ جس طرح مدینہ منورہ میں جنت البقیع کے تمام مزارات کو مٹا دیا یہاں وہ حرکت نہ کی۔ صرف گنبد گرا دیئے۔ [۸۶]

ایک مرتبہ حضرت سنوسی الہند مجاہد اعظم سیدی حبیب الرحمٰن قدس سرہٗ عباسی قادری رئیس اعظم اڑیسہ پر نجدیوں نے بہت ظلم کیا، ان کا تذکرہ ہو رہا تھا کہ سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

''میں نے زندگی میں دو آدمی دیکھے جو نجدی کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر حق بیان فرماتے تھے۔ ایک حضرت سید پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری رضی اللہ عنہ اور دوسرے حضرت مجاہد ملت علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری قدس سرہٗ، اللہ تعالیٰ ان کی عمر شریف میں برکت دے اس وقت ان کا وجود نعمت ہے۔ جس کسی نے ان کو مجاہد ملت کہا ہے، حق کہا ہے اور یہ ان ہی کے لئے ہے۔ آپ موت کی گود میں بیٹھ کر برملا اظہار حق فرماتے اور دلائل و براھین سے نجدی کا منہ بند کر دیتے ہیں۔''

Marfat.com

مظلوم سید جماعت علی رضی اللہ عنہ

ایک مرتبہ فرمایا:

''حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رضی اللہ عنہ محدث علی پوری کو امیر مدینہ منورہ عبدالعزیز بن ابراھیم نے طلب کیا، جو بڑا ظالم اور متشدد تھا، حضرت پیر صاحب قبلہ پر عقائد کے طرح طرح کے سوالات کرتا رہا۔ پیر صاحب الحمدللہ بے خوف جواب دیتے رہے۔ آخر میں اس نے پوچھا کہ تم ہمارے امام کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے بے خوف اپنے سر مبارک کو اوپر اٹھایا اور اپنی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا ''نجدیا، یہ گردن کٹ تو سکتی ہے مگر نجدی کے ساتھ مل کر جھک نہیں سکتی''۔ اس ظالم نے حضرت پیر صاحب قبلہ کو تھپڑ مارا، آپ کا عمامہ شریف گر گیا اور مدینہ طیبہ سے نکل جانے کا حکم دیا، (قطب مدینہ قدس سرہ' کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، قدرے خاموش رہنے کے بعد ایک آہ سرد بھری اور) فرمایا اہلبیتِ اطہار ہمیشہ مظلوم رہے۔ چونکہ حضرت پیر صاحب قبلہ کا قیام فقیر (قطب مدینہ) کے ہاں ہوتا تھا، اس لئے مجھے بھی مدینہ منورہ سے خروج کا حکم ہوا۔ میں نے اپنا سامان باندھ کر گلی میں رکھا اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کے لئے حرم شریف میں حاضر ہوا۔ جب گھر واپس ہوا، تو دیکھا کہ اکابر و شرفائے اہل مدینہ گلی میں جمع ہیں اور سامان گھر میں واپس رکھوا دیا تھا۔ فقیر کو دیکھتے ہی الف الف مبروک کہنے لگے۔ معلوم ہوا کہ اکابر و شرفائے اہل مدینہ نے مل کر امیر کو عفو کی درخواست دی جو اس نے قبول کر لی۔ اس طرح الحمدللہ فقیر مدینہ طیبہ سے نکلنے سے محفوظ رہا۔''

مجاہد اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری رحمتہ اللہ علیہ

ایک مرتبہ حضرت سنوسی الہند مجاہد اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری قدس

Marfat.com

اللہ سرہٗ ریاض الجنہ میں لا اِلہ الا اللہ کی ضربیں لگا رہے تھے۔ایک آدمی آیا اور حضرت رحمتہ اللہ علیہ کو کندھے سے پکڑ کر جھنجوڑا اور کہا صوفی پاکستان جاؤ، حضرت اپنے کام میں مشغول رہے۔ پھر اس نے بہت زور سے گردن پر تھپڑ مارا حضرت کے سر مبارک سے عمامہ گر گیا۔ پھر اس نے آپ کا عمامہ چھڑی اور صدری جس میں حضرت ہمیشہ اوراد و وظائف کی کتابیں رکھتے تھے اٹھائی اور آپ کو بازو سے پکڑ کر گھسٹتا ہوا باب سیدنا صدیق (رضی اللہ عنہ) سے باہر لا کر دھکا دے کر آپ کا سامان پھینکتا ہوا چلا گیا۔آپ اٹھے سامان پکڑا اور قیام گاہ کی طرف چل دیئے۔ اس دوران فقیر سوچتا ہی رہا، متذبذب رہا ایک طرف مسجد نبوی شریف کا احترام مانع دوسری طرف یہ ظلم۔فقیر ساتھ ساتھ چل دیا۔حضرت اپنی جائے قیام ٹونک رباط پہنچے۔ چند منٹ کے بعد دیکھا تو آنکھوں سے آنسو جاری تھے، اور فرما رہے تھے، ارے ظالم تم نے مجھے دو چار اچھی طرح کیوں نہیں لگائیں؟ تمھارا کیا جاتا؟ میرا کام بن جاتا۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس وقت مجھ سے کوئی حرکت سرزد نہ ہوئی ورنہ آپ فرماتے میرے کام کے بننے میں تم رکاوٹ بنے۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے گستاخ کا انجام

ایک مرتبہ فرمایا:

''جن دنوں فقیر سقیفۃ الرصاص (باب السلام) میں رہائش پذیر تھا۔ایک دن عصر کے بعد بکریوں کو گلی میں چھوڑا، ان کو برسیم دے کر ان کے پاس کھڑا تھا۔ کہ وہاں سے دو وہابی میرے پاس سے گزرے ایک نے اپنے ساتھی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ تمہیں خبر ہے کہ ابو حنیفہ کی موت پر سفیان نے کیا کہا تھا؟ دوسرے نے کہا مجھے تو کچھ خبر نہیں۔ اس پر پہلے نے کہا، سفیان نے کہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو ابو حنیفہ کے شر سے نجات دی۔ یہ سنتے ہی فقیر نے کہا

''لعنة الله على الكاذبين''

Marfat.com

اس نے امیر عبدالعزیز بن ابراھیم کے پاس جا کر شکایت کی، امیر نے طلب کیا۔ فقیر ''الٰہی خیر گردانی بحق شاہ جیلانی'' کا ورد کرتا ہوا پہنچ گیا، وہ شخص پہلے سے وہاں موجود تھا۔

امیر نے اسے اشارہ کرتے ہوئے کہا، کہ تم کو کیا شکایت ہے؟ وہ بولا اس شخص نے مجھے کاذب کہا، اور مجھ پر لعنت کی۔ امیر نے مجھے مخاطب ہوتے ہوئے کہا، کیا یہ سچ کہتا ہے؟

فقیر نے جواب میں کہا:

''اگر کوئی شخص سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ، کے انتقال پر یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو ان کے شر سے نجات دے دی، تو تو تمہارے نزدیک وہ شخص کیسا ہے؟''

امیر فوراً بولا:

''وہ خبیث، مردود و گمراہ ہے۔''

تو میں نے کہا:

''اس شخص نے سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسے ہی کہا تھا۔ امیر نے اس کے منہ پر تھوکتے ہوئے کہا تم تو یقیناً کذاب ہو تم پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور کہا، کہ تم لوگوں کو ان کے گھروں میں بھی امن سے نہیں رہنے دیتے۔ مجھے قہوہ و چائے پلانے کے بعد جانے کی اجازت دی۔''

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے اسباب

ایک مرتبہ فرمایا:

خلافت بنوامیہ کا آخری زمانہ تھا، یزید بن عمر ہبیرہ عراق کا گورنر تھا، اس نے حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کو محکمہ قضا پیش کیا، مگر آپ نے انکار فرما دیا۔ یزید بن عمر نے حکم

Marfat.com

دیا کہ یہ عہدہ آپ کو جبراً قبول کرنا ہوگا۔اس معاملہ میں آپ کے کچھ ساتھیوں نے بھی عہدہ قبول کرنے کا مشورہ دیا، لیکن آپ راضی نہ ہوئے، انکار ہی فرماتے رہے۔فرمایا:

''اگر یزید بن عمر کہے کہ مسجدوں کے دروازے گن دو، مجھے تو یہ بھی منظور نہیں چہ جائیکہ وہ کسی مسلمان کے قتل کا فرمان لکھے اور میں اس پر مہر لگادوں، یہ ممکن نہیں۔''

یزید بن عمر نے غضبناک ہوتے ہوئے حکم دیا کہ جب تک آپ عہدہ قبول نہ کریں، آپ کو روزانہ دس کوڑے مارے جائیں۔لیکن سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ اپنے موقف پر قائم رہے۔آخر کار مجبوراً اسے اپنا حکم واپس لینا پڑا۔ ۱۲۲ھ میں خلافت بنوامیہ اپنے انجام کو پہنچ گئی، خلافت بنوامیہ کا خاتمہ ہوا تو بنوعباس نے حکومت سنبھال لی، عبداللہ السفاح حکمران ہوا، اس کے بعد اس کا بھائی ابوجعفر منصور خلیفہ بنا، ان دونوں بھائیوں نے بے حد ظلم کئے، منصور نے تو کوئی حساب ہی نہ چھوڑا سادات اور علویین جو سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں، غیر فاطمی، کو ختم کرنے کے لئے، ان کا قتلِ عام کیا، سید محمد بن ابراھیم رضی اللہ عنہ کو زندہ دیوار میں چنوا دیا، ان مظالم سے تنگ آ کر کے سیدنا امام محمد نفس الزکیہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ سے خروج کیا، خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا، بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے شہادت پائی۔ پھر آپ کے بھائی حضرت سیدنا امام ابراھیم المرتضی نے جہاد کی قیادت سنبھال لی، حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کی بھرپور تائید وحمایت کی اور ہر طرح سے تعاون کیا۔ آپ نے بھی بڑی ہمت و دلیری سے مقابلہ کیا اور شجاعت کے جوہر دکھاتے ہوئے جام شہادت نوش فرما گئے۔

اب منصور ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا جنہوں نے سادات کرام کا ساتھ دیا تھا۔ سیدنا امام اعظم کو دربار میں طلب کیا، جب حضرت امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ دربار میں گئے۔ربیع نے کہا۔

''دنیا میں آج سب سے بڑا یہ عالم ہے۔''

منصور نے سوالات کرتے ہوئے پوچھا آپ نے کن کن اساتذہ سے علوم اخذ

Marfat.com

کئے ہیں؟ حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے اساتذہ کے نام بتائے تو منصور نے آپ کو محکمہ قضا پیش کیا۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کی اہلیت نہیں رکھتا، خلیفہ نے کہا سارے شہر کے جو مسلمان ہیں وہ اس امر کے گواہ ہیں کہ اس وقت آپ سے بڑا عالم کوئی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا سارے شہر کی مخلوق کا کہا تو کوئی دلیل نہیں ہے، اور یہ معاملہ میرے اور آپ کے درمیان ہے، میں اپنے آپ کو اس عہدہ کے قابل نہیں جانتا ہوں۔ تو منصور کی زبان سے غصہ میں نکل گیا کہ تم جھوٹے ہو، غلط کہتے ہو۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیر المومنین جو آدمی چھوٹا ہو، اور غلط کہتا ہو وہ اس عہدے کے لائق نہیں ہے۔ منصور نے حلف اٹھاتے ہوئے کہا، تم کو یہ عہدہ قبول کرنا پڑے گا۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی قسم کھاتے ہوئے کہا کہ میں یہ عہد ہرگز قبول نہیں کروں گا۔

ربیع غصہ میں آکر بولا آپ امیر المومنین کے مقابلے میں قسم کھاتے ہو، آپ نے فرمایا اس لئے کہ قسم کا کفارہ ادا کرنا امیر المومنین کو میری نسبت آسان ہے۔ اب اس کے پاس جواب تو نہ تھا، آپ کو قید کر دیا۔ منصور نے آپ کو قید تو کر دیا مگر وہ خائف ہی رہا، آپ کی طرف سے اسے اطمینان نہ تھا۔ آپ کو قید تو کر دیا مگر کوئی حکم آپ کے ادب و تعظیم کے خلاف صادر نہ کر پایا۔ قید خانے میں تعلیم کا سلسلہ جاری رہا، تمام تلامذہ جیل میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے رہے۔

حضرت امام صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک وقت امام یوسف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا کر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پڑھنے سے بھی آتا ہے اور علم صحبت سے بھی آتا ہے اور علم الہام سے بھی آتا ہے۔ آج ایک بات مجھے الہام ہوئی ہے کہ ''لبن الخفاش کمنی الرجال'' یاد رکھنا اس کو، کام آئے گا۔''

بالآخر ۱۵۰ھ میں آپ کو زہر دلوا دیا گیا، جب آپ کو زہر کا اثر محسوس ہوا تو آپ نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدہ کیا اور اس حالت میں شہادت پائی۔

ہارون رشید ایک مرتبہ زبیدہ خاتون کے محل میں گیا، دالان کے اندر جو داخل ہوا،

Marfat.com

اس کی مسہری جوتھی اس پرنظر پڑی دیکھا کہ اس کے اوپر منی کے داغ پڑے ہوئے ہیں۔ ہارون رشید نے بدگمانی کر کے زبیدہ خاتون کو ڈانٹ ڈپٹ کی۔ زبیدہ خاتون نے ہارون رشید کو کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان جو مسلۂ ہے، یہ دین کا ہے، اس کو کوئی علماء ربانیین میں سے ہی حل کر سکتا ہے، لہذا کسی عالم ربانی کی طرف رجوع کرو وہ حل کر دیں گے، فیصلہ ہو جائے گا۔

ہارون رشید نے حضرت امام ابو یوسف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلایا اور قضیہ بیان کیا، تو امام صاحب نے محل وقوع پر جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ہارون رشید آپ کو لے کر کے زبیدہ خاتون کے مکان میں گیا، آپ نے دالان والی مسہری کا معائینہ کیا، جب ساتھ والے صحن میں گئے تو دیکھا کہ وہاں درختوں پر بہت سارے چمگادڑ ہیں۔ امام صاحب کو حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی قید خانے میں جو آپ کو آخری وصیت فرمائی تھی یاد آئی، تو آپ نے ہارون رشید کو چمگادڑوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے آخری وقت میں مجھے قید خانے میں طلب فرمایا اور کہا:

''لبن الخفّاش کمنی الرجال''

چمگادڑ کا جو دودھ ہوتا ہے، وہ مرد کی منی کی طرح ہے۔

اور فرمایا، یاد رکھنا اس کو، کام آئے گا، چمگادڑوں نے جو دودھ پھینکا ہے، آپ کو یہ منی کی طرح نظر آیا ہے، آپ کو زبیدہ کے اوپر یہ بدگمانی ہوئی ہے۔ ہارون رشید نے کہا کہ افسوس، ایک اتنے بڑے عالم کو جس نے مرتے مرتے بھی حلال، حرام کا فیصلہ کیا، ان کو بھی قید کیا، اور وہ قید ہی میں فوت ہوئے، خدا معاف فرمائے اور بہت افسوس کرتا رہا۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ بڑے کامل تھے، آپ کا جتنا بھی درجہ ہونا چاہئے یہ اس سے کم ہے، عالم بھی تھے، قطب بھی تھے، غوث بھی تھے، غنی بھی تھے، مجتہد بھی تھے، ملہم بھی تھے، گویا کہ سب کچھ تھے۔ ۸۷

Marfat.com

سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کی صدائے حق

حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے بھی بڑی بڑی مصیبتیں اٹھائیں، آپ نے سیدنا امام محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کا فتوی صادر فرمایا تھا۔اس وقت خلیفہ منصور عباسی کی حکومت تھی، مدینہ منورہ میں اس کا گورنر تھا، جعفر بن سلیمان، اس کے ذریعہ سے خلیفہ منصور نے امام صاحب علیہ الرحمہ پر بڑا ظلم کیا، کوڑے مارے گئے، طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں۔

خلیفہ نے ایک عورت کو طلاق مجبوراً دلائی، اس کا خاوند جو تھا وہ حکومت کا ملازم تھا، اس کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں، دور دراز علاقوں میں بھیجا گیا، بہت ڈرایا دھمکایا گیا، تنگی میں آکر کے اس نے مجبوراً طلاق دے دی۔فتوی لکھا گیا کہ طلاق ہوئی یا کہ نہیں ہوئی؟ اور سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے آپ نے فرمایا طلاق نہیں ہوئی۔ پھر آپ پر بہت ظلم کیا، طرح طرح کی تکلیفیں دیں، تنگی دی، مدینہ طیبہ میں گلی گلی کوچے کوچے میں پھیرایا، کوڑے مارے گئے آپ نے ہر طرح کی تکلیفیں تو برداشت کیں مگر اعلانِ حق پر مستعد رہے، جب آپ کو بازاروں سے گزارا جاتا تو آپ ہر کونے پر کھڑے ہو جاتے اور فرماتے:

''من عرفنی فقد عرفنی ولم یعرفنی انا مالک ابن انس وانا اقول طلاق مُکرہ لیس شی۔''

جو کوئی مجھ کو جانتا ہے، وہ جانتا ہے، اور جو کوئی نہیں جانتا وہ سن لے کہ میں مالک بن انس ہوں اور میں کہتا ہوں کہ جبر و تعدی سے لی گئی طلاق کوئی شی نہیں۔

ہارون رشید نے سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کو اپنے بیٹوں کو تعلیم دینے کی درخواست کی، آپ نے فرمایا اگر انہوں نے علم حاصل کرنا ہے تو ان کو خود چل کر کے علم کے دروازے پر آنا ہوگا، علم چل کر نہیں آئے گا۔خلیفہ ہارون کے دونوں بیٹے آپ کے پاس علم حاصل کرنے

Marfat.com

کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے ان دونوں کو دوسرے طالب علموں کے ساتھ بٹھایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے شکایت کی، خلیفہ نے پیغام بھیجا کہ میرے بیٹے عام طالب علموں کے ساتھ نہیں بیٹھیں گے، آپ ان کے لئے علیحدہ انتظام کریں مگر سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے انکار فرمادیا۔

عرض: سیدی، سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ امام حرم نبوی کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے تھے؟

ارشاد: اس لئے کہ امام خلیفہ منصور کا حمایتی تھا۔ آپ نے بڑی تکلیفیں اٹھائیں مگر حق پر ڈٹے رہے۔

سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی استقامت

مامون الرشید نے سیدنا امام احمد بن حنبل کے ساتھ کیا، کیا ظلم کئے۔ اس نے فرقہ معتزلہ اختیار کرلیا اور خلق قرآن کا عقیدہ بڑی سختی سے منوانے لگا۔ سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے سختی سے تردید فرمائی، فرمایا یہ غیر اسلامی عقائد میں سے ہے، اسلامی عقیدہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ آپ پر بہت سختیاں کی گئیں، قید کردیا گیا۔

مامون کے مرنے کے بعد خلیفہ معتصم نے حضرت امام صاحب رضی اللہ عنہ کو اپنے دربار میں بلایا اور خلقِ قرآن کے عقیدہ کو قبول کرنے کو کہا۔ امام صاحب نے اس کا انکار کردیا تو وہیں آپ پر ظلم وستم ڈھایا گیا۔ امام صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑے صبر وتحمل کے ساتھ سب کچھ برداشت کیا۔

اس طرح حضرت امام شافعی، ابوعبداللہ محمد بن ادریس کے ساتھ کیا ہوا! ان کو گرفتار کیا گیا، سختیاں کی گئیں۔

Marfat.com

مجاہد ملت کی قوت ایمانی

اب دیکھئے نا حضرت مجاہد ملت کے ساتھ انہوں نے کیا کیا ظلم کئے! ہتھکڑیاں پہنائیں، تھپڑ مارے، جیل میں بند کیا، حج سے روکا۔

سائل: کیا اس مرتبہ انہیں، آپ کی آمد کی خبر نہیں؟

قطب مدینہ: جی ہاں خبر ہے ان کو! کہ آپ آئے ہوئے ہیں، اور ہر روز، دن رات ان کی دعوتیں ہو رہی ہیں، اور وہ علیحدہ جماعت سے نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت، یہ آپ کی حقانیت ہے، مجاہدیت ہے، جس وجہ سے یہ لوگ خاموش ہیں۔ ۸۸ھ

گورنر مدینہ منورہ کی طلبی

۱۹۷۳ء کا واقعہ ہے، فقیر قادری حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر تھا، سیدی کو گھٹنوں میں شدید تکلیف ہو رہی تھی۔ فقیر دبا رہا تھا، حاضرین میں سے ایک نے کہا، حضور احد شریف پر ایک بوٹی پیدا ہوتی ہے، اور اس کا حلیہ بیان کیا، کہا اگر اس کو خوب اچھی طرح ابال کر رات کو گھٹنوں پر باندھ لیں تو صبح کو انشاء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔ دوسرے دن فقیر راقم الحروف، احد شریف چل دیا، سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی اور بوٹی کی تلاش میں جبل احد شریف پر چلا گیا۔ ایک بوٹی دیکھی جو بالکل بتائے ہوئے حلیہ کے مطابق تھی اس کو جمع کیا۔ دوسری بوٹی دیکھی تو گمان ہوا کہ یہ وہ ہی ہے جس کا تعارف کرایا گیا تھا، پھر تیسری، چوتھی غرض اس طرح سارا دن احد شریف پر گھومتا، گھومتا طرح طرح کی بوٹیاں جمع کرتا رہا، خیال تھا کہ ان میں سے کوئی تو وہ ہی بوٹی ہوگی۔ اسی خیال میں طرح طرح کی بوٹیوں سے بیگ بھر لیا، مغرب کی نماز کے بعد بمعہ

Marfat.com

بوٹیوں کے تھیلے کے حضرت مرشدی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، راحت میسر ہوئی۔ صاحب مذکور کو بھی موجود پایا، سارا دن احد شریف پر پھر پھر کر تھک گیا تھا۔ سلام عرض کیا تو مرشدی قطب مدینہ ﷺ نے فرمایا، عارف بیٹا آج سارا دن کہاں تھے؟ عرض کی غریب نواز احد شریف پر بوٹی تلاش کرنے گیا ہوا تھا اور بوٹیوں والا تھیلا سامنے رکھ دیا۔ ان صاحب نے بوٹیوں کو ملاحظہ کرنا شروع کیا۔ وہ صاحب بھی میری ہی طرح تھے جو بُوٹی سامنے آتی کہتے یہی ہے، اسی طرح پورا تھیلا خالی ہوگیا، مگر فیصلہ نہ کر پایا کہ وہ بوٹی کون سی ہے۔ سارے دن کی تھکاوٹ کی وجہ سے صبر نہ کر پایا، بے ساختہ کہہ دیا کہ اگر معلوم نہیں تھا تو تم نے مجھے کیوں پریشان کیا؟

عشاء کے بعد محفل شریف ختم ہوئی دسترخوان بچھا حاضرین مستفیض ہوئے اور چل دیئے۔ جب تمام لوگ چلے گئے، فقیر قادری نے حضرت سیدی و مرشدی کو بادام روغن سے مالش کرنا شروع کی تو سیدی قدس سرہٗ نے فرمایا:

> ”عارف بیٹا نجدی اپنے شروع دور ہی سے مجھے بہت اذیتیں دیتے رہے ہیں۔ رئیس المشرکین، مولودی، صوفی، ساحر، بدعتی قبوری اور نہ جانے کن کن اتہامات سے اذیت دیتے رہے۔ لوگوں کو گھر میں بھیج بھیج کر تکلیفیں پہنچاتے رہے۔[۸۹] الحمدللہ کریم کے کرم سے اللہ تعالیٰ نے ثابت قدم رکھا۔“

کچھ توقف کے بعد فرمایا:

ایک دن عصر کے بعد گھر میں بیٹھا تھا، کہ خیال پیدا ہوا حرم شریف حاضری دی جائے، عقل آڑے آئی، خیال ہوا کہ وقت تنگ ہے، صلاۃ وسلام عرض کرتے ہوئے مغرب کا وقت ہو جائے گا، تو میرے لئے مشکل ہو جائے گی، جذبہ نے کہا بس سلام ہی تو عرض کرنا ہے آخر کتنی دیر ہوگی، جلد ہی لوٹ آنا، عقل اور جذبہ کے درمیان مناظرہ ہوتا رہا اور وقت مزید تنگ ہوتا گیا، تا آنکہ عقل پر جذبہ غالب آیا۔ حرم شریف حاضر ہوا، ابھی مواجھہ شریف میں حاضر ہی تھا کہ اذان ہوئی، جماعت کھڑی ہوگئی، مگر میں بارگاہ مصطفیٰ

Marfat.com

(ﷺ) میں ہی متوجہ رہا، جماعت کے بعد باب جبرائیل کے سامنے، دکۃ التہجد کے روضۃ الجنہ والے ستون کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کی، نماز سے فارغ ہوکر باب جبرائیل سے باہر نکلا تو وہاں مدیر شرطہ کو کھڑے پایا وہ آگے بڑھا اور سلام کرنے کے بعد کہنے لگا۔ شیخ میں آپ کے مقام سے واقف ہوں، مگر امیر[90] کا حکم ہے کہ آپ کو پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا اس کے سامنے پیش کروں، شیخ میں مجبور ہوں۔

فقیر نے کہا پاؤں سے پکڑ کر تم اس وقت گھسیٹو گے، جب میں جانے سے انکار کروں مگر مجھے تو کچھ انکار نہیں۔ میں اس کے ساتھ چل پڑا، جب امیر کے پاس پہنچے تو وہ بڑے غصّے میں تھا۔ غصہ کے سبب اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی۔ ہاتھ میں تلوار تھی جس کو وہ لہرا رہا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی برس پڑا۔ کہا تم نے فتنہ پھیلا رکھا ہے، تم بدعتوں سے باز نہیں آتے، ہمارے امام کی مخالفت کرتے ہو، اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اس طرح کی بہت سی باتیں کرتا رہا اور میں خاموش کھڑا سنتا رہا۔ آخر اس نے سوال کیا تم حرم میں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا اس کا جواب مدیر شرطہ سے لو، امیر نے بڑے غضب سے اس کی طرف دیکھا اور سر سے اشارہ کیا۔ مدیر شرطہ نے بیان کیا کہ، میں شیخ کو لینے ان کے گھر گیا، معلوم ہوا کہ شیخ حرم جا چکے ہیں، باب جبرائیل پہنچا شیخ کے متعلق معلوم کرنے پر بواب نے کہا شیخ کی جوتیاں اور چھڑی یہ رکھی ہوئی ہیں، اور شیخ وہ سامنے نماز پڑھ رہا ہے۔ اب اس کا غصہ کچھ کم ہوا، تو اس نے اشارے سے بیٹھنے کو کہا، میں بیٹھ گیا۔ پھر اس نے سوال کیا، تمہارا وسیلہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ ہمارا اور علماء نجد کا وسیلہ کے بارے میں ایک ہی عقیدہ ہے۔ پھر کچھ غصہ میں آ کر بولا کیسے؟ میں نے کہا کہ شیخ محمد بن عبدالوھاب "وابتغوا الیه الوسیله" کا قائل ہے۔ فوراً بولا وہ وسیلہ اعمال صالحہ ہیں، میں نے سوال کیا اعمال صالحہ خالق ہیں یا مخلوق؟ امیر خاموش رہا، دوسری مرتبہ سوال کیا، امیر خاموش رہا، تیسری مرتبہ سوال کیا، اب اگر خالق کہتا ہے تو ایمان سے جاتا ہے، جواب دیا مخلوق، میں نے پوچھا یہ اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہیں یا مردود؟ امیر نے کہا مجھے کیا معلوم یہ تو اللہ عزوجل ہی جانتا ہے کہ مقبول ہیں یا مردود۔ تو میں نے کہا بس

Marfat.com

ہمارا اور علماء نجد کا وسیلہ میں صرف یہ ہی اختلاف ہے، کہ وہ اس مخلوق کو وسیلہ بناتے ہیں، جن کی ان کو خبر نہیں کہ وہ مقبول ہیں یا مردود، مگر ہم اس مخلوق کو وسیلہ بناتے ہیں، جو یقیناً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہیں، انبیاء و اولیاء۔ اگر ان کو کوئی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول نہیں مانتا تو وہ ایمان والا نہیں۔ پھر وہ نرمی سے باتیں کرنے لگا، کہنے لگا لوگ اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھے ہیں، خبثاء و شیاطین فتنہ میں مبتلا کرتے ہیں۔ چائے پلائی اور جانے کی اجازت دے دی۔

اس کے بعد میں نے حبیب کریم ﷺ کی بارگاہ میں التجاء کی کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے عذر شرعی عطا فرمایا جائے، تا کہ ان کے ظلم سے بچ سکوں، پھر گھٹنوں کے درد میں مبتلا ہو گیا، یہ تکلیف تو میں نے طلب کر کے لی ہے۔ پھر یہ تو بتاؤ کہ اتنی پرانی تکلیف بھلا ایک رات بوٹی باندھنے سے کیسے چلی جائے گی؟

تم بلا وجہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان پر ناراض ہو رہے تھے۔

احقر نے سیدی سے معذرت طلب کی اور عرض کیا حضور ان صاحب سے بھی معافی مانگ لوں گا۔ سیدی و مرشدی بہت خوش ہوئے اور بہت دعاؤں سے نوازا۔

فرمایا کرتے :

"بڑی بوڑھیاں دعا کرتیں تھیں، اللہ تعالیٰ نین، پرین سلامت رکھے۔ اس وقت نینوں کی سمجھ تو آتی تھی مگر پرینوں کی نہیں (اور گھٹنوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے) وہ سمجھ اب آ رہی ہے۔"

ایام ماضی

موجودہ حالات کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی تو قطب مدینہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"فقیر نے مدینہ طیبہ کا وہ دور بھی دیکھا ہوا ہے، جب حاجیوں کے

Marfat.com

قافلے اونٹوں سے آتے تھے۔اہل مدینہ مناخہ[۹۱] چلے جاتے جب قافلہ پہنچتا تو حجاج کے اونٹوں کی رسیاں پکڑ لیتے، کہتے یہ ہمارے مہمان ہیں، ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ حجاج کو اپنے گھر میں لے آتے، پانی مہیا کرتے، کھانا بھی پکا دیتے اور کپڑے بھی دھو دیتے، غرض ان کے آرام کا پورا پورا خیال رکھتے، حجاج کو حضور ﷺ کا مہمان خیال کرتے۔ چلتے وقت اگر حجاج نے کچھ دے دیا تو لے لیتے، اور اگر کوئی کچھ نہ بھی دیتا تو طلب نہ کرتے اور انہیں کسی قسم کا ملال بھی نہ ہوتا اور نہ ہی اس کے متعلق کسی سے تذکرہ کرتے ''

مدینہ طیبہ کے شروع کے ایام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''جب میں پہلے پہل مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس وقت یہاں یہ حالت تھی کہ اگر کسی دوکاندار کی بکری اچھی ہو جاتی تو پھر مزید آنے والے گاہک کو وہ دوکاندار کہتا میری بکری بہت ہو چکی۔ فلاں دوکاندار کی بکری کم ہوئی ہے، لہذا آپ یہ سامان اس سے خرید لیں۔''

ایک مرتبہ فرمایا:

''حضرت قطب عالم علامہ سید دیدار علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں میں سے ایک صاحب حج پر آئے، مدینہ طیبہ حاضر ہوئے، فقیر کے ہاں قیام کیا۔ایک دن کہنے لگے، حضرت میں کچھ رقم اہل مدینہ پر خرچ کرنے کے لئے لایا ہوا ہوں، میں چاہتا ہوں کپڑا خرید کر اہل طیبہ کی نذر کروں۔آپ

Marfat.com

میرے ساتھ چلیں تا کہ کپڑا خرید لوں۔ میں ان کو اپنے جاننے والے احمد عبید اللہ بن عبداللہ حیدری کی دوکان پر کپڑا خریدنے کے لئے لے گیا۔ ان سے مقصد بیان کیا۔ انہوں نے بیٹھنے کو کہا، چائے پلائی۔ پھر اس نے کہا شیخ کپڑا تو میرے پاس موجود ہے۔ میں نے الحمدللہ آج کا رزق حاصل کرلیا ہے، مگر سامنے والی دوکان پر صبح سے گاہک نہیں دیکھا اس کے بچے بھی زیادہ ہیں، یہ کپڑا آپ ان سے خرید لیں۔"

پھر کچھ توقف کے بعد فرمایا:

"مگر اب ایسے حالات سننے میں آرہے ہیں کہ باپ کے گاہک کو بیٹا اور بیٹے کے گاہک کو باپ چھینتا ہے۔"

مؤدب شہزادہ

ایک مرتبہ حضرت سید حیدر حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ علی پوری وفقیر قادری حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ ایک دیہاتی وضع کا ادھیڑ عمر وارد ہوا۔ سلام کرنے کے بعد کہنے لگا، حضرت مولانا صاحب آپ کو بابو جی[۹۲] (حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین جیلانی گولڑوی قدس سرہٗ) بلا رہے ہیں۔ حضرت خاموش رہے، تھوڑے وقفے کے بعد وہی جملہ دھرایا، سیدی پھر بھی خاموش تھے۔ تیسری مرتبہ کہنے لگا، بابو جی نے آپ کو کھانے پر بلایا ہے۔ پانچ سو ریال، بہت سارے کپڑے اور کھیسیاں بھی آپ کے لئے رکھی ہوئی ہیں۔

Marfat.com

حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ نے فرمایا:

''حضرت پیر صاحب قبلہ سے جا کر میری طرف سے سلام عرض کرنا اور کہنا کہ فقیر ان کے جدِ کریم (ﷺ) کے در پر پڑا ہوا ہے۔ آپ ﷺ ٹکڑا عطا فرماتے ہیں اور خوب عطا فرماتے ہیں، فقیر کھانے کے لئے کہیں نہیں جاتا۔''

وہ شخص یہ سنتے ہی فوراً واپس ہو گیا۔

تھوڑی دیر ہی کے بعد عجب منظر دیکھا، حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین گولڑوی رضی اللہ عنہ ننگے پاؤں اور ننگے سر، چند متعلقین کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ حضرت سیدی قبلہ قدس سرہٗ سے لپٹ گئے، اور بہت ہی معذرت فرمانے لگے۔ آپ علیہ الرحمہ بار بار فرماتے حضرت میں تو آپ کے در کا گدا ہوں، فقیر سے حکم عدولی ہوئی آپ اپنے جد کریم کا صدقہ فقیر سے درگزر فرمائیں، معاف فرما دیں آپ کریم ابن کریم ہیں آپ سے یہ بعید نہیں: حضرت کی آنکھوں سے اس وقت آنسو جاری تھے اور تمام حاضرین کی آنکھوں میں بھی آنسوں تھے، عجب روح پرور منظر تھا۔ حضرت سیدی قدس سرہٗ نے فرمایا:

''عارف پیپسی لے آؤ۔''

احقر نے حاضر کر دی۔ حضرت پیر صاحب قبلہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خدام میں سے ایک کے کان میں کچھ فرمایا۔ وہ چند ساتھیوں سمیت اٹھ کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد، بہت سارے کپڑے، فروٹ، کھیسیاں اور دیگر سامان لے کر حاضر ہو گئے۔ حضرت پیر صاحب قبلہ نے گیارہ سو ریال اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے سر سے بلند کئے، اور فرمانے لگے۔

''حضرت قبول فرمائیں یہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لنگر میں سے ہیں۔''

حضرت سیدی نے قبول فرما کر اپنی صدری کی جیب میں رکھ لئے۔ جب کہ دوسرے احباب پیش کرتے تو حضرت قبول فرما کر تکیہ کے نیچے رکھ دیا کرتے تھے۔

Marfat.com

فتوحات کا مصرف

تکیہ کے نیچے سے نکال کر لنگر کے لئے خرچ کرتے رہتے۔ رات کو فرماتے فلاں بوڑھا ہے کام نہیں کر سکتا یہ رقم اس تک پہنچا دو، فلاں کے بچے زیادہ ہیں یہ ان کو دے آؤ۔ فلاں بیوہ ہے، فلاں یتیم ہیں یہ ان کا حصہ ہے۔ انڈیا میں ایک یتیم خانہ تھا اکثر وہاں رقم ارسال کرتے رہتے تھے۔ وہاں کی انتظامیہ کی بھی تعریف فرماتے تھے۔

مگر گھر میں یہ حال تھا فرمایا کرتے:

"الحمدللہ فضل الرحمٰن کو اللہ تعالیٰ نے برکت دے رکھی ہے، اس کو مدد کی ضرورت نہیں بلکہ دوپہ کا کھانا بھی وہ ہی تیار کرواتا ہے۔"

دوپہ کے شاہانہ دسترخوان کا حال اس سے مستفید ہونے والا ہی بیان کر سکتا ہے۔

اور اپنی بیٹی (جنابہ آمنہ) کو صرف ضروری اخراجات ہی عنایت فرماتے، ماشاءاللہ وہ بھی انتہا کی صابرہ ہیں، کبھی کچھ طلب ہی نہیں کیا۔ گھر میں کپڑے سیتیں اور بٹن بنانے والی مشین پر بٹن بناتیں، آمدنی سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتیں۔ آنے والے مہمانوں کو تحائف سے نوازتیں، عشاء کے بعد فقیر قادری کو ایک بڑا گلاس پنجاب والا، دودھ کا جس میں پستہ و بادام کوٹ کر شامل کیا ہوتا پلاتیں، اور دیگر اوقات کے علاوہ عید پر ایک عربی کرتا عنایت فرماتیں۔

دلوں پر حکومت

میری حاضریوں کے درمیان تین مرتبہ ایسا ہوا کہ جب رات کو حضرت سیدی قدس اللہ سرہٗ کی خدمت سے فارغ ہو کر بیٹھتا۔ فرماتے دیکھو بیٹا تکیے کے نیچے کیا ہے۔ خرچ سے جو رقم بچی رہتی نکال کر پیش کرتا۔ فرماتے یہ کیا ہیں: عرض کرتا یہ پاکستانی روپے ہیں، یہ انڈین ہیں، یہ ڈالر اور یہ پونڈ و مصری ہیں غرض جہاں کا سکہ ہوتا عرض کر دیتا۔ آخر

Marfat.com

میں فرمادیتے:

''ان کو پھاڑ دو۔''

احقر تعمیلِ حکم کرتا۔ حکم فرماتے:

''باہر گلی میں پھینک آؤ۔''

فقیر تعمیل ارشاد تو کرتا مگر دل میں یہ خیال پیدا ہوتا، اتنی رقم جو دوسروں کو عنایت فرماتے ہیں، یہ بھی انہیں میں سے کسی کو دے دیں، مگر سوال کی ہمت نہ ہوئی۔ اب یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ عمل مجھ سے اس لئے کرواتے تھے تا کہ حبِ دنیا میرے دل سے نکل جائے۔ الحمدللہ۔ اسی وقت سے احقر کے دل میں سے حبِ دنیا نکل چکی ہے۔

حضرت قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ فقیر قادری کو اکثر متعدد ممالک کی کرنسی تبدیل کروانے کے لئے دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ڈالر دیئے:

''فرمایا بیٹا بدل لاؤ۔''

جب میں تبدیل کروانے گیا تو اس دن ڈالر کی قیمت کچھ کم تھی۔ اس لئے تبدیل نہیں کروائے۔ دوسرے اور تیسرے دن بھی نرخ کم ہی رہا۔ چوتھے دن نرخ کچھ زیادہ ہوا تو فقیر نے ڈالر تبدیل کروالیے۔ عشاء کے بعد محفل ختم ہوئی تمام لوگ چلے گئے تو احقر نے ڈالروں سے تبدیل شدہ ریال پیش کئے۔ تاخیر کا سبب بیان کرتے ہوئے عرض کیا حضور تین دن نرخ کم رہا اس لئے تبدیل نہیں کئے تھے، آج ریٹ مناسب تھا اس لئے تبدیل کروالئے۔ حضرت سیدی قدس سرہٗ نے فرمایا:

''آپ نے اسی دن ہی تبدیل کئے ہوتے، یہ لوگ کہاں سے کمائیں گے۔''

مجاہد ملت اور بابو جی

۱۹۷۳ء کی بات ہے، حضرت سنوسی الہند مجاہد اعظم حضرت علامہ محمد حبیب الرحمٰن

Marfat.com

عباسی قادری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیت اللہ شریف میں حاضر تھا۔حضرت نے کہا پیر صاحب گولڑوی محلّہ جیاد میں تشریف رکھتے ہیں، آج ان کی بارگاہ میں حاضر ہونگے۔فقیر نے کچھ ٹالا [۹۳] ،مگر حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا فقیر ضرور حاضری کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے۔حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک میں سے ہیں، اور آنکھوں سے آنسو امڈ پڑے۔حرم پاک سے نکل کر حضرت سید پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کو چلے۔جب آپ کی قیام گاہ پر پہنچے تو وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔بڑے کرخت لب ولہجہ میں استقبال ہوا، اوبابارک کدھر جارہے ہو، کیوں جارہے ہو؟ یہ آواز حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بھی سن لی تو کسی کو دروازہ کھولنے کا حکم فرمایا جب آپ کی نظر حضرت مجاہد ملت قدس اللہ سرہٗ پر پڑی تو فوراً باہر تشریف لے آئے۔حضرت سے بڑی محبت اور احترام سے ملے اور اس خادم کو بھی نوازا۔اور حضرت کو بڑی تعظیم وتکریم کے ساتھ اندر لے گئے اور اپنی مسند پر بیٹھنے کو فرمایا سیدی مجاہد اعظم قدس اللہ سرہٗ کی معذرت پر بہت ضد فرماتے رہے۔حضرت مجاہدِ ملت فرماتے حضور اس غلام سے کبھی بھی ایسا نہ ہوگا۔پیر صاحب علیہ الرحمہ بھی مسند سے ہٹ کر تشریف فرما ہوئے۔حضور مجاہد اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت پیر سید غلام محی الدین قدس اللہ سرہٗ کے پاؤں چومنے کی بہت ہی کوشش فرماتے رہے مگر پیر صاحب قبلہ نے ایسا نہ ہونے دیا۔آخر پاؤں کو تھام ہی لیا اور بہت روتے رہے۔فوراً بہت سارے مشروبات وطرح طرح کے فواکہ آگئے۔حضرت پیر صاحب قبلہ اصرار فرما کر حضرت مجاہد ملت کو پیش فرماتے۔

پھر پیر صاحب نے فرمایا! حضرت ایک مرتبہ نماز کے سلسلہ میں جو آپ کا وہابی ملاؤں سے مناظرہ ہوا تھا میرے ساتھیوں کو بیان فرمائیں۔حضرت نے مناظرہ کی روئیدار سنائی، فرمایا نہیں اس سے پہلے جو مناظرہ ہوا تھا۔جب آپ کو حرم شریف میں علیحدہ جماعت کرانے کی وجہ سے پکڑ کر لے گئے تھے۔حضرت مجاہد ملت نے پورا واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا۔پھر حضرت پیر صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ان کی اتباع کرو اور وہابیوں کے پیچھے نماز مت پڑھو۔

Marfat.com

حضرت مجاہد ملت رضی اللہ عنہ نے دست بستہ اجازت طلب فرمائی۔ حضرت پیر صاحب نے ایک بہت خوبصورت جائے نماز، کپڑے، فواکہ اور دیگر تحائف پیش کئے۔ اور پانچ سو ریال سر سے بلند فرماتے ہوئے فرمایا:

''یہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لنگر سے ہیں قبول فرمائیں۔''

سیدی مجاہد ملت کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کچھ بول بھی نہ پائے، ریال لے کر سر پر رکھ لئے، پھر پیر صاحب کے پاؤں چھونے کی کوشش کی مگر حضرت پیر صاحب قبلہ راضی نہ ہوئے اپنے خادم کو حکم دیا کہ یہ سب سامان اٹھالو اور حضرت کی قیام گاہ پر پہنچادو۔

حضرت مولانا محمد عمر اچھروی رحمتہ اللہ علیہ کا واقعہ

علماء کا ذکر خیر ہو رہا تھا، حضرت سیدی قدس سرہٗ نے فرمایا۔

''جن دنوں فقیر کا زقاق سقیفۃ الرصاص، باب السلام میں قیام تھا۔ عشاء کے بعد زائرین میں سے کسی نے کہا حضرت مولانا محمد عمر اچھروی [۹۴] بھی آئے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا عمر چھپتا نہیں خود ہی ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت مولانا کونے میں تشریف رکھے ہوئے تھے۔ سنتے ہی فقیر کے قریب آئے، زانو پر بوسہ دیتے ہوئے فرمایا، حضور فقیر حاضر ہے۔ ان کو وعظ فرمانے کے لئے کہا گیا۔ ماشاء اللہ انہوں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی خوب، خوب تعریف بیان فرمائی حضرت مولانا نے مدلل اور پرسوز بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔''

اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔

Marfat.com

درگاہ قادریہ کا بلا

فرمایا:

ایک وہاں (بغداد شریف، حضرۃ جیلانیہ) بلا اتنا بڑا تھا۔ (آپ تشریف فرما تھے اور دست مبارک کو کندھے تک بلند کرتے ہوئے فرمایا۔) خدا جانے وہ جن تھا یا کیا تھا؟ جب روٹی تقسیم ہوتی وہ بھی آ جاتا اور بھنڈاری جو روٹی بانٹنے والا ہوتا اس کے پاس جا کر بیٹھ جاتا جب دیکھتا کہ روٹی کم ہو رہی ہے تو وہ اپنے ہاتھ سے اس کے کرتے کو پکڑ کر جھنجوڑ کر کھینچتا۔ وہ بھنڈاری اس کو کہتا بابا صبر کرو پہلے آدمیوں کو دوں پیچھے حیوان کو دوں گا، ابھی آدمی باقی ہیں۔ اس کی چار روٹیاں مقرر تھیں وہ ان کو توڑ کر، ایک جگہ چھوٹے چھوٹے بچے جمع ہوتے تھے ان کو جا کر ڈال دیتا۔ اور ایک صفت اس میں یہ تھی کہ صبح کے وقت وہ حجروں کے بیچ میں پھرتا تھا جو نماز کے وقت سویا ہوا ہو اس کے منہ پر پیشاب کرتا تھا۔ تو بلے کے خوف کے مارے کوئی صبح کے وقت سوتا نہیں تھا۔ وہ ہمارے سامنے فوت ہوا۔ جو سجادہ نشین تھے، حضرت سید عبدالرحمٰن النقیب رحمتہ اللہ علیہ انہوں نے اس کا جنازہ تیار کرایا اور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے دروازے پر رکھ دیا پھر شہر کے باہر قبرستان میں جو حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کے قریب تھا دفن کر دیا۔

بلی کی پناہ گاہ

ایک رات عشاء کے فوراً بعد حضرت سیدی و مرشدی قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ سیدی کے سامنے شیخ نابی افندی [95] ترکی رحمتہ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔ ایک بلی دوڑی آئی۔ اس کے منہ میں اس کا بچہ تھا، قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ کر فوراً بھاگ نکلی۔ تھوڑی ہی دیر بعد دوبارہ آئی۔ اس کے منہ میں دوسرا بچہ تھا۔ وہ بھی اس نے حضرت رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا اور چلی گئی۔ اس کے پیچھے ایک بلا آیا جو اس سے بچہ چھیننا چاہتا تھا۔ شیخ

Marfat.com

نابی افندی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو باہر نکال دیا اور دروازہ بند ہی کرنا چاہتا تھا کہ بلی تیسرا بچہ لئے حاضر ہوگئی۔ نابی افندی نے دروازہ بند کر دیا۔ بلی تیسرا بچہ بھی حضرت کے سامنے رکھ کر بڑے اطمنان سے مؤدب بیٹھ گئی۔ اتنے میں بلا دوسرے دروازے سے گھس آیا۔ اور دور بیٹھا دیکھتا ہی رہا اس کی ہمت نہ ہوئی کہ قطب مدینہ کے سامنے ہو۔ تھوڑی دیر بعد خود ہی چلا گیا۔ حضرت نے فرمایا عارف بیٹا یہ دروازہ کھول دو۔ احقر نے تعمیل ارشاد کی۔

بلی مطمئن بیٹھی ہوئی ہے، سیدی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی چارپائی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے بلی کو مخاطب کیا۔

''بابا بچے لے کر ادھر چلی جاؤ''

بلی نے فوراً بچے اٹھانے شروع کئے اور حضرت کی چارپائی کے سرہانے کی طرف ڈیرا جما لیا۔

ندامت کی برکت

ایک مرتبہ حضرت ضیاء الملت والدین قدس سرہ العزیز کے ساتھ والے کمرے میں کچھ احباب کے ساتھ حاضر تھا۔ اوراد و وظائف پر گفتگو چل رہی تھی۔ کسی صاحب نے کہا میں اتنی تعداد میں درود شریف پڑھتا ہوں اور اتنے سپارے قرآن شریف کے روزانہ پڑھتا ہوں، کوئی صاحب کلمہ شریف کا ذکر و دیگر اذکار کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ایک صاحب نے احقر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تم کیا پڑھتے ہو، عرض کیا جب لاہور ہوتا ہوں تو بڑے بڑے ارادے کرتا ہوں، کہ مدینہ طیبہ حاضر ہوتے ہی روزانہ دس سپارے قرآن پاک و مکمل دلائل الخیرات شریف ختم کیا کروں گا۔ مگر جب حاضری ہوتی ہے تو غفلت میں پڑ جاتا ہوں، دن بھر پھرنا اور سونا ہوتا ہے۔ جب واپسی کا وقت قریب آ جاتا ہے، تو پھر بہت افسوس ہوتا ہے۔ تو محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں عرض کرنا شروع کر دیتا ہوں۔

''یارسول اللہ (جل جلالہ و ﷺ) اس سیاہ کار نے اپنا فرصت کا تمام وقت

Marfat.com

ضائع کردیا، آپ کریم ہیں، مجھ عاصی پر کرم فرمائیں دوبارہ حاضری
نصیب ہو، تاکہ میں اپنا ارادہ پورا کرسکوں التجائیں کرتا ہوا حسرت
وندامت لئے واپس لوٹ جاتا ہوں''

قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز آئی:

'' بیٹا عارف! تم کما گئے ۔''

امامت کا مسئلہ

نماز کے سلسلے میں سوال کیا جاتا کہ آیا وہابی امام کے پیچھے پڑھی جانے والی نماز ہوجائے گی یا نہیں؟ تو فرماتے:

''اگر امام رسول اللہ ﷺ کا گستاخ ہو اور مقتدی کو اس پر پوری طرح سے
اطلاع بھی ہو تو پھر میرے نزدیک پیچھے اس امام کے کہنا کفر ہے۔''

یہ بھی فرمایا کرتے:

''حجاز مقدس میں نماز کی امامت کا مسئلہ نیا نہیں ہے مسلمانوں پر نماز کی تنگی کا یہ چوتھا دور ہے۔ پہلا دور وہ تھا جب امیر المومنین سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، تو اکثر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بلوائیوں کے مقرر کردہ امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ تا آنکہ سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجھہ الکریم کا ظہور ہوا، آپ شیرِ خدا تھے تو یہ سب خود ہی چھوڑ چھاڑ کر بھاگ گئے۔

دوسرا دور یزید ملعون کا آیا، اس نے امام عالی مقام جگر گوشۂ بتول اور آپ کے رفقاء سلام اللہ علیہم اجمعین کو بڑی بے دردی سے ذبح کروایا اس وقت بھی اکثر صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے ان کے مقرر کردہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے کو برا جانا۔

تیسرا دور حجاج بن یوسف کا تھا وہ بڑا ظالم تھا، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہم کو اپنے سامنے ذبح کروانے سے بھی گریز نہ کیا، تو اس وقت بھی حکومت کے مقرر کردہ اماموں کے پیچھے اکثر لوگوں نے نماز نہیں پڑھی۔

وہ لوگ نہ عقیدے کے گندے تھے اور نہ اعمال کے وہ ظالموں اور فاسقوں کے مقرر کردہ تھے۔ اور وہ کسی کو مجبور بھی نہیں کرتے تھے، جو ان کے پیچھے نماز پڑھے، پڑھے اور جو نہ پڑھے اس سے کسی قسم کا مواخذہ نہ کرتے۔

اور اب یہ چوتھا دور نجدی کا ہے۔ یہ اعمال کے بھی برے، اور عقیدے کے بھی گندے ہیں، اور یہ مجبور بھی کرتے ہیں کہ ہمارے مقرر کردہ امام کے پیچھے نماز پڑھو، جو ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ان کو طرح طرح سے تنگ کرتے ہیں، حالانکہ نماز کا تعلق دل سے ہے، اگر کسی کا دل ہی امام کی طرف سے مطمئن نہیں تو اس کی نماز اس امام کے پیچھے کیسے ہو جائے گی؟ جو ان کے عقائد پر اطلاع رکھتے ہیں، ان کی نماز تو نہیں ہوگی اور جن کو ان کے عقائد کی خبر نہیں وہ اللہ و رسول (جل جلالہ و ﷺ) کی محبت میں کہ یہ کعبہ معظّمہ اور مسجد نبوی شریف کے امام ہیں، اس عقیدت میں ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان کی نمازیں قبول فرمالے گا وہی قادر اور قبول فرمانے والا ہے۔"

اس سلسلہ میں غزالی زماں حضرت علامہ **سید احمد سعید کاظمی قدس اللہ سرہٗ** فرماتے ہیں:

تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ کسی امام کے پیچھے صحت اقتداء کے بغیر نماز درست نہیں ہو سکتی، جس کے لئے مقتدی و امام کے مابین ایک مخصوص رابطہ قائم ہو جانا ضروری ہے۔ اس مخصوص رابطہ کے بغیر صحت اقتداء متصور نہیں، کہ یہ رابطہ ظاہری، مادی اور جسمانی نہیں بلکہ یہ رابطہ صرف باطنی، روحانی اور اعتقادی ہے، جس کا وجود امام اور مقتدی کے درمیان اصولی اعتقاد میں موافقت کے بغیر ناممکن ہے۔ شرک، توحید کے منافی ہے اور کفر و جاہلیت اسلام و ایمان سے قطعاً متضاد ہیں۔ اگر مقتدی جانتا ہے کہ میرا کوئی عقیدہ امام کے نزدیک شرک جلی، کفر و جاہلیت ہے تو دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ رہی اس عدم موافقت کے باعث صحت اقتداء کی بنیاد منہدم ہوگئی، ایسی صورت

Marfat.com

میں امام کے پیچھے اس کی نماز کا صحیح ہونا کیوں کر متصور ہوسکتا ہے۔ [۹۶]

حضرت خواجہ خان محمد تونسوی [۹۷] رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ سلیمانیہ تونسہ شریف فرماتے ہیں:

میں بھی عموماً ظہر کے بعد مولانا صاحب (قطب مدینہ قدس سرہٗ) کے پاس جایا کرتا تھا۔ عصر تک مولانا صاحب کے پاس بیٹھا رہتا تھا۔ عصر کی نماز کے بعد حرم شریف آجایا کرتا تھا، ایک ساتھی کو اپنے ساتھ ملا کر عصر کی نماز باجماعت ادا کرلیا کرتا تھا۔ پھر عشاء تک حرم شریف میں رہتا تھا۔ مولانا ضیاء الدین قبلہ اس بات پر زور دیا کرتے تھے کہ نجدیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، ایک دفعہ میں حضرت میاں نور جہانیاں [۹۸] صاحب (مہاروی) کے ساتھ مولانا قبلہ کے پاس گیا، اسی مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ مولانا ضیاء الدین قبلہ نے فرمایا جوان کے عقیدے سے واقف ہو اس کی نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی البتہ نا واقف کی ہوجائے گی۔ [۹۹]

ڈاکٹر غلام فرید نظامی فرماتے ہیں:

حرم نبوی شریف میں ہمارے پیش امام حضرت خواجہ غلام نبی صاحب مہاروی ہوتے۔ [۱۰۰]

مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری

صدر جمیعت علماء ہند و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند حسین احمد مدنی ظلم وستم کی داستان اس طرح بیان کرتے ہیں:

صاحبو! محمد بن عبدالوھاب نجدی ابتداءً تیرھوین صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا۔ اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل وقتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب ورحمت شمار کرتا رہا۔ اہل

Marfat.com

حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے، بہت سے لوگوں کو بوجہ اس تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے، اور اس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔ [۱۰۱]

محمد بن عبدالوھاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم اور تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال و جائز بلکہ واجب ہے۔ [۱۰۲]

نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے، جب تک وہ دنیا میں تھے، بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں۔ اگر بعد وفات ان کو حیات ہے تو وہی حیات برزخ ہے جو احاد امت کو ثابت ہے، بعض ان کے حفظ جسم نبی کے قائل ہیں مگر بلا علاقہ روح اور متعدد لوگوں کی زبان سے باالفاظ کریہہ کہ جن کا زبان پر لانا جائز نہیں دربارۂ حیات نبوی علیہ السلام سنا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے رسائل و تصانیف میں لکھا ہے۔ [۱۰۳]

زیارت رسول مقبول ﷺ و حضوری آستانہ شریف و ملاحظہ روضۂ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے، اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور ممنوع جانتا ہے۔ **لاتشد الرحال الاالی ثلاثه مساجد** ان کا مستدل ہے۔ بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ مسجد نبوی (ﷺ) میں جاتے ہیں تو صلاۃ و سلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوۃ والسلام کو نہیں پڑھتے۔ اور نہ اس کی طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں۔ [۱۰۴]

شانِ نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلاۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات (ﷺ) خیال

Marfat.com

کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوت قلبی اور ضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کی ہدایت کر کے راہ پر لا رہے ہیں، ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں، ان کے بڑوں کا مقولہ ہے، معاذ اللہ نقل کفر، کفر نباشد۔ کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات ﷺ سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے، ہم اس سے کتے کو دفع کر سکتے ہیں۔ اور ذات فخر عالم ﷺ تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ [۱۰۵]

وہابیہ اشغال باطنیہ و اعمال صوفیہ مراقبہ ذکر و فکر و ارادت و مشیخیت و ربط القلب بالشیخ و فنا و بقا و خلوت وغیرہ اعمال کو فضول و لغو بدعت و ضلالت شمار کرتے ہیں، اور ان اکابر کے اقوال و افعال کو شرک وغیرہ کہتے ہیں۔ اور ان سلاسل میں داخل ہونا بھی مکروہ و مستقبح بلکہ اس سے زائد شمار کرتے ہیں چنانچہ جن لوگوں نے دیار نجد کا سفر کیا ہوگا یا ان سے اخلاط کیا ہوگا اس کو بخوبی معلوم ہوگا۔ فیوض روحیہ ان کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہیں و مثل ھذا۔ [۱۰۶]

وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ خبیثہ استعمال کرتے ہیں، اور ان کی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہو گئے۔ چنانچہ غیر مقلدین ہند اسی طائفہ شنعیہ کے پیرو ہیں۔ وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عمل درآمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے، بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے مطابق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں اس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا بھی مثل غیر مقلدین کے اکابر امت کے شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے۔ [۱۰۷]

مثلاً علی العرش استویٰ وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استوا ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتا ہے، جس کی وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے۔ علی ھذا

Marfat.com

القیاس، مسلہ نداء رسول اللہ ﷺ میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں۔ [۱۰۸]

چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ وہ الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ (ﷺ) کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفریں اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں۔ وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ یارسول اللہ (ﷺ) میں استعانت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے۔ [۱۰۹]

اور وہابیہ وہاں پر (حجرہ شریف میں) بھی منع کرتے ہیں۔ دو وجہ سے اولاً یہ کہ استعانت بغیر اللہ تعالیٰ اور دوم یہ کہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں، بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین کے متصف بالحیوۃ البرزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں۔ پس جو حال دیگر مومنین کا ہے وہی ان کا ہوگا۔ یہ جملہ عقائد ان کے ان لوگوں پر بخوبی ظاہر و باہر ہیں جنہوں نے دیار نجد عرب کا سفر کیا ہو یا حرمین شریفین میں رہ کر ان لوگوں سے ملاقات کی ہو یا کسی طرح سے ان کے عقائد پر مطلع ہوا ہو یہ لوگ جب مسجد نبوی شریف میں آتے ہیں، تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضۂ اقدس (ﷺ) پر حاضر ہو کر صلاۃ وسلام و دعا وغیرہ پڑھنا مکروہ و بدعت شمار کرتے ہیں انہی افعال خبیثہ واقوال واہیہ کی وجہ سے اہل عرب کو ان سے نفرت بیشمار ہے۔ [۱۱۰]

وہابیہ تمبا کو کھانے اور اس کے پینے کو حقہ میں ہو یا سگار میں یا چرٹ میں اور اس کے ناس لینے کو حرام اور اکبر الکبائر میں شمار کرتے ہیں، ان جہلا کے نزدیک معاذ اللہ زنا اور سرقہ کرنے والا اس قدر ملامت نہیں کیا جاتا جس قدر تمبا کو استعمال کرنیوالا ملامت کیا جاتا ہے اور وہ اعلیٰ درجہ کے فجار وفساق سے وہ نفرت نہیں کرتے جو تمبا کو کے استعمال کرنے والے سے کرتے ہیں۔ [۱۱۱]

وہابیہ امر شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم کے پہنچا دیتے ہیں۔

وہابیہ سوائے علم احکام الشرائع جملہ علوم اسرار حقانی وغیرہ سے ذات سرکار کائنات خاتم النبین الصلاۃ والسلام کو خالی جانتے ہیں۔

Marfat.com

وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات علیہ الصلاۃ والسلام کو قبیح و بدعت کہتے ہیں۔ اور علیٰ ھذا القیاس اذکار اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم کو بھی بُرا سمجھتے ہیں۔

وہابیہ نے علماء حرمین شریفین کے خلاف کیا تھا اور کرتے رہتے ہیں اور اسی وجہ سے جب کہ انہوں نے غلبہ کر کے حرمین شریفین پر حاکم ہو گئے تھے ہزاروں کو تہ تیغ کر کے شہید کیا اور ہزاروں کو سخت ایذائیں پہنچائیں۔ [۱۱۲]

مگر جب دیوبندیوں کے امام اور حسین احمد کے شیخ رشید احمد گنگھوہی صاحب سے وہابی مذہب اور ان کے عقائد کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس طرح تحریر کرتے ہیں:

"وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔" [۱۱۳]

محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں۔ وہ اچھا آدمی تھا، سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا۔ بدعت و شرک سے روکتا تھا، مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی۔ [۱۱۴]

محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ [۱۱۵]

مولانا فیض احمد فیض صاحب تحریر کرتے ہیں:

اکابر اہل سنت کی طرح حضرت (قطب عالم سید پیر مہر علی شاہ قدس اللہ سرہٗ گولڑہ شریف) نے بھی نجد کے شیخ محمد بن عبدالوھاب کے بعض متشددانہ نظریات کو مسلک اہل سنت کے خلاف قرار دیا تھا۔ جس کی وجہ سے بعض غیر مقلد وہابیوں کی طرف سے مناظرانہ چھیڑ چھاڑ شروع ہو گئی۔ حالانکہ اس سے پہلے حرمین شریفین اور دیگر ممالک اسلامیہ کے علماء اہل سنت اپنی اپنی تصانیف میں فرقہ وہابیہ کو گمراہ اور خارجی قرار دے چکے تھے۔ چنانچہ علامہ زینی دحلان مفتی مکہ مکرمہ کی کتاب "الدرر السنیہ" اس پر شاہد ہے۔ اور فقہ حنفی کے

Marfat.com

مشہور عالم علامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی حاشیہ درمختار باب الخوارج میں فرقہ وہابیہ کو خوارج میں شمار کیا ہے۔ اور اسوقت کے اکثر علمائے ہند بھی محمد بن عبد الوھاب کی تردید میں بہت کچھ لکھ چکے تھے۔

مولوی حیدر اللہ خان درانی المجددی النقشبندی اپنی کتاب درۃ الدارانی میں لکھتے ہیں:

کہ مورخ ملطبرون نے اپنی کتاب ''جغرافیہ عمومیہ'' مطبوعہ مصر کی تیسری جلد معربہ رفاعہ بک ناظر مدرستہ الالسنہ میں لکھا ہے، کہ محمد بن عبدالوہاب نے لوگوں کے سامنے یہ عقیدہ پیش کیا تھا کہ محمد ﷺ اگر چہ خدا کے رسول اور دوست ہیں مگر ان کی مدح اور تعظیم از قبیل شرک ہے۔ اور چونکہ لوگوں کا یہ شرک اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا لہذا اس نے مجھے اپنی طرف سے بھیجا ہے تا کہ میں لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کروں پس جو کوئی مجھے قبول کرے گا وہ دوستوں میں سے ہے اور جو میرا حکم نہ مانے گا وہ عذاب کا مستحق ہے۔ اور اسکا قتل بلاشبہ واجب ہے۔ [۱۱۶]

علمائے مکہ کی طرف ابن عبدالوہاب نجدی کا رسالہ دعوت:

محمد بن عبدالوہاب کا جو رسالہ علمائے مکہ کی طرف بطور دعوت و حجت بھیجا گیا تھا اس میں تحریر تھا کہ جو شخص نبی کو اپنا ولی اور شفیع سمجھتا ہے وہ اور ابو جہل شرک میں برابر ہیں۔ جو شخص اپنی حاجت کے وقت یا محمد (ﷺ) کہتا ہے۔ اگر چہ ان کے متعلق سب باتوں میں بندۂ عاجز ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو تو بھی مشرک ہو جاتا ہے۔ اور تجھے ان باتوں میں ہمارا شیخ ابن تیمیہ بس ہے۔ اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ محمد (ﷺ) کی قبر اور مشاہد اور مساجد اور آثار کی طرف سفر کر کے جانا شرک اکبر ہے۔

اسی رسالہ میں مزید تحریر تھا۔

پہلے بت لات اور سواع اور عزیٰ تھے۔ اور پچھلے بت محمد (ﷺ) اور علی اور

Marfat.com

عبدالقادر ہیں۔(معاذ اللہ)

ابن عبدالوہاب نے علم کی کسی صنف میں بھی تکمیل نہیں کی تھی۔ اور طالب علمی کے ایام میں محض مسلیمہ کذاب اور اسود عنسی کے سوانحات ہی پڑھتا رہتا تھا۔ نیز علم و ادراک قوت اظہار اور اسلوب کلام میں بھی ناقص تھا۔ البتہ جوش غضب اور اشتعال طبع میں منفرد تھا۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی کی عمدگی عقائد کے متعلق مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کا فتویٰ

تعجب ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی فتاوی رشیدیہ میں شیخ محمد بن عبد الوہاب کے عقائد کو عمدہ تحریر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ایک ایک عقیدہ کی براہ راست زد خود مولوی صاحب کے اپنے شیخ اور پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی پر پڑتی ہے۔ [۱۱۷] جن کا ارشاد ہے۔

شفیع عاصیاں ہو تم وسیلۂ بے کساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ ﷺ
کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ ﷺ

نیز فرماتے ہیں۔

کہئے ہے شوق نبی یہ آکر چلو مدینے چلو مدینے
میں ہوں گا دل سے تمہارا رہبر چلو مدینے چلو مدینے
ہلاکت امداد اب تو آئی جو فوجِ عصیاں نے کی چڑھائی
نجات چاہو تو اے برادر چلو مدینے چلو مدینے

اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے برادر طریقت مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب

Marfat.com

شیم الحبیب شم الطیب میں فرماتے ہیں:

یَا شَفِیعْ الِعبَادِ خُذ بَیَدیْ	اَنْتَ فِي اِلا ضْطِرَارِ مُعْتَمَدِیْ
دستگیری کیجیے میری نبی	کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی ،
لَیْسَ لِیْ ملجاء سواکَ اَغثِ	مَسنِی الضر سَیّدی سَنَدِیْ
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ	فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
لیتَنِیْ کنتُ ترب طَیبَکُمْ	فَالتَثْمَتُ النِعَالَ ذاکَ قدی
کاش ہو جاتا مدینہ کی میں خاک	نعل بوسی ہوتی کافی آپ کی

بعض اہل طریقت ''رجعت'' کی زد میں

ابن عبدالوھاب پر کچھ گلہ نہیں وہ تو اس کوچے سے محض نابلد تھے۔ البتہ جب اس ملک کے بعض مدعیان طریقت بھی ان کے متشددانہ عقائد کو اپنا کر عشق رسول (ﷺ) کا راستہ ہمیشہ کے لئے بند کرتے نظر آتے ہیں تو حیرانی کی حد نہیں رہتی اور اس طریق پر سوائے رجعت کے اور کسی لفظ کا اطلاق صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ مولوی عبداللہ غزنوی اور ان کے صاحبزادے مولوی عبدالجبار اہل حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ اہل طریقت بھی کہلاتے تھے۔ مولوی عبداللہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت کوٹھہ والا رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ اور یہی حال مولوی حسین علی صاحب واں بھچراں کا تھا۔ جن کے شیخ طریقت نے تجربہ ومشاہدہ کی بنا پر ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جناب نبی کریم ﷺ کا تو ذکر ہی کیا ان کی تو بہت ہی بڑی شان ہے بعض اوقات آنجناب ﷺ کے غلاموں پر بھی علمِ غیب عطائی کی کیفیات اس طرح طاری ہوتی ہیں کہ تمام روئے زمین پر کوئی چیز بھی ان کے مشاہدہ سے باہر نہیں رہتی۔ مگر مولوی حسین علی بول اٹھے کہ میرے نزدیک تو ایسا عقیدہ کفر ہے۔ ۱۱۸

Marfat.com

قطب مدینہ سے عرض:

عرض: کیا نجدی حنبلی مذہب پر نہیں ہیں؟

ارشاد: ''کہتے ہیں کہ وہ حنبلی ہیں، جیسے دیو بندی کہتے ہیں کہ وہ حنفی ہیں۔ یہ بھی حنبلی نہیں اور وہ بھی حنفی نہیں۔''

(صدر جمعت علماء ھند شیخ حسین احمد دیو بندی شہاب ثاقب میں لکھتے ہیں۔ وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ مگر عمل درآمدان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مذہب پر نہیں ہے۔)

عرض: کیا جمال الدین افغانی بے دین تھا؟ [۱۱۹]

فرمایا: ''جمال الدین افغانی بھی بے دین تھا۔ افغانستان کا رہنے والا تھا۔ان دنوں افغانستان کی حکومت دین دار تھی۔ انہوں نے اس کو جلاوطن کر دیا۔ چونکہ وہ افغانستان میں نہیں رہ سکتا تھا، مصر چلا گیا اور وہاں پر ہی رہ گیا، مفتی عبدہ کے ساتھ دوستی ہوگئی ان ہی کے مشرب کا تھا۔ [۱۲۰]

ڈاکٹر پروفیسر حمید اللہ

عرض: ڈاکٹر حمید اللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے ہیں، یہ کیسے آدمی ہیں؟

فرمایا: ڈاکٹر حمید اللہ بہت قابل آدمی ہے۔ اور یہ کہ کئی زبانوں کے ماہر ہیں۔انگریزی، فرانسیسی، ترکی، جرمنی، آسٹریلیا کی زبان، اسپین کی زبان۔اوران زبانوں میں اس کی تالیفات ہیں۔اوران زبانوں میں اسلام کی نصرت کے لئے اس نے بہت کوشش کی ہے۔ اور

Marfat.com

سیکڑوں آدمی اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔ فرانس جیسے شہر میں جو دنیا میں سب سے گندا شہر ہے۔

مدینہ شریف میں جب حاضر ہوتا ہے، روزے سے داخل ہوتا ہے۔ اور مہینہ دن رہے۔ ڈیڑھ مہینہ رہے، تین تین مہینے بھی رہا روزے کے ساتھ ہی رہا اور روزے کے ساتھ ہی جائے گا اور یہ نہیں کہ روزہ رکھ کر بیٹھا رہے گا۔ روزہ رکھ کر اپنا جھولا گلے میں ڈالا ہوا ہے پہاڑیوں میں چکر لگاتا پھرتا ہے آثار دیکھتا پھرتا ہے۔

کل اس کا خط آیا ہے۔ فضل الرحمٰن نے مجھے بتایا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ میں بہت کمزور ہو گیا ہوں، میری دماغی حالت اس وقت میرے توازن میں نہیں ہے، میرے لئے دعا کرو۔ ایک دفعہ مجھے بھی اس پر شبہ ہوا کہ بڑے علم والا جو آدمی ہے وہ آخر میں گمراہ ہو جاتا ہے، جیسے ابوالکلام خبیث۔ میں نے ان کو ایک ہی کلمہ لکھا، میں نے کہا کہ بھائی صاحب اتباع میں خیر ہے اور ابتداع میں شر ہے۔ آپ متبع رہو۔ انشاءاللہ تعالیٰ آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اور اگر آپ نے اپنی عقل کو مقدم کیا تو پھر آپ کے بھیجے میں خرابی آجائے گی۔ میسور کے رہنے والے ہیں۔ باپ دادا اس کے وزیر تھے۔[۱۲۱]

ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

عرض: سیدی وہ کون سی حدیث شریف ہے جس میں فرمایا کہ مدینہ طیبہ، مکہ معظّمہ سے افضل ہے؟

ارشاد: احادیث مبارکہ میں اس کا بیان ہے اور علماء نے بھی اس کے بارے میں بہت

Marfat.com

کچھ لکھا ہے، مگر ۔

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

ہمیں اس کی دلیل کی بھی ضرورت نہیں، مکہ شریف، بیت اللہ شریف جس کو کہتے ہیں، وہ تو بت خانہ تھا، اس کو بیت اللہ کس نے بنایا، تین سو ساٹھ بت اس کے اندر تھے، بیت اللہ شریف کو بیت اللہ حضور ﷺ نے بنایا۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام پیدا ہوئے تو بیت اللہ شریف نے سجدہ کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی شان، بڑی شان ہے، اس کے اندر دخل دینا بیکار ہے۔ جب اور جس وقت اور جس جگہ، اللہ کے محبوب جلوہ افروز ہوں وہی جگہ سب سے افضل واعلیٰ ہے۔ [۱۲۲]

حضرت نورالدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ

عرض: حضور سنا ہے کہ باب جبرائیل کے باہر قدمین شریفین کی طرف قبریں تھیں؟

ارشاد: جی ہاں نورالدین زنگی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر شریف بھی وہیں تھی۔ جس نے آکر کے ان خبیثوں کو پکڑا، ختم کیا، مروایا۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے خواب میں ان کو حکم فرمایا، اور جو عمل حضور ﷺ نے فرمایا تھا کیا۔ کام پورا ہوا، اس کے بعد انہوں نے دعا کی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو یہاں سے اور کہیں نہ لے جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی موت کے ایام مقرر کر رکھے تھے، وہ فوت ہو گئے۔ ان کو وہاں دفن کیا گیا اور ان کے ساتھ قاضی تھے، قاضی شجاع رحمتہ اللہ علیہ ان کا نام تھا وہ بھی یہیں فوت ہوئے۔ رباط عجم باب جبرائیل کے پاس تھی اس میں دفن کئے گئے۔

Marfat.com

عرض: حضرت وہ جو آدمی تھے، کیا نصرانی تھے؟

ارشاد: غالباً یہودی تھے، عالم تھے، فاضل تھے، جید تھے۔ عربی زبان میں اتنی مہارت تھی کہ عربوں سے اچھی عربی بولتے تھے۔

خاک شفا

عرض: خاک شفا جو مدینہ طیبہ میں ہے اس کا کیا واقعہ ہے؟

ارشاد: حضور علیہ الصلاۃ والسلام جب جنگ بدر سے واپس تشریف لائے تو ایک وادی ہے یہاں جس کا نام ہے ''وادی صہیب'' نبی کریم ﷺ نے وہاں قیام فرمایا۔ اور قیام کرنے کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا معائنہ کیا، دیکھا کہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اتنے سخت زخم لگے ہوئے ہیں کہ وہ تو سفر کے قابل نہیں تھے۔ وہ اللہ جل جلالہ ورسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے چلے آرہے تھے۔ تو اس وقت حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اسی وادی میں دو رکعت نماز پڑھ کے، مالک جل شانہٗ کی بارگاہ میں ان کے شفایاب ہونے کی دعا مانگی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو فرمایا۔

''تراب ارضا بریق بعضا شفاء لمریضنا''

ہماری اس زمین کی جو مٹی ہے ایک مسلمان اپنے تھوک میں لگا کر دوسرے مسلمان کے زخم پر لگائے اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا ہے۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ عمل کیا، اس کی برکت سے ان کو شفا ہوئی، تو اصل خاک شفا تو اس جگہ کی ہے۔ باقی مدینہ شریف کی نسبت تو حضور کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔

''غبار المدینه عاقبة شفا''

مدینہ کی مٹی، دھوڑ جو ہے شفا ہی شفا ہے، اعتقاد ہونا چاہیے۔ ۱۲۳

Marfat.com

حرمین شریفین میں آذانیں

عرض: حضور پہلے جو یہاں پانچ اذانیں ہوتی تھیں جواب انہوں نے بند کردی ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟

ارشاد: حرم نبوی شریف کے پانچ مینارے تھے، ہر مینارے سے آذان ہوتی تھی۔ اور وہ جو پانچ میناروں والے تھے ان میں ایک سردار ہوتا تھا، اس کو رئیس کہتے تھے۔ سب سے پہلے وہ اللہ اکبر کہتا تھا، اس کے بعد جو دوسرے چار تھے، وہ مل کر کے اللہ اکبر کہتے تھے۔ مدینہ شریف میں تو یہ پانچ ہی مینار تھے، مکہ شریف میں سات تھے، ان ساتوں پر بھی ترکوں کے زمانہ تک یہ عمل ہوتا رہا۔ اور یہ نجدی آئے ہیں، ان سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

عرض: اس طریقہ پر آذان کب سے شروع ہوئی؟

ارشاد: پہلے سے چلی آرہی ہے، بنوعباس کے زمانے میں ہوتی تھی، ترکوں کے زمانہ میں بھی ہوتی تھی۔ اور وہ لوگ جو تھے دین کی شوکت چاہتے تھے اور انہیں اس میں دین کی شوکت نظر آتی تھی۔ اور آج کل کا زمانہ ہے کہ دین کی شوکت تو نہیں چاہتے۔ باقی حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے مبارک میں ایک ہی آذان ہوتی تھی۔ جو حدیث شریف میں آتا ہے۔ ''علی باب المسجد'' وہ بھی مسجد کے دروازے پر۔ مسجدیں بڑی ہوتی گئیں، تو اس پر عمل ہونا مشکل ہوگیا تو بڑی مسجد کے بیچ میں ایک ماءذنہ بنالیا جاتا تھا جو مسجد کا حکم نہیں رکھتا تھا، آذان کا حکم رکھتا تھا۔ اس کے اوپر کھڑے ہوکر آذان دیتے تھے۔ یہ جو حرم نبوی شریف میں ماءذنہ بنا ہوا ہے ترکوں کے زمانے کا بنا ہوا ہے، دو تھے ایک تو نجدیوں کے زمانے میں توڑ دیا گیا، ایک رہنے دیا ہے ابھی باقی۔

عرض: حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہاں آذان دیتے تھے؟

ارشاد: حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ حدیث شریف کی روایت کے مطابق علی باب المسجد ہی

Marfat.com

آذان دیتے تھے، اب جس کو یہ مینارہ کہتے ہیں۔اُس وقت نہ میناروں کا وجود تھا، نہ میناروں کا نام تھا۔تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی برکت جیسے بڑھتی گئی خدا تعالیٰ اس میں مسلمانوں کو بھی نور دیتا گیا۔

اب دیکھئے نا، ہندوستان میں بڑی بڑی مسجدیں جو ہیں مثلاً دھلی کی شاہجہانی مسجد لاہور کی شاہجہانی مسجد سب کے بیچ میں ماءذنے ہیں، کسی میں ایک ہے، کسی میں دو ہیں، آذان اور تکبیر کہنے کے لئے۔

عرض: حضرت یہاں تو چھوٹی چھوٹی مسجدوں میں بھی مسجد کے اندر ہی لاؤڈ سپیکر پر اذان دیتے ہیں۔

ارشاد: نجدیوں کی حکومت ہے، نجدی جو حکم دیتے ہیں یہ ان پر عمل کرتے ہیں۔

''الناس علی دین ملوکھم'' [۱۲۴]

ترکی ایام میں حرم نبوی کی تعمیر

عرض: حضور جب آپ مدینہ عالیہ حاضر ہوئے تو اس وقت حرم شریف تعمیر ہو چکا تھا؟

ارشاد: حرم نبوی شریف تو میرے پیدا ہونے سے پہلے تعمیر ہو چکا ہوا تھا۔۱۲۵۵ھ میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے سلطان عبدالمجید خاں مرحوم کو حکم فرمایا کہ مسجد بہت کہنہ ہو چکی ہے اس کے گرنے کا شبہہ ہوتا ہے، اس کی طرف فوراً نظر کی جائے۔تو سلطان عبدالمجید خاں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہاں سے انجینیر وں کو بھیجا اور یہاں مدینہ شریف سے تقریباً پندرہ، سولہ میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے، اس پہاڑ میں سے یہ لال پتھر نکلے۔تو وہاں پر حکومت نے آبادی بسائی، بازار بھی بنایا، اور وہ جو لوگ تھے ان کو حافظ قرآن کریم اور دلائل الخیرات شریف کا حافظ بنایا۔کام بھی وہاں ہی شروع ہوا۔جب ستون تیار کرتے ان کو ڈاٹوں پر کھڑا کر کے بھی وہیں دیکھتے، اگر اس میں قصور ہوتا تو درست کرتے، جب ٹھیک

Marfat.com

دیکھتے، اطمینان ہو جاتا تو پھر مدینہ شریف میں لے کے آتے اور مسجد شریف میں ستون کھڑے کر کے ڈاٹوں کو جما دیتے۔ بڑے ادب کے لوگ تھے، حضرت، بڑے ادب کے لوگ تھے۔ ۱۲۵۵ھ میں عمارت شروع ہوئی اور یہ کام ۱۲۷۷ھ میں ختم ہوا۔

رہڑیاں انہوں نے بنائی ہوئیں تھیں، خچران رہڑیوں کو کھینچ کر مدینہ شریف میں لے آتے تھے۔ جہاں پر کام ہوتا تھا، وہاں مراقب پھرتے تھے تا کہ کوئی شخص بے وضو کام نہ کرے اور کوئی شخص بغیر قرآن پاک اور درود شریف کے کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالے۔ کتنی احتیاط کی انہوں نے اس مسجد کے بنانے میں اور ان جولاہوں نے کام کرنا شروع کیا، مسجد شریف میں، سگریٹ بھی پیتے ہیں، بیچ میں جوتے پہن کر چلتے ہیں، فضول باتیں بھی کرتے ہیں، کوئی منع نہیں کرتا۔

عرض: حضور قبہ شریف ۱۲۵۵ھ کے بعد بنایا گیا یا پہلے سے موجود تھا؟

ارشاد: پہلے سے موجود تھا، یہ دیکھے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد سب سے پہلے جو مسجد کی توسیع کی وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے، اس کے نشان موجود ہیں۔ اس کے بعد توسیع دی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اور توسیع کے ساتھ مسجد کو پختہ بنانے کی اجازت انہوں نے دی اور آرائش وزینت کی اجازت دی۔

اس کے بعد خلیفہ ولید وہ بھی بنوامیہ کے خاندان سے تھے، جب خلیفہ ولید کی نوبت آئی انہوں نے مسجد کی تعمیر بھی کی اور توسیع بھی کی اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے قدم مبارک کی طرف بھی ایک دالان بڑھا دیا جو ابھی آپ دیکھ رہے ہیں۔ پس اس دالان بڑھانے کے بعد خلیفہ ولید نے گنبد شریف بھی تعمیر کروایا۔ ۱۲۵

Marfat.com

اسطوانۂ عائشہ

عرض: حضرت، اسطوانۂ عائشہ کی کیا تاریخ ہے؟

ارشاد: یہ حجرہ شریف اور منبر شریف دونوں کے درمیان میں تیسرا ستون ہے۔ ایک روایت تو یہ ہے کہ جب مسجد نبوی شریف بنائی گئی تو یہ کھجور کا تنا ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے مال سے خرید کر مسجد کے لئے دیا۔ اور دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت مائی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رات کو مسجد میں تشریف لاتیں اور اس جگہ پر نوافل ادا کرتیں اور یہاں بیٹھ کر خدا کو یاد کرتیں، اس لئے اسے اسطوانہ عائشہ کہتے ہیں۔

اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تحویل قبلہ کے بعد اس جگہ دس دن سے زیادہ نمازیں ادا فرمائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتیں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے جس کے شرف کو لوگ جانتے تو وہاں نماز کے لئے قرعہ نکالتے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو آپ کے بھانجے تھے، ان کو حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس جگہ کی خبر دی۔ اس وجہ سے اس ستون کو حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نسبت دے دی گئی، کیونکہ اس ستون کی فضیلت آپ کے وسیلہ سے ظاہر ہوئی۔ ۱۲۶

ستون توبہ

عرض: سیدی یہ جو ستون توبہ ہے اس کا کیا قصہ ہے؟

ارشاد: یہ حجرہ مقدسہ سے دوسرا ستون ہے، اسطوانہ عائشہ اور اسطوانہ سریر کے درمیان میں نبی کریم ﷺ اعتکاف کے ایام میں اس سے تکیہ لگا کر تشریف فرما ہوتے۔ ستون توبہ اس لئے اس کا نام ہو گیا کہ سیدنا ابی لبابہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی تھے۔ ان سے کوئی خطا ہو گئی، تو انہوں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی ناراضگی کے خوف

Marfat.com

سے اپنے آپ کو اس ستون کے ساتھ باندھ دیا اور کھانا پینا ترک کر دیا، کہ جب تک میری توبہ قبول نہ ہو گی میں بندھا ہی رہوں گا۔ ان کی ایک بیٹی تھی جب آذان ہوتی وہ آتی اور ان کو کھول دیتی اور وہ جماعت کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیتے، پھر ان کو ان کی بیٹی باندھ دیتی۔ شدت بھوک اور کثرت گریہ زاری سے آپ کی قوت شنوائی ختم ہو گئی اور قوت بینائی ماند پڑ گئی۔ کچھ دن کے بعد نبی کریم ﷺ کو حکم ہوا کہ ان کو معاف کر دیا جائے، صحابہ ان کو کھولنے کے لئے آئے تو آپ نے ان کو منع کر دیا اور کہا کہ میں بندھا ہی رہوں گا جب تک کہ رسول اللہ ﷺ مجھے خود نہ کھولیں۔ تو آپ ﷺ نے ان کو اپنے مبارک ہاتھوں سے کھولا۔ [۱۲۷]

اسطوانہ حنانہ

عرض: اور حضرت اسطوانہ حنانہ کہاں پر ہے؟

ارشاد: یہ ستون محراب النبی سے متصل امام کے دائیں جانب ہے، یہاں کھجور کا تنا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ، منبر شریف کے تیار ہونے سے پہلے اس سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ جب منبر مبارک تیار ہوا تو آپ ﷺ اس پر رونق افروز ہو کر خطبہ ارشاد فرمانے لگے تو یہ جو تنا تھا، آپ ﷺ کے فراق میں پھٹ گیا اور آدمی کی طرح زور زور سے رونا شروع کیا اور اونٹ کی طرح بلکنے لگا، اس کی بے قراری پر، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو اس وقت وہاں موجود تھے، بے اختیار رونے لگے۔ نبی کریم ﷺ منبر سے اترے اور اس کے پاس تشریف لائے، گلے لگایا، اس پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا، اگر تو چاہے تو تجھے خدا پاک درخت بنا دے اور قیامت تک لوگ تیرا پھل کھاتے رہیں۔ اور اگر تو چاہئے تو تجھے جنت میں بسا دوں جہاں تو نہروں اور چشموں سے سیراب ہو اور اللہ کے دوست تیرا پھل کھائیں۔

Marfat.com

پھر حضور نبی کریم ﷺ، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس نے دارالخلد کو اختیار کرلیا، پھر اس ستون کو وہیں دفن کروادیا۔ [۱۲۸]

عرض: سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا کیا واقعہ ہے؟

ارشاد: سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے، یہودی نے یہ شرط لگائی کہ اتنا سونا دو اور تین سو درخت کھجور کے لگاؤ جب وہ درخت بڑے ہو کے پھل دیں تو تم آزاد ہو جاؤ۔ کھجور کی عادت ہے کہ جیسے آدمی جوان ہوتا ہے ایسے ہی پندرہ، سولہ برس کی عمر میں جائے تو جوان ہوتی ہے اور پھل دیتی ہے۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے دست مبارک سے تین سو درخت لگائے اور وہ دوسرے ہی دن بڑے ہو گئے، ایک ہفتہ ہوا ان کو پھل آ گیا۔ اور سونا بھی اس نے طلب کیا تھا، تو ایک شخص نے سونا لا کر کے ھدیہ پیش کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس یہودی کو سونا دیتے ہوئے فرمایا، یہ تول لو جتنا، جتنا تمہارا حق ہے لے لو، اور وہ سونے کو تولتا ہے تو اس کا حق نکل آتا ہے اور باقی بچ جاتا ہے۔ یہ نبی کریم ﷺ کا معجزہ ہے۔

عرض: نبی بوٹی کیا ہے؟

ارشاد: اس کی کوئی روایت تو کتابوں میں نہیں ہے، روایت بس اتنی ہے کہ جب تم جبل احد کی زیارت کو جاؤ اور کوئی بوٹی تم کو ملے تو کھا لو کیونکہ وہاں پر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے قدم آئے ہوئے ہیں اور ان کے خون گرے ہوئے ہیں۔ کوئی بھی بوٹی ہو، یہ نبی بوٹی ہو یا کوئی اور ہو۔ نبی بوٹی نام تو ہمارے پنجابی لوگوں کا رکھا ہوا ہے، یہ کوئی عربی لفظ ہے نہیں۔ بس حکم تو یہی ہے کہ جبل احد کے اطراف سے کوئی بھی پھل یا ہری پتی لے کر کھالو۔ [۱۲۹]

Marfat.com

مصر کے حاکم حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا جسد مبارک مدینہ شریف سے منتقل کرنا چاہتے تھے

عرض: حضرت کیا کوئی حکمران نبی کریم ﷺ کا جسد مبارک یہاں سے منتقل کرنا چاہتا تھا؟

ارشاد: جی ہاں! امراء عبیدیہ جو مصر کے حاکم تھے، ان میں سے بعض زندیق تھے، حرمین شریفین پر بھی ان کی حکومت تھی، ان بدبختوں نے باہمی صلاح مشورہ کیا کہ اگر حضور نبی ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اجساد مبارک مصر میں منتقل کر دیئے جائیں تو اہل مصر کے لئے بہت باعث فخر ہوگا، اور عالم اسلام میں ہم ممتاز بن جائیں گے، اور تمام دنیا کے مسلمان زیارت کے لئے مصر آیا کریں گے۔ ان خیالات فاسدہ پر بہت بڑی عمارت تعمیر کی اور اس میں ایک عظیم الشان مقبرہ بھی تیار کروایا۔ ایک شخص ان کا بہت ہی معتمد تھا جس کا نام ابوالفتوح تھا، اس کو اس مہم کے لئے مدینہ منورہ روانہ کیا گیا۔ اہالیان مدینہ منورہ کو اس کے آنے سے قبل ہی اطلاع ہو چکی تھی، جب وہ مدینہ شریف پہنچا تو اہل مدینہ کے جوش و جذبات سے اسے خوف و ہراس پیدا ہو گیا۔ اب اسے خطرہ محسوس ہوا کہ وہ تو قتل کر دیا جائے گا۔ اس ڈر کی وجہ سے اس نے حلف اٹھاتے ہوئے کہا کہ میں کسی بھی قیمت پر اس فعلِ شنیع کا ارتکاب نہیں کروں گا۔ اسی رات نہایت ہی زبردست بارش کا، آندھی وطوفان کی شکل میں ظہور ہوا۔ یہاں تک کہ گھوڑوں کی زینیں اور اونٹوں کے پالان زمین پر گیندوں کی طرح لڑھک رہے تھے، الغرض پورا کرۂ ارض دہل جانے کا گمان ہو رہا تھا۔ ابوالفتوح مشاہدہ حال سے خوف و ہیبت میں مبتلا ہو کر واپس چلا گیا۔ [۱۳۰]

Marfat.com

شیعہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے جسد مبارک کو مدینہ شریف سے نکلنا چاہتے تھے

عرض: حضور کیا شیعہ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے جسموں کو یہاں سے نکلنا چاہتے تھے؟

ارشاد: یہ واقعہ خسف کے نام سے مشہور ہے، خسف کہتے ہیں زمین کے پھٹ جانے کو ان ایام میں فاطمیین کی حکومت تھی، رافضیوں کی، ان کا ایک گروہ امیر مدینہ منورہ کے پاس بہت سامان، تحفے تحائف، نادر و بڑا بڑا قیمتی سامان اور زر و جواہرات لا کر کے پیش کئے۔ اور غرض یہ بیان کی کہ وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اجساد مبارک نکال کر لے جائیں۔ امیر مدینہ نے بدمذہبی اور حب دنیا کی وجہ سے اجازت دے دی، اور دربانِ حرم شریف کو حکم دیا کہ جب یہ لوگ رات کو آئیں تو ان کے لئے حرم شریف کا دروازہ کھول دینا اور ان کے کسی کام میں اڑے نہ آنا۔ نماز عشاء کے بعد چالیس آدمی شمعیں، پھاوڑے، کدالیں لئے باب السلام پر موجود تھے۔ دربان نے حکم کے مطابق دروازہ کھول دیا اور خود خوف زدہ ایک کونے میں بیٹھ کر گریہ وزاری کرتا رہا۔ ابھی وہ منبر شریف تک پہنچے نہ پائے تھے کہ تمام کے تمام مع اسباب زمین میں دھنس گئے۔

ان واقعات کا تذکرہ جذالقلوب، وفاالوفا، تاریخ بغداد، ریاض نظرہ و دیگر کئی کتب میں ہے، اور یہ لوگ بغیر تحقیق کے لکھنے والے نہیں ہیں۔ [۱۳۱]

Marfat.com

ظہور سیدنا امام مہدی علیہ السلام

عرض: سیدی، سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا ظہور کہاں ہوگا؟

ارشاد: حضرت سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو مکہ شریف میں، اور علامتیں بھی اس کی بہت مشہور ہوں گی، دنیا میں، جو علماء نے ان کے ظہور کی علامتیں بیان فرمائی ہیں۔

آخری علامت جو حضرت سیدنا مہدی علیہ السلام کے ظہور کے متعلق لکھتے ہیں، وہ یہ ہے کہ دمشق اور نجد کے درمیان میں کوئی بستی ہے ''الرس'' اللہ تبارک وتعالیٰ اس میں ایک آدمی پیدا کرے گا، جو ''امری'' کے نام سے مشہور ہوگا۔ وہ جوان ہو جائے گا اور تھوڑی مدت ہی میں مخلوق اس کے قبضے میں ہو جائے گی، یہاں تک کے ہزار ہا مخلوق اس کے پیچھے لگ جائے گی۔ اس کا کام کیا ہوگا؟ کہ جس جس بستی میں جائے گا، وہاں سادات کو قتل کرے گا، کسی دوسرے کو قتل نہیں کرے گا۔ مدینہ طیبہ میں خبیث آئے گا سادات کی گستاخی کرے گا، دمشق میں جائے گا سادات کو قتل کرے گا، اس طرح دیگر مقامات پر ظلم کرتا پھرے گا۔ اس خبیث کو معلوم ہوگا کہ مکہ معظّمہ میں سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہونے والا ہے، اس لئے اب مجھے وہاں موجود ہونا چاہئے تا کہ ان سے مقابلہ کر سکوں، تو اب وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ معظّمہ کو جانے لگے گا۔ مکہ معظّمہ کے راستے میں کوئی زمین کا ٹکڑا ہے، جس کو ''الربذہ'' کہتے ہیں اس زمین میں جب پہنچے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ سیدنا جبریل علیہ السلام کو فرمائے گا کہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس خبیث کو آگے جانے کے لئے نہیں چھوڑو، زمین پھٹ جائے گی۔ وہ خبیث اور جتنے اس کی جماعت کے لوگ اس کے ساتھ ہوں گے سب کے سب غرق ہو جائیں گے۔ یہ امام کے ظہور کا نشان ہوگا کہ اب سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا

Marfat.com

ظہور ہوگا۔ لیکن امام مہدی علیہ السلام کا ظہور جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ بیت اللہ شریف میں بین الرکن والمقام ہوگا۔ غیب سے آواز آئے گی۔

''ھذا خلیفة الله المهدی فسمعوا له واطیعوا ہ''

یہ ہیں اللہ کے خلیفہ مہدی تمہارے امام ان کی غلامی کرو، ان کی اطاعت کرو، جو یہ فرماتے ہیں اس کو مانو۔

تو سیدنا مہدی علیہ السلام کی کوئی مکہ والا امداد نہیں کرے گا، سب ان کی مخالفت کریں گے، بلکہ یہ کہیں گے کہ ہم نے تو پیروں کا فیصلہ کر دیا تھا، اب یہ نیا پیر کہاں سے آ گیا؟

لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے دین کی حفاظت کرنا ہوگی، اس وقت اللہ تعالیٰ کے تین سو تیرا اولیاء کرام پہاڑوں میں ہوں گے۔ وہ پہاڑوں سے آ کر کے بیت اللہ شریف میں داخل ہو کے امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے، اس وقت مکہ شریف میں بے دینوں کا مجمع ہوگا، اور سب سے پہلے جہاد مکہ شریف میں کریں گے۔

آپ کی مدت اقامت سات یا نو برس ہوگی، پھر سیدنا مہدی علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ استنبول کی طرف جہاں ترکیہ کی حد تھی پہنچے گے، وہاں پر جا کر آپ کو معلوم ہوگا کہ دجال ظاہر ہو گیا ہے۔ تو پھر وہ واپس آ جائیں گے دمشق میں، تو امام صاحب نے فرمایا کہ اب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ آپ کا ظہور دمشق کی جامع مسجد اموی کے مشرقی مینارہ پر (مینارہ ابیض) پر ہوگا۔ پھر آپس میں دونوں کی ملاقات ہوگی، نماز کا وقت ہوگا، سیدنا امام مہدی علیہ السلام، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو کہیں گے کہ آپ نماز پڑھائیے، آپ نبی تھے اپنے وقت کے، تو آپ فرمائیں گے کہ ہماری نبوت کا زمانہ چلا گیا، ہمارا وقت گزر گیا، اب امامت کا زمانہ ہے، امامت تمہاری ہے آپ نماز پڑھاؤ۔ [۱۳۲]

Marfat.com

دجال کے متعلق ارشاد

عرض: حضور دجال کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں؟

ارشاد: دجال ظاہر ہوگا، چالیس دن میں، حرمین شریفین کے علاوہ تمام روئے زمین کا چکر لگائے گا۔ حکومت کرے گا اور بڑھتا جائے گا۔ مدینہ شریف کے اندر داخل نہیں ہو سکے گا اور مکہ شریف میں بھی جبلِ قریش سے آگے نہیں داخل ہو سکے گا۔ مدینہ شریف میں زلزلہ آئے گا اور اس کے ساتھی اس سے جا ملیں گے۔

اور یاجوج و ماجوج نکلیں گے وہ زمانہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ہوگا اور سیدنا مہدی علیہ السلام کا آخری زمانہ ہوگا۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کا زمانہ دنیا میں کوئی زیادہ نہیں ہے، علماء کرام سات برس یا نو برس لکھتے ہیں اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عمر چالیس برس لکھی ہے۔ جب یہ یاجوج و ماجوج نکلیں گے اور یہودیوں، نصرانیوں اور سب بے دینوں کو کھائیں گے جو دنیا میں پڑے ہوئے ہوں گے، تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اپنے ایماندار مومنوں کو لے کے پہاڑ پر چلے جائیں گے۔ اور اس وقت تک پہاڑ پر رہیں گے جب تک یاجوج و ماجوج کا قصّہ ختم ہو جائے گا۔ اور یاجوج و ماجوج کا قصّہ کیسے ختم ہوگا؟ جب یاجوج و ماجوج سب کفار و مشرکین اور بے دینوں کو کھا لیں گے، ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی گردنوں میں طاعون جیسی بیماری پیدا فرمائے گا جس سے وہ سب مر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج سے دنیا کو صاف کرنے کا حکم فرمائے گا، تو اتنے زور کی بارش ہوگی کہ تمام دنیا میں جو نجاست ہوگی اس کو بہا کر کے سمندر میں لے جائے گی۔ جب وہ سمندروں میں چلی جائے گی تب زمین صاف ہو جائے گی تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اتریں گے۔ چالیس برس تک حکومت کریں گے۔ اور علماء کہتے ہیں کہ آخر میں وہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ دفن کئے جائیں گے۔

Marfat.com

نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

عرض: حضور وہ اتریں گے کیسے؟

ارشاد: اتریں گے کیسے! جیسے خدا تعالیٰ اتارے گا۔ اللہ تعالیٰ آسمان پر لے گیا اپنی قدرت سے اور آسمان سے اتارے گا اپنی قدرت سے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کا خلیفہ ہوگا، جاہ جاہ جس کا نام ہوگا۔ وہ بھی بڑا دین دار، ایمان دار، متقی پرہیز گار ہوگا۔ اس کے زمانہ میں بھی دین کا بول بھالا ہی رہے گا۔ وہ بھی چالیس برس تک حکومت کریں گے، پھر اُن کے فوت ہو جانے کے بعد قیامت کبریٰ کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گیں۔

دابۃ الارض نکلے گا اس کی شکل آدمی سی ہوگی اور نیچے کا وجود حیوان جیسا ہوگا۔[۱۳۳]

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

عرض: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ کی قبر کہاں ہے؟

ارشاد: حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک جنت البقیع شریف میں ہے، قبہ اہل بیت میں۔ اور قبہ اہل بیت میں ایک کونے پر قبر شریف تھی سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی، اس کا جنگلہ بھی جدا تھا، اور اس کا غلاف بھی جدا تھا، اس سے آگے ایک بڑا چبوترا تھا، اس چبوترے کے اوپر قبریں تھیں۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ، حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے مبارک چچا اور سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ۔ یہ سب قبریں اسی چبوترے پر تھیں۔

Marfat.com

سیدنا حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ

عرض: اور حضور سیدنا حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف؟

ارشاد: ینبع نخل میں سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیدنا حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک تھی، ترکی زمانے تک تو موجود تھی، سنا ہے اب چھپا دی گئی ہے۔

بہت مشکل زمانہ ہے حضرت! حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ہمیں فرما دیا کہ آخر زمانہ میں ایمان کا سنبھالنا ایسا ہوگا جیسے انگارہ ہاتھ میں لینا ہے۔ اگر چھوڑتا ہے تو ایمان جاتا ہے، اگر پکڑتا ہے تو جان جلتی ہے، یہی زمانہ ہے۔

اربابِ حکومت سے دوری

ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ حضرت قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی:

''سیدی ملک فیصل مدینہ منورہ آیا ہوا ہے، اور یہ امیرِ مدینہ نے دعوت نامہ بھیجا ہے۔ آپ کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا ہے۔''

مخدوم العلماء رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر کسی تأمل کے فرمایا:

''فضل! فقیر کو بادشاہوں سے کیا غرض، شہنشاہ اکبر و اعظم ﷺ کے حضور حاضر ہوں، اللہ تعالیٰ ان کے قدموں میں موت نصیب فرمائے۔''

Marfat.com

دنیا سے لاتعلقی

ایک رات حضرت سیدی قدس سرہ العزیز آرام فرمانے کے لئے لیٹے مگر نیند آ رہی تھی۔ بار بار کروٹ بدلتے۔ احقر بھی ابھی نہیں سویا تھا، عرض کی حضرت دبا دوں فرمایا نہیں دیکھو تکیے کے نیچے کچھ ہے، دیکھا تو کچھ نہ پایا فرمایا میری صدری میں دیکھو صدری سے نو ریال ملے فرمایا ان کو باہر لے جا کر کسی کو دے آؤ۔ فقیر قادری نو ریال لیتا ہوا دروازے سے باہر نکلا اور ریال کسی کو تھماتے ہوئے واپس ہوا، دیکھا تو حضرت سیدی بڑے سکون سے سو رہے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ بہت ہی کم سوتے تھے، زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ یا دو گھنٹہ رات کو اور ایک گھنٹہ دوپہر کو آرام فرماتے تھے۔

برادر اصغر جناب محمد مقبول رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۱۴۰۱ھ) کا بیان

حضرت سیدی قطب مدینہ مفتی ضیاء الدین احمد القادری قدس سرہ العزیز کے برادر اصغر جناب محمد مقبول قادری ضیائی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ احقر سے بیان فرمایا:

میں بھائی صاحب (سیدی قطب مدینہ ﷺ) کے پاس مدینہ شریف میں چھ ماہ سے زیادہ عرصہ مقیم رہا۔ آپ نے جائیداد کے متعلق کبھی بھی، کسی طرح کا کوئی استفسار نہ کیا۔ میں نے خود چند مرتبہ آپ سے جائیداد کے متعلق ذکر کیا، جب بھی میں اس کے متعلق کچھ عرض کرتا تو بھائی صاحب کوئی اور ذکر چھیڑ دیتے۔ یا اس طرح خاموش رہتے، جیسے کہ نہ میں نے کچھ گوش گزار کیا ہے اور نہ ہی آپ نے سنا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے بار بار اصرار کرتے ہوئے کہا۔ بھائی صاحب جائیداد میں آپ کا حق ہے اس کے متعلق کچھ گفتگو کریں، تو فرمایا:

''بھائی صاحب دنیا کا ذکر چھوڑو، خدا (ﷻ) رسول (ﷺ) کا ذکر کرو،

Marfat.com

درود شریف پڑھو جو آخرت میں بھی کام آئے گا۔''

احقر اکثر مدینہ طیبہ حاضر ہونے سے پہلے لاہور سے سیالکوٹ حضرت سیدی و مرشدی ﷺ کے برادر محترم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کی غرض سے جاتا تو آپ بہت خوش ہوتے۔ حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ کے لئے کوئی ھدیہ فقیر کے سپرد کرتے۔ ایک مرتبہ فرمایا:

''میری طرف سے بھائی صاحب کو سلام مسنون عرض کرنا اور میری طرف سے قدم بوسی کرنا۔ کہنا آپ کی یاد بہت ستاتی ہے۔''

مدینہ شریف کی حاضری پر فقیر قادری نے شیخ الاسلام قطب مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں جب عرض کیا تو آہ بھری، دست مبارک کو اپنے سر سے بلند کرتے ہوئے فرمایا:

'' جب میں وطن چھوڑ کر آیا تو اس وقت وہ (محمد مقبول قادری رحمتہ اللہ علیہ) اتنا سا تھا۔''

دونوں بھائیوں کے قد وقامت اور شکل وصورت میں بہت مشابہت تھی۔ جناب محمد مقبول صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے گھٹنوں میں درد رہتا تھا اس کی وجہ سے چلنے میں بھی بہت مماثلت تھی۔

میزان شعر

جناب میاں محمد فیاض قادری سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش سیدنا علی ہجویری ﷺ اور آپ کے بہنوئی جناب محمد محبوب قادری اور یہ فقیر قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ حضرت سیدی کے سجادہ کے قبلہ والی دیوار پر سر سے اونچا ایک شعر آویزاں تھا۔

جناب غوث اعظم شاہ جیلاں
ہست این خانہ را دائم نگہباں

Marfat.com

فقیر نے عرض کیا حضور اس شعر کے دوسرے مصرعے کا وزن پورا نہیں ہے۔ فرمایا، کیا ہے؟ عرض کیا ''ہست'' کی جگہ اگر ''شود'' یا ''شدہ'' ہو جائے تو پھر وزن برابر ہو جائے گا۔ فرمایا ہست، شود اور شدہ سب میں تین تین حروف ہی تو ہیں۔ احقر نے عرض کی مگر شعر کا وزن ہست سے پورا نہیں رہتا۔

فرمایا: مجھے تو شعر کے وزن کی خبر نہیں ہے۔ میں اس فن سے واقف نہیں ہوں، جب دوبارہ آؤ، تو درست طریقہ سے لکھوا کر لے آنا۔ الحمد للہ اگلی مرتبہ کی حاضری پر فقیر ہست کی بجائے شود کتابت کروا کر لے آیا، حضرت بہت خوش ہوئے اور دعاؤں سے نوازا۔

دیکھو شیطان کس کس رنگ میں آتا ہے

احقر رقم الحروف ایک مرتبہ کراچی کے ایک ساتھی کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے بازار میں سے گزر رہا تھا۔ ایک آدمی کھلونے بیچ رہا تھا جو مختلف جانوروں کی آوازوں میں بولتے تھے۔ فقیر نے ایک کھلونا خرید لیا جو بطخ کی آواز دیتا تھا۔ اور ہم دونوں قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، سلام عرض کیا، کھلونے کو ایک طرف رکھا اور سیدی کو دبانے لگا۔ جو ساتھی تھا اس نے شرارتاً کھلونے کا بٹن دبا دیا۔ اس نے بطخ کی آواز میں بولنا شروع کر دیا۔ فقیر نے جلدی سے اس کا بٹن دبا کر بند کر دیا، ساتھی فوراً بولا حضرت یہ عارف بھائی کا کھلونا ہے۔

حضرت سیدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قدرے توقف فرمانے کے بعد کہا۔

''دیکھو شیطان کس کس رنگ میں آتا ہے۔''

Marfat.com

قبۃ الخضراء کی ٹی-وی پر تصویر

شروع میں جب قبۃ الخضراء کی تصویر ٹیلی ویژن پر آنا شروع ہوئی۔ فقیر حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ کے پاس تواتیہ رباط میں بیٹھا ہوا تھا۔ مغرب کی اذان ہوئی اور ساتھ ہی ٹیلی ویژن پر قبہ شریف کی تصویر آئی نماز کے بعد میں فوراً قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور بتایا کہ ٹیلی ویژن پر قبہ شریف کی تصویر آئی ہے۔ حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ نے سرد آہ بھری اور بولے۔

''اللہ تعالیٰ نظر بد سے محفوظ رکھے''

شیخ عبدالعزیز کا سیدنا کہنا

ایک مرتبہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز سے عرض کیا۔ سیدی، شیخ عبدالعزیز بن صالح اب جب محمد ﷺ کہتا ہے تو پہلے سیدنا کا اضافہ بھی کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا!

''فضل کتے کی دم اگر بارہ سال تک بھی نلی میں رکھی جائے، جب اس کو نکالو تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی ہوگی۔ شیطان کا شر اور نجدی کا شر ایک ہی ہے۔''

ذکر کی برکت

مولانا حسن الدین خاموش لکھتے ہیں۔

۲۰ رجمادی الآولی ۱۳۵۳ھ، آج مولانا شاہ ضیاء الدین صاحب نے مجھے رخصتی چائے پلائی۔ میں نے پوچھا کہ آپ کی عمر ساٹھ برس سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔ مگر

Marfat.com

آپ کے بال جوانوں کی طرح بالکل سیاہ ہیں اور چہرے پر بڑھاپے کے آثار نہیں۔ کیا بات ہے۔ کیا آپ نے کوئی کایا پلٹ دوائی کھائی ہے؟ فرمایا دوا تو میں کبھی نہیں کھاتا، میں نے کہا پھر کوئی خاص ذکر [۱۳۴] کرتے ہیں فرمایا ہاں یہ تو صحیح ہے۔ [۱۳۵]

مخلوق کا خیال

ایک مرتبہ ایام حج میں پانی کی شدید قلت ہوگئی، انہی ایام میں قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز کے ہاں مہمانوں کی کثرت ہوتی تھی، اس لئے پانی کا استعمال بھی زیادہ ہوتا تھا۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوا کہ پینے کے لئے بھی پانی موجود نہ ہوا۔ انہی ایام میں حضرت سید محمد حسن شاہ قادری نوری ضیائی مدظلہ ٹونک رباط میں قیام پذیر تھے۔ آپ نے ناظم رباط [۱۳۶] سے پانی لینے کی اجازت حاصل کرلی، چند دن حضرت سید صاحب قبلہ اور فقیر قادری پانی بھر کر لاتے رہے۔ سید صاحب قبلہ تو واپس پاکستان تشریف لے گئے، فقیر ٹونک رباط سے پانی بھر کر لاتا رہا، کوشش کرتا کہ چند ٹنکیاں پانی کی ہمیشہ موجود رہیں ایک دن سیدی و مرشدی رضی اللہ عنہ وضو کے لئے گئے تو آپ کی نظر پانی کی ٹنکیوں پر پڑ گئی، احقر سے پوچھا ان زمزیوں میں کیا رکھا ہے؟ عرض کی حضور چونکہ پانی کی قلت ہے اس لئے ان میں پانی بھر رکھا ہے تاکہ رات کو مہمان آئیں تو پانی کی تنگی نہ ہو، فرمایا یہ تو درست نہیں پانی کی قلت ہے اور تم نے پانی جمع کر رکھا ہے ابھی اسے لے جاؤ اور لوگوں کو دے دو۔

ان دنوں حجاج کا بہت ہجوم، اور گلیاں بھی تنگ تھیں، پانی بھر لانا آسان نہ تھا، پھر بھی بادل نخواستہ حکم بجالایا۔

اسی طرح یہ واقعہ ہوا:

ایام سرما میں مدینہ طیبہ میں شدت کی سردی ہوتی تھی، ان دنوں مٹی کے تیل کے ہیٹر جلائے جاتے تھے۔ احقر لوہے کی ایک ڈرمی میں مٹی کا تیل لے آیا کرتا، جو د

Marfat.com

تین دن کے لئے کافی ہوتا۔ایک دن حضرت سیدی مدنی رضی اللہ عنہ کی نظر ڈرمی پر پڑ گئی، فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کی حضرت ہیٹر کے لئے مٹی کا تیل ہے، کہا تو یہاں کیوں رکھا ہوا ہے؟ عرض کی حضرت یہ ٹنکی دو یا تین دن چلتی ہے، اس میں بچا ہوا تیل ہے رات کو ہیٹر میں بھروں گا۔ فرمایا بیٹا رکھا نہ کرو، یہ ابھی کسی کو دے دو، جس رب العزت نے آج کے لئے عطا فرمایا کل بھی وہ ہی عنایت فرمانے والا ہے۔

حضرت قدس اللہ سرہٗ کے بازو میں، تین تھرمس چائے کے ہمیشہ بھرے رکھے رہتے تھے۔مہمانان مصطفیٰ (ﷺ) کو ان میں سے چائے پیش کی جاتی، جب ایک تھرمس خالی ہو جاتا تو اوپر گھر میں بھیج دیتے کچھ دیر کے بعد چائے سے بھرا ہوا واپس لوٹ آتا۔ سارا دن یہ وظیفہ جاری رہتا، رات کو لنگر کے بعد سب کی چائے سے تواضع کی جاتی۔ پھر حضرت سیدی رضی اللہ عنہ تھرمسوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ان میں کچھ ہے۔ عرض کرتا، حضرت سب پی چکے ایک تھرمس میں تھوڑی سی چائے باقی ہے، فرماتے یہ بھی ایک ایک گھونٹ پلا دو، پھر فرماتے ثلاجہ (ریفریجیریٹر) میں دیکھو اگر کچھ ہو تو وہ بھی تقسیم کر دو۔ بعض اوقات آپ کے اہل خانہ کا گھر کی ضروریات کا سامان رکھا ہوتا، فرماتے یہ بھی کسی کو دے دو۔غرض آپ کو پسند نہ تھا کہ روزانہ استعمال میں آنے والی اشیاء یا کھانے پینے کی کوئی بھی چیز رات کو گھر میں موجود رہے۔

سوائے دیسی گھی کے اور وہ بھی پنجاب کا زیادہ مرغوب تھا آپ ہر قیمت پر خرید لیتے اور لنگر کے لئے جمع رکھتے تھے۔سال بھر لنگر میں یہی گھی استعمال ہوتا تھا۔دوسرے نمبر پر شام شریف کا اصلی گھی پسند تھا۔ بناسپتی گھی استعمال نہیں فرماتے تھے۔

شومی قسمت

۱۴۰۰ھ میں جب احقر مدینہ طیبہ حاضر ہوا، واپسی پر قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، احقر کے ساتھ میرے محسن و پیر بھائی جناب عبدالعزیز خان قادری

Marfat.com

ضیائی [۱۳۷] زید مجدہ بھی حاضر تھے۔ حضرت سیدی نے ناشتہ کا حکم دیا بعد میں ایک کپ دودھ میں سے ایک گھونٹ پیتے ہوئے فقیر قادری کو عنایت کرتے ہوئے فرمایا یہ پی لو تمہارے لئے نیک فال ہے۔ بڑی شفقت اور دعاؤں سے اجازت عطا فرمائی۔ آپ قدس اللہ سرہٗ ہمیشہ رخصت کرتے وقت فرمایا کرتے انشاء اللہ تعالیٰ پھر ملاقات ہوگی، مگر اس مرتبہ اس نعمت سے محروم رہا۔ دل میں ایک گہری خلش تھی۔ محترم عبدالعزیز خان قادری سے متعدد مرتبہ اس کا ذکر کیا، کہ معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے۔ حضرت سیدی مدظلہ نے دوبارہ ملاقات کی بشارت سے نہیں نوازا۔ خان صاحب مختلف کلمات سے تسلی دیتے رہے، مگر دل میں خلش باقی ہی رہی۔ حضرت سیدی قدس سرہٗ وہ کچھ دیکھ رہے تھے جو ہم نہیں دیکھ پا رہے تھے، اور اس وقت ہماری عقل بھی اس عظیم حادثہ کو نہیں سمجھ سکتی تھی۔

مرشد کا کرم

حضرت سیدی و مرشدی قدس اللہ سرہ العزیز کے ایام علالت میں میرے شفیق، کرم فرما جناب میاں محمد فیاض قادری [۱۳۸] حبیبی زید مجدہ، معاون خاص حزب القادریہ لاہور و نقیب حضرہ ہجویریہ لاہور - حال مقیم ابوظہبی، مدینہ منورہ کی حاضری پر حضرت سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ آپ اس وقت پیپسی پی رہے تھے، آدھی مجھے عنایت کرتے ہوئے فرمایا پی لو اس میں برکت ہے۔ اور آپ (فقیر قادری عفی عنہ) کے متعلق اِستفسار فرمایا۔ پوچھا کہ ہمارا عارف کیسا ہے؟ کب آئے گا؟ جناب میاں صاحب کہتے ہیں کہ حضرت صاحب قبلہ قدس سرہ نے اس چاہت و کرب کی حالت میں پوچھا کہ میں بے چین ہوگیا۔ معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت سیدی کا دل تمہیں ملنے کو بہت بیقرار ہو رہا تھا۔

فقیر قادری کی مدینہ طیبہ کی شروع شروع حاضریوں پر حضرت سیدی قدس اللہ سرہٗ کا ہر رات احقر کو دو ریال اور پھر پانچ ریال عنایت فرمانے کا معمول ہوگیا اور ارشاد

Marfat.com

فرماتے۔ان سے کوئی کھانے والی چیز خریدنا، ابھی تم جوان ہو خوب کھایا کرو۔ان ایام میں یہاں دو ریال یا پانچ ریال کی بہت قدر تھی۔ ہر فروٹ آدھے ریال کا کلو ملتا تھا۔

مرشدی کا احسان عظیم

حضرت سیدی و مرشدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز ہر سال فقیر قادری کو کتب کی صفائی کے لئے حکم فرماتے۔ الماریوں سے کتابیں نکال کر کپڑے سے صفائی کرنے کے بعد الماریوں میں دوائی ڈال کر ان کی جگہ پر جما دیتا دوران صفائی اگر کوئی کتاب لے لینا چاہتا تو حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کی مسند کے ساتھ والی الماری کے اوپر رکھ دیتا موقع پاتے ہی سامنے رکھتے ہوئے عرض کرتا حضرت یہ کتاب میں نے چھپالی تھی لے جانا چاہتا ہوں۔فرماتے:

''تمہیں اس گھر پر پورا اختیار ہے جو چاہو لے جاؤ، اگر تم فقیر کو قتل بھی کر دو تو تم پر قصاص نہیں۔''

خداداد ذہانت

جب احقر الماری سے کتب نکال کر صفائی شروع کرتا تو کبھی آپ دریافت فرماتے۔''عارف یہ کون سی کتاب ہے۔'' ابھی نام ہی پڑھ پاتا، آپ فرماتے اس کے مصنف فلاں ہیں اور یہ اس فن پر ہے۔اتنے ابواب ہیں، اور مصنف کی دیگر کتب یہ یہ ہیں۔

Marfat.com

حضور مجاہد ملت کی عنایت

۱۹۷۳ء میں حج کے بعد سیدی مجاہد ملت محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری قدس اللہ سرہٗ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ ایک دن حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ سے عرض کیا، حضور ہمارے عارف کو خلافت عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا حضرت، عارف میرے لئے فضل الرحمٰن کی مانند ہے۔ اس کو تو پہلے سے خلافت دے چکا ہوں، مگر آپ کے ارشاد فرمانے پر پھر دیتا ہوں اور خلافت کے الفاظ کا اعادہ کرتے ہوئے دعا فرمائی۔

حضرت اشرف المشائخ کا فقیر پر کرم

۱۹۷۴ء میں جب حضرت شیخ العرب والعجم قدس سرہٗ کی سند زیر نگرانی حضرت اشرف المشائخ علامہ غلام قادر اشرفی ضیائی رحمتہ اللہ علیہ چار سو (۴۰۰) طباعت پذیر ہوئیں۔ احقر نے مدینہ طیبہ لاکر حضرت قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیں اور حضرت علامہ محمد سعید شبلی، مولانا عبدالستار خان نیازی اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے لئے اجازت طلب کی اس وقت حضرت اشرف المشائخ علامہ غلام قادر اشرفی رحمتہ اللہ علیہ اور فضیلۃ الشیخ سیدی فضل الرحمٰن قادری بھی بارگاہ میں موجود تھے، حضرت اشرف المشائخ نے عرض کی غریب نواز:

''عارف وی چنگا جنا اے ایدے تے وی کرم فرمادیو''

آپ نے فرمایا:

''حضرت، عارف میرا بیٹا ہے اس کو تو پہلے سے خلافت واجازت دے چکا ہوں۔ اب پھر اجازت دیتا ہوں''

اور درود پاک پڑھتے ہوئے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ حضرت سیدی فضیلۃ الشیخ فضل الرحمٰن قادری نے حضرت اشرف المشائخ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

Marfat.com

''حضرت دیکھئے میں سب سے پہلی سند میں بھائی عارف کا نام
لکھ رہا ہوں۔''

الحمدللہ طباعت شدہ اسناد میں سے پہلی سند اس فقیر قادری کو عطا ہوئی۔

شیخ غلام عباس پاکپتنی بیان کرتے ہیں:

جب بھی میں حضرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو ہمیشہ آپ کے متعلق دریافت فرماتے۔

''ہمارا عارف کیسا ہے؟''

دعا فرماتے اور کہتے جب خط لکھو تو میرا اسلام مسنون لکھنا اور کہنا کہ مجھے خط لکھا کرے۔

احقر فقیر قادری خط لکھنے میں انتہائی سست واقع ہوا ہے، حضرت سیدی قدس اللہ سرہ العزیز اکثر فقیر کو فرمایا کرتے:

''بیٹا خط لکھا کرو، کاغذی گھوڑے اچھے ہوتے ہیں''

جناب مسعود احمد ضیائی مدنی احقر راقم الحرف کو ایک مکتوب کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

قبلہ سیدی حضرت مولانا ضیاء الدین قادری دامت برکاتہم العالیہ وعلیکم السلام فرماتے ہیں اور ہمیشہ دعا گو ہیں۔ اور اکثر آپ کو یاد فرماتے رہتے ہیں کہ ہمارا عارف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسرے مکتوب میں لکھتے ہیں:

سیدی حضرت قبلہ مولانا ضیاء الدین صاحب دامت برکاتہم بالکل بخیر و عافیت ہیں، اکثر آپ کو یاد فرماتے ہیں یہ ان کی نگاہ کرم کا صدقہ ہے وگرنہ ہم جیسے لاکھوں ان کے در پر پڑے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التاریخ ۱۱ محرم ۱۳۹۵ھ الموافق ۳ / ربیع / ۱۹۷۵ء

مدینہ منورہ

علی ساکنہا الف الف الصلوٰۃ والسلام

صاحبا الفضیلۃ والارشاد مولانا الحاج حبیب مراد محمد عارف قادری ضیائی زید مجدہٗ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ تمہارا خیریت نامہ ملا۔ یہاں مدینہ پاک میں بھی اکثر آپ کی یاد رہتی ہے۔ میرے قدردان بطفیل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر ہر سال اس نعمت عظمیٰ سے نوازے آمد دین و دنیا میں عفو و عافیت آمد صحت و سلامتی سے رکھے (امین) فقیر کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں گے۔ الحاصل دوبارہ یاد دلانی غرض خدمت ہے۔ حکیم محمد موسیٰ صاحب والدت برکاتہم سے کہیں اول سیلم منونہ بھیجا دیں آمد دعا کی درخواست کی فرمادیں۔ نیز آپ بھی کے لئے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں دعاگو ہے آمد طالب دعا ہیں ہے۔

السرحل صمدہٗ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ان ہی کی سنتی غلامی ہے آمد کل قیامت میں کہ ان ہی کریم کے جھنڈے تلے حشر ہو فرمادے۔

امانت العزیز سلمہٗ۔ حافظ عبداللہ سے صداقت نسبی ہو کہ آمد نہ ہی ان سے مکمل جان پہچان ہے آپ مفصل خط تحریر فرمادیں تاکہ خود سے کہ رقم حاصل کر سکیں۔ نیز دے کر ہوئی خدمت ہو تحریر فرمادیں۔

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار اقدس میں حاضر ہو کہ نیز دعا سلام عرض کر دیں آمد دعا میں کہیں یاد رکھیں۔

قبلہ سیدی حضرت مولانا ضیاء الدین قادری دامت برکاتہم العالی وعلیکم السلام فرماتے ہیں آمد ہمیشہ دعاگو ہیں۔ آمد اکثر آپ کو یاد فرماتے رہتے ہیں کہ ہمارا تعارف ہر کسی سے ہوا حضرت فضل الرحمان صاحب مدظلہ العالی۔ سیدی خلیل الرحمن و حکیم دوست وعلیکم السلام فرماتے ہیں۔ سیدی عالیہ تر مین کو ایک ہفتہ سے واپس جا چکے ہیں۔ نقیہ دوست خیر و عافیت سیدی رضوان حال ساکن ریاض سلام پہنچا دیا تھا دعا۔ امید کرم جواب سے جلد از جلد مطلع فرمادیں۔ قبلہ سید محمد احمد الرحمات دامت برکاتہم کا خدمت میں سلام مسنون فرمادیں آمد گرامی نامہ تحائف جو مدینہ روانہ کیں تم آپ کے سلام حاضر ہیں فرمائشی گرامی کے بعد آمد دامادی سے

فقیر
محمد مسعود

مکتوب جناب محمد مسعود قادری ضیائی بنام فقیر قادری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وبہ نستعین

التاریخ ۲ / ۱۰ / ۱۳۹۵ھ الموافق ۹ / ۱۰ / ۱۹۷۵ء

مدینہ منورہ

علی ساکنہا الف الف الصلوٰۃ والسلام

محترمی و مکرمی و محبتی و مخلصی حاجی ابراہیم محمد عارف قادری ضیائی زید مجدہم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الحمد للہ کہ حضرتؐ کے کرم خاص سے آپ کا خط خلوص

دعا میں ہم آپ کی آمد اس سعادت سے پہلے کو ہو کہ ہو کریم اہل البیت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار مقدس میں آپ کا

آپ کا خط آپ کی روانگی جدہ سے ہوا تھا اور ہم آپ کی آمد کا

اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں رکھے اور ہم آپ کا آخری وقت ایمان کے ساتھ

خاتمہ بالخیر اپنی رضا پر ہو۔ آمین ثم آمین۔ اس مبارک میں اعزاز کی بھی تمنا ہے کہ ہم

چند روز اقامت اس مقدس شہر میں رہ کر اس سعادت سے بہرہ مند ہو سکیں۔ مگر

سب کچھ تقدیر کے ہاتھ ہے۔ ہم تو صرف اپنی کوشش کر سکتے ہیں۔ باقی

احسان کرنے سے میرے ہاتھ میں حاضر رکھنے اور مدینہ کی گلیوں میں گھومنے کا

تمنا ہے۔ آپ کی آمد کے بعد چند دن کے لئے مکہ معظمہ ہو کر

قریباً ۸ سال ہو گئے ہیں۔ اس لئے بہت کو یاد کرتا ہے اور جلد واپسی کی

ہے۔ دعا کریں۔ اور ہمارے لئے بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ

مکتوب جناب محمد مسعود قادری ضیائی بنام فقیر قادری

Marfat.com

[illegible] آپ کو حبیب کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جلد مدینہ پاک لے۔
آمین دلی مقاصد کو پورا فرمائے۔

میری حضرت سلمہ سعود ضیاء الدین صاحب حامت برکاتہم العالی بالکل بخیر و عافیت ہیں۔ اکثر
آپ کو یاد فرماتے ہیں۔ پیر و مرشد کی نگاہ کرم کا صدقہ ہے ہم جیسے گنہگار
آپ کے در پر پڑے ہوئے ہیں۔

تینوں صاحبزادگان اقامہ کی گزشتہ دے رہے ہیں۔ سلام مسنون دعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ آسانی
فرمائے۔ حکومت کی طرف سے کاروبار اقامہ کی سہولیت ہیں۔ لیکن کوئی قدم اٹھانے کی
نو۔ حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا ہے قبلہ نور وقت دعا فرمائیں
سید شاہ محمد حسن الرحمٰن صاحب۔ سید خلیل الرحمٰن۔ سید رضوان۔ سید حبیب الرحمٰن۔
حافظ سید داؤد احمد اشرفی اور محمد صاحب سب سلام مسنون کہتے ہیں۔
حکیم محمد موسیٰ صاحب و شاہ صاحب و جملہ سب حاضرین کی خدمت میں سلام مسنون پہنچا دیں۔
اللہ کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپ کو جلد از جلد مدینہ پاک
پہنچا دے۔ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی حاضری ہو میرا سلام عقیدتمندانہ عرض کر دیں۔

فقط والسلام

محمد مسعود

مکتوب جناب محمد مسعود قادری ضیائی بنام فقیر قادری

Marfat.com

ضرت مہر محمد صوبہ رحمتہ اللہ علیہ کا تذکرہ

فقیر قادری کے خالہ زاد جناب نور احمد صاحب نے بیان کیا:

میں حضرت مولانا پیر ضیاء الدین صاحب قبلہ قادری کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ رے دادا حضرت مہر محمد صوبہ ۱۳۹؎ رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر چھڑ گیا، تو کسی نے کہہ دیا کہ سنا ہے ان کے پوتے وہابی ہو گئے ہیں۔ قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ نے قدرے آواز سے درود ریف پڑھنا شروع کر دیا، میں نے عرض کیا حضور میں مہر محمد صوبہ کا پوتا، آپ کی بارگاہ میں ضر ہوں۔ آپ نے مجھے قریب بلایا، بڑی شفقت و محبت سے گفتگو فرماتے رہے۔ میں نے بتایا کہ میں محمد عارف جو آپ کا مرید ہے، کا خالہ زاد بھائی ہوں۔ آپ بہت خوش ئے، اور پوچھا ہمارا عارف کیسا ہے؟ مدینہ طیبہ کب آئے گا؟ میرے لئے اور تمہارے لئے بہت دعائیں فرماتے رہے۔ پھر کہا جتنے دن مدینہ شریف میں ہو ہر رات ضرور آیا کرو، ر ایک رات فرمایا آپ کے ہمراہ جتنے بھی ساتھی ہیں ان کو کل ظہر کے بعد ادھر لے آنا، ھانا مل کر کھائیں گے، میں کچھ جھجکا۔ آپ نے فرمایا شرم نہیں کرنا، ضرور آنا، یہ آپ کا اپنا ھر ہے۔ ہم سب دوسرے دن ظہر کے بعد حاضر ہوئے۔ بہت پر تکلف کھانا تھا۔ آپ بار رفرماتے خوب کھاؤ، یہ بھی لو، اپنے ساتھیوں کا بھی خیال کرو اور مجھے کھجوریں اور کپڑے ی عنایت فرمائے۔

فتی اعظم کی مجلس

حضرت علامہ ابوالحسنات قادری رحمتہ اللہ علیہ رفیق السفر الی بلد خیر البشر میں تحریر رماتے ہیں۔

۶/ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ/ ۱۱/ نومبر ۱۹۴۵ء یوم یکشنبہ

Marfat.com

ظہر پڑھ کر قیام گاہ پر آیا تو مصطفیٰ میاں کا لفافہ ایک صاحب لے کر آئے اس میں مندرجہ ذیل مضمون تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمة الله و برکاته. المشرف بدعوة حضرتکم بعد ظهر یوم الاحدالواقعه ۶/۱۲/۶۴ھ لتناول طعام الغداء بدارالسید محمود حافظ بمحلته المسفلته وبتشریفکم یتم سرورنا ود متم بالخیر.

الداعی
شیخ مصطفیٰ رضا القادری البریلوی
(مفتی اعظم، ہندی)۔

اس کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ، بعد ظہر ۶ ذوالحجہ کو اتوار کے روز سید محمود حافظ کے مکان پر محلّہ مسفلہ میں دعوت ہے۔ تمہارے آنے سے مجھے بہت خوشی ہوگی۔

چنانچہ میں میاں احمد بخش کو ساتھ لے کر گیا۔ کھانا ہم کھا چکے تھے، لیکن مصطفیٰ میاں کے حکم کی تعمیل میں دعوت میں شرکت کی، اس دعوت میں قاضی القضاۃ دمشق اور خطیب شام اور علماء مصر اور قاری شریک تھے۔ جن کی مفصل فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

نعت خوانان شام وحلب کے علاوہ استاذ العلماء مدرستہ الفلاح مولانا محمد عریس مدنی مالکی، مولانا محمد یوسف، مولانا زین الحق سوڈانی، سید عمر حمدانی محرسی، مولانا سید مصطفیٰ خلیل، مولانا ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی، مولانا بہاالدین صاحب مزور روضہ مقدس مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی، مولانا سردار احمد محدث اعظم صاحب مدرس اول مدرسہ بی بی صاحبہ بریلی، صاحبزادہ مولانا ضیاء الدین مہاجر مدنی، قاضی القضاۃ ملک شام شیخ حسن بناء مصری، مولانا علوی مالکی اور سید عمر رشیدی۔

مجلس نہایت مہذب اور شاندار تھی، شامی خطباء اپنی اپنی تقریروں میں خطبہ دے رہے تھے۔ مصری قراء اپنا اپنا فن تجوید دکھا رہے تھے، جاوی خطیب صاحب کی قراءت مجھے خاص طور پر پسند آئی۔ ۱۴۰

Marfat.com

حضرت علامہ سید ابوالحسنات کی دعوت

حضرت علامہ سید ابوالحسنات قادری قدس سرہٗ، قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کے دستر خوان کا یوں تذکرہ کرتے ہیں:

۱۱ / ذوالقعدۃ ۱۳۶۴ھ / ۱۶ / اکتوبر ۱۹۴۵ء یوم چہار شنبہ، آج مولانا ضیاء الدین کے یہاں بعد ظہر کی دعوت ہے۔

لکھتے ہیں:

مولانا کی دعوت میں کڑھی، گوشت سادہ، گوشت گہیا، چٹنی، نہایت لذیذ کھیر، خمیری روٹی یعنی عیش اور دودھ کی چائے۔ [۱۴۱]

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

فضائل جبل احد

جو محبّ ومحبوب سید الانبیاء ﷺ ومنزل سید الشہداء رضی اللہ عنہ ہے

جان نثاران بدر و احد پر درود
حق گزاران بیعت پر لاکھوں سلام

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

صحیحین میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جبل احد کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایاھذاجبل یحبناونحبه یعنی یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (یہ کلمہ آپ کی زبان مبارک سے کئی بار صادر ہوا) چنانچہ متعدد روایات بخاری اس کی مظہر ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن سرور عالم ﷺ کی نظر مبارک جبل احد پر پڑی۔ آپ نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایاھذاجبل یحبناونحبه علی باب من ابواب الجنه وھذا عیر جبل یبغضناونبغضه علی باب من ابواب النار یہ پہاڑ ہے یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں یہ جنت کے دروازوں سے ایک دروازہ پر ہے اور یہ عیر ہے یہ ہم سے بغض رکھتا ہے اور ہم اس سے بغض رکھتے ہیں یہ دوزخ کے دروازوں میں سے ایک دروزاے پر ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ محبت اور بغض سعادت اور شقاوت جمادات میں بھی پیدا ہے۔ امام نووی کہتے ہیں کہ حدیث میں مذکورہ محبت جانبین سے مفہوم ہوتی ہے یعنی آنحضرت ﷺ کی محبت مبارک جبل احد سے اور جبل احد کی محبت سرور عالم ﷺ سے ہے۔ یہ حقیقت پر محمول ہے اور اس لئے یہ پہاڑ جنت سے ہے لان المراء مع من احبه' یعنی انسان قیامت کو اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا تھا۔ یہ بھی ضرور ہے جب محبّ سرور انبیاء ﷺ کا ہوا جو اہل جنت کے سردار ہیں۔ اس کی جگہ بھی جوار سرور عالم ﷺ میں ہوئی بہشت کے دروازے پر پہاڑوں میں عشق ومحبت کا آغاز بنابر حکم تسبیح وذکر جل وعلاء ہے۔ ان من شیی الا یسبح بحمده دنیا کی کوئی ایسی شئے نہیں جو رب تعالیٰ کی تسبیح نہ کرتی ہو جب پہاڑ اور تمام جمادات محل ذکر وتسبیح مولی تعالیٰ کے ہوئے اگر محبت حبیب ﷺ میں بھی موصوف ہوں تو مشکل نہیں ہوسکتی۔

Marfat.com

سرِ حب ازلی درہمہ اشیاء جاری است
ورنہ گل نکند بلبل مسکیں فریاد

محققین علماء اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت ﷺ تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور تمام موجودات نہ صرف مخصوص جن وانس وملائکہ میں بلکہ آپ سب عالموں کے رسول ہیں حتیٰ کہ نباتات وجمادات کے بھی اور آنحضرت ﷺ کا اس جبل رفیع المحل کو خطاب فرمانا کہ اسکن یااحد فانماعلیک نبی اوشہید یعنی اے احد سکون پکڑ تجھ پر ایک نبی وشہید ہیں اس کے علم وعقل کی اول دلیل ہے جو آپ نے اس قسم سے اسے مخاطب فرمایا۔ عشق ومحبت لوازم فہم وعقل سے ہے اور پتھروں کا آپ پر سلام عرض کرنا قبل از اعلان نبوت اور ستون مسجد شریف کا نالہ کرنا اور مفارقت میں رونا۔ اس مطلب کے دلائل واضحہ سے ہے جس طرح اہل مدینہ آنحضرت ﷺ کے شان مبارک میں دو قسم ہوئے ہیں مخلص ومنافق ویسے اماکن مدینہ بھی قسمت پذیر ہیں۔ ولہذا جبل عیر منافقان اہل ضرار کے درجات کو پہنچا اور آخرت میں بھی یہ دوزخ کے دروازے پر ہوگا غزوہ احد کی عزیمت کے دن ابن ابی اور منافقوں کی ایک کثیر جماعت آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے باہر آئی لیکن جبل احد تک جو مقام صدیقوں اور حبیبوں کا ہے نہ جاسکے اور مدینہ کے قریب ہی سے پھر شقاوت گاہ کی طرف رجوع کیا اور محبت وعداوت کو ساکنین کی محبت وعداوت سے تادیل کرنا اہل محبت کے نزدیک ایک بعید امر ہے۔ آپ ﷺ سفر سے مراجعت فرماتے وقت وصول بہ مدینہ اس جبل کو مشاہدہ فرماتے کہ اعظم وارفع علامات مدینہ طیبہ ہے حاصل ہوا کرتی تھی اور وہ آنحضرت ﷺ کو قریب مدینہ طیبہ واہل مدینہ سے باخبر بشارت آخر دیتا تھا۔ یہ کام محبوں کا ہے اور اس وقت حضرت سرور دو عالم ﷺ کی محبت وعداوت کے آثار ان دونوں پہاڑوں سے ظاہر ہیں جس کا جی چاہے جا کر دیکھ لے جبل احد کی طرف جس وقت نظر کی جاتی ہے تو ایک نور وسرور اس سے ظاہر ہوتا ہے اور جس وقت جبل عیر کی طرف نظر جاتی ہے، ایک ظلمت وغم اس سے حاصل ہوتا ہے۔ اشتقاق لفظ احد کا احد سے ہے بمعنی انفراد وانقطاع کے اور یہ معنی اس پر صادق ہیں اس لئے کہ وہ ایک کوہ پارہ ہے یہ مدینہ منورہ

Marfat.com

سے جانب شمال کو تین میل کے فاصلہ پر ہے اور کسی پہاڑ سے میل نہیں رکھتا اور یہ بھی ہے کہ وہ چونکہ اہل ایمان وتوحید کی نصرت گاہ ہے۔ اس واسطے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے اور کوئی دوسرا نام اس کے لئے موزوں بھی نہیں تھا اور ایک پہاڑ ہے جنت کے پہاڑوں سے جب تم لوگ اس پر سے گزرو تو میوہ اس کے درختوں کا کھانا اگر میوہ نہ ہو تو اس کے جنگل کی گھاس وہی حکم رکھتی ہے اور زینب بنت نبط زوجہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ، روایت کرتیں ہیں کہ وہ اپنی اولاد سے کہتی تھیں کہ تم لوگ جا کر زیارت احد کرو اور میرے واسطے وہاں کی گھاس وغیرہ لاؤ۔ ابن شیبہ بابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام بقصد حج اور عمرہ مکہ معظّمہ میں آئے اور لوٹتے وقت مدینہ منورہ میں آئے جب وہ جبل احد پر پہنچے ناگاہ حضرت ہارون علیہ السلام کو پیام اجل پہنچا آپ کا وصال ہو گیا اور اسی جبل احد میں دفن ہوئے اب تک ان کی قبر اس جبل رفیع الشان پر مشہور ہے۔ سرور انبیاء ﷺ کی نماز مسجد فتح قریب احد کی بابت ایک اثر وارد ہوا ہے تشریف لے گئے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جو شہداء احد سے ہیں کی لاش پر کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھی تھی من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه اور یہ دعا فرمائی اللهم ان عبدک ونبیک یشهدان هولاء شهداء یعنی اے اللہ بیشک تیرا عبد اور تیرا نبی شہادت دیتا ہے کہ یہ لوگ شہید ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تم احد پر آؤ تو اس کے شہداء پر سلام کیا کرو جب تک زمین وآسمان قائم ہیں یہ اپنے سلام کا جواب دیتے جائیں گے اس کے بعد دوسری جگہ دوسرے شہداء پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یہ میرے اصحابی ہیں قیامت کے دن میں ان کی گواہی دوں گا۔ مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب پر آئے دیکھا کہ سید الشہداء رضی اللہ عنہ، کے کان اور ناک کٹے ہوئے ہیں اور پیٹ پھاڑا ہوا اور جگر کو گم پایا فرمایا کہ اگر صفیہ رضی اللہ عنہا کے غمگین ہونے کا فکر نہ ہوتا اور یہ کہ میرے بعد سنت ہو جائے گی تو میں اس کو یونہی چھوڑ دیتا کہ جانور اور پرندے ان کو کھا جاتے اور مجھے اتنی مصیبت نہ پہنچتی اور مجھے ہرگز اس سے زیادہ غصہ و ناراضگی دلانے والی جگہ پر کھڑا ہونا نہ پڑتا۔ اسی اثناء میں جبریل امین وحی الٰہی لے کر پہنچے مکتوب فی اهل

Marfat.com

السموت السبع حمزة بن عبد المطلب اسد الله واسد رسوله یعنی اہالیان سبع سموات میں حضرت حمزہ اسداللہ اور اسدرسول اللہ (ﷺ) لکھے گئے ہیں اس کے بعد آپ نے انہیں چادر پہنانے کا حکم دیا اور نماز جنازہ ستر تکبیروں سے ادا فرمائی اور دفن کر دیئے گئے۔ شہدائے احد پر نماز جنازہ ادا فرمانے کے متعلق علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ ابوداؤد اور حاکم اپنی صحیح میں لاتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب احد کے دن ہمارے بھائیوں پر جو کچھ پہنچنا تھا پہنچا اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کی شکلوں میں تبدیل کیا کہ جنت کی نہروں پر پہنچ کر پانی پیتے رہیں اور بہشت کے میوے کھاتے رہیں اور سونے کی قندیلیں جو عرش کے نیچے معلق ہیں ان میں جا کر ٹھہریں اور آرام کریں۔ ان شہیدوں نے عرض کیا کہ اے رب العزت کیا اچھا ہوتا کہ ہمارے بھائی جو دنیا میں ہیں انہیں ہمارے آرام اور آسائش کی خبر پہنچے تا کہ وہ بھی جہاد کی کوشش کریں اور اس بزرگ کام کے کرنے میں سستی و کسالت کو راہ نہ دیں۔ حضرت حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری خبر میں ان کو پہنچا دوں گا۔ پھر یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتابل احیاء عند ربھم یرزقون. ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہو چکے ہیں مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ ہر سال کے شروع میں شہداء احد کی قبور پر تشریف فرما ہوتے تھے اور فرماتے اسلام علیکم بماصبرتم فنعم عقبی الدار تم پر سلام ہو اس سبب سے کہ تم نے صبر کیا اور آخرت کا مسکن بہت اچھا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص ان شہداء سے گزرے اور ان پر سلام کرے یہ قیامت تک اس پر سلام بھیجتے ہیں۔ ان شہداء احد اور بطور خاص سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک سے سلام کی آواز کئی بار سنی گئی ہے اس کے متعلق سلف سے اخبار و آثار بہت ثابت ہوئے ہیں قول صحیح کے مطابق شہداء احد کی تعداد ستر ہے۔ روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تین تین شہیدوں کو ایک کپڑے میں لپیٹا اور فرمایا جس جس کو علم قرآن زیادہ ہے اس کو قبر میں پہلے اتارو۔ اخبار صحیہ میں آیا ہے کہ چھیالیس سال کے بعد بعض قبور شہداء کو کھولا تو

Marfat.com

یکھا کہ ان کے جسم پھولوں کے غنچوں کی طرح تروتازہ شگفتہ اپنے کفنوں میں صحیح وسالم
وجود تھے گویا انہیں کل ہی دفن کیا گیا ہے۔ ان میں سے بعض اپنے ہاتھ اپنے زخموں پر
کھے ہیں جب ہاتھوں کو جدا کیا گیا تو ان سے تازہ خون جاری ہوگیا اور اگر ہاتھ کو اٹھا کر
چھوڑ دیتے تو پھر زخم کی جگہ پر پہنچتا۔ ان قبور شریفہ کے کھولنے کے عجیب واقعات سے ایک
یہ تھا کہ بعض لاشوں کے دفن میں اس طرح خلط ہوا تھا کہ ایک رشتہ دار دوسرے کے پاس
فن ہو چکا ہے تو لوگ حضرت ﷺ کی اجازت صریح سے یا دلالت حال سے یا قیاس واجتہاد
سے ان لاشوں کو نکال کر جدا دفن کرتے تھے اور قبروں کے کھل جانے کی وجہ سیل ہوتی تھی
ور اکثر اس وجہ سے قبریں کھلیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ امارت میں ایک نہر
کھدوا کر اسی مشہد مقدس کی طرف سے جاری کی تھی تو لاشیں کھل گئی تھیں تو ان کو نکال کر
لگ جگہ دفن کر دیا تھا۔ امام تاج الدین سبکی شفاء الاسقام میں فرماتے ہیں کہ جس وقت
میر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نہر نکالی تھی اور نقل شہداء کا اپنے مواضع قبور سے حکم دیا تھا۔ اس وقت
یک کدال حضرت سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاؤں مبارک پر لگی جس
سے خون جاری ہوگیا تھا اور نقل ہے کہ نہر کھودتے وقت ان کے عامل نے منادی کرائی تھی
کہ امیر المومنین کی نہر آتی ہے جس کسی کا شہید یہاں دفن ہو آئے اور شہید کو اکھیڑ کر یہاں
سے لے جائے۔ واللہ اعلم! بعض شہداء احد غیر احد میں بھی دفن ہو چکے تھے اس وجہ سے کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ان میں سے جس کسی کا جہاں انتقال ہو وہیں دفن
کیا جائے چنانچہ مالک بن سنان کہ اسی گروہ شہداء سے ہیں ان کا انتقال مدینہ کے اندر ہوا
ان کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اب مشہور ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللھم احشرنا فی۔ ۱۴۲

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا

رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

Marfat.com

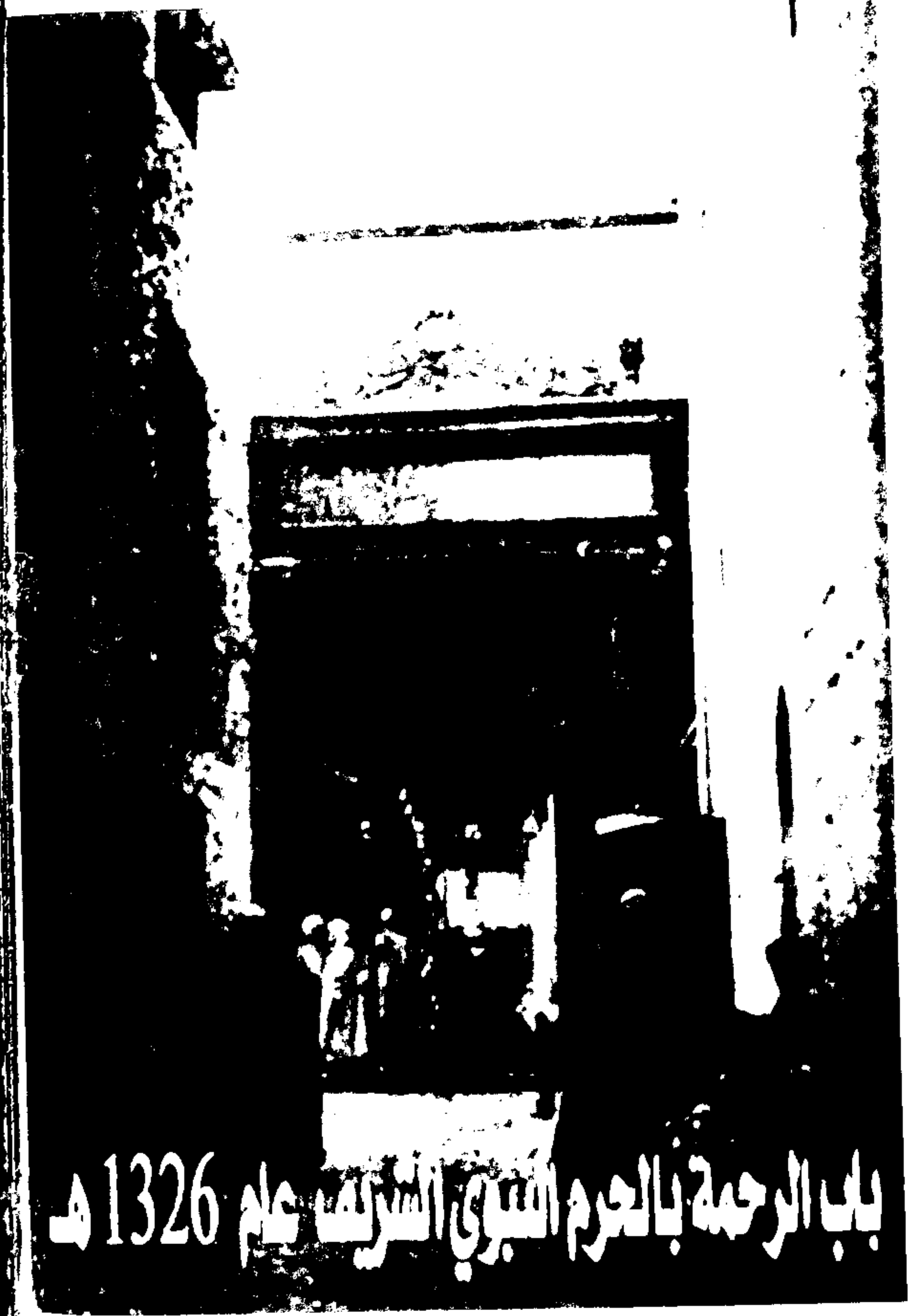

باب الرحمة بالحرم النبوي الشريف عام 1326 هـ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

عم النبی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

یاعم رسول اللہ واسد اللہ واسد رسولہ، یاحمزۃ یافاعل الخیرات، یاحمزۃ
یاکاشف الکربات، یاحمزۃ یاذاباً عن وجہ رسول اللہ (ﷺ)

ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں

شیر غرانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

زندگی وہی زندگی ہے جو محبوب کے قدموں پر قربان کر دی جائے ۔۔۔۔۔سلام ان پر جو قربان ہو گئے ۔۔۔۔۔۔سلام ان پر جو فدا ہو گئے !۔۔۔۔۔سلام ان پر جو نثار ہو گئے ۔۔۔۔۔۔سلام ان پر جو جینے کا سلیقہ سکھا گئے !۔۔۔۔۔۔سلام ان پر بلندیاں جن پر رشک کرتی ہیں ۔۔۔۔۔۔سلام ان پر روشنیاں جن پر نچھاور ہوتی ہیں !۔۔۔۔۔۔ سلام ان پر فردوس بریں جن پر ناز کرتی ہے۔

ہاں چودہ سو برس پہلے چشم فلک نے شہیدوں کے سردار جاں نثاروں کے سرتاج حضرت امیر حمزہ بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا تھا جو تاجدار دو عالم ﷺ کے پیارے چچا اور رضاعی بھائی تھے ۔۔۔۔۔۔غیور، نڈر، بہادر، سخی، خوش اخلاق و دل نواز ۔۔۔۔۔۔ اعلان نبوت کے بعد ۶۱۱ء (یا ۶۱۵) میں مشرف باسلام ہوئے، دین کو تقویت ملی، دشمنان اسلام سہم گئے ۔۔۔۔۔۔آپ نے گستاخان رسول کے منہ میں لگام دی ۔۔۔۔۔۔ گستاخ رسول، ابوجہل نے جب گستاخی کی تو اس کے سر پر اس زور سے کمان ماری کہ سر پھٹ گیا۔

آپ نے اپنے عمل سے بتایا کہ گستاخ رسول خواہ سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو کسی رعایت کا مستحق نہیں بلکہ عبرت ناک سزا کا مستحق ہے ۔۔۔۔۔۔حضور انور ﷺ نے ۲ھ (۶۲۴ء) میں آپ کو اسلام کا پہلا جھنڈا عطاء فرما کر سیف البحر کی طرف روانہ کیا۔۔۔۔۔ آپ پہلے مجاہد ہیں جنھوں نے سرور عالم ﷺ کے حکم پر دشمنان اسلام کے خلاف تلوار چلائی۔

مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد ابھی مہاجرین نے قدم نہ جمائے تھے کہ دشمن ۲ھ

Marfat.com

(۶۲۴ء) میں مکہ معظّمہ سے دور دراز کا سفر طے کر کے مدینہ منورہ سے کچھ فاصلے پر مقام بدر پہنچ گیا اور عظیم معرکہ پیش آیا جس میں صحابہ نے بہادری کے جوہر دکھائے، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بے جگری سے لڑے، ان کے فرق اقدس پر شتر مرغ کا پر لگا ہوا تھا، حضور انور ﷺ کے آگے دو دھاری تلوار سے دشمنان اسلام کو جہنم رسید کر رہے تھے۔ غزوہ بدر میں ابو جہل مارا گیا، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ھند (زوجہ ابوسفیان) کا باپ عتبہ اور جبیر بن مطعم کا چچا مارے گئے، مسلمانوں کو حیرت ناک کامیابی نصیب ہوئی، دشمن نامراد واپس لوٹا مگر اب جذبہ انتقام اور بھڑک اٹھا چنانچہ دوسرے ہی سال ۳ھ (۶۲۵ء) میں دشمن تیاری کر کے مدینہ منورہ کے بالکل قریب میدان احد آن پہنچا اور غزوہ احد کا عظیم معرکہ پیش آیا۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بڑی بہادری سے لڑے، ۳۱ دشمنان رسول کو واصل جہنم کیا۔ ابو جہل کا بیٹا عکرمہ، ھند (زوجہ ابوسفیان) اور جبیر بن مطعم نے جوش انتقام میں اپنے حبشی غلام وحشی کو لالچ دے کر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل پر آمادہ کیا، وحشی نیزہ بازی میں بہت ماہر تھا، چھپ چھپا کر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گیا اور ان کے پیٹ پر تاک کر اس زور سے نیزا مارا کہ آر پار ہو گیا پھر بھی آپ وحشی کی طرف شیر کی طرح جھپٹے مگر زخموں سے نڈھال، گر پڑے اور جان عزیز جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون !۔۔۔۔۔

یہ المناک حادثہ ماہ شوال ۳ھ/۶۲۵ء (یا ۴ھ/۶۲۶ء) میں پیش آیا۔

وحشی غلام، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کے قریب آیا، آپ کا پیٹ چاک کیا، کلیجہ نکالا اور ھند کے آگے لا کر رکھ دیا اس نے جوش انتقام میں دانتوں سے چبا ڈالا، نگل نہ سکی اگل دیا، پھر نعش مبارک کے قریب آ کر سخت بے حرمتی کی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون !** ۔۔۔۔۔ یہ وہی ھند ہے جس کو میدان احد میں حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے اس لیے قتل نہ کیا کہ وہ حضور ﷺ کی عطاء کردہ تلوار سے لڑ رہے تھے اور اس تلوار کی شان کے لائق نہ تھا کہ وہ ایک عورت کے خون سے آلودہ ہوتی، اس کے سر پر تلوار رکھ کر آپ نے ہٹالی مگر کیا معلوم تھا کہ یہی عورت، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا دردناک سلوک کرے گی

Marfat.com

---- اللہ! خاندان نبوت نے اسلام کی راہ میں کیسے کیسے ظلم وستم سہے اور عظیم قربانیاں پیش کیں۔ مولی تعالیٰ نے اپنے محبوبوں کو بھی رنج ومحن کی راہ سے گزارا تا کہ یہ سونا تپ کر اور نکھر جائے، چمک جائے اور سارے عالم کو چمکا دے!

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا زخموں سے چور جسم نازنیں سرور عالم ﷺ کے سامنے لا کر رکھا گیا، اللہ اللہ کیسا جگر خراش منظر ہوگا۔ یہ دل گداز منظر دیکھ کر حضور انور ﷺ کی آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے ابل پڑے، خوب آنسو بہائے۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک سامنے رکھی ہے اور تاجدار دو عالم ﷺ شدت غم سے فرما رہے ہیں۔

اے رسول اللہ ﷺ کے چچا!

اے اللہ اور رسول اللہ (جل جلالہ و ﷺ) کے شیر!

اے حمزہ (رضی اللہ عنہ)!

اے نیک کام کرنے والے!

اے حمزہ (رضی اللہ عنہ)!

اے مصیبتوں کو دور کرنے والے!

اے حمزہ (رضی اللہ عنہ)!

اے رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرنے والے!

اور صحابی رسول (ﷺ) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں:

''حمزہ کی جدائی سے جگر کانپ اٹھے ---- ایسا صدمہ کوہ حرا کو بھی پہنچتا تو اس کی چٹانیں لرز اٹھتیں ---- جنگ کے دن جب نیزے ٹوٹ رہے ہوں ---- وہ اپنے حریف کو موت کے گھاٹ اتارتے تھے ---- تو جب ان کو ہتھیار لگائے فخر سے چلتا ہوا دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا جیسے خاکستری رنگ اور مضبوط پنجوں والا ایال دار شیر چلا آ رہا ہے ---- جو نبی کریم ﷺ کے چچا اور برگزیدہ اصحاب میں سے ہیں ---- انہوں نے موت کے منہ میں چھلانگ لگائی ---- انہوں نے جب موت کو گلے لگایا تو ان کے فرق اقدس پر شتر مرغ کے پر کا نشان لگا ہوا تھا ---- وہ مجاہدین کی اس جماعت میں تھے جس

Marfat.com

نے نبی ﷺ کا دفاع کیا اور جان کی بازی لگا دی۔"

ہاں، امیر حمزہ، سینہ چاک، دل فگار اپنے مولی کے حضور حاضر ہو گئے۔۔۔۔۔ پیمان وفا پورا کیا، محبت کا حق ادا کیا۔۔۔۔ جان جاناں کے قدموں پر جانِ عزیز قربان کر دی اور جاتے جاتے عاشقوں کو یہ پیغام دے گئے۔۔۔۔۔ دیکھنا! جب خلوص و محبت سے اسلام کا پیغام لے کر آگے بڑھو تو ڈرنا نہیں، بڑھتے چلے جانا۔۔۔۔۔ دیکھنا! کوئی گستاخ رسول، شان رسالت مآب (ﷺ) میں زباں دارزی کرے تو اس کا سر پھوڑ دینا کہ یہ سر اسی لائق ہے۔۔۔۔۔ دیکھنا! کوئی گستاخ رسول، دامن رسالت مآب (ﷺ) تار تار کرنے آگے بڑھے، مر جانا، ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا مگر دامن مصطفٰے (ﷺ) پر آنچ نہ آنے دینا۔۔۔۔۔ آج بھی یہ صدائیں گونج رہی ہیں، سننے والے کان سن رہے!

جب میدان احد سے سرور عالم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدینہ منورہ تشریف لائے تو کہرام مچا ہوا تھا، انصار کی خواتین اپنے اپنے شہیدوں پر آنسو بہا رہی تھیں مگر اس جاں نثار، وفا شعار پر صرف وہ کریم آنسو بہا رہا تھا جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر گناہ گار اُمتیوں کے لیے دعائیں کیا کرتا تھا۔۔۔۔۔ اچانک یہ آواز آئی "کیا حمزہ کا کوئی رونے والا نہیں؟"۔۔۔۔۔ یہ آواز بجلی بن کر سب دلوں پر گری اور رونے والے امیر حمزہ پر بھی خوب روئے۔۔۔۔۔ پھر جب کوئی جاں بحق ہوتا تو پہلے امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی یاد میں آنسو بہائے جاتے پھر جانے والے کا غم کیا جاتا۔

غزوہ احد میں شہید ہونے والوں کی شہادت قبول ہوئی، اللہ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں جگہ عطاء فرمائی، وہ جنت کی نہروں میں اترتے ہیں، جنت کے پھل کھاتے ہیں عرش کے سایئے میں معلق قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں۔

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک الگ ٹیلے پر دفن کیا گیا۔۔۔۔۔ ۵۹۰ھ/۱۱۹۳ء میں اس پر ایک عظیم گنبد بنا دیا گیا تھا جو بارہویں صدی ہجری تک موجود رہا۔۔۔۔۔ حضور انور ﷺ ہر سال امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور دیگر شہداء احد کے ایصال ثواب کے لیے یہاں تشریف لاتے تھے۔۔۔۔۔ ہاں، اے شہید ہونے والو! تم کو مبارک ہو کہ سرور عالم ﷺ تمہارے

Marfat.com

لیے دعا فرما رہے ہیں۔۔۔۔۔ وصل علیھم ان صلوتک سکن لھم ۔۔۔۔۔
برسوں اہل مدینہ کا معمول رہا کہ پیروی سنت میں ماہ رجب المرجب میں ہر سال حاضر ہوتے تھے، اب تو ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔

شام شب فرقت میں بھی انوار سحر ہیں

غزوہ احد میں فتح ونصرت نے قدم چوم لیے تھے، دشمن فرار ہو چکا تھا، مال غنیمت جمع کیا جا رہا تھا، لشکر کی پشت پر جبل احد کے درے پر رسالت مآب ﷺ کی طرف سے متعین کیے جانے والے تیر اندازوں نے یہ خیال کیا کہ شاید ان کا فرض پورا ہو گیا دوسرے حکم کا انتظار نہ کیا، وہ بھی مال غنیمت کے شوق میں نیچے اتر آئے۔

خالد بن ولید جو اس وقت دشمن کی فوج کی کمان کر رہے تھے ایک دستہ لے کر اچانک عقب سے حملہ آور ہوئے، افراتفری پھیل گئی، کشت وخون کا بازار گرم ہو گیا، اور دیکھتے دیکھتے فتح ونصرت، شکست میں بدل گئی۔۔۔۔۔ غور فرمائیں ارشاد نبوی (ﷺ) کی تعمیل کی تکمیل میں ذرا سی غفلت سے کامیابیاں، ناکامیوں سے بدل کر رہ گئیں۔۔۔۔۔ بیشک ہماری کامیابی کا راز عشق مصطفٰے اور اطاعت نبوی (ﷺ) میں ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو کچھ پایا محبت واطاعت سے پایا۔۔۔۔۔ حضور انور ﷺ کی محیر العقول استقامت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حیرت انگیز عزم وحوصلے نے اللہ کے فضل وکرم سے قلیل وسائل کے باوجود شاندار کامیابیوں سے ہم کنار کیا اور دشمن یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اسلام سچا مذہب ہے اور تاجدار دو عالم ﷺ اللہ کے سچے اور آخری نبی ہیں چنانچہ ابوسفیان جن کی سرکردگی میں میدان احد میں دشمن کا لشکر حملہ آور ہوا، مشرف بہ اسلام ہوئے۔۔۔۔۔ خالد بن ولید جنھوں نے اچانک حملہ کر کے کشت وخون کا بازار گرم کیا، مشرف بااسلام ہوئے۔۔۔۔۔ ھند جس نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبایا تھا، مشرف بہ اسلام ہوئیں۔۔۔۔۔ وحشی غلام جس نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا اور ان کا شکم اطہر چاک کیا تھا، مشرف بااسلام ہوئے۔۔۔۔۔ غزوہ احد میں بظاہر شکست نظر آ رہی ہے لیکن بالآخر جانی دشمنوں نے سر جھکا دیا، پھر جو جان لیتے تھے وہ جان دینے لگے۔ تاریخ

Marfat.com

عالم نے یہ حیرت انگیز انقلاب نہیں دیکھا۔

از خیال حضرت جاناں زخود بیزار باش
بے خبر ازخویش باش و باخبر از یار باش

۱۴۳

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

فوائدسورہ یٰسین

حضرت محمد ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کوفرمایا۔ کہ اس سورہ میں بیس برکتیں ہیں۔ بھوکا پڑھے تو سیر ہو جائے، پیاسا پڑھے تو سیراب ہو جائے، ننگا پڑھے تو ڈھک جائے، مجرد پڑھے تو اس کا نکاح ہو جائے، اگر خائف پڑھے تو اس کا خوف جاتا رہے، بیمار پڑھے تو صحت پائے، قیدی پڑھے تو رہائی پائے، مسافر پڑھے تو اس کو مددگار ملے، غمناک پڑھے تو غم دور ہو جائے، کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ پڑھے اس کی گم شدہ چیز مل جائے۔ کسی کی کسی امیر کے پاس حاجت ہو تو پچیس دفعہ پڑھے تو انشاءاللہ تعالیٰ حاجت برآئے۔

(اسلام کی ۱۱ کتابیں۔۔حضرت علامہ غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

كرامات سيدنا حمزة بن عبدالمطلب رضي الله عنهما

(حمزه بن عبدالمطلب رضي الله عنهما) من كراماته: ماأخرجه الحاكم عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قتل حمزة جنباً، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((غسلته الملائكة)).

وأخرج ابن سعد عن الحسن قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((لقد رأيت الملائكة تغسل حمزه)).

وأخرج البيهقي عن الواقدي أن فاطمة الخزاعية قالت: زرت قبر حمزة فقلت: السلام عليكم يا عم رسول الله فسمعت كلاماً رد علي:وعليكم السلام و رحمة الله.

ورأيت في كتاب الباقيات الصالحات للعارف بالله سيدي الشيخ محمود الكردي الشيحاني نزيل المدينة المنورة أنه زار قبر سيدنا حمزة رضي اللهعنه، فلما سلم عليه سمع بأذنه سماعاً محققاً ردالسلام عليه من القبر وأمره أن يسمي ابنه باسمه، فجاء ه غلام فسماه حمزة وذكر فيه أيضاً أنه سلم على النبي صلى الله عليه وسلم في مواجهة الحجرة الشريفة، فرد عليه السلام. سمع ذلك سماعاً محققاً لاشك فيه.

وذكر سيدي الشيخ عبدالغني النابلسي في شرح صلاة الغوث الجيلاني : أنه اجتمع بالشيخ محمود المذكور في المدينة

Marfat.com

المنورة سنة خمس بعد المائتين والألف، فدعاه الى بيته وأكرمه، وأخبره أنه اجتمع بالنبي صلى الله عليه وسلم يقظة مراراً، وأنه صدقه بذلك لما رأى من علامات صدقه. وقد استوفيت الكلام على رؤية النبي صلى الله عليه وسلم يقظة ومناماً في كتابي ((سعادة الدارين في الصلاة على سيد الكونين)) بمالاأظن أنه اجتمع قبله في كتاب .

قال السيد جعفر بن حسن البرز نجي المدني في كتابه ((جالية الكرب بأصحاب سيد العجم والعرب صلى الله عليه وسلم)) وهي استغاثة بأ سماء أهل بدر وأحد رضي الله عنهم. ومن نجداتهم: ماذكره الحموي في كتابه [نتائج الارتحال والسفر في أخبار أهل القرن الحادي عشر] في ترجمة الجامع بين الشريعة والحقيقة لشيخ أحمد بن محمد الدمياطي الشهير بابن عبدالغني البناء المتوفي بالمدينة المنورة في شهر محرم الحرام سنة ١١١٦ ﻫ أنه قال : حججت سنة بوالدتي وكانت سنة مجدبة، وكان معي بعيران اشتريتهما من مصر وحججنا عليهما، فلما قضينا الحج وقصدنا التوجه للمدينة مات البعيران بالمدينة ، ولم يكن معنا مال نشتري به غيرهما أو نستأجر مع أحد، فضقت ذرعاً لذلك وذهبت لشيخنا صفي الدين القشاشي قدس الله سره، فأخبرته بحالي و قلت له: أني عزمت على المجاورة بالمدينة لعجزي عن السفر حتى يفرج الله تعالىٰ، فسكت هنيهة ثم قال لي : أذهب في هذه الساعة الى قبر سيدنا حمزة بن عبد المطلب عم سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم ، واقرأ ماتيسر من القرآن وأخبره بحالك من أوله الى آخره كما أخبرتني وأنت واقف

Marfat.com

على قبره الشريف، فامتثلت أمره وذهبت على الفور ضحى الى قبره، وقرأت ماتيسر من القرآن وأخبرته بحالي على ما أمرني به شيخنا ، ورجعت فوراً قبل الظهر، فدخلت الى مطهرة باب الرحمة، فتوضأت و دخلت الى المسجد ، واذا بوالدتي في المسجد تقول لي: هاهنا رجل سألني عنك فأذهب اليه، فقلت لها: أين هو؟ فقالت: انظره في مؤخر الحرم، فذهبت اليه، فلما أقبلت عليه رأيته رجلاً ذا لحية بيضاء مهاباً ، فقال: مرحباً بالشيخ أحمد، فقبلت يده، فقال لي: سافر الى مصر ،فقلت ياسيدي مع من أسافر؟ فقال قم معي حتى أستأجر لك مع رجل، فذهبت معه الى أن وصلنا المناخة محط الحج المصري بالمدينة، فدخل خباء لبعض أهل مصر و دخلت معه، فلما سلم على صاحب الخباء قام له وقبل يديه وبالغ في اكرامه ، فقال له: مرادي تأخذ الشيخ أحمد ووالدته معك الى مصر، وكانت الجمال في تلك السنة عزيزة لكثرة الموت بها والكراء متعسر، فامتثل أمره، فقال له: كم تحسب عليه؟ فقال يا سيدي مهما تريد، فقال كذا وكذا، فأجاب بالقبول لذلك ودفع غالب الكراء من عنده، وقال له: قم اذهب هات والدتك ومتاعك، فقمت وهو جالس عنده و أتيت بهما، وشرط عليه أن أدفع اليه بقية الكراء بعد وصولنا الى مصر، فقبل ذلك وقرأ الفاتحة وأو صاه بي خيراً ، وقام من عنده فذهبت معه، فلما وصلنا الى المسجد قال: ادخل اسبقني، فدخلت وانتظرته حين حضرت الصلاة فلم أره، وكررت الطلب عليه فلم أجده' فرجعت الى الرجل الذي استأجر لي معه فسألته عنه و أين مكانه؟ فقال : اني لا أعرفه ولم أره قبل اليوم، ولكني

Marfat.com

لمادخل علىّ حصل لي من الخوف والهيبة منه مالم يحصل لي قط في عمري، ثم رجعت و كررت الطلب فلم تقع عيني عليه، فذهبت لشيخنا صفي الدين أحمد القشاشي رضي الله عنه وأخبرته عنه، فقال: هذه روحانية السيد حمزة بن عبدالمطلب رضي الله عنهما تجسدت لک ورجعت الى صاحبي الذي استأجر لي معه ، وتوجهت معه صحبة الحاج الى مصر، ورأيت من المودة والاكرام و حسن الخلق مالم أجده من مثله في سفر ولا حضر، كل ذلک ببركة سيدنا حمزة رضي اللهعنه ونفعنا به والحمد لله على ذلک. انتهى ماذكره الحموي في نتائجه.

قال البر زنجي : ومن نجداتهم ماحدثني به الشيخ محمد بن المرحوم عبدالطيف التمام المالكي المدني عن والده أنه قال: ذهب الشيخ سعيد بن القطب الرباني الملا ابراهيم الكردي الى زيارة سيد الشهداء حمزة عم النبي صلى الله عليه وسلم و رضي الله عنه قبل الزيارة المعهودة لا هل المدينة في ثاني عشر شهر رجب، وكان كثيراً مايبادر بالسير اليها ويستمر ثم الى ثاني عشر، قال: فذهبنا معه في بعض السنين وجلسنا في ديوان السنود، ولما أرخى الليل ستوره نام الرفقاء وقعدت أحرسهم، فرأيت فارساً يطوف بالمكان الذي نحن فيه مرات، فتكاسلت عن النهوض اليه ، ثم قلت في نفسي: الى متى حتى يقصدک، فقمت اليه فقلت له: من أنت ؟ فقال: مالک و لهذا؟ تنزل في حماي وتؤذيني، يعني بسهرک وحراستک، وأنا لاأزال أحرسكم؟ أنا حمزة بن عبد المطلب، ثم غاب عن عيني رضي الله عنه وعن الصحابة أجمعين. ١٤٤

Marfat.com

حضرت سیدالشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی کرامات

حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں: حمزہ جنابت کی حالت میں شہید ہوئے اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

''ان کو فرشتوں نے غسل دیا۔''

اسی طرح ابن سعد نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ حمزہ کو غسل دے رہے ہیں۔''

بیھقی نے واقدی سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں میں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کی زیارت کی اور عرض کیا۔

السلام علیک یا عم رسول اللہ (ﷺ)۔ اے رسول اللہ ﷺ کے چچا آپ کو سلام میں نے اس کا جواب ان الفاظ میں سنا

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ

عارف باللہ سیدی شیخ محمود کردی شیحانی نزیل مدینہ منورہ کی کتاب ''الباقیات الصالحات'' میں، میں نے پڑھا کہ موصوف (مؤلف کتاب) نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کی۔ جب انہوں نے سلام عرض کیا تو اس کا جواب قبر سے آیا اور انہوں نے قطعی اور یقینی طور سے سلام کا جواب سنا۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے مزیدان کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے کا نام میرے نام پر رکھنا، جب ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام ''حمزہ'' رکھا۔

اس کتاب میں اس کا بھی ذکر ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں مواجھہ شریفہ میں سلام عرض کیا، حضور ﷺ نے آپ کے سلام کا جواب دیا، انہوں نے ایسا قطعی طور

Marfat.com

سے سنا جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

سیدی شیخ عبدالغنی نابلسی ''شرح صلاۃ الغوث الجیلانی'' میں راقم ہیں کہ ۱۲۰۵ھ میں شیخ محمود کردی سے مدینہ طیبہ میں ان کی ملاقات ہوئی انہوں نے ان (نابلسی) کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی اور ان کی قدر افزائی کی، پھر انہوں نے تفصیل سے بتایا کہ نبی ﷺ سے ان کی ملاقات عالم بیداری میں بارہا ہوئی ہے، شیخ نابلسی نے علامات کی روشنی میں شیخ محمود کردی کی صداقت کی تصدیق کی۔ عالم بیداری اور عالم خواب میں زیارت نبی ﷺ کے موضوع پر میں نے اپنی کتاب ''سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین'' میں تفصیل سے گفتگو کی ہے اور میرا خیال ہے کہ اس موضوع پر اتنی تفصیلات کسی اور کتاب میں نہ مل سکیں گیں۔

سید جعفر بن حسن برزنجی مدنی اپنی کتاب ''جالیۃ الکرب بأصحاب سید العجم و العرب ﷺ'' میں فرماتے ہیں اسماء اھل بدر و اہل احد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے استغاثہ و استمداد سے متعلق بعض واقعات حموی نے اپنی کتاب ''نتائج الارتحال والسفر فی اخبار اھل القرن الحادی عشر'' میں علامہ بابن عبدالغنی نابلسی کے حالات میں قلمبند کئے ہیں یہ شخصیت شریعت وطریقت کی جامع تھی نام نامی شیخ احمد بن محمد دمیاطی ہے، ۱۱۱۶ھ ماہ محرم میں مدینہ منورہ میں وفات پائی، یہ بیان کرتے ہیں:

ایک سال میں نے اپنی والدہ کے ساتھ حج کیا، یہ قحط کا سال تھا، میرے ساتھ دو اونٹ تھے جنھیں میں نے مصر سے خریدا تھا انہیں پر ہم نے حج کیا، بعد حج جب ہم مدینہ طیبہ پہونچے یہ دونوں اونٹ مدینہ طیبہ میں مر گئے، ہمارے پاس پیسے نہ تھے کہ کوئی اور اونٹ خریدتے یا کرایہ پر لیتے، مجھے کچھ پریشانی لاحق ہوئی، میں اپنے شیخ صفی الدین قشاشی قدس سرہٗ کے پاس گیا اور ان کو اپنے حال سے آگاہ کیا۔ میرے پاس وسائل سفر نہیں جب تک اللہ تعالیٰ اس کی کوئی سبیل پیدا نہ کردے اس وقت تک میں نے یہیں مدینہ طیبہ میں اقامت کا ارادہ کرلیا ہے، شیخ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا:

تم ابھی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ عم سیدنا محمد ﷺ کے مزار پر جاؤ، اور جو ہو سکے قرآن کی

Marfat.com

تلاوت کرو اور جس طرح مجھ سے تم نے اپنا حال بیان کیا ہے اسی طرح تفصیل کے ساتھ ان کی قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر عرض حال کرنا، میں نے ان کے حکم پر عمل کیا، اور فوراً ان کے مزار پر حاضر ہوا، چاشت کا وقت تھا، جو ہو سکا میں نے قرآن کی تلاوت کی اور جس طرح ہمارے شیخ نے عرض حال کرنے کا حکم دیا تھا اس طرح عرض حال کیا اور ظہر سے پہلے واپس آیا، باب الرحمتہ کے وضو خانہ میں گیا اور وضو کر کے حرم میں داخل ہوا، اسی وقت میری والدہ نے بتایا کہ یہاں ایک شخص تمہارے بارے میں پوچھ رہا تھا تم ان کے پاس جاؤ، میں نے والدہ سے پوچھا وہ کہاں ہیں، انہوں نے بتایا، حرم کے آخری حصوں میں ان کو دیکھو، میں گیا، جب میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ یہ ایک با وقار سفید ریش شخصیت ہیں، انہوں نے فرمایا، مرحبا، شیخ احمد! میں نے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ انہوں نے فرمایا، اب مصر کے سفر پر روانہ ہو جاؤ، میں نے عرض کیا، کس کے ساتھ سفر کروں؟

انہوں نے فرمایا:

تم میرے ساتھ چلو، کسی کے ساتھ سفر کا انتظام کر دوں گا۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا پھر ہم مدینہ طیبہ کے مصری حجاج کے اسٹیشن المناخہ پہونچے، وہاں وہ ایک مصری کے خیمہ میں داخل ہوئے، ان کے ساتھ میں بھی تھا، جب انہوں نے صاحب خیمہ کو سلام کیا وہ ان کے لئے کھڑا ہو گیا ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور بڑی تعظیم و تکریم کی، آپ نے اس سے کہا، میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ تم شیخ احمد اور ان کی والدہ کو اپنے ساتھ مصر لے جاؤ، اونٹوں کی کثرت اموات کے سبب اس سال اونٹ بڑے عزیز تھے اور کرایہ پر ملنا بہت مشکل تھا، لیکن اس نے آپ کے حکم کی تعمیل کی، آپ نے اس سے پوچھا تم کیا کرایہ لو گے؟ اس نے ادب کے ساتھ کہا سیدی جو آپ فرمائیں، انہوں نے فرمایا اتنا اتنا لے لو، اس نے آپ کا فرمان قبول کر لیا، پھر انہوں نے کرایہ کی رقم کا اکثر حصہ خود ادا کر دیا، پھر انہوں نے مجھے حکم دیا، جاؤ اپنی والدہ اور سامان لیتے آؤ، میں گیا اور سیدی وہیں رہے، پھر اپنی والدہ اور سامان لے کر آیا سیدی نے اس کے ساتھ شرط کر دی کہ بقیہ کرایہ میں مصر پہونچ کر اسے دوں گا، اس نے سیدی کی یہ بات قبول کی، سیدی نے فاتحہ پڑھی اور میرے لئے اس کو

Marfat.com

وصیت کی اور وہاں سے اٹھے میں بھی ان کے ساتھ ہولیا۔ جب ہم حرم شریف پہونچے انہوں نے مجھے حکم دیا، تم مجھ سے پہلے حرم میں داخل ہونا میں اندر داخل ہوا اور نماز تک ان کا انتظار کیا لیکن پھر وہ مجھے نظر نہ آئے میں نے ان کو بہت تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکے، پھر میں اس صاحب خیمہ کے پاس گیا اور ان کا پتہ پوچھا، اس نے جواب دیا، میں ان کو نہیں پہچانتا اور اس سے قبل ان کو میں نے دیکھا بھی نہ تھا، لیکن جب وہ میرے پاس آئے اس وقت مجھ پر ایسا رعب و دبدبہ طاری ہوا جو زندگی بھر کبھی نہ ہوا تھا، پھر واپس آیا اور ان کو بہت ڈھونڈھا لیکن پھر وہ نظر نہ آئے، پھر میں اپنے شیخ صفی الدین احمد قشاشی کے پاس گیا اور واقعہ کی تفصیل بیان کی، انہوں نے فرمایا یہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی روحانیت متشکل ہو کر تمہارے سامنے آئی تھی، پھر میں اس کے پاس آیا جس سے معاملہ طے ہوا تھا اور حاجیوں کی صحبت میں اس کے ساتھ مصر روانہ ہوا اثناء سفر ہمارے ساتھ اس نے جس حسن اخلاق اور محبت و احترام کا ثبوت دیا اس طرح کا اعزاز مجھے کبھی بھی نہ ملا، نہ سفر میں نہ حضر میں اور یہ سب کچھ ملا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی برکت سے الحمدللہ! حموی نے ''نتائج'' میں یہ ساری تفصیل ذکر کی ہے۔ برزنجی نے مزید رقم فرمایا: امداد واعانت کی قبیل سے یہ واقعہ بھی ہے، شیخ محمد بن مرحوم عبداللطیف التمام مالکی مدنی نے اپنے والد سے نقل کیا: شیخ سعید بن قطب ربانی ملا ابراہیم کردی سید الشہداء عم نبی (ﷺ) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے گئے، اہل مدینہ کا دستور تھا کہ ۱۲ ربیع الثانی کو ''سیدنا'' کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے۔ شیخ کی زیارت اس تاریخ سے قبل ہوئی ان کا مزاج تھا کہ کثرت سے ''سیدنا'' کی زیارت کے لئے جایا کرتے اور ۱۲ ربیع الثانی تک یہ سلسلہ رہتا، ایک سال ہم ان کے ساتھ زیارت کے لئے گئے اور ''دیوان السنود'' (سندھیوں کے دیوان) میں قیام کیا۔ جب رات طاری ہوئی سارے ساتھی سو گئے اور میں ان کی نگرانی کے لئے بیٹھ گیا، ایک سوار کو میں نے کئی بار دیکھا کہ اس جگہ کا چکر لگا رہا ہے جہاں ہم تھے میں اپنی سستی کے باعث ان تک نہ جا سکا، پھر میں نے اپنے جی میں کہا، آخر کب تک؟ تا آنکہ وہ خود ادھر آئیں، میں ان کی طرف بڑھا اور ان سے پوچھا آپ کون؟ انہوں نے جواب دیا تم کو اس سے کیا واسطہ؟ تم میری پناہ میں اترے ہو اور شب

Marfat.com

بیداری اور نگرانی کے ذریعہ مجھے اذیت دیتے ہو، میں برابر تم سب کی نگرانی کر رہا ہوں، میں حمزہ بن عبدالمطلب ہوں، اور پھر وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابۃ اجمعین

Marfat.com

سید الشہداء سیدنا حمزہ ﷺ سے حضرت قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کو غایت درجہ کی عقیدت و محبت تھی۔ اپنے شروع قیام مدینہ منورہ ہی سے آپ کی بارگاہ میں حاضری دیتے رہے۔

اسی سلسلہ میں ایک مرتبہ ارشاد فرمایا:

''تہجد سے پہلے فضل الرحمٰن کی والدہ پراٹھا پکا کر کے اس کو ایک تھالی میں رکھ کر مزید گھی اور شہد ڈال کر چوری بنا دیتیں۔ فقیر کھا کر حرم پاک حاضری کو چل دیتا۔ اشراق کے بعد سیدنا حمزہ ﷺ کی بارگاہ میں پیدل حاضر ہوتا۔ اس وقت گاڑیاں نہ تھیں۔ گھوڑے، خچر اور اونٹ کی سواری عام میسر تھی۔ سید الشہداء ﷺ کے حضور چاشت تک حاضر رہتا، چاشت کی نماز پڑھ کر واپسی ہوتی۔ راستے میں مسجد مستراح ۱۴۵ میں دوگانہ ادا کرتا ہوا، احباب سے ملتا ملاتا گھر آتا۔ دودھ کا پیالہ پی کر حرم شریف حدیث پاک کی خدمت کے لئے حاضر ہو جاتا۔ ظہر کی نماز کے بعد گھر آ کر تھوڑا آرام کرتا پھر عصر کے بعد سے عشاء تک حرم نبوی شریف میں حدیث شریف کی خدمت میں معمور رہتا۔''

یاد رہے کہ حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ، سیدنا شریف حسین رحمتہ اللہ علیہ کے عہد تک تقریباً بارہ برس حرم نبوی شریف میں حدیث شریف کی درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے۔

مزید فرمایا:

''ان ایام میں علم کی یہ قدر تھی کہ حرم النبوی الشریف میں صرف علم صرف و نحو کے بیس مدارس تھے۔''

فرمایا:

''اس دور میں بھی ترکی عہد حکومت کی طرح اسلامی تہوار بڑے ذوق

Marfat.com

وشوق اور انتہائی عقیدت مندی سے منائے جاتے تھے، اذان سے پہلے صلاۃ وسلام پڑھا جاتا تھا، علماء ومشائخ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔''

پھر گھٹنوں کے شدید درد کی وجہ سے حاضریوں میں ناغہ ہونے لگا، بعد میں صرف رھ کے دن عصر کے بعد حاضر ہوتے پھر معذوری کے سبب ہفتہ وار حاضری مہینہ میں بدیل ہوگئی۔ آخری چند سال صرف رمضان شریف کی سترھویں تاریخ حاضری کا معمول ی رہ گیا تھا۔ افطاری سید الشہد رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ہوتی اس افطاری میں اہل مدینہ منورہ، ریدین ومعتقدین کے علاوہ دنیا بھر سے آئے ہوئے علماء مشائخ اہل سنت شامل ہوتے تھے۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد پرتکلف شاہانہ لنگر سے مستفید ہونے کے بعد واپسی ہوتی۔

الحمد للہ! ابھی تک یہ سلسلہ سیدی فضل الرحمٰن قادری مدنی جانشین قطب مدینہ کی رپرستی میں جاری ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ یہ سلسلہ تا قیام قیامت جاری و اری رہے۔ آمین

ایک مرتبہ رمضان المبارک میں اسی افطاری کے موقع پر جمع غفیر تھا جبل الرماۃ کے ساتھ میدان میں بہت سے قالین بچھا دیئے گئے۔

سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز جب آئے تو ایک کونے پر بیٹھ گئے سترخوان پر طرح طرح کی نعمتیں موجود تھیں افطاری کے وقت کسی نے ایک سموسا آپ کے ہاتھ پر رکھ دیا بڑے اطمینان وفرحت کے ساتھ اس سے افطاری فرمائی۔ حضرت پیر سید حیدر حسین رحمۃ اللہ علیہ جو کہ آپ کے ساتھ ہی تشریف فرما تھے، یہ منظر دیکھا تو ان کی آنکھیں نمناک ہوگئیں، احقر کو طلب کیا اور فرمایا:

''دیکھ یہ ولی اللہ کی شان ہے۔ جس کے سبب یہاں سب لوگ قسم قسم کی نعمتیں کھا پی رہے ہیں وہ کس طرح بے نیاز بیٹھا ہے۔''

اور پھر سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ پر ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ وہ خود کیوں حضرت کی خدمت میں حاضر نہیں رہے؟ اور وہ تو اپنے والد ومرشد کے حکم کے پابند علماء و

Marfat.com

مشائخ کی خدمت پر معمور تھے اور صرف ایک کھجور سے افطاری کرنے کے بعد باصرار علما ومشائخ، نماز مغرب کی امامت کے فرائض انجام دینے لگے۔

حضرت پیر سید حیدر حسین رحمتہ اللہ علیہ کے سیدی فضل الرحمٰن قادری سے بہت ہی گہرے مراسم تھے، یک جان و دو کالب والا معاملہ تھا۔ جب سیدی فضل الرحمٰن قادری جماعت منزل (رہائش گاہ سید حیدر حسین) تشریف لے جاتے، تو پیر صاحب کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہتی، بڑی محبت سے بغل گیر ہوتے ایک دوسرے کے ہاتھ چومتے، پیر صاحب لیٹ جاتے اور فرماتے:

''او! مولانا ایک مرتبہ میرے سینے پر پاؤں رکھ دو۔''

اور تکرار فرماتے جاتے، اور آپ پیر صاحب کے پاؤں کو چھوتے حضرت سیدی مرشدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ بھی حضرت پیر صاحب سے بہت خوش تھے فرمایا کرتے:

''سید حیدر حسین معاملے کے بہت درست ہیں جس قدر کوئی معاملہ کا درست ہوگا، اتنا ہی دین میں درست ہوگا الدین معاملہ۔''

حضرت سراج العلماء ضیاء الملت والدین قدس اللہ سرہٗ نے اپنے شروع ایام مدینہ منورہ کا ایک واقعہ اس طرح بیان فرمایا:

''فقیر کے مدینہ طیبہ کے شروع ایام میں، اس وقت بقیع شریف کی پچھلی طرف (مشرقی جانب) مقام القبرین میں رہتا تھا۔ (اب یہ علاقہ بقیع شریف میں شامل ہوگیا ہے۔ ان دونوں اس محلّہ میں اکثر علماء ومشائخ کا ہی قیام تھا۔) میرے گھر میں چوری ہوگئی، چور گھر کا بالکل صفایا کر گئے، پانی پینے کے لئے پیالہ تک بھی نہ چھوڑا۔ میرا ایک دوست محمد بن صالح بن عبدالمصطفیٰ ابراھیم مسعودی تھا۔ اس کے پاس معقول رقم جمع تھی، وہ لے آیا اور کہا، بھائی یہ کل رقم ہے، اس میں سے آدھی تمہاری اور آدھی میری ہے۔ اس رقم سے گھر کی ضروریات کا سارا سامان خریدا، کچھ رقم بچ بھی رہی، ابھی ایک ہفتہ بھی نہ ہوا تھا کہ پھر گھر کا صفایا ہو

Marfat.com

گیا۔ وہی میرا ساتھی پھر رقم لے آیا اور کہا اس آدھی رقم میں سے آدھی آپ کی اور باقی میرے لئے ہے۔ اور مجبور کر کے رقم چھوڑ گئے۔ پھر گھر کی ضروریات پوری کیں مگر چند دن کے بعد ہی پھر تیسری مرتبہ ویسا ہی ہوا۔ میرا وہ دوست پھر رقم لے آیا اور پہلے کی طرح مجھے پیش کی مگر میں نے لینے سے انکار کر دیا جب اس کا اصرار بڑھا تو فقیر نے کہا، یہ لے جاؤ اور جب تک میں نہ بلاؤں دوبارہ میرے پاس نہ آنا۔ اس کو مجبوراً جانا پڑا، پھر محتاجی کی اتنی تکلیف تھی کہ ایک دفعہ تقریباً سات دن ہو گئے، کوئی چیز کھانے کی نہیں کھائی۔ وجود بے حد کمزور ہو گیا، کہ حرم شریف میں بھی نہیں جا، آ سکتا تھا۔ تو ایک شخص جو نہایت وجیہہ تھا میرے پاس آیا، تین تھیلے لے کر جو مشکیزے چمڑے کے ہوتے ہیں۔ جن کو قربہ کہتے ہیں۔ ایک مشکیزا بڑا، اس میں آٹا بھرا ہوا تھا۔ اور ایک چھوٹے مشکیزے میں گھی بھرا ہوا تھا، دوسرا چھوٹا مشکیزا اس میں شہد بھرا ہوا تھا۔ وہ لا کر کے میرے پاس رکھے، کہا کہ بھائی میں مسافر ہوں مجھے روٹی پکا دو، تو تمہاری بڑی مہربانی ہو گی۔ میں آگے ہی کمزور اور تکلیف میں پڑا ہوا تھا، سامنے کونے میں زیر (پانی کا چھوٹا مٹکا) رکھی ہوئی تھی، اتنی بھی ہمت نہ تھی کہ وہاں سے پانی بھی پی سکوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے ان کو مرحبا کہا۔ کہ بہت اچھا، انہوں نے آٹا نکال کر دیا فقیر نے گوندھنا شروع کیا، جب روٹی توے پر پکانی شروع کی، تو انہوں نے کہا میں بازار سے کوئی سامان لے کر آتا ہوں۔ خیر میں روٹی پکاتا رہا، روٹیاں پک کر تیار ہو گئیں۔ اتنے میں وہ بازار سے واپس آ گئے، ان دنوں میں حقہ بھی پیا کرتا تھا اور سیگرٹ وغیرہ بھی پیا کرتا تھا۔ وہ سیگرٹ اور تمباکو بھی لے کر آئے۔ اور دیگر سامان کے علاوہ، شکر اور چائے کے دو ڈبے بھی لائے،

Marfat.com

رکھتے ہوئے انہوں نے فرمایا:

"یا شیخ هذا کل من الله لک"

یا شیخ یہ سب اللہ کی طرف سے تمہارے لئے ہے۔

اور خود فوراً نکل گئے۔ اب میں پیچھے گیا، کہ دیکھوں یہ کون ہیں۔ باہر ہر طرف دیکھا مگر کوئی نظر نہیں آیا۔ اس کے بعد کھانے پینے کے معاملہ میں مجھے کبھی بھی کوئی تنگی، تکلیف نہیں ہوئی۔ بلکہ چار، دس آدمی کھا کر ہی جاتے ہیں، کسی کے ہاں کھانے کو نہیں جاتا، اللہ جل جلالہ، کا یہ فضل ہے۔"

پھر سیدی و مرشدی قدس سرہٗ نے فرمایا:

"میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی، کہ یہ سیدنا حمزہ عم النبی (ﷺ و رضی اللہ عنہ) ہیں۔ مدینہ منورہ میں سید الانبیاء ﷺ عالمین کے حاکم و مالک ہیں اور سید الشہداء رضی اللہ عنہ امیر۔"

فرمایا:

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بڑے صاحب کرامات ہیں۔ ایک حکایت سنی ہے کہ مکہ شریف میں ایک ترکی حج کو آیا تھا، حج کیا اس نے، حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس کا سارا سامان اور روپے پیسے سب چوری ہو گئے، اس کے پاس کچھ نہ رہا، اب اس نے خیال کیا کہ میرے ترکی بھائی آرہے ہیں، کسی سے کچھ لے لوں گا اور گھر واپس جا کر ان کو دے دوں گا، لیکن یہ بھی اس کی طبیعت نے گوارا نہ کیا۔ اس کو کسی نے کہا جب تو اتنا خیال کرتا ہے کہ اپنے ملک کے لوگوں سے بھی اپنی حاجت کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا، یہ تو بڑی سعادت کی بات ہے، لیکن اب تو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں چلا جا، وہاں جا کر اپنے حالات بیان کر۔ اس نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی مشکلات عرض کیں، رات آئی، رات جب اندھیری ہوئی تو ایک چراغ نظر آیا۔ ایک آدمی آ کے اس کو کہتا ہے، تم اس چراغ کے

Marfat.com

پاس چلے جاؤ، تمہارا کام جو مشکل ہے سہل ہو جائے گا۔ اور وہ چلتا چلتا اس کے پاس پہنچا، اب وہ چراغ آگے آگے جاتا ہے، یہ پیچھے پیچھے چلتا ہے، یہاں تک کہ ایک جگہ پر جا کر وہ چراغ گل ہو گیا اور وہ اس کے گھر کا دروازہ تھا، استنبول میں۔

اس طرح ایک اور حکایت بہت معروف ہے کہ ایک شخص سندھ سے حج کے لئے آیا، حج کیا اور مدینہ شریف پہنچ گیا۔ جب قافلے کی رخصت کا وقت آیا تو وہ بیمار ہو گیا تو اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے گئے، بیماری طول پکڑ گئی، بیمار بھی ہے اور اخراجات بھی نہیں ہیں، کھانے کو بھی کچھ نہیں، اس حال میں پریشان تھا تو کسی شخص نے اسے اٹھایا اور سید الشہدا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک تک لے گیا اور اسے وہاں چھوڑ کر چلا گیا۔ وہاں ہی پڑا دعا و التجا کرتا رہا۔ ابھی تیسری رات ہی ہوئی تھی تو ایک شخص آیا اسے کھلایا پلایا اور کہا، جاؤ وہ جہاں سامنے چراغ روشن ہے وہاں پہنچ، تمہارے رہنے سہنے کا وہاں انتظام ہو جائے گا۔

الغرض وہ چل پڑا، ابھی اس نے کچھ فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ ایک چھوٹا سا نالا آ گیا، جب وہ اس کو پار کر کے چراغ والے مکان پر پہنچا تو وہ اس کا اپنا گھر تھا، سندھ میں۔

حضرت سید الشہدا رضی اللہ عنہ اتنی بڑی ذات ہیں کہ جن کی قبر مبارک پر کھڑے ہو کر حضور علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں:

یا حمزۃ یا کاشف الکربات، یا حمزۃ یا حلال المشکلات، یا حمزۃ یا ذاباً عن وجہ رسول اللہ (ﷺ)، یا حمزۃ یا اسد اللہ و اسد رسول اللہ (ﷺ)۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام جن کی قبر پر یہ فرمائیں، تو ہماری مصیبتوں کو دور کرنے والا ہے، تو ہماری مشکلات آسان کرنے والا ہے، تم نے ہماری جان کو بچانے کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیا ہے، تو اللہ اور اس کے رسول کا شیر ہے۔

جب حضور ﷺ جا کر کے خود فرمائیں، تو پھر ان کے درجات کیا ہیں! درجے دینے والے بھی حضور علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔

یہاں قدیم سے یہ رواج چلا آتا ہے، وجہ تو معلوم نہیں ہوئی، کہ بدھ کے روز لوگ

Marfat.com

عصر کے بعد جاتے ہیں، گویا جمعرات کی شام کو۔

عرض: حضور کہیں یہ شہادت کا وقت تو نہیں؟

ارشاد: شہادت تو حضرت کی دن میں ہوئی۔ پندرہ شوال کو۔

عرض: سیدی ترکی زمانہ میں آپ کی قبر شریف پر بھی قبہ تھا؟

ارشاد: بڑا عالیشان گنبد تھا، بڑی مسجد تھی، اس مسجد میں میرے خیال کے مطابق کم از کم، کم از کم پانچ ہزار آدمی جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتے تھے۔ منارہ تھا اذان دینے والا۔

عرض: حضور مزار شریف کے دوسری طرف ایک کھنڈر ہے، لوگ کہتے ہیں کہ پہلے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف وہاں تھا، وہاں سیلاب آجاتا تھا اس وجہ سے آپ کے جسدِ مبارک کو وہاں سے نکال کر موجودہ جگہ پر لے آئے ہیں۔

ارشاد: مگر وہ نیچے کی جگہ ہے، تھوڑے فاصلے پر، وہاں بھی گنبد بنا ہوا تھا۔

پہلے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ ابن جحش رضی اللہ عنہ اور سیدنا مصب بن عمیر رضی اللہ عنہ، تینوں جسد مبارک ایک ہی قبر میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے دفن کئے تھے، تو پانی کے سیلاب کے سبب وجود مبارک نکال کر پھر یہاں لے آئے۔ یہ عباسیہ خاندان کا زمانہ تھا۔

حضرت مجاہد اعظم کا واقعہ

ایک مرتبہ سنوسی الہند مجاہد اعظم علامہ سیدی محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری قدس اللہ سرہ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی حاضری کے سفر کی تیاری میں مصروف، روزے سے تھے، اس لئے افطاری کے لئے مکہ شریف سے کچھ فواکہ خریدے اور ایک زمزم شریف کا کین ساتھ کرلیا۔ راستے میں صحرا میں افطار کا وقت ہونے والا تھا، قریب قریب کوئی استراحہ (ریسٹورنٹ) نہ تھا صحرا ہی میں ویگن روک دی گئی، پلاسٹک کی چٹائیاں بچھا کر بیٹھ گئے۔

Marfat.com

فوا کہ وزمزم دیکھا تو موجود نہ پایا، یعنی مکہ معظّمہ میں ویگن پر رکھنا ہی بھول گئے تھے۔ اتنے میں ایک گاڑی بڑی تیز رفتاری سے آ کر ہمارے قریب رکی، اس میں سے ایک بڑے با وقار و بارعب اور وجیہہ بزرگ نکلے، مجاہد ملت فوراً تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ دوسرے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے طرح طرح کے فوا کہ اور زمزم کا کین رکھتے ہوئے سلام مسنون کہا اور حضرت مجاہد ملت رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

" یا شیخ کلوا واشربوا واشبعوا من رزق ما أعطا اللّٰہ "

یا شیخ اللّٰہ کے عطا کردہ رزق میں سے خوب کھاؤ پیو۔

اور فوراً سلام کہتے ہوئے گاڑی میں سوار ہو کر چل دیئے۔ سیدی مجاہد ملت قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز پر عجیب کیفیت طاری ہو گئی اور کچھ دیر تک گریہ طاری رہا، آپ بار بار فرماتے:

"حبیب الرحمٰن تم نے صبر کیوں نہ کیا؟ حبیب الرحمٰن تم نے صبر کیوں نہ کیا؟"

سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز ارشاد فرمایا کرتے تھے، سید الشہداء رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے بعد عند اللہ سیدا الشفعا، اسد اللہ، اسد الرسول (ﷺ) ہیں۔ اہل مدینہ کا قدیم سے یہ طریقہ چلا آ رہا ہے کہ جب کسی پر کوئی مصیبت پڑتی، یا کوئی مشکل میں گھر جاتا تو سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں فریاد لے کر حاضر ہو جاتا ہے۔ اور یوں عرض کرتا ہے، اے نبی کریم (ﷺ) کے محبوب چچا، میں اس حالت میں گرفتار ہوں اپنے رؤف و رحیم بھتیجے (ﷺ) کی بارگاہ میں میری شفارش فرمائیں، تا کہ مجھ سے میری مصیبت دور ہو جائے، مشکل حل ہو جائے اور پھر سیدھے حرم نبوی شریف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر التجا کرتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ، کے فضل و کرم سے مشکل حل ہو جاتی ہے۔

اور ایک ذاتی واقعہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

فقیر کی ایک عزیزہ کی اراضی بمعہ کنواں، جس پر چند با اثر افراد نے قبضہ کر لیا تھا۔

Marfat.com

انہوں نے قاضی کے ہاں مقدمہ دائر کیا۔ مدعا علیہم نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ خاتون جس شخص کے سبب سے مالک بنتی ہے، وہ اس کو طلاق دے چکا تھا، اور جھوٹا طلاق نامہ پیش کیا، جس پر دو گواہوں کے دستخط بھی تھے۔ اس کی تردید ایک کٹھن مرحلہ تھا۔ تمام متعلقین متفکر تھے، مگر کوئی راہ نہ نکلتی تھی۔ انہی ایام میں فقیر سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری کے لئے جا رہا تھا۔ راستہ میں مسجد مستراح سے کچھ آگے، ایک جاننے والا ملا، سلام کے بعد کہنے لگا شیخ میرے گھر چلیں، ایک کپ چائے کا پی لیں۔ فقیر نے کہا، میں سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی زیارت کو جا رہا ہوں کبھی دوسری مرتبہ سہی تو اس نے بااصرار کہا، واپسی پر تشریف لائیں۔ میں نے انشاء اللہ تعالیٰ بولا، اس نے کہا آپ واپسی پر مجھے یہیں منتظر پائیں گے۔ واپسی پر اسے راستے میں ہی موجود پایا، اس کے ساتھ اس کے گھر پہنچا، مجھے کمرہ میں بیٹھا کر چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک تھیلا لے آیا، کہنے لگا اس میں میرے والد، اللہ یرحمہ کے کاغذات ہیں، آپ جانتے ہیں میں پڑھا لکھا نہیں ہوں، چائے آنے تک ان کو ملاحظہ کر لیں، اگر کچھ کام کے ہوں تو سنبھال لوں۔

تھیلے سے کاغذات نکالتے ہی سب سے پہلے جس کاغذ پر میری نظر پڑی وہ دو گواہوں کے بیانات کی محکمہ سے مصدقہ نقل تھی۔ ان بیانات میں میری عزیزہ کو اسی شخص کی زوجہ تسلیم کیا تھا جس کو متعلقہ قرار دینے کے طلاق نامہ پر بطور شاہد انہی دونوں کے دستخط کئے ہوئے تھے۔ اور یہ بیانات طلاق نامہ والی تاریخ کے بعد دیئے گئے تھے۔ اس سبب وہ طلاق نامہ جھوٹا ثابت ہوا اور حق والے کو حق مل گیا۔

Marfat.com

جبل عینین

عرض: سیدی وہ گھاٹی جس پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو متعین کیا تھا وہ کس جگہ پر واقع ہے۔ کیا جبل احد کے ساتھ تھی؟

ارشاد: وہ جبل احد کے ساتھ نہیں تھی، جہاں اب سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف ہے، اس سے پہلے، جاتے ہوئے دائیں ہاتھ کو ایک ٹھیکری ہے، جس کے اوپر بہت مکان بنے ہوئے ہیں۔ اس کا نام ہے جبل عینین، قدیم نام ہے، یعنی دو آنکھوں والا پہاڑ، اس کے اوپر تیر انداز بیٹھ جائیں تو اِدھر بھی مار کر سکتے ہیں اور اُدھر بھی مار کر سکتے ہیں۔ تو اس کے اوپر حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے چالیس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بٹھایا اور فرمایا کہ تم لوگ پہاڑ سے نیچے نہیں اترنا، یہ نہیں خیال کرنا کہ ہم جیت گئے ہیں۔ جب ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دیکھا کہ فتح ہوگئی ہے اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم غنیمت کا مال جمع کر رہے ہیں، ان کو بھی شوق آیا، یہ بھی پہاڑ کو چھوڑ کر نیچے اتر گئے۔ جب پہاڑ کو چھوڑ گئے تو ادھر سے سیدنا خالد بن ولید جو اس وقت کفار و مشرکین مکہ کے ساتھ تھے، انہوں نے دیکھا کہ صحابہ نے پہاڑ کو چھوڑ دیا ہے، تو پھر نہوں نے دوبارہ حملہ کیا، دوبارہ حملہ کرنے سے ستر (۷۰) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شہید ہوئے، نبی کریم ﷺ کے دندان مبارک بھی زخمی ہوئے، یہ سب ہوا، فقط حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی نافرمانی پر۔ [۱۴۶]

Marfat.com

SYUHADA UHUD 1326H	شہداء احد ۱۳۲۶ھ
UHUT SEHİTLERİ 1326H	
SHOHDA UHOO 1326H	

حقوق الطبع محفوظة لصالح
Copy Right for Saleh Al-Saedy
TEL: 0506130848 P.O. BOX: 3271

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

خطابِ قطب مدینہ

تجھ سے اور دہر کے اقطاب سے نسبت کیسی

قطب خود کون ہے خادم ترا چیلا تیرا

Marfat.com

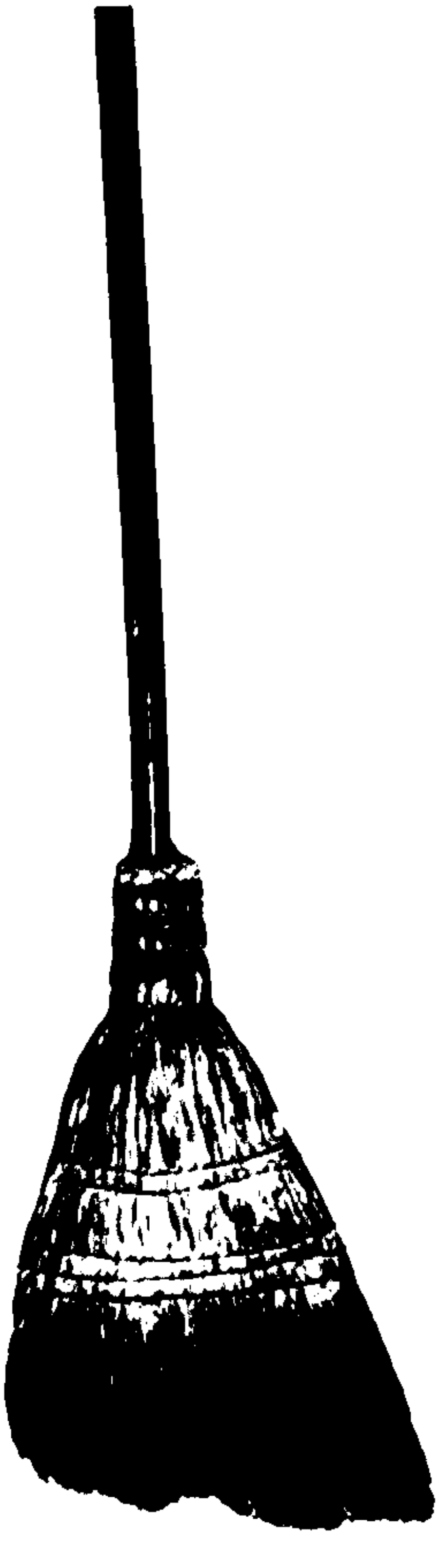

حجرہ مقدسہ میں استعمال ہونے والے جھاڑو کا عکس

Marfat.com

جناب شوکت حسین رضوی مدظلہ (کراچی) نے مکتوب بنام راقم الحرف میں اس طرح بیان فرمایا:

فقیر کو حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب رضی اللہ عنہ مفتی اعظم ہند سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف سے شرف بیعت حاصل ہے۔ اور حضرت علامہ الحاج الشاہ مولانا ابراہیم رضا خاں صاحب جیلانی میاں نبیرۂ اعلیحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرزند نسبتی کا شرف حاصل ہے۔

۱۳۷۷ھ/ ۱۹۴۹ء میں حضرت جیلانی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مدینہ منورہ حاضری ہوئی واپسی بریلی شریف اپنے دولت کدہ پر یہ واقعہ سنایا۔ فرماتے تھے:

''فقیر حضور سرکار ابد قرار ﷺ کے دیار پاک مدینہ منورہ میں حاضر تھا ایک دن، حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی (رضی اللہ عنہ) کے در دولت پر حاضری دی، اس کے بعد حضور سرکار دو عالم ﷺ کے مواجہہ شریف میں حاضر ہوا، اور دعا کی کہ حضور ﷺ آپ کے کرم سے مدینہ طیبہ کے قطب سے ملاقات ہو جائے۔

فقیر حاضری کے بعد قیام گاہ پر پہنچا۔ تو دیکھا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مدظلہ العالی (رضی اللہ عنہ) تشریف لے آئے حضرت بہت کم گھر سے نکلتے ہیں، فقیر نے ایک دم دیکھ کر تعجب کیا۔ عرض کیا حضرت ابھی تو آپ سے ملاقات ہوئی تھی، پھر ایک دم کیسے تشریف آوری ہوئی؟ فرمایا میرے دل میں اچانک خیال پیدا ہوا کہ آپ سے ملاقات کروں، کیونکہ آپ نے طلب فرمایا ہے، اور خاموش ہو گئے۔ ادھر سرکار ﷺ کے دربار میں عرض کیا اور ادھر حضرت قطب مدینہ منورہ سے ملاقات ہو گئی۔ حضرت مولانا ضیاء الدین مدینہ پاک کے قطب ہیں۔ مزید فرمایا جن کے خلیفہ کی یہ شان ہو کہ مدینہ پاک میں قطب ہوں، ان کے پیر و مرشد سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کا سرکار دو عالم ﷺ میں قرب کا کیا مقام و

Marfat.com

حال ہوگا۔"

اس واقعہ سے حضرت مولانا الشاہ محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں اور حضرت قطب مدینہ مولانا سیدی ضیاء الدین احمد قادری مدظلہ، دونوں بزرگوں کے مقامات و مراتب کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت علامہ شاہ محمد ابراہیم رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ مفتیٔ اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدی مصطفیٰ رضا خاں نوری، حضرت خواجہ محمد محمود تونسوی، حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی، سیدی امین کبتی قطب مکہ مکرمہ، حضرت علامہ نور سیف بن ھلال، حضرت علامہ سید علوی عباس الحسنی المالکی محدث کبیر مکہ مکرمہ، حضرت ابوالمساکین علامہ ضیاء الدین پیلی بھیتی، حضرت علامہ حشمت علی خاں لکھنوی، سیدی مجاہد اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری، حضرت علامہ سید ابو البرکات سید احمد قادری مفتیٔ اعظم پاکستان، حضرت غزالیٔ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی، سیدی السید سلیمان اسماعیل الواعظ مدنی نقیب حضرۃ جیلانیہ، السید الشریف تاج الدین ابن امام القدوہ حافظ الحدیث الشیخ بدرالدین المغربی الدمشقی، حضرت علامہ حافظ خیر محمد سندھی مدنی، حضرت شیخ محمد سامی افندی، حضرت علامہ محمد سردار احمد محدث اعظم پاکستان، حضرت علامہ عبدالحیٔ بن عبدالکبیر الکتانی، قاسم بن احمد القسیمی البغدادی الحنفی، ابراہیم بن محمد بن ابراہیم الفلانی الدمشقی، حضرت علامہ سعد اللہ الحریری الدمشقی، حضرت علامہ عبدالکریم مدرس و خطیب حضرۃ جیلانیہ۔ حضرت شیخ محمد نمر خطیب مدنی، حضرت شیخ عبدالقادر سقاف قطب جدہ و دیگر علماء و مشائخ نے بھی شیخ الاسلام حضرت علامہ ضیاءالدین احمد قادری مدنی ﷺ کو قطب مدینہ کے خطاب سے ذکر فرماتے رہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

سندات
دستخط
و
مواہیر

Marfat.com

حضرت سیدی قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری
رحمتہ اللہ علیہ کے زیر استعمال رہنے والے
عصا کا عکس

Marfat.com

سندات، دستخط اور مواھیر کے عکوس جو حضرت شیخ الاسلام ضیاء الملت والدین سیدی ضیاء الدین احمد القادری مہاجر مدنی قدس سرہ العزیز مختلف اوقات میں استعمال فرماتے رہے۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا من لطف من اختاره من عباده بحر رحمته وصلى الله تعالى على سيدنا
محمد وآله وعلى كل نبي وولي وسلم تسليما كثيرا اما بعد قال الله تعالى يا ايها الذين
[illegible] وقال صلى الله تعالى عليه وسلم الفقر فخري وبه افتخر
[illegible] ويكون الرجل صالحا فيرزق الفتح بقدم على مولاه معرضا عن
[illegible] فيرزق الخير موجبا على الاعراض فصحة قول الروحاني
[illegible] سيد المرسلين رسول الثقلين صلى الله تعالى عليه وسلم وبارك
[illegible] الشريف وبكلمة التوحيد وهو
[illegible] الفقير ضياء الدين احمد
[illegible] ومولانا وقدوتنا وملاذنا والاخذ بنفس السلام
[illegible] والغازي في سبيل الله المخلوق [illegible] سيدنا محمد سرخ
سنوسي وهو عن استاذه الامام السيد محمد بن علي بن زاهد وسنده السيد
علي السنوسي وعن السيد الشريف [illegible] عمر بن [illegible]
شيخ السند وهو عن سيد [illegible] وهو عن [illegible] وشيخ شيوخ
الطريق ومعدن الشفقة وعقيقة السيدة [illegible] عبد القادر الجيلاني
رضي الله تعالى عنه ونفعنا بهم ونعاد ان يقتلنا كلمة التوحيد وخرجه سالما
[illegible] وفي سائر الاوقات حسب ما يتيسر له فمن
[illegible] عن نفسه ومن توفي ولم يفعل ذلك فيستوجب الحرمان وصلى
[illegible] وعلى آله وصحبه اجمعين وسلم تسليما كثيرا والحمد لله رب العالمين

كتبه الفقير

ضياء الدين احمد القادري عفي عنه

في مدينة [illegible]

[illegible]

Marfat.com

سند

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله الذي ... والصلاة والسلام على سيدنا محمد ... وبارك وسلم

... الطريقة القادرية الرضوية النورية الشاذلية السنوسية بالمدينة المنورة

بسم الله الرحمن الرحيم

... الحمد لله ... وصحبه ... وبارك وسلم

... السيد ... الحمد ... وسيدي ... الشمس ... الأنام ... الله ... الله ... الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو القادر

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیاء
والمرسلین سیدنا ونبینا ومولانا محمد صلی
اللہ علیہ وسلم وبعد فقد طلب منی الاخ
الصالح المولوی الشیخ عارف ضیائی اجازہ لقمراہ
وذلک لخیرات والبردۃ الشریف وما جمعہ
لفقراء شرھا اللہ ثواب اللہ ورضوانہ واوصیہ
بالمواظبۃ علیھا ولم اجد دلیلاً لاسبل الخیرات
والبرکات وطلبت منہ ان لا ینساانی
من الدعاء ولاولادی واللہ ولی التوفیق

العبد الفقیر سید محمد بن سید عبدالحی الحسینی
غفرلھما ولمشائخھم ولجمیع المسلمین آمین

Marfat.com

فوقضاء امیر
الحدیث در
خلق خدا

صدالله سلیمان عن

از افضل ضیاء الدین نگرانی در

ابوالفضل ضیاء الدین صدر الله

Marfat.com

Marfat.com

قطعہ

زیر آسمان نیلگوں زیر ثریا زرنگار
سبزہ خوابیدہ زیر شاخسار سایہ دار
منتظر ہے جس طرح محبوب کی خاطر کوئی
جس طرح ہو منتظر دوشیزہ بیدار کوئی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

هو القادر

عادات

و

خصائل

Marfat.com

حضور قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کے زیر استعمال گلاس کی تصویر

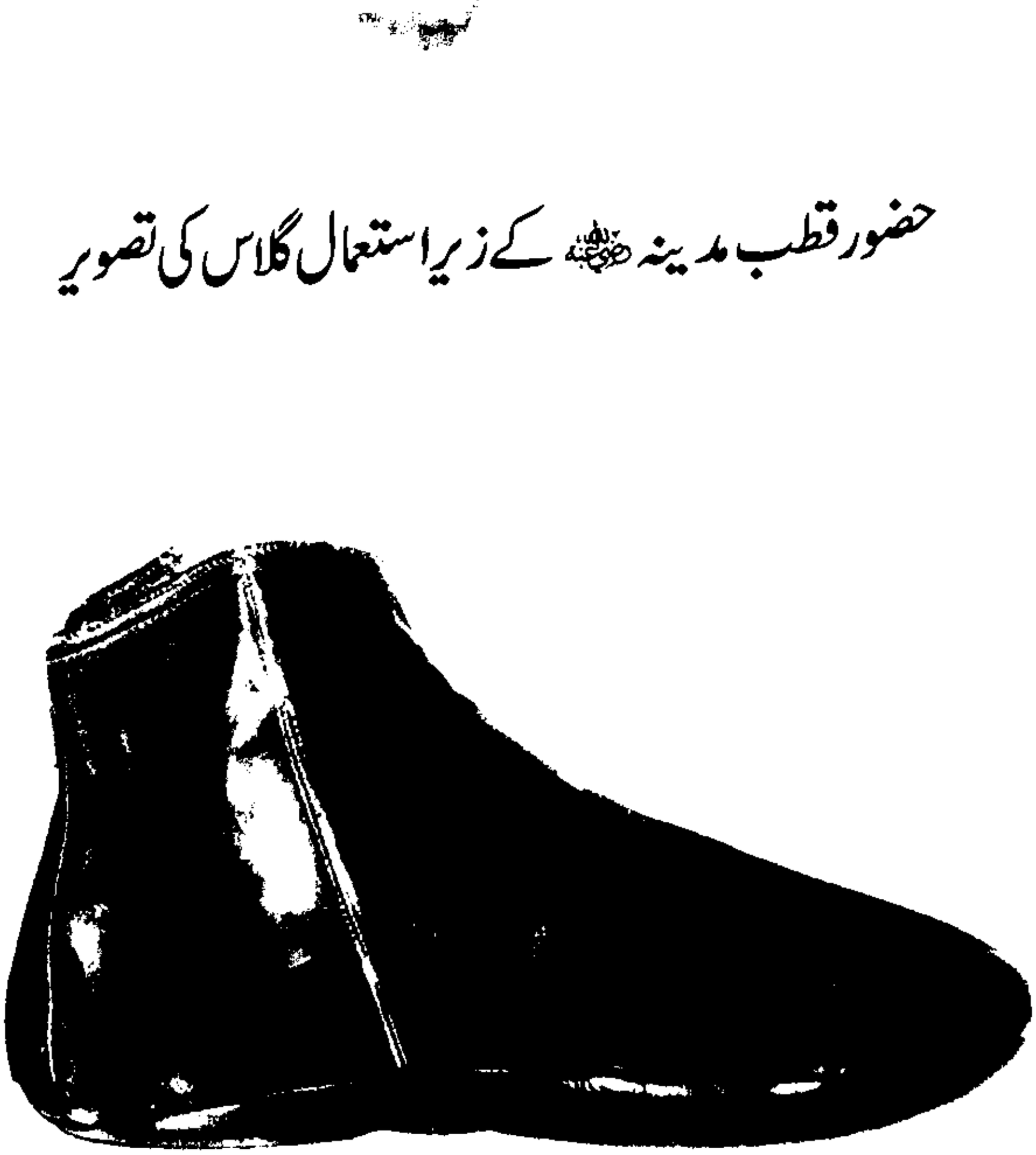

حضور قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کے زیر استعمال چمڑے کے موزے کی تصویر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

مصطفےٰ (ﷺ) جان رحمت پہ لاکھوں سلام

قدوۃ الصالحین حضرت ضیاء الملت والدین شیخ العرب والعجم قدس سرہٗ ایک جامع صفات شخصیت تھے۔ صوفی باصفا، محدث، مفسر، فقیہ، محقق و متبحر عالم دین، تاریخ پر عمیق نظر رکھنے والے اور حالات حاضرہ سے باخبر، نہایت وسیع المطالعہ، گویا ایسے بحر تھے جس کا کوئی ساحل نہیں۔ نہ صرف یہ کہ آپ نے ظاہر کو باطن کا مکمل طور پر تابع بنا رکھا تھا، بلکہ آپ کی خلوت، جلوت سے احسن تر تھی۔ آپ کے دست مبارک پر لاکھوں مسلمانوں نے شرف بیعت سے مشرف ہوتے ہوئے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں منسلک ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ آپ کا سلسلہ رہبرانِ شریعت و سالکانِ طریقت و عارفان حقیقت اور اخیار و ابرار اور نقباء و نجباء کے لئے سراجِ وھاج اور رمزگانِ عشق کے لئے بحر زخار تھا۔ آپ جامع فضل و کمال ہونے کے باوجود، اپنے حالات و اقوال احاطۂ تحریر میں لانا پسند نہیں فرماتے تھے۔

فرمایا کرتے تھے:

''خمول میں نجات ہے، ظہور میں فساد ہے۔''

ہمیشہ یاد خدا میں مستغرق رہتے، شب بیدار عبادت گزار بزرگ تھے۔ تہجد، اشراق، ضحیٰ اور اوابین کی نمازیں بڑی پابندی سے ادا فرماتے تھے۔ اس پیرانہ سالی میں بھی ایام بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخیں) اور ایام مظللۃ (پیر اور جمعرات کے دن)

Marfat.com

کا روزہ کبھی ترک نہ کرتے تھے۔

آپ قرآن کریم اور دلائل الخیرات شریف کے حافظ تھے۔ نیز قصیدہ بردہ شریف، قصیدھمزیہ، بدریہ، مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام، حزب البحر، حزب الاعظم، دعائے سیفی و دیگر اوراد و وظائف آپ کو زبانی یاد تھے، مگر کسی سے اس کا اظہار نہیں فرمایا کرتے تھے۔

اٹھنے بیٹھنے میں بڑی تکلیف ہوتی مگر پھر بھی وضو کے لئے جاتے وقت کسی کا سہارا نہ لیتے بدقت خود ہی کھڑے ہو جاتے۔

رحم دلی

ایک صبح، احقر کو فرمایا میرے گھٹنوں پر دوائی کی مالش کر دو، دیکھا تو آپ کے گھٹنوں پر شدید چوٹیں آئی ہوئیں تھیں۔

استفسار پر فرمایا:

"رات بلی کمرہ میں رہ گئی تھی، شاید اس کے بچے باہر تھے اس وجہ سے پریشان تھی، بلی کے لئے دروازہ کھولنے کو اٹھا تو گر گیا، جس کی وجہ سے گھٹنوں پر چوٹیں آئیں۔"

فقیر قادری نے عرض کی حضور مجھے حکم فرماتے تا کہ میں دروازہ کھول دیتا، فرمایا:

"تم جوان ہو، گہری نیند سوتے ہو، تمہاری نیند خراب ہوتی۔"

سیدی اعلحضرت رضی اللہ عنہ کے نائب حقیقی

بہت سادہ زاہدانہ طور پر گزر بسر کرتے تھے۔ آپ نہایت پسندیدہ اخلاق و اوصاف سے متصف تھے، مبدأ فیاض سے نہایت حساس ذہن اور لطیف مذاق پایا تھا۔

Marfat.com

نہیں اپنے زمانے کے علماء ومشائخ میں خاص مقام ومرتبہ اور عزت وتوقیر حاصل تھی۔آپ کا قلب، تجلیات وانوار قادریہ سے متجلیٰ تھا۔سیدنا اعلحضرت امام اہلسنت احمد رضا خان قادری قدس اللہ سرہ العزیز کے نائبِ حقیقی اور ان کے کرم خاص سے ممتاز تھے۔عشق رسول (ﷺ) میں فنا تھے اور شمع عشقِ محمدی کو خوب روشن فرمایا۔سنتوں کا مظہر اور بڑے ہی متواضع ومنکسر المزاج اور بنی نوع انسان کے لئے روحانی رشد وتربیت کا سرچشمہ تھے۔آپ کے توسل سے صدہا نفوس کو جادۂ حق عطا ہوا اور آپ کے لطفِ عمیم اور کرم عظیم سے روحانی فیوض سے مالا مال ہوئے۔اتباع شریعت وحصول طریقت کے لئے اذکار وافکار اور معارف قرآن وسنت کی تعلیم اور تزکیہ نفوس کے متعلق رہنمائی فرماتے۔ہر آنے والے کو اھلاً وسہلاً، مرحبا مرحبا اور جی آیانوں، ایسے کلمات سے استقبال فرماتے غرض اپنے اوصاف وخصائل میں یکتا ویگانہ تھے۔

جن دنوں آپ باب السلام، زقاق سقیفۃ الرصاص میں قیام فرما تھے، بکریاں بھی پالی ہوئیں تھیں گہرے زرد اور کالے رنگ کی بہت خوبصورت بکریاں تھیں، عصر کے بعد ان کو گلی میں کھلا چھوڑ دیتے اور خود عصا تھامے ان کے پاس کھڑے رہتے تھے۔ان کا دودھ مہمانانِ مصطفٰے (ﷺ) کی خدمت میں صرف ہوتا۔مکان بہت وسیع تھا زائرین اسی مکان میں قیام پذیر ہوتے۔حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ اسی مکان میں بائیس برس (مدینہ طیبہ کی حاضری کے ایام میں) قیام فرما رہے۔

شیخ العصر حضرت شاہ علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمتہ اللہ علیہ، مجاہد ملت حضرت علامہ محمد عبدالحامد بدایونی، مجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولانا حسرت موہانی رضی اللہ عنہ، مفتی عبدالعزیز، سیدی ابوالبرکات سید احمد قادری مفتی اعظم پاکستان، حضرت علامہ محمد حسین پسروری قدس سرہٗ، حضرت صدرالافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی، شہزادہ غوث اعظم پیر سید طاہر علاؤالدین گیلانی، حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی، حضرت علامہ حشمت علی خاں رضوی، مجاہد اعظم سنوسی الہند علامہ محمد حبیب الرحمٰن قادری، مولانا عبدالغفور ہزاروی، حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رضی اللہ عنھم ودیگر اکابر اسی قادری رضوی خانقاہ

Marfat.com

میں قیام پذیر ہوتے رہے۔

مولانا محمد ابراھیم خوشتر صدیقی قادری تحریر فرماتے ہیں۔

سادگی آپ کا شعار تھا۔آپ کی صورت خدایاد اور سیرت، سیرت رسول (ﷺ) کا مظہر تھی۔سنت رسول (ﷺ) کی اتباع میں آپ نے بکریاں بھی پالیں۔اس کے دودھ سے مہمانان رسول (ﷺ) کی ضیافت فرماتے۔حجاج وزائرین کا ٹھکانا آپ کا گھر تھا۔آپ کی ذات قادری رضوی جلوہ گاہ تھی۔آپ کا دولت کدہ قادری خانقاہ تھا۔آپ شہرہ آفاق قادری شیخ تھے۔عرب وعجم میں آپ کے مریدین اور خلفاء کی تعداد لاکھوں ہے۔آپ کا اصل مشغلہ حبّ رسول (ﷺ) کی دولتِ جمیل، نعت رسول (ﷺ) تھا۔آپ کی ہر مجلس، مجلس نعت ہوتی اور ہر محفل یادخدا (جل جلالہ) و ذکر رسول (ﷺ) سے آباد ہوتی۔آپ کی بارگاہ میں عرب وعجم کے ہر علاقے کے لوگ آتے، مجلس ونعت خوانی میں شریک ہوتے۔ ہندی، حجازی، ترکی، شامی، مصری، ایرانی، سوڈانی، کردی سب اپنی اپنی زبان میں نعت رسول (ﷺ) پڑھتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ سارا عالم نعت خواں ہے۔اور آپ کی حبّ رسول (ﷺ) دنیائے جمیل صرف نعت سے آباد ہے۔آپ سب سے دوزانو بیٹھنے کی تاکید فرماتے، نعت سنتے، اشکبار ہوتے، مرحبا مرحبا فرماتے، سبحان اللہ صَلِّ علی کی گونج میں روتے۔اپنے شیخ کامل امام البریلوی قدس سرہٗ کے مجموعہ نعت ''حدائق بخشش'' سے خصوصاً بار بار نعت شریف سنتے ''مصطفٰے (ﷺ) جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' کی گونج میں آپ کا قادری دولت کدہ حدائق بخشش معلوم ہوتا اُٹھتے بیٹھتے اسی کے اشعار آپ کی زبان پر ہوتے۔اپنی خلوت وجلوت بارگاہ رسول (ﷺ) میں حاضری، احباب کی ملاقات اور خلوص ومحبت کے اظہار کے وقت اپنے شیخ کامل امام احمد رضا خاں قادری قدس اللہ سرہٗ کے اشعار سے کام لیتے مختصر یہ کہ آپ کی خلوت وجلوت کا انجام نعت رسول (ﷺ) پر ہوتا۔اختتام پر عام لنگر تقسیم ہوتا۔مہمانان رسول (ﷺ) آپ کے مہمان ہوتے۔صبح کا ناشتہ ہو یا دوپہر کا

Marfat.com

کھانا ہر آنے والے کو اصراراً شریک فرماتے۔ رات کی مجلس میں نعت رسول (ﷺ) کا عالم بھی کچھ اور ہوتا۔ پھر صلوٰۃ وسلام اور دعا کے بعد تقسیم لنگر دربار رضائی کا بڑا دلنواز منظر تھا۔ جو روزانہ دیکھنے میں آتا۔ کیف وسرور کی اس مجلس میں شریک ہونیوالے ''ایک بار دیکھا ہے اور دوسری بار دیکھنے کی ہوس'' دلوں میں لے کر رخصت ہو جاتے۔

مریدین مخلصین کی اصلاح ہر وقت پیش نظر ہوتی۔ نماز پنجگانہ کی تاکید فرماتے۔ طہارت قلب ونظر کی تلقین کرتے۔ عقائد واعمال کی تصحیح پر زور دیتے۔ مخلصین علماء اہل محبت کی قدر کرتے۔ افتراق وانتشار سے ہمیشہ الگ رہنے کی تاکید فرماتے۔ ہر شخص کو اس کے فرائض کی انجام دہی کی ہدایت کرتے۔ صبر وشکر کے کلمات ہمیشہ آپ کی زبان پر ہوتے۔ آپ مدینۃ الرسول (ﷺ) میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے نقش قدم اور امام بوصیری کی راہ پر گامزن اور حضرت جامی کا سرور لئے مست وسرشار اور اپنے شیخ کامل امام احمد رضا بریلوی قدس اللہ سرہٗ کے مسلک کی یادگار تھے۔ طریقت کا ہر خانوادہ آپ سے مانوس تھا۔ آپ مذہب حق اہل سنت وجماعت کے اعلم العلماء شیخ المشائخ تھے۔ [۱۴۷]

ذوق نعت

حضرت سیدی رضی اللہ عنہ گفتگو بہت کم فرماتے تھے۔ مجلس میں کسی عالم کی موجودگی میں اگر کوئی صاحب مسئلہ دریافت کرتے تو آپ سکوت اختیار فرمائے رہتے اگر محفل میں موجود عالم دین مسئلہ نہ بیان کرتے تو حضرت سیدی ارشاد فرما دیتے۔

عربی، فارسی، اردو، پنجابی، ترکی، کردی، شنقیطی اور تکرونی میں مہارت رکھتے تھے، تھوڑی بہت انگریزی بھی جانتے تھے۔

بعض اوقات آیات شریفہ، احادیث مبارکہ، اکابر اسلام کے اقوال اور مشکل اشعار واصطلاحات تصوف کے معنی سمجھاتے تو اسرار ورموز کے دریا بہا دیتے، اس وقت مجلس مبارک میں حاضر علماء کرام ومشائخ عظام حیران رہ جاتے۔ آپ مشکل سے مشکل

Marfat.com

مسائل کو اس طرح حل فرماتے کہ سائل مطمئن ہوجاتے، اور انہیں قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں رہتا تھا۔

اس عاشقِ رسول مقبول (ﷺ) کو ذکر محبوب رب ذوالمنن سے زیادہ اور کوئی شغل محبوب نہ تھا۔ کسی وقت بھی کوئی زائر حاضر ہوتا چائے سے تواضع کرنے کے بعد ارشاد ہوتا:

''بھائی صاحب اگر کوئی قصیدہ یاد ہو تو سناؤ۔''

اگر ملاقات کرنے والے زیادہ ہوتے تو فرماتے۔

''کوئی نعت شریف پڑھنے والا ہے۔''

اور ساتھ ہی صلی اللہ علیک یارسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ کی صدا بلند فرمادیتے۔

جب کبھی احقر راقم الحروف حاضر ہوتا اور کوئی دوسرے صاحب موجود نہ ہوتے۔ تو فرماتے:

عارف کوئی قصیدہ سناؤ عرض کرتا حضرت مجھے کوئی قصیدہ یاد نہیں۔ فرماتے یہاں سے حدائق بخشش لے لو اس سے دیکھ کر سناؤ۔ عرض کرتا سرکار مجھے پڑھنے کا سلیقہ نہیں، فرماتے ان (ﷺ) کے حضور سلیقہ کی نہیں جذبات کی رسائی ہوتی ہے، اور دوہرا اجر عطا ہوتا ہے۔

اگر نعت شریف پڑھنے والا خوش الحان نہ ہوتا تو ماشاء اللہ، ماشاء اللہ کہتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

نعت شریف سے ایسا لگاؤ تھا کہ اگر کوئی دوسرا موجود نہ ہوتا تو حضرت رحمتہ اللہ علیہ خود ہی دھیمی آواز میں نعتیہ اشعار پڑھتے رہتے۔ اکثر یہ اشعار پڑھتے رہتے۔

یا رسول اللہ (ﷺ) دہائی آپ کی
گو شمال اہل بدعت کیجیے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک ملت کیجیے

Marfat.com

یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہٰے
اولیاء کو حکم نصرت کیجیے
میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجیے

آخری شعر پر ڈاڑھی مبارک کو مٹھی میں لیتے ہوئے نظریں اوپر کر لیتے اور تکرار فرماتے رہتے۔

اس طرح یہ شعر بھی ریش مبارک کو مٹھی میں لئے وردِ زبان رہتا ؎

کرم فرما کہ اب وقت کرم ہے
تجھے روح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قسم ہے

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا
میری قسمت کی قسم کھائیں سگانِ بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

Marfat.com

اب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں

یا رسول اللہ ﷺ چہ باشد چوں سگ اصحاب کہف
داخل جنت شوم در زمرہ احباب تو
او رود جنت، ومن در جہنم، کے روا ست
او سگِ اصحاب کہف ومن سگِ اصحاب تو

سید احمد حسین امجد حیدرآبادی [۱۴۸] جو کہ حضرت کے مرید تھے۔ ہر سال ان کی مدینہ طیبہ میں حاضری ہوتی اور قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں قیام کے دوران اکتساب فیض کرتے۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ ان پر بہت خوش تھے۔ ان کے سوز وگداز اور عقیدت و محبت کا تذکرہ فرماتے، اور فرماتے:

مولانا محمد الیاس برنی مولف قادیانی مذہب بھی سید احمد حسین امجد سے بہت متاثر اور ان کے مداح تھے۔

جناب امجد حیدرآبادی کی مندرجہ ذیل نعت بھی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کے ورد میں رہتی تھی۔ فرماتے یہ نعت شریف، امجد نے مدینہ طیبہ کے قیام کے دوران فقیر کے ہاں ہی قلمبند کی تھی۔

کس چیز کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں
جام سفال ان کا تاجِ شہنشاہی ہو
آجائے جو بھیکاری داتا تری گلی میں

Marfat.com

سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے
دیکھا نہیں کسی دن سایہ تری گلی میں
کس طرح پاؤں رکھے یاں صاحب بصیرت
آنکھیں بچھی ہوئی ہیں ہر جا تری گلی میں
دیوانہ کر دیا ہے دیوانہ ہو گیا ہوں
دیکھا ہے میں نے ایسا جلوہ تری گلی میں
ہے فیض کی تجلی گہری اندھیریوں میں
بکتا ہے رات ہی کو سودا تری گلی میں
دیوانگی پہ میری ہنستے ہیں عقل والے
رستہ تری گلی کا پوچھا تری گلی میں
موت وحیات میری دونوں تیرے لیے ہیں
مرنا تری گلی میں جینا تری گلی میں
امجد کو آج تک ادنیٰ سمجھ رہے تھے
لیکن مقام اس کا دیکھا تری گلی میں

۱۹۷۲ء میں حضرت قطب مدینہ منورہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مولانا نوراللہ بصیر پوری رحمتہ اللہ علیہ کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل اشعار سنائے۔ اس وقت ان کے پاس بہار شریعت حصہ ششم موجود تھا، اس پر تحریر فرمالئے۔

لاہور میں علامہ عبدالحکیم شرف قادری نے ان اشعار کی نقل عطا فرمائی۔

أذکر حاجتی ام قد کفانی
حیاؤک ان شیمتک الحیاء

Marfat.com

كَـرِيـمـاً لاتُـغَيِـرّه ذُنُوب"

عَـنِ الُـخُـلُـقِ الـكَرِيمِ وَلاَجَفَاء

رَسُـولَ اللهِ فَضلُکَ لَيسَ يُحصىٰ

وَلَيـسَ لِـجُـودِکَ السامِی انتَهَاء

فَـاِن اَکـرَمتَـنَـا دُنُياً و اُخرىٰ

فَـلَيـسَ البَـحـرُ يَنقُصُـهُ الدِّلاَءُ

۱) کیا میں اپنی حاجت بیان کروں؟ یا آپ ﷺ کی حیا میرے لئے کافی ہے۔ بے شک آپ کا بلند کردار حیا ہے۔

۲) کریم ہیں، ہمارے گناہ اور جفا سے آپ ﷺ کے اخلاق کریمہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ [۱۴۹]

۳) یارسول ﷺ آپ کے فضل وکرم کا کوئی شمار نہیں اور جود وسخا کی بلندی کی کوئی حد نہیں ہے۔

۴) اگر آپ ﷺ ہمیں دنیا وآخرت میں کرم کا اعزاز بخشیں کیونکہ مسلسل ڈولوں سے پانی نکالنے پر بھی کبھی سمندر کم نہیں ہوا۔

آپ کے ہاں بعداز نماز عشاء مستقل محفل میلاد منعقد ہوتی تھی جو کہ حضرت قبلہ کے تادم واپسیں جاری وساری رہی۔

حضرت صاحبزادہ پیر رؤف احمد نوشاہی قادری رحمتہ اللہ علیہ [۱۵۰] (متوفی ۱۴۰۷ھ) بیان فرماتے تھے۔

جب قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ ہسپتال (مستشفیٰ الملک) میں زیر علاج تھے اس وقت بھی یہ وظیفہ جاری وساری تھا۔ غیروں نے شکایت کی کہ یہ مریضوں کو پریشان کرتے ہیں۔ ہسپتال کے عملہ کے کچھ لوگ حاضر خدمت ہوئے، ان میں سے ایک نے کہا یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

قطب مدینہ : حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا میلاد شریف پڑھ رہے ہیں۔

Marfat.com

ایک ڈاکٹر : یہ ہسپتال ہے، یہاں مریض ہیں۔

قطب مدینہ : میلاد شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ مریضوں کو شفا عطا فرمائے گا۔

تمام خاموشی سے واپس ہوئے، دوسرے دن ان ہی میں سے کچھ لوگ میلاد شریف میں حاضر تھے۔ چار دن کے بعد ہسپتال سے گھر منتقل ہوئے۔ الحمد للہ ہسپتال میں بھی اس محفل مبارک کا ناغہ نہ ہوا۔

گھر میں یہ عالم ہوتا کہ حضرت کے دونوں کمرے عاشقان مصطفیٰ (ﷺ) سے بھر جاتے تو ڈیوڑھی میں رونق ہونا شروع ہوجاتی۔ ڈیوڑھی کا دامن تنگ ہوجاتا تو لوگ سیڑھیوں میں جگہ پاتے۔ جب ڈیوڑھی میں گزرنے کا راستہ بھی ناپیدا ہوجاتا تو گلی میں مستانوں کا مجمع لگ جاتا۔

حضرت رضی اللہ عنہ کی گلی کے شروع میں اصطفیٰ منزل تھی، اس کی پہلی منزل پر امر بالمعروف ونہی عن المنکر والوں کا دفتر تھا، اور گھر کے بالکل سامنے مباحث (سی-آئی-ڈی) والوں کا دفتر تھا۔ رات کو وہ ہمیشہ پہلی منزل پر بیٹھتے۔ جب وہ کھڑکی کھولتے تو ان کی نظریں عین قطب مدینہ رضی اللہ عنہ پر پڑتیں۔ کیونکہ حضرت کی گلی والی کھڑکی بہت بڑی تھی اور اس میں شیشہ لگا ہوا تھا، اور کھڑکی پر کوئی پردہ وغیرہ بھی نہیں ہوتا تھا۔

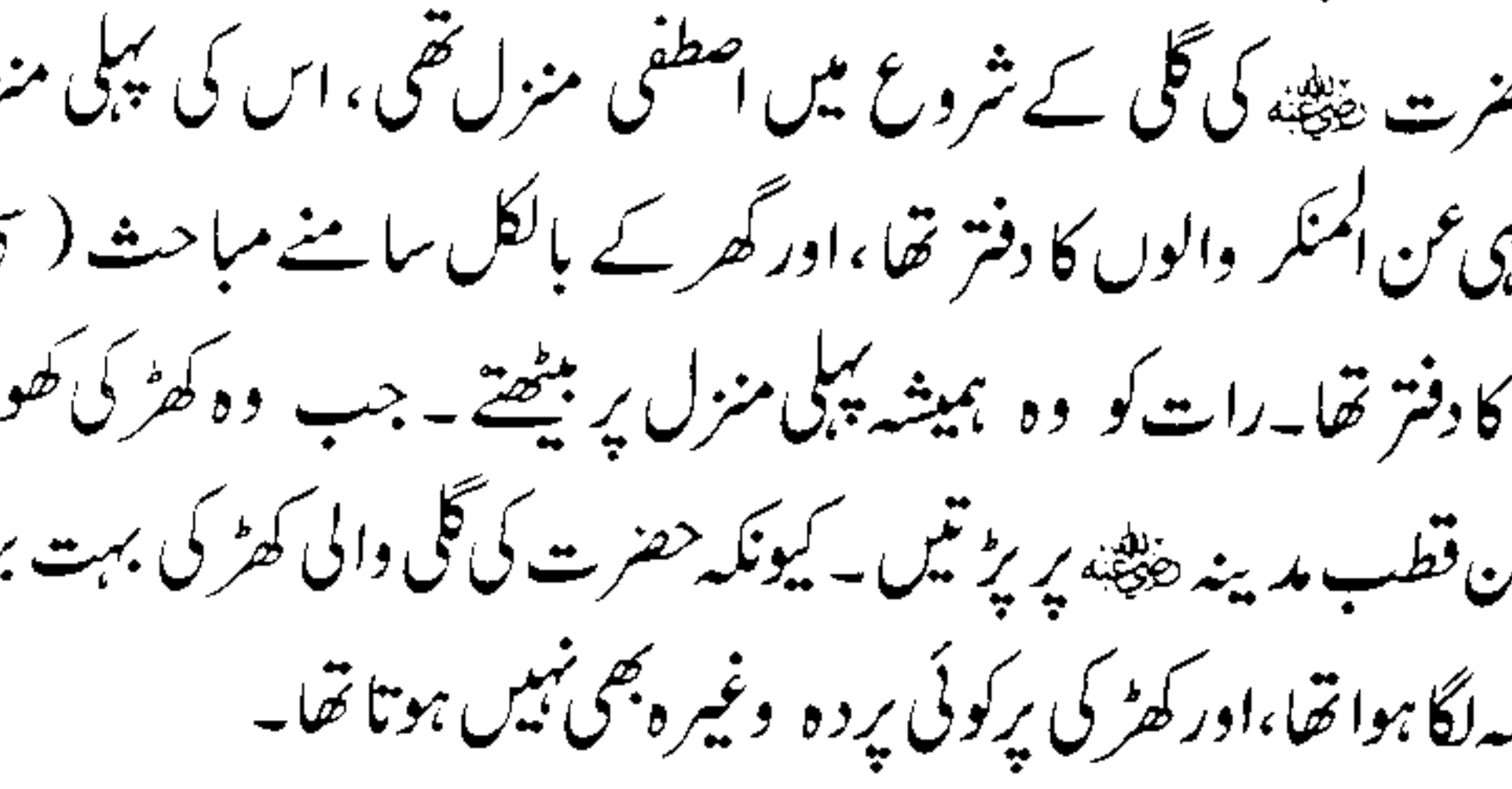

حضرت قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کے مکان کی کھڑکی کی تصویر

Marfat.com

ان مواقع اور ان حالات میں لوگ نعرۂ تکبیر ونعرۂ رسالت کی آوازیں بلند کرتے۔اس وقت حضرت سیدی ومرشدی ﷺ اپنی ریش مبارک کو مٹھی میں لیتے ہوئے سرکو قدرے بلند کرتے اور قبہ شریف کی طرف منہ کر کے التجا کرتے۔

بعض اوقات مباحث والے اپنا دفتر بند کر کے چلے جاتے۔صبح کو اگر کبھی سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ سے آتے، جاتے ہوئے آمنا سامنا ہو جاتا تو آپ پوچھتے۔

''رات آپ لوگ کہاں تھے۔''

وہ کہتے:

''آپ کے ہاں مہمان بہت زیادہ آتے ہیں، اور آپ ہی کے لوگ (ان کی مراد پاکستانیوں وہندوستانیوں وغیرہ سے ہوتی) آ کر ہمیں تنگ کرتے ہیں، کہ یہ دیکھو آپ لوگوں کے سامنے کیا ہو رہا ہے، اس لئے مجبوراً دفتر بند کر کے چلے گئے۔''

بعض پاکستانی وھندی منافقت کرتے بڑی عقیدت کا اظہار ہوتا، ٹیپ ریکاڈر لے آتے محفل کا پروگرام ریکارڈ کر لیتے اور سی - آئی - ڈی آفس میں پیش کرتے وہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن کو بلا کر سنا دیتے۔

حضرت قطب مدینہ ﷺ کی چشم پوشی کا یہ عالم تھا کہ آپ یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی کسی کو کبھی کچھ نہیں فرماتے تھے۔حضرت سید پیر حیدر حسین علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نگرانی فرماتے اور ایسے لوگوں کی خوب خبر لیتے تھے۔

حضرت کا میلاد شریف سے ایسا لگاؤ تھا کہ غیر بھی اس کے معترف تھے۔ایک مرتبہ سیدی فضل الرحمٰن قادری زید مجدہ کو مباحث والوں نے بلایا، اور کئی کیسٹ سنائیں، اور کہا کہ دیکھو ان میں کوئی بھی مدنی نہیں ہے۔یہ سب تمھارے پاکستانی وھندی ہیں۔ ہمیں خبر ہے یہ لوگ تمھارے گرد ہیں۔آپ سے فوائد حاصل کرتے ہیں اور شکایات بھی کرتے ہیں۔

پھر کہا کہ شیخ میلاد کیوں نہیں بند کر دیتے؟ سیدی فضل الرحمٰن نے کہا یہ میرے

Marfat.com

والد کی مرضی پر منحصر ہے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

ان میں سے ایک نے کہا کہ میلاد شیخ کے خون میں رچا بسا ہوا ہے، وہ کیسے ترک کرے گا! یہ ممکن نہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا پھر تو وہ مجبور ہیں۔ آپ لوگ کیوں پریشان ہوتے ہو؟ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور میں بھی مجبور ہوں کہ اس معاملہ میں، تمھاری کچھ مدد نہیں کرسکتا۔

کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ شیخ عبدالعزیز بن صالح جو کہ حرم نبوی شریف میں امام اور رئیس المحاکم تھے کے پاس لوگ شکایات لے کے جاتے، کہ شیخ کے ہاں میلاد ہوتا ہے، وہاں لوگ ایسے ایسے شرک کرتے ہیں۔

شیخ عبدالعزیز بن صالح پوچھتا:

''کیا وہاں کوئی سیاسی بات ہوتی ہے۔''

وہ کہتے۔ ''نہیں''

تو شیخ کہتا: ''پھر تم میرے پاس کیوں آتے ہو؟ جاؤ اور آئندہ آنے کی جرآت نہ کرنا۔''

لیکن حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ نہ تو کبھی پریشان ہوئے، اور نہ ہی کبھی دبے ؎

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

حضرت کی گلی سے چند قدم کے فاصلہ پر تواتیہ رباط تھی یہاں گلی بند ہو جاتی تھی۔ بہت بڑی رباط تھی، صحن بہت وسیع تھا۔ اس کی گیارہ رکنی کمیٹی بنی ہوئی تھی جو اس کا انتظام چلاتی تھی، حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ اس کمیٹی کے سربراہ تھے۔ [۱۵۱]

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ حضرت کا مکان مہمانان مصطفیٰ (ﷺ) کی کثرت کا متحمل نہیں تھا۔ اس لئے جب کبھی بڑی مجلس ہوتی تو اس کا انتظام تواتیہ رباط کے صحن میں کیا جاتا۔ عصر کے بعد صحن کی صفائی شروع ہوتی پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا، اور مغرب سے پہلے قالین بچھا دئے جاتے نماز عشاء کے بعد مجلس شروع ہوتی۔ کثرت ازدحام کی وجہ سے مجلس

Marfat.com

شروع ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد دوسری طرف کھانا کھلانا شروع کر دیا جاتا۔ اذان فجر تک یہ سلسلہ جاری رہتا اس کے بعد ارشاد ہوتا کہ جلدی جلدی کھانا لوگوں میں تقسیم کر کے فارغ ہو جاؤ۔

خبر پھیلی کے شاہ فیصل قتل ہو گئے، اس رات بڑی مجلس تھی۔ سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ بارگاہ قطب مدینہ میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا سیدی ملک فیصل کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔ اور آج رات مجلس تواتیہ میں ہے، یہ لوگ کہیں گے کہ بادشاہ کے قتل ہونے پر خوشی منا رہے ہیں۔ اس لئے آج رات تواتیہ کا پروگرام منسوخ کر دینا چاہیئے اور حسب معمول گھر پر ہی مجلس ہو۔

ضیاء الملت والدین قدس سرہٗ فرمانے لگے:

''فضل! بادشاہ پیدا ہوتے رہیں گے، مرتے رہیں گے مگر حبیب پاک ﷺ کا میلاد بند نہ ہوگا۔''

الحمد للہ میلاد ہوا اور بڑی دھوم دھام سے ؎

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

یکم محرم ۱۳۷۴ھ/ ۳۱ر اگست ۱۹۵۴ء کو بعد نماز فجر حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قبلہ (رضی اللہ عنہ) کے دولت کدہ پر حاضری دی، حضرت نے بہت پر تکلف ناشتہ کرایا۔ ناشتہ کے بعد مجلس نعت خوانی گرم ہوئی۔ ایک شامی نعت خوان نے جو ترک قوم سے تھے، عربی اشعار پڑھے۔ مجمع تڑپ گیا، نعت کا مضمون یہ تھا۔

''میں آج رسول اللہ ﷺ کا مہمان زمین مدینہ میں ہوں اور کریم اپنے مہمانوں کو نوازتے ہیں۔ شاہوں کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مجرم ۱۵۲ ان کی پناہ میں آ جائے تو معافی دے

Marfat.com

دیتے ، آپ رسولوں کے شاہ ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ حضور ﷺ اپنے مجرموں سے در گزر فرماتے ہیں۔خطا پر عطا فرماتے ہیں۔'' ۱۵۳

۳ر محرم الحرام ۱۳۷۴ھ/۲ر ستمبر ۱۹۵۴ء کی شب ہم بعض حجاج نے حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی (رضی اللہ عنہ) کے دولت خانہ پر محفل میلاد منعقد کی، جس میں پاکستانی، ہندی، مصری شامی، مدنی حجاج نے شرکت کی۔ حضرت سید عبدالسلام حسینی مصری نے تلاوت قرآن پاک اس طرز سے کی کہ ایمان تازہ ہوگئے۔ پھر اہل مدینہ نعت خوانوں نے برزنجی میلاد شریف عربی میں پڑھا، سلام و قیام کیا، بہت لطف آیا پھر ہم لوگوں کی طرف سے طعام پیش کیا گیا بعد طعام پھر مجلس ہوئی۔ پہلے حافظ ولی محمد صاحب نے اردو میں نعت پڑھی پھر سید عبدالسلام حسینی مصری نے عربی میں نعت پڑھی۔ حاضرین ماہی بے آب کی طرح لوٹنے لگے۔ یہ مبارک محفل قریباً تین (۳) بجے رات ختم ہوئی۔ ۱۵۴

حضرت حکیم الامت اپنے سفرنامہ قبلتین میں لکھتے ہیں:

''۷ر شوال ۱۳۸۳ھ/ ۱۹ر فروری ۱۹۶۴ء بروز بدھ آج شب حضرت مولانا ضیاء الدین (رضی اللہ عنہ) کے ہاں مجلس میلاد شریف منعقد ہوئی۔ جس میں تمام عربی حضرات نے باری، باری سے نعت شریف پڑھیں حق یہ ہے کہ عربی کلام تمام کلاموں کا امام ہے۔ ایسی پر کیف نعتیں اس سے پہلے کم سننے میں آئی ہیں۔ بہت سلیقہ سے نشست کا انتظام کیا گیا تھا۔ بار، بار چائے پیش ہوتی تھی۔ جناب الحاج محمد حسین صاحب عرف ''رمزو'' (شیخ القراً شیخ صدیق کے والد ماجد) کی نعت بہت ہی اعلیٰ رہی۔ سید السادات نتہیٰ الغایات میں تعریف نہیں کرسکتا، مجمع -یاحبیبی حلاوہ (حلو) سکر، من طرنیرق لَم یعرف طیب، کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔غرض کہ عجب پر کیف منظر تھا۔'' ۱۵۵

۲۲ر ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ/۴ر مئی ۱۹۶۴ء دوشنبہ

آج صبح حضرت علامہ ضیاء الدین قادری صاحب دامت برکاتہم کے ہاں حاضری دی۔ وہاں کئی ملکوں کے اہل سنت حجاج جمع تھے۔ بہت دلچسپ نورانی مجلس رہی۔ ۱۵۶

Marfat.com

۲۲/ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ/ ۵/ مئی ۱۹۶۴ء

آج بعد نماز ظہر حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صاحب نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب دامت برکاتہم القدسیہ (رضی اللہ عنہ) کے مکان پر کرایا۔ شامی، مصری، تکرونی، پاکستانی حجاج کا اچھا خاصا مجمع تھا۔ اولاً ختم قرآن مجید ہوا، پھر شامی و مدنی حضرات نے میلاد شریف پڑھا، پھر سب کو زردہ پلاؤ کھلایا گیا۔ حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ وہ خوش نصیب مرد مومن ہیں۔ جنہوں نے اپنا مکان مدینہ منورہ میں بنایا۔ جب ۶۲ سال کی عمر شریف ہوئی۔ تو مدینہ منورہ میں جم کر مقیم ہو گئے۔ باہر سے دعوتیں آتیں تو فرما دیتے کہ میری زندگی کا ایک سال اور باقی ہے۔ وہ میں یہاں ہی گزارنے لگا ہوں۔ اب مدینہ طیبہ کی موت کا منتظر ہوں۔ آخر کار عمر شریف کے ۶۳ سال پورے فرما کر ۲۳/ ذوالحجہ ۱۳۷۳ھ [۱۵۷] کو مدینے پاک میں ہی وصال فرمایا اور جنت البقیع میں اپنی والدہ محترمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں میں ہمیشہ کے لئے سو گئے۔ (نماز جنازہ حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ نے پڑھائی۔)

چنانچہ یہاں ہی ان کا عرس ۲۳/ ذوالحجہ کو ہر سال کیا جاتا ہے۔ جس سال ہم ۰۰ں کے ذریعہ حج کو آئے تھے۔ ہمارے مدینہ منورہ پہنچنے سے چار دن پہلے آپ کا وصال ہوا تھا۔ [۱۵۸]

مولانا حسن الدین خاموش لکھتے ہیں:

۱۲/ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ۔ مولانا ضیاء الدین صاحب قادری (رضی اللہ عنہ) کے یہاں محفل میلاد تھی۔ حجاز میں اس قسم کے جلسے میں میری پہلی حاضری تھی۔ یہاں میلاد خوان کتاب لے کر نہیں پڑھتے بلکہ یوں ہوتا ہے کہ باری، باری چند لوگ نعتیہ کلام پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد سب کھڑے ہو جاتے ہیں اور سلام پڑھ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ فاتحہ پڑھ کر تبرک تقسیم ہوتا ہے۔ ہماری آج کی محفل خاصی پر کیف تھی۔ کیونکہ حضرت شاہ غلام محمد خان صاحب تشریف فرما تھے۔ اور ان کے قوالوں نے جوان کے ساتھ یورپ بھی گئے تھے۔ سلام پڑھ

Marfat.com

کر بہتوں کو بے خود کر دیا۔ بس یہ محسوس ہو رہا تھا کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں۔ اور ہم غلام سلام عرض کر رہے ہیں۔ حاضرین کو تبرک کی شیرنی کے علاوہ نفیس پلاؤ اور زردہ کھلایا گیا۔ کھانے کے بعد مولانا شاہ ضیاء الدین صاحب نے لکھنوی پاندان مع جملہ لوازمات ہمارے سامنے دھرا ہم نے پان بنا کر کھائے۔ [۱۵۹]

مولانا بدر القادری لکھتے ہیں:

پہلے سفر حج کے موقع پر حضور انور ﷺ کی ڈیوڑھی کے دربان قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی کی زیارت سے شادکامی ملی تھی ---- دربار حضور اقدس (ﷺ) کے باب مجیدی پر تقریباً ۵۵ سال (۷۴ سال) تک حاضری دینے والے مرد کامل کو بالآخر آقا و مولا ﷺ نے مزید قرب برزخی سے نوازا، اور اپنے پاس بلا لیا۔

اللہ اللہ ----! ان کی مجلس کیا کہنا ------؟ عشق سرور عالم میں ڈوبی ہوئی گفتگو، انصار مدینہ کا انداز مہمان نوازی، روزانہ محفل میلاد شریف میں امام احمد رضا کے نعتیہ قصیدے دربار اقدس میں گونجتے اور ہند و پاک کے قادریوں کی جانب سے آقا و مولا ﷺ کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش ہوتا ----- ارض حرمین پر امام احمد رضا قدس اللہ سرہٗ کے خلیفہ مجاز ہونے کی حیثیت سے دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت کے درمیان آپ کو عزت و وقار کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ عبادت و ریاضت، مجاہدہ و مطالعہ میں مشغول رہتے ------ اپنے اخلاق کریمانہ اور جواہر علمیہ سے حاضرین کو نوازتے۔ [۱۶۰]

سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ محفل ذکر رسول مقبول (ﷺ) میں بڑے باوقار اور نہایت پرسکون بیٹھتے تھے۔ نعتیہ اشعار سے بعض اوقات آپ پر حالتِ وجد و حال کا غلبہ طاری ہو جاتا تھا۔ مگر کیا مجال کہ جسم کو جنبش یا چہرہ سے اس کا اظہار ہو۔ پہاڑ کی مانند جمے رہتے، وقار و تمکین کا دامن ہرگز نہ چھوٹتا۔ ہاں اکثر اوقات آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے تھے۔

آپ محفل میں ہمیشہ دوزانوں تشریف رکھتے تھے۔ گھٹنوں کے دائمی درد کی وجہ

Marfat.com

سے کبھی آپ جبوہ (کپڑے سے تیار شدہ پیٹی جو کمر سے گھٹنوں پر لا کر چڑھا دیتے تھے۔) استعمال فرماتے۔ قیام میلاد کے وقت عصاء کے سہارے کھڑے ہوتے تھے۔ مگر آخری کچھ سال بیٹھے بیٹھے ہی صلاۃ وسلام عرض کرتے رہے۔

آپ کی مجلس میں ھندی، پاکستانی، بنگلہ دیشی، برماوی، ترکی، افغانی، ایرانی، سوری، مصری، اماراتی، عراقی، مغربی، تونسی، نائیجیری، کردی، سوڈانی، امریکی، افریقی، جاوی، یورپی الغرض عرب وعجم کے ہر علاقے سے ثناء خوانان مصطفیٰ (ﷺ) حاضر ہو کر اپنی اپنی زبان میں بارگاہ بیکساں (ﷺ) میں ہدیہ عقیدت ومحبت پیش کرنے کا اعزاز حاصل کرتے تھے۔

ہر کلام سے محظوظ ہوتے، مگر قصیدہ بردہ شریف اور سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ، مولانا حسن رضا خان اور جمیل قادری کا کلام والہانہ طور پر بہت ہی رغبت واشتیاق کے ساتھ سنتے تھے۔

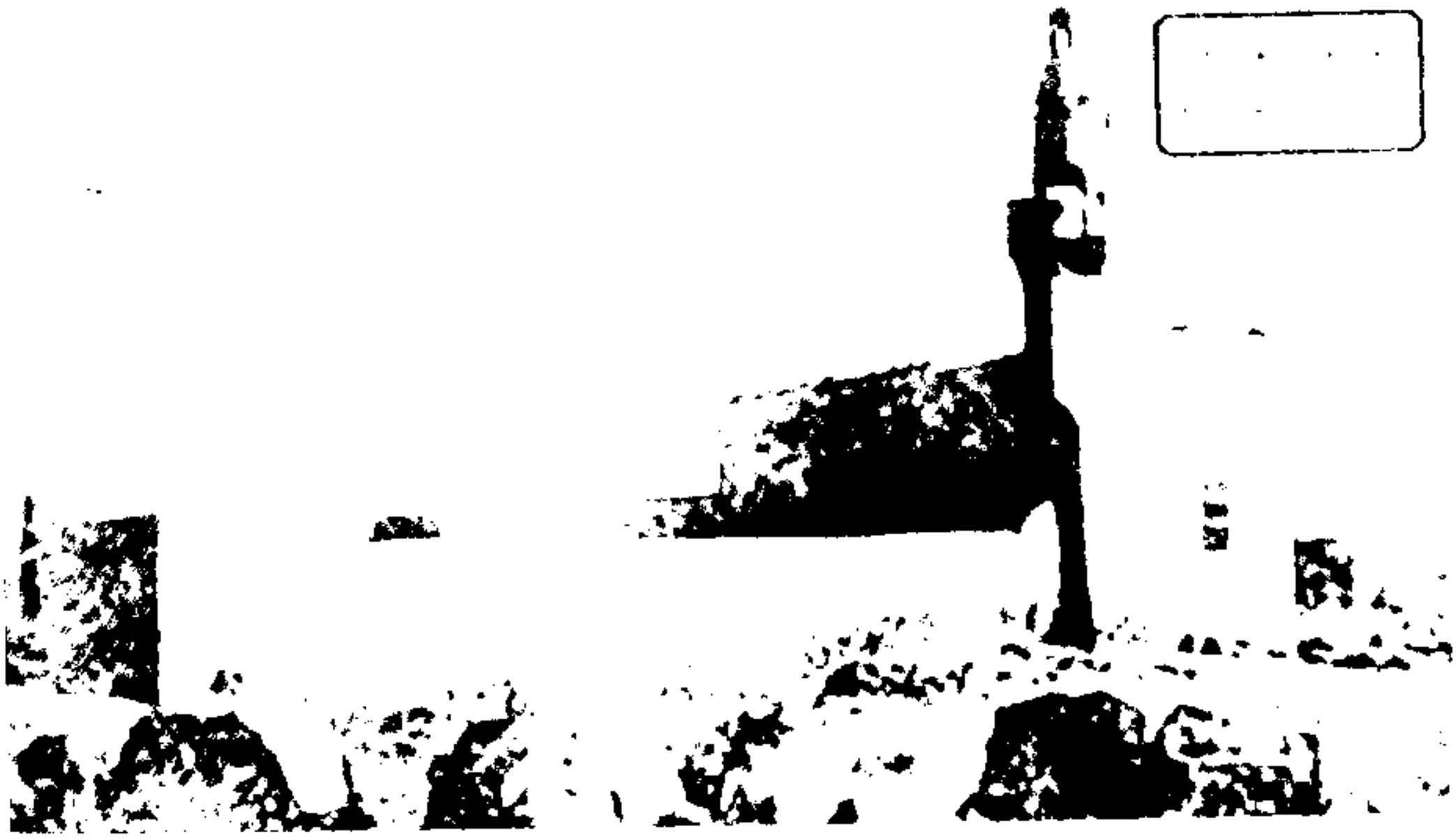

Marfat.com

معمولات ضیاء

خصوصی مجالس

(۱) بارہ ربیع الاول ﴿﴾ میلاد شریف سید الانبیاء ﷺ
(۲) گیارہ ربیع الثانی ﴿﴾ عرس شریف سیدنا غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ
(۳) چھ رجب ﴿﴾ عرس شریف سیدنا معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ
(۴) ستائیس رجب ﴿﴾ معراج النبی شریف (ﷺ)
(۵) سترہ رمضان ﴿﴾ حاضری بارگاہ حضرت سید الشہدا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ
(۶) اکیس رمضان ﴿﴾ شہادت سیدنا ومولانا علی المرتضی رضی اللہ عنہ
(۷) یکم شوال ﴿﴾ یوم العید
(۸) دس محرم ﴿﴾ شہادت امام عالی مقام سیدنا ومولانا حسین رضی اللہ عنہ
(۹) بیس صفر ﴿﴾ عرس سیدنا علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ
(۱۰) پچیس صفر ﴿﴾ عرس سیدی اعلحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ عنہ

مندرجہ بالا ایام میں خصوصی طور پر بڑے وسیع انتظامات کے ساتھ مجالس منعقد ہوتیں، مختلف انواع واقسام کے کھانے تیار کرائے جاتے مگر ہر مجلس میں خصوصی طور پر ایک اضافی قسم کھانے میں ہوتی۔ بارہ ربیع الاول شریف کی مجلس میں فرنی کثرت سے خشک میوہ جات شامل کر کے زعفران اور ورق نقرہ سے مزین کی جاتی۔ گیارہویں شریف کی مجلس میں توشہ، چھٹی شریف کی مجلس میں حلیم، معراج النبی (ﷺ) کی مجلس میں رجبیہ (خاص قسم کی فرنی جس میں کثرت سے خشک میوہ جات اور بغیر گھٹلی کے چھوارے شامل ہوتے۔)، سترہ رمضان افطاری سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ پر قیمے والے زعفرانی بف اور خصوصی شربت، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مجلس شہادت میں کنوفہ (سویاں اور زیادہ مقدار میں پستہ ودیگر مغزیات شامل کر کے

Marfat.com

منجمد کردہ مٹھائی) عید کے دن پائے اور خشک میوہ جات کی میٹھی چٹنی، عاشورہ کی رات کھچڑا (دلیہ، ایک حصہ گندم ایک حصہ دال چنا اور تین حصہ گوشت، بمعہ پودینہ اور لیمون)، عرس سیدنا علی ہجویری پر زردہ، عرس سیدنا اعلحضرت ﷺ پر شامی کباب اور آئس کریم۔

کسی پر بوجھ بنا پسند نہ تھا

سیدی ضیاء الملت والدین ﷺ اگر کسی سے کوئی چیز لنگر کے لئے منگواتے۔ اور لانے والا رقم لینے سے انکار کرتا تو فرماتے:

''فقیر یار شاطر ہے بار خاطر نہیں''

اور اصرار فرما کر رقم دے دیتے۔

آپ کسی کے ہاں بالکل تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ اگر کوئی اہل ثروت آپ کو اپنے گھر بلائے تو فرماتے تھے:

''میں اپنے کریم ﷺ کے در پر پڑا ہوا ہوں۔ میرے کریم ﷺ میرے لئے کافی ہیں۔ بیٹھے بٹھائے ٹکڑا دیتے ہیں، بہت اچھا دیتے ہیں، کھاتا ہوں اور خوب کھاتا ہوں۔''

دعا جو

دعا میں آواز بھرا جاتی، اور گریہ طاری ہو جاتا تھا۔ اکثر دعا فرماتے وقت ریش مبارک کو مٹھی میں لے کر آسمان کی طرف منہ کر لیتے تھے۔ جب کوئی سائل آپ سے دعا کی درخواست کرتا تھا، تو آپ فوراً دعا فرماتے اور کہتے:

''فقیر دعا گو بھی ہے اور دعا جو بھی۔''

اور ارشاد ہوتا، حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

Marfat.com

”تم اس زبان سے دعا کرو جس سے تم نے کوئی گناہ نہیں کیا تا کہ قبول ہو۔ چونکہ آپ نے میری زبان سے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اور میں نے تمھاری زبان سے کوئی گناہ نہیں کیا۔ آپ میرے لئے دعا کرو میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔“

اور فرماتے ؎

اپنی غرض دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

ہمیشہ اختتام مجلس پر تمام حاضرین کو عطر سے معطر کرتے۔
جب کبھی کوئی آپ کو عطر پیش کرتا یا لگاتا، تو فرماتے:

”عطر اللہ ایامکم“

اور کبھی فرماتے:

”عطر اللہ اوقاتکم“

اگر دسترخوان اٹھانا ہوتا تو کہتے:

”سفرہ (دسترخوان) بڑھادو“

لائٹ جلانی ہوتی تو فرماتے:

”چراغ کو روشن کرو“

لائٹ بند کرنی ہوتی تو فرماتے:

”نور کو بڑا کردو“

کھانے پینے کے آداب

کھانا تناول کرتے وقت اگر کوئی صاحب ایک ہاتھ سے روٹی توڑتے تو آپ علیہ الرحمہ منع فرما دیتے۔ کہتے یہ تکبر کی علامت ہے، دونوں ہاتھوں سے روٹی توڑنی

Marfat.com

چاہئے۔

گلاس میں اگر کچھ پانی باقی ہوتا اور اس پر مزید پانی ڈالا جاتا تو بھی منع فرماتے۔ فرماتے۔ پہلے والا پانی پی کر ختم کر دو تو پھر گلاس میں مزید پانی ڈالو۔

احسان کا بدلہ

ایک مرتبہ فرمایا:

'' فقیر کسی کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتا، پہلے میں باب السلام میں رہتا تھا، وہ مکان بہت وسیع تھا، فقیر چند سال بعد اس میں ایک دو کمروں کا اضافہ کرتا تو مالک مکان کرایہ بڑھا دیتا۔ فقیر نے وہ مکان چھوڑ دیا، یہ مکان فضل الرحمٰن کا ہے ضد کر کے مجھے یہاں (باب المجیدی، زقاق الضروان) لے آیا، اب وہ کرایہ تو مجھ سے نہیں لیتا مگر میں ہر سال مرمت اور رنگ وروغن کروا دیتا ہوں۔''

غیبت سے نفرت

غیبت سے بے پناہ نفرت تھی کسی کی غیبت کرنا یا سننا پسند نہیں فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ حضرت کی بارگاہ میں ڈاک پیش کی گئی۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ پوچھتے یہ کن احباب کے خطوط ہیں، پھر ترتیب سے رکھ دیتے تاکہ جن احباب کے خطوط ہیں ان کو تلاش کرنے میں دقت نہ ہو۔

اس ڈاک میں چند خطوط حضرت طیب بادشاہ صاحب کے بھی تھے۔ ان کی عادت تھی کہ اکثر گفتگو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے۔ عمر دراز نامی

Marfat.com

نے ان کے خطوط ہاتھ میں لیتے ہوئے بطور استہزا، کہا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے خطوط ہیں۔

حضرت مدنی قدس سرہٗ نے اپنے کان کو پکڑتے ہوئے فرمایا:

''بابا یہ بھی غیبت ہے، میں اس سے بری ہوں''

آپ یار بد کی صحبت سے نہ بچ سکے

فقیر کا ایک پروردہ جو کہ حسد کی وجہ سے حدِ حیاء سے گزر چکا تھا۔ اس نے فقیر کو اذیت پہچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، طرح طرح کی مغلظات وفحش الزامات اور بے ہودہ اتہامات کی سعیٔ لاحاصل میں عرصہ دراز تک مبتلا رہا، فقیر کا مال ومتاع غصباً خورد برد کیا۔ مگر الحمدللہ فقیر قادری ان کی نسبت کا احترام کرتے ہوئے صبر ہی کرتا رہا۔

حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں تحریراً وتقریراً غیبہ ومنیمہ کے ہدایۂ محقر ارسال کرتا رہا۔ ان حرکات کے ظاہر ہونے کے بعد جب فقیر قادری عفی عنہ مدینہ عالیہ حاضر ہوا اور سیدی ومرشدی قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں حاضری دی سلام مسنون پیش کیا اور قدم بوسی کی عزت سے مشرف ہوا۔ حضرت سیدی ﷺ نے فوراً گلے لگا لیا سر اور ماتھا چومتے ہوئے اس بے توقیر کی عزت افزائی فرمائی۔ اس وقت حضرت سیدی ومرشدی علیہ الرحمہ کی آنکھیں تحسر وتحزن کے سبب نمناک تھیں، تمام حضرات خاموشی سے تشریف فرما تھے۔ حضرت سیدی علیہ الرحمہ نے سکوت توڑا، حال واحوال دریافت فرمائے اور تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا:

''کچھ باتیں مجھ تک پہنچی ہیں، ان کی کیا حقیقت ہے؟''

فقیر دوزانوں حاضرِ بارگاہ تھا فوراً آلتی پالتی مارتے ہوئے بیٹھ گیا اور عرض کیا سیدی آپ میرے پیر ومرشد ہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں تو آپ کی غوثیت وقطبیت پر یقین رکھتا ہوں، میں تو اپنے حالات سے خوب باخبر ہوں مگر میں سمجھتا ہوں کہ آپ میری

Marfat.com

حالت اور حالات کو بہتر سمجھتے ہیں، آپ جیسا بصیرت والا انسان میں نہیں دیکھ پایا یہ جو کچھ مجھ پر وقوع ہوا ہے، الحمدللہ، مگر میں آپ کا عندیہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

قدرے توقف سے فرمایا:

''آپ یار بد کی صحبت سے نہ بچ سکے۔''

حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری قدس سرہ کھڑے ہو گئے، فقیر کو گلے لگاتے ہوئے فرمایا:

''عارف ہمارا ہے، اچھا ہے تو پھر بھی ہمارا ہے، برا ہے تو پھر بھی ہمارا ہے، ولیکن انشاءاللہ ہمارا عارف اچھا ہے۔ الحمدللہ الحمدللہ۔''

سیدی قطب مدینہ نوراللہ مرقدہ نے فقیر سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

''سیدی عارف، علامہ ارشد القادری برطانیہ سے ہندوستان واپس آ گئے ہیں۔ مگر میں ان کی طرف سے مطمعن ہوں، وہ انشاءاللہ تعالیٰ دین کا کام کرتے رہیں گے۔ ان کا اپنا ایک مدرسہ ہے اس میں خدمات انجام دیں گے، دین کی خدمت جاری رکھیں گے۔ آپ متدین تو ہو، مگر میں پھر بھی آپ کی طرف سے متردد ہوں، اور آپ کو کہتا ہوں کہ بیٹا دین کا کام اسی اخلاص سے کرتے رہو، اور دین کا جو کام ہے وہ صرف دین کی خاطر کرو نام کی خاطر نہیں۔''

ہمارے دیوان صاحب کا کیا حال ہے؟

ایک مرتبہ ایک زائر حاضر خدمت ہوئے۔

قطب مدینہ: آپ کہاں سے آئے ہیں؟

زائر: پاکپٹن سے۔

قطب مدینہ: جی آیاں نوں، جی آیاں نوں، پاکپٹن کو حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کی نسبت نے پاکپٹن شریف بنا دیا ہے۔ ہمارے دیوان صاحب کا کیا حال

Marfat.com

ہے؟

زائر: وہ تو کتے لڑا رہے ہیں۔

قطب مدینہ: درود شریف پڑھتے ہوئے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور حضرت دیوان صاحب کے لئے دعا فرمائی۔

'' فرمایا سنا ہے حضرت دیوان صاحب قبلہ نے داڑھی منڈانا ترک کر دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کتے وغیرہ بھی چھوٹ جائیں گے۔ مگر آپ کا حال تو اس بہرے جیسا ہے جو ہاتھ میں بیگن لئے جا رہا تھا اس کے کسی ملنے والے نے اسے سلام کیا، جواب میں کہا بیگن ہیں، بیگن۔ پوچھا بال بچے کیسے ہیں؟ بولا سب کا بھرتا کروں گا۔ غیبت کی بجائے دعا کرتے تو تمہارے لئے اچھا تھا۔'' [۱۶۱]

سلام وداع

اگر کوئی زائر حضرت قدس سرہٗ کی مجلس میں کہتا کہ میں سلام وداع کر آیا ہوں یا کرنے جا رہا ہوں تو حضرت فرماتے:

'' ان (ﷺ) سے وداع ہو کر کہاں جاؤ گے۔ آپ تو ہر جگہ موجود ہیں۔ الامان یارسول اللہ ﷺ، الحفیظ یارسول اللہ ﷺ، المدد یارسول اللہ ﷺ، الغیاث یارسول اللہ ﷺ عرض کیا کرو۔''

اپنی ذات کی نفی

اگر کوئی صاحب آپ قدس اللہ سرہٗ سے بیعت ہوتے۔ ان کے بارے میں دریافت کیا جاتا حضرت یہ کن کے مرید ہیں تو فرماتے:

Marfat.com

''آپ کے پیر بھائی ہیں۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان سے ملادے

جب کوئی مدینہ منورہ میں فوت ہوتا اور آپ کو اطلاع دی جاتی کہ حضرت فلاں کا انتقال ہوگیا ہے، ان کو بقیع شریف میں دفن کردیا گیا ہے۔ آپ فوراً ہاتھ اٹھاتے اور مرنے والے کے لئے دعا کرتے اور فرماتے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان سے ملادے۔ [۱۶۲]

ہماری حاجت پوری نہیں ہوئی

ایک مرتبہ جامعہ اسلامیہ کے دو نابینا طالب علم حاضر ہوئے، فرمایا ان کو چائے پلاؤ۔ چائے پیتے ہوئے انہوں نے اپنی حاجت بیان کی آپ نے دونوں کو دو، دوسو ریال عنایت فرمائے۔ وہ بیٹھے رہے اور تھوڑی دیر کے بعد عرض کیا کے ہمیں کچھ مزید عنایت کرو۔ آپ علیہ الرحمہ نے پھر ایک ایک سو ریال دیا، اب انہوں نے چلتے وقت کہا ہماری حاجت پوری نہیں ہوئی، فرمایا کتنے اور دوں، کہا مزید دو، دوسو۔ آپ نے تکیہ کے نیچے سے نکال کر عنایت فرمادیئے۔ [۱۶۳]

دونوں آنکھوں سے کریم ہیں

ایک مرتبہ ایک زائر نے پوچھا، حضرت یہاں ایک سردار احمد ہے، وہ کہاں ملے گا۔ فرمایا حافظ سردار صاحب نعت خواں ہیں، یہاں آتے ہیں، ابھی تو نہیں آئے شاید تھوڑی دیر میں آجائیں۔ تو اس زائر نے کہا حضرت وہ اندھا ہے۔ فرمایا ہمارے حافظ سردار احمد صاحب دونوں آنکھوں سے کریم ہیں۔ اور درود شریف پڑھنا شروع کردیا۔ [۱۶۴]

Marfat.com

ہمیں نہ انکار ہے اور نہ اقرار

حضرت سیدی کامل المہدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تذکرہ ہوا، تو کسی نے آپ کے کچھ احوال بیان کئے۔ حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمہ نے فرمایا:

''یہ دیوانوں کی باتیں ہیں، ہمیں نہ انکار ہے اور نہ اقرار، آپ اشراف میں سے تھے، فقیر کے استاد بھائی تھے، حضرت علامہ شیخ احمد شمس مالکی شنقیطی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہم اکھٹے فیض حاصل کرتے رہے۔ آپ کو جلالین شریف حفظ تھی، بعد میں مجذوب ہو گئے۔ اور حالت جذب میں ہی فوت ہوئے۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔'' [۱۶۵]

وہ تسبیح ہماری نہیں

ایک مرتبہ آپ کی تسبیح گم ہوگئی، اپنی مسند کے قریب اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے اور فقیر قادری آپ علیہ الرحمہ کی چارپائی پر تلاش کر رہا تھا۔ مستری نور محمد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے آئے۔ سلام مسنون کے بعد کہا، حضرت کیا تلاش کر رہے ہیں؟ فرمایا یہاں تسبیح رکھی تھی وہ دیکھ رہا ہوں۔ نور محمد نے کہا آپ تلاش کر رہے ہیں مل ہی جائے گی۔ اتنے میں حاجی لال دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ آ گئے۔ انہوں نے کہا تھوڑی دیر پہلے فلاں آدمی کو گلی سے جاتے ہوئے دیکھا وہ تسبیح اس کے ہاتھ میں تھی۔ فرمایا بھائی لال دین صاحب وہ تسبیح ہماری نہیں۔ مستری نور محمد صاحب بولے حضرت اگر وہ تسبیح آپ کی نہیں تو پھر اِدھر اُدھر نہ ڈھونڈو وہ یہاں بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا نور محمد، کریم ابھی کسی کو بھیجیں گے۔

چند منٹ کے بعد ایک ترکی اسی ہی طرح کی ایک درجن تسبیح لے آئے اور حضرت سیدی کو پیش کیں۔ ایک اپنے پاس رکھتے ہوئے فرمایا سب کو ایک ایک دے دو اور بھائی لال دیں صاحب یہ ایک تسبیح اس حاجت مند کو دے دینا اور کچھ بولنا نہیں۔

Marfat.com

کیا گنہگار نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہوتے؟

عرض: سیدی حضرت شیخ عبدالحق محدث دھلوی رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ مشہور ہے، کہ آپ ایک درویش سے ملاقات فرمانے گئے۔ جو کہ بھنگی تھا، وہ بھی حضوری والا تھا؟

ارشاد: مشہور تو ہے۔

عرض: کیا بھنگی، چرسی کو بھی ایسی نعمت نصیب ہو سکتی ہے؟

ارشاد: بھنگ وغیرہ کا استعمال گناہ ہے۔ کیا گنہگار نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہوتے؟ یہ تو ان کا کرم ہے جس کو چاہیں نواز دیں۔

عرض: تو پھر وہ کتے کی شکل میں کیوں تبدیل کر دیا گیا؟

ارشاد: حضرت شیخ محقق رضی اللہ عنہ بڑے مقام والے بزرگ تھے اور وہ بدنصیب آپ کے مقابلے پر آ گیا تو ذلیل وخوار ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔ ۱۶۶

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے

ایک مرتبہ فرمایا:

مرزا صاحب (مرزا شکور بیگ حیدرآباد دکن) کہتے ہیں:

نہ کوئی عمل ہے سنانے کے قابل
نہ منہ ہے تمہارے دکھانے کے قابل

مگر ہمارے اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

فهو شاهد الملک والملکوت و مشاهد الجبار والجیروت

Marfat.com

ان کے دامنِ کرم میں چھپ تو سکتے ہیں، مگر ان سے منہ چھپا کر کہاں جا سکتے ہیں؟ اور کیسے چھپا سکتے ہیں؟ جب کہ آپ ﷺ تو ہاتھ کی ہتھیلی پر کائنات کو بالکل واضح ملاحظہ فرما رہے ہیں، اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ایسے ملاحظہ فرماتے ہیں جیسے ہاتھ پر رائی کا دانہ۔

نظرت الی بلاد اللہ جمعاً
کخردلۃ علی حکم اتصالٖ [۱۶۷]

حاضری مدینہ منورہ میں تاخیر

مرزا شکور بیگ (حیدرآباد دکن) نے ایک مرتبہ حضرت سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کی مجلس میں نعت شریف پڑھی، جس کے مقطع کا مفہوم کچھ اس طرح تھا کہ مرزا میں کچھ خوبی ہے، جس کی وجہ سے سرکار ہر سال بلا لیتے ہیں۔ اس کے بعد مرزا صاحب دو تین برس مدینہ عالیہ حاضر نہ ہو سکے۔ تو انہوں نے سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کو پیغام بھیجا کہ حضرت میں بہت بیقرار ہوں دعا فرمائیں حاضری ہو جائے، تو سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ نے اس مقطع کی طرف توجہ دلائی۔ آئندہ برس مرزا صاحب کی مدینہ عالیہ حاضری ہو گئی۔ حضرت سیدی قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور تبدیل شدہ مقطع سنایا:

ہر سال بلانے میں ہے راز یہی مرزا
سرکار جگاتے ہیں تقدیر کمینے کی

بڑی ندامت و خجالت سے معذرت خواہ ہوئے اور تا دیر اپنی خطا پر افسوس کرتے ہوئے حضرت سیدی علیہ الرحمہ کے ممنونِ احسان ہوئے اور حضرت سیدی علیہ الرحمہ آپ کے لئے دعا فرماتے رہے۔

Marfat.com

محبتِ اولیاء

آپ سلطان اولیاء سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا نام نامی اسم گرامی سنتے ہی سر کو جھکا دیتے۔ سالانہ عرس مقدس سلطان الاولیاء غوث الثقلین سیدنا السید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منعقد فرماتے تھے۔

معین بیکساں حضرت سیدنا معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ آپ کے عرس شریف پر خصوصی مجلس ہوتی اور اس مجلس میں آپ کی منقبت پڑھنے کو خصوصی طور پر فرماتے۔ ایک مرتبہ کسی نے کہہ دیا کہ سلسلہ مجددیہ تو پوری دنیا میں ہے مگر سلسلہ چشتیہ صرف ہندوستان میں ہی ہے۔ ہندوستان سے باہر نہیں نکل سکا، حضرت قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ نے اس لب ولہجہ کو بہت ہی ناپسند فرمایا اور کہا:

''تمھارا خیال غلط ہے، جہاں جہاں قادری ہیں، وہیں وہیں چشتی ہیں۔''

حضرت سیدنا علی ہجویری المعرف داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ سے بے مثال عقیدت ومحبت رکھتے تھے، فقیر قادری کو فرمایا کرتے:

''حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے مزار پُر انوار پر حاضری دو تو فقیر کی طرف سے ان کی چھوکٹ کو بوسہ دے کر میرا اسلام عرض کرنا۔''

حضرت سیدنا شاہ ابوالمعالیٰ قدس اللہ سرہٗ سے عشق تھا فرماتے:

''حضرت شاہ ابوالمعالیٰ رضی اللہ عنہ حضرت غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ کے عاشق ونائب ہیں۔ ان کی قبر انور کی حاضری کے وقت مجھ فقیر کو نہ بھولنا۔ فقیر کی طرف سے بڑے ہی عجز واحترام کے ساتھ سلام عرض کرنا۔''

ایک مرتبہ کسی نے حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتوبات کے حوالہ سے گفتگو کرتے ہوئے اعتراضات شروع کیے، قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ نے فوراً دونوں ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھتے ہوئے فرمایا:

''بابا حضرت مجدد صاحب تو ہمارے سر کے تاج ہیں۔''

Marfat.com

عرض : حضرت، مجدد صاحب، حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مقام کو تسلیم نہیں کرتے اس کا کیا سبب ہے؟

فرمایا: یہ درست نہیں ہے، ہاں یہ ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت بعض مجددیوں کا یہ خیال تھا کہ آپ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کو نہیں مانتے۔ ان ہی مکتوبات کے بیچ میں حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف لے جانے والے دو راستے ہیں۔ ایک راستہ ہے جو قرب نبوت سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی اویسی راستہ جو نادر الوجود ہے اور دوسرا راستہ قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہے۔ تمام قطب اوتار اور ابدال و نجیب اور اولیاء اللہ سب اسی راستے سے واصل ہوئے۔ ان سب کے مقتدا سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ ہیں۔ غوثیت کبریٰ کا مرتبہ آپ ہی کو عطا ہوا یعنی اس مقام میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قدم مبارک سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر ہیں اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اس مقام میں شریک ہیں۔ پھر غوثیت کبریٰ کا مقام سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو ملا اور تمام اولیاء کے امور ان کے ماتحت ہیں۔ اور پھر سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ اور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ، سیدنا امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ، سیدنا امام تقی رضی اللہ عنہ اور پھر سیدنا امام عسکری رضی اللہ عنہ کو عطا ہوا۔

پھر حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ سیدنا امام عسکری رضی اللہ عنہ کے بعد غوثیت کبریٰ کا مقام معکوف رہا جس کو فیض و ہدایت پہنچتا رہا ان ہی بزرگوں کے واسطہ سے پہنچتا رہا گو وہ اقطاب و نجباء ہی کیوں نہ ہوں سب کا ملجا و ماویٰ یہی بزرگ رہے تا آنکہ جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ دنیا میں تشریف لائے اور یہ غوثیت کبریٰ کا درجہ ان کو عطا کیا گیا۔

مذکورہ بالا اماموں اور حضرات شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سوا کسی اور شخص کا اس

Marfat.com

مرکز پر شہود نہیں ہوا۔ تمام اقطاب و نجباء کو فیوض و برکات کا پہنچنا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہی کے وسیلہ مبارکہ سے معلق ہے۔ ۱۶۸

اسی لئے حضرت سیدنا عبدالقادر قدس اللہ سرہ نے فرمایا۔

افلت شموس الاولین و شمسنا
ابداً علی افق العلیٰ لا تغرب

❁

اگلوں کا سورج غروب ہوا اور ہمارا سورج جو ہمیشہ افقِ اعلیٰ پر ہے ماند نہ ہو گا

اس پر اعتراض کیا ان ہی کے آدمیوں نے کہ آپ نے فلاں مکتوب میں لکھا ہے کہ جتنے ولایت کے امور ہیں سب مجدد کے پاس ہیں اس کے جواب میں انہوں نے لکھا:

''القمر مستفاد من نور الشمس''

چاند جو ہے وہ سورج سے اپنی روشنی لیتا ہے۔ ہماری مثل چاند کی ہے، ان کی مثل سورج کی۔ ۱۶۹

احقر سے حضرت قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ نے دو تین مرتبہ بیان فرمایا کہ۔

''پنجاب کے ایک مشہور نقشبندی بزرگ نے مجھے کہا کہ ہم اولیاء متقدمین و متاخرین پر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی فضلیت نہیں مانتے، اس پر میں (سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ) نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کا یہ مکتوب ان پیر صاحب کو پڑھوایا تو فرمانے لگے کہ پورے ستر (۷۰) سال سے میں اس غلط خیال میں مبتلا رہا مگر اب میں آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں، حضرت مجدد نے جو فرمایا ہے وہ حق ہے۔''

ان پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا رجوع فرمالینا ان کی انسانی عظمت کی دلیل ہے۔

Marfat.com

ایک مرتبہ فرمایا:

''مجددی سلسلہ کے ایک پیر صاحب میرے ہاں قیام پزیر تھے، ایک دن کہا، مولانا آپ جو یہ کہتے ہو کہ جس پر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مہر لگتی ہے وہ ہی ولی بنتا ہے۔ میں (سیدی مہاجر مدنی رضی اللہ عنہ) نے کہا۔ ہم یہ کہتے ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارا اس پر یقینِ کامل ہے۔ تو وہ کہنے لگے کہ میں نہیں مانتا تو میں نے مکتوبات دیتے ہوئے ان کو آخری مکتوب پڑھنے کو کہا۔ وہ پیر صاحب یہ مکتوب پڑھتے ہی سجدے میں چلے گئے۔ سر اٹھایا اور کانوں کو پکڑتے ہوئے بولے۔ مولانا میں کئی برسوں سے اس گناہ میں مبتلا ہوں۔ آپ گواہ رہنا میں اس سے توبہ کرتا ہوں''۔

عرض: مگر حضرت جو اتباع شریعت ہمارے سلسلہ نقشبندیہ میں ہے وہ کسی دوسرے طریقہ میں نہیں۔

فرمایا: اگر دوسرے سلاسل والوں میں اتباع شریعت نہیں تو وہ ولی کیسے بن گئے؟ ولی تو صرف اتباع شریعت ہی سے بنتے ہیں۔ مگر میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ یہ مراقبے جو کرتے ہیں نقشبندی، یہ مراقبہ ولایت کبریٰ اور ولایت موسوی اور یہ ولایت فلانی یہ کون سی حدیث شریف کی کتاب سے ثابت ہیں؟ یہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا معمول بتادیں کسی شریعت کی کتاب سے ثابت کردیں۔

عرض: حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ تو بڑے ٹھاٹھ بھاٹھ سے رہتے تھے۔

فرمایا: جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے مجاہدے میں تکلیفیں بھی بہت اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے کمال کو پہنچنے کے بعد خدا تبارک وتعالیٰ کے محبوب ہوئے ہر قسم کی خوش نصیبی ان کو اللہ تعالیٰ نے نصیب فرمائی۔

ایک دفعہ تین گھوڑے حضرت نے خریدے کالے سیاہ، بالکل مطلق اور نہایت

Marfat.com

قیمتی جو ہزار ہا، ہزاراہا دینار کے تھے، خلیفہ نے ان کے خریدنے سے انکار کیا کہ یہ بہت مہنگے ہیں، میں نہیں خریدتا۔ اور جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید لیا۔ ان کو خرید کر ان کی زنجیریں بھی چاندی کی بنوائیں اور ان کی کھونٹیاں ٹھوکنے کی بھی چاندی کی نہایت قیمتی بنوائیں اور ان کی زینیں بھی نہایت قیمتی بنوائیں۔ کسی نے جا کر خلیفہ کو کہا کہ اے امیر المؤمنین وہ تو آپ سے بھی بڑھ گئے۔ خلیفہ نے کہا بھائی تم ان پر اعتراض کرتے ہو مگر انہوں نے یہ کام نہیں کیا ہوگا الا کسی خاص حکمت کے لئے۔

تھوڑے ہی دنوں کے بعد ایک بیمار کسی طبیب کے پاس آیا بیمار کو طبیب نے کہا تمہارا علاج بادشاہ کے بغیر کوئی نہیں کر سکتا۔ تمہارے کو چاہیئے کہ تین گھوڑے ہوں بالکل سیاہ رنگ کے، ہر روز ایک گھوڑا ذبح کیا جائے اور اس کے خون سے تم کو نہلایا جائے اور اس کی کلیجی اور گردے تم کو کھلائے جائیں، تب تم شفا پا سکتے ہو۔ وہ امیر المؤمنین کے پاس گیا اور اپنی غرض بیان کی، امیر المؤمنین نے کہا یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ یہ درویش ہی کا کام ہے، تم ان کے پاس جاؤ، انہوں نے گھوڑے پہلے سے تمہارے لئے خرید رکھے ہوئے ہیں اور کسی کام کے لئے رکھے ہوئے نہیں ہیں۔ وہ بیمار حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا حضرت نے اسی وقت اس کی ضرورت کے مطابق ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور ان کی زنجیریں اور کھونٹیاں اور زینیں اس حکیم کو دینے کا حکم دیا جس نے یہ علاج تجویز کیا تھا۔ حضور غوث اعظم قدس اللہ سرہ العزیز کے کام الہامی کام تھے۔

ایک مرتبہ ایک آدمی نے بڑا سرمایہ خرچ کر کے بڑی محنت اور بہت زیادہ وقت صرف کر کے کپڑا تیار کیا اور امیر المؤمنین کے پاس اس امید پر لے گیا کہ امیر المؤمنین کپڑے کی منہ مانگی قیمت کے علاوہ انعام و کرام سے بھی نوازے گا۔ لیکن جب امیر المؤمنین نے کپڑے کی قیمت معلوم کی تو کہا یہ تو بہت قیمتی ہے ہم اسے ہرگز نہیں خرید سکتے۔ وہ بڑا مایوس اور پریشان ہوا۔ اسے کسی نے

Marfat.com

مشورہ دیا کہ تم یہ کپڑا حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں لے جاؤ۔ اس نے کہا امیر المؤمنین خریدنے پر راضی نہیں تو آپ کس طرح خرید لیں گے۔ ہر طرف سے مایوس تھا اس لئے آپ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ کپڑا پیش کیا آپ نے ملاحظہ بھی نہیں فرمایا اور اس کی منہ مانگی قیمت سے اسے زیادہ عطا فرمایا۔ درزی نے کپڑا کا معائنہ کرتے ہوئے عرض کی یہ کپڑا تو کم ہے، آپ کی قمیض اس میں تیار نہیں ہو سکتی۔ کپڑے والا پریشان ہو گیا۔ حضور غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز نے درزی کو فرمایا اس سے قمیض بناؤ جتنا کپڑا کم پڑے اس میں اتنا بوری کا پیوند لگا دو اور پیوند جو ہے وہ ہمارے سینہ پر آنا چاہیئے۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ بڑے بلند مقام اور بڑی اونچی شان والے بزرگ ہیں۔

حقیقت ہے کہ:

''جیسے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا مقام انبیاء میں ہے۔ ویسے ہی جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کا اولیاء میں مقام ہے۔''

غوث اعظم درمیانِ اولیاء
چوں محمد (ﷺ) درمیان انبیاء

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

غوث اعظم دلیل راہ یقین
بہ یقین رہبر اکابر دیں
او ست در جملہ اولیاء ممتاز
چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

عربی زبان میں، مناقب میں اور جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حالات پر جتنی کتابیں ہیں کسی اور ولی کی نہیں ہیں۔ عرب و عجم کے تمام اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے

Marfat.com

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں قصیدے لکھے ہوئے ہیں اور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ بہاالدین نقشبند رضی اللہ عنہ نے بہت سے قصائد آپ کی شان مبارک میں لکھے ہوئے ہیں۔ان کے یہ اشعار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی جالی مبارک پر لکھے ہوئے تھے۔

شاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است
آفتاب و مہتاب و عرش وکرسی و قلم
نور قلب از نوراعظم شاہ عبدالقادراست ۱۷۰

عرض: شیخ عبدالحق محدث دھلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا آپس میں کس وجہ سے اختلاف رہا؟

فرمایا: کچھ مسائل میں اختلاف تھا ہمارے نزدیک دونوں ہی ادب واحترام والے بزرگ ہیں۔ حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی بڑے بزرگ تھے اور حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ بھی بڑے بزرگ تھے۔ وہ بھی پہلوان تھے، اور وہ بھی پہلوان تھے۔لیکن اتنا ضرور ہے کہ حضرت محدث صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ دائماً حضوری والے بزرگ تھے۔

غنیۃ الطالبین وفقہ اکبر

عرض: حضرت بعض لوگ غنیۃ الطالبین شریف کو جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب نہیں مانتے؟

فرمایا: غنیۃ الطالبین ہے تو جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کی لیکن اس میں بے دینوں نے الحاق بہت کیا ہے۔ جدید طبع پرانی سے مختلف ہوتی ہے۔اسی طرح فقہ اکبر بھی دو ہیں

Marfat.com

ایک تو حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی ہے اور دوسری کسی اور کی۔ فقہ اکبر جو حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی ہے اِدھر مدینہ طیبہ کے کتب خانہ میں ایک آٹھ (۸) سو برس کا قدیم مخطوطہ ہے۔اس میں ہمارے امام اعظم قدس اللہ سرہ العزیز لکھتے ہیں ''ماتَ اَبَواہُ علی الفطرۃ ''فیصلہ ہوگیا،یعنی سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے دین پر تھے۔ ومات ابوطالب ۔۔۔۔۔۔آگے کچھ نہیں لکھا نقطے ڈال دیئے ہوئے ہیں۔اور دوسری فقہ اکبر جو ہے اس کے ایک پرانے نسخہ پر جو ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور مطبوعہ نسخہ میں بھی، اس میں گویا کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے والدین کریمین کے بارے میں لکھا ہوا ہے۔ ''ماماتا علی الکفر ''یعنی کفر پر نہیں مرے اور اسی کا دوسرا مطبوعہ نسخہ میں ماتا علی الکفر لکھا ہوا ہے۔حضرت، بات تو واضح ہے، شک کی کوئی جگہ نہیں۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے سلسلہ نسب شریف کے سب ہی پکے ایماندار اور مواحد و مومن تھے۔ یہ اب نئے دین والوں نے نئی نئی باتیں پیدا کر دی ہیں ا۷ا

حکایت مولانا روم

حضرت مولانا روم کا تذکرہ شروع ہوا تو فرمایا:

حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے ایک حکایت لکھی ہے۔محدثین اس کا اقرار کریں یا انکار کریں، دوسری بات ہے۔ وہ یہ کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے وقت سوئے ہوئے تھے۔شیطان آیا اور اس نے آپ کو جگایا کہ حضور اٹھیے نماز پڑھیے۔آپ نے آنکھیں کھولیں، دیکھا کہ یہ شیطان ہے، آپ نے کہا اے ملعون تیرے کہنے پہ تو میں نماز نہیں پڑھتا اور سو گئے۔ یہاں تک کہ سورج نکل آیا اور نماز قضا ہوگئی۔اب نماز کے قضا ہونے پر بہت دکھ ہوا، وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے تو خدا تعالیٰ کے خوف سے اتنی رقت

Marfat.com

طاری ہوئی اور بہت روتے رہے اور اتنا روئے کہ آواز بند ہوگئی۔

شیطان نے آ کے کہا میں انہی کوڑوں سے ڈرتا تھا جواب مجھ پر برس رہے ہیں۔ اس لئے آپ کو جگایا تھا۔

ہم کہاں شیطان کو دیکھ سکتے ہیں حالانکہ رگ رگ میں شیطان ہے۔

تین چیزوں کی حد کسی کو نہیں ملی۔

- ایک تو بزرگ بحر توحید میں غوطے لگاتے، لگاتے، لگاتے تھک گئے کہ اس کی تہہ معلوم ہو، مگر معلوم نہ ہو سکی۔
- دوسری یہ کہ عارفین حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے درجات کی بلندی کو اڑتے، اڑتے، اڑتے تھک گئے مگر بلندی نہ معلوم ہو سکی۔
- اور تیسری مجاہدے کئے، بھوکے رہے، تکلیفیں اٹھائیں کہ شیطان کے مکر سے بچ جائیں، لیکن شیطان کے مکر سے بچنے کی بھی کوئی حد معلوم نہ ہو سکی۔'' ۱۷۲

نماز میں سیدنا کا اضافہ

عرض: حضرت نماز میں اگر درود ابراھیمی کی جگہ کوئی اور درود شریف پڑھا جائے تو نماز ہو جائے گی؟

ارشاد: حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی سنت شریف کے خلاف ہے، اگر سنت کے خلاف دوام کرے گا تو خدا کی امان ہے۔

عرض: بعض حضرات نماز میں اسم مبارک محمد ﷺ سے پہلے سیدنا کا اضافہ کرتے ہیں۔

ارشاد: کرتے ہیں۔ ہم خود کرتے ہیں، حضرت۔

Marfat.com

مولانا غلام قادر اشرفی:

حضرت علامہ نبھانی رحمۃ اللہ علیہ نے سعادت الدارین میں اس کے جواز کے بارے میں بہت لکھا ہے۔ اور تذکرۃ الرشید کے پہلے حصّہ میں ہے کہ مولوی رشید صاحب سے کسی نے پوچھا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے نام نامی اسم گرامی سے پہلے سیدنا کہنا جائز ہے۔ تو مولوی رشید نے کہا بعض صورتوں میں تو یہ واجب ہے۔ پھر پوچھا نماز میں بھی، کہا ہاں نماز میں بھی۔[۱۷۳]

حاجیو آو شہنشاہ کا روضہ دیکھو

عرض: کیا حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نجدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے مکہ شریف میں حکومت نے بلایا تھا؟

ارشاد: مکہ شریف میں نماز کے متعلق تو نہیں بلایا تھا اور بلایا بھی ان کو غلطی سے تھا۔ حضرت مولانا برہان الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ جبل پوری حج کو آئے ہوئے تھے، ان کے پچاس ساٹھ مریدین بھی ان کے ساتھ تھے، انہوں نے اپنے مریدوں کے لئے ایک نشان یعنی ایک جھنڈا بنایا ہوا تھا، اس کے اوپر لکھا ہوا تھا ؎

حاجیوں آو شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

مریدین کو جھنڈا دیکھ کر اپنی جماعت کا راستہ معلوم ہو جاتا تا کہ وہ جھنڈے والے ساتھی کے پاس پہنچ جایا کریں۔ یاروں نے جا کر شکایت کی کہ مولوی سردار احمد صاحب کا جھنڈا ہے۔ حضرت مولانا صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا، آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا میرے پاس تو کوئی جھنڈا نہیں ہے۔ وہ بولا اس کے معلم کو بلاؤ، تو حضرت کے معلم کو بلایا۔ حکومت نے ان سے سوال کیا تو اس نے کہا ہم نے تو ان کے ساتھ کوئی جھنڈا نہیں دیکھا۔ کسی دوسرے کے ساتھ ہوگا ان کا نام

Marfat.com

کسی نے غلط لیا ہے، بہتان لگایا ہے، بس اتنا ہی معاملہ ان کے ساتھ ہوا۔ جھگڑے تو حضرت مولوی حشمت علی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوتے تھے، اور مولوی حشمت علی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ کامیاب ہوتے تھے۔ایک دفعہ آپ بیت اللہ شریف کے سامنے مقام ابراھیم کے قریب بیٹھے ہوئے تھے،اور چھ سات ان کے اصحاب بھی ان کے ساتھ صلاۃ وسلام پڑھ رہے تھے۔انہوں نے ساتھیوں سے کہا کہ بس وہی صلاۃ وسلام پڑھو جو التحیات میں پڑھتے ہیں۔

السلام علیک ایُھا النبی ورحمة الله وبرکاته۔

کسی دیوبندی نے یا نجدی نے آکر کے سنا،اس نے جا کر آپ کی شکایت کی کہ اس نے بیت اللہ کو حضور ﷺ کی قبر بنا رکھا ہے۔حکومت نے آپ کو بلایا اور سختی سے بلایا، اور آپ گئے، اس وقت مدیر موجود نہیں تھا۔آپ بیٹھ گئے۔اس کی میز کے اوپر ''کتاب الروح'' پڑی ہوئی تھی، مولانا نے کتاب الروح کو کھولا اس کو پڑھنا شروع کیا تو وہاں یہ مسئلہ نکلا کہ طواف میں اگر کسی کو دعا نہ آتی ہو تو وہ درود شریف پڑھتا رہے تو یہ سب دعاؤں کے مقابلے میں ہے۔انہوں نے وہاں نشان رکھ کر کے کتاب کو بند کر کے رکھ دیا۔ان کا مدیر آیا، اس نے کہا کہ تمہاری یہ شکایت آئی ہے کہ تم بیت اللہ شریف کو حضور ﷺ کی قبر بنائے بیٹھے ہو۔اور وہاں صلاۃ وسلام پڑھتے ہو۔کہا نہیں ہم تو بیت اللہ شریف کو بیت اللہ ہی جانتے ہیں۔ بولا پھر کیوں آپ وہاں ہمیشہ درود پڑھتے رہتے ہو، سلام پڑھتے ہو؟ فرمایا درود وسلام پڑھنے کی ممانعت کی کوئی دلیل آپ کے پاس ہو تو بتایئے، اگر وہ دلیل صحیح ہوگی تو ہم مان لیں گے۔تو وہ سوچ سوچ کر کہتا ہے کہ میرے پاس ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔تو حضرت مولانا صاحب کہتے ہیں کہ میرے پاس دلیل ہے۔کتاب کھول کر کے اس کو دے دی، اس میں وہ پڑھ کر کہنے لگا کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک کوئی دس مرتبہ پڑھا ہوگا لیکن مجھے سمجھ نہیں آیا، اب سمجھ میں آیا کہ اگر کوئی دعا نہ آتی ہو کسی کو اور وہ درود شریف پڑھتا رہے تو سب

Marfat.com

دعاؤں کے مقابلے میں ہے۔ حضرت! ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد تھی۔
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [۱۷۴]

جدہ کے ڈاکٹر

آخری چند سالوں میں حضرت ضیاء الملت والدین رضی اللہ عنہ کی نظر بہت کمزور ہوگئی تھی۔ جدہ سے چند ڈاکٹر مدینہ طیبہ کی حاضری کے لئے حاضر ہوئے۔ ان میں سے کچھ حضرت سیدی رضی اللہ عنہ کے مرید بھی تھے۔ تمام ڈاکٹر قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے حضرت سے عرض کی حضور۔ آپ چند دن کے لئے جدہ تشریف لے آئیں معمولی سا آپریشن ہوگا۔ انشاء اللہ نظر ٹھیک ہو جائے گی۔ حضرت سیدی خاموش رہے، چند مرتبہ انہوں نے اپنی گزارش پیش کی، تو حضرت سیدی و مرشدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''فقیر آنکھوں کے لئے مدینہ منورہ نہیں چھوڑتا۔''

حافظ سردار احمد مدنی

ایک مرتبہ بعد نماز مغرب احقر راقم الحروف حاضر ہوا، حافظ سردار احمد [۱۷۵] بارگاہ میں موجود تھے۔
حضرت قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا۔

''ماشاء اللہ ہمارا عارف بھی آ گیا۔''

پھر فرمانے لگے:

''بیٹا حافظ صاحب کہہ رہے تھے کہ میں پاکستان شادی کرنے کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ آپ عارف کو بولو کہ میرا وہاں بندوبست

Marfat.com

کرے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ، عارف کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک اس سے ہو سکے گا تمہاری خدمت و مدد کرے گا۔ لیکن حافظ جی میں آپ کو کہتا ہوں کہ جورو کے لئے مدینہ طیبہ مت چھوڑو۔''

مولانا کوثر نیازی

ایک مرتبہ مولانا کوثر نیازی حاضر ہوئے، احقر کو حکم فرمایا۔

مولوی صاحب کے لئے چائے ڈالو، خود بھی پیو اور مجھے بھی دو چائے پیش کی، مولانا کوثر نیازی بڑی دھیمی آواز میں پاکستان کے لئے اور اپنے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہنے لگے۔

''حضرت پاکستان میں بین الاقوامی سیرت کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں اگر آپ کرم فرمائیں اور اس کانفرنس کی صدرات قبول فرمائیں تو پاکستان کے لئے اور ہمارے لئے یہ ایک بہت بڑی نیک فال ہوگی۔''

حضرت خاموش رہے۔ چند منٹ بعد مولانا نے اپنی درخواست پھر دھرائی۔ تو حضرت نے فرمایا:

''مولوی صاحب فقیر مدینہ منورہ نہیں چھوڑتا۔''

پھر نیازی صاحب نے عرض کی:

''حضرت اگر کرم فرمائیں تو صاحبزادہ صاحب کو بھیج دیں ہمارے لئے باعث برکت ہوگا۔''

ابھی اتنا ہی کہا تھا، حضرت نے فرمایا:

'' مولوی صاحب بھٹو کی اطاعت چھوڑو اللہ و رسول (جل جلالہ و ﷺ)

Marfat.com

کی اطاعت کرو۔"

تھوڑی دیر بعد نیازی صاحب نے اجازت طلب کی اور رخصت ہو گئے۔

حضرت نے فرمایا:

"عارف یہ ایک مرتبہ پہلے بھی آئے تھے، میں نے پوچھا مولوی صاحب پہلے تو آپ مودودی صاحب کے بڑے حامی تھے۔اب ان کو چھوڑ کر ایوب خاں کے ساتھ مل گئے ہو کیا وجہ ہے؟"

تو بولے۔

"حضرت پہلے میں اندھا تھا اب مجھے اللہ تعالیٰ نے آنکھیں عطا کر دی ہیں۔"

بیعت ثانی

اگر کوئی پہلے کسی پیر کا مرید ہوتا اور قطب مدینہ رضی اللہ عنہ سے بیعت کرنے کی درخواست کرتا، تو اس سے آپ فوراً پوچھتے، آپ پہلے کس سے بیعت ہیں۔سائل عرض کرتا فلاں شیخ سے تو سیدی قدس سرہٗ فرماتے:

"پیر ایک ہی ہوتا ہے، وہی آپ کے پیر ہیں، فیض و برکت جہاں سے حاصل کر سکو کر لو۔"

مدینہ طیبہ میں مقیم احباب

مدینہ طیبہ میں مقیم احباب میں جو تجارت پیشہ ہوتے، ایام حج میں حضرت سیدی قدس اللہ سرہ العزیز کے پاس حاضر ہوتے، تو تھوڑی ہی دیر کے بعد آپ فرماتے۔

"بابا جاؤ رزق تلاش کرو، فرصت کے وقت آنا۔"

Marfat.com

کشمیری دھسا کا نذرانہ

ایک مرتبہ فقیر قادری نے ایک بیش قیمت کشمیری دھسا حضرت سیدی قدس اللہ سرہٗ کی خدمت میں پیش کیا، ان دنوں سردی کچھ زیادہ تھی، حضرت علامہ غلام قادر اشرفی ﷺ بھی بارگاہ سیدی میں حاضر تھے۔ آپ نے عرض کیا غریب نواز عارف نے بڑے خلوص و محبت سے آپ کی خدمت میں دھسا نذر کیا ہے، کتنی دور سے لایا ہے، آپ اتنا تو کرم فرمائیں کہ اس کو اوڑھ لیں تا کہ اس بھلا مانس کا دل خوش ہو جائے، حضرت سیدی ﷺ نے اپنے زانوں پر دھسا ڈال لیا، یوسف نوری نامی ایک صاحب بھی موجود تھے، آپ سے اجازت طلب کی، دست بوسی کے بعد دھسا آپ قدس اللہ سرہٗ کے زانوں سے اتارتا ہوا کہنے لگا حضرت سردی بہت ہے، میرے پاس کوئی چادر نہیں یہ دھسا مجھے عنایت فرمادیں اور دھسا لے کر چلتا بنا۔

گھی آپ کو بہت مرغوب تھا

ایک مرتبہ احقر نے دو کنستر گھی، جو کہ لاہور سے اپنے ساتھ لے گیا تھا، قطب مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کئے۔ صاحبزادہ حضرت سیدی فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ، حضرت سید پیر حیدر حسین علی پوری قدس سرہٗ اور جناب عبدالحمید قریشی (جدہ) بھی موجود تھے۔ قریشی صاحب نے گھی کی بہت تعریف کی۔ آپ نے فرمایا:

''قریشی صاحب ایک کنستر آپ لے جائیں۔''

چلتے وقت قریشی صاحب گھی کا کنستر لے گئے۔ حضرت پیر سید حیدر حسین رحمتہ اللہ علیہ نے خفگی کا اظہار کیا اور کہا کہ قریشی صاحب کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا یہ تو لنگر کے لئے تھے۔

حضرت سیدی و مرشدی ﷺ نے فرمایا:

''پیر صاحب قبلہ دوسرا کنستر آپ کی نذر ہے۔''

پیر صاحب نے بہت کچھ کہا مگر آپ بار بار یہ ہی فرماتے رہے کہ:

''ھدیہ قبول کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ اس ھدیہ کا مستحق آپ

Marfat.com

سے بہتر اس وقت اور کون ہوگا؟ آپ یہ قبول فرمالیں الحمدللہ دونوں کنستر ہی مقبول ہو گئے۔"

مستری نور محمد رحمتہ اللہ علیہ اور شہد

ایک مرتبہ ہمارے پیر بھائی جناب سعد اللہ خان سواتی نے بہت اعلی درجہ کا شہد جو کہ نرگس کے پھولوں سے حاصل کیا ہوا تھا، کے تین درمیانے سائز کے مرتبان آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ حضرت مستری نور محمد رحمتہ اللہ علیہ [۱۷۶] نماز مغرب کے بعد حاضر ہوئے، شہد پر نظر پڑ گئی۔ عرض کیا حضور شہد کا ایک مرتبان مجھے عنایت فرمادیں، آپ نے فرمایا:

"مستری صاحب دونوں ہی لے جاؤ۔"

دوسرے دن ملاقات پر مستری صاحب سے فقیر قادری نے عرض کیا، بابا آپ نے اچھا نہیں کیا، یہ شہد حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے لئے چھوڑ دیتے تو بہتر تھا۔ مستری صاحب کہنے لگے:

"بابیو! مجھ پر ایسے ہی غصہ نکال رہے ہو، حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے تو تیسرا مرتبان دیکھا ہی نہیں ورنہ کہتے تینوں ہی لے جاؤ۔ اگر میں نہ لیتا کوئی اور لے جاتا تم کہاں تک رکھوالی کر سکتے ہو۔ بڑی بڑی قیمتی اشیاء و ادویہ حضرت کے پاس آتی ہیں لوگ اجازت بھی نہیں لیتے اور اڑا کر لے جاتے ہیں۔ تم اس وقت کہاں ہوتے ہو؟ آپ نے تو آج تک کسی کو بھی روکا نہیں، اگر میں نے شہد لے لیا ہے تو مجھ پر کون سی برائی لازم آ گئی ہے؟ اگر میں نہ لے لیتا تو کوئی اور لے جاتا۔ جب فضل الرحمٰن تمہارے سامنے حضرت کا سامان اٹھا کر لوگوں کو دے دیتا ہے تم اس وقت اس کو کیوں منع نہیں کرتے؟ مجھ پر کیوں غصہ نکال رہے ہو؟

Marfat.com

اسی سلسلہ میں حکیم موسیٰ امرتسری کا ایک مکتوب بنام فقیر قادری ملاحظہ فرمائیں۔

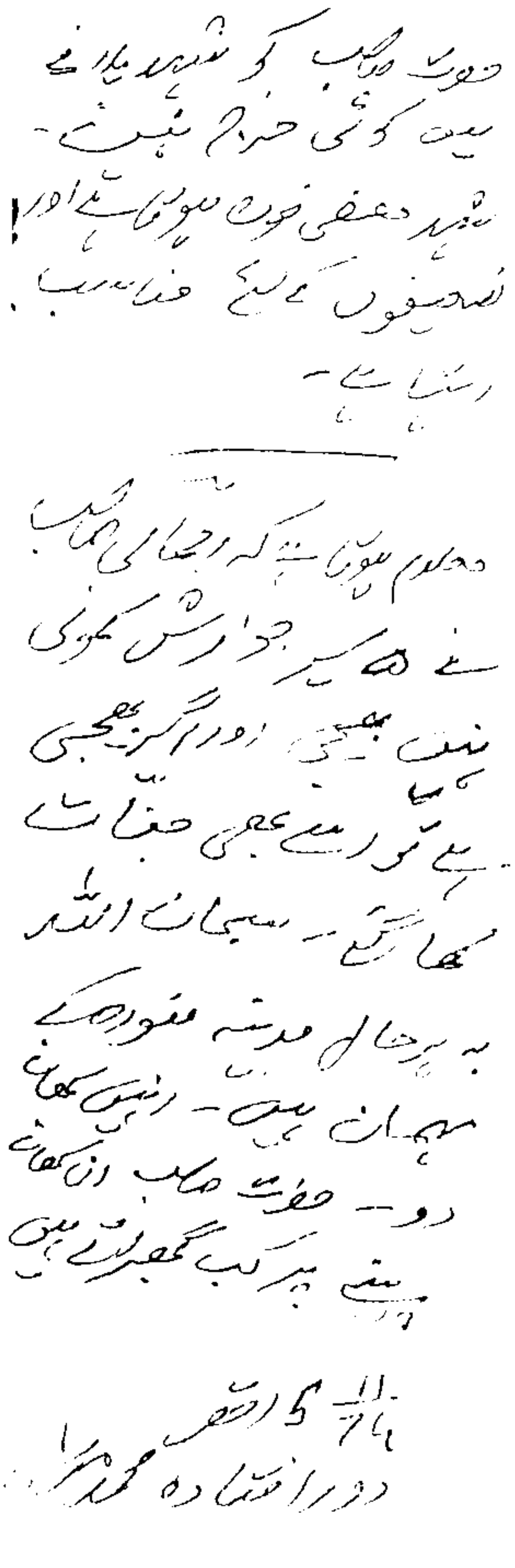

Marfat.com

اغراض دنیا سے بے رغبتی

۱۹۷۸ء میں احقر کے مدینہ منورہ کے سفر کے ساتھی محمد انور بٹ، حضرت قطب مدینہ کی بارگاہ میں حاضری کے شرف سے مشرف ہوئے، مجھے کہا کہ میرے احباب نے مجھے رقم دی تھی کہ مدینہ منورہ میں کپڑے خرید کر تقسیم کر دینا اور اس کے لئے میں نے بھی کچھ رقم رکھی ہوئی ہے، میرا خیال ہے کہ کپڑا خرید کر حضرت کی نذر کر دوں۔ فقیر نے عرض کیا کہ جیسے آپ مناسب سمجھتے ہو کرو۔ انہوں نے بہت قیمتی قیمتی کپڑے خریدے رات کو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس رکھ دیئے۔ دو دن کپڑے کے یہ دونوں بڑے بڑے پلاسٹک کے تھیلے اسی جگہ پر رکھے رہے، تیسرے دن جناب انور نے عرض کی حضرت یہ کپڑے، آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

''آپ کے ہیں لے جایئے۔''

عرض کیا حضور یہ آپ کے لئے ہیں، آپ نے برکت کے لئے دعا فرمائی۔ کچھ دیر بعد اہل مدینہ منورہ میں سے ایک صاحب ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ جب انہوں نے واپسی کی اجازت چاہی، تو حضرت نے فرمایا شیخ یہ آپ لیتے جائیں۔ انور صاحب کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی، کہتے ہیں دیکھو حضرت نے ہاتھ تک نہیں لگایا دیکھا نہیں کہ اس میں کیا ہے؟ میں نے تو اس لئے قیمتی کپڑے خریدے کہ حضرت کے گھر والوں کے کام آئیں گے۔

احترام سادات

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

حضرت شیخ الاسلام سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز سادات کرام و علماء

Marfat.com

عظام کا بے حد احترام فرماتے تھے، جب کوئی سادات یا علماء میں سے آپ کے پاس تشریف لاتے تو آپ ان کا ہاتھ چومنے میں پہل فرماتے۔آپ بغیر کسی سابقہ تعارف کے مصافحہ کرتے ہی سید کے ہاتھ کو بوسہ دیتے، حاضرین مجلس سمجھ جاتے کہ یہ صاحب سید ہیں۔

حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی ﷺ کے شدید اصرار کے باوجود سیدی قطب مدینہ ﷺ آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیتے اور آپ کی تعظیم کے لئے بدقت کھڑے ہوتے۔

۱۹۷۳ء میں ایام حج کا واقعہ ہے کہ احقر فقیر قادری ایک مرتبہ حضرت سیدی قدس اللہ سرہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا سلام عرض کرتے ہوئے دست بوسی کا شرف حاصل کیا، دو نوجوان آپ کے قریب تشریف رکھے ہوئے تھے۔احقر کو حکم فرمایا کہ ان کے ہاتھ چومو فقیر نے دونوں شہزادوں کے ہاتھوں پر بوسہ دیا اور میں سمجھ گیا کہ یہ سادات پاک میں سے ہیں۔

پھر فرمایا:

''آپ سید محمد مدنی اور سید محمد ہاشمی حضرت محدث اعظم کچھوچھوی ﷺ کے شہزادے ہیں۔''

متعدد مرتبہ دیکھا گیا کہ سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ ان کے ہاتھ چومتے اور پاؤں چھونے کی کوشش کرتے، مگر دونوں شہزادوں کو بے حد مؤدب پایا! مصافحہ کرتے وقت اپنے پاؤں کو بہت پیچھے کر لیتے تھے۔

حضرت سید مسکین شاہ صاحب مدظلہ مہاجر مدنی کو کئی بار دیکھا کہ جب آپ حضرت قطب مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں تشریف لے جاتے۔شاہ صاحب مصافحہ کرتے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔حضرت قطب مدینہ ﷺ شاہ صاحب کے پاؤں پر سر رکھ دیتے۔

آپ کی پوتی کے ہاں جب بیٹا ولید پیدا ہوا، ابھی چند ہی دنوں کا تھا کہ حضرت سیدی و مرشدی کی خدمت میں دعا و برکت کے لئے پیش کیا۔آپ نے گود میں لیا کچھ دیر

Marfat.com

تک دردو شریف پڑھتے رہے۔ بچے کے پاؤں کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا یہ سید ہے۔ (آپ کی یہ پوتی حضرت سید سامی برزنجی کی زوجہ محترمہ ہیں) پھر فقیر قادری کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا:

''حضرت میں اس کا پرنانا ہوں۔''

۱۹۷۳ء میں قبل الحج ایک نماز مغرب کے بعد حضرت سید علی احمد شاہ قصوری (المتوفی ۱۹۹۹ء) سے باب مجیدی پر ملاقات ہوئی، فرمایا آج ہی مدینہ طیبہ حاضری ہوئی ہے ابھی حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدظلہ کی زیارت نہیں ہوئی، فقیر نے عرض کی اگر وقت ہو تو ابھی حضرت کی ملاقات کے لئے چلیں۔ فرمایا ضرور، ضرور، سیدی و مرشدی قدس اللہ سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ سلام کا جواب عنایت فرماتے ہی کہا:

''مرحبا، مرحبا سید صاحب مرحبا''

اور مصافحہ کرتے ہی حضرت سید علی احمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ کو چوم لیا۔

جب دوسرے دن حضرت سید صاحب سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا۔

میں نے سنا تھا کہ حضرت مدنی مدظلہ، کے ساتھ جب کوئی سید مصافحہ کرتا ہے تو آپ فوراً پہنچان جاتے ہیں کہ یہ سید ہے اور ہاتھ چوم لیتے ہیں۔ کل جب میں حضرت مدظلہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ آپ کو کس طرح خبر ہو جاتی ہے کہ مصافحہ کرنے والا سید ہے لیکن میں نے تو سلام ہی عرض کیا مصافحہ بھی نہیں کیا اور آپ کے قریب بھی نہیں پہنچا تو آپ نے فرمایا مرحبا، مرحبا، سید صاحب مرحبا۔

''میرا یہ یقین ہے کہ آپ صحیح معنوں میں عشق مصطفیٰ (ﷺ) میں غرق اور فنافی الرسول (ﷺ) کی منزل پا چکے ہوئے ہیں۔''

ایک مرتبہ حضرت پیر سید حیدر حسین علی پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقیر قادری کو حکم دیا کہ میری طرف سے حضرت قبلہ سیدی کی بارگاہ میں یہ معروض پیش کرو۔

جب احقر نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا تو فرمایا:

''پیر صاحب قبلہ کی بارگاہ میں میرا سلام عرض کرنا اور میری طرف سے

Marfat.com

کہنا حضرت گولی کدی تے گہنے کدے۔ جو کچھ بھی ہے سب آپ ہی
کے جد کریم (ﷺ) کا ہے۔"

اگر نماز کے وقت کچھ احباب قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ کے ہاں موجود ہوتے تو آپ کو امامت کے لئے کہا جاتا۔ آپ فرماتے:

"الائمۃ من قریش۔ سید کو امامت کے لئے آگے بڑھاؤ۔"

اگر سید حیدر حسین علی پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یا حضرت مفتی تقدس علی خان قدس اللہ سرہٗ موجود ہوتے تو وہ آپ کو بااصرار امامت کے لئے آگے کر دیتے۔ اور کبھی مفتی تقدس علی خان رحمتہ اللہ علیہ امام ہوتے۔ الحمدللہ احقر فقیر قادری کو یہ شرف حاصل ہے کہ مدینہ طیبہ میں کثرت سے نمازیں حضرت سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں ادا کیں۔

احترام نسبت

حضرت وصی احمد محدث سورتی قدس اللہ سرہ العزیز کے پوتے حضرت مولانا حکیم قاری احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیلی بھیتی (متوفی ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء) قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ۱۹۵۳ء میں حاضر ہوئے، اس کا تذکرہ مشاہدات حرمین میں اس طرح کرتے ہیں۔

"حضرت مدنی مجھ کو اپنا استادزادہ تصور کرتے ہوئے میری اس قدر توقیر فرماتے کہ میں شرم سے سر جھکا لیتا اور بار بار یہ سوچتا کہ میں نے حضرت محدث سورتی علیہ الرحمہ سے اپنے نسبی تعلق کا اظہار کیوں کیا؟"

نام پاک مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم

حضرت مولانا فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالیٰ نے ایک چھوٹی عمر کا مصطفیٰ نامی

Marfat.com

مدراسی بچہ ملازم رکھا تا کہ مہمانوں کے لئے کھانا، چائے اور مشروبات وغیرہ لے آیا کرے۔آپ نے اسے اسکول میں داخل کرادیا، صبح مدرسہ جاتا اور ظہر سے قبل واپس آتا، دوپہر کو اوپر سے مہمانوں کے لئے کھانا وغیرہ لے آتا اور کھانا کھانے کے بعد سو جاتا۔عصر کے بعد قرآن پاک پڑھنے کے لئے بھیج دیا جاتا۔رات اختتام مجلس پر حضرت سیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے:

''یاسیدی مصطفیٰ اوپر جاؤ بابا کھانا لے آؤ''

اور وہ تو کمرے کے ایک کونے میں سویا ہوتا، مطلع کیا جاتا تو فرماتے مت جگاؤ، بچہ ہے تھکا ہوا ہے۔آپ اسے ہمیشہ ''یاسیدی مصطفیٰ'' ہی کہتے۔آپ کے قریب گھنٹی کا بٹن لگا ہوا تھا، اسے دباتے ہوئے فرماتے، یااللہ یااللہ کہتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ جاؤ اور کھانا اٹھالاؤ۔

ایک مرتبہ سیدی ومرشد رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مہمان نے بڑی رقم بطور امانت رکھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ رقم پاس رکھی ہوئی صندوقچی میں رکھوادی، وہ بچہ دیکھ رہا تھا۔ دوسرے دن موقع پاتے ہی وہ امانت نکالی اور زمین پر بکھیر کر گننے میں مصروف ہوگیا، اتنے میں حضرت سیدی نوراللہ مرقدہ کے پوتے حضرت ڈاکٹر سیدی خلیل الرحمٰن زید مجدہ آگئے۔ ملاحظہ کرتے ہی دو تھپڑ ماردیئے۔اس کے رونے کی آواز سنی تو حضرت سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ نے سیدی خلیل الرحمٰن زید مجدہ پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔اس دوران حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پوری بھی آگئے آپ نے حضرت سیدی ومرشدی رحمۃ اللہ علیہ کو تمام معاملہ سے آگاہ کیا تو فرمایا۔

''مارنا تو نہیں چاہیئے تھا کیونکہ اس کا نام ''سیدی مصطفیٰ'' ہے۔''

حضرت سیدی علامہ فضل الرحمٰن قادری مدظلہ کو جب خبر ہوئی تو آپ نے اس بچہ کو کام سے فارغ کردیا۔وہ حضرت قطب مدینہ نوراللہ مرقدہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کام سے روکے جانے کا بتایا، تو آپ نے فرمایا۔

''یاسیدی مصطفیٰ تم ہر ماہ آجایا کرو اور اپنا مقرر شدہ وظیفہ مجھ سے لے لیا کرو۔''

Marfat.com

مرشدزادے کا احترام

حضرت مفتی اعظم ہند قدس اللہ سرہ العزیز ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء میں حج کے بعد مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔

حضرت شیخ العرب والعجم رضی اللہ عنہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی، فرماتے:

''فقیر جب بریلی شریف حاضر ہوا تو اس وقت حضرت شہزادے میاں کی عمر تقریباً چار برس ہوگی۔ آپ سیدنا اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے، دست بوسی کرنے کے بعد آپ کے سامنے آکر دوزانوں تشریف رکھتے۔ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ آپ کو اس طرح بیٹھے، دیکھ کر مسکرا دیتے۔''

آپ کو حضرت کے لئے رہائش کے مکان کی بہت فکر تھی، فرماتے:

''حضرت شہزادے میاں تشریف لا رہے ہیں فقیر کا مکان وسیع نہیں، حضرت کو کہاں ٹھہراؤں، کہیں قریب جگہ مل جائے تا کہ آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہونے میں فقیر کو سہولت رہے۔''

الحمد للہ سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کے مکان کے بالکل سامنے ہی حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رہائش کے لئے مکان کا بندوبست ہوگیا۔

جدہ ہی سے حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری مدنی مدظلہ حضور مفتی اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، مکہ معظّمہ سے آپ نے اطلاع فرمائی کہ حضور مفتی اعظم آج مدینہ طیبہ پہنچ رہے ہیں۔ قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ بہت خوش تھے، متوقع آمد سے بہت پہلے ابیار علی (میقات) تشریف لے گئے، شدت کی گرمی تھی اس کے باوجود سڑک کے قریب ہی کرسی پر تشریف فرما رہے۔ آپ کی نظریں بار بار سڑک کی طرف اٹھتی رہتیں، چند گھنٹے کے انتظار کے بعد حضرت مفتی اعظم قبلہ کی سواری پہنچی، تو یہ منظر قابل دید تھا۔ سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ باوجود گھٹنوں کے شدید درد کے فوراً ایک قوی نوجوان کی طرح اٹھ کھڑے ہوئے، حضور مفتی

Marfat.com

اعظم گاڑی سے اترتے ہی آپ سے لپٹ گئے، تادیر سینے سے لگائے رکھا۔ سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ نے زمین پر بیٹھ کر پابوس ہونے کی کوشش کی، مگر حضرت مفتی اعظم قبلہ فوراً پیچھے ہٹ کر آپ کے سامنے زمین پر باادب دوزانوں بیٹھ گئے۔ پھر کچھ دیر کے بعد قافلہ چلا قطب مدینہ نے ارشاد فرمایا کہ جس گاڑی میں فقیر بیٹھے وہ گاڑی حضرت کی گاڑی سے پیچھے رہے۔

دعا کے وقت سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ کہتے:

''شہزادے میاں دعا فرمایئے''

تو آپ فرماتے:

''حضرت دعا تو آپ فرمائیں گے فقیر آمین عرض کرے گا۔''

سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کہتے:

''حضور فقیر کو اپنی دعاؤں سے محروم نہ رکھیئے۔''

حضرت مفتی اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دعا فرماتے۔

ایک دن نماز ظہر کے بعد کھانا چنا گیا، حضرت مفتی اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتظار ہوتا رہا آپ تشریف نہ لائے تو فقیر قادری کو قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا شہزادے میاں کو دیکھ کر آؤ کس مشغولیت میں ہیں، فقیر چند مرتبہ دیکھ کر آیا اور عرض کرتا لوگوں کے ساتھ مشغول ہیں۔ نماز عصر کا وقت قریب ہو رہا تھا۔ فرمایا عارف بیٹا فضل الرحمٰن کو لے آؤ وہ مدنی ہے وہ شہزادے میاں کی خدمت میں عرض کرنے کی جرأت کر سکے گا، میں تو حضرت سے عرض نہیں کر سکتا۔ فقیر قادری حضرت مولانا مفتی فضل الرحمٰن کو مکتبہ سے بلا لایا، حضرت قطب مدینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا فضل شہزادے میاں کو کھانے کے لئے لے آؤ، آپ گئے سلام عرض کیا دست بوسی کی اور ہاتھ کو نہیں چھوڑا اور عرض کیا حضور، حضرت سیدی والد ماجد آپ کی دید کے مشتاق ہیں، کرم فرما کر تشریف لے چلیں تو آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور تشریف لے آئے۔

Marfat.com

ج

سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہ نے کثرت سے حج کئے پہلا حج ۱۳۲۸ھ اور ۱۳۶۴ھ میں حضرت مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مصطفیٰ رضا خان قادری نوری کی معیت میں اور آخری حج ۱۳۸۶ھ میں ادا فرمایا۔

آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے کتنی مرتبہ حج کیا ہے؟ تو فرمایا:

''کوئی پتہ نہیں، کوئی حساب نہیں رکھا، ابھی کچھ برس سے گھٹنوں کے شدید درد کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا تو مکہ شریف نہیں جا سکتا ہوں۔ مگر پہلے میں حج کے ایام میں ہر سال چلا جاتا تھا، اب قوت نہیں رہی اس لئے نہیں جا سکتا۔'' ۱۷۷

طریقہ بیعت

چند مرتبہ درود شریف پڑھتے اور استغفر اللہ العظیم واتوب الیہ پڑھتے ہوئے، مرید ہونے والے کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے، گناہوں سے توبہ کرانے کے بعد فرماتے۔

''میں نے تمہارا ہاتھ جناب غوث پاک سیدنا عبدالقادر الجیلی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا۔''

اس کے بعد فاتحہ شریف اور درود پاک پڑھ کر دعا کرتے اور شریعت پر پابندی کی تلقین فرماتے اور کہتے۔''

''سب سے بڑی چیز جو ہے وہ پانچ وقت کی نماز ہے سب سے بڑا وظیفہ یہ ہی ہے۔ نماز نہ تو ضائع ہو اور نہ ہی ضائع ہونے کا خدشہ ہو۔''

Marfat.com

فرمایا!

''سیدنا اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کا بیعت کرنے کا یہ ہی طریقہ تھا۔''

اوراد و وظائف

سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ ارشاد فرماتے:

''قرآن پاک کی تلاوت جس قدر ممکن ہو روزانہ اپنے اوپر لازم کرلو۔ اس کے بعد جو سب سے بڑا وظیفہ ہے وہ ہفت ھیکل ہے۔ اور درود شریف تو ہر مسلمان کو محبوب اور مومن کے ایمان کی جان ہے، ہر وقت صلاۃ وسلام عرض کرتے رہو اور دلائل الخیرات شریف سے جس قدر ہو سکے روزانہ پڑھ لیا کرو ہر مشکل کے وقت حسبنا اللہ ونعم الوکیل ساڑھے چار سو (۴۵۰) مرتبہ اول و آخر گیارہ، گیارہ مرتبہ درود شریف، روزانہ وقت مقررہ پر پڑھنے کو فرماتے۔''

نیز فرماتے:

''یاغوث یاغوث کہتے رہو دونوں جہانوں میں خیر ہے۔''

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم	۱۱۱	مرتبہ
استغفر اللہ العظیم و اتوب الیہ	۷۰	مرتبہ
لا الہ الا اللہ	۱۶۶	مرتبہ

آخر میں تین مرتبہ محمد رسول اللہ ﷺ بلاناغہ وقت مقرر کرلو اسی وقت پر پڑھ لیا کرو ہمیشہ باوضو رہنے کی کوشش کرو۔ (آپ جس وقت نیند سے بیدار ہوتے تو فوراً چارپائی پر ہی تیمّم کر لیتے اور پھر وضو کو جاتے۔)

Marfat.com

هفت هیکل

هَیکَل اوّل

بسم الله الرحمن الرحیم

اُعیذُ نفسیُ باللهِ الْعَلِیّ الْعَظِیْمِ ہ اَللہُ لَآ اِلٰہَ اِلا ھُوَ اَلْحَی الْقَیوْمُ ہ لاَ تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ ولاَ نُوْمٌ ط لَہٗ مَافِی السمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج وَلا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلا بِمَا شَآءَ ط وَسِعَ کُرْسِیُہُ السمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلا یَوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَھُوَ الْعَلِی الْعَظِیْمُ ہ

(البقرہ. ۲۵۵)

هَیکَل دوم

بسم الله الرحمن الرحیم

اُعِیذُ نَفْسِیُ بِاللهِ الْعَلِیّ الْعَظِیْمِ ہ اِذْقَالَتِ امْرَاَۃُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّیُ نَذَرْتُ لَکَ مَافِیُ بَطْنِیُ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیُ اِنکَ اَنْتَ السمِیْعُ الْعَلِیْمُ ہ سُنۃَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُسُلِنَا وَلاَ تَجِدُ لِسُنتِنَا تَحْوِیْلاً ہ اَقِمِ الصلوٰۃَ لِدُلُوْکِ الشَمْسِ اِلیٰ غَسَقِ الیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِن قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا ہ وَمِنَ الیْلِ فَتَھَجدْ بِہٖ نَافِلَۃً لکَ عَسی اَنْ یبْعَثَکَ رَبکَ مَقَامًا محْمُوْدًا ہ

Marfat.com

وَقُل رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَدُنْکَ سُلْطٰناً نَصِیْرًا ۝

(بنی اسرائیل ۷۷ . ۸۰)

هَیْکَل سوم

بسم الله الرحمن الرحیم

اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ق لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ق وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝ لَا یُکَلِّفُ اللهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝

(البقرہ ۲۸۵ . ۲۸۶)

هَیْکَل چَهَارُمْ

بسم الله الرحمن الرحیم

اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

Marfat.com

وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَا بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ۝ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ ۚ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل ۸۱ تا ۸۵)

هَیْکَل پَنْجُم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اُعِيْذُ نَفْسِيْ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآئِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۫ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝

۱. (مریم. ۳ تا ۶)

۲. (الفتح . ۲۷)

Marfat.com

هَیکَل شَشُم

بسم الله الرحمن الرحیم

اُعِیذُ نَفْسِیْ بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ قُلْ اُوْحِیَ اِلَی اَنهُ اسْتَمَعَ نَفَرُ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْآ اِنا سَمِعْنَا قُرْاناً عَجَباً ہ یهْدِیْ اِلَی الرشْدِ فَاٰمَنا بِهٖ ط وَلَنْ نشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ہ واَنهٗ تَعَالٰی جَد رَبِّنَا مَا اتخَذَ صَاحِبَةً ولاَ وَلَدًا ہ واَنهٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللهِ شَطَطاً ہ

(الجن ۱ تا۴)

هَیکَل هَفْتُم

بسم الله الرحمن الرحیم

اُعِیذُ نَفْسِیْ بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ وَاِنْ یکَادُ الذِیْنَ کَفَرُوْ الَیُزْ لِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ لَما سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنهٗ لَمَجْنُوْن ہ وَمَا هُوَ اِلا ذِکْرُ لِّلْعٰلَمِیْنَ ہ

(القلم ۵۱ . ۵۲)

Marfat.com

السلسلة العالية القادرية الضيائية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى رَفِيْعِ الْمَكَانِ ؛ اَلْمُرْتَضٰى عَلِيِّ الشَّانِ ؛ اَلَّذِىْ رُجَيْلٌ مِّنْ اُمَّتِهٖ خَيْرٌ مِّنْ رِّجَالٍ مِّنَ السَّالِفِيْنَ ؛ وَحُسَيْنٌ مِّنْ زُمْرَتِهٖ اَحْسَنُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَسَنًا مِّنَ السَّابِقِيْنَ ؛ اَلسَّيِّدُ السَّجَّادُ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ بَاقِرُ عُلُوْمِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ؛ سَاقِى الْكَوْثَرِ ؛ مَالِكُ تَنْسِيْمٍ وَّجَعْفَرٌ ؛ اَلَّذِىْ يَطْلُبُ

لہ جعفر اسم نھر فی الجنۃ ۱۲ منہ

Marfat.com

٣٤٩

مُوسَى اَلْكَلِيْمُ رِضَا رَبِّهٖ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ ؛
وَيَذْهَبُ اِبْرٰهِيْمُ الْخَلِيْلُ لِطَلَبِ **مَعْرُوْفٍ**[1] جُوْدِهٖ
اِلَيْهِ ؛ **اَلسَّرِيُّ**[2] السَّارِيْ سِرُّهٗ فِيْ ذَرَّاتِ لَاكَوْنَ ؛
اَلْغَالِبُ **جُنَيْدٌ**[3] مِنْ جُنُوْدِهٖ عَلٰى جُيُوْشِ الْجَوْرِ
وَالْعُدْوَانِ ؛ اَصْلُ الْمُرَادِ مِنْ عَالَمِ لَايَجِدُ
اَلَّذِيْ لَهٗ اَنْ يَقُوْلَ لَادَمَ وَمَنْ دُوْنَهٗ نَحْلِيْ وَلَكُلِّ
اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ **شِبْلِيٌّ**[4] ؛ اَلْاَحَدُ الْمَاجِدُ ؛
عَبْدُ الْوَاحِدِ[5] اَخُوْ الْاَحْزَانِ فِيْ عِشْقِهٖ ؛
اَبُو الْفَرَجِ مِنْ لُطْفِهٖ وَرِفْقِهٖ ؛ لِاِيْمَانُ

---

[1] السری سردار ۱۲ [2] المجنن لولد ۱۲ [3] الشبلیۃ شیر ۱۲
[4] مبتدا ۱۲ [5] خبرلہ ۱۲

Marfat.com

٣٥٠

حسنٌ وَهُوَ ابُو الْحَسَنِ[١٥] اِذْ مِنْهُ نَشَأَ وَبِهٖ
ظَهَرَ ؛ وَالْمُؤْمِنُ سَعِيْدٌ وَّهُوَ ابُوْ سَعِيْدٍ[١٦]
اِذْ هُوَ الَّذِیْ رَبِّیْ وَهَدَاهُ فَبَرَّ[١] ؛ وَافِرُ الْاَيْدِیْ[٢]
قَادِرُ الدِّيْنِ ؛ عَبْدُ الْقَادِرِ غَوْثُ الثَّقَلَيْنِ[١٨]
عَبْدُ الرَّزَّاقِ[١٩] قَاسِمُ الْاَرْزَاقِ ؛ اَبُوْ صَالِحٍ[٢٠]
الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ نَصْرُ الْاِسْلَامِ مُحْيِی الدِّيْنِ عَلِیٌّ[٢١] الْمُرْتَقٰی
وَالْمَدَارِجِ ؛ مُوْسٰی[٢٢] طُوْرِ الْمَعَارِجِ ؛ حَسَنُ[٢٣] الْخُلُقِ
اَحْمَدُ[٢٤] الْخَلْقِ ؛ بَهَاؤُ الدِّيْنِ[٢٥] الْكَرِيْمِ ؛ سَنَا[٢٦]
شَرِيْعَةِ اِبْرٰهِيْمَ ؛ الْاُمِّیُّ[٢٧] الْقَارِیْ نِظَامُ دِيْنِ
الْبَارِیْ ؛ اَلْعَرَبُ وَالْفُرْسُ وَالْهِنْدُ كُلُّهُمْ لَهٗ سَآئِلٌ

---

[١] نیکوکار رشد آں مسلمان ١٢ [٢] الایدی النعم ١٢ [٣] سنا روشنی ١٢

Marfat.com

وَّگدا وَ بِهکارِیْ ؛ ضِیاءُ الْاَنْبِیَا ؛ جَمالُ الْاَوْلِیَا
مُحَمَّدُ الذّاتِ ؛ اَحْمَدُ الصِّفاتِ ؛ فَضْلُ اللّٰهِ
وَبَرَکَةُ اللّٰهِ ؛ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ؛ الْاَعاظِمِ الْعارِفِیْنَ
نَصِّ الشَّرْعِ الْمُطَهَّرِ وَرَمْزِهٖ ؛ اَلضَّیاغِمِ الْمُتَحَمِّلِیْنَ
شِدَّةَ الْجِهادِ الْاَکْبَرِ وَحَمْزَهٗ ؛ کُلٌّ مِنْهُمُ اٰلُ
بَرَکاتِ الرِّسالَةِ ؛ وَ اَمِیْرِ عالَمِ الْفَضْلِ
وَالنَّبالَةِ ؛ هُمْ اٰلُ اَحْمَدَ الْعَظِیْمِ الْکَرِیْمِ ؛
اٰلُ الرَّسُوْلِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ ؛ اَللّٰهُمَّ وَعَلٰی اَصْحابِهٖ
الْعِظامِ ؛ وَمَشائِخِنَا الْکِرامِ ؛ وَعَلَیْنا مَعَهُمْ

لہ حمز سختی ۱۲

Marfat.com

٣٥٢

يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ [1] مَارْهَرَهَ اَقْمَارُ الْيَقِيْنِ
فِيْ مَمْلَكَةِ [2] صُدُوْرِ الْعَارِفِيْنَ ؕ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ ؕ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ (اَللّٰهُمَّ) وَمَنْ اَنْشَأَ هٰذِهِ
الصِّيْغَةَ الْمُبَارَكَةَ فَاغْفِرْلَهٗ يَاعَظِيْمُ ؕ وَارْضَ عَنْهُ
حَبِيْبَكَ اَحْمَدَ [3] رِضَا الْمَوْلَى الْعَفُوَّ الْكَرِيْمِ ؕ اٰمِيْنَ
وَأَدِمْ بِفَضْلِكَ اَنْوَارَ [4] ضِيَاءِ الدِّيْنِ فِيْ إِشْرَاقِهَا
الْوَارِفِ ۔ وَبَشَائِرَ الْحَمْدِ وَالْعِرْفَانِ لِحَبِيْبِ أَجَابَتْ
مُحَمَّدَ [5] عَارِفْ مَا تَقَرَّبَ إِلَيْكَ كُلُّ مُصَلٍّ وَّ
مُعْتَكِفٍ وَّطَائِفٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

---

[1] تا آنکہ درخشد ۱۲ [2] بیاد ان وسیع ۱۲
[3] رتبہ فضیلۃ الامام احمد رضا القادری رحمہ اللہ تعالیٰ
فی مارہرہ المطہرۃ ۲۱ محرم یوم الجمعۃ ۱۳۰۶ھ

Marfat.com

شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ قادریہ ضیائیہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین الی یوم الدین

یاالٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کُشا کے واسطے
کربلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علمِ ہُدیٰ کے واسطے

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرمعروف و سری معروف دے بیخود سری
جُندِ حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے

بہرشبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کرغم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بوسعید سعدزا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اُٹھا
قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

احسن اللہ لھم رزقاً سے دے رزق حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

Marfat.com

نصرابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دیں محی جاں فزا کے واسطے

طور [1] عرفان و علوو حمد، حسنیٰ و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہرِ ابراہیم مجھ پر نار غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانہ دل کو ضیاء دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیامولیٰ جمال الاولیاء کے واسطے

دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے
خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے
عشقِ حق دے عشقی [2] عشقِ انتما کے واسطے

حب اہل بیت دے آل محمد کے لئے
کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

---

[1] (یعنی مرتبہ معرفت کا اور بلندی اور خوبی اور بہتری اور نور عطا کر ان مشائخ عظام کے واسطے ان میں علو بمناسبت نام پاک حضرت سید علی ہے اور طور عرفان بمناسبت نام پاک حضرت سید موسیٰ اور حسنی بمناسبت نام پاک حضرت سیدی حسن اور حمد بمناسبت نام پاک سیدی احمد اور سیدی بہاء بمناسبت نام پاک حضرت سیدی شیخ بہاء الملۃ والدین قدست اسرارہم۔)

[2] (عشقی حضرت شاہ برکت اللہ ﷺ کا تخلص ہے اور انتما بمعنی انتساب یعنی نسبتِ عشق رکھنے والے۔)

Marfat.com

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُرنور کر
اچھے پیارے شمسِ دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ کر
حضرت آل رسول مقتدا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرت احمد[1] رضا کے واسطے

ہو مدینہ طیبہ میں میرا مدفن اے خدا
شہ ضیاء الدین قطب الاولیاء کے واسطے

معرفت کے جام سے یارب مجھے سرشار کر
حضرت عارف محبّ مصطفیٰ کے واسطے

صدقہ ان اعیان کا دے چھ عین عز علم وعمل .
عفو و عرفاں عافیت اس بینوا کے واسطے

---

[1] (عرس شریف ۲۳، ۲۴، ۲۵/ صفر کو بریلی شریف محلّہ سوداگران میں ہوا کرتا ہے۔)

Marfat.com

سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
فیضیاب اعلیٰ حضرت بریلی کے شاہ
جن کی ہر ہر ادا، سنتِ مصطفیٰ
جن کی باب مجیدی میں چمکی ضیاء
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

وہ ضیا مرد حق تھا وہ جب تک جیا
اہل سنت کے جھنڈے کو اُونچا کیا
وقت آیا تو جنت کا رستہ لیا!
جانشینی کو لختِ جگر دے دیا!
ایسے فرزندِ حضرت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

اپنا شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

دعاء سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

Marfat.com

دعاء

سيدي قطب مدينة قدس سره

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهمَّ صلِّ على سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنْ نُورِ الذَّاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنْ نُورِ الذَّاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنْ نُورِ الذَّاتِ وَعَلى سَيِّدِيْ فِيْ سَائِرِ الأسماءِ والصفاتِ وَعَلى آلِه وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ مَحْبُوبِكَ غَوْثِ الأعْظَمِ وَسَلِّم تَسْلِيماً.

اللهمَّ صلِّ على سَيِّدِنَاوَمَوْلانَامُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الأبْدَانِ وَشِفَائِهَا

Marfat.com

وَنُور الأبْصَار وَضِيَائِهَا وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ مَحْبُوبِكَ سَيِّدنا غَوْثُ الأعْظَمِ الجِيْلِي وَبارِكْ وَسَلِّم ، اللهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلَى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ صَلاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الأهْوَالِ وَالآفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الحاجاتِ وَتُطَهِرُنا بها مِنْ جَمِيعِ السَيِّئاتِ وَتَرْفَعُنا بها عِنْدَكَ يارَبَّنا أعْلَى الدَّرَجاتِ وَتُبَلِّغُنا بها أقْصَى الغَايَات مِنْ جَمِيعِ الخَيْرَاتِ فِي الحياةِ وَبَعْدَ الممَاتِ يا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَعَلَى آلِه وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ مَحْبُوبِكَ غَوْثِ الأعْظَمِ عَبْدُ القَادرُ الجِيْلِي وَسَلِّم تَسْلِيماً.

اللهمَّ صلِّ صَلاةً كامِلَةً وَسَلِّمْ سَلاماً تاماً عَلَى سَيِّدِنا وَمَوْلانا مُحَمَّدٍ الذيْ تَنْحَلُ

Marfat.com

بِـهِ العُقْدُ وتَنْفَرِجُ بِـهِ الكُرَبُ وَتُقْضَـى بِـهِ الحَـوَائِجُ وَتُنَـالُ بِـهِ الرَّغَائِـبُ وَحُسْـنُ الخَوَاتِيمِ وَيُسْتَسْقَى الغَمَامُ بِوَجْهِهِ الكَرِيْمِ وَعَلَى آلِه وَصَحْبِهِ وَابْنِـهِ مَحْبُوبِكَ غَوْثِ الأَعْظَمِ سَيِّدِنا عَبْدُ القَادِرُ الجِيْلِـي فِـي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ يـا الله ، اللهُمَّ اغفِرْ لأُمَّـةِ سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ، اللهُمَّ اسْتُرْ أُمَّـةَ سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ، اللهُمَّ فَـرِّجْ عَـنْ أُمَّـةِ سَـيدِنا مُحَمَّـدٍ صَـلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ، اللهُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ أُمَّـةِ سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ، اللهُمَّ ارْحَمْ أُمَّةِ سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهـا ، اللَّهُمَّ عَـادِ مَـنْ عَادَاهـا ، رَبَّنَـا اغْفِـرْ لنَـا وَلِوَالدِينا ووالِدِوالِدِينا فِي الدِّين والدُّنْيَا

Marfat.com

ولِمَشَائِخِنَا ولِمَشَائِخِ مَشَائِخِنا ولأسْاتيذنَا ولأسْاتِذي أساتِيذِنا ولِمَنْ لهُ حَقٌّ عَلَيْنَا ولِمَنْ أحبَّنَا فِي اللهِ ولِمَنْ أوْصَانا واسْتَوْصَانا وجُدْ عَلَيْنَا إنَّكَ أنْتَ الجَوَادْ الكَرِيمُ ، ربَّنَا آتِنَا فِيْ الدُّنْيا حَسَنَةً وفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وقِنَا عَذَابَ النَّار ، اللهُمَّ يا ربَّنَا حُلَّ هَذِهِ العُقْدَةَ وأزِلْ هَذِهِ العُسْرَةِ ولَقِّنَا حُسْنَ المَيْسُور وقِنَا سُوءَ المَقْدُور وارْزُقْنَا حُسْنَ الطَلَبِ واكْفِنَا سُوءَ المُنْقَلَبِ بِجَاهِ حَبِيْبِكَ الأعْظَمِ سَيِّدِ العَجَمِ والعُرْبِ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وسَلَّمْ ، اللَّهُمَّ حُجَّتِي وعُدَّتِي فَاقَتِي ووَسِيْلَتِي انْقَطَعَ حِيْلَتِي ورَأسَ المَالِ وعَدَمَ احْتِيَالِي وكَنْزِي وعَجْزِي وبِحَبِيْبِكَ الأعْظَمْ سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ وسَلَّمْ شَفِيْعِي فِي يَوْمِي وغَدِيْ ، إلهي قَطْرَةً مِنْ بِحَارِ

Marfat.com

جُودَكَ تُغْنِينَا وَذَرَّةً مِنْ تَيَّار عَفْوِكَ تَكْفِيْنَا ، رَبِّ هَبْ لِي مَا لا يَنْفَعُكَ ، وَاغْفِرْ لِي مَا لا يَضُرُّكَ ، يَا رَبِّ يَا كَافِي ، يَا رَبِّ يَا كَافِي يَا رَبِّ يَا كَافِي إِنَّ رَبِّي سَمِيعٌ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ ، إِنَّ رَبِّي سَمِيعٌ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ ، إِنَّ رَبِّي سَمِيعٌ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ ، رَبَّنَا تَقَبَّلَ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلامٌ عَلَى المُرْسَلِينَ وَالحَمْدُ لله رَبِّ العَالمِين ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بِبَرَكَةِ نَبِيِّنَا و سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَبِحُرْمَةِ سُوْرَةِ الفَاتِحَةِ الشَرِيْفَةِ ...وَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَنُوْرِ عَرْشِهِ وَقَاسِمِ رِزْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلانَا وَوَلِيِّ نِعْمَتِنَا وَحَبِيْبِ رَبِّنَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِه وَصَحْبِهِ

Marfat.com

وَابْنِهِ مَحْبُوبِكَ غَوْثِ الأَعْظَمِ سَيِّدنا عَبدِ
القَادرِالمُحْيِ الدِّين وَجَمِيْعِ الصَّالِحِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالحَمْدُ لله
رَبِّ العَالَمِيْنَ

بِحَقِّ لا إِلـهَ إِلاَّ الله مُحَمَّدٌرَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللّٰهْ تَعَالى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ.

اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

مصلی السی صلی الله علیه وسلم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

الاجازات الرضویہ

للامام المجدد الاعظم

شیخ احمد رضا القادری البریلوی

قدس اللہ سرہ العزیز

Marfat.com

مکان ولادۃ مسدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

Marfat.com

سند الحديث المسلسل بالأولية

له عند شيخنا السيد الأجل رضى الله تعالى عنه طريقان، أحد هما من جهة الشيخ المحقق مولانا الشيخ عبدالحق المحدث الدهلوى، والأخرى من جهة الشاه عبد العزيز الدهلوى، غفر لهما المولى القوى.

طريق الشيخ المحقق عبد الحق المحدث قدس سره

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد وآله وأصحابه أجمعين، أما بعد !

فقد حدثني الشيخ الامام احمد رضا خان القادرى ﷺ وهواول حديث سمعته منه،قال حدثني السيد الامام الهمام قطب الزمان حضرة الشيخ السيد آل رسول الاحمدى رضى الله تعالى عنه وأرضاه وهو أول حديث سمعته منه، قال حدثني السيد السند رحلة زمانه امام أوانه، عمي و شيخي ومولاي ومرشدي، السُيد آل أحمد الملقب باجهي ميان صاحب المارهروي. قدس الله سره العزيز. وهو أول حديث سمعته منه. عن السيد النقي الامام التقي، الورع الكامل، البارع الفاضل، العارف بالله الأحد، السيد الشاه حمزة ابن السيد آل محمد البلجرامي الحسيني الواسطي، وهو أول حديث سمعه منه، قال حدثني السيد طفيل محمد الأترولوي وهو أول حديث سمعته منه، قال حدثني السيد السند البارع

Marfat.com

الأكمل الأفضل، وحيد زمانه السيد مبارک فخرالدين البلجرامي، رحمة الله تعالى عليه، وهو أول حديث سمعته منه، قال حدثني الشيخ العالم العامل حاج الحرمين الشريفين، أستاذي الشيخ أبو الرضا بن الشيخ اسماعيل الدهلوي،أحد أحفاد الشيخ عبدالحق الدهلوي، سلمه ربه ورحمة الله تعالى عليه، وهوأول حديث سمعته منه، قال حدثناجدي وأستاذي وشيخي، أفضل المحدثين الشيخ عبدالحق الدهلوي رحمة الله تعالى عليه، وهو أول حديث سمعتة منه، قال حدثنا الشيخ الصالح الموفق عبد الوهاب بن فتح الله البروجي، أحد فقراء سيدي الشيخ عبد الوهاب المتقي رحمة الله تعالى عليه، وهوأول حديث سمعته منه، قال حدثنا الشيخ الكبير محمد بن أفلح اليمن وهو أول حديث سمعته منه قال حدثنا شيخنا الامام وجيه الدين عبد الرحمان بن ابراهيم العلوي، وهو أول حديث سمعته منه،حدثنى شيخنا الامام شمس الدين السخاوي القاهري، وهو أول حديث سمعته منه،حدثنى جماعة كثيرون أجلهم علما وعملا الشيخ الأستاذ الحجة الناقد شيخ مشايخ الاسلام حافظ العصر الشهاب أبو الفضل أحمد بن علي العسقلاني عرف بابن حجر، رحمة الله تعالى سماعا من لفظه، وهو أول حديث سمعته منه، قال حدثني به جماعة كثيرون منهم حافظ الوقت الزين،أبوالفضل عبد الرحيم بن الحسنين العراقي، وهوأول حديث سمعته منه. ح، وأخبرني به عاليا، الشيخ شمس الدين أبوعبدالله محمد ابن أحمد التدمري اجازة وهو أول حديث رويته عنه، قال هو والعراقي، حدثنا به الصدر أبو الفتح محمد بن ابراهيم الميدومي اجازة، وهوأول حديث قال العراقي سمعته منه، وقال التدمري حضرته عنده،ثنا به النجيب أبو الفرج عبداللطيف بن عبد المنعم الحراني، وهوأول حديث سمعته منه، ثنا به الحافظ أبوالفرج عبدالرحمن

Marfat.com

بن علي الجوزي، وهوأول حديث سمعته منه، ثنا به أبو سعيد اسماعيل بن أبي صالح أحمد بن عبد الملک النيسابوري، وهو أول حديث سمعته منه، ثنا به والدي أبو صالح أحمد بن عبد الملک المؤذن وهو أول حديث سمعته منه، ثنا أبو طاهر محمد بن محمد محمش الزيادي، وهو أول حديث سمعته منه، ثنا به أبو حامد أحمد بن محمد بن يحيى بن بلال البزار، وهو أول حديث سمعته منه، ثنا به عبد الرحمن بن بشربن الحكم، وهو أول حديث سمعته منه، ثنا به سفيان بن عيينة، وهو أول حديث سمعته من سفيان، عن عمرو بن دينار، عن أبي قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص عن عبدالله بن عمرو رضى الله تعالى عنهما، ان رسول الله ﷺ، قال الراحمون يرحمهم الرحمان تبارک و تعالى ارحموا من في الأرض يرحمكم من في السماء.

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

Marfat.com

طريق الشاه عبد العزيز الدهلوي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد وآله وأصحابه أجمعين أما بعد!

فقد حدثني الشيخ الامام احمد رضا خان القادرى ﷺ وهواول حديث سمعته السيد الامام الهمام قطب الزمان حضرة الشيخ السيد آل رسول الاحمدى رضى الله تعالى عنه وأرضاه، وهو أول حديث سمعته منه، قال حدثني أستاذي علم المحدثين مولانا عبد العزيز الدهلوي، رحمة الله تعالى عليه. وهو أول حديث سمعته منه، عن أبيه ذي الفضل والجاه ومولانا ولي الله رحمة الله تعالى عليه. وهو أول حديث سمعته منه، قال حدثني السيد عمر من لفظه تجاه قبر النبى ﷺ وهو أول حديث سمعته منه، قال حدثني جدي الشيخ عبد الله بن سالم البصري وهو أول الخ، قال حدثنا الشيخ يحيى بن محمد الشهير بالشاوي، وهوأول حديث سمعناه منه، قال أخبرنا به الشيخ سعيد بن ابراهيم الجزائري المفتي الشهير بقدورة، قال وهو أول حديث سمعته منه،قال أخبرنا به الشيخ المحقق سعيد بن محمد المقري، قال وهو أول الخ، عن الولي الكامل أحمد حجّي الوهراني، قال وهوالخ، عن شيخ الاسلام العارف بالله تعالى سيدي ابراهيم التازي، قال وهو أول الخ، قال قرأته على المحدث الرباني أبي الفتح محمد بن أبي بكر بن الحسين المراغي،قال وهوأول حديث قرأته عليه، قال سمعت من لفظ شيخنا زين الدين عبدالرحيم بن الحسين العراقي، قال وهو أول حديث سمعته منه، قال حدثنا أبوالفتح محمد بن

Marfat.com

محمد بن ابراهيم البكري الميدومي، قال وهو الخ، (بمثل الحديث سندا ومتنا)

قلت: ولي في الحديث طريق ثالث عال جدا، حدثني مولانا الأجل السيد الشاه أبو الحسين أحمد النورّي نورنا الله بنوره المعنوي والصوري، قال حدثنا أفضل العلماء وأورع الأتقياء مولانا على حسن المراد آبادي. رحمة الله تعالى عليه. وهو أول حديث سمعته منه، قال حدثنا حديث الرحمة المسلسل بالأولية الشيخ الناسک أحمد بن محمد الدمياطي المشهور بابن عبد الغني، وهو أول حديث سمعته منه بحضرة جمع من أهل العلم، قال ثنا به المعمر أحمد بن عبد العزيز، وهو أول حديث سمعته منه واجازه بجميع مروياته، فقال حدثنا به الشيخ المعمر أبو الخير بن عموس الرشيدي، وهو أول حديث سمعته منه وأجازه بجميع مروياته في ربيع الأول سنة اثنين بعد الألف ، قال حدثنا به شيخ الاسلام الشرف زكريا بن محمد الأنصاري وهوأول حديث سمعته منه، قال ثنا به خاتمة الحفاظ الشهاب أبو الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، وهوأول حديث سمعته منه، قال أخبرنا به الحافظ زين الدين أبو الفضل عبد الرحيم بن حسين العراقي، وهو أول حديث سمعته منه (الى آخر الحديث سنداومتنا)

Marfat.com

سند احاديث من رواية الامام الاعظم ابي حنيفة النعمان بن ثابت عن الصحابة

يروى الشيخ المعمر ضياء الدين احمد القادرى المدنى، عن شيخ الاسلام احمد رضا قادرى بريلوى، عن عبدالرحمن عبدالله سراج مفتى احناف مكه مكرمه، عن الشيخ جمال بن عبدالله بن عمر مفتى احناف مكه معظمه، عن الشيخ المحدث الكبير عابد سندى،عن الشيخ صالح الفلاني، عن محمد بن سنه، عن مولاي الشريف، عن الشمس محمد بن عبدالرحمن العلقمي، عن الحافظ السيوطي، عن محمد بن مقبل عن الصلاح بن أبي عمر عن الفخر بن البخاري وهو علي بن أحمد بن عبدالواحد المقدسي، أنا عمر بن طبرزذ،أناأبو محمد يحيى بن علي بن محمد بن الطراح، أنا احمد بن محمد بن أحمد ابن النقور، أنا أبو طاهر محمد بن عبدالرحمن المخلص قيل له حدثكم أبو حامد محمد بن هارون الحضرمي فذكره وأسند الحضرمي في الحديث الأول قال: نا اسحاق بن أبي اسرائيل، أنا أبو يوسف القاضي ثنا أبو حنيفة.

رضوان الله تعالى عليهم اجمعين

Marfat.com

فيه أحاديث أبي حنيفة .رحمه الله .عن الصحابة
جمع أبي معشر عبدالكريم بن عبدالصمد المقري الطبري

فأرويه بالسند المتقدم الى مولالي الشريف، عن شهاب الدين الخفاجي،عن الشمس محمد بن أحمد الرملي، عن القاضي زكريا، عن عزالدين عبدالرحيم بن محمد بن الفرات، عن أبي حفص عمر بن أميلة، عن الفخر بن البخاري، عن زيد ابن الحسن الكندي، عن محمد بن عبدالباقي الأنصاري، عن أبي معشر. رضوان الله تعالى عليهم اجمعين

جزء فيه عوالي الامام أبي حنيفة
جمع الحافظ أبي الحجاج يوسف بن خليل الدمشقي

فأرويه بالسند المتقدم الى مولاي الشريف، عن النور علي الزيادي، عن الشهاب أحمد الرملي، عن القاضي زكريا الأنصاري، عن عمر بن فهد المكي، عن محمد بن ابراهيم المرشدي، عن محمد بن علي بن محمد بن سكر البكري، عن زينب بنت الكمال أحمد بن عبدالرحيم المقدسية، عن ابن خليل جامعه. رضوان الله تعالى عليهم اجمعين

Marfat.com

سند البخارى

يروى الشيخ المعمر ضياء الدين احمد القادرى عن احمد رضا قادرى بريلوى عن عبدالرحمن سراج عن أبيه عبد الله بن عبدالرحمن سراج عن محمد هاشم الفلاني عن صالح الفلاني عن محمد بن سنة عن محمد بن عبدالله الوولاتي عن ابن أركماش الحنفي عن ابن حجر العسقلاني عن عبدالله بن محمد بن محمد بن سليمان المكي عن ابراهيم بن محمد الطبري عن عبدالرحمن بن أبي حرمي المكي عن علي بن أحمد بن عمار الطرابلسي عن عيسى بن أبي ذر الهروي عن عبدالله بن أحمد بن حمويه السرخسي عن محمد بن يوسف الفربري عن محمد بن اسماعيل البخاري رضي الله عنه.

ويروى احمد رضا قادرى عن عبدالرحمن بن عبدالله سراج عن جمال بن عبدالله شيخ عمر الحنفي المكي عن عمر بن عبدالكريم العطار عن علي الونائيعن مرتضى الزبيدي عن أحمد الجوهرى عن محمد الزرقاني عن محمد بن العلاء الحافظ عن علي الزيادي عن يوسف بن زكريا الانصاري عن زكريا الانصارى عن ابن حجر العسقلاني.

Marfat.com

سند البخارى

يـروى الشيـخ الـمـعـمر ضياء الدين القادرى عن امام احمد رضا قـادرى عـن سيداحمد بن زين دحلان مكى عن شيخ عثمان الدمياطي عن الأميـر الـكبيـر عن علي الصعيدي عن محمد ابن عقيلة عن حسن بن علي العجيمي عن محمد بن علاء البابلي عن سالم السنهوري عن النجم محمد الـغيـطـي عن زكريا الأنصاري عن ابن حجر العسقلاني عن أحمد بن علي التـنـوخـي عـن أبـي الـعبـاس أحمد بن أبي طالب الحجار عن الحسين بن الـمبـارك الـزبيـدي عن عبد الأول السجزي عن عبدالرحمن الداوودي عن عبدالله بن أحمد بن حمويه السرخسي عن محمد بن يوسف الفربري عن محمد بن اسماعيل البخاري رضى الله عنه.

يـروى الشيخ المعمر ضياء الدين احمد القادرى عن الامام احمد رضا قادرى عن حسين بن صالح بن جمل الليل مكى عن عابد سندهى عن صـالـح الـفـلانـي عـن محمد سعيد سفر عن أبي الطاهر الكوراني عن أبيه ابـراهيـم الـكـوراني بسـنـده كـما في ثبته (الأمم لا يقاظ الهمم) وهو عن الـعـارف أحـمـد الـقشاشي عن العارف أحمد الشناوي عن والده العارف علي بن عبد القدوس الشناوي عن العارف بالله عبد الوهاب الشعراني.

ويـروى عـابـد سندهى أيضا عن صالح الفلاني عن محمد بن سنة عـن مـحـمـد بـن عـبـدالـلـه الـوولاتي عن محمد بن أركماش الحنفي عن الحافظ ابن حجر العسقلاني .

ويـروي مـحـمـد عـابـد السندي أيضا عن السيد أحمد بن سليمان الهـجام، وأخوه السيد أبو القاسم بن سليمان الهجام، والسيد عبد الرزاق

Marfat.com

البكاري ثلاثتهم عن الصفي أحمد بن محمد شريف مقبول الأهدل عن عبد الله البصري، وأحمد النخلي ، وأبي الطاهر الكوراني بأسانيدهم.

ويروى ضياء الدين القادرى عن احمد رضا خان قادرى عن عبدالرحمن سراج عن أبيه مفتي مكة الشيخ عبدالله بن عبدالرحمن سراج عن عمر بن عبدالكريم بن عبدالرسول العطار عن علي بن عبد البر الونائي عن السيد مرتضى الزبيدي.

ويروى عبد الرحمن سراج عن عمر العطار عن مصطفى الرحمتي عن عبدالغني النابلسي.

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

اجازت سند مشکوۃ المصابیح

۱۔ الشیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی مولف مشکوۃ المصابیح

۲۔ الشیخ امام الدین استاوَجی

۳۔ الشیخ شرف الدین الجرھی

۴۔ السید اصیل الدین الشیرازی

۵۔ السید جمال الدین

۶۔ السید نسیم الدین میرک شاہ

۷۔ السید محمد سعید میر کلال مکی

۸۔ السید غضنفر النہروانی

۹۔ الشیخ احمد بن علی بن عبدالقدس الشناوی المتوفی ۱۰۲۸ھ

۱۰۔ الشیخ احمد بن محمد بن یونس (عبدالنبی) الحسینی القشاشي المتوفی ۱۰۷۱ھ

۱۱۔ الشیخ ابراھیم ابن حسن الکورانی الکردی المتوفی ۱۱۰۱ھ

۱۲۔ الشیخ ابی طاہر محمد مدنی الکورانی المتوفی ۱۱۴۴ھ

۱۳۔ الشاہ ولی اللہ دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ

۱۴۔ الشاہ عبدالعزیز دہلوی المتوفی ۱۲۳۹ھ

۱۵۔ الشاہ آل رسول مارہروی المتوفی ۱۲۹۶ھ

۱۶۔ الشاہ احمد رضا قادری بریلوی المتوفی ۱۳۴۰ھ

۱۷۔ الشاہ المعمر ضیاء الدین احمد القادری المدنی المتوفی ۱۴۰۱ھ

Marfat.com

اجازت مشكاة المصابيح
للحافظ الخطيب ولى الدين محمد بن على التبريزى

الشيخ المعمر ضياء الدين احمد القادرى المدنى، عن شيخ الاسلام امام احمد رضا القادرى البريلوى،عن حسين بن صالح جمل الليل المكى، عن الشيخ محمد عابد السندهى، عن السيد عبدالرحمن بن سليمان، عن العلامه السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الأهدل، عن السيد يحيى بن عمر مقبول الأهدل، عن السيد ابى بكر بن على البطاح الأهدل، عن السيد يوسف بن محمد بطاح الأهدل، عن السيد الطاهر بن حسين الأهدل، عن الحافظ عبد الرحمن بن على الربيع عن الزين الشرجي، أنا محمد بن محمد بن محمد الجزري، أنا الشيخ أبو اسحاق ابراهيم ابن الشيخ تقي‌الدين أبي الفتح محمد بن محمد بن علي بن همام، عن والده المؤلف (ح)وابن الديبع يرويه أيضا، عن الشمس، أنا أبو الفتح محمد بن أبو بكر بن الحسين العثماني الحراني، أنا أبو محمد الحسن بن محمد الأبيوردي ،أنا أبو عبدالله أحمد بن نصر القزويني المشهور بشيخ، عن مؤلفه (ح)

والسخاوي يرويه أيضاً، عن الحافظ ابن حجر، عن مجدالدين محمد بن يعقوب الفيروز أبادى، عن جمال الدين حسين الأخلاطي وشمس الدين المقدسي كلاهما، عن مؤلفه وكذلک يرويان كلاهما، عن الطيبي شرحه على المشكاة أيضاً (ح) وأرويه، عن عمي الشيخ محمد بن حسين الأنصاري، عن أبيه محمد بن مراد بن يعقوب الأنصاري السندي، عن

Marfat.com

الشيخ محمد هاشم بن عبدالغفور السندي، عن الشيخ عبدالقادر بن أبي بكر بن عبدالقادر الصديقي نسبامفتي الأحناف بمكة،عن الشيخ حسن ابن علي العجيمي، عن الشيخ أحمد القشاشي، عن العارف بالله أبي المواهب أحمد بن علي العباسي الشناوي ثم المدني،عن السيد غضنفر بن السيد جعفر النهر والي ثم المدني، عن شيخ الحرم المكي في القرن العاشر محمد سعيد المشهور بمير كلان، عن مولانا، نسيم الدين مير كشاه، عن والده عطاء الله بن غياث الدين فضل بن عبدالرحمن، عن عمه أصيل الدين عبدالله بن عبدالرحمن بن عبداللطيف بن محي الدين الشيرازي الحسيني، عن عبدالرحيم بن عبدالكريم الجرهي الصديقي عن امام الدين استاؤجي عن مؤلفه. رضوان الله تعالىٰ عليهم اجمعين

اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

منظر البقيع من الجهة الشرقية الجنوبية سنة ١٣٢١ هـ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

سند فقہ حنفی

۱۔ حضرت رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین سید المرسلین خاتم النبیین امام الاولین والآخرین سیدنا ومولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ وصال ۱۲/ ربیع اول ۱۱ھ

۲۔ حضرت امیر المومنین سیدنا عبداللہ ابوبکر صدیق المتوفی ۱۳ھ

۳۔ حضرت سیدنا امام عبدالرحمٰن المتوفی ۵۶ھ

۴۔ حضرت سیدنا امام حماد المتوفی ۱۰۰ھ

۵۔ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ محمد نعمان الشہید ۱۵۰ھ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

سند فقہ حنفی

۱۔	حضرت رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین سید المرسلین خاتم النبیین امام الاولین والآخرین سیدنا ومولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ	وصال ۱۲/ ربیع اول	۱۱ھ
۲۔	حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم الشہید		۲۳ھ
۳۔	حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر	المتوفی	۸۴ھ
۴۔	حضرت سیدنا امام سالم	المتوفی	ھ
۵۔	حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ محمد نعمان	الشہید	۱۵۰ھ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

سند فقہ حنفی

۱۔ حضرت رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین سید المرسلین خاتم النبیین امام الاولین والآخرین سیدنا ومولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ وصال ۱۲ ربیع اول ۱۱ھ

۲۔ حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان غنی ذوالنورین الشہید ۳۴ھ

۳۔ حضرت سیدنا امام آبان

۴۔ حضرت سیدنا امام عبدالرحمٰن

الف۔ سیدنا امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین

ب۔ حضرت امام عمرو

ج۔ حضرت امام عبداللہ المطرف

د۔ حضرت امام محمد المتوفی ۱۴۵ھ

ھ۔ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ محمد نعمان الشہید ۱۵۰ھ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

سند فقہ حنفی

۱۔ حضرت رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین سید المرسلین خاتم النبیین امام الاولین والآخرین سیدنا ومولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ وصال ۱۲/ ربیع اول ۱۱ھ

۲۔ حضرت امیر المومنین سیدنا ومولانا امام علی المرتضی الشہید ۴۰ھ

۳۔ حضرت سیدنا ومولانا امام حسین الشہید ۶۱ھ

۴۔ حضرت سیدنا امام علی زین العابدین المتوفی ۹۵ھ

۵۔ حضرت سیدنا امام محمد باقر المتوفی ۱۱۷ھ

۶۔ حضرت سیدنا امام جعفر الصادق المتوفی ۱۴۸ھ

۷۔ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ محمد نعمان الشہید ۱۵۰ھ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

سند فقہ حنفی

۱۔ حضرت رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین سید المرسلین خاتم النبیین امام الاولین والآخرین سیدنا ومولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ وصال ۱۲ ربیع اول ۱۱ھ

۲۔ حضرت امیر المومنین سیدنا امام حسن المجتبیٰ الشہید ۵۰ھ

۳۔ حضرت سیدنا امام حسن مثنیٰ المتوفی ۹۷ھ

۴۔ حضرت سیدنا امام عبداللہ المحض المتوفی ۱۴۱ھ

۵۔ حضرت سیدنا امام شریف ابراھیم الشہید ۱۴۵ھ

الف۔ سیدنا امام شریف عبداللہ المحض المتوفی ۱۴۱ھ

ب۔ سیدنا امام شریف نفس الزکیہ الشہید ۱۴۵ھ

ج۔ حضرت سیدنا امام اعظم محمد نعمان ابوحنیفہ صاحب المذھب حنفی

مولد ۸۰ھ کوفہ و الشہید ۱۵۰ھ بغداد

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

سند فقہ حنفی

۱۔ حضرت رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین سید المرسلین خاتم النبین امام الاولین والآخرین سیدنا ومولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ وصال ۱۲ ربیع اول ۱۱ھ

۲۔ حضرت سیدنا امام عبداللہ ابن مسعود المتوفی ۳۳ھ

۳۔ حضرت سیدنا علقمہ وحضرت سیدنا الاسود

۴۔ حضرت امام ابراھیم المتوفی ۹۵ھ

۵۔ حضرت امام حماد بن سلیمان المتوفی ۱۲۰ھ

۶۔ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ صاحب المذھب حنفی مولد ۸۰ھ کوفہ و الشہید ۱۵۰ھ بغداد

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

سند فقہ حنفی

حضرت سیدنا ومولانا امام اعظم ابوحنیفہ صاحب المذھب حنفی
مولد ۸۰ھ کوفہ و الشہید ۱۵۰ھ بغداد
حضرت ابوعبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی
شیخ احمد بن حفص (الشہیر ابوحفص الکبیر)
شیخ عبداللہ بن ابی حفص البخاری
امام ابوعبداللہ البزموتی
شیخ ابوبکر محمد بن الفضل البخاری
شیخ القاضی بوعلی النسفی
امام شمس الائمۃ الحلوانی
امام فخر الاسلام البزدوی
امام برہان الدین (صاحب الہدایہ)
امام عبدالستار بن محمد الکردی
شیخ جلال الدین الکبیر
شیخ عبدالعزیز البخاری
شیخ سید جلال الدین الخبازی
شیخ علاء الدین السیرانی
شیخ السراج قادری الہدایہ
شیخ الکمال بن الہمام (صاحب فتح القدیر)
شیخ سری الدین عبدالبر بن الشحنۃ

Marfat.com

شیخ احمد بن یونس الشلبی

شیخ محمد عبدالرحمٰن المسیری۔ شیخ عبداللہ النحریری ۔ شیخ محمد بن احمد الحموی ۔ شیخ احمد المحبی

شیخ حسن الشرنبلالی

(صاحب نورالایضاح وغیرہ)

شیخ علی المقدسی۔ شیخ الشمس الحانوتی۔ شیخ عمر بن نجیم

شیخ احمد شوبری

شیخ اسمعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب شرح الدرر والغرر)

شیخ عبدالغنی بن اسمعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب الحدیقۃ الندیۃ وغیرہ)

شیخ اسمعیل بن عبداللہ الشہیر علی زادہ البخاری

شیخ عبدالقادر بن خلیل

شیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین المزجاجی

شیخ محمد عابد الانصاری المدنی

شیخ جمال بن عبداللہ بن عمر مفتی مکہ

شیخ عبدالرحمٰن السراج بن شیخ عبداللہ السراج مفتی مکہ

امام احمد رضا قادری بریلوی

امام المعمر ضیاء الدین احمد القادری المدنی

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

سند مؤلفات سيد الاوليا المحبوب السبحانى سيدنا السيد عبدالقادر بن صالح الجيلانى . رضى الله تعالىٰ عنهما

الشيخ المعمر ضياء الدين احمد القادرى المدنى، عن الامام المجدد احمد رضا القادرى البريلوى، عن الشيخ حسين بن صالح جمل الليل ،عن الامام الكبير الشيخ محمد عابد سندهى ، عن الشيخ يوسف المزجاجى،عن السيد احمد بن محمد مقبول الأهدل، عن يحيى بن عمر مقبول الأهدل، عن السيد ابى بكر بن على البطاح الأهدل، عن السيد يوسف بن محمد البطاح الأهدل، قال:أنا به السيد الحافظ الطاهر بن حسين الأهدل، قال: أنا به الحافظ وجيه الدين عبدالرحمن بن على الدبيع قال: أنا به شيخنا الحافظ احمد بن احمد بن عبد اللطيف الشرجى، عن الشيخ المحدث نفيس الدين ابن عمر العلوى قال: أنابه والدى محدث الدياراليمنية ابراهيم ابن عمرالعلوى، وشيخنا شرف الدين موسى بن مروان بن على القزولى الدمشقى، عن الشيخ معروف بن اسماعيل بن الصديق الجبرتي، عن أبيه، عن أحمد بن أبي‌بكر الرداد، عن مجدالدين محمد بن يعقوب الصديقي الشيرازي و محمد بن سلامة الموزعي الصوفي كلاهما، عن عبدالله بن أسعد اليافعي، عن ابراهيم بن محمد بن محمد الطبري، عن جده اسحاق بن أبي بكر الطبري، عن أبي البركات يونس بن يحيى الهاشمي وأبي الفتوح نصر بن أبي الفرج الحصيري البغدادي كلا هما عن مؤلفها.

رضوان الله تعالى عليهم اجمعين

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

سند دلائل الخیرات

۱۔	الشیخ ابی عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی	المتوفی ۸۷۰ھ
۲۔	الشیخ احمد	
۳۔	الشیخ محمد	
۴۔	الشیخ احمد	
۵۔	الشیخ عبدالرحمٰن ادریسی بالمحجوب	
۶۔	الشیخ احمد النخلی	المتوفی ۱۱۳۰ھ
۷۔	الشیخ ابوطاہر مدنی	المتوفی ۱۱۴۴ھ
۸۔	الشیخ ولی اللہ دہلوی	المتوفی ۱۱۷۶ھ
۹۔	الشیخ عبدالعزیز دہلوی	المتوفی ۱۲۳۹ھ
۱۰۔	الشیخ سید آل رسول مارہروی	المتوفی ۱۲۹۶ھ
۱۱۔	الشیخ احمد رضا قادری بریلوی	المتوفی ۱۳۴۰ھ
۱۲۔	الشیخ ضیاء الدین احمد قادری مدنی ۱۷۸	المتوفی ۱۴۰۱ھ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

سند الدلائل الخيرات
الشيخ سيد محمد بن سليمان الجزولى

الشيخ المعمر ضياء الدين احمد القادرى عن شيخ الاسلام احمد رضاقادرى بريلوى عن الشيخ سيد احمد بن زين دحلان مكى عن الشيخ عثمان دمياطى عن الشيخ الكبير عابد المدنى عن الشيخ صالح الفلاني، عن محمد سعيد سفر ،عن الشيخ محمد الطاهر الكردي، عن الشيخ أحمد النخلي، عن السيد عبدالرحمن الشهير محجوب، عن أبيه السيد أحمد ، عن جده محمد، عن أبي جده أحمد، عن المؤلف.

رضوان الله تعالى عليهم اجمعين

الشيخ المعمر ضياء الدين احمد القادرى عن المجدد الاعظم احمد رضا القادرى،عن حسين بن صالح جمل اليل عن الشيخ عن الشيخ الكبير عابد السندهى المدنى، عن عمي الشيخ محمد بن حسين بن محمد مراد بن يعقوب الأنصاري السندي، عن أبيه، عن الشيخ محمد هاشم السندي عن الشيخ عبد القادر بن الشيخ أبي بكر بن الشيخ عبدالقادرالصديقي مفتي مكة، عن مشايخه الثلاثة الشيخ حسن بن علي العجيمي الحنفي وشهاب الدين أحمد بن محمد النخلي والشيخ عبدالله ابن سالم البصري، عن السيد عبدالرحمن بن أحمد بن محمد بن أحمد الحسيني المغربي المكناسي الشهير محجوب عن أبيه السيد أحمد عن جده محمد عن أبي جده أحمد عن المؤلف.

رضوان الله تعالى عليهم اجمعين

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

اجازت سند قصیدہ بردہ

۱۔ الشیخ مولانا شرف الدین محمد بن سعید حماد البوصیری المتوفی ۶۹۴ھ

۲۔ الشیخ علی بن جابر الھاشمی

۳۔ الشیخ الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی

۴۔ الشیخ ابی اسحاق الصاعی

۵۔ الشیخ شیخ الاسلام زکریا الانصاری المتوفی ۹۲۵ھ

۶۔ الشیخ نجم الدین الغیطی المتوفی ۹۸۲ھ

۷۔ الشیخ سالم النہوری

۸۔ الشیخ محمد بن العلاء العاملی المتوفی ۱۰۷۷ھ

۹۔ الشیخ احمد النخلی المتوفی ۱۱۳۰ھ

۱۰۔ الشیخ ابی طاہر محمد مدنی المتوفی ۱۱۴۴ھ

۱۱۔ الشیخ ولی اللہ فاروقی دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ

۱۲۔ الشیخ عبدالعزیز فاروقی دہلوی المتوفی ۱۲۳۹ھ

۱۳۔ الشیخ سید آل رسول مارہروی المتوفی ۱۲۹۶ھ

۱۴۔ الشیخ احمد رضا قادری بریلوی المتوفی ۱۳۴۰ھ

۱۵۔ الشیخ ضیاء الدین احمد قادری مدنی المتوفی ۱۴۰۱ھ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

اجازت سند حزب البحر

۱۔ حضرت شیخ امام قطب زماں سیدی ابوالحسن علی بن عبداللہ حسینی شاذلی المتوفی ۶۵۶ھ

۲۔ حضرت شیخ ابوالعباس مرسی المتوفی ۶۸۶ھ

۳۔ حضرت شیخ سیدی یاقوت حبشی المتوفی ۷۳۲ھ

۴۔ حضرت شیخ تاج الدین احمد ابن عطاء اللہ اسکندری المتوفی ۷۰۷ھ

۵۔ حضرت شیخ شہاب الدین ملیق شاذلی

۶۔ حضرت شیخ ناصر الدین ابن ملیق شاذلی

۷۔ حضرت شیخ شمس الدین محمد ابن عماد

۸۔ حضرت شیخ حافظ ابوعمر عثمان دیلمی

۹۔ حضرت شیخ احمد رومی

۱۰۔ حضرت شیخ علی حسام الدین متقی مکی

۱۱۔ حضرت شیخ الامام المحقق عبدالحق محدث دہلوی المتوفی ۱۰۲۲ھ

۱۲۔ حضرت شیخ سید میر طیب

۱۳۔ حضرت سید عبدالغنی

۱۴۔ حضرت شیخ سید مربی

Marfat.com

۱۵۔ حضرت شیخ شاہ سید برکت اللہ المتوفی ۱۱۴۲ھ

۱۶۔ حضرت شیخ سید آل محمد المتوفی ۱۱۶۴ھ

۱۷۔ حضرت شیخ سید شاہ حمزہ المتوفی ۱۱۹۸ھ

۱۸۔ حضرت شیخ سید شاہ آل احمد اچھے میاں المتوفی ۱۲۳۵ھ

۱۹۔ حضرت شیخ سید آل رسول احمدی المتوفی ۱۲۹۶ھ

۲۰۔ حضرت شیخ شاہ احمد رضا قادری بریلوی المتوفی ۱۳۴۰ھ

۲۱۔ حضرت شیخ معمر ضیاء الدین احمد القادری المدنی المتوفی ۱۴۰۱ھ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

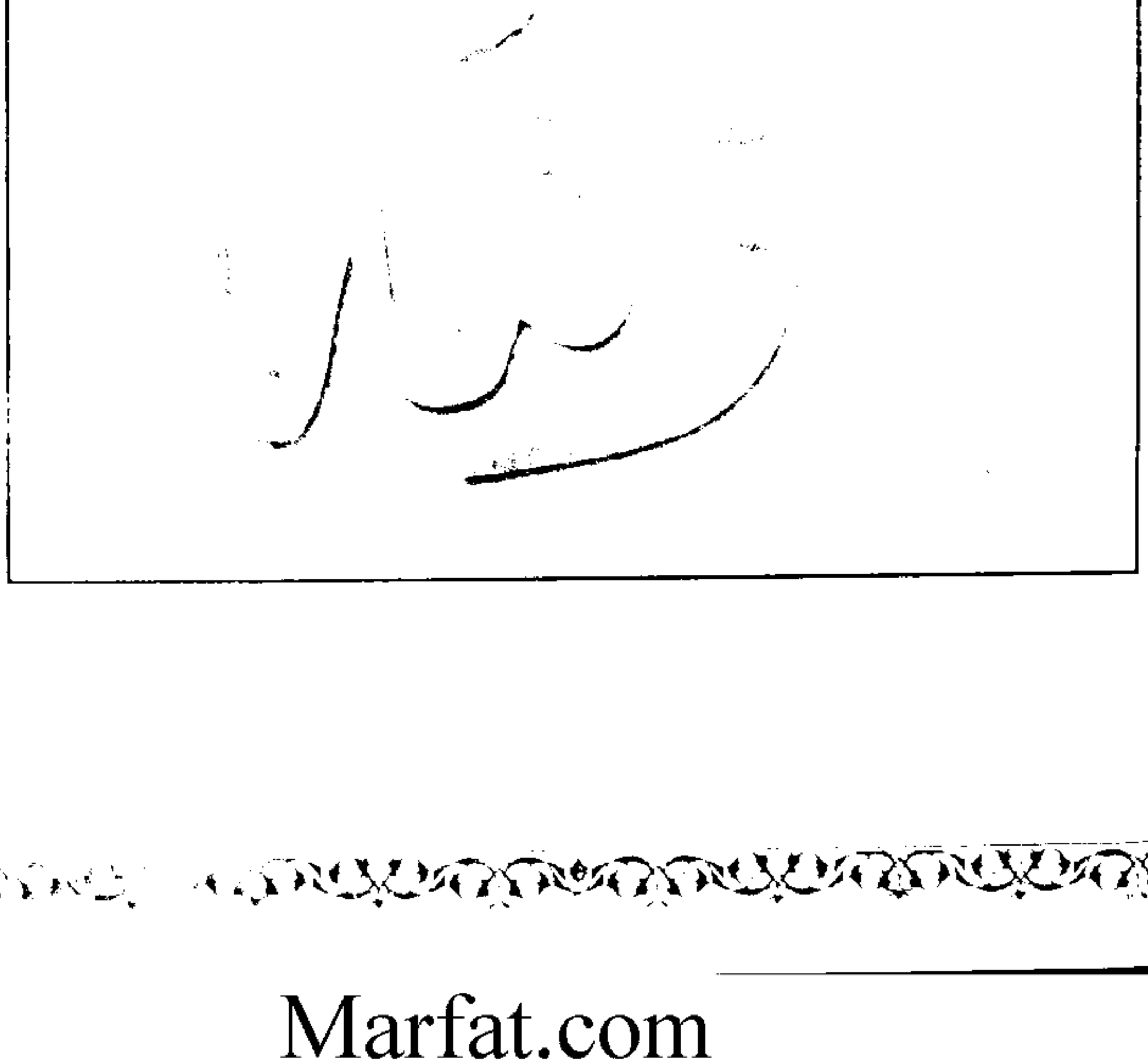

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ھوالقادر

اجازت سند حزب البحر

۱۔	سیدنا ومولانا شریف ابوالحسن الشاذلی	المتوفی ۶۵۶ھ
۲۔	حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن عمر المرسی	المتوفی ۶۸۶ھ
۳۔	الشیخ احمد ابن عطاء اللہ اسکندی صاحب الحکم	المتوفی ۷۰۷ھ
۴۔	الشیخ تقی علی بن الکافی السبکی	المتوفی ۷۵۶ھ
۵۔	الشیخ عبدالوھاب بن علی السبکی (التاج)	المتوفی ۷۷۱ھ
۶۔	الشیخ العز عبدالرحیم بن فرات	المتوفی ۸۵۱ھ
۷۔	الشیخ شیخ الاسلام زکریا الانصاری	المتوفی ۹۲۵ھ
۸۔	الشیخ نجم الدین الغیطی	المتوفی ۹۸۲ھ
۹۔	الشیخ سالم السہنوری	المتوفی ۱۰۱۵ھ
۱۰۔	الشیخ محمد بن العلاء البابلی	المتوفی ۱۰۷۷ھ
۱۱۔	الشیخ احمد النخلی	المتوفی ۱۱۳۰ھ
۱۲۔	الشیخ ابی طاہر محمد مدنی	المتوفی ۱۱۴۴ھ
۱۳۔	الشیخ ولی اللہ فاروقی دہلوی	المتوفی ۱۱۷۶ھ
۱۴۔	الشیخ عبدالعزیز فاروقی دہلوی	المتوفی ۱۲۳۹ھ
۱۵۔	حضرت شیخ سید آل رسول احمدی	المتوفی ۱۲۹۶ھ
۱۶۔	حضرت شیخ شاہ احمد رضا قادری بریلوی	المتوفی ۱۳۴۰ھ
۱۷۔	حضرت شیخ معمر ضیاء الدین احمد القادری المدنی	المتوفی ۱۴۰۱ھ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

اجازت سند کتاب ابوطالب المکی صاحب کتاب قوت القلوب

۱۔	الشیخ ابوطالب محمد بن علی المکی	المتوفی	۳۸۶ھ
۲۔	الشیخ عمر بن ابوطالب المکی	المتوفی	۔۔۔ھ
۳۔	الشیخ ابوعلی محمد بن عبدالعزیز المہدوی	المتوفی	۔۔۔ھ
۴۔	الشیخ ابوالفتح محمد بن یحی البروانی	المتوفی	۔۔۔ھ
۵۔	الشیخ عبدالعزیز بن دلف	المتوفی	۶۳۷ھ
۶۔	الشیخ ابوالعباس احمد بن ابی طالب الحجار	المتوفی	۷۳۰ھ
۷۔	الشیخ ابی اسحاق البرھان ابراھیم بن احمد التنوخی	المتوفی	۸۰۰ھ
۸۔	الشیخ شہاب احمد بن محمد الحجازی	المتوفی	۸۷۵ھ
۹۔	الشیخ ابوالفضل جلال الدین سیوطی	المتوفی	۹۱۱ھ
۱۰۔	الشیخ علی بن ابی بکر القرافی	المتوفی	۔۔۔ھ
۱۱۔	الشیخ احمد بن عیسی جمیل الکلبی	المتوفی	۔۔۔ھ
۱۲۔	الشیخ محمد بن العلاء البابلی	المتوفی	۱۰۷۷ھ
۱۳۔	الشیخ احمد النخلی	المتوفی	۱۱۳۰ھ
۱۴۔	الشیخ ابی طاہر محمد مدنی	المتوفی	۱۱۴۴ھ
۱۵۔	الشیخ ولی اللہ فاروقی دہلوی	المتوفی	۱۱۷۶ھ
۱۶۔	الشیخ عبدالعزیز فاروقی دہلوی	المتوفی	۱۲۳۹ھ
۱۷۔	حضرت الشیخ سید آل رسول احمدی	المتوفی	۱۲۹۶ھ
۱۸۔	حضرت الشیخ شاہ احمد رضا قادری بریلوی	المتوفی	۱۳۴۰ھ
۱۹۔	حضرت الشیخ المعمر ضیاءالدین احمد القادری المدنی	المتوفی	۱۴۰۱ھ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

سند كتاب قوت القلوب
لأبي طالب المكي وهو من أصول الاحياء

الشيخ المعمر ضياء الدين احمد القادرى المدنى، عن محدث احمد رضا خان القادرى البريلوى،عن شيخ حسين صالح جمل الليل، عن الشيخ محمد عابد السندهى، عن الشيخ يوسف المزجاجى، عن السيد احمد بن محمد مقبول الأهدل، عن السيد يحيى بن عمر مقبول الأهدل، عن السيد ابى بكر بن على البطاح الأهدل،عن السيد يوسف بن محمد البطاح الأهدل، عن السيد الحافظ الطاهر بن حسين الأهدل، عن الحافظ وجيه الدين عبدالرحمن على الدبيع، عن الحافظ احمد بن احمد بن عبداللطيف الشرجى، عن الشيخ المحدث نفيس الدين سلمان بن ابراهيم العلوى، عن والده محدث الديارالیمنية ،عن ابراهيم بن عمر العلوي، عن أحمد بن أبي الخيربن منصور الشماخي، عن أبيه، عن أبي عبدالله محمد بن ابرهيم الفشلي، عن محمد بن عبدالله بن ابراهيم بن يحيى بن أيوب الأنصاري، عن أبي طالب المكي بن محمد بن عبد السميع الهاشمي، عن مجدالدين علي بن المبارک بن أرساده، عن أحمد بن محمد الغزالي، عن أخيه حجة الاسلام أبي حامد محمد بن محمد الغزالي، عن عبد الملک بن يوسف الجويني، عن أبي طالب المؤلف (ح) والشيخ ابراهيم العلوي يرويه أيضا، عن أبي العباس الحجار، عن عبدالعزيز ابن دلف، أنا محمد بن يحيى البرداني، أنا أبو علي محمد بن محمد بن عبدالعزيز بن المهدي، أنا عمر بن أبي طالب محمد بن علي المكي.

رضوان الله تعالى عليهم اجمعين

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

اجازت سند کتاب جواھر خمسہ ودعا سیفی

۱۔ حضرت الشیخ محمد غوث گوالیاری المتوفی ۹۷۰ھ

۲۔ تلمیذہ الشیخ وجیہ الدین گجراتی

۳۔ تلمیذہ الشیخ عبدالملک بایزید ثانی

۴۔ تلمیذہ الشیخ محمد اشرف لاہوری المتوفی ۱۱۳۷ھ

۵۔ تلمیذہ الشیخ محمد سعید لاہوری المتوفی ۱۱۶۶ھ

۶۔ تلمیذہ الشیخ احمد ولی اللہ دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ

۷۔ تلمیذہ الشیخ عبدالعزیز فاروقی دہلوی المتوفی ۱۲۳۹ھ

۸۔ تلمیذہ الشیخ سید آل رسول احمدی مارہروی المتوفی ۱۲۹۶ھ

۹۔ تلمیذہ الشیخ شاہ احمد رضا قادری بریلوی المتوفی ۱۳۴۰ھ

۱۰۔ تلمیذہ الشیخ ضیاء الدین احمد القادری المدنی المتوفی ۱۴۰۱ھ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

اجازت سند الحصن الحصین

۱۔ حضرت شیخ الاسلام ابی الخیر محمد بن محمد الجرزی الشافعی المتوفی ۸۳۳ھ

۲۔ حضرت شیخ ابی القاسم عمر بن فہد

۳۔ حضرت الحافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ

۴۔ حضرت شیخ السراج عمر بن الجائی

۵۔ حضرت شیخ علی بن محمد الاجھوری المتوفی ۱۰۶۶ھ

۶۔ حضرت شیخ مولائی الشریف محمد بن عبداللہ الولاتی المتوفی ۱۱۰۲ھ

۷۔ حضرت شیخ محمد بن سنۃ العمری المتوفی ۱۲۸۶ھ

۸۔ حضرت شیخ صالح الفلانی المتوفی ۱۲۱۸ھ

۹۔ حضرت شیخ عبداللہ سراج المتوفی ھ

۱۰۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن عبداللہ سراج المتوفی ۱۳۱۴ھ

۱۱۔ حضرت شیخ احمد رضا قادری المتوفی ۱۳۴۰ھ

۱۲۔ حضرت شیخ ضیاء الدین احمد قادری المتوفی ۱۴۰۱ھ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

اجازت سند

۱۔	حضرت شیخ الاسلام ابی الخیر محمد بن محمد الجزری الشافعی	المتوفی ۸۳۳ھ
۲۔	حضرت الحافظ تقی الدین محمد بن محمد بن فہد الھاشمی المکی	المتوفی ۸۷۱ھ
۳۔	حضرت شیخ الاسلام زکریا الانصاری	المتوفی ۹۲۵ھ
۴۔	حضرت شمس الدین محمد بن احمد الرملی (شافعی الصغیر)	المتوفی ۱۰۰۴ھ
۵۔	حضرت شیخ ابی الموھب احمد بن علی بن عبدالقدوس الشناوی	المتوفی ۱۰۲۸ھ
۶۔	حضرت شیخ احمد بن محمد بن یونس (عبدالنبی) الحسینی القشاشی	المتوفی ۱۰۷۱ھ
۷۔	حضرت شیخ ابراھیم ابن حسن الکورانی الکردی المدنی	المتوفی ۱۱۰۱ھ
۸۔	حضرت شیخ ابی طاہر محمد المدنی	المتوفی ۱۱۴۴ھ
۹۔	حضرت شیخ ولی اللہ فاروقی دہلوی	المتوفی ۱۱۷۶ھ
۱۰۔	حضرت شیخ عبدالعزیز فاروقی دہلوی	المتوفی ۱۲۳۹ھ
۱۱۔	حضرت شیخ سید شاہ آل رسول مارہروی	المتوفی ۱۲۹۶ھ
۱۲۔	حضرت شیخ احمد رضا خان قادری بریلوی	المتوفی ۱۳۴۰ھ
۱۳۔	حضرت شیخ ضیاء الدین احمد القادری المدنی	المتوفی ۱۴۰۱ھ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

المسلسل الخرقة الشريفة

(١) ألبسني الخرقة الشريفه العارف بالله المجدد احمد رضا قادرى، قال: ألبسني الشيخ حسين بن صالح بن جمل الليل مكى، قال: ألبسني الشيخ عابد سندهى، قال: ألبسني العارف الربانى السيد احمد بن سليمان الهجام،قال: ألبسني والدى قال: ألبسني السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل،قال: ألبسني الشيخ احمد بن محمد النخلى ، قال: ألبسني الشيخ محمد الردينى الشافعى، قال: ألبسني الشيخ احمد القشاشى، عن أبيه شيخ محمد يونس المدنى، قال: ألبسني العارف بالله الامين ابن الصديق اليمنى ، قال ألبسني العارف بالله شجاع الدين عمر بن احمد جبريل، قال: ألبسني عبدالقادر بن الجنيد، قال: ألبسني ابى الخييه بن احمد جبريل، قال: ألبسني الشيخ اسماعيل بن صديق الجبرتى، قال: ألبسني الشيخ محمد المزجاجى، قال: ألبسني قطب خرقه شرف الدين ابوالمعروف اسماعيل بن ابراهيم بن عبد الصمدا الجيرتى، قال: ألبسني الشيخ سراج الدين ابوبكر بن محمد السلامى، قال ألبسني الشيخ فخرالدين ابوبكر بن محمد بن نعيم، قال: ألبسني الشيخ ابواحمد محمد بن احمد بن عبدالله،قال: ألبسني والدي أبو محمد أحمد بن عبدالله بن يوسف، قال: ألبسني أبي عبدالله بن يوسف وشيخي عبدالله بن قاسم بن زره، قال: ألبسني شيخ الشيوخ أبو محمد عبدالله بن علي الأسدي، قال: ألبسني شيخ الشيوخ وقطب الأقطاب الغوث الفرد الجامع محيي الدين أبو محمد عبدالقادر ابن أبي صالح الجيلاني قدس الله تعالى أرواحهم، قال: ألبسني أبو سعيد المبارک بن علي بن الحسين بن بندار البغدادي المحرمي، قال: ألبسني شيخ الاسلام أبوالحسن علي بن أحمد بن يوسف

Marfat.com

الهكاري،قال: ألبسني أبو الفرج محمد بن عبدالله الطرسوسي، قال: ألبسني أبوالفضل عبدالواحد بن عبدالعزيز بن الحارث التميمي، قال: ألبسني أبوبكر محمد ابن دلف بن خلف بن محمد ابن حجدر الشلبي، قال: ألبسني سيد الطائفة الأستاذ أبو القاسم الجنيد بن محمد البغدادي، قال: ألبسني خالي أبوالحسن السري بن المغلس السقطي قال: ألبسني أبو محفوظ معروف بن فيروز الكرخي،قال: ألبسني أبو سليمان داود بن نصير الطائي، قال:ألبسني يزيد بن أبي محمد جيب العجمي قال: ألبسني سيد التابعين الحسن بن أبي الحسن البصري، قال: ألبسنيعلي بن أبي طالب كرم الله تعالى وجهه، قال: ألبسني امام المتقين ورسول رب العالمين المبعوث رحمة للعالمين صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى آله وصحبه أجمعين.

(٢) ألبسني الخرقة الشريفه العارف بالله المجدد احمد رضا القادرى،قال:ألبسني الشيخ عبدالرحمن عبدالله سراج مفتى احناف مكه، قال:ألبسني جمال بن عبدالله بن عمر مفتى احناف مكه،قال: ألبسني محدث كبير محمد عابد سندهى،قال: ألبسني عمى الشيخ محمد حسين بن محمد مراد الانصارى، قال:ألبسني ابى الشيخ محمد مراد بن يعقوب الانصارى السندهى، قال: ألبسني الشيخ محمد هاشم بن عبد الغفور السندهى، قال:ألبسني الشيخ عبدالقادر مفتى مكة الصديقى، قال: ألبسني الشيخ حسن العجيمى، قال: ألبسني صفى الدين احمد بن محمد المدنى القشاشى، قال: وألبسني أيضا العارف بالله تعالى أبو المواهب أحمد بن علي الشناوي قال: ألبسني عبدالقدوس، قال: ألبسني الشيخ عبدالوهاب الشعراني، قال:ألبسني جلال الدين أبو عبدالرحمن

Marfat.com

السيوطي، قال: ألبسني الشيخ كمال الدين محمد بن محمد المعروف بابن امام الكاملية، قال: ألبسني الشمس محمد بن محمد بن محمد الجرزي، قال: ألبسني الزين عمر بن الحسين المراغي،قال:ألبسني العز أحمد بن ابراهيم الفاروقي، قال: ألبسني الشيخ محيي الدين ابن علي بن العربي، قال: ألبسني جمال الدين يونس بن يحيى ابن أبي البركات الهاشمي العباسي قال: ألبسني شيخ الوقت القطب عبدالقادر الجيلاني بسنده المتقدم. رضى الله تعالىٰ عليهم اجمعين

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

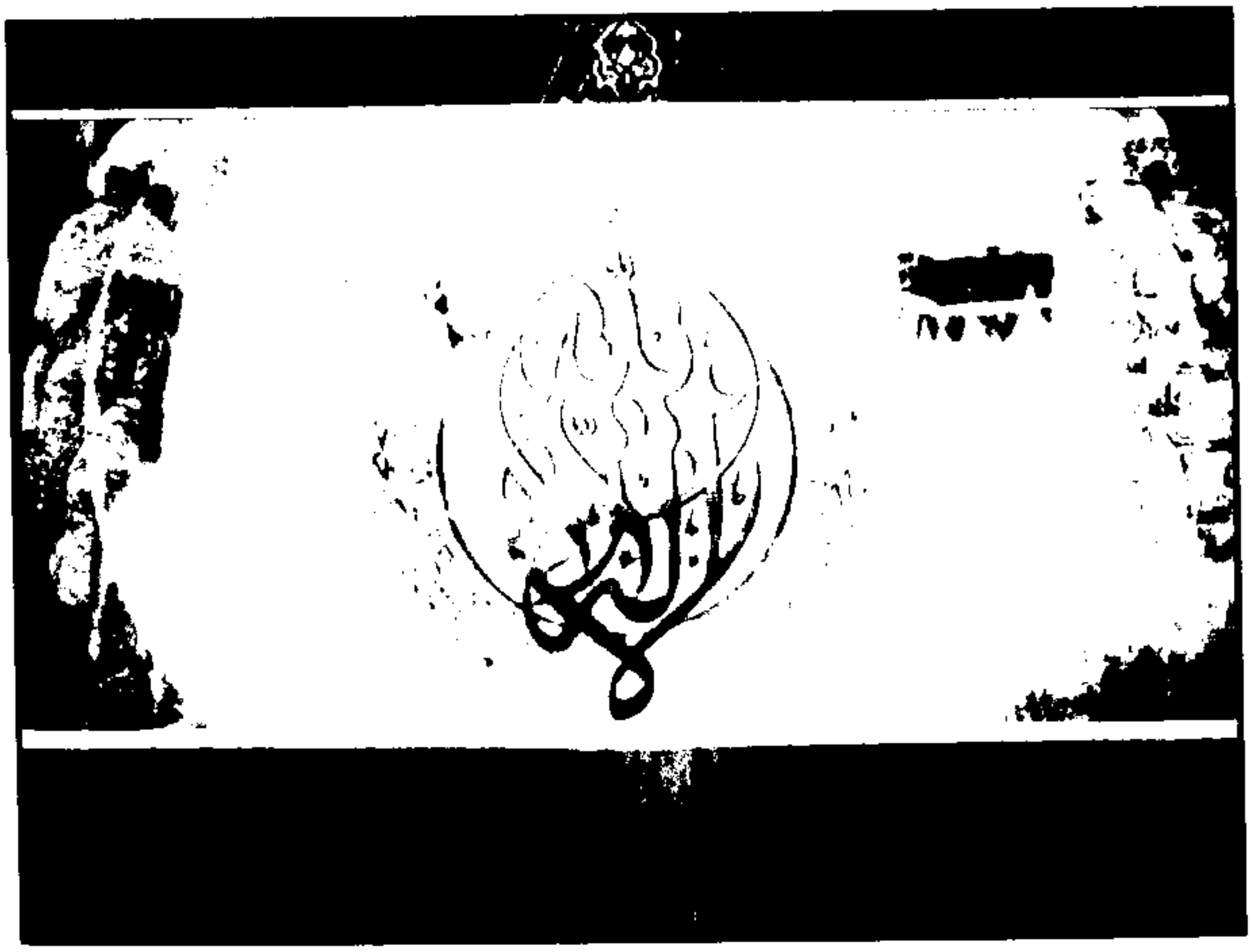

Marfat.com

المصافحات الأربعة
سند المصافحة الجنية

صافحت حضرة الشيخ الامام احمد رضا القادرى قال الشيخ السيد آل رسول الاحمدى رضى الله تعالى عنه، قال صافحت الشيخ عبد العزيز صافح أباه، قال صافحت السيد عبيد الله بن عيدروس بن الشيخ علي العيدروسي، قال صافحت السيد جعفر الصادق بن السيد المصطفى العيدروسي وقال صافحني جني اسمه غانم، سنة ثمان وتسعين بعد الألف، بعد أن صلى العصر مع والدي قدس سره في المسجد ذات يوم، وأمره والدي أن يصافحني حين أخبره أنه صافحه جني كان من النفر الذين ذكرهم الله تعالى في سورة الجن ، وقد تعمر أكثر من سبعمائة سنة، وهو صافحه رسول الله ﷺ والحمد لله.

Marfat.com

سند المصافحة المنامية

بـالمار في الخضرية الى صالح الزوادي، عن عزالدين بن جماعة، عـن الشيـخ مـحـمـد شيـرين، عن الشيخ سعدالدين الزعفراني، عن والده مـحـمود الزعفراني، عن أبي بكر السواسي وناصر الدين علي بن أبي بكر ذي الـنـون الـمـليـطـي، وهـما عن محمد بن اسحاق القونوي، عن الشيخ الأكبر محي الدين ابن العربي، عن الشيخ أحمد بن مسعود شداد المقري الـمـوصـلـي، عـن الشيخ علي بن محمد الحائكي الباهري عن الشيخ أبي الـحسـن الـبـاغوزائي قال رأيت رسول الله ﷺ فـي الـمنام فشبك أصابعه بـأصـابـعـي، وقـال يا علي! شابكني فمن شابكني دخل الجنة، وما زال يعد حتـى وصـل الـى سبعة، ثم استيقظت وأصابعي فى اصابع رسول الله ﷺ، قـال الشيـخ التـازي كـذا يـنبـغـي مـن شابـك أحدا أن يقول شابكني فمن شابكني دخل الجنة.

اللهم ارزقنا وجميع أهل السنة آمين.

Marfat.com

بسم الله الرحمٰن الرحيم

هوالقادر

المسَلسَلات العشرة
فى الأحاديث النبوية
على صاحبها افضل الصلاة واتم السلام

الأستاذ الأعظم والملاذ الأفخم الشيخ الامام
السيد محمد بن على السنوسى الخطابى الحسنى الادريسى
المولود بمستغانم بالجزائر سنة ١٢٠٢ ه
المتوفى بالجغبوب بليبيا سنة ١٢٧٦ ه

Marfat.com

استاذه وهو بمكة المكرمة ثم فى عام ١٢٥٥هـ رحل الى ليبيا و نزل بطرابلس ثم ارتحل الى الجبل الأخضر ١٢٥٨هـ وأسس الزاوية البيضاء وتزوج هناك بوالدة السيد محمد المهدى والسيد محمد الشريف.

ورزق بالسيد محمد المهدى ١٢٦٠هـ ففرح الاستاذ ثم رحل الى الحجاز ١٢٦٢هـ وفى الطريقه ولدالسيد محمد الشريف، واقام الاستاذ المكة المكرمة سنوات يدرس الحديث والفقه ثم قرر الرجوع الى ليبيا فانتقل الى مصر فأكرمه واليها وقتذ وهو عباس باشا الأول ونزل بالجيزة فى قرية تسمى كرادسة ثم رحل منها الى بنى غازى ببرقة فترل فى قصر قديم لقدماء اليونان فرممه وسماه العزيات فتكائرت أشياعه فى شمال أفريقية وفى واحات صحراء ليبية ثم رحل منها الى الصحراء وأقام بواحة جغبوب وهى مسيرة عشرة أيام من العزيات وثلاثة أيام من واحة سيوة وبقى بها الى ان توفى سنة ١٢٧٦هـ رضى الله عنه.

آثاره العلمية

وخلف آثاراً علمية ذات بال منها كتاب ايقاظ الوسنان فى العمل بالحديث والقرآن مطبوع وكتاب السلسبيل المعين فى الطرائق الأربعين مطبوع وكتاب المنهل الرائق فى أسانيد العلوم وأصول الطرائق لم يطبع وكتاب الشموس الشارقة فى أسماء مشايخ المغارية والمشارقة وهذا مطبوع، وهذه المسلسلات العشرة والمسائل العشر المسمى بغية

Marfat.com

المقاصد مطبوع والدرر السنية فى أخبار السلالة الادريسية مطبوع وله أيضاً عجالة فى أول من ألف فى الحديث تصلح ل أن تكون مقدمة للموطأ مطبوع.

تلامذته

وقد تخرج عليه من العلماء الأعلام أمة لا تحصى من أجلهم نجل شيخه العلامة السيد أحمد بن ادريس رضي الله عنه الأستاذ السيد عبد العال المدفون بدنقلا رضي الله عنه، والعلامة السيد أحمد الريفى، والعلامة الشيخ فالح الظاهرى المدنى، والعلامة الشيخ أبو القاسم العيساوى والعلامة الشيخ عبدالرحيم بن أحمد المحبوب، وشيخهم العلامة الشيخ سيدى أحمد عمران بن بركة الفيتورى، والعلامة الشيخ على اللئى المصرى الشاعر المشهور، والعلامة الشيخ على بن عبد الحق القوصى المصرى وغيرهم كثيرون ممن تخرجوا على يديه وهدوا واهتدوا فجزى الله الجميع خيرا آمين.

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين

قال شيخ شيوخنا امام العلوم ومشكاة الفهوم الفرد الكامل الجامع تفرق من الفضائل سيدى محمد بن على السنوسى الخطابى الحسنى الادريسى الجزائرى المغربى رضي الله عنه وأعاد علينا من بركاته و نفعنا به والمسلمين وبعلومه آمين:

Marfat.com

الـلـه لاَ الَهَ الاَ أنَا سبَقَت رحمَتى غَضَبى فَمَن شَهدَ أن لاَ الَهَ الاَ الـله وَأنَ محَمّداً عَبدُهُ وَرَسوُلُهُ فَلَهُ الجَنّة. وأيضاً فانه صلى الله عليه وعلى آله وسلم رحمة للعالَمين و نُورُهُ أوّلُ مَخلُوقٍ . قال شيخ شيوخ مشايخنا أبو سالم العَيّاشيِ عن بعض شيوخه مانصهً وسرُ البداية بحديث الرّحمة أن يعلم طالبُ العلم أن رحمة الله تعالى للرُحماَء من خَلقه فيرحم نَفسَهُ بتَقوَى الله باتباع أوامره واجتنَاب نوَاهيه والوقوف عند حدوده مشتغلاً بما يَعنيه مُقبلاً علىَ رَبّه مُعرِضاً عما سوَاه ثم يرحمُ غَيرَهُ فينصح للعام والخاص و يرحَمُ المبتلىَ والمعَافى ويشفق على القريب والبَعيد وعلى نفسه و ذلک من أصول الدين، فقدقال عليه الصلاة والسلام: ﴿ انّمَا الدّينُ النّصيحةُ ﴾ فَاذَا استَقام للعَبد هذا الأصلُ من الدّين فقد استقام له سَائرُهُ فهو كلام نفيس جداً ينبغى الا نتباه له والعمل بمضمونه فأروى.

Marfat.com

١) الحديث الأوّلَ المسلسل بالأوّلية

عن جماعة من الشيوخ ذوى اتقان ورسوخ من أجَلّهم الامام الهمام أبو حَفص عُمَرُ بن عبد الرسول العطار المَكى وَهو أول حديث سمعتُهُ منه بالمسجد الحرام تجَاى البَيت عن جماعة وافرة من أجَلّهم العَلامَة الشهابُ أحمد بن عبيد الشافعى الدمَشقى الشهير بالعطار قال: هو أول حديث سمعته منه بالمسجد الحرام سنة ١٢٠٣ه قال حدثنابه الامام محمد بن الطيب المغربى المحتد المدنى الدار والوفاة والمولد وهو أول حديث سمعته منه قال حدثنا به الامام أبو العباس أحمد بن ناصر الدرعى وهو أول حديث سمعته منه قال حدثنا الامام زين العابدين الطبرى (ح) وأرويه عن شيخنا الهمام محمد بن محمد بن عبد السلام الدرعى عن والده المسن البركة على بن ناصر الدرعى عن أبى سالم العياشى قائلاً حدثنى به جَمع من المشايخ أعلاهم سَنَداً الشيخ زين العابدين الطبرى بمنزله بمكة وهو أول حديث سمعته حدثنيه قال حدثنى به السيد الوالد عبد القادر بن محمد الطبرى وهو أول سماعه وروايته له عن جده السيد يحيى بن مكرم الطبرى وهو أول حديث قال حدثنى به جدى محمد المحب الطبرى الأخير وهو أول حديث قال حدثنى به الامام محمد المحب الطبرى الأوسَط

Marfat.com

بـقوله هكذا من كون الراوى الأخير يكون فى الدائرة السفلى والـذى قبله فوق الى أن يكون النبى ﷺ هـوالأعلى فى الدائرة الـعـليـا. وأرويـه مـن طـريـق شيـخنا ابن عبد السلام الناصرى الـدرعـى عـن ابـن عبـد السـلام بَـنّـانـى الـفاسى عن أبى سالم العياشى قائلا صافحى شيخنا سيدى أبو مهدى عيسى الثعالبى عـن الـعـالـم الـحُـجة سيـدى أبـى عثـمـان سعيد ابن ابراهيم الجزائرى قدورة وهو عن الامام سعيد المقرى وهو عن سيدى أحـمـد حَجىّ وهو عن سيدى محمد الوّهرَانى وهو عن سيدى ابـراهيـم التـازى وهو عن سيدى صالح الزوَاوى عن الشريف مـحـمـد الـفـاسـى نـزيـل الاسـكندرية عن والده عبدالرحمن الشـريف وعاش من العمر مائة وأربعين سنة عن أحمد بن عبد الـغـفـار بـن نـوح الـقـوصى عن أبى العباس المُلَثّم وهو صافع المعَمّر وهو صافع رسول الله ﷺ وقال من صافحنى أو صافح مـن صافحنى الى يوم القيامة دخل الجنة وصافح الشريف عبد الـرحـمـن أيـضـاً عبـدالـرحـمن الخطاب التونسى وهو صافح الصقلى وهو صافح المُعَمّر وهو صافح رسول الله ﷺ وبالسند الـمتـقـدم الـى سيـدى ابـراهيـم التـازى قـال صافحنى سيدى عبـدالـلـه الـعَبد وميسى وشد يَدهَ على يَدى وقال المراد بهذا الشـد تـأكيـدُ الصّحبة. قال صافحنى محمد بن جابر الغسانى عـن أبـى عبـد الـلـه مـحـمـد بن على المراكشى وشهرته بابن عـلـيَوان عن أبى عبدالله الصوفى عن أبى العباس أحمد بن البَنّا

Marfat.com

عن أبى عبدالله الهُزميرى عن أبى العباس الخضر عن رسول الله ﷺ وأروى المصافحة الخُضرية عن شيخنا الهمام أبى العباس العرايشى عن أبى المواهب التازى عن سيدى عبد العزيز الدباغ عن أبى العباس الخضر عن رسول الله ﷺ .

Marfat.com

٣) وأما المسلسل بالمشابكة

فأرويه بالسند السابق الى أبى سالم العَياشى قائلا شابكنى سيدى شيخنا أبو مهدى عيسى الثعالبى بالسند المتقدم الى سيدى ابراهيم التازى قال شابكنى سيدى صالح الزوَاوِى وقال شابكنى فَمن شابكنى دخل الجنة وهو شابك عزالدين بن جماعة وهو شابك الشيخ محمد شيريز وهو شابك سعيد الدين الزعفرانى وهو شابك أبا بكر والشيخ ناصر الدين على بن أبى بكر بن ذى النون المطلبى وهما شابكا محمد بن اسحق القونونى وهو الشيخ محى الدين بن عربى وهو أحمد بن مسعود بن سنداد المغربى الموصلى وهو على بن محمد الحايک الباهرى وهو أباالحسن الباغوزاوى قال رأيت رسول الله ﷺ فى النوم فشبک أصابعه فى أصابعى ﴿وقال يا على شابكنى فمن شابكنى دخل الجنة ومن شابک من شابكنى دخل الجنة﴾ ومازال يعد حتى وصل الى سبعة فاستيقظت وأصابعى فى أصابع رسول الله قال سيدى ابراهيم وهكذا ينبغى لک من شابک أحداً أن يقول له شابكنى فمن شابكنى دخل الجنة كماقال رسول الله ﷺ للباغوزاوى وكذلک قال كل من الأشياخ لمن شابكه الى أن وصل الينا ولحمد لله على نعمته لأنه زاد بعضهم فمن شابک من شابكنى الى يوم القيامة دخل الجنة اه.

Marfat.com

٤) وأما الحديث الرابع المسلسل

بالضيافة على الأسودين الماء والتمر فأرويه عن شيخنا الهمام محى السنة الامام أبى العباس العرايشى وأضافني على الأسودين الماء والتمر عن شيخه العلامة ابن سودة عن شيخه ابن المبارك عن شيخه الحريشى عن أبى سالم العياشى قائلا أخبر نا به سيدى أبومهدى عيسى الثعالبى وأضافني على الأسودين الماء والتمر قال أخبرنى به سيدى سعيد بن ابراهيم قدورة الجزائرى وأضافني كذلك بالسند المتقدم فى المصافحة أبى سيدى ابراهيم قال أضافني على الأسودين التمر والماء أبو الفتح محمد بن أبى بكر بن الحسين بالمدينة المشرفة وقرأ علينا أخبرنا الحافظ نفيس الدين سليمان بن ابراهيم العلوى اليمنى بقراء تى عليه بتَعزَ قال أخبرنى والدى اجازة قال أخبرنا تقى الدين عمر بن على الشعيبى قال أضافنافجر الدين الطبرى فى منزله بزبيد على الأسودين التمر والماء قال أضافنا فخر الدين محمد بن ابراهيم الجبرى الفارسى عليهما قال أضافني الحافظ أبو العلا ء الهَمَدَانى بهما قال أضافني أبوبكر هبة الله بن الفَرَج الكاتب المعروف بابن أخت الطويل الهَمَدَانى قال أضافنا أبو جعفر محمد بن الحسين بن محمد الصوفى قال أضافنا أبو الحسن على بن

Marfat.com

الحسين الواعظ. قال أضافنا أبو شيبة أحمدُ بن أحمدَ بن ابراهيم العطار المخزومى بالبردان عليهما قال أضافنى جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقى قال أضافنى نوفل ابن اهاب قال أضافنا عبد الله بن ميمون القداح قال أضافنا جعفر الصادق قال أضافنى ابى محمد الباقر قال أضافنى أبى على بن الحسين ابن على بن أبى طالب كرم الله وجهه قال أضافنى أبى الحسين قال أضافني أبى على بن أبى طالب على الأسودين التمر والماء قال أضافني رسول الله على الأسودين التمرِ والماء ثم قال من أضَافِ مومناً فكأنّمَا أضاف آدم ومن أضَافَ مومنين فكأنما أضاف آدَمَ و حواء ومن أضاف ثلاثة فكأنما أضاف جبرائيل وميكائيل واسرافيل ومن أضاف أربعة فكأنما قرأ التوراة والانجيل والزبور والفرقان ومن أضاف خمسة فكأنما صلى الصلوات الخمس فى الجماعة من يوم خلق الله الخلق الى يوم القيامة ومن أضاف ستة فكأنما أعتق ستين رقبة من ولد اسماعيل ومن أضاف سبعة أغلقت عنه سبعة أبواب جهنم ومن أضاف ثمانية فُتحت له ثمانية أبواب الجنة ومن أضاف تسعة كتب الله له حسنات بعدد من عصاه من أوّل يَوم خلق الله فيه الخلق الى يوم القيامة ومن أضاف عشرة كتب الله له أجر من صلى وصام وحج واعتمر الى يوم القيامة.

Marfat.com

٥) وأما الحديث الخامس المسلسل

بتلقين الذكر فقد لقنني الذكر جماعة أجلة من أفضلهم أبو العباس العرايشى وأبو عبدالله بن المهل المازونى أماالأول فقد لقننى الذكر وهو كلمة الاخلاص كما لقنه شيخه أبو المواهب التازى كما لقنه شيخه عبد العزيز الدباغ كما لقنه أبو العباس الخضر كما لقنه رسول الله ﷺ أما الثانى فقد لقننى الذكر وهو كلمة الاخلاص ويدى فى يده مصافحة قائلا مغمضا عينيه الا اله الا الله يمد بها لفظه ثلاثا ثم فتح عينيه فقلتها مغمضاً عينى ثلاثاً مثله. ولقنني الذكر سيدى عيسى وألبسنى بالسند المذكور الى سيدى ابرهيم وهو من سيدى صالح الزواوى بسنده الى رسول الله ﷺ وأوصى سيدى ابراهيم التازي من بتقوى الله العظيم ولزوم طاعته وأن يعرف حق الخرقة الشريفة وينزهها عن الامتهان وأن يواظب على ذكر الله فى كل حين وأوان قال وأفضل ذلك لااله الاالله فانها تجلى عن القلب ماغشاه من الران وأوصاه باحترام المشايخ وخدمة الاخوان والتواضع للفقراء والرأفة بالمومنين والشفقة على خلق الله أجمعين وأن يذكر صبيحة كل يوم سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم أستغفر الله مائة مرة ولااله الا الله الملك الحق المبين مائة مرةٍ قال فان فى ذلك غنى وتيسير أمرك وأن يقرأ كل يوم وليلة أربع سور من القرآن اقرأ باسم ربك وانا أنزلناه واذا زلزلت وسورة قريش

Marfat.com

وأن يقرأ وظيفة الشيخ سيدى ابراهيم التازى مرة بين اليوم والليلة اه وأنا أوصى المجاز بما أوصى به سيدى ابراهيم التازى أصحابه كما وصانا به شيخنا وان جعل بدل وظيفة سيدى ابراهيم وظيفة سيدى زروق فذاك حسن .

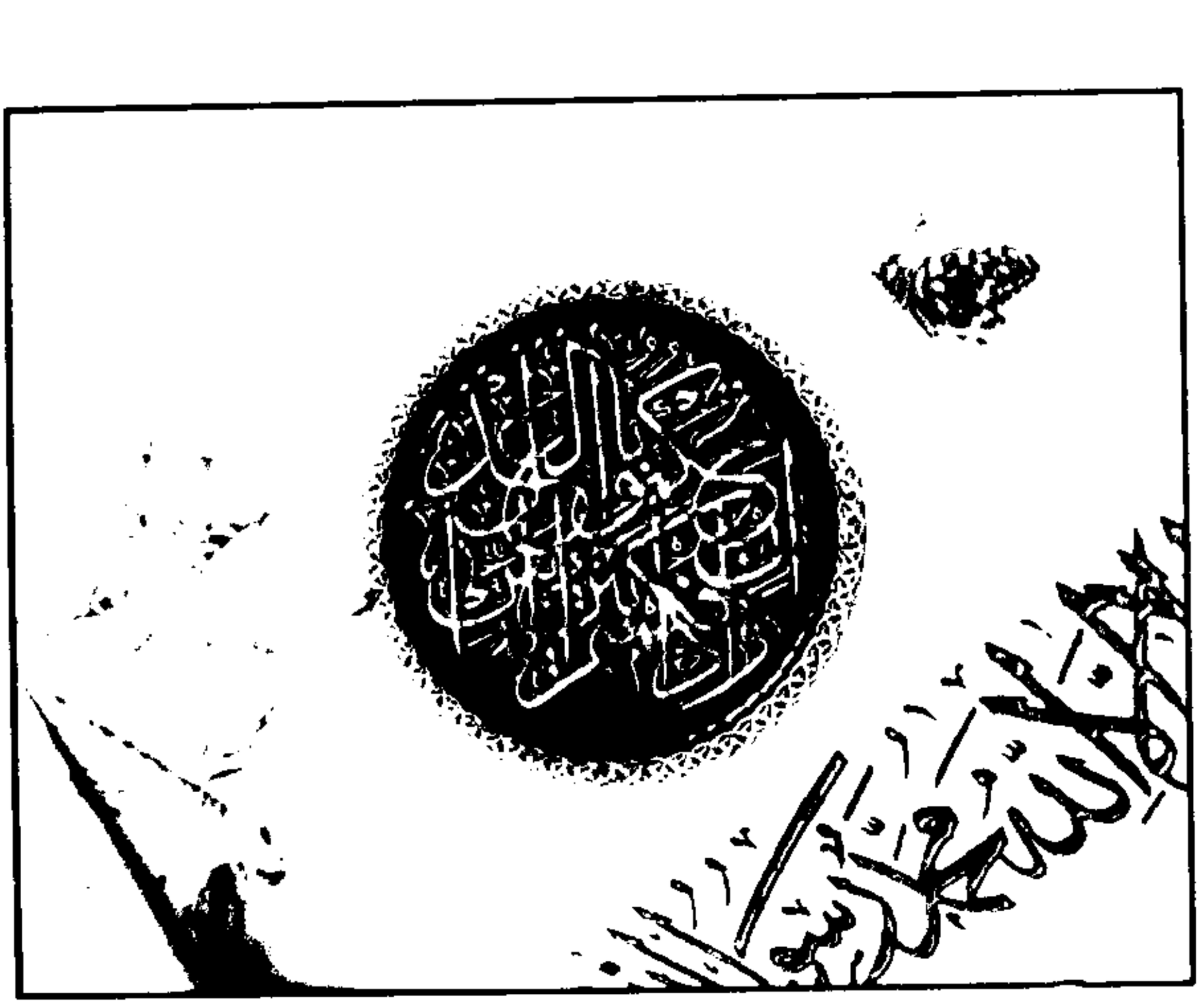

Marfat.com

٦) وأما الحديث السادس المسلسل

بمناولة السبحة أخبرنى به جمع من مشايخى بأسانيدهم الى أبى سالم العياشى قائلا ناولنى وأخبرنى سيدى أبو مهدى الثعابي عن سيدى سعيد قدورة عن سيدنا سعيد المغربى بالسند المتقدم الى سيدى ابراهيم التازى قال أخبرنى الامام أبو الفتح زين العابدين العثمانى اجازة تلفظ بها الى أن قال أخبرنى أبو العباس احمد بن أبى بكر الرداد ورأيت فى يده سبحة قال أخبرنى القاضى مجدالدين أبو الطاهر محمد ابن يعقوب بن محمد بن ابراهيم البكرى الصديق وفى يده سبحة قال أخبرنى جمال الدين يوسف بن محمد السرمرى وفى يده سبحة قال أخبرنى القاضى مجدالدين عبدالرحمن ابن أبى الحسين المُقرى ورأيت فى يده سبحة قال قرأت على أبى وفى يده سبحة قال قرأت على أبى الفضل محمد بن ناصر وفى يده سبحة قال قرأت على أبى محمد عبدالله بن أحمد السمرقندى وفى يده سبحة قال قلت له سمعت أبا بكر محمد بن على السلامى ورأيت فى يده سبحة فقال نعم قال رأيت أبا الحسن على بن الحسن بن القاسم الصوفى وفى يده سبحة قال سمعت أبا الحسن المالكى يقول لقد رأيت فى يده سبحة فقلت ياأستاذ وأنت الى الآن مع السبحة فقال كذلك ورأيت

Marfat.com

أستاذى الجنيد وفى يده سبحة فقلت كذلک قال كذلک رأيت سرى بن المغلس فقلت كذلک قال كذلک رأيت معروفاً فسألته عما سألتني عنه فقال كذلک رأيت بشر الحافى فسألته قال كذلک رأيت عمر المكى وفى يده سبحة فسألته عما سألتني عنه قال رأيت أستاذى الحسن البصرى وفى يده سبحة فقلت يا أستاذى مع عظم شأنک وحسن عبادتک وأنت الى الآن مع السبحة فقال لى هذا شىء كنا استعملناه فى البدايات ما كنا نتركه فى النهايات انى أحب أن أذكر الله تعالى بيدى وقلبى ولسانى قال الشيخ أبو العباس أحمد بن أبى بكر الرداد تبين من قول الحسن البصرى أن السبحة كانت موجودة متخذة فى عهد الصحابة رضوان الله تعالىٰ عليهم لقوله هذا شىء استعملناه فى البدايات وبدايات الحسن من غير شک كانت مع أصحاب رسول الله ﷺ فانه ولد لسنتين بقينا من خلافة عمر رضی الله عنه ورأى عثمان وعلياً وطلحة رضى الله عنهم وحضر يوم الدار فى قصة عثمان و عمره أربع عشرة سنة وروى عن عثمان وعلى وعمران بن الحصين ومعقل ابن يَسَار وأبى بكرة وأبى موسى وابن عباس وجابر بن عبدالله وخلق كثير من الصحابة رضوان الله عليهم.

Marfat.com

٧) وأما الحديث السابع المسلسل

بقوله أشهد بالله وأشهدُ الله أرويه بالسند الى أبى سالم العياشى قائلاً أشهدُ بالله وأشهد الله لقد أخبرنا اجازة الشيخ الامام الخطيب بالجامع الأزهر من القاهرة المُعزية للشيخ عبد القادر بن الشيخ جلال الدين بن الشيخ شمس الدين المحلى قَال أخبرنى به والدى عن جدى عن الشيخ عبدالحق السنباطى عن ابن أسعد عن الامام المحدث المُقرى أبى الخير شمس الدين بن الجزرى قال أشهد بالله وأشهد اللهَ لقد أخبرنى الشيخ صالح أبو على الحسن ابن هلال الدقاق بد مشق قراءةً عليه قال أشهدُ بالله وأشهدُ اللهَ لقد أخبرنى الشيخ أبو الحسن على بن أحمد المقدسى اجازةً ان لم يكن سماعاً قال أشهدُ بالله وأشهدُ اللهَ لقد أخبرنى أبو المكارم أحمد ابن محمد اللبان فيما كتبه الى أصبهان قال أشهدُ بالله وأشهدالله لقد أخبرنى أبو على الحسن بن أحمد الحداد قال أشهدُ بالله وأشهد الله لقد أخبرنى الامام أبو نعيم أحمد بن عبدالله الحافظ قال أشهدُ بالله وأشهدُالله لقد أخبرنى القاضى على بن أحمد القزوينى قال أشهدُ بالله وأشهدُ الله لقد حدثنى محمد بن أحمد بن قضاعة قال أشهدُ بالله وأشهدُ الله لقد حدثنى القاسم بن علاء الهمدانى قال أشهد بالله وأشهد الله

Marfat.com

لقد حدثنى الحسن بن على بن محمد الجواد بن على الرضى بن موسى الكاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن زين العابدين على بن الشهيد سيد شباب أهل الجنة الحسين بن أمير المومنين على بن أبى طالب رضى الله عنهم أجمعين عن أبيه عن جده كل يقول أشهدُ بالله وأشهدُالله لقد حدثنى به أبى الى على بن أبى طالب ﷺ قال قال أشهدُ بالله وأشهدُ الله لقد حدثنى به رسول الله ﷺ قال اشهدُ بالله وأشهدُ الله لقد حدثنى جبرائيل عليه السلام قال يا محمد ان مُدمِنَ الخمر كعابد وَثَن. قال ابن الجزرى وهذا الحديث جليل القدر من رواية هؤلاء السادات الأخيار والآل الأطهار رواه الحافظ أبو نعيم فى كتابه حلية الأولياء وقال هذا حديث صحيح روته العترة الطاهرةُ الطيبية عليهم السلام.

Marfat.com

٨) وأما الحديث الثامن المسلسل

بقوله ويده على كتفى أرويه بالسند الى أبى سالم العياشى أخبرنى به أبو مهدى الثعالبى بالسند المتقدم الى ابن الجزرى قال أخبرنى به الشيخ الصالح أبو العباس أحمد بن عبد الكريم الصوفى قراءةً منى عليه بمدينة بعلبک المحروسة ويدهُ على كتفى قال أخبرنا القاضى تاج الدين بن عبد الخالق بن عبدالسلام ويده على كتفى قال أخبرنا موفق الدين بن قدامة عن أبى الفتح عبدالباقى الحاجب عن أبى عبدالله الحميدى عن ابراهيم بن سعد النعمانى عن أبى سعيد أحمد بن محمد بن الحافظ عن أبى الحسن الفرضى عن أبى سعيد أحمد بن محمد بن الحافظ عن أبى الحسن الفرضى عن أبى الحسن الوكيل المكى عن أبى محمد الباهلى عن أبيه العلاء عن عبيد الله بن عمر عن زيد بن أنيسة عن أبى اسحق السبيعى عند عبدالله ابن الحرث بن الأعور كل قال أخبرنى فلان ويدُهُ على كتفى قال ابن الحرث حدثنا على بن أبى طالب ص ويدُهُ على كتفى قال حدثنى رسول الله ﷺ ويده على كتفى قال حدثنى جبريل ويده على كتفى قال سمعت اسرافيل يقول سمعت القَلَمَ يقول سمعت اللوح يقول سمعت الله ﷻ يقول من فوق العرش يقول للشىء كن فلا تبلغ الكاف النون حتى يكون مايكون.

Marfat.com

٩) وأما الحديث التاسع المسلسل

بقولهم انى أحبک فقد أخبرنى به جمع من مشايخ سماعاً واجازة بأسانيدهم المتقدمة الى ابن الجزرى عن مشايخه كل يقول انى أحبک فقل الى معَاذ بن جبل ص قال قال لى رسول الله ﷺ يا مُعَاذُ بن جبلٍ انى أحبکَ فَقُل اللهم أغى عَلى ذكرِکَ وشكرِکَ وحسنِ عبادَتِک وفى رواية أبى دَاوُد يَا مُعاذُ والله انى أحبکَ وأوصيک ألا تَدَعَن فى كل صلاة أن تقُولَ اللهم أعنى على ذكرک وشكرک وحسنِ عبادتک فقال مُعَاذُ للصنابحى الذى روى عنه أنى احبکَ فقل وكذلک قال لكل من روى عنه انى أحبکَ فقل اللهم الخ الى أن وصل الينا وقد تركنا السند لطوله وهو مشهور فى فهارس المنح وانا أقول لسيدى المُجَازَ انى أحبک فقل اللهم أعنّى على ذكرکَ وشكرکَ وحُسن عبادتک.

Marfat.com

ا) وأما الحديث العاشر

المسلسل بقراءة سورة الصف فأخبرنا جماعة من
شائخنا بالسند المتقدم الى ابن الجزرى بسنده الى عبدالله
ن سلام أنه قال قعدنا نَفَراً من أصحاب رسول الله ﷺ
ذاكرنا فقلنا لو نعلم أىّ الأعمال أحَب الى الله ﷻ لعملناهُ
أنزل الله سبحانه وتعالى ﴿ سبّحَ لله مافى السّمَوَاتِ ومَا فى
الأرضِ وهو العزيز الحَكيمُ يَا أيهَا الذين آمَنوُا لم تَقُولُونَ مَالا
تفعلون﴾ حتى ختمها قال عبدالله بن سلام فقرأها علينا رسول
الله ﷺ حتى ختمها قال أبو سلمة فقرأها علينا حتى ختمها
كذلك قال كل واحد الى أن وصل الينا ولنقتصر على هذه
المسلسلات العشرة ففيها كفاية لمن أراد اتصال الحبل
بالنبى ﷺ والانتساب اليه والى أصحابه والسلف الصالح على
وجه مخصوص فذلك مما يدل على حرص صاحبه على
الاقتداء والاتباع على قدر الامكان والله أعلم بذات الصدور
واليه ترجع الأمور فاعبده وتوكل عليه والخير كله منه واليه.
انتهى ما أردناه بحول الله وعونه والله أعلم

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

ھوالقادر

"مستند ہے جن کا فرمایا ہوا"

اقوال

قطب مدینہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

شارع العينية

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ شریعت کے پابند رہو، جس قدر شریعت کی اتباع کرو گے اتنا ہی طریقت میں مقام حاصل ہوگا۔

۲۔ دین کا کام دین کی خاطر کرو، نام ونمود کی خاطر نہیں۔

۳۔ کھانا کھلاتے رہو، چاہے دال، روٹی ہی میسر ہو، کھلانے میں بڑی برکت ہے۔

۴۔ ستار بنو[۱۷۹] (پردہ پوش) مسلمانوں کے عیب چھپاؤ، خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی۔

۵۔ دنیا بری بلا ہے، جو اس میں پھنسا وہ پھنستا ہی چلا جاتا ہے۔ اور جو اس سے دور بھاگا اس کے قدموں میں ہوتی ہے۔

۶۔ نماز و روزہ تو فرائض میں سے ہیں، اصل دین معاملات کی درستگی کا نام ہے۔[۱۸۰]

۷۔ یہاں پر اکثر بڑے بوڑھے کہا کرتے تھے۔ **الصلاۃ عادہ والصیام کفائدہ والدین معاملہ** ۔نماز پڑھتے رہنے سے عادت پڑ جاتی ہے اور روزہ ایک وقت کے کھانے کی بچت کرتا ہے اور دین جو ہے معاملات کی درستی کا نام ہے۔

۸۔ اول سلام، بعد طعام، آخر کلام۔ (یعنی ہر آنے والے کو سلام مسنونہ کے بعد کچھ کھلاؤ پلاؤ، اور بعد میں اس کی آمد کا مقصد دریافت کرو۔)

۹۔ جو پیر مریدوں کا محتاج ہو، میرے نزدیک وہ پیر نہیں۔

۱۰۔ پیر بننا مشکل اور صاحبزادہ بننا آسان ہے اللہ تعالیٰ صاحبزادگی کے شر سے محفوظ رکھے۔

۱۱۔ اتباع میں خیر اور ابتداع میں شر ہے۔ متبع رہو، انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہو گے۔

۱۲۔ خمول میں نجات ہے اور ظہور میں فساد ہے۔

Marfat.com

۱۳۔ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت دے رکھی ہے۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سے اس کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۱۴۔ سلسلہ بس ایک ہی ہے، قادریہ باقی سب اس کے بیچ میں آ جاتے ہیں۔ [۱۸۱]

۱۵۔ بخیل کی روٹی کھانے میں کوئی ہرج نہیں، مگر منان (احسان جتلانے والا) کی روٹی نہ کھانی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ منان کے احسان سے محفوظ رکھے۔

۱۶۔ نجد کی مٹی میں خیر نہیں ہے، شر ہی شر ہے۔

۱۷۔ کسی کو اپنی ہمت سے بڑھ کر قرض نہ دو، اگر قرض دے دو تو کسی سے اس کا ذکر مت کرو اور نہ طلب کرو۔ جب کبھی مقروض، قرض لوٹا دے تو نیا رزق سمجھو۔

۱۸۔ عمل صالح کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے، اور یہی قبولیت کی علامت ہے۔ ہدایت خدا کی طرف سے ہوتی ہے مگر بندے کو کوشش کرنی چاہیئے۔

۱۹۔ خوش نصیبی ہے اس کے لئے جس کا مدینہ طیبہ میں خط پڑھا جائے، یا اس کا ذکر خیر ہو یا اس کا نام ہی لیا جائے۔

۲۰۔ سب لوگ اچھے ہیں، مگر خدا کسی سے کام نہ ڈالے۔

۲۱۔ یا غوث یا غوث کہے جاؤ دونوں جہانوں میں خیر ہے۔

۲۲۔ درود شریف زیارت کی نیت سے نہ پڑھو، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی کے پابند نہیں، نواز دیں تو یہ ان کا کرم ہے۔

۲۳۔ **لاطمع، لامنع ولاجمع** (طمع نہیں، منع نہیں اور جمع نہیں)۔

۲۴۔ وفا یہ ہے کہ تم اپنے ساتھی کو دفن کرو، یا وہ تمہیں مٹی کے نیچے ڈال آئے۔

۲۵۔ سردی سے بچو، یہ بڑھاپے میں بدلہ لے لیتی ہے۔

۲۶۔ کیلا کھانے میں جتنا ملائم ہے، ہضم ہونے میں اتنا ہی سخت ہے۔

۲۷۔ دولت کی مستی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے۔

۲۸۔ خواہش پرستی مہلک رفیق اور بری عادت، زبردست دشمن ہے۔

۲۹۔ خود پسندی سے عقل میں فتور پیدا ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

۳۰۔ غیر جنس کی دوستی سے بچتے رہو۔
۳۱۔ اللہ تعالیٰ سے کثرت نہیں مانگو، برکت مانگو۔ اخلاص ہو تو تھوڑے رزق میں بہت برکت ہو جاتی ہے۔
۳۲۔ علم پڑھنے سے بھی آتا ہے اور علم صحبت سے بھی آتا ہے اور علم الہام سے بھی آتا ہے۔
۳۳۔ پیر تمہارا وہی ہے جس کے ہاتھ پر تم نے سب سے پہلے بیعت کی، باقی رہا فیض وہ جہاں سے ملے لے لو۔
۳۴۔ افتراق وانتشار سے ہمیشہ دور رہو۔
۳۵۔ خیر، خدا کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کرنے میں ہے۔
۳۶۔ صدقہ وخیرات ہمیشہ حسب حیثیت اور اپنی استطاعت کے مطابق کیا کرو۔
۳۷۔ تشدد کبھی بھی اختیار نہ کرو، تشدد خیر نہیں لاتا۔
۳۸۔ اگر کوئی مدینہ طیبہ میں عدل اور صبر سے بیٹھا رہے تو اس کے لئے رزق ہر طرف سے چل کر آتا ہے۔
۳۹۔ جو نجدی کے ہتھے چڑھ گیا تو وہ سمندر کی تہ میں پہنچ گیا۔ اگر بچ گیا تو یہ اس کو نئی زندگی ملی ہے۔
۴۰۔ فقیر یار شاطر ہے بار خاطر نہیں۔
۴۱۔ رذیلوں کو علم سکھانا، خدا کی مخلوق کو فتنہ میں مبتلا کرتا ہے۔
۴۲۔ بلا میں صبر وشکر کامیابی کی کنجی ہے۔
۴۳۔ دشمن کی معذرت بھی قبول کرو۔
۴۴۔ دشمن کو کمزور اور بیماری کو معمولی خیال نہ کرو۔
۴۵۔ درویشی یہ ہے کہ کسی کا دل نہ دکھاؤ۔
۴۶۔ انسان کے لئے چار باتیں مہلک ہیں۔ (۱) بغیر بھوک کے کھانا۔
(۲) ہمیشہ مسہل ادویہ کا استعمال کرتے رہنا۔ (۳) زیادہ جماع کرنا۔

Marfat.com

(۴) مخلوق کے عیوب کی تلاش میں رہنا۔

۴۷۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کے نام مدینہ منورہ سے نامہ و پیام وسلام جاتے ہیں۔

۴۸۔ خط لکھا کرو کاغذی گھوڑے اچھے ہوتے ہیں۔

۴۹۔ جو مخلوق کا خیر خواہ ہو، دراصل وہ خالق کی محبت میں ہے۔

۵۰۔ باقی رہنے والی دولت لوگوں نے ادب اور جستجو سے پائی ہے۔

۵۱۔ روزگار کی تلاش میں دیوانہ نہ بننا چاہیئے۔ جو نصیب میں ہوتا ہے ملتا ہے۔

۵۲۔ صدقہ خفیہ اللہ کے غضب کو روک لیتا ہے۔

۵۳۔ جو خُلق کے ساتھ مخلوق کی سلامتی کا خواہاں ہے اس نے اپنا چہرہ روشن کرلیا۔

۵۴۔ جو حسن ظن رکھتا ہے۔ وہ سکون سے زندگی بسر کرتا ہے۔

۵۵۔ عقل مند چار چیزوں کو نہیں چھوڑتا۔ صبر و شکر اور اطمینان و تنہائی۔

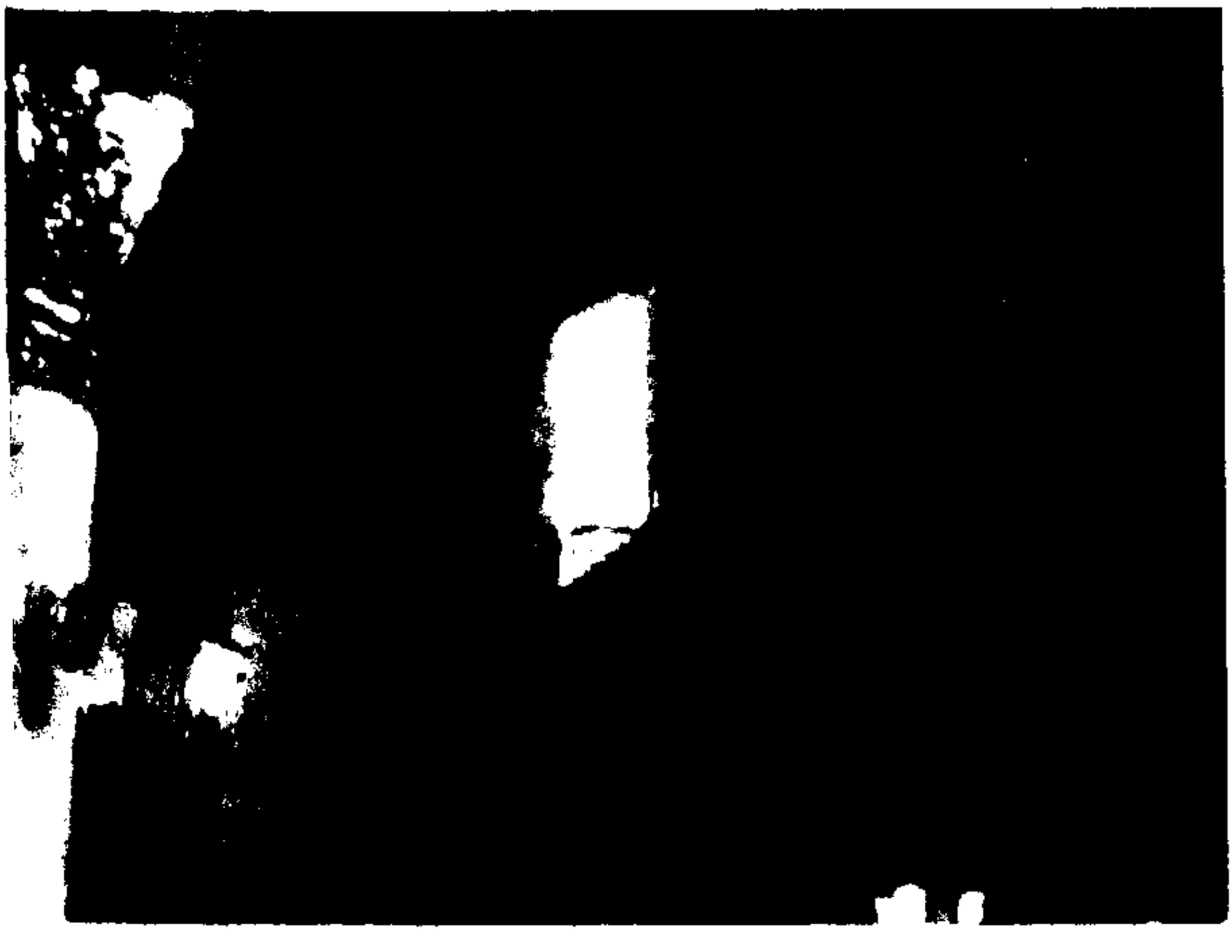

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیہ مبارک

اے آفتاب آئینہ دار جمال تو

مشک بیاہ فجمرہ گردان خالِ تو

درمیانہ قد مائل بہ درازی، گندمی رنگ، بارعب پرکشش ماہل بہ کتابی چہرہ، پیشانی کشادہ ونورانی، پیشانی کے درمیان بنی کے اوپر ایک باریک رگ ہمیشہ پھڑکتی رہتی تھی، بنی اونچی اورخوب بھلی معلوم ہوتی تھی، بنی کے دونوں طرف رخساروں تک عجب چمک تھی، آنکھیں سیاہ، فراخ و روشن تھیں۔ لمبے اور باریک ابرو آپس میں قدرے ملے ہوئے، پلکیں درازی مائل وگھنی، رخسار سرخی مائل قدرے بھرے ہوئے اورخوب بچے ہوئے، دائیں رخسار پر تل۔ ریش مبارگ گھنی اور ایک مشت وقدرے گھنگھریالی مونچھوں کی نوکیں داڑھی سے ملی ہوئیں۔ لمبی گردن، سینہ وسیع۔ ہاتھوں کی انگلیاں قدرے لمبی اورہتھلیاں پرگوشت وبے حد ملائم تھیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لباس

سفید عمامہ استعمال فرماتے، عمامہ کے نیچے مکاوی ٹوپی پہنتے، سردیوں میں کبھی اونی ٹوپی استعمال فرماتے تو اس کے نیچے سوتی ٹوپی ہوتی، ثوب (عربی لمبا کرتا) و پاجامہ زیر استعمال رہتا۔ ہمیشہ صدری (سفید، کریم اور گہرے برؤن رنگ کی) پہنتے۔ کبھی کبھی شیروانی (برؤن رنگ کی) زیب تن ہوتی۔ کبھی کبھار جبہ مدنیہ بھی زیر استعمال ہوتا، کوٹ کا استعمال بالکل پسند نہ تھا۔ خفین (چمڑے کے موزے، سیاہ رنگ کے) ہمیشہ استعمال میں رہتے تھے۔ گھٹنوں کے شدید درد کی وجہ سے اکثر جبوہ (کپڑے کی پٹی) استعمال فرماتے۔

حضرت قطب مدینہ قدس اللہ سرہ کی ٹوپی کی تصویر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

کشف و کرامات

Marfat.com

Marfat.com

دو عظیم بشارتیں

امسال یعنی جنوری ۱۹۷۴ء میں میرا قیام مدینہ منورہ کی اصطفا منزل میں تقریباً اٹھائیس یوم رہا۔ اسی دوران خداوند کریم کا یہ فضلِ عظیم ہوا کہ رحمت للعالمین ﷺ کے دربار سے وہ انعام عطا ہوا جس کو میں اپنی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی اور اپنی قسمت کی معراج کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ مدینہ منورہ میں میرا اصطفا منزل میں قیام تھا۔ اور اکثر اصطفا منزل میں ہی قیام رہتا ہے۔ اصطفا منزل کی ہفتہ وار محفل میں بھی شریک ہوتا ہوں اور مدینہ منورہ کے دیگر علاقوں میں جو میلاد مبارک اور نعت خوانی کی محفلیں ہوتی ہیں اس میں بھی شرکت کرتا ہوں مگر حضرت مولانا ضیاء الدین شاہ صاحب قبلہ کے یہاں جو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت حضرت احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ بھی ہیں اور مدینہ منورہ کے جید عالم اور شیخ المشائخ بھی ہیں۔ ان کے دولت خانے پر جو محفل روزانہ بعد نماز عشاء ہوتی ہے اس میں پابندی کے ساتھ شرکت کرتا ہوں اور یہ شرکت میں اپنے لئے باعث برکت سمجھتا ہوں۔ اور خوشنودی رحمت اللعالمین ﷺ جانتا ہوں۔

دوران قیام مدینہ منورہ میرے گلے میں ایک کلٹی نکل آئی۔ یہ کلٹی بالکل حلق کے نیچے تھی۔ رفتہ رفتہ یہ کلٹی بڑھنے لگی اس کے درد کی شدت کی وجہ سے مجھے بخار ہوگیا۔ اور بخار بھی کلٹی کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا۔

تقریباً ایک ہفتہ اس بخار میں اس قدر شدت رہی کہ چوبیس گھنٹے میں ایک یا دو گھنٹے کے لئے کم ہو جاتا اور تقریباً بائیس گھنٹے اپنی شدت اور توانائی کے ساتھ طاری رہتا جس کی وجہ سے میرے جسم کی توانائی جواب دے گئی اور مجھ میں اس قدر کمزوری آ گئی کہ کئی کئی وقت کی نمازیں بستر پر ہی پڑھتا بلکہ کسی

Marfat.com

کسی وقت کی نماز قضا بھی ہو جاتی ۔ بخار کی شدت میں ہوش ہی نہیں ہوتا کہ کب اذان ہوئی اور کب نماز کا وقت گذر گیا۔

جس کمرے میں میرا قیام تھا اسی کمرے میں جمعیت العلمائے پاکستان کے معزز اراکین حضرت مولانا عبدالستار خاں صاحب نیازی، حضرت مولانا ارشد القادری صاحب، حضرت مولانا شاہ فرید الحق صاحب، حضرت مولانا شاہ احمد نورانی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی تشریف فرما تھے۔ یہ حضرات روزانہ از راہ کرم میری تیمارداری' مزاج پرسی کرتے اور مجھے تسلی و تشفی دیتے۔ ان کے علاوہ میرے ایک دیرینہ کرم فرما جن سے پہلے بھی میری ملاقات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی، وہ ہمہ وقت میری تیمارداری میں لگے رہتے۔ ان کا قیام تو دوسری جگہ تھا مگر میرے تقریباً ۱۸ گھنٹے روزانہ انھیں کی معیت میں گزرتے یہ میرے مخلص دوست اور محسن بھائی الحاج محمد جمیل صاحب تھے۔ جن کا قیام لاہور میں ہے اور لاہور کی ایک مشہور تجارتی فرم ''رشید برادرز'' کے مالکوں میں ہیں۔ اور میرے ہمراہ ایک ہی جہاز میں سوار ہوکر وہ بھی پاکستان واپس ہوئے تھے۔

اب گلے میں تکلیف اس قدر بڑھ گئی تھی کہ حلق سے غذا اور دوا نیچے اترنا دشوار ہوگئی اور اکثر سانس رک رک جاتی پہلے تو میں بہت گھبرایا لیکن یکا یک مجھے محسوس ہوا کہ شاید پروردگار نے اپنے حبیب (ﷺ) کے صدقے میں میری وہ دلی آرزو پوری کردی جس کو ہر مومن اپنی ہی آرزو سمجھتا ہے۔ یعنی مدینہ منورہ کی موت اور جنت البقیع میں مدفن۔ اب میرا دل مطمئن ہوگیا تھا، میں نے اپنے اس خیال کا کسی سے بھی تذکرہ نہیں کیا یہاں تک کہ بھائی جمیل احمد کو بھی نہ بتایا حالانکہ انھوں نے میری بیماری میں میرے ساتھ بہت تعاون کیا۔ خداوند کریم ان کو اس کی جزائے عظیم دے۔ حضرت قبلہ شاہ صاحب کے یہاں اس بخار میں بھی حاضری دیتا تھا اور نعت شریف بھی پڑھتا

Marfat.com

تھا اور یہ میرے آقا ﷺ کا کرم خاص تھا کہ اس قدر بخار اور گلے کی تکلیف کے باوجود نعت شریف میں کوئی تکلیف اور پریشانی حائل نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اس ہفتے اس قدر غفلت طاری رہی کہ حضرت صاحب کے یہاں تین دن متواتر غیر حاضری ہوگئی چوتھے دن جب حاضر ہوا سب کو سلام کر کے ایک طرف بیٹھ گیا۔ حضرت صاحب نے استفسار فرمایا جب معلوم ہوا کہ سکندر ہے تو میری طرف متوجہ ہوئے اور عجیب انداز میں فرمایا:

''سکندر تو کہاں تھا؟ ہم تجھ کو بہت یاد کرتے ہیں اور ساری محفل کے لوگ تجھے یاد کرتے ہیں۔''

ان الفاظ کو سن کر میں سناٹے میں آ گیا (اس سے پہلے حضرت صاحب نے کبھی ان الفاظ سے مخاطب نہیں کیا تھا بلکہ اکثر کمال شفقت سے سکندر بھائی بھی فرمادیا کرتے تھے) میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ اپنی جگہ سے اٹھ کر حضرت صاحب کے قریب گیا دست بوسی کی اور نہایت ادب سے عرض کیا حضور بخار کی شدت کی وجہ سے حاضری نہ ہوسکی میں معذرت خواہ ہوں۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت چائے کی پیالی عطا فرمائی، چائے پینے کے بعد حضرت صاحب نے نعت شریف کی فرمائش کی میں نے ایک نئی نعت شریف جو اس بیماری کے عالم میں گنبد خضرا کو دیکھ کر لکھی تھی سنائی اس نعت شریف کے اشعار:

موت آنی ہے جس وقت آ جائیگی
جان جانی ہے جس دم چلی جائیگی
زندگی تو مدینے کی ہے زندگی
اور مدینے میں جینے کی کیا بات ہے

ان کو سن کر شاہ صاحب بے قرار ہوگئے آنکھ سے آنسو جاری ہوگئے اور جملہ اہل محفل پر بھی کیف طاری ہوگیا حضرت شاہ صاحب نے دعا فرمائی

Marfat.com

میں نے عرض کیا حضور اس مرتبہ دو دوا متحان سے گذر رہا ہوں فرمایا:

''کیسے؟''

میں نے عرض کیا ایک بخار دوسرے گلے کی تکلیف برجستہ فرمایا:

''اس مرتبہ انعام بھی دو دو ملیں گے''

(اس محفل میں احقر راقم الحروف بھی حاضر تھا) میں خوش ہوگیا ایسا محسوس ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں مجھے کوئی بیماری نہیں ہے لیکن دل میں بے چینی پیدا ہوگئی کہ وہ کون سے انعامات مجھے ملیں گے جب برداشت نہ کرسکا تو عرض کیا حضرت صاحب وہ دو انعام کیا ہیں؟ ارشاد ہوا:

''ایک انعام تو یہ ہے کہ تم آئندہ سال پھر مدینے آؤ گے''

یہ خوشخبری سن کر میں اپنے دل پر قابو نہ رکھ سکا بے قرار آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب امڈ آیا تھوڑی دیر کے بعد پھر درخواست کی کہ حضرت صاحب دوسرا انعام کیا ہے ارشاد ہوا:

''دوسرا انعام چلتے وقت ملے گا۔''

محفل ختم ہوگئی لوگ ایک دوسرے سے مصافحہ کر کے اپنے اپنے مقام پر روانہ ہوگئے میں بھی اصطفا منزل میں واپس آ گیا۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی تہجد کی اذان ہوئی، فجر کی اذان ہوئی، دونوں نمازیں بستر پر ہی پڑھیں اور درود شریف پڑھتے پڑھتے نیند غالب ہوگئی تھوڑی دیر کے بعد جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ گلے کی گلٹی پھوڑا بن کر پھوٹ گئی ہے جسم کے کپڑے اور بستر مواد سے گندے ہو رہے ہیں ابھی میں حیرت بھری نگاہوں سے بستر کو دیکھ ہی رہا تھا کہ میرے محسن دوست بھائی جمیل صاحب السلام علیکم کہتے ہوئے تشریف لائے میں نے ان کو سارا ماجرا سنایا ان کو بھی پھوڑے کے پھوٹ جانے اور دو دو انعام ملنے کی خوشخبری سے بے حد خوشی ہوئی جس دن صبح کو یہ پھوڑا پھوٹا اسی دن سے گلے کی تکلیف ختم ہونا شروع ہوگئی اور بخار تو بالکل ہی ختم ہوگیا۔

Marfat.com

مدینہ منورہ میں اس دن محرم الحرام کی دس تاریخ تھی ۔ بعد نماز ظہر مدینہ منورہ کے ایک تاجر کے یہاں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کے سلسلے میں ایک محفل نعت خوانی میں میری ملاقات جدہ کے ایک متمول تاجر شیخ علی عبدالقادر صاحب سے ہوگئی (یہ صاحب ہندوستان کے مشہور شہر گجرات سے پاکستان بن جانے کے بعد پاکستان جانے کے بجائے جدہ چلے آئے تھے زبان اردو بولتے بھی تھے، سمجھتے بھی تھے، جدہ میں ہی کاروبار شروع کر دیا تھا وہ عاشق رسول (ﷺ) تھے اور نعت خوانی کا ذوق بھی رکھتے تھے اس لئے میرے کلام اور انداز بیان کو بہت سراہا) اسی رات بعد نماز عشاء ایک دوسری محفل میں پھر ان سے ملاقات ہوگئی یہاں بھی نعت خوانی سے متاثر ہوئے اور خصوصیت کے ساتھ سلام پڑھنے سے بہت خوش ہوئے ،اب وہ میرے دوست بن گئے تھے ۔

دوسرے دن پھر دوپہر کی ایک محفل میں شرکت کے بعد میں اصطفا منزل واپس جارہا تھا کہ شیخ صاحب ایک دکان پر نظر آ گئے ۔ پھر ملاقات ہوگئی ۔ یہاں شیخ صاحب نے میرا نام و پتہ وغیرہ پوچھا ۔ میں نے ان کو بتایا انھوں نے مجھے جدہ آنے کی دعوت دیدی اور پتہ وغیرہ بھی لکھوا دیا بعد نماز عشاء پھر ایک محفل میں شیخ صاحب سے ملاقات ہوگئی ۔ شیخ صاحب سلام بڑے والہانہ انداز سے پڑھتے ہیں ۔ اس محفل میں تو شیخ صاحب میرے لئے بالکل بے تکلف دوست بن گئے تھے اس مرتبہ انھوں نے مجھ سے وعدہ لے لیا کہ میں جدہ میں شیخ صاحب کے یہاں ہی قیام کروں گا ان تمام محفلوں اور ملاقاتوں میں بھائی جمیل بھی ہمراہ ہوتے تھے ۔ واپسی میں بھائی جمیل صاحب سے مشورہ کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ہم کو جدہ تو جانا ہی ہے اگر شیخ صاحب پیش کش کرتے ہیں تو کیوں نہ قبول کر لی جائے ؟ مختصر یہ ہے کہ ہم لوگ بروز جمعہ نماز مغرب کے بعد مدینہ منورہ سے جدہ شیخ صاحب کے ہمراہ روانہ ہو گئے ۔

Marfat.com

رات ان کے گھر قیام کیا شیخ صاحب نے ہم لوگوں کے آرام اور خاطر مدارات میں کوئی کمی نہ ہونے دی۔ دوسرے دن صبح ناشتہ کے وقت شیخ صاحب فرمانے لگے سکندر بھائی ایک خواہش ہے اگر پوری کردو تو مہربانی ہوگی۔ میں نے کہا شیخ صاحب کیا حکم ہے فرمایئے کہنے لگے میری خواہش ہے آج رات نماز عشاء کے بعد اسی کمرے میں ایک چھوٹی سی نعت خوانی کی محفل ہو جائے میں اپنے چند دوستوں کو آپ کی نعتیں سنوانا چاہتا ہوں شیخ صاحب کی یہ خواہش ہم لوگوں کی عین دلی تمنا تھی اس لئے فوراً مسئلہ طے ہوگیا۔

شیخ صاحب اپنے کام میں مصروف ہوگئے ہم اور جمیل بھائی ایئر پورٹ اپنی اپنی سیٹوں کے متعلق معلوم کرنے چلے گئے ہم لوگوں کو سیٹیں تیسرے دن کی ملیں دوپہر کے وقت شیخ صاحب کے در دولت پر حاضر ہوئے شیخ صاحب بھی تھوڑی دیر بعد آ گئے مگر کچھ پریشان تھے پوچھنے پر بتایا آج رات کاروباری سلسلے میں ایک پارٹی سے ملنا ضروری ہے اور پریشانی کی بات یہ ہے کہ آج محفل نعت نہیں ہوسکتی ہم لوگوں نے ان کو بتایا کہ ہماری سیٹیں پرسوں کی ہیں ہم کل رات بھی آپ ہی کے یہاں قیام کریں گے شیخ صاحب خوش ہوگئے انھوں نے دوسرے دن بندوبست کرلیا بعد نماز عشاء ایک گھنٹہ پینتالیس منٹ کی محفل ہوئی اور بہت روحانی محفل ہوئی کیونکہ اس میں اہل دل اور شمع رسالت کے پروانے کثرت سے تھے۔ محفل برخواست ہوئی مہمان چلے گئے اب ہم تینوں آدمی سونے کی غرض سے اپنے اپنے بستر پر لیٹے تو شیخ صاحب نے ٹیپ ریکارڈ جس میں پونے دو گھنٹے کی محفل کی نعتیں ٹیپ تھیں اپنے سینے پر رکھ کر آہستہ آواز میں نعتیں سننا شروع کردیں مجھے ان کا یہ ذوق دیکھ کر ان پر رشک آنے لگا نیند میری بھی آنکھوں میں نہ تھی بھائی جمیل کو بھی نیند نہیں آ رہی تھی مگر ہم لوگ خاموش لیٹے رہے شیخ صاحب نے پورا ٹیپ دو مرتبہ سنا اس کے بعد بھی سوئے کہ نہیں مگر ہم لوگ سو گئے۔

Marfat.com

صبح فجر کی نماز کے بعد دیگر وظائف وغیرہ سے فارغ ہوکر شیخ صاحب اور جمیل بھائی سو گئے میں چپکے سے اپنے بستر سے اٹھا اور ٹیپ ریکارڈ میں ایک نئی کیسٹ لگا کر دو نئی نعتیں ٹیپ کرنا شروع کر دیں۔ یہ ارادہ میں نے رات ہی کو کر لیا تھا ایک نعت شریف دل پر ضبط کر کے ٹیپ کر سکا مگر دوسری نعت شریف جو میں نے عین رخصتی کے وقت دربار رسالت میں رو رو کر پیش کی تھی اور پوری کی پوری نعت برجستہ تھی اور ابھی تک نظر ثانی بھی نہیں کی تھی۔ اس کو ٹیپ کرتے وقت دل بھرا ہوا تھا۔ مدینہ نگاہوں سے پوشیدہ ہو چکا تھا مدینے کی یاد کے ساتھ ہی ان آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ رقت بڑھتی گئی۔ جتنا دل کو سنبھالنا چاہا اسی قدر اور بے قراری بڑھتی گئی اشکباری بڑھتی گئی، رقت شدید ہوتی گئی میں جدہ کی دنیا سے نکل کر مدینے کی دنیا میں پہونچ چکا تھا اور دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گیا تھا۔ مجھے اس کا بھی احساس نہ رہا کہ آنسو سسکیوں کے علاوہ میری چیخوں کی آواز بھی ٹیپ ریکارڈ میں ٹیپ ہو رہی ہے جمیل بھائی اور شیخ صاحب دونوں ہی جاگ گئے تھے مگر مصلحتاً خاموش لیٹے ہی رہے۔ جب مجھے خود ہی اپنی بے خودی سے فراغت ملی پہلے ٹیپ بند کیا پھر جلدی سے آنسو پونچھے اور احساس شرمندگی سے منہ سے رومال لپیٹ کر اسی صوفے پر دراز ہو گیا، سو گیا۔

صبح ناشتے کے وقت جمیل بھائی اور شیخ صاحب نے مسکرا کر میری طرف دیکھا میری آنکھیں پرنم ہو گئیں اور میں ان سے آنکھیں ملا نہ سکا۔ ناشتے کے بعد شیخ صاحب نے کہا۔ سکندر بھائی تم بہت خوش نصیب ہو میں ان کا مطلب نہ سمجھ سکا میں نے آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا شیخ صاحب اس میں کیا شک ہے۔ شیخ صاحب نے میرے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔ سکندر بھائی میری والدہ تم کو انعام دینا چاہتی ہیں میں نے کہا کیسا انعام؟ کہنے لگے کہ ایسا انعام جو تمہاری دنیا اور آخرت دونوں سنوار دے گا۔ میں

Marfat.com

نے شیخ صاحب کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا مگر شیخ صاحب کے چہرے سے خوشی کے آثار مفقود تھے۔ اور چہرہ اداس اداس تھا مجھے بہت تعجب ہوا اس سے پہلے کہ میں شیخ صاحب سے کچھ کہتا شیخ صاحب کھڑے ہو گئے اور جمیل بھائی سے کہنے لگے کہ میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں دو گھنٹہ تک واپس آ جاؤں گا آپ لوگ اس عرصے میں اپنا سامان وغیرہ درست کر لیں۔

بازار ان کے مکان سے بالکل قریب ہی تھا۔ اس لئے ہم اور جمیل بھائی بازار چلے گئے جب بازار سے واپس ہو کر گھر پہونچے تو شیخ صاحب اپنے مکان پر موجود تھے، ہم لوگوں نے جلدی جلدی سامان باندھا ائیر پورٹ پر ایک بجے دن کو پاکستانی ٹائم کے مطابق پہونچنا تھا اور ساڑھے گیارہ بجے تھے شیخ صاحب نے کہا کھانا تیار ہے کھا لو۔ جمیل بھائی نے کہا ابھی سے؟ میں نے فورا جواب دیا شیخ صاحب کھانا بعد میں کھائیں گے پہلے وہ انعام دکھایئے شیخ صاحب نے افسردگی سے کہا۔ ابھی نہیں وہ انعام چلتے وقت ملے گا! دفعتاً میرے دماغ میں حضرت شاہ صاحب کے وہ الفاظ جو انھوں نے آج سے تقریبا ۶ یوم پہلے مدینہ منورہ میں فرمائے تھے کہ دوسرا انعام چلتے وقت ملے گا گونج گئے۔ کھانا ہم لوگوں میں سے کوئی بھی پیٹ بھر کر نہ کھا سکا اور میرا تو عجب حال تھا۔ مدینہ منورہ سے جدائی کا صدمہ انعام ملنے کی توقع اور کیا انعام ملے گا؟ اس کی جستجو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد شیخ صاحب اندر چلے گئے پھر واپس آ کر خاموش بیٹھ گئے۔ انھوں نے لڑکوں کو ٹیکسی منگانے کے لئے بھیج دیا تھا۔ مگر میں اپنے دلی جذبات کو ضبط نہ کر سکا میں نے بے چینی سے پوچھا شیخ صاحب وہ انعام کہاں ہے؟ اب تو ہم لوگ جا رہے ہیں۔

شیخ صاحب نے کہا مل جائے گا چند لمحوں کے بعد شیخ کھڑے ہو گئے اور ہم لوگوں سے کہنے لگے چلئے وضو کر لیں میں نے کہا شیخ ابھی نماز ظہر میں

Marfat.com

بہت وقت ہے ہم لوگ ائیر پورٹ پہونچ کر نماز ادا کرلیں گے مگر شیخ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ غسلخانہ کی طرف چل دیئے ان کے ساتھ ہم لوگوں نے بھی وضو کرلیا۔

شیخ صاحب مکان کے اندر گئے اور ایک کالے کپڑے میں لپٹی ہوئی کوئی شے اپنے ہمراہ لائے اور مجھ سے کہا یہ تمہارا انعام ہے میں نے حیرت سے پوچھا یہ کیا چیز ہے؟ شیخ نے مسکرا کر کہا یہ رحمت للعالمین محبوب رب العالمین ﷺ کی ریش مبارک کے بال ہیں جن کی نعتیں پڑھ کر تم خود بھی بے قرار ہو جاتے ہو اور دوسروں کو بھی بے قرار کر دیتے ہو۔

اتنا سن کر جو دل کا حال ہوا وہ قابل بیان نہیں ہے پورے جسم میں سنسناہٹ سی پھیل گئی۔ ہاتھوں میں کپکپی طاری ہوگئی آنکھیں جو دیکھ رہی تھیں انہیں دیکھ کر بھی یقین نہیں آتا تھا اور کان جو کچھ سن رہے تھے انہیں سن کر بھی یقین نہیں ہوتا تھا۔ کئی منٹ تک ہم لوگ گم سم حالت میں موئے مبارک کو تکتے رہے پھر میں نے ہمت کر کے ہاتھ آگے بڑھائے درود شریف پڑھتے ہوئے موئے مبارک کا رومال ہاتھ میں لیا بوسہ دیا۔ آنکھوں سے لگایا۔ اور پھر سر پر رکھ کر کئی منٹ تک خاموش کھڑا ہو کر سوچتا رہا۔ آج میری برسوں کی ایک دلی تمنا پوری ہوگئی کل کسی عاشق رسول (ﷺ) نے کہا تھا:

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور (ﷺ)
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

اور آج جدہ شریف میں سرکار ﷺ کی نعل پاک نہیں بلکہ سرکار ﷺ کی ریش مبارک کے بال میرے سر کے تاج بنے ہوئے ہیں اس وقت دنیا کا کونسا تاجور مجھ سے زیادہ قیمتی تاج اپنے سر پر رکھے ہوئے ہے اور آج دربار مصطفیٰ (ﷺ) کا یہ غلام دنیا کے کسی شہنشاہ سے بھی عظمت و مرتبے میں کم نہیں ہے

Marfat.com

بے شبھ چرخ ثریا یہ ہے رفعت میری
بڑھ گئی بخت سکندر سے بھی قسمت میری
مل گیا ہے مجھے سرکار کا موئے اقدس
اب لگاؤ جو لگا سکتے ہو قیمت میری

یکا یک جمیل بھائی نے موئے مبارک کا رومال اپنے ہاتھ میں لے کر مجھے آہستہ سے صوفہ پر بٹھا دیا انہوں نے بھی بوسہ دیا آنکھوں سے لگایا۔ سر پہ رکھا میں بے خود ہو گیا۔ مجھے اس وقت ہوش آیا جب شیخ کے لڑکوں نے آ کر بتایا کہ ٹیکسی آ گئی ہے شیخ صاحب کے بچے سامان لے کر نیچے اتر گئے میں نے ایک گلاس پانی اور ایک کپ چائے سب کے ساتھ پی کر شیخ صاحب سے کہا اماں جی کو ہمارا سلام کہہ دو اور یہ بھی کہہ دو کہ آپ نے جو عطیہ دیا ہے میں اس کا احسان عمر بھر نہ بھلا سکوں گا۔ شیخ صاحب خاموش بیٹھے رہے پھر میں نے دوبارہ شیخ صاحب سے کہا، شیخ صاحب نے کہا اماں جی کی طبیعت اس وقت ٹھیک نہیں ہے وہ اس وقت کوئی بات نہیں کر سکتی ہیں۔ بھائی جمیل نے اور میں نے ایک ساتھ محسوس کیا کہ اماں بی کو موئے مبارک کی جدائی بہت شاق گزر رہی ہے میں نے تکلفاً کہا کہ شیخ صاحب اماں صاحبہ کو ہمارا سلام کہہ دو اور کہہ دو کہ سکندر کہتا ہے کہ آپ نے جو تحفہ مجھ کو عطا فرمایا ہے میں نے قبول کیا اور اب سکندر آپ کو یہ تحفہ پیش کرتا ہے قبول کر لیں۔ شیخ صاحب نے ڈبڈبائی آنکھوں سے مجھے دیکھا اور کہا سکندر بھائی اماں جی نے یہ تحفہ آپ کو اپنی طرف سے نہیں دیا بلکہ جس کی امانت تھی اسی نے آپ کو دیا ہے میں یہ سن کر سناٹے میں آ گیا ہم لوگ رومال سے آنسو پوچھتے ہوئے نیچے اترے سب سے بغل گیر ہوئے مصافحہ کیا رخصت ہو کر ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔

شیخ صاحب ٹیکسی کے دروازے کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے فرمایا سکندر بھائی یہ نعمت ہمارے خاندان میں صدیوں سے محفوظ تھی والدہ صاحبہ

Marfat.com

جب ہندوستان سے ہجرت کر کے جدہ آئیں تو ہمارے خاندان کے کئی افراد اس نعمت کو حاصل کرنا چاہتے تھے مگر والدہ صاحبہ نے ان کو ٹال دیا اور کئی رشتہ دار ناراض ہو گئے۔ لیکن تم نے آج صبح حضور ﷺ کی نعت شریف پڑھ کر مجھ کو اور گھر کے ہر فرد کو اور خاص کر والدہ کو بے قرار کر دیا۔ اور تمہاری اس بے قراری نے ہم لوگوں کا دل ہلا دیا۔

میری والدہ کو اپنے رشتہ دار راضی نہ کر سکے اور تم نے ایک نعت پڑھ کر میری والدہ کا دل مسخر کر لیا۔ والدہ کی ہدایت ہے اس کا ادب کرنا بے ادبی کرنے سے ذلیل و رسوا ہو جاؤ گے۔ چنانچہ اب تک ہزاروں عورتیں، مرد، بچے، بچیاں حضور ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت کر چکے ہیں خداوند کریم مجھے اور میرے گھر کے ہر فرد کو اس کی برکت سے فیضیاب کرے اور اس کے ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت قبلہ ضیاء الدین شاہ صاحب کی پیش گوئی کا دوسرا حصہ یعنی دوسرا انعام تو مل گیا ہے مگر پہلا انعام ۷۵ء کی حاضری ابھی باقی ہے بظاہر اسباب کچھ بھی نہیں مگر میرا دل مطمئن ہے۔ مجھے خدا کے فضل اور سلطان مدینہ ﷺ کی رحمت پر پورا پورا بھروسہ ہے کہ میں انشاء اللہ امسال بھی حاضر دربار ہو کر سلام پیش کروں گا کیونکہ اللہ کے ایک ولی اور سرور کائنات ﷺ کے ایک عاشق صادق نے میرے لئے دعا فرمائی ہے۔ اور صرف میرے ہی لئے نہیں بلکہ میری رفیقہ حیات کیلئے بھی۔

یہ واقعات ۷۴ء کی حاضری کے بعد تحریر کئے تھے اور نومبر کی ۱۵ تاریخ تک کی تمام نعتیں جو مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ اور وہاں سے واپس آ کر پاکستان میں لکھی تھیں اس مجموعے میں شامل کر دی تھیں۔ ابھی کتابت کا سلسلہ جاری تھا اور کاپیاں پریس میں بھیجنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ سرکار مدینہ ﷺ کی رحمت نے نواز دیا اور ۲۶ نومبر کو سفینہ حجاج میں سوار ہو کر جدہ کو روانگی

Marfat.com

ہوگئی مگر تنہا نہیں میری رفیقہ حیات بھی ہمراہ تھیں اور حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب قبلہ کی پیشن گوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہو رہی تھی۔ ۱۸۲

ان کی ذرہ نوازی کی کیا بات ہے
حاضری مدینہ کی کیا بات ہے

فقیر قادری کے لئے بشارت

۱۹۷۴ء میں فقیر قادری نے مدینہ طیبہ میں مستقل سکونت کا ارادہ کر لیا، اس کا اظہا احقر نے اپنے ایک نہایت مہربان شیخ عبدالہادی بن خیر محمد بن حامد السندھی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کیا تو وہ بہت خوش ہوئے، کہا یہ تو بہت اعلیٰ ارادہ ہے، دعا کی اور کہا میں کپڑے کی تجارت شروع کرنے والا ہوں آپ میرے ساتھ شریک ہو جاؤ مگر شرط یہ ہے کہ کم از کم دس برس کا معاہدہ کرو کہ آپ کہیں نہیں جاؤ گے، احقر نے ان سے کچھ دنوں کی مہلت طلب کی اور والدہ محترمہ کو عریضہ ارسال کر دیا کہ مجھے مدینہ طیبہ میں دس سال کے لئے کام مل رہا ہے اس لئے اب میں پاکستان نہیں آؤں گا۔ احقر کی والدہ محترمہ نے مجھے بھی خط لکھوایا کہ ایسا نہ کرو تم پاکستان واپس آ جاؤ اور حضرت قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں بھی عریضہ ارسال کیا کہ عارف دس سال کے لئے مدینہ طیبہ میں رہنا چاہتا ہے مجھ سے یہ فراق برداشت نہ ہوگا اس لئے مہربانی فرما کر عارف کو واپس بھیج دو۔

ایک رات اختتام محفل پر جب تمام احباب تشریف لے گئے۔ تو حضرت سیدی و مرشدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''عارف بیٹا ایک خط آپ کے گھر سے میرے نام آیا ہے،
اس میں کچھ آپ کے لئے بھی تحریر ہے پڑھ لو۔''

Marfat.com

اور سجادہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہاں رکھا ہے، فقیر نے خط پڑھا اور چپکے سے سجادہ کے نیچے رکھ دیا۔ پھر سیدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بیٹا خط پڑھ لیا''

عرض کی جی حضور پڑھ لیا ہے، فرمایا کیا ارادہ ہے، عرض کی حضرت آپ دعا فرمادیں والدہ کو بھی کچھ دن میں صبر آ ہی جائے گا میرا مدینہ طیبہ سے جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''والدہ صاحبہ کا کہنا مانو اس میں تمہارے لئے خیر و برکت ہے''

دوبارہ عرض کی آپ کرم فرما کر دعا فرمادیں میرا واپس جانے کا کوئی ارادہ نہیں۔ معمولی سے جلال میں آ کر فرمایا:

''نہیں! چلے جاؤ والدہ صاحبہ کا حکم مانو، تم انشا اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ میں آؤ گے اور یہاں ہی ہو گے۔''

اس سلسلہ میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمتہ اللہ علیہ سے بھی احقر کی والدہ ماجدہ نے خط لکھوایا تھا، حکیم صاحب نے تحریر کیا۔

''وحید احمد [۱۸۳] آپ کے گھر کی خیریت لاتا رہتا ہے۔ کل آپ کی والدہ صاحبہ کا یہ پیغام لایا کہ عارف صاحب کو لکھو کہ ایک سال کا کوئی کام ملے تو کرلیں۔ دس سال والا کام نہ کریں اسی سلسلے میں احقر آپ کو یہی عرض کرے گا کہ جو کچھ بھی پروگرام بناؤ۔ اپنی والدہ کی رضامندی سے بناؤ۔ اور حضرت مدنی مدظلہ کی مرضی سے بناؤ۔'' [۱۸۴]

پھر احقر نے حکیم صاحب کو حضرت سیدی و مرشدی قبلہ رضی اللہ عنہ کا حکم تحریر کیا تو آپ نے جواب میں کہا۔

Marfat.com

''حضرت صاحب کا مشورہ صحیح ہے۔اس پر عمل کریں۔''

احقر بادل نخواستہ پاکستان واپس آ گیا۔الحمد للہ پھر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا مرشد کریم کی دعا رنگ لائی،محبوب کریم ﷺ نے احسان عظیم فرمایا مدینہ طیبہ میں بسا لیا۔ویسا ہی ہوا جیسا کہ سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔اللہ رب العزت سے بوسیلہ غوث الوری رضی اللہ عنہ دعا ہے کہ قادری مروں اور بقیع شریف میں مرشد کے قدموں میں مدفن نصیب ہو۔

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

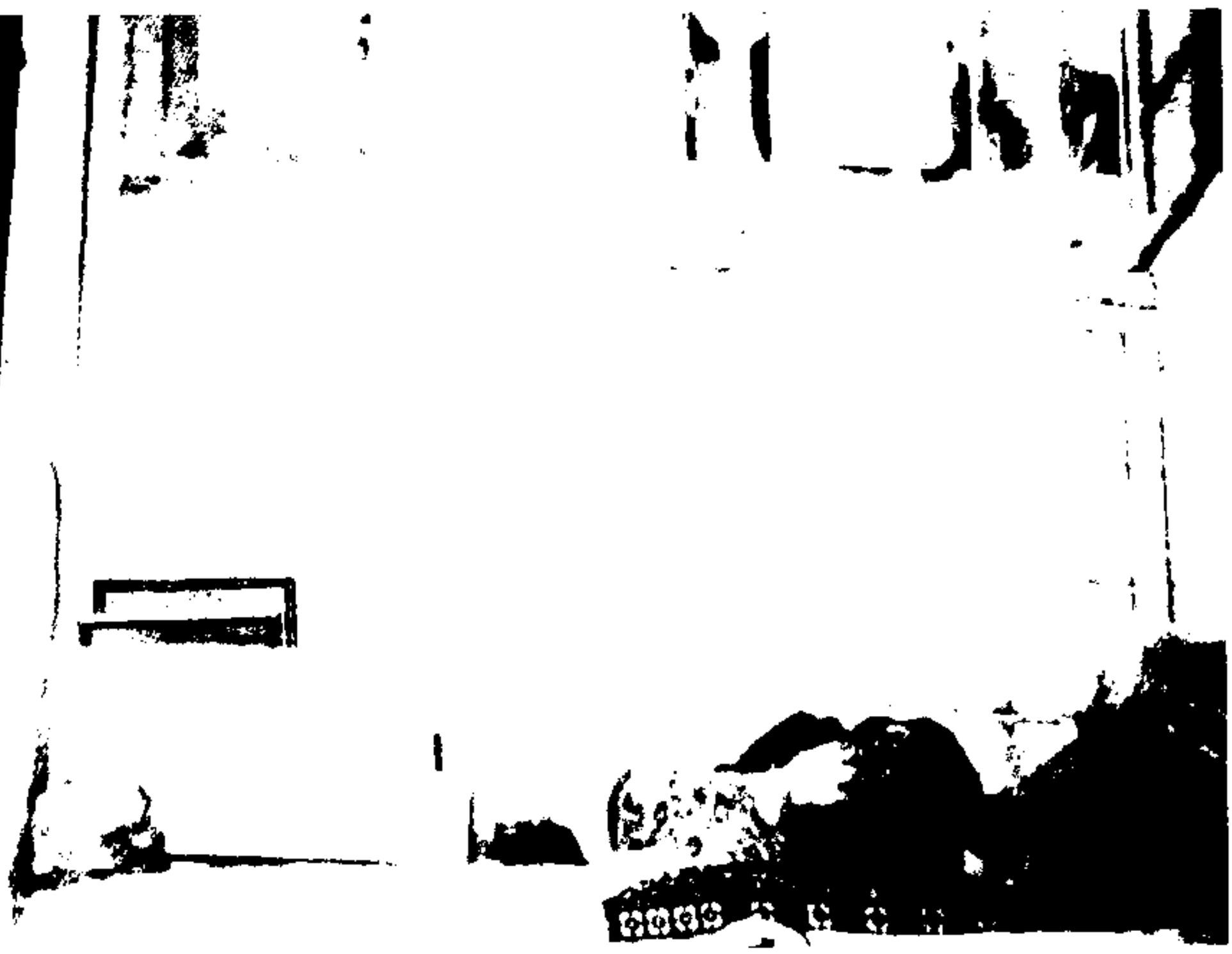

حضرت سیدی ضیاءالدین احمد قادری رضی اللہ عنہ کے کمرے کی اندرونی کھڑکی،سامنے جو ایر کنڈیشن دکھائی دے رہا ہے وہ مباحث (سی آئی ڈی) والوں کے دفتر کا تھا۔

Marfat.com

مکتوب حکیم محمد موسیٰ امرتسری

Marfat.com

مکتوب حکیم محمد موسیٰ امرتسری

Marfat.com

مکتوب حکیم محمد موسیٰ امرتسری

Marfat.com

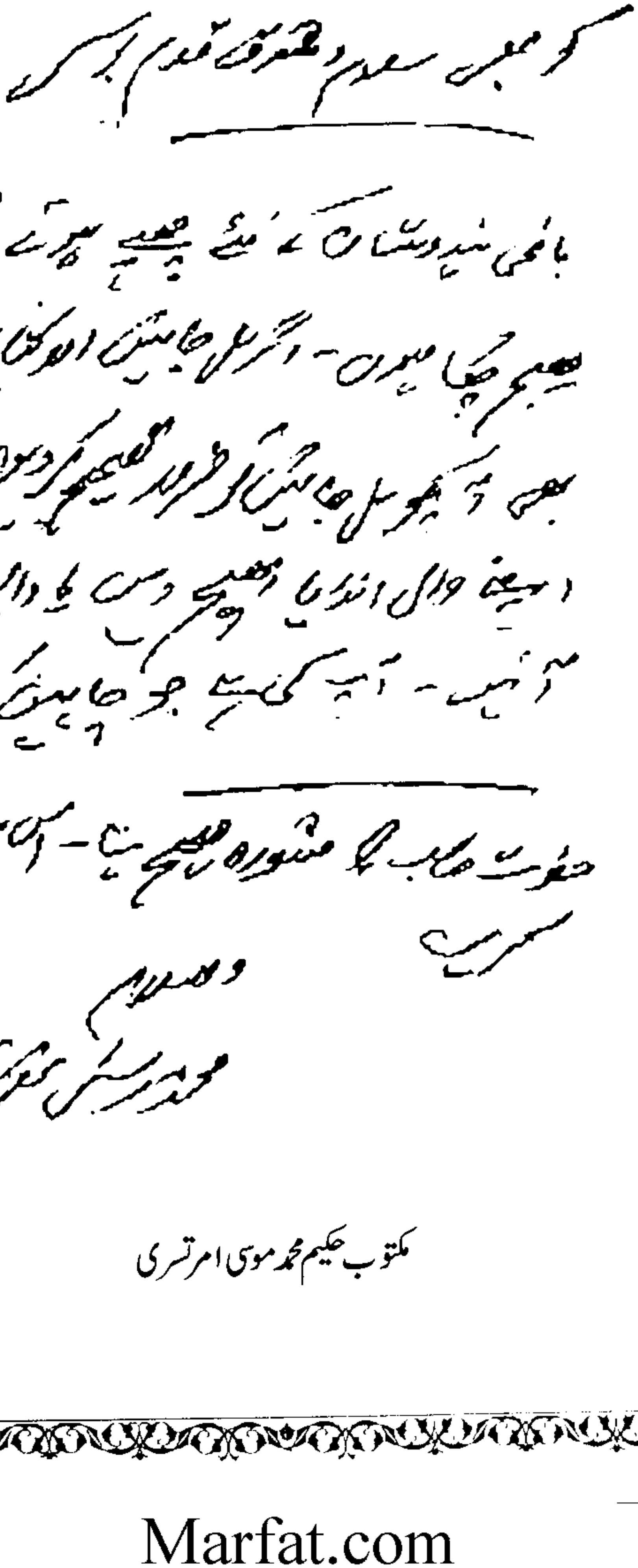

مکتوب حکیم محمد موسیٰ امرتسری

Marfat.com

معلوم ہوتا ہے دستگیر آپ کو بلا رہے ہیں

زائر: اسلام علیکم، سیالکوٹ سے آیا ہوں۔

قطب مدینہ: وعلیکم اسلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، جی آیا نوں، ہمارے وطنی ہو بابا، ہمارا پیدائشی وطن سیالکوٹ ہے، پیدائش میری کلاس والا کی ہے۔ اچھا بھائی صاحب سیالکوٹ شریف کا کیا حال ہے؟

زائر: بڑا اچھا ہے جناب، آپ کی دعاؤں سے اللہ نے اس کو خوب بسایا ہے۔

قطب مدینہ: میں تو جب آیا تھا، اس وقت سیالکوٹ ایک چھوٹا سا شہر تھا، شہر سے ریل کئی میل کے فاصلے پر تھی، اور درمیاں میں، راستے میں تمام کھیتی باڑی ہوتی تھی۔ اب کیسے ہے؟ ریل کا اسٹیشن شہر کے اندر آ گیا ہے؟

زائر: جی سرکار، بالکل سنڑ شہر میں آ گیا ہے۔ اور کئی میل میں ہے۔

قطب مدینہ: آپ خاص شہر سیالکوٹ کے ہو۔

زائر: جی ہاں۔

قطب مدینہ: آپ میرے بھائی کو شاید نہ جانتے ہو۔

زائر: اس کا نام انور ہے نا، جی۔

قطب مدینہ: نہیں انور نہیں ہے، میرے بھائی کا نام ہے محمد مقبول احمد۔ محلّہ اراضی یعقوب کے بیچ میں رہتے ہیں۔

زائر: وہ کبھی نہیں آئے؟

قطب مدینہ: چار برس قبل بہن اور بھائی دونوں آئے تھے۔

زائر: سرکار ایک مرتبہ آپ بھی چکر لگاؤ۔ صرف ایک ہفتہ میں آپ بڑے سکون سے ہو آؤ گے۔

Marfat.com

قطب مدینہ: یہیں دعا کرتا ہوں آپ لوگوں کے لئے، ہوتو سکتا ہے۔ مگر موت کا وقت کس کو معلوم ہے؟ میں تو ایک نکما گنہگار آدمی ہوں، سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں تھے اور حج کو نہیں جاتے تھے، کہیں مجھے مدینہ شریف کے بغیر موت آجائے! تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کو فرمایا کہ:

''میں تمہارا ضامن ہوں، کہ تم حج کر کے آجاؤ گے۔''

ایسا ہو سکے تو پھر میں کہیں جا سکتا ہوں۔

زائر: حضور مولوی نور محمد صاحب کہاں ہوتے ہیں، سیالکوٹی۔

قطب مدینہ: ہے نور محمد، نور محمد مستری موجود ہے، آیا کرتا ہے میرے پاس، مغرب سے پہلے آیا تھا، اب معلوم نہیں آتا ہے کہ نہیں آتا۔ اس کو پچیس تیس برس ہو گئے ہیں مدینہ منورہ میں۔ حرم شریف میں کام کرتا ہے تعمیر کا، مینارے وغیرہ بنانے والوں میں سے ہے۔

زائر: میں واپس جانے والا ہوں، میرے لئے کوئی حکم ہو، کوئی پیغام ہو تو فرمائیں۔

قطب مدینہ: بھائی صاحب میں سب کے لئے دعا کرتا ہوں، جو بھی کوئی اس فقیر کو پوچھے تو اس کو میرا سلام کہہ دینا۔ بہت شکریہ آپ کا، آپ فقیر کے پاس تشریف لائے۔

زائر: حضور سنا ہے آپ بغداد شریف بھی رہے ہیں؟

قطب مدینہ: جی ہاں، نو (۹) برس سے زیادہ عرصہ بغداد شریف میں حاضر رہا ہوں۔

فقیر قادری: سیدی، یہاں سے بغداد شریف کس سمت پر ہے؟

قطب مدینہ: مشرق و شمال کے کونے میں، اس طرف۔ (ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے)

Marfat.com

زائر: آپ نے عراق جانا ہے؟

فقیر قادری: میں نے سمت دریافت کی ہے۔

قطب مدینہ: جدہ سے عراق کا ویزا مل جاتا ہے۔

فقیر قادری: حج پر آنے والوں کو نہیں دیتے۔ پاکستان میں بھی مشکل سے عراق کا ویزا ملتا ہے۔

زائر: میں آپ کو ویزا لے دوں گا۔

قطب مدینہ: معلوم ہوتا ہے دستگیر آپ کو بلا رہے ہیں۔ یہ بھائی صاحب آپ کے ساتھ تعاون کریں یا نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے اسباب پیدا فرمائے گا۔

زائر: اللہ کے کرم سے یہ آپ کو چھٹی لکھیں گے کہ ویزا مل گیا ہے۔

ان صاحب نے فقیر کا پتہ نوٹ فرمالیا اور اپنا پتہ مجھے عنایت کر دیا۔ اور کہا کہ آپ بے فکر رہیں میں خود ہی آپ کے ساتھ رابطہ کروں گا۔ مگر انہوں نے رابطہ نہ کیا اور فقیر بڑی کوشش کے باوجود بھی ان سے رابطہ نہ کر سکا۔ مگر دستگیر رضی اللہ عنہ کا ایسا کرم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بڑے ہی سہل طریقہ سے اسباب پیدا فرما دیئے اور فقیر بغداد مقدس کی حاضری سے مشرف ہوا۔ الحمدللہ رب العالمین، فقیر نے تو بغداد شریف کی سمت دریافت کی تھی سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے بغداد مقدس کی حاضری سے مشرف فرما دیا۔ ۱۸۵

Marfat.com

جناب مسعود احمد کے لئے بشارت

جناب مسعود احمد قادری ضیائی زید مجدہ فرماتے ہیں:

بندہ جب دوسری مرتبہ حج کے لئے آیا تو پہلے مدینہ پاک حاضر ہوا یہیں سے حج کے لئے گیا اور حج کے بعد مدینہ منورہ واپس آ گیا۔ چونکہ میرا مدینہ طیبہ میں مستقل قیام کا ارادہ تھا، اس لئے پاکستان میں ہی والد صاحب سے اجازت حاصل کر لی تھی۔ ایک دوست کی وساطت سے باب المجیدی میں محمد القرشی کے مکتبہ میں ملازمت مل گئی۔ چند روز ہی گذرے تھے کہ والد صاحب نے میرے سسرال والوں کے مجبور کرنے پر مجھے خط لکھا کہ پاکستان واپس آ جاؤ۔ حضرت قبلہ مرشدی ضیاء الدین احمد قادری کی بارگاہ میں روزانہ عشاء کے بعد حاضری ہوتی تھی، آپ سے والد صاحب کے حکم کے بارے میں عرض کی تو آپ نے فرمایا:

''بیٹا جلدی چلے جاؤ انشا اللہ تعالیٰ پھر آؤ گے، اور یہیں ہو گے، والدین کا حکم ماننا ضروری ہے۔''

چنانچہ بندہ پاکستان واپس چلا گیا مزید دو مرتبہ حج و زیارت مدینہ پاک سے مشرف ہوا۔ الحمد للہ حضرت قبلہ پیر و مرشد کی دعاؤں سے تیس برس سے بارگاہ رسالت (ﷺ) میں حاضر ہوں، تمام اہل خانہ کو بھی مدینہ طیبہ کی اقامت نصیب ہوئی۔ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو بقیع شریف کی مٹی نصیب ہوئی، یہ سب مالکِ حقیقی کا کرم اور میرے پیر و مرشد رضی اللہ عنہ کی خصوصی دعاؤں کی برکت ہے۔

Marfat.com

مزید بیان کرتے ہیں :

یہ بات متعدد مرتبہ مشاہدہ میں آ چکی ہے کہ آپ کی دعا کو جلد شرف قبولیت حاصل ہوتا تھا۔ آپ ہمیشہ سترہ رمضان المبارک کو سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں افطاری کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اسی حاضری کے موقع پر فرمایا کل میں نے مسعود کی گاڑی پر سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ حاضری کے لئے جانا ہے۔ دوسرے دن بندہ عصر کے بعد حاضر خدمت ہوا، میری گاڑی کی حالت اچھی نہ تھی اس کے باوجود آپ میری ہی گاڑی پر سوار ہوکر سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ واپسی پر فرمایا:

''بیٹا ہم نے دعا کر دی ہے، گاڑی بدل لو۔''

صبح ہوتے ہی میرے محلّہ کے ایک عباس نامی سعودی نے گاڑی کی منہ مانگی قیمت زبردستی میری جیب میں ڈال دی، میں نے ان سے کہا آپ کچھ صبر کریں سوچ سمجھ لیں مگر اس نے جواب دیا کہ میں نے یہی گاڑی خریدنی ہے آپ کوئی اور تلاش کرلو، چند دن بعد میں نے دوسری گاڑی مناسب قیمت پر جو کہ اچھی حالت میں تھی خرید لی۔

مولانا **حشمت علی** خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مدینہ طیبہ حاضری

مدینہ شریف میں جہاں بس رکی وہاں حضرت بابرکت خلیفہ حضور سیدنا اعلحضرت علامہ ضیاء الدین احمد صاحب قبلہ مہاجر مدنی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، جو حضرت کو اپنے دولت کدہ پر لے جانے کے لئے آئے تھے ان کو حضرت نے کوئی اطلاع ہی نہیں دی تھی، حضرت کو تعجب ہوا پوچھا سرکار آپ نے کیسے

Marfat.com

تکلیف فرمائی ؟

فرمایا گھر میں بیٹھا ہوا تھا نیچے سے کسی نے آواز دی میں کھڑکی میں آیا تو ان صاحب نے کہا مولانا آپ جلد بس اسٹینڈ جائیں، مولانا حشمت علی صاحب آرہے ہیں۔ اور وہ صاحب غائب ہوگئے میں نے ہر چند تلاش کیا مگر وہ نہیں ملے۔ گھر سے میں بس اسٹینڈ آیا پانچ منٹ گذرے ہونگے کہ آپ کی بس آگئی۔ حضرت علامہ ضیاء الدین صاحب قبلہ مہاجر مدنی (رضی اللہ عنہ) کے یہاں پیر و مرشد مہمان ہوئے۔ حضرت مہاجر مدنی کی خوشی کا ٹھکانہ، نہ تھا۔ کھانا ناشتہ سب بڑا ہی پر تکلف ہوتا اور ہر وقت علیحدہ علیحدہ قسم کا کھانا ہوتا۔ عربی کھانوں کا تو جواب ہی نہیں۔ [۱۸۶]

کھانے میں برکت

حضرت سید سلیمان اسماعیل الواعظ [۱۸۷] رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے، یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں چھ ماہ مدینہ طیبہ اور چھ ماہ بغداد مقدس رہتا تھا:

میں شیخ عمر سمان، سیدی حسن اور شیخ حسن ملا وغیرہ کے ساتھ، ہم بارہ آدمی شیخ ضیاء، اللہ یَرْحَمہ' کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے پاس پانچ آدمی پہلے سے موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد کھانا آگیا، متوسط سائز کی دو تھالیوں میں سالن، اور روٹیاں تھیں۔ شیخ نے کھانا کھانے کو کہا، ہم لوگ حیا کررہے تھے کیونکہ کھانا تو پہلے جو لوگ موجود تھے ان کے لئے بھی کم تھا۔ مگر شیخ بار بار اصرار کرتے رہے ہم بادل نخواستہ شامل ہوگئے، کھانا آہستہ آہستہ کھاتے رہے، سب کے پیٹ بھر گئے اور کھانا ابھی موجود تھا کم از کم پانچ آدمی اب بھی کھا سکتے تھے، یہ شیخ پر اللہ کا فضل تھا۔

Marfat.com

تبلیغی جماعت والے کے لڈو

ایک مرتبہ بعد صلاۃ المغرب احقر قطب مدینہ ؓ کے حضور حاضر تھا۔ اشرف المشائخ علامہ غلام قادر اشرفی رحمتہ اللہ علیہ حاضر ہوئے۔ حضرت قطب مدینہ سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔ حضرت سیدی بھی ان پر بے حد کرم فرماتے تھے۔

حکم ہوا۔

''عارف بیٹا یہاں ڈبے میں لڈو رکھے ہوئے ہیں۔ اس میں سے ایک لڈو مولانا کو اور ایک مجھے دو، اور دو لڈو خود لے لو۔''

حضرت مولانا نے فرمایا۔

''غریب نواز یہ کیا وجہ؟ عارف کو دو اور مجھے ایک۔''

فرمایا:

''مولانا یہ لڈو ایک تبلیغی جماعت والا لایا ہے۔ آپ عمر رسیدہ ہو اور عارف جوان، آپ سے ہضم نہ ہو سکیں گے۔ مگر عارف ہضم کر لے گا۔''

ابھی ایک لمحہ بھی نہ گذرا تھا کہ راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب اٹھے اور قطب مدینہ کے زانو پر سر رکھ کر رونے لگے۔ عرض کیا حضرت میں توبہ کرتا ہوں، مجھے داخل سلسلہ فرمالیں، حضرت ؓ نے بڑی شفقت سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور داخل سلسلہ فرمالیا۔

بعد قدرتوفق فرمایا۔

''تبلیغی جماعت انگریز کی جماعت ہے ان کے منہ پر کیسی پھٹکار ہے۔''

Marfat.com

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ

مداح النبی حافظ محمد سردار احمد مہاجر مدنی بیان کرتے ہیں کہ :

۱۷ رمضان ۱۴۰۱ھ کو میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حادثہ کی خبر ملی میں اسی وقت (بعد نماز عشاء) حضرت قطب مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور خواجہ صاحب کے حادثہ کی اطلاع دی۔ آپ نے اسی وقت ''ھذا ما وعد الرحمن و صدق المرسلون'' (سورہ یسن) پڑھا۔ اور قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ میں اسی وقت سمجھ گیا کہ میرے پیر و مرشد کا آخری وقت ہے۔ دوسرے دن خواجہ صاحب کے وصال کی خبر پہنچ گئی۔ قطب مدینہ کے ہاں حضرت خواجہ صاحب کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور محفل میلاد ہوئی۔

(حضور قطب مدینہ حافظ سردار احمد کا بہت خیال فرماتے تھے۔ چونکہ حافظ صاحب نابینا ہیں، اس لئے دستر خوان بچھتے ہی آپ فرماتے جو حافظ صاحب کے ساتھ ہو ان کا خیال رکھے۔)

نیامت علی

نیامت علی (متوفی ۱۹۷۳ء) نامی شخص قطب مدینہ ﷺ کے قریب آ کر بیٹھ جاتا، جیسے جیسے لوگ آتے جاتے وہ اور قریب ہوتا جاتا حتی کہ آپ کے سجادہ پر پہنچ جاتا، بیٹھے بیٹھے سو جاتا اور اس کا سر حضرت قدس سرہٗ کے کندھے پر آ جاتا، اگر اس کو کوئی دوسرا متنبہ کرنا چاہتا تو آپ اشارہ سے منع فرما دیتے۔

احقر نے ایک دن ان کو علیحدگی میں کہا کہ آپ حضرت کے قریب نہ بیٹھا کرو، آپ کی وجہ سے حضرت کو تکلیف پہنچتی ہے۔ جب محفل برخواست ہوئی، سب حضرات چلے گئے تو احقر سے فرمایا، دیکھو نیامت علی پر اللہ تعالیٰ کا کتنا کرم ہے، مسکین آدمی ہے، معمولی ملازم

Marfat.com

ہے مگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام اس کو ہر سال بلا لیتے ہیں، یہ رسول اللہ ﷺ کا مہمان ہے۔ اس پر کیوں غصہ کرتے ہو؟ اس کی اچھی طرح خدمت کیا کرو۔ فقیر قادری نے معذرت چاہی دعائیں دیتے ہوئے فرمایا اس سے بھی معافی مانگ لینا۔ دوسری رات جب وہ جانے لگے تو میں نے ان کو روک لیا اور حضرت قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کے سامنے ان سے معذرت طلب کی آپ بہت ہی خوش ہوئے۔ دس ریال نیامت صاحب کو اور دس ریال مجھے عنایت فرمائے۔

دل کے خطرہ پر اطلاع

حضرت مدنی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں اگر کوئی ھدیہ پیش کرتا تو آپ کبھی بھی رد نہ فرماتے۔ آپ کی عادت کریمہ تھی کہ دوزانوں نظریں جھکائے اپنی مسند پر تشریف فرما رہتے۔

اگر کوئی متمول آپ کی خدمت میں بڑی رقم پیش کرتے ہوئے اپنے دل میں فخر محسوس کرتا کہ میں تو بہت خدمت کر رہا ہوں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ فوراً اپنے چہرہ کو تھوڑا سا اوپر اٹھاتے ہوئے، ہاتھ سے حجرہ مطہرہ کی سمت اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ؎

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر کے دلی خطرہ پر ارشاد

ایک رات حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں راز و نیاز کی گفتگو میں مصروف تھے۔ بعض اوراد کی اجازت طلب کی حضرت سیدی قدس اللہ سرہ نے اجازت عنایت فرمائی اور آپ بالاخانہ پر تشریف لے

Marfat.com

گئے تو حضرت ضیاء الملت والدین ﷺ نے فقیر کو ایک خاص ورد کی تعلیم فرماتے ہوئے اجازت عنایت فرمائی اور فرمایا:

''یہ صرف تمہارے لئے ہے۔اس کی میں نے کسی اور کو اجازت نہیں دی''

دل میں خیال پیدا ہوا کہ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی قادری کو تو اس کی اجازت دی ہوگی۔ فوراً ارشاد ہوا۔

''نہیں، نہیں نورانی میاں کو بھی اس کی اجازت نہیں دی۔''

معمولات کی حفاظت

ایک مرتبہ حضرت سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز کو سخت نمونیہ ہوا، سینہ سے آواز نکلتی دور سے سنائی دیتی تھی۔ سیدی فضل الرحمٰن صاحب ڈاکٹر کو لے کر حاضر ہوئے، معائنہ کرنے کے بعد جب ڈاکٹر صاحب نے نسخہ لکھنا شروع کیا تو آپ نے فرمایا کوئی ایسی دوائی نہ لکھ دینا جس سے میرے معمولات میں فرق آئے۔ ڈاکٹر نے کہا حاضر سیدی مگر آپ کو بستر پر لیٹ جانا چاہیئے، آپ کو آرام کی سخت ضرورت ہے مگر آپ راضی نہ ہوئے۔ ڈاکٹر نے نسخہ لکھا اور چلا گیا۔

حضرت سیدی ﷺ نے وہ نسخہ فقیر قادری کو دیتے ہوئے فرمایا:

''تکیہ کے نیچے دیکھو کچھ ہے۔''

احقر نے دیکھا تو کچھ نہ ملا۔ فرمایا صندوقچی میں دیکھو، وہاں بھی کچھ نہ پایا۔ فقیر اٹھا اور دوسرے کمرے کے دروازے سے باہر نکلنا ہی چاہتا تھا کہ آواز آئی ''عارف'' عرض کی جی حضور اور آپ کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ کہا ''کہاں جاتے ہو'' عرض کی حضرت میرے پاس ریال ہیں، تو آپ نے فرمایا:

''میں نے کب کہا ہے کہ تمہارے پاس ریال نہیں ہیں؟ بیٹھو ابھی کریم ﷺ کسی کو بھیجیں گے۔''

Marfat.com

تھوڑی ہی دیر بعد ڈاکٹر حمید اللہ (پیرس) حاضر ہوئے، سلام عرض کیا ایک لفافہ تکیے کے نیچے رکھا اور اجازت طلب کر کے چلتے بنے۔

آپ نے فرمایا:

''دیکھو بیٹا کریم ﷺ نے عطا فرما دیئے، تکیہ کے نیچے سے نکال لو اور ادویہ خرید لاؤ۔''

فقیر قادری ادویہ خرید لایا، ساڑھے چار سو ریال تھے، ساٹھ ریال کی ادویہ تھیں، تین سو نوے ریال آپ کو پیش کئے، فرمایا:

''رکھ لو یہ کریم ﷺ کی طرف سے تمہارے لئے ہیں۔''

ڈاکٹر نے سختی سے آرام کرنے کو کہا تھا۔ سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالی نے فرمایا کہ دوائی لے آؤ اور والد صاحب کو کھلا دینا، جب آپ سونے لگیں تو آپ کو بستر پر پہنچا دینا اور خود ڈاکٹر صاحب کو پہنچانے چلے گئے۔ مگر جب رات گئے حضرت سیدی و مرشدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو سجادہ پر تشریف فرما پایا۔ ڈاکٹر سے رجوع کیا، اس نے مزید خواب آور گولیاں لکھ دیں۔ حضرت مولانا مدظلہ العالی نے چند کھجوروں میں سے گھٹلیاں نکال کر پلیٹ میں رکھیں اور ایک کھجور میں خواب آور گولی رکھ کر علیحدہ سنبھال لی، حضرت سیدی و مرشدی قدس اللہ سرہ العزیز سے عرض کیا سیدی کھجوریں بہت نرم ہیں تناول فرمالیں اور ایک کھجور آپ کے ہاتھ میں دے دی۔ آپ نے تناول فرمالی۔ بعد میں دوسری خواب آور گولی والی کھجور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کی آپ نے اس میں سے خواب آور گولی نکال کر حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا، یہ لو اپنی ہوشیاری اور کھجور پلیٹ میں واپس رکھ دی۔

عنایات

ایک مرتبہ حضرت سنوسی الہند مجاہد ملت محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری قدس اللہ سرہٗ

Marfat.com

نے احقر کو ایک ذکر تلقین فرمایا اور تاکید فرمائی کہ جب سانس بھر جائے تو اتنی آہستہ سانس چھوڑا جائے کہ اگر سامنے روئی رکھی ہو تو وہ بھی نہ ہلنے پائے۔ فقیر قادری نے سبب دریافت کیا۔ فرمایا اگر سانس زور سے چھوڑا جائے تو ذاکر مجذوب ہو جاتا ہے۔

ایک وقت ایسا آیا کہ فقیر نے جان بوجھ کر زور زور سے سانس چھوڑنا شروع کر دیا۔ چند دنوں ہی میں جذب کی کیفیت محسوس ہونے لگی۔ اسی اثنا میں خواب دیکھا کہ جس طرح شجرہ مبارکہ اشعار کی صورت میں تحریر ہے۔ اسی ترتیب سے اپنے تمام مشائخ عظام کو جلوہ فرما پایا۔ حضرت قطب مدینہ اور سیدی مجاہد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نمایاں طور پر زیارت ہوئی۔ حضرت سیدی و مرشدی قدس اللہ سرہٗ کچھ مغموم سے دکھائی دیئے۔ حضرت مجاہد اعظم رضی اللہ عنہ نے احقر کو مخاطب کرتے ہوئے، بڑے رعب دار لہجہ میں فرمایا:

''اس ذکر کو چھوڑ دو، ہمارے مشائخ کا تمہارے لئے یہ منشا نہیں۔''

اس کے بعد سے طبیعت اس طرف راغب ہی نہیں ہوئی۔

پھر دوسری مرتبہ حضور قطب مدینہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ دیکھا کہ ایک بہت بڑے اور وسیع ہال میں جلوہ فرما ہیں، جو کہ تہ خانہ میں ہے۔ حضرت قبلہ لباس فاخرہ زیب تن فرمائے، ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگائے تشریف رکھتے ہیں۔ دو بلے جن کی شکل بالکل شیر کے مشابہ ہے بڑے مودب سر جھکائے سامنے بیٹھے ہیں احقر قدم بوسی کے شرف سے مشرف ہوا۔ نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت سیدی نے فقیر کو امامت کا حکم فرمایا۔

تیسری مرتبہ دیکھا کہ حضرت سیدی و مرشدی قدس سرہٗ ایک بہت وسیع ہال میں تشریف فرما ہیں۔ فقیر قادری قدم بوسی کی عزت سے سرفراز ہوا۔ حضرت سیدی و مرشدی قدس اللہ سرہٗ کے پاس بہت سارے چاندی کے برتن اور کنگن رکھے ہوئے ہیں۔ مجھے ان میں سے بہت سارے عطا فرمائے اور فرمایا جب بھی ضرورت ہو لے جایا کرو۔ فقیر کی ان دونوں معاشی حالت ناگفتہ بہ تھی الحمد للہ اس کے بعد کسی قسم کی کوئی بھی تنگی نہ رہی۔

Marfat.com

مستری نور محمد رحمتہ اللہ علیہ

کہتے ہیں ایک دن میں حضرت قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، کسی مجبوری کی وجہ سے پاکستان جارہا تھا، آپ سے عرض کیا حضرت اب میرا وقت مدینہ طیبہ سے باہر نکلنے کا نہیں ہے مگر مجبور ہوں اس لئے جارہا ہوں دعا فرمائیں مدینہ طیبہ خیر و عافیت سے واپس آجاؤں اور بقیع شریف نصیب ہوجائے۔ آپ خاموش رہے پھر عرض کیا مگر آپ خاموش ہی رہے تیسری مرتبہ عرض کیا حضرت میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا نور محمد کیا چاہتے ہو، عرض کی بقیع شریف۔ فرمایا:

''تم کو عطا کردی۔''

انتقال سے چند ماہ قبل پاکستان جانے کی تیاری میں تھے فقیر قادری نے عرض کیا، بابا آپ کا آخری وقت ہے کیوں مدینہ طیبہ چھوڑتے ہو؟ پُر یقین لہجے میں بولے بقیع شریف تو حضرت صاحب نے عنایت فرمادی ہوئی ہے، اس سے میں اب مطمئن ہوں۔ الحمدللہ آپ کا بقیع شریف میں مدفن ہوا۔

حاجی آدم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ ایک مدت سے مدینہ طیبہ میں قیام پذیر تھے۔ ایک دن قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور چپ چاپ افسردہ بیٹھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''حاجی آدم کیا بات ہے، آج آپ خوش نہیں ہو؟''

حاجی آدم نے رونا شروع کردیا، فرمایا:

''حاجی آدم روتے کیوں ہو؟ تمہیں کیا چاہئے؟ مانگو کیا مانگتے ہو؟''

حاجی آدم نے کہا حضرت بقیع شریف عنایت فرمادیں، فرمایا دے دی۔

پھر حاجی آدم پر کئی نشیب و فراز آئے، ظلماً مدینہ طیبہ سے دو مرتبہ نکالے گئے لیکن

Marfat.com

الحمدللہ انجام بخیر ہوا بقیع شریف میں مدفون ہوئے۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

لنگر میں برکت

حضرت قطب مدینہ اعلیٰ اللہ مقامہ کے ہاں دوپہر کا لنگر شاہانہ ہوتا، اور رات کو ایک درمیانی سائز کی دیگچی سالن کی ہوتی تھی۔ لنگر کی برکت کا یہ عالم تھا کہ جتنے بھی آدمی ہوتے، کھانا خوب پیٹ بھر کر کھاتے لنگر پھر بھی بچ جاتا، بعض احباب ناشتہ کے لئے بھی لے جاتے۔ بعض زائرین دسترخوان سے روٹی کے بچے ہوئے ٹکڑے جمع کر کے خشک کر لیتے اور اپنے اپنے ملکوں میں یہ تبرک ساتھ لے جاتے حضرت پیر سید حیدر حسین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علی پوری کا تو یہ معمول تھا، فرماتے جب کوئی اور روٹی کے ٹکڑے لینے والا نہ ہو تو پھر میرے لئے سنبھال لیا کرو۔

دو ریال کی روٹی

ایک مرتبہ احقر نے محسوس کیا کہ لنگر میں روٹی کم ہو جائے گی۔ حضرت سیدی و مرشدی رحمتہ اللہ علیہ کے بازو والے کمرے سے باہر گیا اور دو ریال کی روٹیاں لا کر چپکے سے دسترخوان پر اس طرح رکھیں کہ کسی کو خبر نہ ہو سکے۔ جب تمام مہمان کھانا تناول کر چکے تو الحمدللہ روٹیاں پھر بھی موجود تھیں۔ احباب کے تشریف لے جانے کے بعد حضرت سیدی ﷺ نے فقیر کو دو ریال عنایت فرماتے ہوئے کہا۔

"جب دیکھو کہ روٹی کم پڑ رہی ہے تو لے آیا کرو اور پھر بعد میں مجھ سے ریال لے لیا کرو۔"

Marfat.com

حدیث شریف بیان فرمانے کی برکات

ایک رات احباب حاضر خدمت تھے، احقر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

سیدی عارف ایک مرتبہ دو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب نبی کریم ﷺ کو ان کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ ملاقات کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے۔ ان کی داڑھیاں منڈی ہوئیں اور مونچھیں بہت بڑی بڑی تھیں، ملاحظہ فرماتے ہی رخ انور پھیر لیا کیونکہ سید الانبیاء ﷺ کو ان کو دیکھنے سے کراہیت محسوس ہوئی۔ دوسری مرتبہ ان کی التجا پر چہرہ منور ان کی طرف کرتے ہی پھیر لیا، تیسری مرتبہ جب آپ ﷺ نے ان کی طرف توجہ فرمائی تو دست مبارک سے ان کے چہروں کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے دریافت فرمایا:

ویلکما من امرکما بھذا قال ربنا ،یعنیان کسری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ربی امرنی باعفاء لحیتی وقص شوار بی

یعنی تم دونوں کے لئے بربادی ہو، تمہیں ایسا کرنے کا کس نے حکم دیا ہے؟

وہ بولے ہمارے پروردگار نے (یعنی ان کے بادشاہ کسریٰ نے)

تو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مگر میرے پروردگار نے مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کتروانے کا حکم فرمایا۔

سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ نے اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے ہوئے فرمایا کہ:

رسول اللہ ﷺ نے اپنی داڑھی مبارک کو مٹھی میں لیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"میرے رب کا مجھے یہ حکم ہے"

اس کے بعد احقر فقیر قادری سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔

"یا سیدی عارف میرے نزدیک تو داڑھی واجب سے بھی کچھ اوپر ہے۔"

اس روسیاہ نے اسی دن تازہ تازہ داڑھی کو تراشا ہوا تھا آپ ﷺ کے فرمان سے بڑی ندامت ہوئی، جسم پسینے سے شرابور ہوگیا، قلب پر خشیت الٰہی کا غلبہ ہوا، زبان گنگ

Marfat.com

ہوگئی، دل ہی دل میں داڑھی منڈانے سے توبہ کرلی اور زبان سے اس کا اظہار نہ کرسکا۔ الحمدللہ رب العالمین۔

علی الصباح بذریعہ کوسٹر حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ علی پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی معیت میں دیگر احباب کے ساتھ ابوا شریف ام النبی سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مقدس کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے۔

راستے میں دوران گفتگو ایک صاحب جو کراچی کے رہنے والے تھے نے کہہ دیا کہ داڑھی وغیرہ کی کیا ضرورت ہے، دل صاف ہونا چاہیئے (حالانکہ وہ صاحب خود باریش تھے)

حضرت پیر سید حیدر حسین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان سے بہت ناراض ہوئے اور رات والا پورا واقعہ بیان فرمایا تمام حضرات بہت خوش ہوئے، ان صاحب نے معذرت چاہی اور پھر تمام راستہ خاموش ہی بیٹھے رہے۔ حضرت پیر صاحب قبلہ احقر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے:

''دیکھا عارف یہ تمہارے پیر صاحب کی کرامت ہے، اگر حضرت صاحب قبلہ رات یہ واقعہ ارشاد نہ فرماتے تو اب میں ان کا منہ کیسے بند کرتا۔''

احقر نے عرض کی پیر صاحب جب حضرت سیدی نے رات ارشاد فرمایا تھا تو اسی وقت میں نے داڑھی منڈانے سے توبہ کرلی تھی۔ پیر صاحب نے مبارک مبارک کی صدا بلند فرمائی اور تمام احباب کو بتایا دیکھو حضرت قبلہ کی کرامت عارف نے رات ہی داڑھی منڈانے سے توبہ کرلی تھی۔ تو پھر اسی کوسٹر میں سے چار ساتھیوں نے داڑھی منڈانے سے توبہ کرلی۔ الحمدللہ

واپسی پر اسی دن حضرت سید محمد حسین قادری جیلانی خلف الرشید قطب زماں حضرت سید پیر محمد معصوم شاہ قادری نوری رضی اللہ عنہ چک سادہ گجرات، سے ملاقات ہوئی تو آپ نے احقر کو بڑی محبت وشفقت سے مبارک باد پیش فرمائی فقیر مبارک باد کا سبب نہ سمجھ سکا تو فرمایا آج ظہر کے بعد میں حضرت مولانا صاحب قبلہ کے پاس حاضر ہوا تھا آپ فرمارہے

Marfat.com

تھے کہ ہمارے عارف نے داڑھی رکھ لی ہے اور بہت خوش تھے۔

قرض سے نجات

فقیر قادری کے ایک ملنے والے ایک بڑی رقم کے مقروض تھے، بہت پریشان تھے۔ مجھے کہا آپ مدینہ شریف جارہے ہو خدارا میرے لئے دعا کرنا اور حضرت صاحب قبلہ مدظلہ العالی سے بھی خصوصی دعا کروانا۔ ایک رات احقر نے حضرت سیدی ومرشدی سے ان صاحب کے لئے دعا کی درخواست کی، آپ نے دعا فرمادی اور کہا ان سے پوچھو کتنی رقم ہے؟ ہم قرض اتار دیتے ہیں۔

صبح کو ان صاحب کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا اور رات والا فرمان بھی تحریر کر دیا، جب میں لاہور واپس آیا، ان صاحب سے ملاقات ہوئی تو وہ بہت ممنون ہوئے۔ کہا جس رات آپ نے حضرت قبلہ سے دعا کروائی اسی صبح میرے پاس ایک ملنے والے آئے انہوں نے کہا میں کمیٹی جمع کررہا ہوں آپ بھی شامل ہو جائیں۔ میں نے ان سے اپنے حالات بیان کئے اور بتایا کہ میں تو اتنی بڑی رقم کا مقروض ہوں، اس نے کہا آپ شامل ہو جاؤ اور پہلی کمیٹی لے لو آپ کا قرض اتر جائے گا، میں نے پہلی کمیٹی حاصل کر کے قرض اتار دیا ہے، میں آپ کا اور حضرت قبلہ کا بہت ہی ممنون ہوں دراصل یہ قرض حضرت صاحب نے ہی اتار دیا ہے۔

جامعہ اسلامیہ میں داخلہ

ایک مرتبہ حرم نبوی شریف میں فقیر کی ایک سعید نامی سوڈانی سے ملاقات ہوئی جو کہ جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ میں زیر تعلیم تھا۔ پھر ان سے کچھ مراسم پیدا ہو گئے۔ ان دنوں جامعہ اسلامیہ کا ہوسٹل شارع سیدنا ابی ذر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

پر تھا۔ کبھی کبھی فقیر ان کے ساتھ جامعہ اسلامیہ بھی چلا جایا کرتا۔ اس نے ترغیب دلائی کہ میں جامعہ اسلامیہ میں داخلہ حاصل کرلوں۔ میرے دل میں بھی یہ بات پیدا ہوئی کہ جامعہ اسلامیہ میں داخلہ لینے کی وجہ سے مجھے جدید عربی و دیگر علوم حاصل ہو جائیں گے اس لئے جامعہ میں داخلہ مناسب رہے گا۔ پھر ہم دونوں نے داخلہ کے سلسلہ میں جدوجہد شروع کر دی۔

آخر کار مجھے جامعہ اسلامیہ کے مدیر کے پاس پیش کیا گیا، مدیر نے میری معروض قبول کر لی، اور کہا کہ قانوناً آپ کا داخلہ یہاں سے ممکن نہیں، فائل تیار کر کے مجھے دے دی اور ہدایت کی کہ پاکستان واپس جانے پر اس کو مکمل کر کے بھیج دو گے تو ہم سعودی ایمبیسی کو ویزا ارسال کر کے آپ کو اطلاع کر دیں گے۔

احقر بہت خوش تھا، ایک رات حضرت سیدی و مرشدی قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ آپ نے مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

''عارف ادھر جامعہ اسلامیہ میں ایسا کوئی دن نہیں ہوتا، جس دن وہاں سیدنا امام اعظم ﷺ اور سیدنا غوث اعظم ﷺ کی یہ لوگ توھین نہ کرتے ہوں، ہمارے ''سنی'' بھی یہاں داخلہ لے لیتے ہیں۔ پتا نہیں وہ کس طرح ان توھین آمیز کلمات کو سن لیتے ہیں؟''

فقیر نے عرض کیا:

''حضرت میں داخلہ نہیں لوگا۔''

فرمایا:

''میں آپ سے تو کچھ نہیں کہہ رہا، آپ نے تو ابھی داخلہ نہیں لیا، جن لوگوں نے داخلہ لیا ہوا ہے میں تو ان کے متعلق کہہ رہا ہوں۔''

Marfat.com

غوث اعظم کی فضیلت

فقیر کے ایک تعلق دار پہلے خارجی تھے، پھر وہ راہ راست پر آ گئے، مگر ان کا ٹیڑھ باقی تھا۔ ایک مرتبہ سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے متعلق کہا کہ میں آپ کا قدم اولیاء متقدمین پر نہیں مانتا اور کہا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے کندھوں پر بھی قدم ہے؟ ان ہی ایام میں فقیر عازم مدینہ طیبہ ہوا تو ان صاحب نے مجھ سے درخواست کی کہ اُن کو حضرت سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ سے بیعت کروا دیا جائے۔ جب احقر مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو ایک رات حضرت سیدی و مرشدی رضی اللہ عنہ سے ان کا تعارف کراتے ہوئے سلسلہ میں داخل کرنے کی درخواست کی۔ تو آپ نے فرمایا:

''وہ جو کہتا ہے کہ وہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک اولیاء متقدمین پر نہیں مانتا۔ اور کہتا ہے کہ کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر بھی قدم ہے؟ میں اُس کے اس الزامی سوال پر یہ پوچھتا ہوں کہ جب باپ بیٹے کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر کے سوار کرتا ہے تو اس کے قدم کہاں ہوتے ہیں؟ مگر اس کا فہم ناقص ہے، کہ وہ ولی اور صحابی کے مقام کے فرق میں تمیز نہیں کر سکا۔''

واپسی پر ان صاحب سے پورا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کو ہر طرح سے اطمینان دلاتا ہوں کہ حضرت سیدی علیہ الرحمہ سے آپ کے خیالات کا تذکرہ میں نے نہیں کیا تھا۔

ان کی آنکھوں سے آنسو امڈ پڑے۔ جب احقر پھر مدینہ طیبہ کی حاضری کے لئے جا رہا تھا۔ تو صاحب مذکور نے ایک تحریری توبہ نامہ فقیر کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ حضرت سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کو سنا دینا آپ کا

Marfat.com

بہت کرم ہوگا۔ حضرت سیدی علیہ الرحمہ کو سنا دیا آپ علیہ الرحمہ بہت خوش ہوئے ان کے لئے دعا کی اور داخلِ سلسلہ فرمالیا۔

امیر دعوت اسلامی کے لئے بشارت

حضرت شیخ الفضیلت، آفتاب رضویت، ضیاء الملت، مقتدائے اہلسنت، مرید وخلیفۂ اعلیحضرت پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ العرب والعجم، میزبان مہمانانِ مدینہ، قطب مدینہ، حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رضوی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی تھی۔ میں نے عزم مصمم کرلیا کہ اب کسی نہ کسی طرح مجھے اُن کا مرید بننا ہے۔

ربیع النور شریف کی دسویں شب تھی۔ جب سویا تو سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی اور الحمد للہ سچ مچ میرے ہونے والے پیر ومرشد میرے خواب میں تشریف لے آئے اور اتنی دیر تک جلوہ افروز رہے کہ ان کا نقشہ میرے ذہن میں اچھی طرح محفوظ ہوگیا اور الحمد للہ عزوجل آج بھی محفوظ ہے۔ میں نے خوشی خوشی حضرت قطب مدینہ ﷺ کے خلیفہ مجاز پیر طریقت حضرت الحاج علامہ مولانا حافظ قاری محمد مصلح الدین صدیقی قادری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے مجھ سے حضرت قطب مدینہ ﷺ کا حلیہ دریافت کیا میں نے حلیہ بیان کردیا۔ انہوں نے اس کی تصدیق فرمائی کیوں کہ آپ بارہا مدینہ منورہ میں حضرت قطب مدینہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دے چکے تھے۔ پھر ان ہی سے بسلسلہ بیعت عریضہ لکھوا کر کراچی سے مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ جواب نہ ملا۔ چند بار اسی طرح عریضے بھیجے مگر جواب ندارد۔ میں بھی ہمت ہارنے والا نہیں تھا۔ آخر کار ایک سال اور پانچ روز گزرنے کے بعد پھر قسمت چمکی، رات خواب میں زیارت

Marfat.com

ہوئی ۔ میں حیران تھا کہ مرید بھی نہیں بناتے ، توجہ بھی نہیں ہٹاتے آخر معاملہ کیا ہے؟ مجھے کیا معلوم کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہیں ۔ رات کو زیارت کی پھر دن آیا اور مغرب کی نماز کے بعد پتا چلا کہ مدینہ پاک کی مشکبار فضاؤں کو چومتا ہوا جھومتا ہوا مرشدی کی بارگاہ عطر بیز و عنبر خیز سے قبولیت کا مژدہ آ پہنچا ہے ۔ الحمد للہ علی احسانہ ۔

پھر جب ۱۴۰۰ھ میں مقدر نے یاوری کی ، سرکار مدینہ ﷺ نے کرم فرمایا ، بارگاہ رسالت (ﷺ) میں صلاۃ وسلام عرض کرنے کے بعد مرشدی کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا جب بے تاب نگاہیں مرشدی کے چہرہ زیبا پر پڑیں تو دل کو گواہی دینی پڑی کہ یہ تو وہی نورانی چہرہ ہے جسے کراچی میں خواب میں دیکھ چکا ہوں ۔ الحمد للہ عزوجل ۔

تصور جماؤں تو موجود پاؤں
کروں بند آنکھیں تو جلوہ نما ہیں

الحمد للہ عزوجل کم وبیش دو ماہ مدینہ منورہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی اور مدینہ پاک کی حاضری کے دوران تقریباً روزانہ آستانۂ مرشدی پر حاضری نصیب ہوتی رہی ۔ جب مدینہ طیبہ سے رخصت کی جاں سوز گھڑی آئی تو سر پر کوہ غم ٹوٹ پڑا ۔ بارگاہ رسالت میں سلام رخصت عرض کرنے کے لئے چلا تو عجیب حالت تھی ۔ محبوب ﷺ کی گلی کے در و دیوار اور برگ و بار چومتا ہوا بڑھا چلا جا رہا تھا ۔ اسی دوران محبوب ﷺ کی گلی کے ایک خار نے آنکھ کے پپوٹے پر پیار سے چٹکی بھر لی جس سے ہلکا سا خون اُبھر آیا ۔

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی

Marfat.com

بہر حال مواجھہ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کر کے روتا ہوا مسجد نبوی شریف علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے باہر نکلا اور گرتا پڑتا مرشد کے آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوا اور مضطربانہ سر مرشد کے قدموں میں رکھ دیا۔ اور روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ مرشدی نے انتہائی شفقت کے ساتھ سر پر دستِ شفقت پھیر کر بٹھایا اور ارشاد فرمایا، بیٹا تم مدینہ منورہ سے جا نہیں رہے ہو آ رہے ہو۔ اس وقت مجھے اپنے ولی کاملِ پیر و مرشد کے اس جملے کے معنیٰ سمجھ نہیں آئے کیونکہ بظاہر میں جا رہا تھا اور مرشد فرما رہے تھے۔ تم جا نہیں رہے ہو آ رہے ہو۔ لیکن اب اچھی طرح اس جملے کے سر بستہ راز کو سمجھ چکا ہوں کیوں کہ یہ مُرشدی کی کرامت تھی اور مرشد میرا مستقبل دیکھ چکے تھے اور الحمد للہ سرکار ﷺ کے طفیل مرشد کے صدقے مدینہ پاک کی اتنی بار حاضری نصیب ہوئی ہے کہ مجھے یاد ہی نہیں کہ میں نے کتنی بار سفر مدینہ کیا ہے۔ یہ سب کرم کی بات ہے۔ اللہ عزوجل کرے مرشد کے صدقے اسی طرح مدینہ منورہ میں آنا جانا رہے اور آخر کار جنت البقیع میں مرشد کے قدموں میں مدفن نصیب ہو جائے۔

رہے ہر سال میرا آنا جانا یا رسول اللہ ﷺ
بقیع پاک ہو آخر ٹھکانا یا رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

حواشی

Marfat.com

حقوق الطبع محفوظة لـ صلاح الصعدي Copy Right for Salah Al-Saady TEL: 0506338946 P.O. BOX: 3271	بئر عثمان منسوب سيدنا عثمان رضي الله عنه بمدينة منورة	PERIGI UTHMAN BIN AFFAN DI AL-MADINAH AL-MUNAWWARAH 1326H	HZ OSMAN(R.A) IN KUYUSU IN MEDINEI MUNEVVERE 1326H.	BEER SAYDNA OSMAN IN AL-MADINAH AL MUNAWARA 1326H	بئر عثمان بن عفان بالمدينة المنورة ١٣٢٦هـ

Marfat.com

۱

حضرت علامہ شہاب الدین رضوی فرماتے ہیں:

امام احمد رضا بریلوی القاب وخطابات کی باقاعدہ کوئی تقریب نہیں منعقد فرماتے، بلکہ مخصوص اشخاص کے درمیان فرما دیتے۔ دبدبۂ سکندری کے ایڈیٹر شاہ فضل حسن صابری کو آپ نے ''محبّ العلم والسنن'' کا لقب عطا کیا۔ اور اسی طرح مولانا امجد علی اعظمی کو ''صدر الشریعہ'' کا خطاب عطا فرمایا۔ مولانا مصطفیٰ رضا نوری بریلوی کو امام احمد رضا نے ''مفتی اعظم'' کا خطاب دیا اور آج وہ خطاب علم کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

حیات وخدمات: امام احمد رضا کی تحریکات صفحہ ۱۹۲

۲

خانقاہ عالیہ رضویہ کا عظیم الشان اجتماع

۲۵/ صفر ۱۳۴۷ھ / اگست ۱۹۲۸ء کو خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی کے عظیم الشان اجتماع میں جس میں ہزاروں کی تعداد میں اہل اسلام شریک تھے مقامی علماء کرام، اولیائے عظام، مشاہیر قوم کے علاوہ لنکا، بنگال، پنجاب، بمبئی، گجرات، کاٹھیاوار گونڈل، مدراس، یوپی، راجپوتانہ سرحد کے جلیل القدر فضلا وعمائدین قوم بھی حاضر جلسہ تھے۔ اس تاریخی اجلاس میں بدر الشریعہ والطریقہ حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا نوری قدس اللہ سرہ کو مفتی اعظم اور صدر العلماء نہ صرف کہا گیا بلکہ شہزادہ اکبر حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں بریلوی قدس اللہ سرہ کے حکم سے اس اجلاس میں جو تجاویز پاس ہوئیں۔ ان میں تجویز نمبر ۳ میں آپ کو صدر العلماء اور مفتی اعظم لکھا گیا۔ (اخبار دبدبہ سکندری۔ ۲۰ اگست ۱۹۲۸ء)

(محمد شہاب الدین رضوی: مفتی اعظم اور ان کے خلفاء صفحہ ۸۶)

Marfat.com

۳ مولانا الحاج مبین الدین رضوی محدث امروہوی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں۔

ایک موقع پر صدر الافاضل، فخر الاماثل حضرت مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ والرضوان کی مجلس میں معاصرین کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ اس میں اعلحضرت قدس اللہ سرہ کے شہزادہ اصغر بدرالشریعہ والطریقہ حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں کو ''مفتی اعظم'' کہا گیا۔ مجلس میں ایک صاحب نے اعتراضاً کہا وہ مفتی اعظم کب سے اور کیسے ہو گئے؟

صدر الافاضل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

یہ تو اپنے پیر و مرشد اعلحضرت قدس اللہ سرہ سے پوچھو کہ جب ان کی حیات طیبہ میں ان کے فرزند جلیل حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا نوری دام مجدہ کو ''مفتی اعظم'' کہا گیا۔ تو اعلحضرت قدس اللہ سرہ نے کیوں اور کیسے برقرار رکھا؟

صدر الافاضل کے اس جواب پر وہ معترض خاموش ہو گئے۔ (بروایت علامہ اختر رضا ازہری)

اس سلسلہ میں مولانا سید اعجاز حسین بریلوی ایڈیٹر مہانامہ اعلحضرت بریلی کا فیصلہ کن بیان ملاحظہ ہو:

حضرت مفتی اعظم! مجدد دین وملت اعلحضرت امام اہلسنت الحاج مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب ﷺ کے خلف اصغر اور زیب سجادہ آستانہ عالیہ رضویہ ہیں۔ حضرت موصوف کی دینی و دینوی برکات اظہر من الشمس ہیں۔ آپ صغر سنی ہی سے اعلحضرت امام اہلسنت کی خدمات میں مصروف رہے ہیں۔ یہاں تک کے بعد فراغ تعلیم امام اہلسنت کے پیش کار اور دست راست رہے۔ اعلحضرت کی کتابوں کی تصنیف میں اور مسائل کے جوابات میں مصروف رہتے۔ اور کتابوں کے حوالے کے لئے آپ ہی کتب خانہ رضویہ سے مطلوبہ کتابیں نکال کر پیش کرتے۔ یہاں تک کے خود اعلحضرت نے ایک بار اپنی اور دوسرے علماء

Marfat.com

اہلسنت کی موجودگی میں آپ سے جواب فتویٰ لکھوایا۔اور خود اپنی تصدیق سے مزین فرما کر آپ کو ''مفتی اعظم'' کا خطاب بخشا۔

(ماہنامہ اعلحضرت بریلی جولائی ۱۹۶۵ء)

(محمد شہاب الدین رضوی: مفتی اعظم اور ان کے خلفاء صفحہ ۸۵۔۸۶)

۴ یاد رہے کہ سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ کی عمر بھی بیعت وخلافت کے وقت اکیس برس ہی تھی۔

۵ سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کا وصال بھی بوقت اذان جمعہ ہی ہوا تھا۔

۶ قاسم محمود سید، اسلامی انسائیکلو پیڈیا۔شاھکار بک فاؤنڈیشن کراچی صفحہ ۹۶۷۔

۷ تذکرہ علماء اہل سنت کے مولف حضرت علامہ شاہ محمود احمد قادری (کانپور) کے صفحہ ۱۰۷ میں لکھا ہے کہ ''سیالکوٹ کے محلّہ خراشیاں میں ولادت ہوئی'' فاضل مولف کو سہو ہوا ہے۔

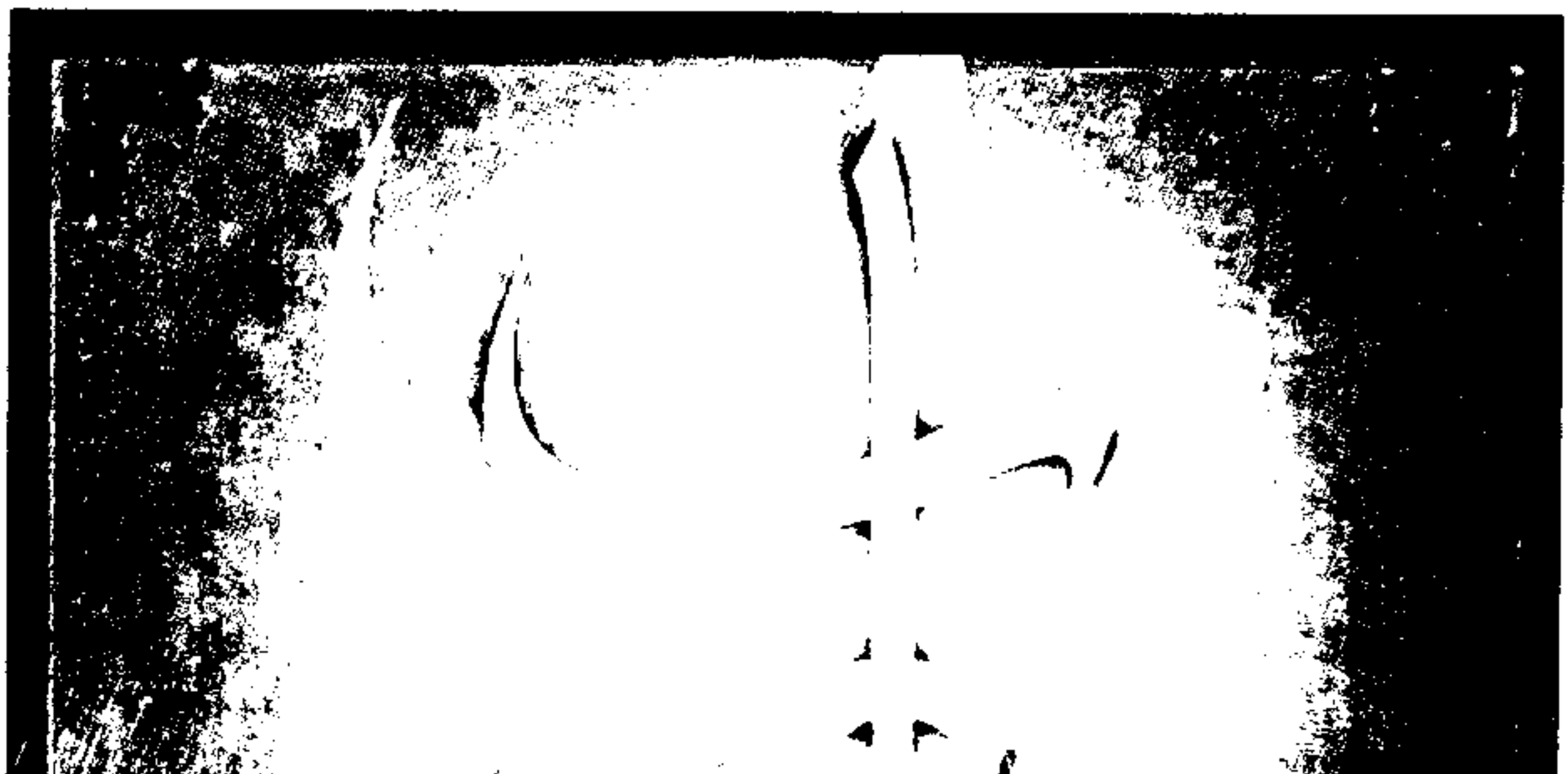

Marfat.com

مولانا الیاس صاحب کا خط

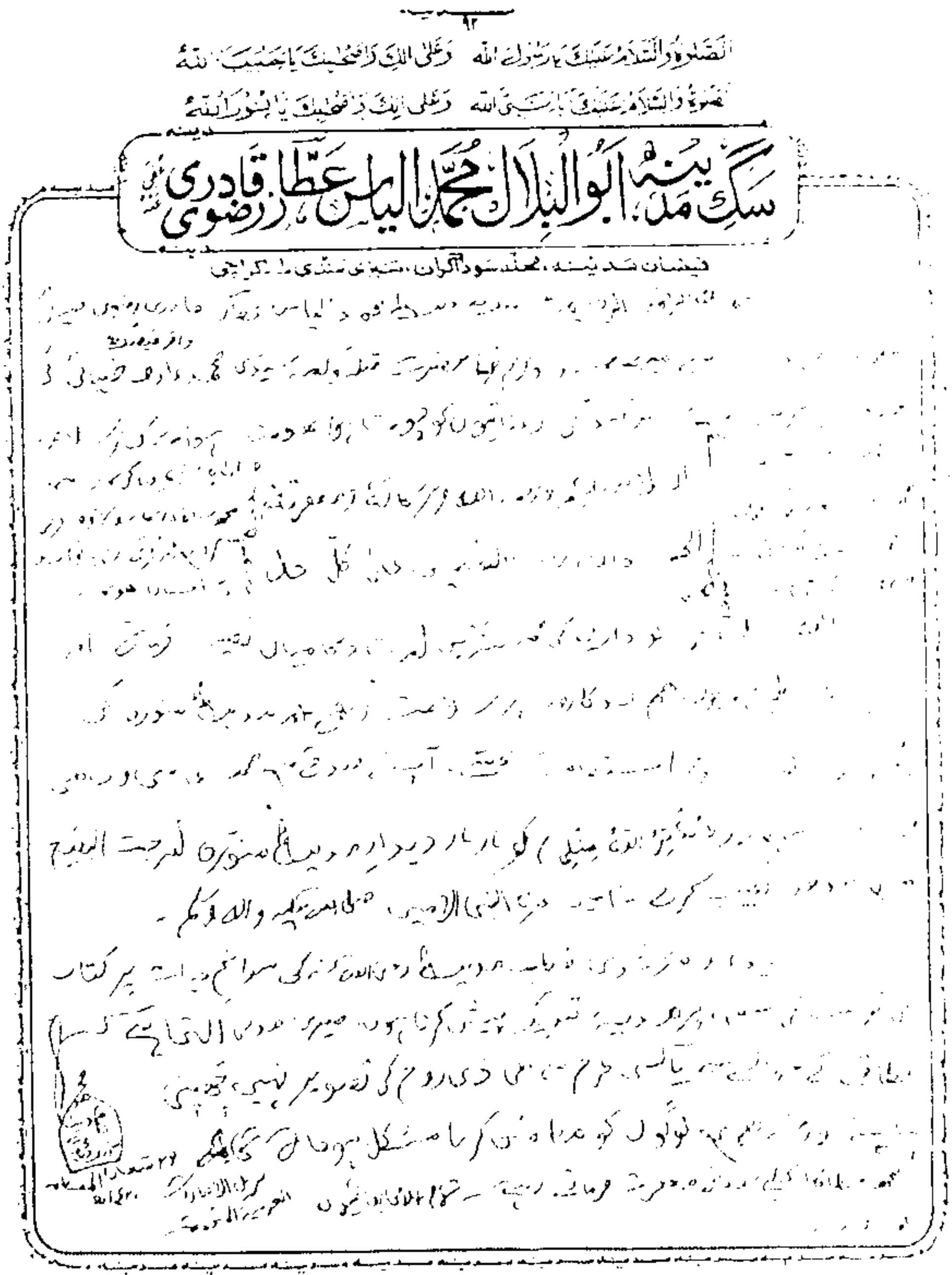

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا نور اللہ

سگِ مدینہ ابوالبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی

فیضان مدینہ، محلہ سوداگران، متصل سنڈے مارکیٹ کراچی

لاہور پاکستان کا دوسرا بڑا اور قدیم تاریخی شہر۔ آبادی ۲۵ لاکھ (موجودہ آبادی ایک کروڑ سے متجاوز ہے۔) سے زائد ہے۔ اس قدیم اور تاریخی شہر نے بے شمار انقلابات دیکھے ہیں اور یہ تہذیب وتمدن اور علم وفن کا مرکز رہا ہے۔ اس شہر سے کئی تحریکیں اٹھی ہیں۔ تحریک پاکستان میں یہاں کے باشندوں نے بھرپور

Marfat.com

کردار ادا کیا ہے۔ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس لاہور میں منٹو پارک میں ہوا تھا۔اس جگہ اب یادگار پاکستان کے نام سے ایک مینار تعمیر کیا گیا ہے۔ ۱۹۶۵ء میں پاک بھارت جنگ میں یہاں کے مسلمانوں نے ہمت و جوانمردی کے ایسے کارنامے انجام دیئے ہیں جن کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

لاہور کے متعلق جو قدیم روایت ملتی ہے۔اس میں رام چندر جی اور ان کی بیوی سیتا کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ رام کے بیٹے ''لا'' یا ''لو'' نے اپنی ماں کی یاد میں دریائے راوی کے کنارے یہ آبادی قائم کی۔لہور، لوہارو، لوہور وغیرہ مختلف ناموں سے اب یہ لاہور بن گیا ہے۔اس شہر کے گرداگرد بعد کے زمانوں میں ایک فصیل اور تیرہ دروازے بنائے گئے۔ ان دروازوں کے نشانات اب بھی ملتے ہیں۔اور جہاں یہ دروازے بنائے گئے تھے ان کے قریبی آبادیاں اسی نام سے منسوب ہیں۔ جیسے لوہاری دروازہ، شیرانوالہ دروازہ وغیرہ۔اسی عہد کی ایک کتاب ''حدود العالم'' مصنف مروزی میں اس شہر کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۳۷۲ھ میں لکھی گئی تھی اس وقت لاہور ملتان کے حاکم کے ماتحت ہوتا تھا۔سلطان محمود غزنوی نے ۹۱۲ھ میں لاہور سمیت شمالی ہند کے بعض علاقوں کو فتح کیا۔اور اس فتح کی یاد میں یہاں پہلی مسجد تعمیر کرائی۔

سلطان محمود غزنوی کا منظور نظر غلام ایاز یہاں کا صوبیدار رہا۔اس کی قبر چوک رنگ محل میں موجود ہے۔ برعظیم کے مشہور بزرگ شیخ علی ہجویری داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ بھی یہاں کافی عرصہ رشد و ہدایت کی روشنی پھیلاتے رہے۔ان کا مزار بھی یہاں ہی ہے۔

۱۱۸۶ء تا ۱۲۹۰ء کے عرصہ میں سلاطین غوری لاہور پر قابض رہے۔ان میں سے سلطان قطب الدین ایبک کا مزار بھی انارکلی کے قریب ایبک روڈ پر موجود ہے۔اس کے بعد خلجی اور تغلق سلاطین کا زمانہ آتا ہے۔ جو اڑھائی سو سال کے عرصے پر محیط تھے۔اس عرصہ میں تاتاریوں کے ہاتھوں لاہور کئی بار تاخت و

Marfat.com

تاراج ہوا۔ جب سلطان مبارک شاہ لاہور آئے تو یہاں صرف کھنڈر تھے۔ انہوں نے شہر کو دوبارہ تعمیر کروایا۔ لاہور لودھیوں کے زمانے میں بھی کافی معروف رہا۔ مغل عہد میں لاہور کو ایک مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ سلطان بابر نے مرزا کامران کو یہاں کا صوبیدار مقرر کیا۔ دریائے راوی کے کنارے کامران کے حکم سے تعمیر کردہ بارہ دری میں ایک باغ کے آثار بھی ملتے ہیں۔ ہمایوں بادشاہ کے زمانے میں لاہور شورشوں کی آماجگاہ رہا۔ شہنشاہ اکبر نے اپنے زمانے میں لاہور کی ازسرنو تعمیر کروائی اور لاہور کے گرداگرد فصیل اور مختلف دروازے اسی زمانے میں تعمیر کیے گئے۔ لاہور کا قلعہ تو پہلے سے موجود تھا۔ لیکن اکبر کے زمانے میں اسے دوبارہ پختہ تعمیر کیا گیا۔ اکبر کے عہد کے کئی مشہور افراد عرفی، فیضی بھی یہاں رہے۔ طبقات کبریٰ کے مصنف مرزا نظام الدین کا انتقال بھی لاہور شہر میں ہوا۔ جہانگیر کے عہد میں مسجد وزیر خاں تعمیر کی گئی اور یہ یادگار اب بھی موجود ہے۔ شاہدرہ کے قریب جہانگیر کا مقبرہ بھی اس دور کی یادگار ہے۔ اورنگ زیب کو لاہور آنے کا موقع تو بہت کم ملا لیکن اس کی کوششوں سے شاہجہان کے عہد میں تعمیر کردہ بعض یادگاروں کو محفوظ کرنے کا کام ہوا۔ اس عہد میں (۱۰۷۲ھ) میں تعمیر کردہ بادشاہی مسجد دنیا بھر میں اپنے فن تعمیر کی وجہ سے مشہور ہوئی۔

مغل دور کے خاتمے کے بعد لاہور اور پنجاب کے دوسرے علاقوں پر سکھوں کی حکومت قائم ہوئی۔ سکھوں کے دور میں مغل دور کی بعض یادگاروں کو گرادیا گیا۔ انگریزوں کے زمانے میں اور پاکستان کی تشکیل کے بعد لاہور نے ہر شعبہ میں ترقی کی۔

لاہور آج بھی علم و ادب، صحافت، صنعت و حرفت، تجارت، اور سیاست کا اہم ترین مرکز ہے۔ علمی مرکز ہونے کی حیثیت سے یہاں کئی یادگار درس گاہیں، کالج موجود ہیں۔

Marfat.com

تقسیم سے قبل یہاں ایک یونیورسٹی قائم کی گئی جواب بھی پنجاب یونیورسٹی کے نام سے موجود ہے۔ تقسیم سے قبل کئی تحریکوں کے مرکز ہونے کی وجہ سے ان تحریکوں سے وابستہ بعض یادگار عمارتیں اب بھی موجود ہیں۔ ان میں مسجد شہید گنج زیادہ مشہور ہے۔ غازی علم الدین شہید رضی اللہ عنہ بھی یہاں کا ایک مجاہد تھا۔ جس نے رسول کریم ﷺ کی توہین پر ایک ہندو کو قتل کر دیا تھا۔ اور خود پھانسی کی سزا پائی۔ مفکر پاکستان اور برِ عظیم کے مشہور شاعر علامہ اقبال یہاں کافی عرصہ رہے اور انتقال کے بعد بادشاہی مسجد کی حدود میں دفن کئے گئے۔

لاہور کو عمومی طور پر ایک مردم خیز خطہ بھی کہا جاتا ہے۔

(قاسم محمود سید، شاہکار اسلامی انسائیکلو پیڈیا کراچی صفحہ ۱۲۹۶، ۱۲۹۷)

پیلی بھیت: ہندوستان کے صوبہ یوپی میں نیپال کی اترائی میں قدیم شہر ہے۔ حافظ رحمت خان روہیلہ نے یہ شہر ۱۷۶۲ء میں آباد کیا تھا۔ اور اس کا نام حافظ آباد رکھا گیا تھا۔ بعد میں حافظ رحمت خان روہیلہ کے حکم پر ایک فصیل شہر کے اطراف سے نکلنے والی پیلی مٹی کی تعمیر کروائی گئی۔ جس کی بنا پر یہ حافظ آباد سے پیلی بھیت ہو گیا۔ کیونکہ ہندی اور سندھی میں بھیت دیوار کو کہتے ہیں۔ جو اردو میں آ کر بھیت ہو گیا۔ حافظ رحمت خان کی آمد سے قبل اس علاقہ پر بنجاروں کی آبادی تھی۔ سترھویں صدی عیسوی میں یہاں حافظ رحمت خان اور ان کے جانشینوں نے افغانی طرز کی عمارات تعمیر کیں۔ حافظ رحمت خان نے شہر کے وسط میں ایک جامع مسجد بنوائی جو اپنی وضع قطع کے اعتبار سے فنِ تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔ پیلی بھیت میں ہندو کائستوں اور بنجاروں کے علاوہ مسلمان پٹھانوں، پنجابی سوداگروں اور سیّدوں کی اکثریت ہے۔

۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی میں پیلی بھیت کی حیثیت ایک پرگنہ کی تھی اور اُس وقت یہاں ایک انگریز مجسٹریٹ مسٹر کارمیکل متعین تھا۔ اتفاق سے جہاد آزادی کے آغاز پر وہ پیلی بھیت میں موجود نہیں تھا بلکہ نینی تال میں تھا۔ جیسے

Marfat.com

ہی اسے میرٹھ اور دیگر علاقوں کے واقعات کا علم ہوا تو اُس نے پیلی بھیت پہنچ کر مجاہدین کی سرکوبی کے لئے پولیس اور سوار بھرتی کئے۔ اس وقت پیلی بھیت کے مسلمانوں میں انگریزوں کے خلاف بہت جوش وخروش تھا۔ گزٹ پیپر پیلی بھیت میں لکھا ہے کہ مسلمانان پیلی بھیت بہت جوش کی حالت میں تھے۔ جس کا اندازہ اُن اشتہارات سے ہوتا ہے جو عید کے دن جامع مسجد اور عیدگاہ میں چسپاں کئے گئے تھے۔ مگر اس سے قبل کہ پیلی بھیت میں کوئی معرکہ ہوتا۔ یکم جون ۱۸۵۷ء کو مسٹر کارمیکل کو بریلی کے واقعات کا علم ہوا کہ وہاں خان بہادر خان کی حکومت قائم ہوگئی ہے اور انگریز افسر بریلی سے فرار ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اُس نے فوری طور پر اپنے بیوی بچے پولیس کی حفاظت میں نینی تال بھیج دیئے۔ اور بعد میں خود بھی دیگر افسران کے ساتھ نینی تال فرار ہوگیا۔ نتیجتاً پیلی بھیت سے انگریز کی عملداری ختم ہوگئی اور خان بہادر خان کی حکومت قائم ہوگئی۔

پیلی بھیت کے پٹھانوں کی ایک بڑی تعداد جنرل بخت خان روہیلہ کی قیادت میں دہلی کے لئے روانہ ہو چکی تھی، باقی کچھ سو افراد بریلی پہنچ گئے تا کہ نواب خان بہادر خان کی حفاظت کر سکیں۔ ایسے حالات میں پیلی بھیت کا شہر نوجوانوں اور فنِ حرب کے ماہرین سے تقریباً خالی ہو چکا تھا۔ پیلی بھیت کے قرب وجوار میں آباد ہندو آبادیاں جو حافظ رحمت خان اور ان کے جانشینوں کے ہاتھ کئی مرتبہ ھزیمت اٹھا چکی تھیں۔ انہوں نے یہ موقع غنیمت جانا اور پیلی بھیت پر قبضہ کر لینے کے منصوبے بنانے لگے۔ اس وقت پیلی بھیت میں خان بہادر خان کے ایک قریبی عزیز نواب بشیر خان اُن کے نائب کی حیثیت سے شہر کے انتظام اور اس کی حفاظت کے ذمہ دار تھے۔ پیلی بھیت کے ایک سیاسی کارکن محمد عمر خان ایڈوکیٹ نے اپنی کتاب دوقومی نظریہ میں ۱۸۵۷ء کے واقعات کی تفصیل میں لکھا ہے کہ ہندوؤں نے پیلی بھیت کو جب پٹھان فوجوں سے خالی پایا۔ تو اُن کے دل میں شہر پر قبضہ کر لینے کی امنگ پیدا ہوئی۔ پیلی بھیت سے چند میل کے

Marfat.com

فاصلے پر ہندوؤں کی ایک قوم کرومی آباد تھی۔ اور اُس کے سربراہ کا نام ذوقی رام تھا۔ اُس نے اس سلسلے میں اہم کردار ادا کیا اور بشیر خان کو ایک خط لکھا کہ پیلی بھیت کی عنانِ حکومت ہمارے سپرد کر دی جائے ورنہ ہم شہر پر حملہ کر دیں گے۔ اس صورتحال کے پیش نظر پیلی بھیت کے باقی ماندہ مسلمانوں نے دوسو افراد پر مشتمل ایک جماعت تیار کی اور پیلی بھیت سے چند میل دور کمر پورہ کے مقام پر آٹھ ہزار ہندوؤں سے مقابلہ ہوا۔ جس میں مسلمانوں کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ اور ذوقی رام مارا گیا۔ مسلمانوں کی اس کامیابی کا سہرا پیلی بھیت کے پٹھانوں کے سر تھا۔ جو ہمیشہ سے جرات و بہادری کے مظاہرے کرتے چلے آئے ہیں۔

پیلی بھیت میں علم دین کا شہرہ ہندوستان کے دیگر شہروں کے مقابلے میں کم تھا۔ مگر صوفیاء کی ایک بڑی اکثریت اس شہر میں ہمیشہ سے موجود تھی۔ حافظ رحمت خان کے دور حکومت میں شاہ کلیم اللہ شاہ میاں کے مجاہدہ باطنی کی شہرت عام تھی۔ اور حافظ رحمت خان بھی آپ کے عقیدت مندوں میں شامل تھے۔ اس کے علاوہ جہاد آزادی ۱۸۵۷ء میں جو صوفیاء پیلی بھیت میں مقیم تھے۔ اُن میں شاہ نعمت اللہ شاہ میاں نقشبندی، شاہ لطف اللہ شاہ میاں، شاہ سبحان شاہ میاں اور شاہ مستان شاہ میاں کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ شاہ نعمت اللہ شاہ میاں ہر وقت استغراق کے عالم میں رہتے تھے۔ اور جہاد آزادی سے کئی سال قبل سے اپنے گلے پر انگلی پھیر پھیر کر فرماتے تھے کہ مخلوق پر قتل ہے۔ مخلوق پر تباہی ہے۔ ان تمام صوفیاء کے مقابر پیلی بھیت میں موجود ہیں۔ اور عوام الناس کی آج بھی توجہ کا مرکز ہیں۔

علماء میں مولانا احمد رضا خان کے والد مولانا نقی علی خان کی شخصیت ایسی تھی جس کو پیلی بھیت کے عوام الناس قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مولانا نقی علی خان اکثر بریلی سے پیلی بھیت تشریف لاتے اور خصوصاً میلاد کی محافل میں شرکت کرتے

Marfat.com

تھے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے مذہبی حلقوں میں پیلی بھیت کو مرکزی حیثیت مولانا وصی احمد محدث سورتی کے قیام پیلی بھیت کے بعد حاصل ہوئی اور اس شہر کا نام ہندوستان کی مذہبی اور سیاسی تاریخ میں زندہ وجاوید ہوگیا۔

(رضی حیدر خواجہ، تذکرہ محدث سورتی، صفحہ ۷۲ تا ۷۵)

۱۱؎ ٹیپ کیسٹ مملوکہ عبدالروف عثمان قادری نزیل مدینہ منورہ۔

۱۲؎ رضی حیدر خواجہ۔تذکرہ محدث سورتی۔سورتی اکیڈمی کراچی صفحہ ۵۳۔

۱۳؎ قاسم محمود سید۔اسلامی انسائیکلو پیڈیا۔شاہکار بک فاونڈیشن کراچی صفحہ ۳۳۳

۱۴؎ بدرالقادری۔مولانا۔جادہ منزل۔المجمع السلامی۔مبارکپور ہند۔صفحہ ۱۹۱۔

۱۵؎ نسب نامہ شریف غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر محی الدین رضی اللہ عنہ جیلانی من طرف والد ماجد۔

۱۔ قطب الاقطاب، غوث الاعظم، سلطان الاولیاء سیدنا الشریف الامام ابومحمد عبدالقادر محی الدین الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ المتوفی ۵۶۱ھ

۲۔ بن الشریف الامام ابی صالح جنگی دوست الجیلی المتوفی ۴۸۹ھ

۳۔ بن الشریف الامام عبداللہ الجیلی المتوفی ۴۷۲ھ

۴۔ بن الشریف الامام یحیی زاھد المتوفی ۴۳۰ھ

۵۔ بن الشریف الامام محمد المتوفی ۴۲۵ھ

۶۔ بن الشریف الامام داود المتوفی ۳۲۱ھ

۷۔ بن الشریف الامام موسی المتوفی ۲۸۸ھ

۸۔ بن الشریف الامام عبداللہ المتوفی ۲۵۶ھ

۹۔ بن الشریف الامام موسی الجون المتوفی ۲۱۳ھ

۱۰۔ بن الشریف الامام عبداللہ المحض المتوفی ۱۴۵ھ

۱۱۔ بن الشریف الامام حسن مثنی المتوفی ۹۲ھ

Marfat.com

۱۲۔ بن الشریف الامام امیر المومنین سیدنا امام حسن الشہید ۵۰ھ
۱۳۔ بن امام الاصفیا امیر المومنین سیدنا علی مرتضی الشہید ۴۰ھ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

۱۶۔ نسب نامہ شریف غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر محی الدین رضی اللہ عنہ جیلانی من طرف والدہ ماجدہ۔

۱۔ قطب الاقطاب، غوث الاعظم، سلطان الاولیاء سیدنا الشریف الامام ابومحمد عبدالقادر محی الدین الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ المتوفی ۵۶۱ھ
۲۔ امہ ام الخیر فاطمہ
۳۔ بنت السید ابی عبداللہ الصومعی الزاھد
۴۔ ابن الامام ابی جمال الدین السید محمد
۵۔ ابن الامام السید محمود
۶۔ ابن الامام ابی العطاء عبداللہ
۷۔ ابن الامام کمال الدین عیسی
۸۔ ابن الامام السید ابی علاء الدین محمد الجواد
۹۔ ابن الامام السید علی الرضا المتوفی ۲۰۳ھ
۱۰۔ ابن الامام السید موسی کاظم المتوفی ۱۸۳ھ
۱۱۔ ابن الامام السید جعفر الصادق المتوفی ۱۴۸ھ
۱۲۔ ابن الامام السید محمد الباقر المتوفی ۱۱۷ھ
۱۳۔ ابن الامام السید علی زین العابدین المتوفی ۹۵ھ
۱۴۔ ابن الامام السید حسین الشہید ۶۱ھ
۱۵۔ ابن امام الاصفیا امیر المومنین سیدنا علی مرتضی الشہید ۴۰ھ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

۱۷

سند سلسلہ عالیہ قادریہ ۔ (۱)

۱۔ حضرت امام الاولین والآخرین سیدنا رسول اللہ ﷺ وصال مبارک		۱۱ھ
۲۔ حضرت الامام السید علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	الشہید	۴۰ھ
۳۔ حضرت الامام السید حسین رضی اللہ عنہ	الشہید	۶۱ھ
۴۔ حضرت الامام السید زین العابدین رضی اللہ عنہ	المتوفی	۹۵ھ
۵۔ حضرت الامام السید محمد الباقر رضی اللہ عنہ	المتوفی	۱۱۷ھ
۶۔ حضرت الامام السید جعفر الصادق رضی اللہ عنہ	المتوفی	۱۴۸ھ
۷۔ حضرت الامام السید موسیٰ الکاظم رضی اللہ عنہ	المتوفی	۱۸۳ھ
۸۔ حضرت الامام السید علی رضا رضی اللہ عنہ	المتوفی	۲۰۳ھ
۹۔ حضرت الامام اسد الدین معروف کرخی رضی اللہ عنہ	المتوفی	۲۰۶ھ
۱۰۔ حضرت شیخ خواجہ سری سقطی رضی اللہ عنہ	المتوفی	۲۵۳ھ
۱۱۔ حضرت شیخ سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ	المتوفی	۲۹۸ھ
۱۲۔ حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ	المتوفی	۳۳۴ھ
۱۳۔ حضرت شیخ عبدالواحد التمیمی رضی اللہ عنہ	المتوفی	۴۲۵ھ
۱۴۔ حضرت شیخ ابوالفرح یوسف الطرطوسی رضی اللہ عنہ	المتوفی	۴۴۷ھ
۱۵۔ حضرت شیخ ابوسعید علی بن محمد بن یوسف الھکاری رضی اللہ عنہ	المتوفی	۴۸۶ھ
۱۶۔ حضرت شیخ ابوسعید المبارک المخزومی رضی اللہ عنہ	المتوفی	۵۲۳ھ
۱۷۔ قطب الاقطاب، غوث الاعظم، سلطان الاولیاء ابومحمد سید عبدالقادر محی الدین بن ابی صالح الجیلانی رضی اللہ عنہ	المتوفی	۵۶۱ھ

Marfat.com

۱۸ سند سلسلہ عالیہ قادریہ ۔ (۲)

۱۔ حضرت امام الاولین والآخرین سیدنا رسول اللہ ﷺ وصال مبارک ۱۱ھ

۲۔ حضرت الامام امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ الشہید ۲۳ھ

و حضرت الامام السید علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ الشہید ۴۰ھ

۳۔ حضرت الامام سیدنا اویس القرنی رضی اللہ عنہ

۴۔ حضرت شیخ موسی بن یزید الراعی رضی اللہ عنہ

۵۔ حضرت شیخ ابراھیم بن ادھم رضی اللہ عنہ المتوفی ۱۶۶ھ

۶۔ حضرت شیخ شقیق بلخی رضی اللہ عنہ المتوفی ۱۷۴ھ

۷۔ حضرت شیخ ابی تراب النخشی رضی اللہ عنہ المتوفی ۲۴۵ھ

۸۔ حضرت شیخ ابی عمر الاصطخری رضی اللہ عنہ

۹۔ حضرت شیخ الحذاء رضی اللہ عنہ

۱۰۔ حضرت شیخ سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ المتوفی ۲۹۸ھ

۱۱۔ حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ المتوفی ۳۳۴ھ

۱۲۔ حضرت شیخ عبدالواحد التمیمی رضی اللہ عنہ المتوفی ۴۲۵ھ

۱۳۔ حضرت شیخ ابوالفرح یوسف الطرطوسی رضی اللہ عنہ المتوفی ۴۴۷ھ

۱۴۔ حضرت شیخ ابی الحسن علی بن محمد یوسف الھکاری رضی اللہ عنہ المتوفی ۴۸۶ھ

۱۵۔ حضرت شیخ ابوسعید المبارک المخزومی رضی اللہ عنہ المتوفی ۵۲۳ھ

۱۶۔ قطب الاقطاب، غوث الاعظم، سلطان الاولیاء ابومحمد سید عبدالقادر محی الدین بن ابی صالح الجیلانی رضی اللہ عنہ المتوفی ۵۶۱ھ

۱۹ بدرالقادری ۔ مولانا ۔ جادہ منزل

Marfat.com

۲۰ نفحات الانس: مطبع لاہور صفحہ ۳۵۴

۲۱ فقیر اللہ علوی نقشبندی: مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی - طبع لاہور صفحہ ۲۱۰۔

۲۲ حضرت ابو عمر عثمان صریفینی

۲۳ حضرت ابو محمد عبدالحق حریمی (یہ دونوں اولیاء اللہ حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے معاصرین میں سے تھے)

۲۴ حدایق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری

۲۵ فیض احمد فیض مولانا: مہر منیر صفحہ ۴۱

۲۶ فیض احمد فیض مولانا: مہر منیر صفحہ ۴۱

۲۷ بدر القادری، مولانا - جادہ و منزل صفحہ ۱۹۷

۲۸ فیض احمد فیض مولانا: مہر منیر ص ۴۲۔۴۳

۲۹ بدر القادری، مولانا - جادہ و منزل، مبارکپور ہند۔

۳۰ حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی (پیدائش ۵۸۰ھ / ۱۱۹۳ء - وفات ۶۹۱ / ۱۲۹۲ء) ایران کا بہت بڑا شاعر و نثر نگار، شیراز میں پیدا ہوئے، (مدرسہ) نظامیہ بغداد میں تعلیم حاصل کی۔ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید تھے۔ ان کی تصانیف ''بوستان'' و'' گلستان'' اور دیوان کا متعدد زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے۔

(المنجد الاعلام صفحہ ۳۵۵)

۳۱ عبدالحکیم شرف قادری۔ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور۔ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ۔

۳۲ عبدالحکیم شرف قادری - تقدیم غنیۃ الطالبین صفحہ ۸۷/ ۸۸۔

۳۳ آڈیو کیسٹ مملوکہ عبدالرؤف قادری نزیل جدہ۔

۳۴ غلام فرید نظامی، ڈاکٹر - مرشد عالم صفحہ ۲۰۴

۳۵ **غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھنے والے کے لئے خوشخبری:**

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلسلہ سہروردیہ کے بہت

Marfat.com

بڑے بزرگ ہیں۔آپ حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ ہوئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی تمام عبادتوں اور جملہ طاعتوں اورکل نیک عملوں میں سے ایک چیز پر بڑا بھاری بھروسہ اوراعتماد ہے کہ، وہ انشا اللہ میری ضرورنجات کا باعث بن جائے گی۔اوروہ بات یہ ہے کہ حضرت محبوب سبحانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص کے لئے (ایمان کی) خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا میرے دیکھنے والے کودیکھا۔ (بعض روایات میں چار مرتبہ تک ہے اور کچھ روایات میں اورزیادہ مرتبہ تک مذکور ہے۔فقیرقادری)

شیخ بہاءالدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں زیارت کی انہوں نے حضرت پیران پیرمحبوب سبحانی شیخ سیدعبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔لہذا میں حضور کے فرمان حق ترجمان کی بشارت میں شامل ہوں اورانشاءاللہ زمرۂ اہل طوبی میں شامل ہوں۔

(مخزن الاسرار-صفحہ۱۶۱)

(بحوالہ منیرالدین سیدقادری۔جمال غوثیہ لاہور۔صفحہ۲۳۳-۲۳۴)

۳۶ معمرہ منوریہ

حضرت مخدوم شاہ محمد حسن صابری تحریرفرماتے ہیں:

حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابومحمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ مکتوب نطاب کربتہ الوحدت تصنیف اپنی تحریرفرماتے ہیں کہ بتاریخ انیسویں ماہ رجب ۵۲۱ھ کوروز پنجشنبہ بعد مغرب کے میں نے سید کبیر الدین شاہ دولہ بن حضرت سید سعید موسیٰ حنبلی دوست عموی حقیقی اپنے کو بیعت توبہ سے اپنے ہاتھ پرمشرف کرکے تعلیمات کیفیات باطنی سے بہرہ مندفرمایا اورترقی کیفیت باطن میں متوجہ کردیا۔ اور

Marfat.com

بتاریخ نویں ماہ ذوالقعدۃ ۵۴۸ھ کو بروز دوشنبہ بعد عصر کے محفل عام میں اپنے سامنے بٹھا کر بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف کر کے کلاہ اپنی جو مجھ کو میرے پیر و مرشد حضرت ابو سعید مبارک بن علی مخزومی رحمتہ اللہ علیہ نے وقت عطائے مثال صاحب مجاز مرفوع الاجازت اولوالعزم والمرتبہ کے میرے سر پر اپنے ہاتھ سے اوڑھائی تھی۔ یہ کلاہ متبرک اسی طرح حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے حضرت پیر و مرشد تک پہنچی تھی اپنے ہاتھ سے شاہ دولہ کے سر پر اوڑھائی اور عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھ کر خرقہ پہنا دیا۔ اور مثال خلافت بخطاب قطب الاسرار حبیب کے اہل مجلس کو سنا کر مرحمت فرمائی اور تمامی اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور شجرات متحققہ اور مکتوبات نطاب مفادضہ اور ملبوسات معنونہ اور اوراد منضبطہ یعنی لوازمات مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت اور اولوالعزم والمرتبہ کے عطا فرمائے اور عبدالغفور ابدال کو خدمت میں مامور کر دیا۔ اور منور علی کو لائق مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت اولوالعزم والمرتبہ کا سمجھ کر سپرد کر دیا۔

حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب قطب الاسرار حبیب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب نطاب تحفۃ الارواح اسرار غوث اکبر الکبیر تصنیف اپنی میں ترقیم فرماتے ہیں کہ میں بائیس برس کی عمر میں بتاریخ انیسوں ماہ رجب ۵۲۱ھ کو بروز پنجشنبہ بعد مغرب کے بیعت توبہ سے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر مشرف ہوا۔ اور تعلیمات کیفیات باطن سے بہرہ مند ہو کر طرف ترقی باطن کے مصروف ہو گیا۔ ستائیس سال کے بعد انچاس برس کی عمر میں بتاریخ نویں ماہ ذوالقعدۃ ۵۴۸ھ کو بروز دوشنبہ وقتِ عصر کے جلسہ عام میں بیعت امامت اور ارشاد سے حضرت ممدوح کے دستِ حق پرست پر مشرف ہوا۔

بتاریخ سترہویں ماہ ربیع اول ۵۸۷ھ کو بروز دوشنبہ وقت عصر کے آستانہ کرامت شانہ پر مجلس عام میں منور علی کو اپنے روبرو بٹھا کر بیعت امامت اور ارشاد سے

Marfat.com

مشرف کر کے وہی کلاہ متبرکہ جو حضرت پیرومرشد ممدوح نے مجھ کو مرحمت فرمائی تھی اپنے ہاتھ سے سر پر اوڑھا کر عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھا، اور خرقہ پہنا دیا۔ اور مثال خلافت بخطاب نفس بغدمی کلمہ زبان ملکوتی کے حاضرین مجلس کو سنا کر مع جملہ اسناد خلافت نامجات حضرت پیرانِ عظام اور تبرکات ملبوسات وغیرہ اور شجرات اشتقاق سلاسل اور اضبط اوقات شبانہ روز اور مکتوبات مندرجہ کیفیات ظاہر و باطن یعنی مستلزمات مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازتی کے عطا فرمائے۔ اور ولایت آلہ آباد ملک پورب کی نامزد کر کے ارسال کر دیا اور عبدالغفور ابدال کو خدمت میں مامور کیا۔ اور ایک طومار جس میں خوارق عجبیہ ابتدائے حمل سے تا بہ ایک سو ایک برس کی عمر تک جو کچھ حضرت پیرومرشد جناب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رضی اللہ عنہ سے صادر ہوئے تھے۔ میں نے دیدہ اور شنیدہ پانچ ہزار ایک سو ستانوے شمار کر کے تحریر کیے تھے مع نقل مکتوب نطاب کربتہ الوحدت کے منور علی کو تفویض کر دیئے۔ اور بعضے احکامات زمانہ استقبال سے مطلع کر دیا۔

حضرت شاہ منور علی صاحب بن سیدی عبداللہ بن سیدی عبدالرحمٰن بن سیدی عثمان بن حضرت سید الطائفہ شیخ الشیوخ ابو القاسم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ اور حقیقی ہمشیرہ زادہ حضرت ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاہر سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کے مکتوب نطاب فقر العفیف اپنے میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں اٹھائیس برس کی عمر میں بتاریخ اکیسویں ماہ ذوالحجہ ۵۱۹ھ کو بروز یک شنبہ بعد نماز مغرب حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت توبہ سے مشرف ہو کر بائیس برس وضو کرانے کی خدمت پر مامور رہا۔ بتاریخ ستائیسویں ماہ شوال ۵۴۱ھ کو بروز چہار شنبہ وقت ظہر کے حضرت ممدوح کو وضو کرا رہا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یا حضرت: آب حیات کی کیا کیفیت ہے؟ جس کے نوش کرنے سے حضرت خضر

Marfat.com

علیہ السلام کو حیات ابدی حاصل ہوئی۔

حضرت ممدوح نے ایک جرعہ آب اپنے سیدھے ہاتھ میں لے کر ارشاد فرمایا کہ اس وقت فقیر کے ہاتھ ساڑھے چھ سو برس کی عمر کا آب حیات ہے۔ تو نوش کر لے۔ میں نے اسی وقت نوش کر لیا۔ اس وقت میری عمر پچاس برس کی تھی۔ اور اس روز سے گاہ گاہ مجھ کو کسی خدمت کے انجام دینے کو اور جگہ بھی ارسال فرما دیا جاتا تھا۔ اور بتاریخ نویں ماہ ذیقعدہ ۵۴۸ھ روز دوشنبہ وقت عصر سے حسب الحکم جناب ممدوح کے حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب گجراتی کی خدمت میں سرگرم رہا۔ اور بتاریخ سترہویں ماہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ کو قبل از وقت نماز جمعہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رضی اللہ عنہ نے قرب حضرت ذات تقدس و تعالیٰ میں وصال فرمایا۔ یعنی اس عالم سے رحلت کی۔ سولہ برس کے بعد حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب گجراتی (آپ کا وصال بروز دوشنبہ ۲۲ شعبان ۶۰۳ھ کو احمد آباد دکن میں ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔ فقیر قادری) قطب الاسرار حبیب رحمتہ اللہ علیہ نے بتاریخ سترہویں ماہ ربیع اول ۵۸۷ھ کو روز دوشنبہ وقت عصر کے مجھ کو مرتبہ تکمیل کیفیت باطن پر کامیاب فرما کر بیعت امامت اور ارشاد سے بلوازم و مراسم مرعیہ مستمرہ مذکورہ بالا مستفیض کر کے صاحب مجاز مرفوع الا جازت اولوالعزم والمرتبہ مثل اپنے فرما دیا۔ اور ارشاد کیا کہ جب مخدوم علی احمد صابر کا زمانہ عروج ولایت کا ہو اور تم کو باطن سے خبر ملے اسی وقت سوائے جلد دعائے حرز یمانی شریف سیف اللہ اپنے کے اور کلاہ مبارک معنوتہ کے اور کچھ اپنے پاس مت رکھنا۔ جملہ تبرکات مفادضہ ہمدست عبدالغفور ابدال کے ارسال کر دینا۔ اور حرز مرتضوی شریف سلطانُ الاوراد اور کلاہ متبرکہ نسبت حلیہ ایک شخص ولایتی اولاد حنفی کا بتلا کر اس کو مرحمت کر دینے کے احکام سے مطلع فرما دیا۔ اور مجھ کو آلہ آباد کو ارسال کر دیا۔ اور خود بھی حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب

Marfat.com

قطب الاسرار حبیب رحمتہ اللہ علیہ بموجب حکم حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے بغداد شریف میں حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب رحمتہ اللہ علیہ صابزادہ کلاں کو صاحب سجادہ کر کے بلدہ گجرات واقع سرحد ولایت افاغنہ میں ہے۔

(حقیقت گلزار صابری صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۹)

پروفیسر شریف کنجاہی لکھتے ہیں:

بتاریخ نویں ماہ ذوالقعدۃ ۵۴۸ھ بروز دوشنبہ وقت عصر سے حسب حکم حضرت غوث اعظم قدس اللہ سرہٗ حضرت کبیر الدین شاہ دولہ گجراتی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سرگرم عمل رہا۔ پھر ''قطب الاسرار الحبیب'' حضرت شاہ دولہ گجراتی نے مجھے بتاریخ ۱۷ ویں ماہ ربیع اول ۵۸۷ھ بروز دوشنبہ بوقت عصر بیعت و خلافت ارشاد سے مشرف فرمایا۔

(حضرت شاہ دولہ گجراتی حیات وتعلیمات محکمہ اوقاف پنجاب لاہور۔)

شاہ منور علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت شاہ دولہ قدس اللہ سرہٗ کے توسط سے بارگاہ غوث الثقلین میں پہنچے تھے۔اوران سے ماذون بھی تھے۔

یہاں اس غلط فہمی کا ازلہ ضروری ہے کہ بعض حضرات نے حضرت شاہ دولہ رضی اللہ عنہ گجراتی (پاکستان) کو حضرت شاہ منور علی الہ آبادی رحمتہ اللہ علیہ کا مرشد سمجھ لیا ہے۔مگر حضرت شاہ منور علی قدس اللہ سرہٗ کے مرشد شاہ دولہ سید کبیر الدین رضی اللہ عنہ کا مزار کسی اور مقام پر تلاش کرنا چاہیے۔(فقیر قادری)

اس سلسلہ معمریہ منوریہ میں سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ بھی مجاز و ماذون ہیں۔

(الاجازۃ المتینہ ۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور صفحہ ۲۱۔)

۳۷ شیخ عبدالحق محدث دہلوی - جذب القلوب ترجمہ علامہ محمد صادق بہاولپوری

Marfat.com

نوری کتب خانہ لاہور۔

۳۸ السیرۃ النبویہ، احمد بن زینی دحلان، جلد اول صفحہ ۴۴

۳۹ پیر کرم شاہ الازہری: ضیاالنبی ترجمہ اشعار۔ جلد اول صفحہ ۴۶۲

۴۰ پیر محمد کرم شاہ الازہری: ضیاالنبی جلد اول صفحہ ۷۵۔۷۸

۴۱ محمد حفظ الرحمٰن ۔ راہ وفا یعنی سفرنامہ بلاد اسلامیہ صفحہ ۱۴۴۔ علی گڑھ ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء

۴۲ محمد الیاس برنی قادری۔ صراط الحمید۔ صفحہ ۴۷

۴۳ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ

۴۴ سید احمد شیخ جمال اللیل ۱۳۵۵ھ میں مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔ مکہ شریف میں معلم الحجاج ہیں۔ حضرت سید آل مصطفیٰ مارہروی رضی اللہ عنہ سے بیعت ہیں۔ فرماتے ہیں حضرت نے بیعت کے وقت بہت نعمتیں عطا فرمائیں۔ اور ایک حکم بہت زوردار طریقے سے کیا۔

''سنیوں کے لئے جان و مال اور اولاد سب قربان کر دینا
اسی میں فلاحِ دارین ہے۔''

اور آپ کے چچا سید عقیل جمال اللیل سیدنا اعلحضرت رضی اللہ عنہ سے بیعت تھے۔ اور والد ماجد سید محمد بن احمد جمال اللیل، حضرت ابراھیم رضا خاں جیلانی میاں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے۔ ان کے اجداد میں سے ابوحسن سید محمد شیخ جمال اللیل کامل درویش، نیم مجذوب بزرگ تھے۔ رات بھر ذکر الٰہی میں گزارتے۔ رات کے آخری حصّہ میں حرم شریف جاتے۔ راستے میں یا رسول اللہ (ﷺ) کے نعرے لگاتے جاتے۔ اسی راستے میں حاکم مکہ کا محل بھی پڑتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ بیمار ہو گئے اور تین رات گھر سے نہ نکل سکے۔

اس وقت حکومت ترکیہ کے حاکم شاہ سلیم تھے۔ شاہ سلیم نے طلب کیا۔ اور کہا!

''یا جمال اللیل تین رات سے آپ کہاں تھے۔''

Marfat.com

اسی دن سے آپ جمال اللیل کے لقب سے معروف ہو گئے۔ اور یہی خاندانی لقب قرار پایا۔

۴۵ **الشریف علی عبداللہ**

علی ''پاشا'' بن عبداللہ بن محمد بن عبدالمعین ابن عون مکہ مکرمہ کے اشراف میں سے تھا۔ ۱۳۲۳ھ کو حکومت سنبھالی، اور ۱۳۲۶ھ میں معزل ہو کر مصر منتقل ہوا، قاہرہ میں مستقل سکونت اختیار کی اور ۱۳۶۰ھ/ ۱۹۴۱ء میں وہیں وصال ہوا۔

(خیرالدین الزرکلی- الآعلام مطبوعہ بیروت جلد۴ صفحہ۳۰۹۔)

۴۶ **شیخ ابوسعدعتیق الحیدری مخرج**، آپ مدینہ طیبہ کے معروف معلم حیدرالحیدری کے نانا تھے۔ حارۃ النصر میں قیام تھا اگر آپ دو دن قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ کے پاس تشریف نہ لاتے تو حضرت قدس اللہ سرہٗ ان سے ملاقات کے لئے چلے جاتے۔ عہد ترکیہ میں، مدینہ طیبہ میں باہر سے آنے والے قافلوں کو روانہ کرنے کی ذمہ داری حکومت عثمانیہ کی طرف سے آپ پر تھی۔ اس لئے مخرج کے لقب سے معروف ہو گئے۔

۴۷ محمد شہاب الدین رضوی- علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام صفحہ۴۰-۴۱

۴۸ تاریخ الدولۃ المکیہ کے فاضل مولف حضرت علامہ عبدالحق انصاری کو سہو ہوا اور آپ نے صفحہ۵۳ پر لکھ دیا کہ

''گورنر کا دربار ہوتا تھا، فاضل بریلوی بھی وہاں پہنچے۔''

وہ دربار گورنر کا نہیں بلکہ شریف مکہ، شریف علی پاشا علیہ الرحمہ کا دربار تھا۔ اور اعلحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کو نہ تو شریف علی پاشا نے طلب کیا تھا اور نہ ہی آپ وہاں گئے تھے۔

احمد راتب پاشا اس زمانہ میں گورنر مکہ معظّمہ تھے، جس کا فاضل محقق نے صفحہ۵۶ پر ذکر فرمایا ہے۔

Marfat.com

۴۹ مصطفیٰ رضا خاں نوری مفتی اعظم: ملفوظات اعلحضرت حصہ دوم صفحہ ۱۲۴_۱۲۵

۵۰ فقیہ العصر مولانا مفتی **اعجاز ولی خاں** رضوی قدس سرہ (لاہور)

استاذ العلماء فقیہ العصر مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خاں ابن مولانا سردار ولی خاں ابن مولانا ہادی علی خاں ابن مولانا رضا علی خاں (جدِ امجد مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی) قدست اسرارہم ۱۱ ربیعین ۱۳۳۲ھ / ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ اعلحضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز سے قرآنِ مجید شروع کیا اور حافظ عبدالکریم قادری بریلوی سے پڑھا، پھر درسی کتابیں متوسطات تک برادر معظم مولانا تقدس علی خاں علیہ الرحمہ شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ، پیر گوٹھ، سندھ، مولانا مختار احمد سلطان پوری اور مولانا محمد حسنین رضا بریلوی سے پڑھیں، شرح جامی مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا بریلوی علیہ الرحمہ سے اور تفسیر جلالین مولانا سردار علی خاں سے پڑھی اور ۱۳۵۲ھ / ۱۹۲۹ء میں حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا بریلوی علیہ الرحمہ سے سندِ حدیث حاصل کی، بعد ازاں حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز سے بھی سند حدیث حاصل کی، پھر مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی قدس اللہ سرہ العزیز مصنف بہار شریعت کی خدمت میں مدرسہ سعیدیہ دادوں میں حاضر ہوئے اور تحصیلِ علوم کے بعد حضرت صدر الشریعہ سے سند حاصل کی۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں اعلحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی سے بیعت ہوئے اور آپ کے فرزند ارجمند حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا بریلوی علیہ الرحمہ سے سلسلۂ قادریہ میں اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے۔

تکمیل علوم کے بعد این۔ بی ہائی اسکول بریلی میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا، پھر کچھ عرصہ دارالعلوم منظر اسلام اور کچھ عرصہ دارالعلوم مظہر اسلام بریلی میں

Marfat.com

پڑھاتے رہے۔ ۱۹۴۵ء میں آپ مدرسہ منہاج العلوم، پانی پت متصل مزار مولانا سید غوث علی شاہ پانی پتی قدس اللہ سرہ العزیز تشریف لے گئے اور ایک سال فرائض تدریس انجام دینے کے بعد دارالعلوم منظر اسلام بریلی میں چلے آئے۔ تقسیم کے بعد ۲۰ر دسمبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان آکر جامعہ محمدی شریف جھنگ میں ۱۹۵۱ء تک شیخ الحدیث رہے۔ بعد ازاں کچھ عرصہ دارالعلوم اہلسنت وجماعت جہلم میں رہے۔ جون ۱۹۵۴ء میں شیخ الحدیث والفقہ کی حیثیت میں جامعہ نعمانیہ لاہور تشریف لے آئے اور قریباً چھ سال تک بحسن وخوبی کام کیا۔ ۱۹۶۰ء میں جامعہ نعمانیہ لاہور میں شیخ الحدیث مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۳ء میں جامعہ نعمانیہ کی انتظامیہ کی جانب سے جمعیۃ علماء پاکستان سے وابستگی پر اعتراض کیا گیا تو آپ نے استعفا دے دیا اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں شیخ الحدیث مقرر ہوگئے۔ افسوس کہ آپ جامعہ نظامیہ میں صرف دو دن تشریف لائے تھے کہ مرضِ وفات لاحق ہوگیا اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے طلباء آپ سے مستفیض نہ ہوسکے۔

مفتی اعجاز ولی خاں قدس اللہ سرہ العزیز ۱۹۳۷ء ہی سے تحریک مسلم لیگ کی حمایت واعانت فرماتے رہے۔ ۱۹۴۰ء میں جب لاہور میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی تو آپ نے اس کی حمایت میں دارالافتاء الرضویہ بریلی سے فتویٰ جاری کیا۔ ۱۹۴۵ء/ ۱۹۴۶ء میں مشرقی پنجاب کا دورہ کرکے پاکستان کے لئے فضا ہموار کی۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت میں حصہ لینے کی بنا پر ایک سو دن تک سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند رہے۔

آپ ابتداء ہی سے جمعیۃ علماء پاکستان کے معاون رہے۔ علامہ ابوالحسنات قدس اللہ سرہ العزیز کے دور میں مجلس عاملہ کے رکن اور علامہ عبدالحامد بدایونی کے دور صدارت میں مغربی پاکستان کے صدر رہے۔ حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی مدظلہ العالی کے دور صدارت میں خازن رہے۔ مئی ۱۹۷۱ء میں جمعیۃ علماء

Marfat.com

پاکستان صوبہ پنجاب کے صدر مقرر کئے گئے اور اسی وابستگی کی بنا پر منصبِ شیخ الحدیث سے استعفاد ے دیا۔

۱۹۵۴ء میں حضرت داتا گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز کے مزار انوار کے قریب جامعہ گنج بخش قائم کیا۔ غالباً ۱۹۵۶ء میں جامع مسجد محلّہ اسلام پورہ میں خطیب مقرر ہوئے اور وہاں دارالعلوم حامدیہ رضویہ قائم کیا۔ آپ نے گنج بخش کے نام سے ایک ماہنامہ بھی جاری کیا جو ایک عرصہ تک جاری رہنے کے بعد بند ہو گیا۔

مفتی اعجاز ولی خاں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسنِ اخلاق، ایثار و قربانی، حق گوئی، صاف دلی، بے نفسی، حلم و بردباری، قوت حافظہ، مسائلِ فقہیہ کے استحضار، صلابتِ رائے اور تاریخ گوئی میں اپنی مثال آپ تھے۔ بلاشبہ سیکڑوں علماء نے آپ سے اکتساب فیض کیا، تصانیف یہ ہیں۔

۱۔ قانونِ میراث
۲۔ تسہیل الواضح خلاصہ النحو الواضح
۳۔ تنویر القرآن (تفسیر قرآن برحاشیہ کنز الایمان)
۴۔ ترجمہ مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز
۵۔ ترجمہ کشف الاسرار

مختلف کتب پر مقدمے اور بیشمار فتاویٰ جات

مختصر علالت کے بعد ۲۴ر شعبان ۱۳۹۳ھ / ۲۰ر نومبر ۱۹۷۳ء بروز منگل فقیہ العصر مفتی اعجاز ولی خاں قدس اللہ سرہ العزیز کا وصال ہوا۔ نماز جنازہ مفتی اعظم پاکستان مولانا سید ابوالبرکات علیہ الرحمہ نے پڑھائی۔ میانی صاحب، بہاول پور روڈ لاہور میں مولانا غلام محمد ترنم قدس اللہ سرہ العزیز کے سرہانے آخری آرام گاہ بنی۔ ایک صاحبزادہ پاشا صاحب اور ایک صاحبزادی یادگار ہیں۔ آپ اپنا نام محمد اعجاز الرضوی لکھا کرتے تھے۔

مولانا محمد ابراہیم خوشتر علیہ الرحمہ نے تاریخ وصال کہی۔

Marfat.com

رخصت ہوا جہان سے یہ کون باکمال
بوجھل ہوئی زمیں تو فلک غم سے ہے نڈھال
عقبیٰ کی فکر، دین کا جس کو رہا خیال

''از عاقبت بخیر'' ہے اس کا سنِ وصال

۹۳ھ ۱۳

(محمد عبدالحکیم شرف قادری: تذکرہ اکابر اہلسنت ص ۶۳ تا ۶۵)

۵۱ مصطفیٰ رضا خاں نوری مفتی اعظم: ملفوظات اعلحضرت حصہ دوم صفحہ ۱۲۶۔۱۲۷
۵۲ رفیق السفر الی بلد خیر البشر۔صفحہ ۱۴۸۔
۵۳ ۱۳۳۴ھ تک آپ بقید حیات تھے۔(فقیر قادری)
۵۴ محمد شہاب الدین رضوی۔علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام صفحہ ۴۳
۵۵ مصطفیٰ رضا خاں، مفتی اعظم۔الملفوظ۔حصہ دوم صفحہ ۱۵۷ حامد اینڈ کمپنی لاہور۔
۵۶ ماہنامہ ''البیان'' کے ایڈیٹر جمیل عبدالقادر غدہ تھے اور یہ رسالہ رشید رضا مصری، وھابیہ کے ماتحت تھا، حضرت علامہ سید احمد علی قادری رامپوری نے بڑی سعی و حکمت سے حضرت علامہ نبھانی رحمتہ اللہ علیہ کی تقریظ نیز علامہ یسین خیاری مدنی رضی اللہ عنہ کا مضمون اس رسالہ میں شائع کرایا۔
۵۷ محمد شہاب الدین رضوی۔علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام صفحہ ۷۸
۵۸ محمد شہاب الدین رضوی۔علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام صفحہ ۶۳
۵۹ محمد شہاب الدین رضوی: علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام صفحہ ۷۹-۸۰۔
۶۰ عبدالحق انصاری علامہ: تاریخ الدولة المکیة صفحہ ۸۴
۶۱ عبدالحق انصاری علامہ: تاریخ الدولة المکیة صفحہ ۸۴
۶۲ عبدالحق انصاری علامہ: تاریخ الدولة المکیة صفحہ ۸۵
۶۳ عبدالحق انصاری علامہ: تاریخ الدولة المکیة صفحہ ۸۵

Marfat.com

۶۴ عبدالحق انصاری علامہ: تاریخ الدولة المکیة صفحہ۸۵

۶۵ عبدالحق انصاری علامہ: تاریخ الدولة المکیة صفحہ۸۵

۶۶ عبدالحق انصاری علامہ: تاریخ الدولة المکیة صفحہ۸۶تا۸۸

۶۷ عبدالحق انصاری علامہ: تاریخ الدولة المکیة صفحہ۸۶تا۸۸

۶۸ عبدالحق انصاری علامہ: تاریخ الدولة المکیة صفحہ۸۶تا۸۸

۶۹ عبدالحق انصاری علامہ: تاریخ الدولة المکیة صفحہ۸۸

۷۰ عبدالحق انصاری علامہ: تاریخ الدولة المکیة صفحہ۸۹۔۹۰

۷۱ شریف حسین بن علی

ملک حسین بن علی بن محمد بن عبدالمعین الھاشمی ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء میں آستانہ میں پیدا ہوئے۔ ہاشمی اشراف میں یہ پہلا شخص تھا، جس نے ترکوں سے حکومت لی، اور مکہ مکرمہ کے آخری حاکم تھے۔ ان کی پیدائش کے وقت ان کے والد مکہ شریف میں نہ تھے۔ تین سال کی عمر میں شریف حسین بن علی کے ساتھ مکہ مکرمہ آئے۔ مکہ معظّمہ میں تعلیم وتربیت حاصل کی۔ فقہ وادب وغیرہ علوم حاصل کئے۔ گھوڑ سواری وشکار کے شوقین اور شعروشاعری کا ملکہ حاصل تھا۔ آپ کے چچا شریف عبداللہ پاشا امیر مکہ، آپ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ شریف عبداللہ اکثر مہمات آپ ہی کے سپرد کرتے تھے۔ باپ اور چچا فوت ہوگئے اور ان کے دوسرے چچا عون الرفیق امیر مکہ مقرر ہوئے۔ اس وقت مکہ معظّمہ کا امیر سلطنت عثمانیہ کے ماتحت ہوتا تھا۔ ان کے ساتھ شریف حسین کی نہ بنی۔ اس لئے ۱۳۰۹ھ میں آستانہ منتقل ہوگئے اور مجلس شوری کے رکن مقرر ہوئے۔ ۱۳۲۶ھ میں عون الرفیق کا انتقال ہوا، پھر تیسرے چچا عبدالالہ امیر مقرر ہوئے تو شریف مکہ معظّمہ واپس آ گئے۔ ترکوں کی طرف سے بلاد عسیر پر حملہ کی قیادت کی۔

۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۴ء کو پہلی عالمی جنگ شروع ہوئی۔ برطانیہ نے ترکی اور جرمن

Marfat.com

کے ساتھ جنگ سے بھر پور فائدہ اٹھایا۔ ۹ رشعبان ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء کو پہلی گولی مکہ معظّمہ پر چلی۔ حجاز میں ترکیہ کی افواج کو گھیرے میں لے لیا انگریزوں نے مال اور اسلحہ سے مدد کی۔

اپنے بیٹے فیصل کو برطانوی فوج کے ساتھ سوریہ بھیجا، فتح ہوئی۔ ۱۹۱۸ء میں عالمی جنگ ختم ہوئی تو شریف حسین کا حجاز پر مکمل تسلط ہو چکا تھا۔

۱۹۲۰ء میں فرانسیوں نے میسلون کی جنگ کے بعد آپ کے بیٹے فیصل کو سوریہ سے نکال دیا۔ ۱۹۲۴ء میں عمان گئے، وہاں کی عوام سے بیعتِ خلافت لی، امیر المؤمنین کے لقب کے ساتھ مکہ معظّمہ واپس ہوئے۔ اس کے بعد ابن سعود نے حملہ کر دیا۔

برطانوی قونصل خانہ جدہ سے رابطہ ہوا اور ایک اجلاس میں یہ طے ہوا کہ ملک حسین اپنے بڑے بیٹے علی کے حق میں دستبردار ہو کر مکہ سے جدہ منتقل ہو جائیں، پھر بحری جہاز کے ذریعہ شمال کی طرف حجاز کی آخری حدود ''العقبہ'' پہنچ گئے۔ اس وقت یہ علاقہ ان کے بیٹے عبد اللہ کے ماتحت تھا۔ چند ماہ قیام کے بعد ۱۹۲۵ء میں جزیرہ قبرص چلے گئے، چھ برس قیام کیا، بیمار ہونے پر عمان کا رخ کیا۔ آپ کے بیٹے ملک فیصل اور عبداللہ عیادت کو حاضر ہوئے۔ اور اپنے ساتھ لے گئے۔ چھ ماہ بیماری میں گزرے اور ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۱ء میں انتقال فرما گئے۔ جسد خاکی کو بیت المقدس لے گئے اور مسجد الاقصیٰ میں دفن ہوئے۔

(خیر الدین الزرکلی - الاعلام جلد ۲ صفحہ ۲۴۹ - ۲۴۵)

۷۲ آڈیو کیسٹ مملوکہ: عبدالروف عثمان قادری نزیل مدینہ منورہ

۷۳ آڈیو کیسٹ مملوکہ: عبدالروف عثمان قادری نزیل مدینہ منورہ

۷۴ آڈیو کیسٹ مملوکہ: فقیر قادری عفی عنہ

۷۵ راہ وفا۔ سفر نامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۰۸-۳۰۹

۷۶ راہ وفا۔ سفر نامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۱۰-۳۱۱

Marfat.com

۷۷ راہ وفا۔ سفرنامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۱۱

۷۸ راہ وفا۔ سفرنامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۱۲

۷۹ راہ وفا۔ سفرنامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۱۳

۸۰ راہ وفا۔ سفرنامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۲۲

۸۱ راہ وفا۔ سفرنامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۲۳

۸۲ صراط الحمید۔ سفرنامہ مطبوعہ پریس علی گڑھ ۱۹۲۸ء / ۱۳۴۶ھ صفحہ ۱۲۶

۸۳ صراط الحمید۔ سفرنامہ مطبوعہ پریس علی گڑھ ۱۹۲۸ء / ۱۳۴۶ھ صفحہ ۱۲۶

۸۴ صراط الحمید۔ سفرنامہ مطبوعہ پریس علی گڑھ ۱۹۲۸ء / ۱۳۴۶ھ صفحہ ۳۳۷۔۳۳۸

۸۵ راہ وفا۔ سفرنامہ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحہ ۳۷۳ تا ۳۷۹

۸۶ صراط الحمید۔ سفرنامہ مطبوعہ پریس علی گڑھ ۱۹۲۸ء / ۱۳۴۶ھ صفحہ ۲۲۵۔۲۲۶

۸۷ آڈیو کیسٹ مملوکہ: فقیر قادری عفی عنہ

۸۸ آڈیو کیسٹ مملوکہ: فقیر قادری عفی عنہ

۸۹ اس وقت بھی اذیتیں دینے والے آتے تھے۔ ٹیپ ریکارڈ ساتھ لے آتے اور کیسٹیں ٹیپ کر کے لے جاتے اور پھر مباحث (سی-آئی-ڈی) والوں کو پہنچاتے رہتے کہ دیکھو مشرکین کا اجتماع ہوتا ہے، مولود پڑھا جاتا ہے۔ شرک اور بدعتیں ہوتیں ہیں۔ حضرت سیدی کو معلوم تھا کہ وہ کون لوگ ہیں مگر کبھی بھی ان کو کچھ نہیں کہتے تھے۔

۹۰ امیر عبدالعزیز بن ابراھیم ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ کو امیر مدینہ منورہ مقرر ہوا اور صفر ۱۳۵۵ھ کو ہٹا دیا گیا۔

۹۱ **مناخہ**

یہ علاقہ مسجد نبوی الشریف سے مغرب کی جانب واقع ہے۔ اس کا اصل نام مناقہ (اونٹ بیٹھانے کی جگہ) تھا، کثرت استعمال سے مناخہ ہوگیا۔ زمانہ قدیم میں یہاں حجاج اور تُجار کے قافلے آ کر رکتے تھے۔

Marfat.com

وفا الوفا میں مذکور ہے کہ حضرت عمر بن شبہ رضی اللہ عنہ (آپ سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے ہم سبق تھے) عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کے بازاروں کی حدود مقرر فرمانے لگے تو بازار بنی قینقاع میں تشریف فرما ہوئے، حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا قدم مبارک زمین پر مارتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارا بازار سوق المدینہ ہے۔ اسے کوئی تنگ نہ کرے اور نہ کوئی اس جگہ سے خراج وصول کرے۔

اس کی حدود مسجد المصلی (مسجد غمامہ) سے قلعہ باب الشامی تک ہے۔ سلطنت عثمانیہ کے آخری ایام میں عوام نے یہاں گنجان اور پکے مکان بنا لیے جس کی وجہ سے بازار بہت تنگ ہوگیا تو اس وقت کے فوجی حاکم فخری پاشا نے پہلی عالمی جنگ کے دوران ان تجاویزات کو گرانے کا حکم دیا، تو مدینہ طیبہ کی اس طرف کی فصیل بھی گرادی گئی۔

(عبدالقادر انصاری - آثار المدینہ المنورہ)

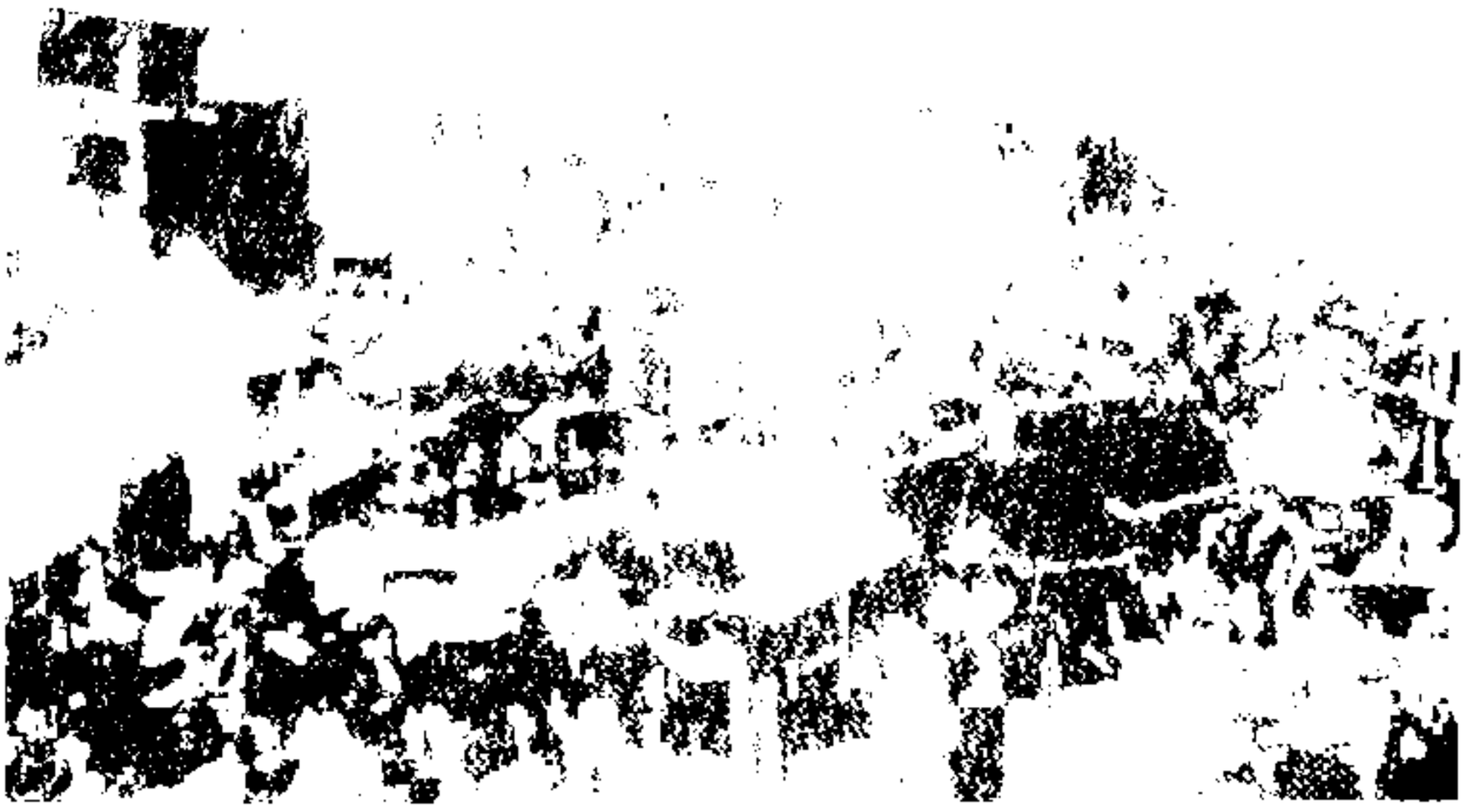

قدیم ایام کی تصویرِ مناخہ

۹۲ مرشد طریقت حضرت **خواجہ سید غلام محی الدین** گولڑوی قدس اللہ سرہ

حضرت خواجہ سید غلام محی الدین ابن حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہما (۹-۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۱ء) کو گولڑہ شریف (ضلع راولپنڈی) میں پیدا ہوئے۔

Marfat.com

جب یہ اطلاع مبارکباد کے ساتھ حضرت قبلہ عالم کو دی گئی تو آپ نے فرمایا ''مبارکباد سے تو میں نے سمجھا تھا کہ شاید مجھے خدا مل گیا ہے۔'' پھر فرمایا نرینہ اولاد کی پیدائش سے ہر شخص کو خوشی ہوتی ہے لیکن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے گھر میں اللہ اللہ کرنے والی ایک روح کا ورود ہوا ہے۔ آپ کی یہ پیش گوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔ حضرت خواجہ سید غلام محی الدین گولڑوی کی تعلیم و تربیت کے لئے نادر روزگار اساتذہ مقرر کئے گئے۔ تجوید و قراءت میں مولانا قاری عبدالرحمٰن جونپوری سے استفادہ کیا اور علوم دینیہ کی تحصیل حضرت مولانا علامہ محمد غازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کی، والدِ ماجد حضرت پیر مہر علی شاہ قدس اللہ سرہٗ کے فیض توجہ نے آپ کو جلد ہی پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ تربیت اور نگرانی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت اعلیٰ گولڑوی قدم قدم پر ہدایات جاری فرماتے جن کی تعمیل کمال سعادت مندی سے کی جاتی۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت خواجہ سید غلام محی الدین قدس اللہ سرہٗ علم و عمل، نظم و ضبط، صبر و تحمل، فراست و بے نفسی، اوراد و اشغال کی پابندی اور ارباب اقتدار سے بے نیازی میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ کے نام حضرت اعلیٰ گولڑوی کے ایک مکتوب کا اقتباس ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:

''سب گھروں اور مہمانوں کی خبر گیری رکھنا، جمعہ و جماعت کا التزام رہے، اپنے استاد صاحب کا حسبِ ہدایت خیال رکھنا، ان کی ضروریات کو قبل از وقت مہیا رکھنا، ان کی صحت کا خیال رہے، نہ صرف اپنے سبق اور مطلب کا، ایسا ہی جناب قاری صاحب کی خبر گیری رکھو، یعنی کوئی وطنی ناتراشیدہ حسبِ عادت اہلِ وطن پیش آنے نہ پاوے، ایسا حلیم نہ ہونا چاہئے کہ ضروریات میں نقصان ہو اور نہ ایسا درشت کہ خلق اللہ بیزار ہو۔''

آپ کو بچپن ہی سے گاڑی کے انجن سے دلچسپی تھی، اسی لئے حضرت اعلیٰ قدس اللہ سرہٗ نے آپ کو بابو جی کا خطاب دیا جو اتنا مقبول ہوا کہ پیر و جواں آپ کو اسی

Marfat.com

لقب سے یاد کرتے تھے۔شاہ ولی اللہ گوالیاری نے آپ کو انجن کا ایک ماڈل پیش کیا جس میں کوئلے کی جگہ مٹھائی اور پانی کی جگہ شربت بھرا ہوا تھا جو تا حیات آپ کے کمرے کی زینت بنا رہا۔ایک مرتبہ کسی دوست نے انجن سے دلچسپی کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا، مجھے اس کی چار ادائیں پسند ہے۔

۱۔ حوصلہ : کہ جتنی زیادہ آگ ڈالو، اتنا ہی تیز چلتا ہے۔
۲۔ وفا : جہاں خود جائیگا وہیں تمام ڈبوں کو بلا تمیز ساتھ لے جائے گا۔
۳۔ ایثار : خود جلتا ہے اور دوسروں کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔
۴۔ استقامت : ہمیشہ معین راستہ (لائن) پر چلتا ہے۔

گویا آپ نے بڑے عام فہم انداز میں مرشد کی خصوصیات بیان فرما دیں۔
علمی و روحانی تکمیل کے بعد حضرت اعلیٰ قدس اللہ سرہٗ نے آپ کو اجازت و خلافت سے نوازا لیکن آپ کسی کو بیعت کرنے پر تیار نہ ہوئے تا آنکہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ قدس اللہ سرہٗ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تمہارے ہاتھ پر بیعت کریگا اس کا میں ذمہ دار ہوں''

۱۹۱۰ء میں آپ کی شادی ہوئی جس میں دیگر علماء و مشائخ کے علاوہ حضرت سید محمد دیوان پاکپتن شریف، حضرت صاحبزادہ خواجہ محمود تونسہ شریف، حضرت صاحبزادہ خواجہ ضیاء الدین سیال شریف، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری اور حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث لاثانی علی پوری (قدست اسرارہم) شریک ہوئے۔
آپ متعدد دفعہ حج و زیارت کی سعادت سے مشرف ہوئے اور ہر دفعہ بیسیوں افراد آپ کے ساتھ ہوتے ۱۹۴۴ء میں حرمین طیبین کی زیارت سے مشرف

Marfat.com

ہوئے اور زر کثیر حجاز مقدس کے غرباء، فقراء اور علماء میں تقسیم کیا۔
حضور غوث اعظم اور مولانا رومی قدس سرہما سے عشق کی حد تک عقیدت و محبت تھی چنانچہ متعدد دفعہ بغداد شریف اور قونیہ شریف (ترکیہ) کا سفر کیا۔
حضرت خواجہ غلام محی الدین قدس اللہ سرہٗ نے جامعہ غوثیہ (گولڑہ شریف) کی تعمیر و ترقی پر خاطر خواہ توجہ دی، کتب خانہ کی توسیع فرمائی، حضرت پیر مہر علی شاہ قدس اللہ سرہٗ کی تصانیف عالیہ کی اشاعت کا اہتمام فرمایا، دیگر تقریبات کے علاوہ آپ کے زیر اہتمام حضور غوث اعظم ﷺ کا عرس ماہ ربیع الثانی میں بڑے تزک و احتشام سے ہوتا، لاکھوں کے اجتماع کے باوجود نظم و نسق ایسا شاندار ہوتا تھا کہ کسی کو شکایت نہ ہوتی تھی۔

۲۲ / جون (۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء) بروز اتوار لاکھوں دلوں کے مرکزِ عقیدت حضرت خواجہ سید غلام محی الدین قدس اللہ سرہٗ کمبائنڈ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں وصال فرما گئے۔ دو لاکھ سے زیادہ افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے جوار میں آخری آرامگاہ بنی، جناب ابوالطاہر فدا حسین فداؔ مدیر مہر و ماہ، لاہور نے قطعہ تاریخ کہا۔

ہوئے عازم سوئے جنت ہیں آج فدا ! حضرت محی دیں ، دیں پناہ
سراپا تھے اک شرع دینِ نبی کا نشانات سرِ حقیقت کی راہ
چمکتے نہ چرخِ ولایت پہ کیوں وہ رہی ان پہ مہرِ علی کی نگاہ
سنِ وصل ان کا فداؔ برمحل
کہو ''رحلت ہادی خلق آہ''

۱۳۹۴ھ

(عبدالحکیم شرف قادری - تذکرہ اکابر اہل سنت - لاہور)

۹۳ اس کی وجہ یہ تھی کہ فقیر کو چند مرتبہ کا تجربہ تھا کہ حضرت پیر صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کمرے میں تشریف فرما ہوتے۔ اور باہر پہرے دار کا لب و لہجہ درست نہ ہوتا

Marfat.com

تھا۔

۹۴ مناظرِ اسلام مولانا **محمد عمر اچھروی** قدس اللہ سرہٗ:

وسعت علم اور حاضر جوابی میں ان کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی تقویٰ اور پرہیز گاری میں اپنی مثال آپ تھے۔ انہوں نے مسلک اہلِ سنت و جماعت کے تحفظ کے لئے تحریری اور تقریری کوششوں میں تمام عمر صرف کی وہ ایک ایسی شخصیت تھے جنہیں بلا تخصیص تمام مذاہبِ باطلہ کے مقابلے میں پیش کیا جا سکتا تھا۔ ہر روز قرآنِ مجید کے پانچ پاروں کی تلاوت اور شب بیداری آپ کے معمولات میں سے تھے۔ دورانِ تقریر آیات قرآنیہ سے اس کثرت سے استدلال کرتے تھے کہ حیرت ہوتی تھی۔ ۱۹۰۲ء میں مولانا محمد امین ابن حاجی عبد الملک کے گھر قصور میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید والد ماجد سے پڑھا۔ علوم دینیہ مولانا صلاح الدین، مولوی محمد حسین لکھوی، مولوی عطاء اللہ لکھوی، مولوی محمد عالم سنبھلی (لاہور) سے پڑھے۔ امام اہل سنت امام احمد رضا بریلوی کے شاگرد رشید مولانا محمد حسین (امام و خطیب پلٹن فیروز پور) کے ہاں کچھ عرصہ زیر تعلیم رہے اور اس عرصہ میں مولانا کے شاگرد ارشد مولانا علی محمد جماعتی علیہ الرحمتہ قصوری کے ہاں قیام پذیر رہے (جوان دنوں فتو والہ میں مقیم تھے) مولانا علی محمد جماعتی کے بیان کے مطابق مولانا اچھروی بہت محنتی تھے۔

آپ نے مدرسہ رحمانیہ دہلی میں درسِ حدیث کی تحصیل کی اور سند مولوی عبد اللہ روپڑی اہلِ حدیث سے حاصل کی۔ آپ نے تمام زندگی مسلکِ احناف کی بھرپور حمایت کی۔ مولانا احمد علی سہارنپوری کے تلمیذِ رشید مولانا احمد علی میرٹھی سے دوبارہ حدیث شریف کا درس لیا۔

۲ ذوالقعدۃ المبارکہ، ۲۱ دسمبر (۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء) کو آپ دار جاودانی کی طرف تشریف لے گئے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد

Marfat.com

قدس اللہ سرہٗ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت مولانا شریف احمد شرافت نوشاہی نے قطعہ تاریخِ وفات لکھا ؎

جناب مولوی فخرِ زمانہ محمد آں عمر مرد یگانہ
بعلمِ دین عالی دستگا ہے بشرع و فقر بس والا نگا ہے
مناظر اہلِ حق بودہ بانصاف معینِ ملتِ بضیائے احناف
برائے اہل بدعت تیغ قاطع خلاف گمر ہاں برہان ساطع
باعدائے نبی شمشیرِ برّ اں بمیدانِ غزا چوں شیرِ غرّ اں
گریزاں رافضی و ہم وہابی ہم ازوے قادیانی را خرابی
ندائے ارجعی ازحق شنیدہ سوئے فردوس شد روشں پریدہ
شرافت سال وصلش جست ازجاں
ندا آمد بگو "مغفور دیّا ں!"

۹۱ ھ ۱۳

دیگر

زہے مولوی محمد عمر کہ در دینِ حق بود مثلِ قمر
زترحیلِ وے جوں شرافت بجست ندا گشت "حافظ محمد عمر"

۱۳ ھ ۹۱

۹۵ شیخ نابی افندی حضرت قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ کا مرید تھا۔ ترکی کے علاوہ کوئی زبان نہیں جانتا تھا۔ مسلسل پابندی کے ساتھ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تھا۔ کبھی خالی ہاتھ نہیں آتا تھا۔ دو عدد فتوت (روٹی کی ایک قسم ہے) حضرت کی بارگاہ میں پیش کر کے آخر مجلس تک حاضر رہتا۔ جوں ہی دسترخوان بچھتا فوراً چلا جاتا۔ مہریں بنانے کا کام کرتا تھا۔ شارع عینیہ میں دوکان تھی احقر فقیر قادری جب بھی ان کے پاس حاضر ہوتا، ترکی قہوہ سے نوازتے اور فوراً ایک مہر کھود کر عنایت فرما دیتے۔ جناب میاں محمد فیاض قادری سجادہ نشین سیدنا داتا گنج

Marfat.com

بخش (رضی اللہ عنہ) اور دیگر احباب کے لئے بھی ان سے مہریں بنواتا۔

۹۶ ماہنامہ ترجمان اہل سنت - کراچی، فروری ۱۹۷۹ء

۹۷ حضرت خواجہ خان محمد تونسوی قدس اللہ سرہٗ

خواجہ خان محمد بن خواجہ محمد حامد بن حافظ موسیٰ بن خواجہ اللہ بخش بن خواجہ گل محمد بن شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم ۔ تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خاں (پنجاب) میں ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ / ۲۶ فروری ۱۹۱۶ء میں پیدا ہوئے حصول تعلیم کے بعد والد ماجد حضرت خواجہ محمد حامد سے بیعت وخلافت حاصل ہوئی اور چشت شریف کے سجادہ نشین حضرت سید احمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی خلافت و اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ عالم و فاضل، عابد، زاہد، پابند شریعت پیر طریقت اور قرآن وحدیث پر ماہرانہ نظر رکھتے تھے۔ ۱۹۶۵ء میں پاکستان، ہندوستان، ایران اور عراق کے مزارات عالیہ کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے۔

۱۹۶۰ء میں بڑے بھائی حضرت خواجہ غلام سدیدالدین تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ آٹھ مرتبہ حج بیت اللہ شریف وزیارت مدینہ منورہ کی عزت پائی، پہلا حج ۱۹۶۴ء اور آخری حج ۱۹۷۸ء میں ہوا۔ اپنے دور سجادگی میں تونسہ شریف کو خوب رونق وشہرت بخشی، بروز جمعۃ المبارک ۴ رمئی ۱۹۷۹ء کو رحلت فرمائی۔

۱۔ تذکرہ خواجگان تونسوی جلد اول - پروفیسر افتخار احمد چشتی

۲۔ وافیات مشاہد پاکستان - پروفیسر محمد اسلم

(بشکریہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی - کراچی)

۹۸ نورعین حضرت قبلہ خواجہ نور جہانیاں چشتی مہاروی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت میاں نور جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ بن خواجہ محمود بخش مہاروی (متوفی

Marfat.com

۱۳۷۴ھ) کی ولادت قصبہ مہار میں ۱۳۳۹ھ کو ہوئی۔ آپ کے جداعلی حضرت خواجہ نور محمد مہاروی سلسلہ چشتیہ کے مرد جلیل، راجپوت کھرل قبیلہ سے تھے۔ پندرہ برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔ مولوی نور احمد صاحب اور مولانا محمد نواز صاحب سے تحصیل علوم فرمائی۔ حضرت خواجہ محمد محمود رحیم چراغ تونسوی بن خواجہ شاہ اللہ بخش تونسوی سجادہ نشین تونسہ شریف سے بیعت ہوئے، والد ماجد کے علاوہ پیر و مرشد سے بھی خلافت و اجازت سے نوازے گئے۔

اصحاب اقتدار نے متعدد مرتبہ خصوصی طور پر مدعو کیا، میرے لئے حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا مصلی ہی کافی ہے، فرماتے ہوئے انکار کر دیتے۔

مدینہ منورہ کی حاضری و اشد ضرورت کے علاوہ آستانہ عالیہ سے کہیں باہر نہ جاتے، عمر بھر نظام مصطفیٰ (ﷺ) کے نفاذ کی جہد و جہد فرماتے رہے۔ متعدد مرتبہ زیارت مدینہ منورہ اور حج بیت اللہ کے شرف سے مشرف ہوئے۔ تہتر (۷۳) برس کی عمر میں ۱۴۱۲ھ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور اپنے والد گرامی قدر کے قدموں میں آسودہ خاک ہوئے۔

۹۹ فقیر محمود سدیدی علامہ۔ ملفوظات خواجہ خان محمد تونسوی۔ صفحہ ۱۴۔

۱۰۰ مرشد عالم صفحہ ۲۲۴

۱۰۱ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۲۱

۱۰۲ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۲۲

۱۰۳ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۲۴

۱۰۴ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۲۴۔۲۲۵

۱۰۵ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۲۶

۱۰۶ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۳۸

۱۰۷ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۴۲

۱۰۸ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۴۳

Marfat.com

۱۰۹ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۴۴

۱۱۰ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۴۴

۱۱۱ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۴۵

۱۱۲ الشہاب الثاقب ناشر انجمن ارشاد المسلیمن لاہور صفحہ ۲۴۶۔۲۴۷

۱۱۳ فتاویٰ رشیدیہ۔ مکتبہ تھانوی دیوبند صفحہ ۱۱۰

۱۱۴ فتاویٰ رشیدیہ۔ مکتبہ تھانوی دیوبند صفحہ ۲۸۰

۱۱۵ فتاویٰ رشیدیہ۔ مکتبہ تھانوی دیوبند صفحہ ۲۸۰

۱۱۶ مہر منیر صفحہ ۲۶۱۔۲۶۲

۱۱۷ مہر منیر صفحہ ۲۶۲۔۲۶۳

۱۱۸ مہر منیر صفحہ ۲۶۳۔۲۶۴

۱۱۹

جمال الدین افغانی

اسلام کے خلاف برطانوی سامراج کی گھناؤنی سازش !!

''ایک برطانوی جاسوس کا اقبال جرم''

جمال الدین افغانی ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۸ء میں پیدا ہوئے۔ اس نے فلسفہ کی کتب پڑھیں۔ اس نے سرزمینِ افغان پر روس کی طرف سے جاسوسی کے فرائض انجام دیئے۔ یہاں سے مصر گیا، جہاں وہ ایک خفیہ تنظیم فری میسن کا نہ صرف سرگرم رکن بلکہ قاہرہ میں فری میسن لاج کا سربراہ بھی تھا۔ فرانس میں ۱۹۶۰ء کی مطبوعہ کتاب '' لافرنیکونس'' (LES FRANCO MACONS) کے صفحہ ۱۲۷ پر تحریر ہے کہ

''جمال الدین افغانی قاہرہ میں فری میسن لاج کا سربراہ بھی تھا
اور اس کے بعد یہ عہدہ محمد عبدہ کے سپرد ہوا۔''

Marfat.com

ان دونوں حضرات نے مشنری کی بڑی مدد کی اور مسلمانوں میں مشنری کی تعلیمات پھیلانے کی بھرپور کوشش کی۔

الف پاشا عیسائی مشنری کا انتہائی فعال فری میسن تھا اور برطانوی لاج سے اس کے گہرے روابط تھے۔ جو کہ سلطان عبدالمجید اور سلطان عبدالعزیز کے دور حکومت میں پانچ مرتبہ منصب وزارت پر فائز ہو چکا تھا۔اس نے جمال الدین افغانی کو استنبول آنے کی دعوت دی اور اسے کچھ فرائض سونپے۔

اس وقت استنبول یونیورسٹی کے حسن تحسین جو کہ رومن کیتھولک فرقے کے ماننے والے لوگوں میں کام کرتا تھا ایک فتوی کی پاداش میں اسے کام کرنے سے روک دیا گیا، اور جمال الدین افغانی کو یونیورسٹی میں تقاریر کرنے کی اجازت دی۔ جب حسن تحسین کی عیسائی مشنری میں کام کرنے کی اپنی باری آئی، تو اس کی تربیت ایک تجربہ کار وزیر مصطفیٰ راشد پاشا نے کی جو کہ خود برطانوی مشنری سے منسلک تھا۔ جمال الدین افغانی نے انتھک محنت کی، اپنے خیالات فاسدہ کو دور دور تک پھیلایا اور کسی حد تک وہ اس میں کامیاب بھی ہوا۔

شیخ الاسلام حسن فہمی افندی نے جمال الدین افغانی کا دلائل و براھین سے رد کیا اور یہ ثابت کر دیا کہ جمال الدین افغانی ایک گمراہ اور بھٹکا ہوا شخص ہے۔ اس وجہ سے الف پاشا نے جمال الدین افغانی کو استنبول سے بے دخل فرما دیا۔

جمال الدین افغانی نے اپنے مذہبی خیالات کو پھیلانے کے لئے پھر ایک بار مصر کا رخ کیا۔اس نے بظاہر انگریزوں کے خلاف المرابی پاشا کے خفیہ پروگرام کی ترتیب میں مدد کرنے کی حامی بھری، اس لئے اس نے محمد عبدہ سے کافی گہری دوستی بھی گانٹھ لی جو کہ اس وقت مفتی مصر کے عہدے پر فائز تھا۔

مشنری کے خفیہ اداروں کی مدد سے جمال الدین افغانی نے بیک وقت ایک جریدہ پیرس اور لندن سے شائع کرنا شروع کیا۔اس کے بعد وہ ایران گیا، وہاں سے اسے اپنے غلط رویوں اور خفیہ معاملات کے نتیجے میں زنجیروں سے باندھ کر

Marfat.com

عثمانیہ سلطنت کے دور افتادہ علاقے میں جو اس حکومت کی جغرافیائی حدود کے پاس تھا، بھیج دیا گیا۔اس قید سے وہ کسی طرح جان بچا کر بھاگ گیا اور بغداد ہوتا ہوا لندن پہنچا، وہاں اس نے ایران کے خلاف رسائل لکھے۔ پھر وہ دوبارہ استنبول گیا اور مذھب کو سیاست کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ایران کے بہائیوں کے ساتھ تعاون کرنے لگا۔

جمال الدین افغانی سے متاثر ہونے والوں میں سب سے زیادہ مہلک ثابت ہونے والوں میں محمد عبدہ کا نام ہے، جو مصر میں ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۹ء میں پیدا ہوا اور مصر ہی میں ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں انتقال کر گیا۔

جمال الدین افغانی کے خیالات فاسدہ کو محمد عبدہ نے قبول کر لیا، جو کہ بڑی حد تک مسلمانوں کی پستی اور زوال کا باعث بنے۔اس نے اپنی زندگی کا ایک حصہ بیروت میں بھی گزارا اور پھر وہ پیرس روانہ ہوا، جہاں اس نے جمال الدین افغانی کی تحریک جو کہ بنیادی طور پر عیسائی مشنری کے تابع تھی، میں شمولیت اختیار کر لی وہاں سے ان دونوں نے ایک جریدہ ''العروۃ الوثقہ'' جاری کیا پھر محمد عبدہ بیروت واپس آ گیا اور وہاں سے مصر روانہ ہوا، جہاں وہ ان فیصلوں پر عمل درآمد کے لئے کمر بستہ ہوا جو کہ پیرس کے مشنری لاج میں طے پائے تھے۔

برطانوی سامراج کے حمایت یافتہ ہونے کی وجہ سے وہ کسی طرح قاہرہ کا مفتی بن گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اہلسنت وجماعت کے خلاف نہایت متعصّبانہ رویہ اختیار کیا۔

اس جانب اس نے سب سے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ جھوٹے اور خطرناک رویہ سے جامعہ الازھر کے تعلیمی نصاب کے خلاف پرچار شروع کر دیا اس مقصد میں اس نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ اور کوشش کی کہ یہ نصاب جو اہلسنت و جماعت کی ترجمانی کر رہا ہے اسے کسی طرح عوام اور دیگر حکومتی حلقوں میں ناقابل اعتماد بنایا جا سکے۔ اور اس کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ اہلسنت کی

Marfat.com

جوان نسل اپنے قیمتی علمی ورثے سے نابلد رہ جائے۔
(ایم صدیق گموس: کنفیشن آف برٹش اسپائی۔ وقف اخلاص پبلیکیشن۔
صفحہ ۹۱ تا ۹۴)

(بشکریہ: محبوب احمد بھٹی، تحصیل کروڑ ضلع لیہ)
(انگریزی سے اردو ترجمہ: عبدالرؤف قادری جدہ)

۱۲۰ آڈیو کیسٹ مملوکہ: عبدالروف قادری نزیل جدہ
۱۲۱ آڈیو کیسٹ مملوکہ عبدالعزیز خان قادری مالک کونٹینٹل ٹریولز لاہور
۱۲۲ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ
۱۲۳ آڈیو کیسٹ مملوکہ عبدالرؤف قادری نزیل جدہ۔
۱۲۴ آڈیو کیسٹ مملوکہ عبدالرؤف قادری نزیل جدہ۔
۱۲۵ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ
۱۲۶ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ
۱۲۷ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ
۱۲۸ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ
۱۲۹ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ
۱۳۰ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ
۱۳۱ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ
۱۳۲ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ
۱۳۳ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ
۱۳۴ فقیر قادری کے عرض کرنے پر فرمایا:
روزانہ ایک وقت خاص پر یا قادر، یا قائم، یا قوی، یا مقتدر پڑھنے سے جوانی زیادہ دیر قائم رہتی ہے۔
۱۳۵ مرقع حجاز آگرہ صفحہ ۲۱۱

Marfat.com

۱۳۶ ٹونک رباط میں پانی اسٹور کرنے کے لئے دو بہت بڑی بڑی ٹنکیاں تھیں۔

۱۳۷ **عبدالعزیز خان قادری** مالک کونٹی نینٹل ٹریولز لاہور وعمید حزب القادریہ لاہور۔ شیخ الاسلام سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ کے مرید باصفا، بہت کم گو، کریم النفس، غریب پرور، دین اور دینی مدارس کی خدمت کرنے والے ہیں۔عربی، انگریزی واردو میں متعدد دینی کتب طبع کرا کر حبیب کریم ﷺ کی خوشنودی کے لئے پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ الحمدللہ، یہ سلسلہ جاری ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ جاری رہے گا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین۔

ان کے والد کریم جناب عبدالمجید خان قادری رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۹۹۵ء پولیس آفیسر تھے، الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے ان کو رزق حرام سے محفوظ رکھا، تنگ دستی میں بڑی کھٹن زندگی بسر کی مگر ان کی طبیعت کسی خلاف شرع امر کی طرف مائل نہ ہوئی۔ایک وقت وہ تھا کہ ریلوے میں ڈی-ایس-پی تھے، احقر کبھی ملاقات کے لئے جاتا تو اردلی سے ایک پاؤ دودھ منگواتے اور تین کپ چائے بنانے کو کہتے۔ایک کپ احقر کو عنایت کرتے۔ دوسرا اردلی کے لئے اور تیسرے سے خود راحت پکڑتے۔ بھلا لاہور ریلوے اسٹیشن پر چائے کی کیا کمی تھی مگر خوف خدا ہر جگہ اور ہر وقت اپنے اوپر مسلط رکھا۔ عاشق رسول مقبول (ﷺ) تھے، احقر نے متعدد مرتبہ مدینہ طیبہ میں ان کی حالت دیکھی، حضرت میاں میر قادری رضی اللہ عنہ سے دلی تعلق تھا۔آپ کی مسجد میں عرصہ دراز تک اذان کہتے رہے۔کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے خالق حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ عبدالقیوم قادری نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت میاں میر قادری قدس اللہ سرہ العزیز کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

Marfat.com

۱۳۸ **میاں محمد فیاض قادری** زید مجدہ سنوسی الہند سرکار مجاہد اعظم سیدی محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری قدس اللہ سرہٗ کے دست حق پرست پر بیعت کرنے کا شرف رکھتے ہیں، مجاہد اعظم سے خرقۂ خلافت بھی عنایت ہوا۔ سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کی بیعت سے بھی مشرف ہوئے، شہزادہ اعلحضرت سیدی مصطفیٰ رضا خاں نوری رضی اللہ عنہ نے داخل سلسلہ فرماتے ہوئے، اوراد و وظائف کی اجازت سے نوازا۔ حضرت علامہ ریحان رضا خان قادری رضی اللہ عنہ نے بھی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا، زبدۃ الحکماء حضرت صوفی حکیم محمد عظیم قاسمی قادری رحمتہ اللہ علیہ و شیخ سید احمد محمد علوی مدنی رضی اللہ عنہ سے بھی اجازت و خلافت ہے۔ حضرت اشرف المشائخ علامہ غلام قادر اشرفی قدس اللہ سرہٗ اور مخدومی و محترمی حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ علی پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے خصوصی مراسم تھے۔ آپ کے والد مکرم حضرت میاں قمر الدین چشتی نظامی متوفی ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء سجادہ نشین سیدنا علی ہجویری رضی اللہ عنہ فرید العصر حضرت میاں علی محمد خاں چشتی (بسی شریف) قدس اللہ سرہ کے مرید صادق، بڑے حلیم الطبع اور کم گو انسان تھے۔

۱۳۹ حضرت **مہر محمد** صوبہ رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ طریقت تھے۔ فقیر قادری کی خالہ (آپ کی بہو تھیں) فرمایا کرتیں میاں جی (مہر محمد صوبہ رحمتہ اللہ علیہ) حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بڑے عاشق تھے۔ ہر ماہ گیارہویں شریف کا ختم منعقد کیا کرتے تھے۔ جب میں اپنے والد (مہر چنن دین رحمتہ اللہ علیہ) اور میاں جی (مہر محمد صوبہ) کے ساتھ حج کرنے گئی، اس وقت میں بہت کم عمر تھی۔ تمہارے مرشد کی شکل مجھے یاد نہیں رہی۔ میاں جی تو آپ (قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ) کی اپنی زندگی میں بہت تعریفیں کرتے رہتے تھے۔ میں نے میاں جی کو کسی دوسرے شخص کا اس طرح تذکرہ کرتے نہیں سنا۔

آپ کے مریدین خصوصاً نذر محمد نمبردار رحمتہ اللہ علیہ نزد ولی بازار مزنگ لاہور اور آپ کے خلیفہ بابا علم دین تو ختم گیارہویں شریف کے بہت ہی پابند تھے۔

Marfat.com

۱۴۰ علامہ سید ابوالحسنات۔ رفیق السفر الی بلد خیر البشر۔ صفحہ ۲۲۲۔۲۲۳
۱۴۱ علامہ سید ابوالحسنات۔ رفیق السفر الی بلد خیر البشر۔ صفحہ ۱۵۸
۱۴۲ شیخ عبدالحق محدث دھلوی: جذب القلوب ترجمہ علامہ محمد صادق بہاولپوری نوری کتب خانہ لاہور۔
۱۴۳ سید جعفر بن حسن برزنجی: سید الشہداء تقدیم: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ادارہ مسعودیہ، کراچی۔
۱۴۴ یوسف بن اسماعیل النبھانی: جامع کرامات الاولیاء دار الفکر بیروت صفحہ ۱۳۲۔۱۳۵

۱۴۵ مسجد المستراح

سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کو جاتے وقت آدھے راستے میں ایک مسجد موجود ہے۔ جس کا دوسرا نام مسجد نبی حارثہ ہے۔ جنگ احد کے وقت جب رسول اللہ ﷺ بمعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تشریف لے جا رہے تھے تو اسلحہ کے بوجھ اور تھکن کے سبب اس وقت وہاں کچھ دیر کے لئے آرام فرمایا۔ اس جگہ آرام فرمانے میں دوسری حکمت یہ تھی کہ جنگ سے پہلے دشمن کے حالات کی کچھ خبریں معلوم کر لی جائیں۔

اس جگہ تشریف رکھتے ہوئے سید الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نبی نے بھی جہاد کے لئے زرہ پہنی، جب تک جہاد نہیں کیا، زرہ کو نہیں اتارا۔"

یہ مشہور ہے کہ رسول کریم ﷺ شہدائے احد کی زیارت کو جاتے یا آتے ہوئے کچھ وقت یہاں آرام فرماتے تھے۔

۱۴۶ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ
۱۴۷ تذکرۂ جمیل صفحہ ۲۲۱-۲۲۳

Marfat.com

۱۴۸ سید احمد حسین امجد حیدر آبادی، نواب سالار جنگ کی وفات ۱۳۰۰ھ کے پانچ چھ سال بعد حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ امجد صاحب کی زندگی شروع ہی سے آزمائش میں رہی، ابھی سوا ماہ کے بھی نہ تھے کہ والد نے داغ یتیمی دیا اور پالنے پوسنے کی ساری ذمہ داری والدہ پر پڑ گئی۔ سن شعور آیا تو روزگار کی تلاش میں مارے مارے پھرتے رہے، یہ آزمائش کچھ کم نہ تھی کہ ان کی زندگی میں ایک ایسا المیہ پیش آیا، جس نے انہیں بدل کر رکھ دیا۔

حیدر آباد شہر کے عین وسط میں ایک چھوٹی سی ندی بہتی ہے۔ اسے موسیٰ یا موسیٰ ندہ بھی کہتے ہیں۔ شعبان ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء میں اس ندی نے عذاب الٰہی بن کر قیامت کا سماں پیدا کر دیا۔ ہزاروں جانیں ضائع ہو گئیں اور قریب کے سارے محلے چشم زدن میں ملیامیٹ ہو گئے، امجد صاحب بھی اپنے خاندان کے ساتھ پانی کے زبردست ریلے میں بہہ گئے۔ ان کی والدہ، بیوی اور چار سالہ بچی بھی طغیانی کی نذر ہو گئے صرف امجد صاحب کسی طرح بچ گئے، وہ اپنی خودنوشت داستان میں فرماتے ہیں:

ماں نے بیٹے کی آواز سن لی، اس بدحواسی میں ہاتھ بڑھا کر ایک پتلی سی ڈالی پکڑ لی اور ہماری طرف دیکھ کر کہا۔ ہائے بیٹا میرے دونوں چاند (یعنی بہو اور پوتی) ڈوب گئے، ہم نے کہا خیر جو ہوا سو ہوا تم کسی طرح بچ جاؤ۔

''اور وہ پتلی سی ڈالی چھوٹ گئی (جو والدہ نے پکڑی ہوئی تھی) اماں کے دو چاند کے ساتھ ہی ایک چاند (یعنی ماں) بھی ہمیشہ کے لئے پانی میں ڈوب گیا، ہم ننگ خاندان، خاندان کو ڈبو کر ڈوبتے ڈوبتے ندی کے زبردست دھارے میں بہتے چلے گئے۔ اس دھارے میں کچھ دور بہے اور زنانہ ہسپتال کی مجاری میں آنے کے بعد ہسپتال کی بیمار عورتوں نے ہمت کر کے ڈوبنے سے بچا لیا۔''

پھر کئی برس بعد امجد صاحب کا نکاح مولانا نادر الدین کی صاحبزادی جمال النساء بیگم سے ہوا، یہ بڑی صاحب دل خاتون تھیں، جنہوں نے امجد صاحب کے

Marfat.com

روحانی ارتقاء میں اہم کردار ادا کیا، بیوی کے ساتھ حج پر گئے، واپسی پر ان کا انتقال ہوگیا۔ یہ صدمہ امجد صاحب کے لئے سیلاب کے حادثہ سے کم نہ تھا۔ اس کے بعد دو عقد اور کئے مگر زندگی کی مسرتیں نہ لوٹیں۔ ان پے در پے صدمات نے امجد صاحب کی زندگی کا رخ بدل دیا اور دنیا کی بے ثباتی کے احساس اور حزن و ملال کی کیفیت نے ان کی طبیعت میں ایک جذب و وارفتگی کی صورت پیدا کر دی اور یہی سوز و گداز مختلف مراحل سے گزر کر ان کی شاعری کا طرۂ امتیاز بن گیا۔

(ماہنامہ ضیاء حرم، لاہور اپریل ۱۹۷۷ء)

۱۴۹ نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا
غفران میں کچھ خرچ نہ ہوگا تیرا
جس سے تجھے نقصان نہیں کردے معاف
جس میں تیرا کچھ خرچ نہیں دے مولی

(احمد رضا خان قادری اعلحضرت - حدائق بخشش)

۱۵۰ رؤف احمد نوشاہی

آپ حضرت نوشہ گنج بخش قادری رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد میں سے تھے۔ اور مخدوم اہل سنت حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ جیلانی قادری قدس اللہ سرہٗ بانی نوری کتب خانہ لاہور کے مرید خاص و خلیفہ تھے۔ خلوص، تواضع، ایثار ایسی صفات سے آراستہ تھے۔ حضرت پیر صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک دوسرے مرید با صفا ڈاکٹر اختر حسین رحمتہ اللہ علیہ مالک پنجاب ہوٹل ریلوے اسٹیشن لاہور، نہایت مخلص، ہمدرد اور وفا شعار، خلیق و ملنسار انسان تھے۔ بغیر کسی تعلق و واسطہ کے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے، کسی مجبور کی ہر طرح سے خدمت کرنے کو تیار رہتے تھے، اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر سے نوازے ان کے احقر رقم الحروف پر بھی بہت احسانات ہیں۔

Marfat.com

۱۵۱ تواتیہ رباط

تواتیہ رباط کمیٹی کے سربراہ سیدی ضیاء الدین احمد القادری قدس سرہ العزیز تھے۔ اور رباط کے نگران شیخ عبدالقادر خواجہ (بواب حرم نبوی شریف) تھے۔

دیگر ممبران حسب ذیل تھے۔

۱۔ سیدی فضل الرحمٰن مدنی
۲۔ مصطفیٰ پاشا
۳۔ عبدالغفار لودھی
۴۔ حکیم سید امجد حسین حیدرآبادی
۵۔ سید حسن سقاف
۶۔ شیخ محمد علاء الدین البکری
۷۔ عبدالغنی لودھی
۸۔ جمال خاں
۹۔ سید حسین ھاشم
۱۰۔ عبدالحمید قریشی
۱۱۔ معین الدین حیدرآبادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

۱۵۲ پناہ دینے والا انسان

میں مجرم ہوں آقا (ﷺ) مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ مدینہ طیبہ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے:

باب جبرائیل کی طرف کوئی قتل کر کے بھاگا تنگ گلی تھی، سپاہی اس کے پیچھے تھے۔ ایک مکان کے دروازے پر بوڑھا آدمی کھڑا تھا۔ قاتل نے کہا شیخ سپاہی

Marfat.com

میرے پیچھے ہیں مجھے پناہ دو۔اس بوڑھے نے اس کو اپنے مکان میں داخل کر لیا اتنے میں پولیس والے بھی پہنچ گئے۔انہوں نے پوچھا کہ اس طرف سے کوئی بھاگتا ہوا گزرا ہے۔ وہ خاموش رہے۔ دوبارہ انہوں نے سوال کیا اور کہا وہ تمہارے بیٹے کو قتل کر کے بھاگا ہے۔مقتول ان کا اکلوتا بیٹا تھا تو انہوں نے کہا، جو بھی ہے میں نے اس کو پناہ دے دی ہے، انہوں نے قاتل کو قتل معاف کر دیا۔

۱۵۳ سفرنامہ حجاز، مطبوعہ نوری بک ڈپو لاہور صفحہ ۱۹۶

۱۵۴ سفرنامہ حجاز، مطبوعہ نوری بک ڈپو لاہور صفحہ ۱۴۷

۱۵۵ سفرنامہ قبلتین نعیمی کتب خانہ گجرات صفحہ ۳۷، ۳۸

۱۵۶ سفرنامہ قبلتین نعیمی کتب خانہ گجرات صفحہ ۱۰۶

۱۵۷ باب السلام سقیفہ الرصاص میں حضرت قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ کے مکان کے سامنے مقیم تھے۔

۱۵۸ سفرنامہ قبلتین نعیمی کتب خانہ گجرات

۱۵۹ مرقع حجاز عزیز پریس آگرہ صفحہ ۲۰۴

۱۶۰ جادہ و منزل صفحہ ۱۵۱

۱۶۱ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ

۱۶۲ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ

۱۶۳ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ

۱۶۴ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ

۱۶۵ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ

۱۶۶ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ

۱۶۷ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ

Marfat.com

۱۶۸ **غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے مجدد صاحب کا فیض حاصل کرنا:**

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ مبدء و معاد میں صفحہ ۲ پر اپنے مقامات وترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

'' جیسا کہ گذشتہ مقامات میں ہوئی آتی تھی وہاں سے آگے مقامات اصل میں ترقی عنایت فرمائی۔ اوراصل الاصل تک پہنچا دیا۔ اس آخر عروج میں جو مقامات اصل کا عروج ہے۔ حضرت غوث اعظم محی الدین شیخ عبدالقادر قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس کی روحانیت کی مدد نصیب ہوئی جس نے اپنی قوت تصرف سے ان مقامات سے عبور کرا کے اصل الاصل تک پہنچا دیا۔ وہاں سے پھر جہان کی طرف لوٹایا۔ چنانچہ لوٹتے وقت ہر مقام سے عبور حاصل ہوا۔''

۱۶۹ **طریقہ قادریہ میں لمعانِ انوار بہت ہے**

نقل ہے کہ۔ فرمایا ایک روز حضرت شیخ سے میں نے قادریہ خاندان کی اجازت کے واسطے عرض کیا، انہوں نے فرمایا کہ آؤ تم کو اس خاندان کی اجازت سے جناب رسول اللہ ﷺ کرائیں۔ چنانچہ خود بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو بیٹھے اور مجھ کو بھی متوجہ ہونے کو فرمایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حبیب رب العالمین ﷺ مع اصحاب کرام واولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک بارگاہ عالی میں رونق افروز ہیں۔ اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ، حضور پرنور ﷺ میں کھڑے ہیں۔ حضرت شیخ نے جا کر عرض کیا کہ مرزا جان جاناں اجازت خاندان قادریہ کے امیدوار ہیں۔ فرمایا کہ اس معاملہ میں سید عبدالقادر سے کہو، چنانچہ ان سے عرض کیا۔ انہوں نے حضرت شیخ کی عرض قبول فرما کر بعطائے خرقہ تبرک اجازت سے بندہ کو سرفراز فرمایا۔ اور مجھ کو اپنے سینہ میں حالات و برکات طریقہ قادریہ کا بخوبی احساس ہوا۔ فرمایا کہ طریقہ نقشبندیہ میں اضمحلال در بودگی بہت

Marfat.com

ہے اور طریقہ قادریہ میں لمعانِ انوار بہت ہے۔
(محمد حسن نقشبندی: حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص ۲۸۱)

۱۷۰ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ واکابرینِ اُمت

حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری علیہ الرحمہ نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں: آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسب تصریح ''تحفۃ الابرار'' از مرزا آفتاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیگ چشتی سلیمانی، جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے رشتے میں خالہ زاد بھائی ہیں:۔

یاغوث معظم، نورھُدٰی، مختار نبی ﷺ، مختار خدا
سلطانِ دو عالم، قطبِ علیٰ، حیران زجلالت ارض وسما
درصدق ہمہ صدیق رضی اللہ عنہ شی، درعدل وعدالت چوعمری رضی اللہ عنہ
اے کان حیا عثمان رضی اللہ عنہ منشی، مانندِ علی رضی اللہ عنہ باجود وسخا
دربزم نبی ﷺ، عالی شانی، ستار عیوب مریدانی
درملکِ ولایت سلطانی، اے منبع فضل وجود وسخا
چوں پائے نبی ﷺ شد تاجِ سرت، تاجِ ہمہ عالم شد قدمت
اقطاب جہاں درپیش درت افتادہ جو پیش شاہ گدا
گر داد مسیح بہ مردہ رواں، دادی تو بدین محمد ﷺ جاں
ہمہ عالم محی الدین گویاں، برحسن وجمالت گشتہ فدا

حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطبُ الدین بختیار اوشی کاکی

مندرجہ ذیل میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہیں:

قبلۂ اہل صفا، حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
دستگیر ہمہ جا، حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

خاک پائے تو بود روشنی اہل نظر

دیدہ را بخش ضیاء حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

بے نواختہ دلم، نیست کسے آنکہ دھد

خستہ را جز تو دوا، حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

حضرتت کعبۂ حاجات ہمہ خلقان است

حاجتم ساز روا، حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

مردہ دل گشتہ ام و نام تو محی الدین است

مردہ را زندہ نما، حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

اسی طرح کتبِ معتبرہ سے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی، حضرت سید احمد رفاعی، خواجہ ابو یوسف ہمدانی نقشبندی اور کئی دیگر پیشوایانِ سلسلہ ہائے طریقت کا آنجناب رضی اللہ عنہ سے استفاضہ ثابت ہے۔

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں فرماتے ہیں:

شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ بادشاہ طریق اور تمام عالمِ وجود میں صاحب تصرف تھے۔ کرامات وخوارق عادت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک دوامی ید طولیٰ عطا فرمایا تھا۔

حضرت شاہ **عبدالحق محدث** دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

غوث اعظم رضی اللہ عنہ دلیلِ راہ یقین — بہ یقیں رہبرِ اکابرِ دین

اوست در جملہ اولیا ممتاز — چوں پیمبر ﷺ درانبیا ممتاز

Marfat.com

نیز ''اخبارالاخیار'' میں رقمطراز ہیں:

اللہ تعالیٰ نے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو قطبیت کبریٰ اور ولایتِ عظمیٰ کا مرتبہ عطا فرمایا۔ فرشتوں سے لے کر زمینی مخلوق تک آپ رضی اللہ عنہ کے کمال، جلال اور جمال کا شہرہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بخشش کے خزانوں کی کنجیاں اور جسمانی تصرفات کے لوازم واسباب آپ رضی اللہ عنہ کے اختیار واقتدار میں دے دیئے تھے اور تمام اولیاء اللہ کو آپ رضی اللہ عنہ کا مطیع وفرمانبردار بنا دیا تھا۔ غرضیکہ تمام اولیائے وقت، حاضر و غائب، قریب وبعید، ظاہر و باطن سب کے سب آپ رضی اللہ عنہ کے فرمانبردار و اطاعت گزار تھے اور آپ رضی اللہ عنہ تمام اولیاء کے سردار وسالار تھے۔ کیوں کہ آپ رضی اللہ عنہ قطب الوقت، سلطان الوجود، امام الصدیقین، حجت العارفین، روح معرفت، قطب الحقیقت، خلیفۃ اللہ فی الارض، وارث کتاب اللہ، نائب رسول اللہ ﷺ، الوجود البحت، النورالصرف سلطان الطریق اور متصرف فی الوجود علی التحقیق ہیں۔

حضرت امام عبداللہ یافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔

حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری عرض گزار ہیں:

من آمدم بہ پیش تو سلطانِ عاشقاں ذات تو ہست قبلۂ ایمان عاشقاں
در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقاں

حضرت شاہ ابوالمعالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے۔

گر کسے واللہ بعالم ازمی عرفانی است از طفیل شاہ عبدالقادر رضی اللہ عنہ گیلانی است

Marfat.com

حضرت مولانا الحاج محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے۔

خداوندا! بحق شاہ جیلاں رضی اللہ عنہ — محی الدین وغوث وقطبِ دوراں
بکن خالی مرا از ہر خیالے — ولیکن آں کہ زد پیداست حالے

(فیض احمد فیض مولانا: مہر منیر صفحہ ۴۳ تا ۴۵)

بر پیراں شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی

حضرت شیخ الجامعہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت خواجہ محمود تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبانی سید نجیب علی احمد پوری کے حوالہ سے روایت تحریر کی ہے کہ حضرت خواجہ اللہ بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک روز فرمایا کہ غوث زمان حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے کہ حضرت بہاوالدین زکریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتانی نے فرمایا ہے۔

''بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی رضی اللہ عنہ''

مگر میں کہتا ہوں کہ:

''بر پیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی رضی اللہ عنہ''

(فیض احمد فیض مولانا: مہر منیر صفحہ ۳۰۶)

Marfat.com

جواز وظیفہ ''یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً للہ''

میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمہ کا مکتوب

Marfat.com

Marfat.com

۱۷۱ آڈیو کیسٹ مملوکہ میاں محمد اویس قادری سجادہ نشین سید نا داتا گنج بخش لاہور۔

۱۷۲ آڈیو کیسٹ مملوکہ حامد رضا قادری سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش لاہور۔

۱۷۳ آڈیو کیسٹ مملوکہ سیدی برکات محمد حبیب الرحمٰن قادری نزیل مدینہ منورہ۔

۱۷۴ آڈیو کیسٹ مملوکہ سید محمد حسن جیلانی نوری ضیائی۔نوری بک ڈپو لاہور۔

۱۷۵ **حافظ سردار احمد مدنی**

ثناخوان مصطفیٰ (ﷺ) پرانے مہاجرین میں سے ہیں۔حضور قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں مستقل حاضری دینے والوں میں سے ہیں۔اسی وجہ سے سید محمد حسن گیلانی قادری مالک نوری بک ڈپو لاہور، ان کو دربار ی نعت خوان کے نام سے یاد فرمایا کرتے ہیں۔

۱۷۶ **مستری نور محمد** رحمتہ اللہ علیہ مہاجر مدنی

مستری نور محمد مہاجر مدنی ابن محمد دین ۱۹۲۰ء میں اپنے ننہال کے ہاں امرتسر میں پیدا ہوئے، سیالکوٹ کے رہنے والے تھے، اپنے تعارف میں سیالکوٹ کا ذکر ضرور کرتے اور فرماتے حضرت قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ بھی سیالکوٹ کے ہیں۔ ۱۳۷۳ھ میں بغداد مقدس، سوریا، اردن اور قدس شریف کی زیارات کرتے ہوئے مدینہ طیبہ حاضر ہوگئے۔عرصہ دراز تک مسجد نبوی شریف میں مرمت کا کام کرتے رہے۔ بڑے ہی کریم تھے۔رات جب حرم النبوی شریف کے دروازے بند ہو جاتے تو مستری صاحب مرمت کے کام کے لئے مسجد شریف میں داخل ہو جاتے پوری رات اندر مرمت کے کام میں لگے رہتے۔فقیر قادری و دیگر متعدد حضرات کو بطور مزدور اپنے ساتھ اندر لے جاتے۔ان ہی کے وسیلہ سے حجرہ مقدس میں مرمت کی عزت کا شرف بھی نصیب ہوا۔

صاحب دیوان نعت خواں تھے۔حضرت قطب مدینہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں ہمیشہ

Marfat.com

حاضر ہوتے اور قصائد سے محظوظ فرماتے۔

۱۴۱۶ھ میں واصل بحق ہوئے اور بقیع شریف کی مٹی میں ملنے کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔ اللہ کریم جل شانہ بجاہ محبوب اعظم ﷺ مجھ حقیر کو بھی اس مٹی مبارک سے نوازے۔ آمین ثمہ آمین

ہو مدینہ طیبہ میں میرا مدفن اے خدا
شاہ ضیاء الدین قطب الاولیاء کے واسطے

۱۷۷ آڈیو کیسٹ محلوکہ: عبدالرؤف عثمان قادری نزیل مدینہ منورہ

۱۷۸ ## سند دلائل الخیرات

۱۔ سیدنا ومولانا قطب العالم الشریف ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی الحسنی صاحب دلائل الخیرات المتوفی ۸۷۰ھ

۲۔ ابی محمد عبدالعزیز الحرار اتباع مراکشی المتوفی ۹۱۴ھ

۳۔ ابی محمد عبداللہ الغزوانی مراکشی المتوفی ۹۳۵ھ

۴۔ ابی عبداللہ محمد بن علی بن مہدی بن عیسی المعرف الطالب المتوفی ۹۶۵ھ

۵۔ ابی مہدی عیسی بن یحیی المصباطی المتوفی ۹۷۰ھ

۶۔ علی بن احمد الانحری

۷۔ عبداللہ شریف

۸۔ مولائی محمد

۹۔ مولائی عبدالطیب

۱۰۔ شیخ الجوہری

۱۱۔ شیخ امیر صغیر

Marfat.com

۱۲۔ شیخ ابراھیم الریاحی
۱۳۔ شیخ حسین بن احمد بن حسین مفتی مالکیہ الصفاعی تحیی التونسی الحنفی
۱۴۔ قاضی ابوالفدا اسماعیل الصفایجی تونسی
۱۵۔ ابوالمفاخر یوسف زاھد بن شیخ محمد العیف افندی المولوی الشاذلی الحنفی
۱۶۔ الامام قطب ضیاءالدین احمد القادری المدنی
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

۱۷۹ ستار عربی لفظ ہے جس کا معنی ہیں پردہ ڈالنے والا، اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے۔ عربی میں عام طور پر عیب چھپانے والا کے معنوں میں ستار ہی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ احقر راقم الحروف کو خصوصی طور پر پردہ پوشی کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کچھ زائر حاضر، باتوں میں مشغول تھے۔ اور حرم نبوی میں عوام کی کچھ نامناسب حرکات کا ذکر کر رہے تھے۔ احقر نے بھی کہہ دیا کہ بعض لوگ تشہد میں بیٹھے دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیوں کو ہلاتے رہتے ہیں۔

سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا:

سیدی عارف کیا تم حرم شریف، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں لوگوں کے عیب دیکھنے جاتے ہو؟ ستار بنو، احقر نے معذرت طلب کی، حضرت قدس اللہ سرہٗ خوش ہوئے فرمایا درود پاک کی کثرت کرو اور بہت دعاؤں سے نوازا۔

۱۸۰ حضرت پیر سید حیدر حسین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علی پوری کی تعریف فرماتے۔ فرماتے:

''حیدر حسین شاہ معاملے کے بڑے درست ہیں۔''

Marfat.com

۱۸۱ سلسلہ قادریہ

حضرت شاہ محمد سلیمان پھلواروی چشتی قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۱۳۵۴ھ تحریر فرماتے ہیں:

''اے عزیز! تم سیر وتواریخ اولیاء اس زمانے تک پڑھ جاؤ، دیکھو گے کہ کتنے طریقے پیدا ہوئے، پھر ان کا زور وشور ہوا مگر ظاہر میں اب اس کا اجراء مسدود ہوگیا، بخلاف ہمارے طریقۂ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے، کہ وہ تمام طرق اولیاء میں سما گیا اور ہر طریقے میں اس کی زندگی اور ہر شجرے میں اس کی تازگی ہے، ہندوستان ہی کے موجودہ طرق وسلاسل کو دیکھ لو، کوئی طریقہ اس کی آمیزش سے خالی نہیں۔ والحمد للہ علی ذلک۔''

(شمس المعارف صفحہ ۶۰۴)

۱۸۲ سکندر لکھنوی ممدوح کائنات، خلیل بک ڈپو کراچی صفحہ ۱۴ سے ۲۷

۱۸۳ حکیم وحید احمد رحمتہ اللہ علیہ جناب حکیم موسیٰ صاحب کے بھانجے تھے۔ بڑے مخلص اور ملنسار انسان تھے، کسی اوباش نے ان کے مطب پر فائر کر کے ان کو شہید کر دیا۔

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ھوالقادر

شفق لکھوں شفیق لکھوں اور کیا لکھوں
حیران ہوں کہ آپ کو القاب کیا لکھوں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاجِ گرامی

خدمت شریف واجب الاحترام و خلیفِ الرشید
حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی مدظلہ العالی جناب الحاج
محمد عارف صاحب قادری، ضیائی اصدی
جناب کا خط ملا پڑھ کر خوشی
ہوئی کہ آپ حج بیت اللہ شریف کیلئے روانہ ہو
رہے ہیں حضور ناصیر کی طرف سے حاضری باد
قبول فرمائیں۔ مجھے، اہلیہ اور ضیائی صاحب۔ میرے والدین
سب بہن بھائیوں کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں
اگر مولانا حضرت صاحبزادہ حضرت حبیب الرحمٰن مدظلہ العالی

میاں زبیر احمد سجادہ نشین سیدنا علی ہجویری رضی اللہ عنہ کے مکتوب کا عکس

Marfat.com

یا حضرت مصطفےٰ میاں مدظلہ العالی تشریف لائیں گے
تو آپ کی قدم بوسی بھی ہماری طرف سے فرما دیں۔
میری والدہ محترمہ کا پریشن ہوا ہے ابھی
صحت یابی کی بعد تعویز مرحمت فرمائیں۔ میرے
کاروبار کے سلسلہ میں بھی تعویز لازمی ہے۔
آپ کی دعاؤں کا بڑا سہارا ہے۔ حضرت ہماری رہنمائی
فرمائیں۔ حضرت مولانا وقت الوقت
ضیاء الدین رضوی مدظلہ العالی کو خیال آیا۔ صرف
آپ کی زیارت سے کام نہیں چلے گا حضرت صاحب کی زیارت
کا تصور کر لیا تھا کہ ہم جیسے ہی آنکھیں
بند کریں گے حضرت صاحب کی تصویر دیکھ لیں گے۔
لاکھ رضوی ضیائی مدظلہ العالی! آپ نے گناہ گاروں
پر بڑا کرم فرمایا جو حضور کے غلام بیعت کا شرف
حاصل ہو گیا۔ حکیم موسےٰ کی حکمت میں حاضری
ہوتی رہتی ہے۔ آپ کا پیغام بھی پہنچا دیا تھا۔
اب آپ میرے بھائی ہیں ہماری عقیدت کی سند حضرت
شیخ الاسلام مدظلہ العالی سے لے لیں۔

میاں زبیر احمد سجادہ نشین سید نا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب کا عکس

Marfat.com

آپ نے جو ڈنر سیٹ کے متعلق لکھا ہے فی الحال وہ آپ
رہنے دیں البتہ اگر اجمیر کی درستی سے کوئی شیپ دیکھا ورنہ
مل جائے تو بتائیے گا میں اتنی قیمت کی ہے جس کی میں ادا
کر سکوں مہربانی کریں اگر پانسو روپے کے قریب
کوئی ڈنر سیٹ مل جائے تو فوراً ارسال فرما دیں
البتہ دو چار سو اوپر نیچے بھی ہو جائے تو کوئی حرج
نہیں ۔

حضرت صاحب میری والدہ کی طرف سے سلام
قبول فرمائیں میرے بچے کہتے ہیں۔ ابوالفضل قادری ۔
سبحان تصدق حسین ۔ میاں شاہین صاحب ۔ سردار کوز
دلا امتیاز الحق ۔ اشرف خان اور دوسرے دوستوں
کی طرف سے سلام عاجزانہ قبول فرمائیں

حضرت میرے لئے دعا فرمائیں کہ
میں کہ سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
کے غلاموں کے قدموں کی خاک سر جو بنوں کے
صدقے قادری رکھے ۔

محتاجِ دعا
زہیر احمد قادری

میاں زبیر احمد سجادہ نشین سیدنا علی ہجویری رضی اللہ عنہ کے مکتوب کا عکس

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

از الحاج رضا قادری فیصل
۱۹-۱۲-۷۶

مکرمی و معظمی حضرت الحاج محمد عارف رضوی قادری نیازی صاحب

السلام علیکم - آپکا محبت نامہ ملا پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ جناب نے اس ناچیز کو باقاعدہ یاد رکھا اور یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے ہمارے لیے شجرہ مبارک پہلے ہی سے رکھا ہے - امید ہے ہمارے لیے آپ حضرت صاحب سے ملاقی کی سند بھی لیتے آئیں گے -

ہمیں بہت فکر تھی کہ شاید ہمارا خط آپ تک نہیں پہنچ رہا - خدا کا شکر ہے کہ خط آپ کو مل گیا - آپ نے جو ہم پہ احسانات کیے ہیں اُن کے لیے ہم آپ کے تاحیات شکر گزار رہیں گے -

ہمیں بہت خوشی ہو رہی ہے کہ آپ پاکستان تشریف لا رہے ہیں - اس میں بھی بہت مصلحتیں ہیں اور پھر ہماری راہ نمائی بھی آخر کون کرے گا -

جناب امجد رضا قادری کے مکتوب کا عکس

Marfat.com

حضور آپ یہ ارادہ لگا ہی رکھیں۔ سب
آپ کی آمد کے منتظر ہیں۔
خدا کرے یہ خط آپ تک پہنچ جائے۔
باقی حضرت ہمارے لیے دعا کریں کہ
اللہ تعالیٰ عیسیٰ کی بہادر دستِ آئین
فرا حافظ

فقط محتاج دعا
امجد رضا قادری رضوی غفرلہٗ

جناب امجد رضا قادری کے مکتوب کا عکس

Marfat.com

۱۸۵ آڈیو کیسٹ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ

۱۸۶ محبوب علی خان قادری : سوانح شیر بیشۂ اہل سنت، مصلح الدین پبلی کیشنز، کراچی، صفحہ ۲۸۲

۱۸۷ حضرت **سید سلیمان** بن اسماعیل الواعظ علیہ الرحمہ

نقیب الاشراف حضرۃ جیلانیہ حضرت سید سلیمان بن اسماعیل بن مصطفیٰ الواعظ بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۳۱۵ھ میں بغداد شریف میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی پھر حضرۃ جیلانیہ کے علماء و مشائخ سے کسب فیض فرمایا۔ اولاً آپ چھ ماہ بغداد مقدس اور چھ ماہ مدینہ طیبہ میں بسر کرتے پھر مستقلاً ارض محبوبہ کو مسکن بنا لیا، ایک برس مستقل قطب مدینہ قدس سرہٗ کے مہمان رہے، ان دنوں آپ قدس اللہ سرہٗ کا قیام باب السلام سقیفۃ الرصاص میں تھا، حضرت سید سلیمان رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں اٹھاون (۵۸) سال کی عمر میں سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے خواب میں حکم فرمایا کہ نکاح کرو، اس وقت آپ کی بینائی انتہائی ضعیف ہو چکی تھی، اس لئے خیال ہوا، معذور ہوں اور عمر بھی زیادہ ہے اس لئے نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔ چار سال بعد باسٹھ (۶۲) برس کی عمر میں دوبارہ سختی سے حکم ہوا کہ نکاح کرو تمہاری عمر بانویں (۹۲) برس ہوگی، تین لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوں گیں۔ پھر آپ نے نکاح کیا الحمدللہ ویسے ہی ہوا۔ احمد، محمد، محمود تین بیٹے عائشہ و فاطمہ دو بیٹیاں پیدا ہوئیں، اپنی زندگی کے آخری مہینوں میں جب فقیر قادری آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو کبھی کبھی اپنی عمر کا حساب لگواتے اور فرماتے بانوے برس پورے ہونے والے ہیں۔

بے حد سخی، بہت ہی خوش اخلاق اور مستجاب الدعواۃ تھے، بانوے (۹۲) برس کی

Marfat.com

عمر پانے کے بعد ۱۴۰۷ھ میں وصال ہوا، اور بقیع شریف میں مدفون ہوئے۔
رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں:
۱۷ محرم ۱۳۸۴ھ/ ۲۸ مئی ۱۹۶۴ء پنجشنبہ آج صبح سویرے بعد نماز فجر ہی ہم حضرت شیخ سلیمان الواعظ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان کی خدمت میں ہم نے حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کا خط پیش کیا۔ آپ خود تو نابینا ہو چکے ہیں۔

اپنے خادم احمد سے آپ نے وہ خط پڑھوایا، مضمون سن کر ہم پر بہت مہربان ہوگئے۔ ہمارا سامان اپنے کمرے میں رکھوالیا اور ہم سے فرمایا کہ تم رات بھر کے جاگے ہوئے ہو، ہمارے بستر پر سو جاؤ، چنانچہ ہم سو رہے۔ کچھ دیر بعد ہم کو اٹھا کر ناشتہ کرایا، بعد نماز ظہر کھانا کھلایا، اور حضرت عبدالقادر گیلانی جو یہاں چاؤشی کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ بہت کوشش کر کے ان سے ہم کو اوپر ایک وسیع کمرہ دلوایا۔

(سفرنامہ قبلتین - نعیمی کتب خانہ گجرات صفحہ ۱۳۶)

۱۸۸ امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس عطار۔ سیدی قطب مدینہ رضی اللہ عنہ

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورُ اِسْمِیْ

وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

Marfat.com

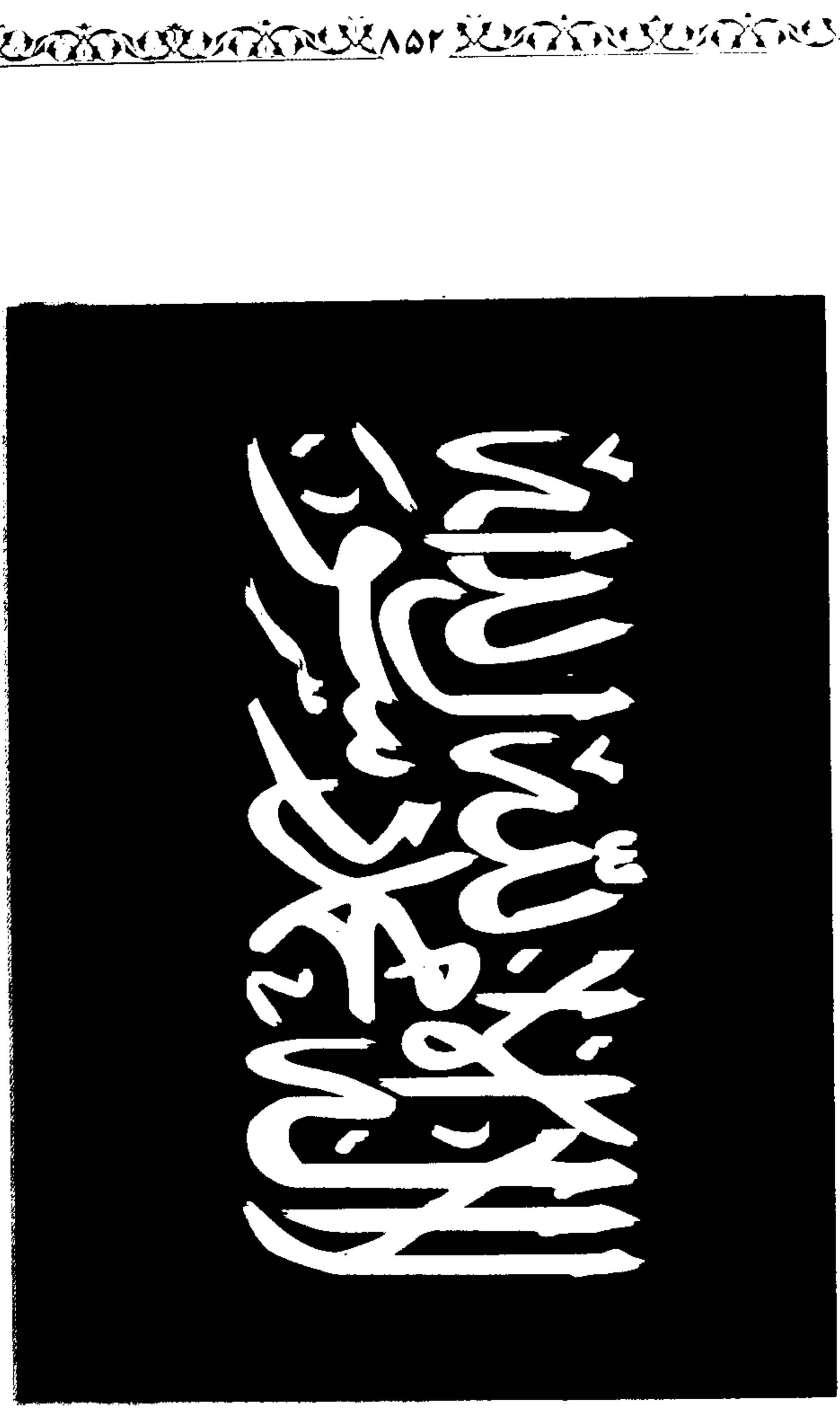

Marfat.com

Marfat.com

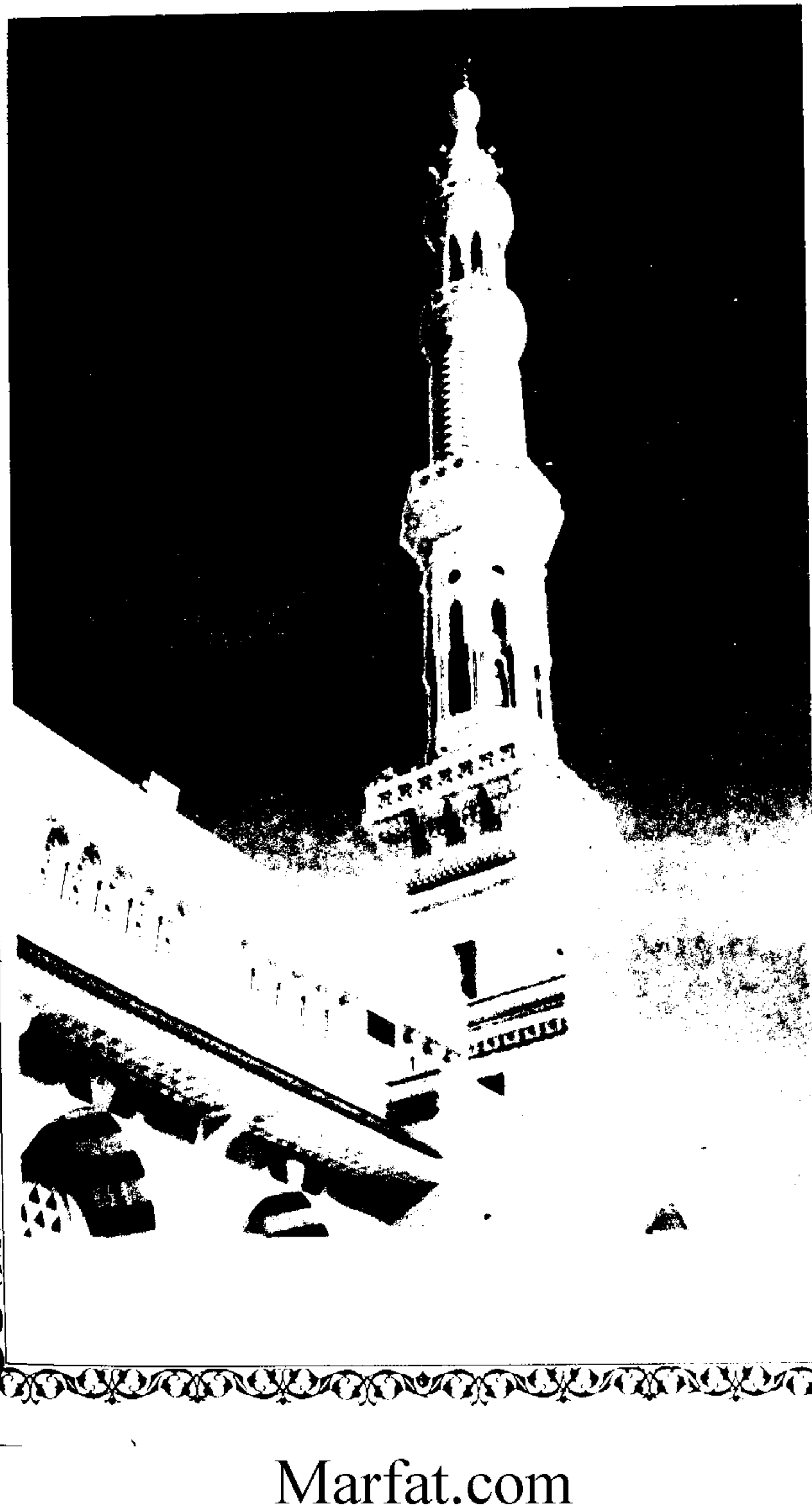

Marfat.com

Marfat.com

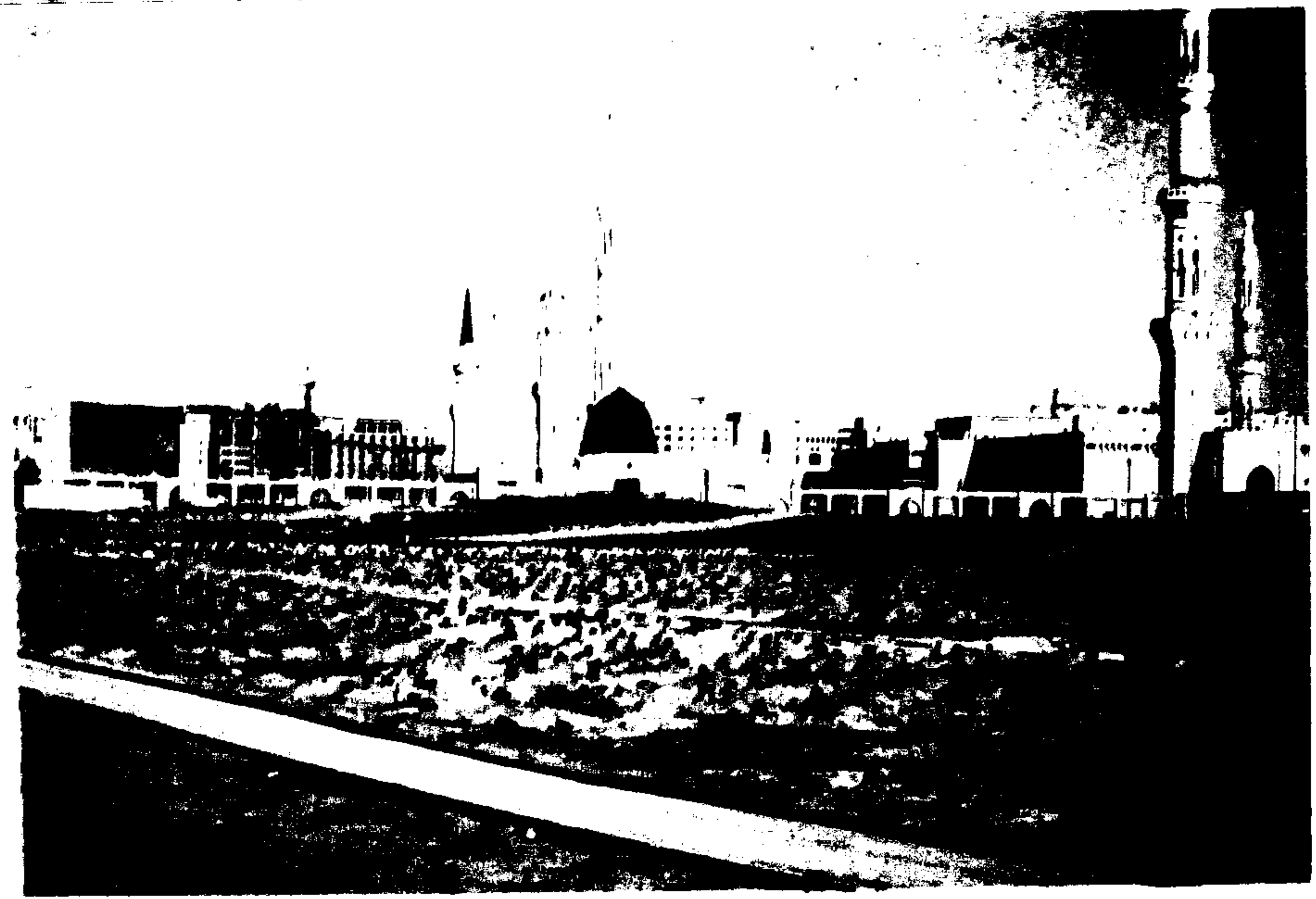

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com